

ایلیکا

قصہ



غار سے نکلنے کے بعد پونٹ اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لایا غار جس کے اوپر چڑھنے کے لئے اسے کوئی میڑھی دکھائی نہ دی تھی سری قوتوں کے ذریعے وہ غار کے اوپر پہنچے ہوئے ایک اونچے ستون پر نمودار ہوا۔ پھر وہ لوگوں کو آوازیں دے دے کر اپنے سامنے اکٹھا کرنے لگا۔ لوگ پونٹ کو غار کے اوپر بڑے ستون پر دیکھ کر بڑی حیرت اور پریشانی سے دیکھ رہے تھے۔ اور غار کے چاروں طرف جمع ہو کر شاید یہ سوچنے لگے تھے کہ وہ غار کے اوپر ستون پر کیسے چڑھا اس موقع سے پونٹ نے فوراً "فائدہ اٹھایا اور غار کے باہر اسے دیکھنے کی خاطر جمع ہونے والے لوگوں کو مخاطب کر کے وہ کہنے لگا۔

سنو تدر شر کے لوگو۔ تم ایک بہت بڑے گناہ۔ ایک بہت بڑے جرم میں مبتلا ہو چکے ہو۔ یہ تم دو کینوں کے ہمنوں اور اس لاش سے جو تم مجھ پر ہو کر مانتے ہو یہ شرک ہے بہت بڑا شرک ہے جس کی وجہ سے تمہیں خداوند قدوس کسی عذاب میں بھی مبتلا کر سکتا ہے۔ سنو تدر شر کے لوگو۔ یہ تدر بہت حسان بھی فانی تھی فذا مرگئی۔ اور اس دنیا سے کوچ کر گئی۔ اور جن دو کینز ہمنوں کے مجھے تمہارے شر کے وسط میں چوک پر کھڑے کئے گئے ہیں وہ دونوں کینز ہمیں بھی فانی تھیں وہ بھی اس دنیا سے کوچ کر چکی ہیں۔

تدر شر کے لوگو۔ یہ کائنات یہ خدائی پوری کی پوری بلا شرک غیرے اس غیر فانی ذات کی ہے جو کسی کی بخش ہوئی زندگی سے نہیں بلکہ آپ اپنی ہی حیات سے زندہ ہے۔ اور جس کے دل بولتے ہیں یہ کائنات کا سارا نظام قائم ہے۔ اپنی سلطنت میں خداوندی کے جملہ اختیارات کا مالک وہ اللہ خود ہی ہے۔ جو تمہارا خالق بھی ہے تمہارا رازق بھی ہے۔ کوئی وہ سرا نہ اس کی صفات میں اس کا شریک ہے نہ اس کے اختیارات میں اور نہ اس کے حقوق میں فذا یہ جو تم نے تدر بہت حسان کی لاش اور کینوں کے ہمنوں کے سامنے مجھ پر ہونا شرم کر دیا ہے تو یہ شرک ہے اسے چھوڑ دو اس لئے کہ خداوند قدوس کو چھوڑ کر زمین اور آسمان میں جہاں بھی کسی اور کو معبود اور اہل بتایا جاتا ہے وہ ایک بھوت گمراہ جاتا ہے اور حقیقت کے خلاف جنگ کی جاتی ہے۔

سنو تدر شر کے لوگو۔ تم عوازل یعنی شیطان اور اس کے مہشتوں کی بندگی اور عبادت کرتے ہو۔ شر کے لوگو میں تم پر واضح کر دوں کہ عوازل اور شیطان کو اس معنی میں سے کوئی بھی معبود نہیں بنانا کہ اس کے سامنے ہر اسم پر سس ادا کرتا ہو اور اس کو الوہیت کا درجہ دیتا ہو۔ اسے معبود جاننے کی صورت یہ ہے کہ آدمی اپنے نفس کی باتیں شیطان کے ہاتھ میں دے دیتا ہے اور اسے چہرہ وہ چلاتا ہے اور اور انسان چلتا رہتا ہے۔ گویا کہ یہ اس کا بندہ ہے اور وہ اس کا خدا۔ جو شخص بھی ایسا رویہ رکھتا ہے اور عوازل اور

بہترین قیمتیں

بشر	۵۰	عبدالحمید قریشی
پاکستان	۵۰	محمد علی قریشی
مطبع	۵۰	نیر احمد پٹو
کیپرنگ	۵۰	عزم گریس
سن اشاعت	۱۹۹۹ء	
تعداد	600	
قیمت	400 روپے	

مکتبہ القریشی اردو بازار لاہور

شیطان کی اندھی پیروی کرتا ہے وہ گویا شیطان ہی کی مبادت کرتا ہے۔

سنو لوگو۔ اس عزرائیل اور شیطان کا سارا کامداد ہی وہی ہے اور امیدوں کے مٹی پر چلتا ہے۔ وہ انسان کو انفرادی طور پر یا اجتماعی طور پر جب کسی نیک راستے کی طرف لے جاتا چاہتا ہے تو اس کے آگے ایک سبز باغ پیش کرتا ہے کسی کو انفرادی لطف و لذت اور کامیابی کی امید کسی کو سرپرستی کی توقع کسی کو نوع انسانی کی ملاح و عبود کا یقین کسی کو صداقت تک پہنچ جانے کا اطمینان کسی کو یہ بھروسہ نہ خدا ہے نہ آخرت۔ سر کر مٹی ہو جاتا ہے۔ کسی کو یہ قہر کہ آخرت ہے بھی تو وہاں کی گرفت سے غلام کے عقلی لاش کے مدد سے میں ہی لکھ گئے سنو تدریج شر کے لوگو۔ جو کوئی جس دھڑے اور توقع سے فریب کھا سکا ہے یہ عزرائیل اس کے سامنے وہی کچھ پیش کرتا ہے اور اسے اپنے جال میں پھنسا رہتا ہے۔ تدریج شر کے رہنے والے۔ تم لوگ بھی تدریج صدام کی لاش اور دو کثیر پتھروں کے پتھروں کے سامنے جھک رہے ہو کہ شیطان کے جال میں پھنسے ہوئے ہو۔ اور یہ شرک کا جال اور کٹھن ہے۔ جس کی صفائی نہیں ہے۔

سنو تدریج شر کے لوگو۔ شرک کی چار قسمیں ہیں اور میں دیکھتا ہوں کہ تم ان چاروں قسموں میں جھکا ہو۔ پہلی قسم خداوند کی ذات میں شرک ہے۔ اور وہ یہ کہ جو ہر الوہیت میں کسی اور کو حصہ دار قرار دیا جائے۔ "کسی کو خدا کا دینا کہنا۔ یا خدا کی بیشیاں قرار دینا۔ دہائی دہائیاں یا شاہی شاہان کو اللہ کے افضل قرار دینا یہ سب شرک فی الذات ہے۔

"دوسری قسم کا شرک خداوند کی ذات میں ہے۔ خدائی صفات جیسی کہ خدا کے لئے ہیں لیکن ان میں سے کسی صفت کو کسی دوسرے کے لئے قرار دینا ہے۔ "کسی کے حلقے یہ سمجھنا کہ اس پر فیض کی ساری باتیں روشن ہیں یا یہ کہ وہ سب کو سستا ہے اور دیکھتا ہے یا وہ تمام مخلوق اور تمام کنواریوں سے بالکل مبرا اور بے خطا ہے۔ یہ شرک فی الصفات ہے اور اہل تدریج تم جیسے بیان کردہ ان دونوں شرکوں میں جھکا ہو۔

اہل تدریج تیسرا شرک خداوند کے اعتبارات میں شرک ہے اس لئے کہ خدا ہونے کی حیثیت سے جو اعتبارات اللہ کے لئے مخصوص ہیں ان کو یا ان میں سے کسی کو اللہ کے سوا اور کے لئے تسلیم کیا جائے۔ "بائیں انصاف طریقے سے نفع اور ضرر پہر نہایت دعا میں سننا بعد قسموں کا جانا اور بگاڑنا نیز حرام و حلال جانور و نباتات حدود مقرر کرنا اور انسانی زندگی کے لئے شرع اور قانون تجویز کرنا یہ سب خداوندی کے مخصوص اعتبارات ہیں جن میں سے کسی کو غیر اللہ کے لئے تسلیم کرنا شرک ہے۔ اور اہل تدریج میں دیکھتا ہوں کہ تم اس تیسری قسم

کے شرک میں بھی جھکا ہو۔

اہل تدریج چہرے قسم کا شرک خداوند کے حقوق میں ہے اور وہ یہ کہ خدا ہونے کی حالت سے بدلتے ہوئے جو خدا کے حقوق ہیں وہ یا ان میں سے کوئی خدا کے سوا کسی اور کے لئے مانا جائے۔ "دکھ و بھوک و دست بستہ قیام۔ شرف و عزت یا اعتزال برتری۔ اور ایسے ہی اور۔ تقسیم اور بدلتی کی دوسری تمام صورتیں جو اللہ کے لئے مخصوص حقوق میں سے ہیں۔ اور اسے اہل تدریج لوگ اس چہرے قسم کے شرک میں بھی جھکا ہو۔

اے اہل تدریج اللہ ہی سب ذی حیات کا خالق اور کلام ہے اس کے آگے سر تسلیم کر دینا خود سری اور خود بخاری سے باز آ جانا ہی حقیقت کے عین مطابق ہے۔ جب اللہ انہی اور انہی کا وہ ان ساری چیزوں کا مالک ہے جو زمین اور آسمان میں ہیں تو انسان کے لئے صحیح وہی ہے کہ اسی کی بدلتی اور اطاعت پر راضی ہوا جائے اور اس کے خلاف بدلتی اور سرکشی فوراً ترک کر دی جائے۔

لہذا اہل تدریجی طرف سے جنہیں تنبیہ ہے کہ یہ تم دو کٹیوں کے پتھروں کی پابائیت کرتے ہو یہ جو تم خدا میں لاش کی صورت میں پڑی تدریج حیات کے آگے جھک رہے ہو۔ اور اسے اپنا لالہ بن کر اس سے دعا کی مانگتے ہو یہ شرک ہے۔ اے اہل تدریج اگر تم لوگ اپنی ان حرکتوں سے باز نہ آئے تو یاد رکھو عقربہ تم خداوند قدوس کے دایرے سے دور چارہ چارے۔

یہ بظاہر کی اس تقریر کا خلاصہ جاتا ہے کہ لوگ وہ بے لطفوں میں اس کے خلاف ہال رہے تھے کہ لوگ کھلے الفاظ میں اس کی حقیقت پابندی کی تعریف کر رہے تھے اور کہہ رہے تھے خاصوش قشاشی کھڑے تھے۔ ہر جہل بظاہر نے ایذا کے کہنے پر تدریج ایک سرائے کی قیام کر لیا تھا یہ سرائے تدریج شر اور تدریج شر کے قلعے کے درمیان تھی۔ یہ قلعہ تدریج کے نزدیک ہی صحرا کے اندر بنا ہوا تھا۔ شر اور قلعے کے درمیان سرائے پڑی آہل اور باہمی تھی۔ اسی سرائے میں قیام کرنے کے بعد بظاہر نے لوگوں کو شرک کے خلاف ابھارنا شروع کر دیا تھا۔



عرب شر میں جس روز بنو نجران کے ساتھ روٹیل بن حملو نے یہودی سردار فرزک سے لفظ بیتا تھا اس کے چار دن بعد ایک روز شام کے وقت روٹیل اور اس کا چھوٹا بھائی یہودا اور اپنے باپت میں کلم کرنے کے بعد جب واپس لوٹ رہے تھے تو انہوں نے ذرا قافلے

سے ہی دیکھ لیا کہ ان کے گھر کے باہر لوگوں کی خوب بھیڑ اور ٹھٹھا ہو رہا تھا اس قدر لوگوں کو اپنے گھر کے باہر کھڑے دیکھ کے یودا نے پریشانی میں اپنے بھائی دوتیل کو مخاطب کرتے ہوئے پوچھا اشی ہمارے گھر کے سامنے یہ بھیڑ کیسی ہے۔ اور اس قدر لوگ کیوں جمع ہیں۔

حضور انداز میں گفتگو کرتے وقت یودا اس وقت انتہائی عجیبہ اور غریبہ دکھائی دیتے تھے۔ دوتیل نے ایک گہری نگاہ اپنے بھائی یودا پر ڈالی پھر وہ گہری گہری اور متحرک آواز میں کہنے لگا یودا میرے بھائی اس قدر لوگوں کا ہمارے گھر کے سامنے جمع ہونا کسی غیر معمولی واقعہ کی نشاندہی کرتا ہے۔ لہذا کہ میری ماں اور بن ٹھیک ہوں۔ میرے بھائی آؤ جلدی سے گھر میں داخل ہوں اور دیکھیں کہ ہمارے گھر کے سامنے کیوں اس قدر لوگ جمع ہیں۔ اس کے ساتھ ہی وہ دونوں بھائی بڑی جیڑی سے اپنے گھر کی طرف بڑھنے لگے تھے۔

دونوں بھائی آگے پیچھے جب اپنی حویلی میں داخل ہوئے تو انہوں نے دیکھا کہ حویلی کے اندر بھی ان محنت خوروں اور سوانح تھے۔ کھانا کی دھار کے پاس ان کی ماں زمین اور چھوٹی بن زورہ دونوں اپنی گردنیں جھکا کر اس اور اطراف کھڑی تھیں گنگا قاتل دوتیل دہی تھیں۔ ان دونوں کے قریب ہی عیسوں اور پرجل رانیل کھڑی اپنے آپس سے اپنی آنسو برائی آنکھیں فلک کر رہی تھیں۔

رانیل کے ساتھ ہی دائیں طرف اوس و غریب کا سردار مالک بن جھان اور اس کی بن ٹھٹھا بھی کھڑے تھے اور ان سب کے سامنے لوگوں کے اندر ایک بوڑھی عورت لوہی آواز میں بین کرتی ہوئی مدد رہی تھی۔ اس کے بل کھڑے ہوئے تھے جنہیں وہ بار بار نوحہ رہی تھی۔

دوتیل مددے اور دواہلا کرنے والی اس بوڑھی خاتون کو پہچان گیا تھا اس لئے کہ وہ اس کے قہقہے جو بھار کی ایک جیڑی تھی۔ اس کے بین کرنے سے دوتیل اور اس کا بھائی یودا دونوں کچھ گئے تھے کہ وہ بین کرتے ہوئے اپنی بیٹی کے لئے مدد رہی تھی اور اس بوڑھی خاتون کے قریب ہی رانیل کا باپ ٹھیک کھڑا اپنی تم آؤ آنکھوں سے بار بار اس بوڑھی کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے اسے قہقہے کی باتوں کی باتوں کو شش کر رہا تھا۔ بوڑھی بے جاہدی اس طرح بین کرتی ہوئی دواہلا کرتی جا رہی تھی۔

جنوں ہی دوتیل اور یودا دونوں بھائی آگے پیچھے اپنی حویلی میں داخل ہوئے۔ مالک بن جھانی نے اشارے سے یودا کو اپنے پاس بلایا اور رانیل اور زورہ کو بھی اس نے اپنے قریب بلا لیا اور اپنی دادواری کے ساتھ وہ یودا رانیل اور زورہ کے ساتھ کوئی گفتگو

کرنے لگا تھا۔

دوتیل اور بین کرتی ہوئی بوڑھی عورت نے جب دوتیل کو حویلی میں داخل ہوتے دیکھا تو اس نے بین اور دواہلا کرنا بند کر دیا اور خفیہ حالت میں دوتیل کی طرف بڑھی۔ قریب آ کر بڑی جیڑی سے اس نے دوتیل کا گریبان پکڑ لیا اور اسے کھینچتے ہوئے اس نے تہہ بہ تہہ آواز میں کہا حملہ کے بیٹے۔ تو بیٹی بھار کا کیا سردار ہے کہ تیری موجودگی میں میری بیٹی مجھ سے بچھڑ گئی۔

اس بوڑھی خاتون نے عیسے کی حالت میں اس زورہ سے دوتیل کو کھینچا کہ اس کا گریبان پکڑ گیا۔ دوتیل نے بڑے صبر اور تحمل سے کام لیتے ہوئے بڑے بڑے دواہلا لگے عیسوں پر چلا۔ خاتون میں تھکائی بات کو سمجھا نہیں۔ کل کر گھر تھکادی بیٹی کیسے اور کس نے چھین لی۔ یاد رکھو جو بھی اس کام میں ملوث ہوا غلام میرا سا بھائی ہی کیوں نہ ہو میں اس بھار کے سردار کی حیثیت سے اس سے حیران انگیز ضرور لوں گا۔ خاتون کس نے تم سے تھکادی بیٹی کو چھین لیا ہے۔

دوتیل کے اس استدلال پر بوڑھی خاتون نے دوتیل کا پکڑا ہوا گریبان چھوڑ دیا تھا پھر وہ دوتیل میں ڈوبی ہوئی آواز میں کہنے لگی میری بوڑھی عورت میری بیٹی کو مجھ سے چھین کر لے گئی۔ پر میں اس کی تھکادی تھی اور آج اس نے اپنے سینے میں بھڑکھوپ کر اس لئے خود کشی کر لی کہ تھکادی کے بعد اسے اپنے شوہر کی عیسوں بلکہ عیسوں کی خواہش میں جانا نصیب ہو گا۔ وہ عیسوں کے ہاتھوں سے آہود و مہربان نہیں ہونا چاہتی تھی لہذا اس نے خود کشی کر لی۔

پہلی تک کہنے کے بعد وہ بوڑھی خاتون ڈراوڑی۔ پھر انگوں کے ساتھ انداز میں وہ کہنے لگی۔ میری بیٹی نے اچھا ہی کیا۔ زندہ رہتی تو عیسوں کے ہاتھوں میں چھب وار ہو جاتی۔ پہلی کسی کی کون سا ہے۔ مالک بن جھان سے شکایت کی۔ اس نے کچھ نہ کیا۔ تھکادی سامنے فراہ کی ہے اور تم بھی خاموش ہو۔ میری بیٹی تو مر گئی۔ اب میں رسم کو توڑ کر کم از کم عیسوں کی صحت کو بے گنہہ ہونے سے تو بچاؤ۔

اس بے بس اور مجبور بوڑھی کی گفتگو سن کر جو بھار کے سردار دوتیل کے چہرے پر اس کے سوز و غم کی شعلہ کی شعلہ زنی انتقام کی شکر آگ اور غم کی کھلا دیتے والی آتش جوش مارتے گئی تھی۔ اس کی آنکھوں میں ساتوں کی بے گئی۔ عیسوں آؤ عیسوں۔ برسوں کا دھواں دھواں نصیب اور نفرت بھرا دھواں کا اضطراب اپنا رنگ بھانپا تھا۔

پھر روئل نے اپنی چینی چٹائی اور فراتی ہوئی کواڑ میں کندھ برب کے بیوی ہم عروں کو قضا کی کتابوں کا آٹوٹا کر ہارے کھوں ہاروں کو غیر مرگوا چلنے پڑے ہوئے ہیں۔ یہ بیوی دنیا میں ہمیں شیشہ کا چجر گرانے کا رسم دیکھتے ہیں ہارے مقصد کی تکلف کو یہ راکھ ہوتے ستاروں میں تبدیل کرنے پڑے ہوئے ہیں۔ یہ بیوی ہمیں غریب کا آخری پتہ جان کر ایک سرسراہٹ کے ساتھ اس شہر سے نکل باہر کرنا چاہتے ہیں۔

لیکن انہیں ہم ایسا نہیں کہتے ہیں کہ ہم عرب دل کی ساری دھنوں سے طوفانی شدت کا سر ذات کے رنگوں میں ابر آئیں۔ دیکھیں غلاموں کی دستوں میں جلائے قدر اور گرجتی برستی دھنوں میں دھن کی جج و پکار میں کہ ہن پڑے ہوئے ہیں۔ ہم عروں کی ہمیں جیت چاہیے اور شوکت میں دیکھ سب ہم اپنی ہائیں اپنی ہتھیلی پر رکھ کر ان کے خلاف حرکت میں آئیں گے تو انہیں اسرار حیات میں سواہل و اضطراب انسان کا کھنٹا ہلکا آؤد آؤد اور موت کی تکریمیں میں ہم جہازوں جیسا کہ رکھ لائیں گے۔

پھر ایک نکلنے کے ساتھ روئل نے اپنی کواڑ نیم سے کھینچ لی اور بڑھی عورت کی طرف دیکھتے ہوئے اس نے کندھ تم ہمیں رکھنا۔ میں غیروں کی طرف جاتا ہوں ان میں اس کی گردن کٹ کر ہی رہوں گا چاہے اس جرم کی سزا میں بیوی میرا کشت ہی کہیں نہ نوبت لیں۔ اگر میرا خون بہنے سے عروں کی آؤلی اور حزن بھل ہو سکتی ہے تو مجھے اپنا خون بہانے پر قہر ہو گا۔

اس کے ساتھ ہی روئل مجر تیر قدم اٹھا باہر نکلا پہلے قاک مالک بن جہان کے بھانے پر بیوا اور اس کی بھولی بہن زور دھنوں ہی طرح روئل سے لپٹ گئے تھے اور اسے باہر جانے سے روک دیا قاک مالک بن جہان نے سب لوگوں کو اپنے اپنے کھروں کو چلے جانے کا اشارہ کیا۔ جس کے جواب میں لوگ روئل کی حویلی سے نکلے گئے تھے۔ کچھ عروں اس بڑھی عورت کو بھی سدا رہے کر لے گئیں حتیٰ کہ اپنی بیٹی کی فریاد لے کر آئی تھی۔

روئل اپنے بھائی اور بہن سے اپنے آپ کو چھڑانے کی کوشش کر رہا تھا کہ دھروں اور راجیل بھی وہی آگئی تھیں۔ راجیل نے بڑے پیارے انداز میں چلی چلی نگاہوں سے روئل کی طرف دیکھتے ہوئے کندھ آپ مجھ پر احسان کیجئے۔ اپنی کواڑ مجھے دے دیں۔ کرے میں چل کر ہماری بات سنیں۔ اس کے بعد آپ مجھ بھی قتل کریں گے ہم سب آپ کا ساتھ دیں گے۔ اس کے بعد راجیل نے زور دھنوں کی طرح روئل کی چلی کھولی اور کواڑ لے لی۔ بیوا اور زور نے ابھی تک روئل کو اپنے بازوؤں میں جکڑ رکھا قاک دھروں نے بیوا اور زور کی

دھن دیکھتے ہوئے کندھ چھوڑ دو بھائی کہ بیوا زور پیچھے ہٹ کر کھڑے ہو گئے۔ روئل نے اپنے میں مالک کی طرف دیکھتے ہوئے کندھ بیوا اور زور کو مجھ سے لپٹ جانے اور راجیل کو مجھ سے کواڑ لینے کا سبق تم نے ہی دیا ہے آخر کیوں۔ تم اگر غیروں کے خلاف کھنٹا دل سکتے تو ساتھ ہی میری زبان بند کیوں کرتے ہو۔ تم اس ماحول میں زندگی بسر کرنا ہو لیکن میرے لئے یہ ماحول ناقابل برداشت ہے۔

سنو۔ جہان کے بیٹے لب میں ان بیویوں کے سلسلے مزید دھن کے اندھے راستوں پر پست بہت ہیں کہ ہمیں وہ نکل میری مدد جانے کے قافلے سے الگ ہو کر مزید نہیں چل سکتی۔ میں لب اپنے ترانوں کی بازگشت میں زندگی ہمیں بسر کر سکتا جس میں آنسوؤں کے ساتھ دانتے جڑے بھی ہوں۔ میں غیروں کے ان قاتلوں تہذیب کی ان گناہوں میں مزید نہیں رہ سکتا جہاں کینکلی کی خوشی، غلوں کی ذلت، زور دھنوں کی بستی اور دانتے زہریلے ان کی چلی ہو سنو جہان کے بیٹے۔ میں ایسی زندگی پر صبح آؤلی کسی موت اور زندگی کی بات گزار چلی کی ہی مرگ کو ترجیح دیتا ہوں۔

نوس و غزنج کے سردار مالک بن جہان نے روئل کی ساری کھنکھو جیتے میرے۔ بڑے آل کے ساتھ سنو۔ جب روئل خاموش ہوا تب مالک بن جہان اپنی بہن خنورہ اور راجیل کے باپ بھائی کے ساتھ روئل سے قریب ہوا پھر وہ بڑی شفقت بڑی نرمی بڑی چابست بڑی اہمیت میں کہنے لگا۔

روئل میرے بھائی۔ میرے عزیز۔ میرے دوست۔ جہاں مت ہو۔ وقت کا انتظار کرو۔ اور دیکھو میں کیا کرتا ہوں۔ اس پر روئل غموں لہجے میں کہنے لگا کہ اب تک انتظار کرتے رہو گے۔ کیا اس وقت حرکت میں آؤ گے جب عروں کا سر چل اور دارود میں پر کواڑ دیا جائے گا اس وقت تم جاؤ گے جب عروں کی حیات منگ سگ کر اپنے آپ کو ہمہ جانے گی۔ اور وہ صدیوں کے پھلوں کی خونی گرد میں دب چکے ہوں گے۔ کلیں رہا جانے کے بعد پانچون حرکت میں آیا بھی تو کیا آج تو تم نے میرے بھائی اور بہن کی اہمیت سے مجھے روک لیا ہے کل عروں میں اور لوگ بھی اٹھ کھڑے ہوئے تو تم کس کس کی راہ روکو گے کس کس کی زبان بند کیوں گے۔ جہان کے بیٹے۔ خدا کرے وہ لمحہ قتل از وقت ہی آجائے جس کا تم انتظار کر رہے ہو۔

مالک بن جہان کے کچھ کہنے سے قتل ہی اس کی بہن خنورہ نے دیکھ لیا تھا کی اہمیت اور وقت میں کندھ روئل میرے پیارے بھائی۔ وہ لمحہ قتل از وقت میں لاؤں گی۔ ایسا ہی گی کہ عروں کی آنے والی دھنیں اور دھنیں تک یاد رکھیں گی کہ کسی عرب لڑکی نے

بے آبروی کے خلاف احتجاج اور طرہ کیا قتل دیکھ دوئل میرے بھائی لب تجھے زیادہ دم
انتظار نہیں کرتا پڑے گھ لب ہم عروں اور بیوروں کی بے حیائی کے خلاف فیصلہ ہو کر
رہے گھ۔

تھوڑے جب خاموش ہوئی تو مالک بن جہان نے آگے بڑھ کر پیار سے دوئل کا شانہ
تحتیہ پاتے ہوئے کہا مجھے تم بھائیوں کی طرح عزیز ہو۔ میں جانتا ہوں ایسے موقعوں پر
تمہارے کیا جذبات ہوتے ہیں۔ لیکن میں بے وقت عروں کو بیوروں سے ٹکرا کر ان کا خون
بھانا نہیں چاہتا۔ مجھے مناسب وقت کی تلاش ہے دوئل میرے بھائی یاد رکھو جس روز میں
ان کے خلاف حرکت میں آؤ گا۔ شرب میں اپنے مضبوط اور آہلی قلعوں کے اندر بھی اپنے
آپ کو غیر محفوظ اور تنہا محسوس کر رہے ہوں گے۔ اس روز میں ان کے ہر فعل کا احتساب
کروں گا اور ان کی ہر ہدی کا انتقام لوں گھ دوئل میرے بھائی تم دن بھر اپنے پختہ
کلم کرتے کرتے ٹھکے ہوئے ہو۔ کہتا کہ اگر آرم کر۔ میں جانتا ہوں میرے بعد کوئی
ہنگامہ نہ کھڑا کر دیتے میرے بھائی میرے عزیز تم مجھے چار عزم کی مسلت دو اس کے بعد تم
دیکھنا اس شرب شہر کے اندر کیا ہولناک انقلاب اور کس قدر خوفناک تبدیلی لا کر رہتا ہوں۔

دوئل میرے بھائی لب تم مجھے جاننے کی اجازت دو۔ تاکہ مجھے یہاں سے رخصت ہوئے
وقت یہ احساس ہو کہ تم میرے بعد کوئی یا ہنگامہ کھڑا نہیں کر دو گے جواب میں دوئل نے
کسی قدر نرمی کے ساتھ انہماک میں اپنا سر ہلادیا قتلہ اس کے ساتھ ہی مالک بن جہان اور
اس کی بہن تھوڑے جب دوئل کی جوبلی سے ٹپکنے لگے تو اس موقع پر دوئل کی بہن دھرمی
ہوئی اور دونوں کو خطاب کر کے کہنے لگی۔

جہان کے بیٹے تم دونوں بہن بھائی رک جاؤ۔ قصداً اچھا ہوا آج اس گھر میں راضیل

اور اس کے باپ کے ساتھ تم دونوں بہن بھائی بھی موجود ہو۔ میں ایک فیصلہ کرنا چاہتی ہوں

اور اس میں تم دونوں بہن بھائی کی موجودگی بھی ضروری خیال کرتی ہوں۔ دھرمی کے

پکارنے پر مالک اور تھوڑے دونوں بہن بھائی رک گئے پھر دھرمی ان کے قریب آ کر کھڑی

ہوئی اس کے بعد سب کی موجودگی میں دھرمی نے راضیل کے باپ جیل کو خطاب کر کے

ہوئے کہا اے بھائی میں نے راضیل کو دوئل کے لئے پسند کیا ہے۔ کیا تم اس رشتے کو بخوشی

منقول کرتے ہو۔

دھرمی کے اس انکشاف پر راضیل کے ہوشوں پر اطمینان اور سکون کی گہری خوشیوں

گئی تھیں ساتھ ہی وہ شرا کر ذرا پیچھے بھی ہٹ گئی تھی۔ اس موقع پر جیل نے بڑی عاجزی

اور انکساری میں کہتے دوئل کی بہن میرے لئے یہ ایک بہت بڑی سعادت اور خوشی ہو گی کہ

آج میں خوش ہوں حسن صبح از لوی کی طرح

ہاتھ کی دلی گھسی چھوٹوں جیسی شکلوں ہوں

نوناہ فلفلف میں اپنیت کے سایوں سے

رہبر کا اضطراب نیست کی بے رنگی ختم ہونے لگی ہے۔

لڑنے خواہوں کے مسیحا پیدا ہونے لگے ہیں۔

آج صبح کی تخلیق میں ذات کے شعور خوشبوؤں کے جذبہ تبسم کے اجالے اور

نئی روزنل جیسے شعل اور جوں مرد کی پوری ہفت میں بخوشی اس رشتے کو قبول اور
آہوں۔

نئی کے ہاں کرنے پر دوئل کی چھوٹی بہن زورہ بھاگ کر راضیل سے اپنیت کی جی
میں وہ دن دھرمی تیزی سے اندر گئی اور ایک طاعنی انگشتی لا کر اس نے جیل کو تھوڑ
ہاتھ کہا۔ جیل میرے بھائی یہ انگشتی میری طرف سے آپ اپنے ہاتھ سے راضیل کو پس
ہو جس روز یہ میلے میں مجھے ملی تھی اور میں اسے اپنے ساتھ گھر لائی تھی اس روز ہی میں
اسے دوئل کے لئے پسند کر لیا تھا یہ صرف میری عیا پسند نہیں بلکہ یہ دونوں بھی اب
اب دوسرے کو پسند کرنے لگے ہیں۔

جیل نے دھرمی سے وہ طاعنی انگشتی لے لی۔ پھر وہ آگے بڑھا اور وہ انگشتی اس نے
راضیل کے ہاتھ میں پٹا کر اس کے سر پر یاد اور شفقت سے ہاتھ بھیرتے ہوئے کہا راضیل
اپنی اپنی جیسی جی تو خوش قسمت ہے آج سے تو سوار دوئل کی اجازت ہے۔

دوئل کی چھوٹی بہن زورہ بھاگ کر اندر گئی اور ایک دف اٹھارہ لی پھر وہ دف سے
وہی ہوئی دھرمی اس نے گئے میں ڈال لی اور دف بجا بجا کر ترنم اور پڑی لئے میں گانے لگی
تھی۔

دھرمی اس اور مجیدوں کے اختصار میں چاندنی کی رت سنورنے لگی ہے۔
سنگی دہرائیل پستی کی علامتوں میں ہر نفس میں پھل کھلنے لگے ہیں۔
مراب صد لہوؤں میں قبولیت کی ساتیں
مقدور کی سیاریوں میں مرہم زورہ
تو تین گشتوں میں لمس تہہ اور زندگی کی حکیم نمودار ہونے لگی ہے۔
میرے گھر میں آج حریر طسم مہ غبار اتم اتر آیا ہے۔
میرے آگن میں آج صبح نو کے کھڑوں شعلاتوں کی ساتیں آدگی ضرور ڈالتے پھر
اوشو ہجم کر آئی ہے۔

آج میں خوش ہوں حسن صبح از لوی کی طرح
ہاتھ کی دلی گھسی چھوٹوں جیسی شکلوں ہوں
نوناہ فلفلف میں اپنیت کے سایوں سے
رہبر کا اضطراب نیست کی بے رنگی ختم ہونے لگی ہے۔
لڑنے خواہوں کے مسیحا پیدا ہونے لگے ہیں۔
آج صبح کی تخلیق میں ذات کے شعور خوشبوؤں کے جذبہ تبسم کے اجالے اور

کھائی کے رسول اپنا نعل کرنے لگے ہیں۔

دوسرے دن بجا کر گاری تھی۔ تھیل روٹل۔ زمین پر دھڑ۔ مالک بن جھکن۔ تھیل اور تھیل کھکھلا کر اس رہے تھے کہ راجیل دلی دلی اور پسندیدہ سکرہٹ میں شراب اور تھی چیتے چیتے مالک نے زمین سے اجازت لی پھر دونوں بن بھائی وہاں سے چلے گئے تھے تھیل اور راجیل نے کچھ دیر وہاں قیام کیا۔ شام کا کھانا دونوں باپ بٹی نے روٹل کے ساتھ ہی کھایا پھر وہ بھی اپنے گھر کو چلے گئے تھے۔



ایک دن میں اشکاتھ کے شہنشاہ ہاش سوئم کے دور میں دونوں اور اہل انہوں کے درمیان جو جنگ ہوئی تھی اور جس میں زمین فکری میں طامون پھرت پڑا تھا۔ یہ طامون کی چاروں اہلی بھی چورنگ کی تھی جس سے بے شمار لوگ اس طامون کی بیماری سے ہلاک ہو گئے۔ اس طامون کی بیماری سے زمینوں کا شہنشاہ مارک لورس بھی مر گیا تھا۔

مارک لورس کے بعد اس کا بیٹا کوڈوس زمینوں کا شہنشاہ بنا۔ یہ ایک انتہائی باکمال و برا انسان تھا۔ اس کے باپ کی زندگی میں ہی بہت سے مشیروں نے مارک کو منع کیا تھا کہ اپنے بعد اپنے بیٹے کوڈوس کو تخت و تاج سے محروم کر کے اپنے بیٹے کو تخت و تاج وراثت بنائے لیکن مرنے والا شہنشاہ مارک ایسا نہ کر سکا لہذا اس کے بعد کوڈوس زمینوں کا شہنشاہ بنا۔ کوڈوس کو فکرائی اور سکران طبع سے کوئی غرض و مصلحت نہیں یہ پیش و عشرت و دلدادہ تھا۔ تخت نشین ہوتے ہی اس نے ملکی معاملات کو پیش پشت ڈال دیا۔ اپنا زیادہ وقت ایکٹرو۔ ایکٹیویوں اور بگڑے ہوئے کے علاوہ دوسرے کھیل کھانوں میں گزارنے لگا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ زمین قوم کمزور ہوتی چلی گئی اس کے ہمسایہ ممالک قوت حاصل کرتے چلے گئے۔ کوڈوس کی بد اہلیوں کی وجہ سے زمین اسے سخت چھوڑنے لگے تھے۔ ایک موقع مناسب چل کر زمینوں نے کوڈوس کو موت کے گھٹائی اندر دیا۔ کوڈوس کے بعد ایک شخص پر شیش زمینوں کا شہنشاہ بنا۔ یہ بھی انتہائی نا اہل اور پیش و عشرت کی زندگی بسر کرنے والا تھا لہذا اسے بھی زیادہ دیر تک زمینوں نے حکومت نہ کرنے دی۔ اور اسے ہی موت کے گھٹائی اندر کر اس کا خاتمہ کر دیا گیا تھا۔

پارٹیکس کے بعد زمین سلطنت میں ایک انتشار مچا ہو گیا اور ایک وقت تین سرکردہ لوگوں نے قیصر روم ہونے کا دعوہ کر دیا۔ ان میں سے پہلے کا نام کلاؤس ابنوس تھا۔ دوسرے کا نام سیورس تھا جو زمین حکومت کے ایک صوبے کا حاکم تھا اور تیسرے کا نام

گرج تھا جو شام میں زمین طاقوں پر سکران تھا۔

تیسرے جو شام میں زمینوں کا سکران تھا۔ اس نے جب قیصر روم ہونے کا دعویٰ کیا تو کچھ ہمسایہ سلطنتوں نے اسے مبارک باد کے پیغام بھی بھجوائے۔ یہاں تک کہ اس کے دور تک اب ہاش سوئم فوت ہو گیا اور اس کی جگہ ہاش چارم اشکاتھ کا سکران ہاش چارم نے بھی تیسرے کو مبارک باد دینے کے لئے اپنا سفیر اس کے پاس بھیجا۔ اور اسے یہ پیشکش کی کہ اسے قیصر روم بننے میں کوئی دشواری پیش ہو تو وہ اس کی مدد کے لئے اپنے فکری بھی روانہ کر سکتا ہے۔ تیسرے کو سو فیصد امید تھی کہ زمین جیت اسے شہنشاہ تسلیم کر لے گی۔ لہذا اس نے اشکاتھ کے شہنشاہ ہاش چارم کا شکریہ ادا کیا اور اسے اس کی مدد کے لئے فکری بھیجے سے منع کر دیا۔

اس کے چند ہی دن بعد تیسرے کو خبر ملی کہ زمین جیت نے سیورس کو قیصر روم چن لیا ہے۔ یہ خبر سن کر تیسرے کا دل بڑا افسردہ ہوا اس نے سیورس کو قیصر روم ہونے سے انکار کر دیا اور خود قیصر روم ہونے کا دعوہ کر دیا۔ ساتھ ہی اس نے اشکاتھ کے ہاش چارم کی طرف چھوڑ بھجوائے اور اس سے مدد طلب کی تاکہ وہ سیورس کو اپنے راستے سے ہٹا کر زمینوں کا شہنشاہ بن سکے۔

دوسری طرف زمین شہنشاہ سیورس بھی بڑا دانا بڑا شخص اور بڑا دلیر تھا۔ سب سے پہلے اس نے اپنے حریف کلاؤس ابنوس کے خلاف کھم کھم کرنا شروع کیا۔ ایک لڑائی میں اس نے کلاؤس کو بدترین شکست دی اور اس کا خاتمہ کر دیا۔ کلاؤس سے مارا ہونے کے بعد سیورس نے شام میں قیصر روم ہونے کا دعوہ کرنے والے شام کے سکران یجرو کی طرف توجہ دی۔ اس موقع پر یجرو نے جو کچھ ہاش چارم سے سیورس کے خلاف مدد طلب کی تھی تاکہ وہ قیصر روم بن سکے لیکن ہاش چارم نے اس موقع پر بدلی احتیاط سے کھم لیا۔ اس نے خود اساتھل کیا پھر مل اس نے شام سے شام اپنے صوبے کے حاکم کو حکم دیا کہ وہ اگر مناسب سمجھے تو اپنے کچھ ماہر تیر انداز یجرو کی مدد کے لئے روانہ کر دے۔ ہاش چارم اب تیسرے کو سیورس کے فکرائی میں کھل طور پر غیر چاہدار رہنا چاہتا تھا۔

اہلی میں اپنے حالات درست کرنے کے بعد سیورس ایک فکری لے کر شام کی طرف پہنچا۔ سیورس کو یجرو کے درمیان ایک ہولناک جنگ ہوئی۔ جس میں سیورس نے یجرو کو بدترین شکست دی اور سیورس دوائے فرات کو عبور کر کے مغربی بین النہرین کے دار الحکومت میسین کو فتح کر لیا۔ آگے پہنچا اس کے بعد اس نے دریائے دجلہ کو عبور کیا اور آرمین شہر کو فتح کر لیا۔ یہاں کا انتہائی حاکم کوئی پیش بندی نہ کر سکا اور اشکاتھ کے ہاش

بلاش چہارم نے بھی اس کی کوئی مدد نہ کی تھی۔ یہاں تک فوجیات حاصل کرنے کے بعد
سیورس کو واپس آئی چلا پڑا اس لئے کہ اہل کے حالات خراب ہو گئے تھے۔ سیورس شہم
میں اپنا فنی جرنل مقرر کر کے جب آئی چلا گیا تو اس کی غیر موجودگی میں بلاش چہارم
حرکت میں آیا اس نے دونوں کے خلاف فکری کشی کی۔ دونوں کے ایک فکری کو اس نے
بعد ترین شکست دی اور آرمیاں شہر میں آگے بڑھ کر لیا تھا۔

اس دوران سیورس اہل میں اپنے حالات درست کرنے میں مصروف ہو گیا تھا۔ ایک بار
وہ فکری لے کر شہم کی طرف بڑھتا تھا کہ اس کی غیر موجودگی میں وہ بلاش چہارم نے
دوسری طاقتوں پر حملہ کیا تھا اس کا قبضہ لیا ہوا تھا۔ سب سے پہلے سیورس اپنا فکری لے کر
آرمینیا آیا۔ آرمینیا کے حاکم نے سیورس کے سامنے سرحدات فم کیا اور جو چاہے
شرائط سیورس نے اس پر مسلط کیں وہ اس نے تسلیم کر لیں۔

اس کے بعد سیورس واپس کو چل کر کے آگے بڑھا اور افلاکوں کے شہر سلوکیا کو فتح
کر کے اس علاقے سے افلاکوں کا تسلط قائم کر دیا۔ پھر سیورس خود آگے بڑھ کر یسینون
شہر پر حملہ آور ہوا۔ یہاں بلاش چہارم نے مدد کے لئے جنگ دی کی جس شکست کھائی
اس طرح یسینون بھی دونوں کے قبضے میں چلا گیا۔ اس کے بعد یسیروم سیورس آگے
بڑھا چلا گیا یہاں تک کہ آرمینیا شہر بھی اس نے افلاکوں کو ہر تہہ شکست دی اور اس
شہر بھی قبضہ کر کے اس نے اسے اپنی سلطنت میں شامل کر لیا تھا۔

اس دوران ان دونوں ہی سلطنتوں میں وہ حالات نمودار ہوئے۔ پہلا علاقہ افلاک
سلطنت میں۔ اور وہ یہ کہ بلاش چہارم مر گیا اور اس کی جگہ افلاکی سلطنت پر اس کے وہ
بیٹے عکراں ہوئے۔ ایک بلاش بیگم اور دوسرا اردوان۔ دونوں ہی چونکہ تخت و تاج کے
دعویٰ دار تھے لہذا دونوں کے درمیان جنگ چھڑی۔ جب جنگ طویل پکڑنے لگی تو یہ فیصلہ کیا
گیا کہ سلطنت کو دونوں بھائیوں میں تقسیم کر دیا جائے۔ لہذا اہل کی حکومت بلاش بیگم کے
پر کر دی گئی۔ اور باقی علاقے پر اردوان کو شہ تسلیم کر لیا گیا۔ اس طرح ایک ہی عہد میں
وہ افلاکی بادشاہ عکراں ہوئے اور دونوں کے نام سے نئے جاری کر دیئے گئے۔

دوسری طرف دونوں میں بھی حالات نمودار ہوئے۔ وہ یہ کہ ان کا بھائی شہنشاہ سیورس مر
گیا۔ اور اس کی جگہ ایک شخص کا نام کا شہنشاہ بادشاہ کا نام لے کر عکراں ہوئے۔ یہ
وہ انتہائی کمزور اور بڑے کام نہ تھے۔ وہ یہ کہ اپنے فکری کے ساتھ وہ سب سے پہلے آرمینیا کے
عکراں پر چڑھ دوڑا۔ قریب کھڑی اور عیاری سے کام لینے ہوئے اس نے آرمینیا کے
عکراں کو گرفتار کر لیا اور اس پر بھاری ٹکون جنگ مار کر دیا۔ اس کا دوسرا کمزور بادشاہ یہ

یہ کہ یہ مصر کی طرف گیا وہاں جب اس کی کوئی چال بازی نہ آئی تو یہ یوپیہ کے عکراں
پر چڑھ دوڑا اور آرمینیا کی طرح یوپیہ کے عکراں کو بھی اس نے گرفتار کیا اور اس سے بھی
بھاری ٹکون جنگ وصول کیا۔ وہ کمزور اور کراہت آمیز ٹکونوں میں کامیاب ہونے کے بعد
اپ کا نام لے کر تیسرے کمزور کام کی ابتدا کی تھی۔

وہ اس طرح کہ جب کارہ کل نے ماکہ ایران کے تخت و تاج کے لئے دو بھائی ایک
دوسرے سے برسر پیکار ہیں تو ان کے اختلافات کو اہل دوا کے لئے غل ٹیک کھینے لگا بلکہ
اس صورت حال کے پیش نظر اس نے دوسری بیٹ کو مہارک پر بھی دی کہ اب وہ دولت آ
گیا ہے کہ دوسری افلاکوں کی حکومت کو چاہا ویرہ کر کے ایران پر قبضہ کر لیں۔

اپنے کمزور حکمرانوں کی ابتدا کرتے ہوئے دوسری شہنشاہ کارہ کل نے شروع میں یہ
اسب بھارک بلاش بیگم کو افلاکوں کا بادشاہ تسلیم کر لیا جس نے اور اس سلسلے میں اس نے
بلکہ قیاس وقت بھی کی۔ لیکن اس کے فوراً ہی بعد اس نے بلاش بیگم کے بھائی اردوان سے
ان بات بہت شہر کر دی اور اسے افلاکوں کا شہنشاہ تسلیم کرنے کا ارادہ کر لیا۔

اس شہنشاہ کے تحت دوسری شہنشاہ کارہ کل نے اردوان کے پاس اپنے سفیر بھیجے تھے۔ مخالف
اب کہ کہیں اور اردوان کی بیٹی یعنی افلاکوں کی شہزادی کے رشتہ کا طلبکار ہوا اور یہ ظاہر کیا
کہ اگر اردوان اپنی بیٹی کا رشتہ کارہ کل کو دے دے تو یہ رشتہ دوسری اور افلاکی سلطنت کے
درمیان دوہا کا استوار کرنے کا موجب ہو گا۔

اردوان کو معلوم تھا کہ اس سے پہلے کارہ کل نے مدیر کے عکراں کو مار کے سے
گرفتار کیا تھا اور آرمینیا کا بادشاہ بھی اس کے قلم کا شکار ہوا تھا۔ اس لئے وہ ڈر تھا کہ شاید
اس کے لئے بھی کارہ کل نے کوئی کام فریب بھار کھا ہو۔

چنانچہ اردوان نے کوئل مثول سا جواب دے کر اسے ٹانہ چلا لیکن کارہ کل نے دوبارہ
اپنے سفیر بھیج کر اس سے اپنے غلوں کا اٹھار کیا اور شاہزادی کا رشتہ مانگا جس پر اردوان کو
میں ہو گیا کہ کارہ کل اس کے معاملے میں پر غلوں اور دانتدار ہے۔ لہذا اس نے کھانا بھیجا
کہ وہ اہل سے نکل کر افلاکی سلطنت کے مرکزی شہر میں آئے اور یہاں اس سے میں اپنی
شہزادی کو چلا دوں گا۔

کارہ کل نے اس پیش کش کو منظور کر لیا جس کے جواب میں اہل پارس کارہ کل کے
انتہائی کی تیاریاں کرنے لگے تھے۔ افلاکی بہت خوش تھے کہ وہ حکومتوں کے دیرینہ حارے
نہ ہو جائیں گے اور ایک داخلی خوشگوار تعلقات کی ابتدا پڑے گی۔

دوسری شہنشاہ کارہ کل جب افلاکی سلطنت میں داخل ہوا اور بے تکلف آگے بڑھا

شروع کیا وہ اس طرح لوگوں سے بے تکلف اور بے چارہ مل رہا تھا جیسے وہ اپنی سلاخ کے اندر ستر کر رہا ہو۔ اہل پارس نے ہر مقام پر اس کے استقبال کے لئے آگئیں چھپ چکے جگہ قربانیاں دی گئیں۔ ہوا کو ستر کرنے کے لئے قسم قسم کے عمل میں داخل اطراف میں خوشبو پھیلائی گئی۔

کارہ کل پورے ترک و احتشام کے ساتھ پارس کے مرکزی شہر میں داخل ہوا۔ کل میں اردوان اس کے استقبال کے لئے آگے بڑھا اور ایک وسیع میدان میں اس نے اسے ہونے والے والد کا خیر مقدم کیا۔ استقبال کے وقت خود شہنشاہ اردوان اور اس کے اہل ذرہنت کی پوشائیں زیب تن کئے ہوئے تھے۔ ان کے سروں پر پتھروں کے تاج تھے اور شراب کے نئے میں مست لگے اور رقص کرتے ہوئے آگے پیچھے رہتے تھے۔ ساز و آواز صدائوں میں لٹکا ہوا تھا۔ غرضیکہ اہل پارس کی ایک کثیر تعداد بڑے شاندار انداز میں کارہ کا استقبال کرنے کے لئے موجود تھی۔ ہر کوئی دیوانہ وار دونوں کے شہنشاہ کارہ کو دیکھنے کے لئے آگے پیچھے رہا تھا۔

اس موقع پر جبکہ کارہ کل کے چاروں طرف انھوں کا جھوم ہو رہا تھا اور خود کارہ کل کے ارد گرد اس کے محافظ دستے تھے کارہ کل نے اپنے محافظ دستوں کو اشارہ کیا شاید اس نے پہلے ہی اپنے محافظ دستوں کو کوئی بات سمجھا رکھی تھی کارہ کل کا اشارہ ملنے ہی اس کے دستوں نے اٹھاکر ایرانیوں پر حملہ کر دیا۔ اہل ایران انھیں منہ میں لے کر شہر و دیہات گئے۔ آخر جب ان پر دونوں کی کھاروں کے وار پڑنے لگے تو سب حراس ہلے ہو کر بوجھ بوجھ بھاگنے لگے اس الزامی تفری کے عالم میں اردوان بھی اپنے محافظ دستوں کے ساتھ گھومنے پر سوار ہو کر دونوں کے چنگل سے نکل بھاگنے میں کامیاب ہو گیا۔

ایرانی چرکے خالی ہاتھ رومن شہنشاہ کارہ کل کا استقبال کرنے کے لئے آئے تھے اور جس قدر ایرانی دہلی شہر ہوئے تھے دونوں نے انہیں موت کے گھاٹ اتار دیا تھا۔ جب چکر اور چاہا ایہا ایرانیوں کی لاشوں کے کھڑے بکھرے پڑے تھے۔ دونوں کے مقابلے پر ایرانیوں نے چونکہ بغیر ہتھیاروں کے اور نئے تھے لہذا ان کا خوب قتل عام ہوا۔ اس کے بعد رومن شہنشاہ کارہ کل نے لشکر کو ایرانی شہروں کو لوٹنے اور آگ لگانے کی عام اجازت دے دی تھی۔

لیکن رومن شہنشاہ کارہ کل اپنا یہ کھوکھیل لڑاؤ دونوں تک جاری نہ رکھ سکا انہیں دونوں کوئی ذمہ دہلی ہوا اس پر حملہ آور ہوا اور اسے موت کے گھاٹ اتار دیا تھا۔ کارہ کل کے مرنے کے بعد میکریس دونوں کا شہنشاہ بنا تھا دوسری طرف اردوان نے بھی کارہ کل کی

برصغیر کا انتقام لینے کے لئے ایک لشکر ترتیب دے لیا تھا لہذا اس لشکر کے ساتھ وہ اردوان پر پہنچ گیا اس دوران کارہ کل کو موت کے گھاٹ اتار دیا گئے رومن شہنشاہ میکریس کو جب خبر ہوئی کہ اردوان مجسم اس کے خلاف جنگ کی زبردست تیاریاں کر رہا ہے۔ تو اس نے اردوان کو صلح کی پیش کش کی۔ اردوان نے صلح کی اس پیشکش کو قبول کر لیا۔ اس لئے کہ یہ پہلا موقع تھا کہ ایرانیوں کے لئے رومنوں کی طرف سے صلح کی پیش کش کی گئی تھی۔ اس صلح کے لئے حسب ذیل شرائط مرتب کی گئیں تھیں۔

پہلی یہ کہ ایرانی قیدیوں کو آزاد کر دیا جائے۔ جن شہروں کو کارہ کل نے چاہا تھا انہیں اپنے غرض سے رومن حکومت واپس قبضہ کرے۔ اس کے علاوہ کارہ کل اور اس کے لشکریوں نے جن انھنوں کے بزرگوں کی قبروں کی بے حرمتی کی تھی انہیں سخت سزائیں دی جائیں اور وصال اور فرات کے درمیانی علاقے سے دہلی بائیں لائنیں ہو جائیں۔

یہ شرائط دونوں کے نزدیک ناقابل قبول تھیں اس لئے کہ رومن شہنشاہ میکریس نے ان شرائط کو بیکسر مسترد کر دیا اور جنگ پر آمادہ ہو گیا۔ دوسری طرف اردوان چونکہ ایک نئے اور بڑے لشکر کو ترتیب دے چکا تھا لہذا وہ بھی رومنوں کے خلاف جنگ کرنے کے لئے آمادہ ہو گیا۔

میکریس شہر کے قریب ایرانی اور رومنوں کا آمنا سامنا ہوا۔ پہلے دن ایرانی حیران دہلیوں نے رومن لشکر کو بیکسر پہا کر دیا۔ اور جنگ برابری کی بنیاد پر ختم ہو گئی۔ دوسرے دن پھر ایرانی شروع ہوئی لیکن کوئی فیصلہ نہ ہوا اور شام کے قریب پھر برابری کی بنیاد پر جنگ موقوف کر دی گئی۔

تیسرے دن جب جنگ شروع ہوئی تو ایرانیوں نے ان جنگ میں اپنی ہر شے بھونک کر رکھ دی اور بڑی خوشخواری سے وہ دونوں پر حملہ آور ہوئے۔ ایرانی شہسواروں اور نیزہ بازوں نے رومنوں کو بے بس کر دیا یہاں تک کہ رومن پہا ہونے پر مجبور ہو گئے۔ رومن شہنشاہ میکریس کو جب خبر ہوئی کہ اس کے لشکری جنگ سے جی چار رہے ہیں اور تھوڑی دیر جنگ اگر یوں ہی جاری رہی تو انہیں بدترین شکست ہو گی لہذا اس نے انھنوں کے شہنشاہ اردوان سے صلح کی درخواست کی۔ اردوان نے صلح کی اس درخواست کو قبول کر لیا اور آخر ان شرائط پر صلح ہو گئی۔ رومن انھنوں کو ستر لاکھ پچاس ہزار پونڈ بطور تھانے کے لو اکریں گے اور وہ سارے ایرانی علاقے جن پر اب تک رومن قابض ہو چکے ہیں رومن خالی کر کے ایرانیوں کے سپرد کر دیں گے۔ رومنوں کو چونکہ پہلی مرتبہ اس قدر ایرانیوں کے مقابلے میں بے بس ہونا پڑا تھا لہذا انھوں کے نام پر یہ رقم پیش کرتے ہوئے اپنی جنگ اور بے عزتی

موسس کر رہے تھے قضا انہوں نے کھان کی اس رقم کو خزانے کا نام دے دیا تھا۔

دو مہینوں اور مہینوں کی تین ہزار سالہ پانی رقیبت کے بعد یہ لڑائی تھی جو دونوں اور
افغانوں کے مابین ہوئی جس میں دونوں کو کثیر رقم بطور تحلوں اور اگر کے صلح کی درخواست
کرنا پڑی اس صلح نے اردو اور ایران کو سرحد کیا اور دو مہینوں صلحت ان کے متعلقہ
سرگرم ہوئی۔

اس موقع پر اردوان سے لفظی یہ ہوئی کہ صلح کے معاملے میں یہ شرط رکھی گئی تھی
کہ دو مہینوں اور فرات کے درمیانی علاقے کو غل کر دیں گے لیکن اس پر دونوں کا اتفاق
پر قرار رہا اور افغانوں نے اس علاقے کی واپسی پر نود نہ دیا۔ اس کی وجہ یہ بھی تھی کہ
اردوان کی حکومت داخلی طور پر بہت کمزور ہو چکی تھی۔ اور حکومت میں لگا صرف آٹھ
کہ افغانوں کی یہ فتح بھی ان کی حکومت کو خاصہ مستحکم نہ کر سکی۔ جس کی بنا پر اردوان
یہ علاقے غل کر کے پر دونوں پر کوئی خاص نود نہ دیا۔

دونوں کو شکست دینے کے بعد شہر اس کے کہ اردوان داخلی امور کی طرف توجہ دے
ایک شخص اردشیر نے جو افغان حکومت کے تحت ایک علاقے کا حکمران قاسم بھکت بن کر
دیا۔ اردوان نے بھکت فر کرنے کے لئے اردشیر کی طرف پیش قدمی کی۔ اردشیر اور
اردوان کے درمیان خون ریز جنگ ہوئی جس میں بد قسمتی سے اردوان ابواز سے چند میل
دور حمز کے مقام پر ہار گیا اردوان کے بعد اگرچہ اس کا بیٹا اربا واسطہ تخت نشین ہوا لیکن
اس کا بعد صرف چند روز پر مشتمل تھا اس لئے کہ ابواز کے مقام پر اردوان کو شکست
دینے کے بعد اردشیر نے بڑی تیزی کے ساتھ علاقوں کے علاقے فتح کرنا شروع کر دیے یہاں
تک کہ اس نے مکمل طور پر افغانی عہد کا خاتمہ کر دیا۔ اور ایران میں اس نے ایک
خاندان کی سلطنت کی ابتدا کی جسے تاریخ میں ساسانی عہد کا نام دیا جاتا ہے۔

ساسانی عہد ایرانی تاریخ کا ایک با عظمت باب شمار کیا جاتا ہے۔ یہ عہد چار سو چھپیس
سال تک قائم رہا اور اس کی شہرت کے لئے اگے اطراف عالم میں پہنچے رہے۔ ساسانی بادشاہوں
کا یہ دعویٰ ہے کہ وہ قدیم ایران کے پغشا پیشوں کے قدیم وارث ہیں۔ انہوں نے افغانوں
کی طوائف الملکی کو فتح کر کے ایک مستحکم حکومت قائم کی اور افغانی حکومت کے رہے
افغانی اثرات مگر قدیم روایات کو دوبارہ زندہ کیا۔

اس لئے کہا جاسکتا ہے کہ وہ واقعی پغشا پیشوں کے حقیقی وارث ثابت ہوئے اس لئے
سے ساسانیوں کو انفرادیت بھی حاصل ہے کہ انہوں نے ایک مذہبی حکومت کا آغاز کیا جس
میں اہل ایران کو ایک ہی مذہبی رشتے میں منسلک کر دیا۔ اور قہری بیعتی کے لئے رلوہ

کہ قہری بیعت کی یہ عہدائے بازگشت 905ء عیسوی عہد تک شاہی رقی رہی۔

ساسانی عہد کے موسس اور بنیاد رکھنے والے اردشیر کو ایران کا عظیم بادشاہ تصور کیا
جاتا ہے۔ قدیم زمانے سے یہ روایت چلی آئی ہے کہ جس سرور آوردہ شخص نے بھی کسی
عہد کی بنیاد قائم کی اس کے آغاز سے حقیقی اس سے طرح طرح کی داستانیں مشہور
ہوئیں۔ وراثت کر دی گئیں اسی قسم کی ایک داستان افغانوں کا خاتمہ کر کے ساسانی عہد کی ابتدا
کرنے والے اردشیر سے حقیقی بھی مشہور ہے۔ یہی نہیں بلکہ یہ داستان ایران کے عہد
کا قدیم بیان ہے۔ پہلی زبان کی ایک مشہور تاریخ نگار کہ میں اس عہد کی تاریخ کی جو
معلومات گہنی گہنی ملی ہے اس کا ترجمہ کچھ اس طرح ہے۔

سکندر اعظم کی وفات کے بعد ایران کی حکومت دو سو پانچ مختلف قبائل کے
مراوں میں بٹی ہوئی تھی۔ اسطرح۔ فارس اور لڑائی علاقے کا بادشاہ اردوان تھا جس کے
ساتھ یہ سب حکمران تھے اردوان کا سالار لشکر بابک تھا جسے اردوان نے فارس کی حکومت
دینی ہوئی تھی۔ اسطرح اس کا صدر مقام تھا۔ بابک کے کوئی فرزند اولاد نہ تھی جس سے اس
کی نسل پر قرار نہ سکتی۔ اس کے ہاں ساسان نامی ایک بڑا ملازم تھا جو پغشا بادشاہ دار
ابی کی نسل سے تھا۔ سکندر اعظم کی فتح ایران کے دوران وہ اپنی جان بچانے کے لئے گل
وال میں شامل ہو کر رہا جس سے گل کیا تھا۔

بابک نہیں جانتا تھا کہ ساسان حاشی بادشاہ دار ابی کی نسل سے ہے وہ اسے شخص
اب چرما کہتا تھا۔ ایک رات اس نے خواب میں دیکھا کہ اس کے چرواہے کے سر سے
آفتاب طلوع ہو رہا ہے۔ اس کی شعاعوں نے سارا عالم منور کر دیا ہے۔ دوسری رات بابک
نے ایک اور خواب دیکھا کہ ساسان ایک تر است پر است سفید ہاتھی پر سوار ہے ملک بھر
کے لوگ اس کے گرد جمع ہیں اور سر اطاعت غم کر کے حقیقت کا اظہار کر رہے ہیں۔ اس
کی فتح اور متاثر بھی کرتے ہیں اور اسے دعائیں بھی دیتے ہیں۔

تیسری رات بابک نے ایک اور خواب بھی دیکھا کہ مقدس آگ کے شعلے ساسان کے
گھر سے بلند ہو رہے ہیں۔ ان کی روشنی سے کائنات کا ذرہ ذرہ جگمگا اٹھا ہے اس منظر کو
دیکھ کر بابک شدید رنجیدہ۔ ملک بھر کے باشندوں اور خواب کی تعبیر کرنے والے بلائے گئے
ان سے بابک نے کہا کہ تین خوابوں کا ذکر کیا۔ خواب کی تعبیر بتانے والوں نے بابک کو بتایا
کہ خواب میں جو شخص نظر آ رہا ہے وہ خود یا اس کا کوئی بیٹا دوئے زمین پر بادشاہ بنے گا
یہ کہ سورج اور سفید ہاتھی فتح اور طاقت کی علامت ہیں اور آگ سے مذہبی شعرا مراد
ہے۔ یہ مذہبی امور میں اعلیٰ تربیت یافتہ ہے۔ اور اپنے ہم عصروں میں ممتاز ہے۔

ہایک نے خواہوں کی تعمیر میں کرم سب کو رخصت کر دیا اور سامان کو بلا کر اس سے دریافت کیا۔ تم کس خاندان سے تعلق رکھتے ہو۔ تمہارا حسب و نسب کیا ہے۔ کیا تمہارے آباء اجداد میں بھی کوئی بادشاہ ہوا ہے۔ سامان نے جاں کی سلامتی کی اہل پا کر اپنے حسب و نسب کا راز ہایک پر ظاہر کر دیا ہایک سن کر حوش ہوا اور اسے اعلیٰ منصب پر فائز کرنے کی امید ہوئی۔

ہایک نے حکم پر اس کے لئے شادی ہاشاک سیا کی مہی تھے اس نے حسب و نسب کی اس کے علاوہ اس کے لئے عمدہ خوراک کا خاص اہتمام کیا جانے لگا۔ آخر میں ہوا کہ ہایک نے اپنی لڑکی اس سے بیاہ دی جس سے ایرانی سلطنت سامانی کا اپنی اود شیر پڑا۔ ہایک نے اس اود شیر کو اپنا جانی مال کیا تھا۔

اود شیر نے ہوش سنبالا تو اسکی دانشمندی اور فصاحت کا عام شہہ ہوا۔ یہاں تک کہ آخری اشکانی بادشاہ اردوان نے اسے اپنے دار الحکومت رے میں جا بھیجا۔ یہاں اود شیر کا پر تپاک خیر مقدم کیا گیا اور اشکانی شہزادوں کے ساتھ اس کی بھی تربیت ہو گئی۔

ایک دن اود شیر شہزادوں کے ساتھ شکار کو گیا۔ اس شکار کے دوران اس نے ایک شیر مار کر اپنی بہادری کا مظاہرہ کیا۔ شکار سے جب یہ لوگ واپس آئے تو ایک شہزادے نے دعویٰ کیا کہ وہ شیر مارنے والا ہے۔ امیر اود شیر ہوا اور اسے بجا خیر شہزادے سے نہیں مارا بلکہ خود اسے مارا ہے۔ امیر اردوان سخت برہم ہوا اور شادی مراسمات جو اسے اود شیر کو دے رہی تھیں واپس لے لیں اور وہ اود شیر کی جاں کے ورپے ہو گیا تھا۔

اود شیر اردوان کی برہمی کے باعث کسمپرسی کی حالت میں زندگی گزارنے لگا۔ اسے ہر وقت اردوان کی طرف سے جاں کا خطرہ بھی لاحق رہتا تھا۔ اتفاق سے شادی محل کی ایک لوبڑی جو اردوان سے ہمہ مدی و مکتی تھی اور جس کا نام گنار تھا وہ اود شیر کو شادی محل سے لٹانے پر تیار ہو گئی۔ چنانچہ جب اود شیر نے وہاں سے فرار ہونے کا قصد کیا تو لوبڑی گنار بھی اسکا ساتھ دینے پر آمادہ ہو گئی۔ گنار نے مدتیہ رنار گھولے سیا کئے اور رات کی تاریکی میں دونوں رے سے رات فرار اختیار کر گئے۔

اود شیر اور گنار کے فرار کی اطلاع جب اردوان کو ہوئی تو اس نے چار ہزار فوج لیکر اس کا تعاقب کیا۔ دوسرے کو جب یہ لوگ اس مقام پر آئے جہاں پر ایک راستہ دوسرے سے ملتا ہوا تھا۔ یہاں پہنچ کر اردوان نے یہاں کے لوگوں سے پوچھا کیا تم نے وہ سوار یہاں سے گزرتے دیکھے ہیں۔ اور اگر دیکھے ہیں تو وہ کس وقت یہاں سے گزرے۔ انہوں نے کہا کہ صبح سویرے جب سورج طلوع ہو رہا تھا یہ سوار تندر و تیز ہواؤں کی طرح اڑے

ہوئے تھے۔

اطلاع پانے کے بعد اردوان وہاں رہنے کے بجائے تیزی سے آگے بڑھنے لگا اور اسے تعاقب شروع کر دیا۔ ایک اور مقام پر پہنچ کر وہاں اس نے کچھ لوگوں کو پوچھا کہ یہاں سے کس وقت گزرے تھے انہوں نے جواب دیا آج صبح یہ سوار طوفانی میں گزر گئے۔ اردوان نے پھر تعاقب شروع کر دیا۔ دوسرے دن سورج طلوع ہوا۔ تو اسکی فرسنگ کا حاصل ملے کر کیا تھا۔

یہاں انہیں ایک کارواں ملا۔ کارواں کے لوگوں سے اردوان نے اود شیر اور گنار کے پوچھے انہوں نے بتایا کہ وہ سوار ضرور یہاں سے گزرے ہیں اور وہ کوئی میں فرسنگ کے چاچکے ہوں گے اردوان اس تعاقب سے تھک چکا تھا تاہم اپنے مرکزی کی طرف لوٹ گیا تھا۔

اس کی زندگی سے جتنی ایک اور بھی فوق العادہ واقعات مشہور ہے۔ مگر اس کی بہت کم ہیں۔ یہاں چونکہ یہ قاری کی کتب میں نمایاں مثبت اہمیت رکھتا ہے لہذا وہاں کی دلچسپی کے لئے یہاں اس کا ذکر کیا جاتا ہے۔

تھک چکے ہیں کہ کہیں میں ایک بدلتے ارضی جس کی لوگ پرستش کرتے تھے۔ اس کی خوراک تھا۔ اس کا نام پستان بوشت تھا۔ اسے کرم مٹی کہتے تھے۔ پستان بوشت کا نام سننا تو اس نے اسے ہدک کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس نے ہر ایک پستان بوشت کے اپنے مد دانشمند ساتھیوں کو بلا دیا۔ ہا بھی مشورے کے بعد شیر خدا میں ہونے کے لئے فراہم گئے۔ اود شیر نے خراسانی تاجروں کا لباس پہن کر کیا اور چار ہزار ساتھی لیکر کہیں کی راہ لی۔ آخر وہ اس قلعہ تک پہنچ گئے جو پستان بوشت کا

اود شیر نے اپنے چاہیوں کو پہاڑ کی اوٹ میں بٹھایا اور کہا جس دن قلعے سے دھواں اٹھے تو فوراً بھاڑ کر دیں۔ اود شیر خود قلعے کے محافظوں کے پاس گیا اور کہا کہ میں رات کی ضروری کا شرف حاصل کرنے کے لئے آیا ہوں۔ محافظوں نے اود شیر کی مدتی کا حال سننا تو اس کو مدد اس کے مد ساتھیوں کے قلعے میں آنے کی اجازت

دی اور قلعے میں مقیم رہے۔ اود شیر نے محافظوں کو چاندی کے دیسے جس سے وہ بے حد خوش ہوئے اور انہیں کرم تک لے جانے کے لئے بھیج دیئے۔ اود شیر نے یہ خواہش بھی کی کہ اس کرم کو اپنے ہاتھوں سے خوراک

میں اور مسینوں یعنی دشمنوں کی طرف بھاگ کر کسی دور میں انکھنوں کا دار حکومت
میں رہا تھا۔ اس شہر کو بھی اردشیر نے فتح کر لیا۔ شہر کو فتح کرنے کے بعد اردشیر نے اس شہر
کو اپنی حکومت کا مرکزی شہر بنا دیا اور اپنے بیٹے شاہ پر کو اپنا ولی عہد مقرر کیا۔

سارے ایران اور عراق پر قبضہ کرنے کے بعد اردشیر نے اپنے لشکر کو مزید منظم کیا
اور ہندوستان پر حملہ آور ہوا۔ اپنے پیسے جسے اس نے پنجاب کو فتح کیا اس کے بعد وہ
ہندوستان کا سلسلہ آگے بڑھاتے ہوئے سر ہند تک جا پہنچا۔ ان دنوں ہندوستان پر جو
ایک بادشاہ حکومت کر رہا تھا۔ اس پر۔ اردشیر کو بے شمار زر و مال اور جاہرات
باقی بلور خراج پیش کئے۔ اردشیر یہ خراج دیکھ کر ایران واپس آ گیا۔ اردشیر
ہندوستان میں پنجاب سے ہر سال بدستور خراج آتا رہا۔ اس قدر فتوحات حاصل کرنے کے
بعد اردشیر نے دامن سلطنت سے دھو دھاتھ کرنے کی تیاریاں شروع کر دیں۔

اردشیر نے کل امداد کے دور میں دوسوں کا شہنشاہ میکریس تھا۔ میکریس خود بھی
دور حکومت کر رہا تھا۔ اس کے بعد ایک دوسری دوسوں کا شہنشاہ ہا یہ بھی چند ماہ
تک ہی برسر اقتدار رہا یہاں تک کہ الیکٹرڈ دوسوں کا بادشاہ بنا اور اسی ایکٹرڈ کے
تہ جگ کرنے کے لئے اردشیروں دولت چاریاں کرنے کا قصد



عرب شہر میں اوس و خرمین قبائل کے سردار مالک بن عکاب کی حریفی میں عربوں کے
سے قبلی قبائل کے سردار اور امیر سب جمع تھے۔ اس لئے کہ اس سردار مالک بن عکاب
نہیں تھوڑے کی شادی تھی اور اس کے انتظامات کرنے کے لئے ہی مالک بن عکاب نے
سب سرداروں کو جمع کیا تھا۔ اس وقت جبکہ مالک بن عکاب عرب اکابر کے ساتھ جو
تھوڑے تھے اس کی حسین اور نوخیز بین تھوڑے بالکل تھی اور بہت حالت میں حریفی کے اندر
تھی اور سارے عرب سرداروں کے پاس سے گزرتی ہوئی دوبارہ حریفی کے اندر پہنچ گئی
کی۔ اپنی بین تھوڑے کی اس حرکت پر غصے میں مالک بن عکاب کا رنگ سرخ ہو گیا تھا۔
دوسرے عرب سرداروں کی نگاہیں شرم سے جھک گئیں تھیں۔

اس موقع پر مالک بن عکاب نے اپنے پیلوں میں بیٹھے ہوئے دوسری کی طرف دیکھا وہ
اس اور افسردہ گری سوجھ میں کھڑا ہوا تھا۔ اس کی گردن خوب خم تھی۔ مالک بن
عکاب چند لمحوں تک وہاں بیٹھ کر اپنے ہونٹ کاٹتا رہا اور کبھی کبھی بدستور سے دوسری کی
طرف دیکھتا رہا۔ پھر وہ دوسری کو مخاطب کر کے کہے لگ دوسری۔ دوسری میرے بھائی تم ذرا

دوسری کی اجازت دینی جائے۔ پاسلوں نے یہ خوشی بھی مان لی۔ آخر ایک دن اردشیر نے
موقع پا کر آگیا کچھ یا حسب عادت کرم کی غذا کا وقت آیا تو اسے شور و غوغا کر کے سب
سریہ لایا اس سے پہلے اردشیر نے پاسلوں اور خادموں کو شراب پلا کر مہوش کر دیا تھا۔
اب وہ اپنے ہر ایک سمیت بہتین ہفت کی دوسروں حوراک بھی بٹلوں اور بھینوں
خون جو اسے خادموں نے دے رکھا تھا لے کر وہاں پہنچا۔ کرم نے خون پینے کے لئے
جوں ہی نہ کھولا اردشیر نے خون کے بجائے کھلے ہوا تابہ وہ اپنے ہمراہ لے گیا تھا اس
کے منہ میں انڈیل دیا تاہم اسے اس کے منہ سے اتر کر طبیعت چھین لگی اور اس کا جسم
پارہ پارہ ہو گیا۔ اہل قلعہ نے یہ چھین سنی تو اس پر ہنسنا شروع ہو کر اور اور دوسرے ایک
افرا تفری کا عالم بنا ہو گیا تھا۔

اردشیر نے کھوار اور اچال جہاں اور بھی سامنے آئے اسے قتل کیا اور مگاس
پس اکٹھا کر کے جلا دیا۔ چپے ہوئے چاروں نے اس میں اٹھتے دیکھ کر دھڑکے۔ قتل کے
درد سے ان پر ہونے والے غصے کو دیکھا اور اردشیر کے پاس اردشیر کے حق میں سرے
بلند کرنے ہوئے شہر میں داخل ہو گئے۔ اہل قلعہ کو موت سے گھٹانہ لگا رہا تھا اور کھد
اردشیر کا قبضہ ہو گیا۔

بہر حال اردشیر نے اشکانی سلطنت کا خاتمہ کر دیا اور نے سامانی خاندان کی بنیاد رکھی۔
اردشیر کو شکست دینے کے بعد اردشیر نے اپنی سلطنت کے پھیلاؤ کا کام شروع کیا۔ پہلے
اس نے ہندوستان پر لشکر کشی کی۔ سارا پہاڑی علاقہ مع خداوند اور دھور فتح کر لیا۔ ہندوستان
پانچان اور آرمینیا پر حملہ آور ہوا اور ان دونوں علاقوں پر بھی قابض ہو گیا اور وہاں سے
اس نے موصل کا رخ کیا۔ موصل کو بھی فتح کیا اور ساحل کے تمام شہر کے پر دیکھے۔ قلعہ
میں آگئے۔ ان فتوحات کے بعد اردشیر نے بحرن کا رخ کیا۔ اور اس کا مامور کر لیا۔

حاصر نے جب کافی طرے پکڑا تو اس حربے میں بحرن میں قلعہ کے آثار سردار
ہوئے اور محصورین نے اپنی ہڈیاں ہی میں دیکھی کہ بحرن کے حکمران حلق کا قصد پاک کر
دیں اور قلعہ کے دروازے اردشیر کے لئے کھول دیں۔ حلق کو اہل بحرن کی سازش کا پتہ
چلا تو اس نے قلعہ کی دیوار سے نیچے کود کر خودکشی کر لی۔ اہل قلعہ نے ہتھیار ڈال دیے
اس شہر کی تسخیر سے اردشیر کو بحرن کے خزانے ہاتھ لگے۔ بحرن کی فتح کے بعد اردشیر نے
سیرستان اور خراساں کے علاقوں پر حملہ آور ہو کر انہیں بھی فتح کر کے اپنی سلطنت میں
شامل کر لیا۔

اس کے بعد اردشیر نے مزید فتوحات کا سلسلہ شروع کیا۔ اپنے لشکر کی تعداد اس سے

میرے ساتھ آؤ۔

سنو اکامبرین اوس و خورشید میں جنہیں تنبیہ کرتی ہوں کہ اگر تم لوگوں نے اپنی سب سے
اور خطا کاری کو ترک کر کے اپنے اسرار ہستی کے عرق میں کوئی قوت سوزن نہ
ہے دی تو قدرت کی کوئی غیبیاب انگوٹھی تمہارے خلاف حرکت میں آئے گی تمہاری
حالت کو فائدہ نہ کرے گی تم لوگوں کو خواب آلود لٹاؤں۔ اجازت۔ ویران خانقاہوں جیسی بنا کر
دیکھو گے۔

خود کی اس منظم کے جواب میں کوئی پتہ نہ پڑا۔ ان سب کی گردنیں ہلک گئیں
خود بھی تھوڑی دیر تک خاموش رہی اس کے بعد وہ مدخل کو غائب کر کے گئے۔

اسی مدخل آج اوروں کے ساتھ تمہاری گردن بھی کھل ہوئی ہے۔ کیا پھر وہاں
تمہارا جہیز میں کھڑی ہو کر میں نے یہ نہ کہا تھا کہ وہ محل از وقت میں لاؤں گی
ایک لاکھ تین سو روپوں کی ہتھکڑی اور تین سو روپوں کی ہتھکڑی۔ میں نے اپنی برہنگی کی
ان کے ساتھ ساتھ ان کے ہاتھوں کو بھونچ دیا ہے۔ اب یہ تمہاری مرضی ہے چاہے تو دوبارہ
وہ غفلت مسلط کر لو چاہے تو بیدار ہو کر فیصلوں کے خلاف کوئی عمل قدم اٹھاؤ۔ پھر
رات وار دیکھا میں شادی کے بعد فیصلوں کے پاس رات بسر کرنے کے بجائے موت کو
دیکھ لیا۔

اسی مدخل جنہیں غصہ و حسرت کے ساتھ میں نے اس لئے غائب کیا ہے کہ میں
فرق واضح سہارا ہو جس سے امید کی ہاتھکڑی ہٹ سکتی ہے کہ وہ فیصلوں کے خلاف کوئی عمل قدم
رہنے کے لئے عروں میں امید کی ہتھکڑی پیدا کر سکتا ہے۔ آخر کو ایک مدد تمہاری شادی
میں راہیں کے ساتھ ہوئی ہے یا تم بے داشت کر لو گے کہ راہیں ایک شب فیصلوں کی
گھر میں بسر کرے۔

خود جب خاموش ہوئی تو مدخل نے گردن ہدھی کی اور مالک بن عثمان کی طرف
نے دیکھتے ہوئے کہا۔ مجھے کچھ کہنے کی اجازت ہے۔ مالک نے بڑی سعادت مندی کا
رہ کر کے کہا جنہیں اجازت ہے تم جو کچھ کہنا چاہو میری اجازت کے بغیر کہہ دو۔
ان تک فیصلوں کے خلاف حرکت میں آنے سے جنہیں روکنا ہوا۔ آج اور آج کے بعد
سے حلق تم جو بھی فیصلہ کر گے۔ مدخل میرے بھائی جنہیں میری چوری چوری تائید
میں حاصل ہو گی۔

مدخل سزا اور وہاں بیٹھے ہوئے سب اکامبرین سے کہا اب سب لوگ فی الحال اپنے
مد کے کام میں لگ جائیں۔ ہر حال ختمہ کی شادی آج شام کو ضرور ہو گی کسی بھی

مالک بن عثمان اور مدخل دونوں وہاں سے اٹھ کر حویلی کے اندرونی حصے کی طرف
جائے ہی وائے تھے کہ خوں ایک بار پھر حویلی سے باہر آئی اب وہ پڑے پائے چکی تھی۔
مالک بن عثمان نے اس کی طرف دیکھ اور غیبیاب ہو کر پوچھا تو اس کاٹل ہے کہ تیری
گردن کاٹ دی جائے تجھے کچھ شرم اور قیامت نہ آئے کہ تو اپنے بھائی اور ان سب عرب
اجنب کے سامنے دانت طور پر نکلی اور بھڑک ہو کر گزری۔ میں تجھے اس سے قبل ہی اس
سے چھائی اور بے حیائی کی سزا ضرور دلاؤں گا۔

خود نے بھی فیصلے کی حالت میں کہا مجھے ضرور سزا دینا لیکن اس کے ساتھ ساتھ اپنی
سزا بھی تجویز کر دیکھو کہ تم وہ لوگ ہو جو خود شادی کی پہلی رات اپنی بیویوں کو نکال دیا اور بعد
ہونے کے لئے بیویوں کی غلوٹ کچھ بھی بیچتے ہو۔ بیویوں کے سامنے بٹھانے سے کیا یہ بہتر
میں کہ میں اپنے بھائی یا باپ کے سامنے نکلی ہو جاؤں۔ تم نے میری برہنگی کی سزا تو دیر
کی ہے لیکن تم سب کی سزا کیا ہو گی سب آج شادی کے بعد تم مجھے بیویوں کے پاس بھیج
گے۔ اور رات کو وہ تم عروں کی عزت کو داغدار کرے گے اس لئے اپنے ہاتھوں سے
پروہ کر دیا ہو گا۔

تمہاری صیت اس وقت تو جوش و مسب میں آئی ہے۔ میں یہ کہتا ہوں کہ تمہارے
سامنے آئی لیکن اس وقت تم بے غیرت اور اندھے کیوں ہو رہے ہو جب بیویوں تمہارا
ہاتھوں کو نکال کر کے ان کی عزت اور صحت سے کہنا ہے۔ پہلے تم سب مل کر اپنی بیویوں
اور بے میری اور سب بیٹی کی سزا تجویز کر کہ اس کے بعد تم لوگ جو سزا مجھے دے گئے ہیں
میں کر قبول کر لوں گی۔

سنو اکامبرین اوس و خورشید۔ تم لوگ محل ویدار۔ چھائی کے قفس سے با آواز لوگ
ہو۔ تم لوگ احساساتی۔ جلی۔ ویدائی اور جہلمائی۔ عشق اور عقل آدرشوں سے بھر عروم
ہو۔ تم لوگ درد جراحت میں عزم تو طلب کرتے ہو پر والی افراط و مقاصد کو اجتماعیت
میں نہیں دھکنے دیتے۔

تمہاری زندگی بحر تنائی کے جزیروں میں امید کی خاموشی اور بے چینی اور بے سزا
تھکن عروں جس ہے جس کے اندر کوئی تبدیلی کوئی انقلاب ہوتا نہ ہوتا ہو۔ تم لوگ غار
لذت، قلب کے لٹاں خانوں، ہڈیات کی خاموشی اور دل کی مصلحتی کی درمیاں بند کر رہے
ہو۔ تم لوگ اس کے عادی ہو چکے ہو۔ اور غصے، صبر، ماضی کے قصوں اور
پراسرار داستانوں پر ہی اتکا کرتے ہو۔

ہم پر ہم اس شادی کو اجازت نہیں دے سکتے تھے۔ مگر اس کے بعد سب سردار اٹھ کر چلے گئے تو بدلتل نے مالک بن عیال اور خنوخ سے کہا تم دونوں یہاں بیٹھو اور میری بات غور سے سنو۔

تینوں نشستوں پر بیٹھ گئے جہاں تھوڑی دیر تک عرب سردار بیٹھے ہوئے تھے۔ پھر بدلتل نے مالک کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ عیال کے بیٹے مجھے غور سے سنو۔ خنوخ نے جو کچھ کہا ہے اسے بھول جاؤ۔ اس کے خلاف کوئی تادیبی کارروائی نہیں کی جائے گی اس سے جو کچھ کیا ہے ہماری آنکھیں کھولے اور خواب غفلت سے بیداری کی طرف لانے کے لئے درست ہی کیا ہے۔

آج جب خنوخ کی شادی ہوئی اور عیال کے آدمی خنوخ کو لے آئے ہیں گے تو ہم دونوں بھی اپنا آپ احاطہ کر خنوخ کی سیڑیوں کے پیچ میں اس کے ساتھ ہو بیٹھے۔ اور جب خنوخ کو عیال کی جانب لے کر پہنچا جائے گا تو وہاں تک ہم بھی ساتھ جائیں گے اور موقع پا کر عیال کو قتل کر دیں گے۔ اگر کسی نے ہمیں عیال کو قتل کرنے ہوئے دیکھ لیا تو ہم اسے بھی قتل کر دیں گے۔ اور رات کی تاریکی میں وہاں سے بھاگ کر ہم اپنے اپنے گھروں میں آجائیں گے۔

اس کے بعد تم لوگ تہی کر کے گھوڑے پر سوار ہو کر میرے یہاں آ جاؤ اس وقت تک میں بھی تمہارا چٹا ہوں گا پھر ہم دونوں مل کر اپنی بید کے اس یہودی عیال کے پاس جائیں گے جس کا نام زہون ہے اور جس سے میرے قہقہے والے فریے پتے پتے رہتے ہیں۔ میرے قہقہے کی وہ جگہ جس کی لڑکی نے چند روز پہلے خودکشی کی تھی وہ بھی اس کی مقدس ہے اور میں نے اس سے وعدہ بھی کر رکھا ہے کہ میں اس کے سارے فریے ادا کر دوں گا ہم دونوں اس جگہ کے سارے فریے چکا کر وہاں زہون کے پاس ہی بیٹھے رہیں گے۔

اب تمہارا کام شروع ہو گا۔ عیال کے قتل کے بعد یہ اس کی خواہش میں کچھ دیر تک خاموش بیٹھی رہے گی۔ جب اسے اندازہ ہو جائے گا کہ ہم لپٹاں تبدیل کر کے وہاں کے یہاں پہنچ چکے ہیں تو یہ شور کرنا شروع کر دے گی۔ کہ عیال کے کمرے میں پیسے ہی سے تین آدمی چھپے بیٹھے تھے جسوں نے عیال کو قتل کر دیا ہے۔ اور کھڑکی کے راسے بھاگ گئے ہیں۔

روشنی دے رہا ہوں اس نے دوبارہ کہا شروع کیا۔ خنوخ سے شور کرنے پر پتہ چلا۔ یہودی قاتلوں کو تلاش کرنے کی کوشش کریں گے ہم دونوں چونکہ اس وقت یہاں

میں گئے اس لئے ہم پر کوئی شک بھی نہیں کر سکے گا۔ اس کے علاوہ زہون ایک ایسا دھار ہے جو یہودیوں کے اندر سب صلاحوں سے بھرپور اثر و رسوخ رکھتا ہے جب وہ یہودی اسے گا کہ ہم دونوں اس کے یہاں تھے تو یہودی اعتبار کریں گے۔

اس کے علاوہ اس وقت یہودی فیملی کی موت پر خوف و ہراس پڑتا ہے۔ اور اس سے زیادہ سوچنے کی سکت بھی نہ ہوگی۔ گو ان کی قوت زیادہ ہے پھر بھی انہوں نے اپنا سوتون سمجھتے ہیں اور اس کے بل بوتے پر ہی وہ عیال سے زیادہ بات کرتے رہتے ہیں۔ اس کی موت پر وہ عیال کی طرف سے بھی اشت و ردا اور نفرت ہوں گے۔ اور یہ دفع کرنے کی کوشش کریں گے۔

بدلتل جب خاموش ہوا تو مالک اور خنوخ دونوں بھی بھائی کے چہروں پر مسکراہٹ نکالی۔ بدلتل نے بھی مسکراتے ہوئے پوچھا۔ یہی ہے میری تویز۔ عیال نے خوشی اور فحشیاں اظہار کرتے ہوئے کہا۔ بہت مسرتوں اور مناسب تویز ہے۔ اس پر اگر ہم عمل نہ کریں تو کیا ہو جائے گا تو اسے وہی شب عیال کی زندگی ہی آخر شب ہوگی۔

بدلتل نے کہا میں اب جاتا ہوں۔ مجھے تھوڑی دیر تک عیال میں کام کرنا ہے جو کی بہت پیچیدہ ہے اسے اگر فائدہ نہ گیا تو وہ ایک روز عیال کے پاس گھرنا شروع ہو جائے گا۔

مالک بن عیال نے اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے کہا۔ جو فائدہ موقوف نہ ہو۔ یہاں ہونے سے مجھے حوصلہ اور دلیری ہوگی۔ بدلتل نے بھی مالک بن عیال کا ہاتھ تھامتے ہوئے کہا میرا ہاتھ صحت مند ہے کلی بدلتل راضی خند کر رہی تھی کہ ہمیں یہ بات دکھائیں۔ آج وہ دونوں آپ بھی ہیں۔ اسے ساتھ لے کر ہم باغ میں قدم کریں۔ یہ وہاں کے قریب ہے۔ ناگال گھر ہے۔ یہ میری ضرورت محسوس کر دے تو مجھے وہاں لے جاتا۔ دوسرے میرے خیال میں ایسی کوئی ضرورت محسوس نہیں ہوگی۔

یہاں تک کہتے کہتے بدلتل رات گیا تاکہ عیال میں یہودی داخل ہوا اور بدلتل کو وہاں لے کر اس نے کہا اپنی آپ تو یہ کہہ کر کہہ کر آئے تھے کہ میں ابھی آتا ہوں اور اپنے بیٹے ہیں جیسے کوئی کام ہی نہ ہو۔

بدلتل کھڑ ہوا ہوا بولا کیا میں لڑ رہا۔ راضی اور ہم نوا کی طرف چلے گئے ہیں۔ یہودی ہر جمع کرنے کے بعد میں کہنے لگا کہ میں گئے ہیں۔ وہ مالک بن عیال کی بات سے باہر نکلتے آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔

بدلتل کھڑ ہوا اور عیال کے اسٹبل میں بندھا ہوا اس نے اپنا گھوڑا کھولا اور یہودی کے

روایت یسوا اور بعل جو کانٹے تھے جبکہ راحیل - ابرام اور زورہ جو کے مجھے بنا
 یا کہ اس ہوا اور سخت میدان میں ڈھیر کرنے کی تھیں جو بھجوریں تنگ کرنے کے لئے
 بنا، مگر تھا۔ پھر تنگ انہوں نے جو کاٹ کر مجھے بنا کر اس کنوؤں پر اس خیال سے چھر کہ
 بنے کہ ہوا سے کھیں نہ اڑ جائے۔

ہام سے فارغ ہونے کے بعد روٹیل نے دھران سے کہا میں تم گھر چلو۔ راضیل اور
نیل کو ساتھ لے کر جاتا۔ یہ نہ صرف کھانا ہمارے ہاں کھائیں گے بلکہ رات بھی وہیں
ریں گے۔ میں اپنے بھروسے کے بارگ کی طرف چکا۔ یہ گھر آتا ہوں۔ وہاں بھی نہ ہیں اگر
پک چکے ہوتے تو کل انہیں بھی کٹ لیں گے۔

دو تیل اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر پھر عرب کی طرف چلا گیا جو وہاں سے نصف میل
- بائیں پر تھیں مشرق کی طرف تھا۔ راحیل۔ دھرم۔ زور۔ میں در یسودا پر زور دیا کرتے
تھے شرم کی طرف جا رہے تھے۔

جب وہ صبح ہوئی کے پاس آئے تو انہوں نے ایک دہلیز سے لوگ جمع تھے اور
 ان کے ارد گرد بی رہا ڈکڑے تھے ایک جگہ گول، ایک لی شکل میں عرب مرد اور
 عورتیں جمع تھیں۔ ان میں سے ایک نے کہا کہ میں نے یہاں ہر وقت پانی جمع
 رکھا ہوا ہے۔ یہاں تک کہ وہ اس طرف بڑے جہاں لوگوں کا ٹھکانا ہو رہا تھا۔
 وہاں چل کر جب اندر گیا تو اس نے دیکھا وہاں بھی رہنیں، ایک بڑی عورت لی
 لی پانی تھیں وہ وہاں بھی نہایت ہو رہی تھیں۔

ہوا نے قہقہہ کھڑے ایک بولتے سے پوچھا یہ خاتون کون ہے اور اسے کس نے
 دیا ہے اس بار مجھے نے اپنی جیسے چمکیں اپنے منہ سے چلوئے چٹک کرتے ہوئے
 دیکھی ہے میں اور میری سہیلی۔

یہ عرصہ نہ اور عداوت سے ہے کوئی پر اس فارغیوں پہلی ہی مدد تھا کہ اپنے سے اور
 اور اپنی ریوڑ کر پانی پلانے لگے۔ اس سرے والی خاتون نے جب عرض کیا تو اس
 نے سے اس طور مارا کہ یہ بے ہی کی حالت میں مر گئی۔ یہ سب چاروں آنٹی ہی ریوڑ
 ساتھ آئی تھی۔ ریوڑ اس آبدہ سالہ بیٹا چاہا کرتا تھا وہ سب چارہ تیار ہو گیا اور
 اس خاتون کو ریوڑ کے ساتھ آجڑا۔

سودا نے عیسیٰ و مصعب کی حالت میں پوچھا وہ یہودی جوان کہاں ہیں اس پر مجھے نے کوئی بھی کہے قریب ہی کھڑے ہوئے وہ یہودیوں کی طرف اشارہ کیا یہودا وہاں سے

ساتھ وہ حویلی سے باہر نکلا تو اس نے دیکھا اس کی ماں زحران یسودا کے گھوڑے پر سوار ہے جبکہ مغل اور راجپوت دونوں باپ بیٹی اپنے گھروں کے دروازوں پر کھڑے ہوئے تھے۔ درود بھی اس کام میں ان کی مدد کر رہی تھی۔ مغل اپنے گھوڑے کی باگ پکڑے رہا۔ اس کے پاس کیا اور اس سے کہہ۔

رائیل۔ رائیل۔ تم اور زورہ دونوں میرے گھوڑے پر بیٹھ جاؤ۔ راجا کو اب
 جیل میں گئے۔ رائیل اور زورہ فوراً گھوڑے پر بیٹھ گئیں۔ جبکہ نیکل کے ساتھ مل
 دو قتل اور یہود راجا کو ہانکتے گئے تھے۔ اس طرح وہ شہر سے نکل کر یہودیس کی طرف
 رہے تھے۔

ہر عہد میں کے قریب آ کر وہ رک گئے اور دلوڑ کو اپنی چالنے لگے تھے یہ کنواں تھا۔
 دو سو فٹ مغرب کی جانب ہے اور یہ وہی کنواں ہے جس کے اندر اسد علی دود میں
 جنوں کی انگوٹھی گر گئی تھی۔ یہ انگوٹھی وہی تھی جو حضرت عمر صل اللہ علیہ وسلم
 دست مبارک میں ہو کر آئی تھی۔ اس کے بعد یہ انگوٹھی حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ
 اور پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور پھر میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ
 میں۔ ایک روز حضرت عثمان رضی اللہ عنہ میں جیسے حسب روایت انگوٹھی اٹھائی میں پھر اسے
 کہ یہ انگوٹھی تیرے میں گر گئی پھر میں بدر تک کو میں کا بار اپنی شکل کر کے انگوٹھی
 تلاش کیا مگر وہ نہ ملتی تھی اور۔ میں جس طرح حضرت سیدوں کی انگوٹھی کم ہو جا
 سے ملی حالت میں افزائش اور انتشار ہو ہو گیا تھا اس طرح حضرت عثمان سے انگو
 کا کم ہونا تھا کہ عالم اسلام میں فتنہ و فساد کا طوفان اٹھ کھڑا ہوا اور مسلمانوں کا شیر
 تار ہوا اور دم گیا۔ انیس سو اسیھ تک اس کتوں میں پانی موند تھا تھر اس سو چو اٹھ
 اس کا پانی خشک ہو گیا۔

اسلامی دور میں انڈیوں کی میڑھیوں کی جگہ وہابی میڑھیاں لگائی گئی تھیں اور انہوں
کی زیارت کے لئے اس میڑھیوں سے نیچے اتر رہا کرتے تھے کیونکہ اس کو نہیں
حضور اکرمؐ پائی ہو کرتے تھے۔ انیس سو اڑسٹھ تک اس کو نہیں کے آثار باقی تھے میں
میں ایک سڑک کی توسیع کی دو میں آگیا۔ آج کل اس کے آثار معدوم ہیں۔ ہر حال
کو پانی پلانے کے بعد روئیل سب کے ساتھ اپنے باغ میں آیا وہیں دور دور تک باغ
موجود ہیں کھڑی تھیں اور ان کھجوروں کے اندر گندم اور جو کی فصلیں کھڑی تھیں اور
پک چکے تھے لیکن گندم ابھی ہری تھی۔ راجا کو انہوں نے باغ کے اس جیسے میں
دو جہاں فصل نہ تھی۔

ہاگ کر اپنی جان بچا لے۔ دودھ یودی آپ سے انتقام میں آگے میں آپ کی
 بہن اور اپنے آپ کا غم تو سب جان کی لیں آپ کو اگر کچھ ہو گیا تو میں
 نہ کر سکتا۔ جیتے جی مر جائوں گی۔ زندہ رہ کر ہو جائوں گی۔

ایں کی یہ ساری گفتگو اور موت اور حیات کے جواب میں روئل جب خاموش رہا تو
 اس نے اسے کہہ حوں سے پکڑتے ہوئے بھنڈوڑ کر کہا آپ میری زندگی کی حرارت اور
 زندگی ہیں۔ اگر یودیوں نے آپ کو مجھ سے جین لیا تو میں یہ وطن طہر کی طرح
 سحران میں بھگ بھگ کر مر جاؤں گی۔ پھر آپ تک رانیل بچے جیتے جی اور روئل
 میں نے رانیل اور سستی جولی زاد میں مل جاک چاہیے۔ لہذا کے واسطے
 رانیل جان بچا لے۔

رانیل سزاوار زمین پر بیٹھی ہوئی رانیل کو جانوں سے پکڑ کر زمین سے اٹھاتے ہوئے
 رانیل۔ رانیل میں خرب میں جس میں ہم بھڑک رہے ہیں۔ ہاگ جانوں۔ رانیل سے
 ہم پر پھینچے ہوئے کہ پٹے میں بھی آپ کے ساتھ چلتی ہوں۔ اب ہم خرب میں نہیں
 ہیں۔ آگے میں اور دھرت موت ہم سے حوں پر مطلق رہے گی۔

روئل سے کہتے ہوئے کہا میں رانیل۔ ہر میں سے جانتے ہیں۔ آج رات
 میں نے اس کے ذمے ایک ایسا کام ہے کہ ہم اس میں کامیاب ہو گئے تو
 میں کی منت سے جیتے کے۔ نجات مل جائے گی اور اپنی قوم کی خاطر اپنی زندگی داؤ پر
 لگا رہی ہیں یہ کام ضرور کروں گی۔

یہ روئل سے رانیل کی بیٹہ چار سے چھپتے ہوئے کہا چہ رانیل کہ چلیں اور
 وہاں رہیں کے کل میں چاروں کے صدق کے پاس بیٹھ کر دیکھیں کہ کیا کام
 ہے۔ اپنے اپنے دالے سحران دس کے عدسے میں دالے اسے گاتم لکھتے۔ ہو
 انیل میراں کہتا ہے بولی نہیں ہاتھ۔ ذل کے باجہ کہ چلیں آج سے تم میرے ساتھ
 گم میں رہو گی اپنا راجہ بھی دس لے چلو۔ کل سے میں تمہارے اس راجہ کو سو بھار کے
 تھوڑے راجہ میں شامل کروں گا ان کے بعد تم راجہ راجہ سے نہ جلا کر کی گم میں رہا کی تم
 راجہ لڑا کہ کر لڑ میں لاشوں کو لے کر چلا ہوں۔

رانیل نے بار دہتے ہوئے کہا اگر آپ کی یہ رائے ہے تو مجھے بھی منظور ہے اگر میں
 معیت آئے گی تو دونوں پر انھیں ہی آئے گی اگر میرے مقد میں آج کے اب موت ہی
 میں سے تو میں آپ کے ساتھ مرنا پسند کروں گی۔ روئل جب دسوں ٹھوڑوں کی بائیں پکڑ
 لے چلے گا تو رانیل نے اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا آہ ابھی نہیں رکھتے۔ میں راجہ لڑا کہ

میرا قاتل یودی بچ کر خرب میں داخل نہ ہونے پائیں تو خرب قوی اور برق رفتی ہو
 کر میں سے انتقام میں اگر تم میرے ساتھ جھٹ ہو گئے تو میں جس کی طرح کی لویہ اور انتقام
 آفریں بیٹام کی خبر دوں گی۔

اپنے گھوڑے کو وہیں چھوڑ کر روئل اپنی کھار بے پام کرتا ہوا بول کر میرے ساتھ
 دیکھا ہوں وہ ہم سے کیسے بچ سکتے ہیں۔ عرب جو تھوڑی دیر قبل تک یودیوں کے ساتھ
 خوف و وحشت کا شکار تھے دور دور سے یودیوں کے خلاف خرب بند کرنے لگے تھے۔ اب
 خدا انہوں نے روئل کے کہنے پر غم اور حسرت کی عتاب انداز بیٹگی ہو اور وہ وحشیانہ انداز میں
 اپنی کھار میں بے پام کرتے اور تہہ و بالا کرتے ہوئے ایک ایک ٹکڑے ٹکڑے اور بڑے اشتیاق میں
 روئل کے ساتھ ہوئے تھے۔ روئل اس کے ساتھ آگے آگے تھا اور سب عرب اس سے
 پیچھے پیچھے اس یودیوں کی طرف چلے گئے تھے وہ کوئی کے اطراف سے اپنے راجہ سمیت
 وہیں سے جانے کی کوشش کر رہے تھے۔

یودیوں نے جب عربوں و روئل کی سرکشی میں اپنی طرف بھاگتے ہوئے دیکھا تو
 اپنے راجہ لکھوڑا انہوں نے اپنی کھار میں سونت لیں اور ایک جگہ جمع ہو گئے۔ انیل
 اور انتقام کی آگ نہ بچے ہوئے۔ روئل اور اس کے ساتھیوں۔ اس پر اس قدر مشت
 اس قدر قربانیت کے ساتھ تھا کہ یودیوں عاریتہ تو کیا آپ دھرم تک کے بارے
 کاہلے اور حوصلہ بھل گئے تھے۔

عربوں نے ایک ایک یودی کے جسم کی کئی کئی جگہوں میں گاہ کر رکھ دیا تھا۔ ہر
 یودیوں کو ختم کرنے کے بعد روئل نے وہیں سے کہا۔ وہ اپنے راجہ سے۔ اب یہ
 گھروں کو جائیں۔ خدا سب عرب وہیں سے اور آپ اپنے راجہ و شہر کی طرف دھنکے
 تھے۔ روئل اس جگہ آیا جہاں لاشیں پائی تھیں اس سے بعد وہیں رانیل بیٹھی رہی تھی
 روئل تھی۔

جب روئل اس کے پاس آیا۔ رانیل سے اسے خود خود یہاں میں دیکھا تو آپ کو
 اٹھ بیٹھی اور بے آنسو پوچھتے ہوئے اس سے تشریف لے جانے میں یہ پوچھا آپ رانیل تو نہیں
 ہیں روئل سے اسے حوصلہ دلاتے ہوئے کہا نہیں یہ قتل ہونے والے یودیوں کا خون ہے
 ہم نے اس سب کو لٹکا لگا دیا ہے روئل نے اپنی پارٹی میں کو بھیجا اور انہیں وہاں سے
 لود یودیوں کے گھوڑوں پر رکھنے لگا تھا۔

رانیل کو نہ چاہے کیا سمجھی وہ بے چاری بھاگ کر آگے بڑھی اور روئل کی پشت سے
 لپٹتے ہوئے اس نے کہا آپ میں سے بھاگ جائے میں لاشوں کو جھیلوں کی قد کے

لاؤں بھر اکٹھے چلتے ہیں۔ میں آپ کو غات جالتے دوں گی۔ اپنے ساتھ لے کر جاؤں گی۔
 راحیل اپنے ریز کو ہانک کر اس جگہ لائی جہاں دونوں گھوڑوں کی بائیں بازو
 کھڑا تھا دونوں گھوڑوں میں سے ایک پر زمران۔ زمران اور ہودا نف کی ہر دھڑکی محسوس ہوتی تھی۔
 دوسرے گھوڑے پر ہودا اور ریحان کی لاشیں رکھی ہوئی تھیں۔ دونوں جب شرمیں داخل
 ہوئے تو اوس و خروج کے ان سمت ہوجان دونوں کی حفاظت کے لئے اس کے گرد جمع ہو
 گئے تھے۔ شاید وہ عرب جنہوں نے یودیوں کو قتل کرنے میں مدد کی مدد کی تھی وہ اپنے
 ہی عربوں کو اس ساتھ کی اطلاع کر چکے تھے۔

بکریوں کو ہاتھتے ہوئے راحیل روٹل کے پاس تلی اور اسی قدر سکون محسوس کرتے
 ہوئے اس نے کہا۔ یہاں تو ہر جوں کی حمایت میں مسلح ہو رہا ہے۔ آپ کا۔ یہاں ہے
 فیصد مناسب اور درست تھا۔ آپ نے اس قدر مسلح عرب بھاریں کے اندر آئے ہیں
 محسوس کر رہا ہوں سب ہم وہاں سمجھتے ہیں۔ اور عجیب میں ہمیں یودیوں سے کوئی خطرہ
 نہیں ہے۔

روٹل نے اسے تلی بے کی خاطر کہا کہ تم میرا خطرہ نہ لےو۔ یہاں راحیل اس
 خورج کے مسلح ہونے کی خبر کی میں یودیوں کے ساتھ ہر دوں پر چڑھالی۔
 نہیں ہے۔

اوس و خروج۔ اس نے ہواؤں کے مٹنے میں جب راحیل اور راحیل حویلی میں داخل
 ہوئے تو انہیں جانتے ہوئی کہ حویلی کا کھنڈہ کے مسلح ہواؤں سے بھرا ہوا تھا۔
 وہ اندر گئے تو پتہ چلا کہ وہاں اور بکریوں کو پکڑ پکڑ کر جس میں ہانڈے لگے تھے۔
 روٹل اور راحیل باہر اور ہواؤں کی مدد سے لاشوں کو گھواڑوں سے اتراتے ہوئے تھے۔
 حویلی کے چاروں طرف اور ہر جگہ میں اوس و خروج کے مسلح ہواؤں پھیل کر روٹل
 اور راحیل کی حفاظت کے لئے پہنچے ہوئے تھے۔



عرب کے یودیوں کا سردار یسوں اپنی حویلی کے دیوار خانے میں یودی سرداروں
 اور اہلکار کے ساتھ بیٹھ روٹل کے ہاتھوں مارے جانے والے ہیں جنہیں ہواؤں کی موت
 کے متعلق جھگڑ کر رہا تھا۔ دیوار خانے سے باہر کچھ مسلح یودی پہرہ دے رہے تھے اوس و
 خروج کا سردار مالک بن جہاں اپنے گھڑے کو بھگاتا ہوا حویلی میں داخل ہوا شاید اسے خبر
 ہو گئی تھی کہ یودی روٹل کے متعلق کوئی فیصلہ کرنے کے لئے یسوں کے پاس جمع ہیں۔ وہ

وہاں جانے کے قریب آکر اپنے گھوڑے سے اترا اور وہاں کھڑے مسلح پہرے والوں میں
 ایک کو ٹھہر کر کے اس نے کہا۔ یسوں سے کو مالک بن جہاں آیا ہے وہ یسوں کی
 طرف چند لمحوں تک جھنگو کرنا چاہتا ہے وہ پہرہ دار دیوان جانے کا ردوانہ کھول کر اندر
 آیا۔ توڑی ہی دیر بعد بیسوں باہر نکلا اور مالک بن جہاں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تم
 یہاں کھڑے ہو گئے اندر آ جاتے۔ اس گھر میں تم سے کوئی پرہ تو نہیں ہے۔

مالک نے باغ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا ذرا اس طرف آؤ میں یسوں کی میں کچھ
 چاہتا ہوں۔ پھر وہ بیسوں ان کے باغ کی طرف ہو گیا۔ مالک بھی اس کے ساتھ تھا۔
 ان کے ایک درخت سے ٹھک لگاتے ہوئے بیسوں نے کہا کہ کو لیا آنا چاہتے ہو۔ مالک
 نے ہاتھ پر اشارہ کر کے کہا۔

در اصل میں بتانے آیا تھا کہ ناگزیر حالات میں روٹل اور چند عربوں کے ہاتھوں
 وہی جوان قتل ہوئے ہیں وہ بے چارہ بے گناہ ہے اس نے ہاتھوں سرے والوں نے پہلے
 ہاتھ کی ایک دھڑکی محسوس کی اس کے علاوہ اس کی ماں اس کے بھائی اور اس کی
 بہن کے ساتھ اس کے ہونے والے سر کو بھی قتل کر دیا تھا۔

یسوں نے چمکتے ہوئے پوچھا اس کی شادی کس سے ہوئے والے ہے۔ اس پر مالک
 ان لاشوں بولا اور بتاتے گا اس کی شادی ہو سالم کے بیٹے کی بیٹی راحیل کے ساتھ ہونے
 والی ہے۔ یہ بتانے دیکھی ہاتھوں کرتے ہوئے کہا میرے خیال میں وہ عربوں ہی میں نہیں
 ہے۔ عرب کی سب سے جیس اور پرکشش لڑکی ہے۔ میں ایک عرب سے اس لگائے بیٹھا
 تھا۔ اس کی شادی ہو فوری طور پر ان دونوں کی شادی کا انتظام کر۔

مالک بن جہاں نے یسوں سے کہا میں کل ہی ان دونوں کی شادی کا بندوبست کر
 رہا ہوں مگر تم یہ وعدہ کرو کہ روٹل کے خلاف کوئی نا اچھی کارروائی نہ کی جائے گی
 یسوں نے اپنے سر کو جھٹکتے ہوئے کہا۔ میں جہدوت میں یہ تو بھول گیا تھا کہ وہ قاتل
 ہے اور یودیوں کے ساتھ مجھ سے مقابلہ کر رہے ہیں کہ اسے قتل کر دیا جائے۔ مالک نے دیکھی
 ہی کو اڑا میں کہا۔

سو۔ یسوں اس کے قتل سے جیس کیا حاصل ہو گا۔ اگر ایسا ہوا تو راحیل خود کشی کر
 لے گی کیونکہ وہ روٹل سے محبت کرتی ہے اور پھر یہ بھی سوچو کہ اس نے چارے کی ماں۔
 اس اور بھائی بھی مارا گیا ہے۔ اس کے علاوہ اوس و خروج کے جوان مسلح ہو کر اس کی
 مدد کے اندر اور باہر پہنچے ہوئے ہیں۔ اس موقع پر اگر اس سے باہر پرس کی گئی تو
 وہاں اور یودیوں میں ایسی جنگ چھڑ جائے گی جیسی عرب کے آسمان نے پہلے کسی نہ دیکھی

ہو گی۔ اور اگر اطراف و اکناف میں پھیلے ہوئے دوسرے عرب قبائل بھی اس جنگ میں
 کود گئے تو تم اندازہ لگا سکتے ہو کہ جنگ کی صورت حال کیسی خوفناک ہو گی۔

فیصل بن عیساؓ نے ہر شاں آواز میں پوچھا کیا تم ہمیں جنگ کی دعوتی دے رہے ہو۔ مالک نے
 نرم لہجے میں کہا نہیں۔ میرا کسے کا مطلب ہے کہ ایسا بھی ممکن ہے۔ اور پھر اس کے
 خلاف اگر تاویلی کا ردائی کی گئی تو میرے سارے اخراجات اور اخراجات پر بھی پالی ہو جائے
 گا کیونکہ آج شام میری بہن حضورؐ کی شادی ہے۔ اور روٹل کو کچھ ہو گیا تو یہ شادی
 روک دینی پڑے گی۔ جو اخراجات میں نے کئے ہیں انکارت نہیں کئے۔

مالک بن عیساؓ ہر طرح بوجھ اور لالچ دے کر فیصل کو پھنسے کی کوشش کر رہا تھا۔
 فیصل نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا وہ میں تو بھول ہی گیا تھا کہ آج تمہاری بہن
 حضورؐ کی شادی ہے۔ اچھا اب فکر کو تم چاہتے کیا ہو۔

مالک بن عیساؓ نے سمجھ کر رزم دار میں کہا میں ہاں ہوں روٹل کو سناٹا
 جاتے۔ چونکہ لڑا کھڑا کرے میں اس نے ہل نہیں کی۔ پھر یہ بھی تو سوچ رکھو کہ عرب
 اس بات سے بھی نااہل ہیں کہ اس کی بیٹی شامی کے بعد پہلی رات تمہارے پاس پہنچ کر
 سے روٹل کو اگر قتل کیا مگر تو وہ اور پھر جائے گے اور ہو سکتا ہے کہ پچھو لوگ چھپ کر
 تم پر بھی حملہ کرے کی دھش کریں۔ اگر تم دے سکتے تو ماہو تمہارے۔ وہ تمہارے قیدیوں
 کی کیا حالت ہو گی دگ قیدیوں کی عزت بھی ہوا کریں گے۔ میں کہتا ہوں نہ تم
 سب کچھ کر سکتے ہو اس واقعے کو یہیں دھاوا۔ اسی میں تمہاری اور میری بہن ہے۔

مالک کے ڈرانے دھمکانے اور رعب اور لالچ دینے کا ایسا اثر ہوا کہ فیصل نے جھینور
 ڈالتے ہوئے کہا۔ مالک تم درست کہتے ہو۔ روٹل کی دھنگی ہی میں میری قلعہ ہے تو
 مطمئن ہو کر چلے جاؤ۔ میں سب یہودی رعایا کو سمجھا لیتا ہوں کوئی بھی روٹل سے کسی قسم
 کا تعرض نہ کرے گا۔

فیصل وہاں سے اٹھ کر دوبارہ وہاں قلعے میں پڑا گیا تھا جبکہ مالک بن عیساؓ
 انداز میں اپنے گھوڑے پر سوار ہوا اور اسے دھڑاتا ہوا حویلی سے باہر نکل گیا تھا۔



روٹل کی حویلی سے باہر مالک بن عیساؓ نے اپنے گھوڑے کو روکا۔ وہاں کھڑے ہو کر
 پہرہ دیتے دے اوس و خروج کے جوانوں میں سے ایک سے بھاگ کر اس کے گھوڑے کی
 مالک پکڑا۔ مالک بن عیساؓ گھوڑے سے اترا اور تقریباً بھاگتا ہوا حویلی میں داخل ہوا تو

نے دیکھا چار یا پانچ لاشیں پڑی تھیں اور راحیل اوس و خروج کی ان گنت عورتوں
 رات جو بیٹی رہی تھی۔ ایک ستوں سے ٹپک ٹپک کر روٹل کھڑا تھا اس کی آنکھیں بند
 میں وہ اس کے آنسو بہ رہے تھے۔ اس کے ارد گرد بنجار کے نوجوان اپنے ہاتھوں میں
 لگی تلواریں لئے چاق و چوبند کھڑے تھے۔

مالک کی گردن غم اور دکھ میں ٹپک مٹی تھی پھر وہ آہستہ آہستہ روٹل کی طرف بڑھا۔
 لاشوں سے بھی سوسا بہہ نکلے تھے۔ گئے پڑے روٹل کو اس سے گلے کا یا تھا۔
 سے گلے ملنے پر روٹل نے چارہ اور پودے سک پڑا اور اس کے آنسو جھڑی سے مالک
 کے شانوں پر گرنے لگے تھے مالک نے پت اپنی آنکھیں ملگ لیں۔ پھر پے قاس سے پل
 سے روٹل کی آنکھیں پر پڑے ہوئے تھا۔

میر۔ محسن میرے بھائی میرا کردہ۔ میں جانتا ہوں یہ سحر من ہو گیا ہے۔ لیکن قسم ہے
 میرے دھن اور۔ مالک کے مقہیب وہ وقت آیا جانتا ہے جب میں یہودیوں کے
 انہوں میں بدترین جان اور اس سے زیادہ ہولناک ویرانی بپا کر دیا۔ گاہ مجھے یہاں نے
 ہی اور ہوئی میں تمہارے سسے میں بات کرنے نہیں کے پس پنا گیا تھا۔ وہاں سارے
 وہ سردار بھی بیٹھے تھے۔ میں سے بیٹوں کو بلجود بلا کر اس سے گفتگو کی اور اسے اس امر
 پر آمادہ کر لیا ہے کہ تمہارے طرف کوئی بھی دعویٰ کا ردائی نہ کی جائے گی۔

مالک بن عیساؓ نے داراگ کے راتل سے کہا۔ روٹل۔ روٹل مگر تم کو تو اس
 سے افسوس میں حضورؐ کی شادی بتی کر دی جائے۔ روٹل نے چونک کر کہا۔
 میں یہ شادی حضورؐ ہو گی اور آج رات ہم یہاں کا بوجھ غریبوں کے سر سے اتار
 دیں گے۔

مالک نے روٹل کا ہاتھ تھامے ہوئے نہ پھر آواز دے والوں کی جھینور غنیمت کے بعد
 اصل صومالی لہذا کریں۔ دونوں وہاں سے بے اور اوس و خروج کے جوانوں کے ساتھ
 لڑ کر لاشوں کو دفن کرنے کا بندوبست کرتے لگے تھے۔

ساری لاشوں کو دفن کرنے کے بعد روٹل اور راحیل گھر آئے اب شام ہو مٹی تھی
 اور اندھیرا چھیل کر خوب گہرا ہو گیا تھا۔ اوس و خروج کے جوان ابھی تک روٹل کی حویلی
 سے اندر اور باہر پہرہ دے رہے تھے۔

اپنے کمرے میں کھڑا ہو کر روٹل کچھ دیر سوچتا رہا اور راحیل اس کے قریب السرہ
 لہروں ہی اسے دیکھے یا رہی تھی۔ پھر روٹل نے نکلائی کا ایک صندوق کھولا اور اس میں
 سے اس نے اپنی ماں کا ایک لباس نکالا اور بغل میں دبا کر جب وہ کمرے سے باہر نکلے گا تو

پاس کھڑی ہوئی راضی نے چہکتے ہوئے کہا۔ نصیریے۔ روٹل دکھ کر راضی اس کے قریب آئی کہ جسے پر ہاتھ رکھتے ہوئے اس نے پوچھا۔

آپ اس وقت کھل جا رہے ہیں اور اپنی ماں کا ہاں تب لے کیوں بغل میں دیا ہے۔ روٹل نے اس کی ڈھارس بندھاتے ہوئے کہا ابھی صبح پچھو راضی۔ دیا روٹل جس کام کے لئے جا رہا ہوں اس میں مجھے کامیابی ہو تو نہیں۔ کرپوری داستان تم کہوں گا۔ راضی نے روٹی کو اداس میں کہا۔

آپ کے انداز رہے ہیں کہ آپ کسی اہم کام انی کے لئے جا رہے ہیں۔ پھر راضی نے روٹل کا ہڈ پکڑ لیا اور پیچھے کھینچے ہوئے اس نے کہا میں آپ کو رات کے اس وقت کہیں نہ جانے دوں گی۔ آرام سے سوئیے اب آپ کو باہر نہ جانے دوں گی۔

روٹل نے کپڑوں کی گھڑی سنبھالی سے بغل میں دہائی اور چار سے راضی کا گھڑا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے اس سے کہا۔ راضی۔ راضی یہ نہ سوچنا کہ میں اپنی دواہوں سے تنگ ہوں۔ میں جانتا ہوں تم اس دنیا میں تنہا رہو گی۔ تمہیں میری ضرورت ہے مگر نہیں بلکہ مجھے مگر تمہاری ضرورت ہے میں اس سونے کو مانے جا رہا ہوں جس کے کرنے کے بعد میں اور تم میں یہی کی حیثیت ہے۔ پر سونے رنگی ہر کر سکیں گے۔ فکر مند نہ ہو میں جانتا ہوں کہ میں کسی ا سارا ہوں۔ لہذا میں اپنے آپ کو نہایت ہی ڈالنے کی کوشش نہ کروں گا۔ میں مالک بن سونے کے ساتھ مل کر وہ کام ایسا کر سکتا ہوں۔ تدبیر سے کہوں گا کہ ہم دونوں پر کوئی حرف بھی نہ آسکے گا۔ اور سونے کا بھی کچھ تمام ہو جائے گا۔

دیکھ راضی۔ میں قصہ کی شادی میں شرکت کے لئے جا رہا ہوں۔ پانچ انسانی جا کے ضیاع کے بعد یہ شادی یقیناً بھڑی ہو چکی ہوئی لیکن مجبوری کے تحت یہ شادی ہو رہی ہے حالات پر سکون ہوتے تو اس شادی میں تمہیں بھی میں ساتھ لے کر جاتا لیکن اس آشوب گاہ میں تمہارا گھر کے اندر رہنا ہی بہتر ہے۔ میری خدمت سہوگی میں تم اپنے اہم گھبراہٹ طاری نہ کر لینا۔ میں بہت جلد لوٹ آؤں گا۔ تم میری کامیابی کی دعا بھی کرنا۔

راضی بے چاری اس اور افسردہ سی ہو گئی تھی وہ کچھ کتنا چاہتی تھی کہ روٹل سے کمرے سے نکل کر اسٹبل سے اپنا گھوڑا لیا اور حویلی سے باہر نکل گیا تھا۔ مشام کے تھوڑی دیر بعد قصہ کی شادی کی رسم ادا ہوئی اور جب فیصلوں کے آویستہ عمل میں بنا کر لے جانے لگے تو روٹل اور مالک میں محبت بھی زمانہ کپڑوں میں اپنا آپ بھلائی اس کی سیبیوں کی حیثیت سے اس کے ساتھ بیٹھ گئے اور فیصلوں کے آویستہ عمل میں

قصہ کے ساتھ فیصلوں کی حویلی میں لے گئے تھے۔

راتے میں روٹل نے مالک کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے کہا میں تم سے ایک بات کہنا چاہتا تھا سونے میں کو ٹھکانے لگانے کے بعد میں بھی تمہارے ساتھ تمہاری دلی میں آؤں گا اسی لئے میں اپنا گھوڑا وہیں چھوڑ دیا ہوں۔ اور وہاں سے لباس تبدیل کر کے۔ یہ یہودی لباس کی طرف روانہ ہو جائیں گے۔ یہی حویلی میں چھوٹا اپنے جواں یہودی رہے ہیں اس لئے فیصلوں کو قتل کر کے رات لباس میں میرا جانا مناسب نہیں۔ عمل کی حویلی میں داخل ہو گئی تھی لہذا روٹل حاشوش ہو گیا تھا۔

فیصلوں کے آوی پانگی کو سیدھا بیسن کی راگاہ میں لائے۔ انہوں نے پانگی ایک عجیب سی سکن سے قریب رکھ دی اور جب وہ وہیں جانے لگے تو روٹل اور مالک میں محبت طبعان کی طرح پانگی سے باہر نکلے۔ روٹل نے بھاگ کر چاہا کہ اور وہ بند کر دو پھر ایک لمحے سے ساتھ اس نے اپنی گھوڑا نکالی اور چاروں کناروں کی گردنیں اس نے کات دی ہیں۔ خود بیسن بھی چونکہ اس وقت خوابگاہ میں سونے تھا لہذا مالک میں محبت بھاگ کر سونے کی طرف چھا اور اپنی گھوڑا کی نوک اس نے انہوں میں گردن پر رکھ دی تھی۔

قصہ بھی پانگی سے نکل کر باہر نکلی تھی چاروں لمبوں کو تم کرنے کے بعد روٹل اس کے پاس آیا۔ تم کو انداز میں اس کی طرف دیکھتے ہوئے اس نے کہا۔

دیکھ کتے تمہارے دیکھا تمہاری دواہیوں کے عوض قدرت نے یہ تمہیں بہت سزا دیا۔ مجھ کو کہہ دے۔ ہمارے سامنے لا خزا کیا ہے۔ اس کے بعد روٹل اور مالک نے نگاہیں مل گئیں میں وہی اشارہ یا پھر مالک کی چھوڑ گھوڑا بند ہوئی گردن اور پھر بیسن کو وہ حصوں میں کاٹی ہوئی چلی تھی۔ روٹل اور مالک نے اپنی گھوڑا بیسن کے پاس سے پانگی اور میان میں کر لیں اور کھڑی کے راستے حویلی سے باہر لے گئے تھے۔

گھڑی تاریکی میں داخل گئیں میں وہ دونوں وہیں جا گئے تھے۔ آسمان پر بادلوں نے کھوئے ایک دوسرے کے پیچھے بھاگ رہے تھے۔ چاند بھی طلوع نہیں ہوا تھا اور تاریکی اپنے عرصے اور جس پر تھی۔ کبھی کبھی لونی سحرانی پرندہ دیا کے آواز اور ابتداء کے گیت گانا ہوا غریب کے اوپر سے گزر جاتا تھا۔ ان کی آوازوں سے چند لمحے تک صاف میں ایک روشنی سا پیدا ہوا اور دوبارہ فصاحتیں کسی اداس گیت کی طرح معصوم اور طول ہو کر رہ جاتیں۔

مالک کی حویلی میں دونوں جاگتے ہوئے واپس آئے جدی ہدی انہوں نے کپڑے بدلے اور اپنے گھوڑوں پر سوار ہو کر وہ حویلی سے باہر نکل گئے تھے تھوڑی دیر کے بعد وہ

یہودی صاحب زولوں کی حویلی کے سامنے کھڑے تھے۔ دروازے پر دستک دینے سے ملے مالک نے روٹل کے باطن میں سرگوشی کرتے ہوئے تم سے اچانک اپنا فیصلہ کیوں بدل لیا۔ اور بیٹوں کے ساتھ تم سے کناروں کو بھی قتل کر دیا۔ روٹل نے بھی سرگوشی کرتے ہوئے کہا کہ مجھے بھی دیر سے اس کا حیاں آیا تھا ایسا کر ضروری تھا اگر ہم اکیسے بیٹوں کو مارتے تو لوگ یہ شک کر سکتے تھے کہ اسے قصورہ نے مار دیا ہے۔ اب کناروں کے ساتھ مرنے سے قصورہ پر کوئی شک کی گنجائش نہ رہے گی۔

مالک بن عثمان۔ خوش ہوتے ہوئے کہا۔ روٹل میرے بھائی تم نے مہارت و الشہادہ قدم اٹھایا ہے۔ میں و آسمان کے مالک کی قسم جس کا تم جیسا رقیب و صیب ہو اسے کوئی غلہ کوئی خوف نہیں ہو سکتا۔ مالک جب خاموش ہوا تو روٹل نے دروازے پر دستک دی۔

قصوری ہی دیر بعد دروازے سے دروازہ کھولا اور س دونوں کی طرف اس نے دیکھتے ہوئے کہا آج تم دونوں سرد رہی طرف کیسے قتل آئے سو۔ روٹل نے کہا ہمارا کی وہ یہ جس کی بیٹی نے مجھے دل خود کشی کر لی تھی میں اس کا نام صلیبیا ہوں اس نے تم سے کچھ قرض لے رکھا تھا۔ میں وہ لوٹا کرتے آیا ہوں۔

زولوں نے خوش ہوتے ہوئے کہا اندر آ جاؤ میں تمہارے لئے دیوانہ خانے کا دار کھولا ہوں پھر سب لگا کر بتاؤ ہوں کہ اس کے متے کتنی رقم ہے۔ زولوں نے کہا خانے میں اس دنوں کا حیاں ہر اس نے اس بیوی کی رقم بتائی جو روٹل نے اسی حق اور جب وہاں پہنچے ہوئے دیکھ کر رہے تھے کہ زولوں کا جانے والا ایک یہودی بھائی ہوا تو اور زولوں سے کہا۔

غضب ہو گیا۔ بیٹوں کو کسی نے قتل کر دیا ہے۔ آج جب مالک بن عثمان کی من قصورہ کو اس کی خوبیاں میں پر پھانسا گیا تو کچھ دیر بعد وہ بچل ہوئی خوابگاہ سے باہر نکل اور لوگوں سے کہا بیٹوں کو کسی نے قتل کر دیا ہے۔ قصورہ کا کہنا ہے کہ کچھ لوگ پہلے سے چھپ کر خوابگاہ میں بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے اپنے چہرے ڈھانپ رکھے تھے فلذا قصورہ پہچان نہیں سکی۔ ہر حال میں کا کہنا ہے کہ وہ قصورہ میں نہیں تھے اور انہوں نے صرف اس ہی کو نہیں بلکہ ان کناروں کو بھی سوت کے گھٹ آثار دیا ہے۔ یہ اس کی پاکلی و خوابگاہ میں لے کر گئے تھے۔

روٹل نے روٹل اور مالک کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو میں کی حویلی میں چلتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ بیٹوں کو کس نے اور کیسے قتل کیا ہے۔ روٹل اور مالک رصاصہ ہو گئے

اس کے ساتھ ہو گئے جب وہ بیٹوں کی حویلی میں داخل ہوئے تو انہوں نے دیکھ دیاں گنت یہودی بیچ تھے اور بیٹوں کے قتل پر غم و غصے کا اظہار کر رہے تھے۔

روٹل اور مالک بن عثمان وہاں پہنچے تو بیٹوں نے دونوں کو شک کی نگاہ سے دیکھا لیکن جب زولوں نے انہیں بتا دیا کہ یہ دونوں میرے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو یہودی میں ہو گئے۔ اس وقت تک قصورہ اپنے گھر جا چکی تھی۔ مالک نے روٹل کو اشارہ کیا کہ دونوں حویلی سے باہر نکل گئے ایک باہر گیا اور دوسرا ایک مالک آ کر رک گیا اور روٹل کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

روٹل میرے بھائی۔ میں ابھی اور اسی وقت ہر شخص کے ہاں شاہ ابو صیب کی طرف آیا ہوا ہوں۔ میں آج رات ہی اپنے سر کا کالی حصہ لے کر ہوں گا میرے بعد قصورہ گھر سے دوسرے افراد کا خیال رکھنا۔ میں واپس آ کر سب کو اس کے شوہر کے گھر لے کر دوں گا۔ میرے بعد اوس و خروج کا خیال رکھنا تو شش کرنا کہ میرے آنے تک ہر اس کے ساتھ کوئی انجمن نہ پیدا ہو۔

دیے مجھے امید ہے کہ چند روز تک یہودی دینے بھی مصروف رہیں گے۔ اور بیٹوں کو جگہ اپنا سردار بنانے کے لئے چند روز تک جوڑ توڑ و رہاگ دوڑ کرتے رہیں گے۔ اس وقت تک میں جلد کی صورت میں گریہ عذاب میں گرفتار ہو جاؤں گا۔ میرا کوئی چاہتے تو نہ کہ جس کی شادی پر اس نے کہے، طواف میں رکھا تھا اور وہ گھر میں ہوا ہے۔

گھوڑے پر بیٹھے ہی مالک نے روٹل سے مصافحہ کیا اور اپنی منزل کی طرف روانہ ہو گیا۔ روٹل وہاں ابھی میرے میں حوڑی دیر تک کھڑا رہا۔ چاند اب طلوع ہو گیا تھا اور سورج کے ٹکڑوں کے چھوٹے دامن آسمان پر ستاروں کے نقش و نگار فطرت کے گیت گاتے اور کائنات پر مسکراتے دکھائی دینے لگے تھے۔ جب مالک کے گھوڑے کی ٹانگوں کی رات آتا بند ہو گئی تو روٹل نے اپنے گھوڑے کو سڑ کر اپنا لگا دی تھی۔

روٹل اپنی حویلی میں داخل ہوا اور اوس و حزیج کے حواس حویلی کے اندر اور باہر بھٹو سو رہے تھے اور کچھ جاگ کر پھر دے رہے تھے۔ روٹل اصطلح کی طرف گیا گھوڑے کو وہاں باندھ کر اس کی ریت اور دھات اٹار اور اسے چارہ ڈال کر جب وہ اپنے کمرے میں آیا تو اس نے دیکھا کہ کمرے میں راجس نے زقوں کے قتل سے بچنے والا ایک چمک دیا تھا۔ اس نے دیکھا تھا اور وہ خود فرش پر چٹائی پھا کر تیشی روٹل کا انتظار کر رہی تھی۔ اس نے روٹل کو دیکھا وہ کھڑی ہو گئی اور قریب آ کر اس سے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔

میں تپ کو تپ کی کامیابی پر مبارکباد دیتی ہوں۔ میں حاتی ہوں اب اور نام سے

موا یوں کو کوئی قتل نہیں کر سکتا اپنے آنے والے رسول کی قسم آپ نے اتنا میں
اور نیک عمل کیا ہے جس پر آنے والی عرب جنسیں غرور و سخی کریں گی۔ راحیل نے
سے روٹل کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لینے ہوئے پوچھا آپ سے کھانا کھایا ہے۔ روٹل نے
نئی میں سر ہلا دیا تو راحیل نے اسے کھینچ کر چٹائی پر بٹاتے ہوئے کہا۔

تھوڑے دن ہم دونوں کے لئے کھانا بھجوا دیا تھا ہر پہرہ دینے والے حوان بھی چار
باری جا کر کھانا کھا آئے ہیں۔ آپ بیٹھیں میں آپ کے لئے کھانا گرم کر کے لائی ہیں
روٹل چٹائی پر بیٹھ گیا۔ قہودی دیر بعد راحیل آئی اور روٹل کے سامنے کھانا رکھنے کے بعد
وہ ہر تھپکا میں گئی اور وہاں سے دودھ کا ایک برتن بھر کر لے آئی اور کہا آپ کے بارے
کے بعد میں نے بکریوں کا دودھ بھی کھل لیا تھا اب آپ کھانا کھائیں۔

روٹل نے کھانے کی طرف ہاتھ جوڑ دیا ہی تھا کہ راحیل کی طرف اس نے
دیکھتے ہوئے پوچھا راحیل تم نے کھانا کھایا۔ راحیل نے حسب نئی میں سر ہلا دیا۔ تو راحیل
نے ہاتھ نیچتے ہوئے کہا میں بھی نہیں کھاؤں گا۔ راحیل نے اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے
کہا آپ ہاتھ کیوں دھو کر رہے ہیں شروع کیجئے میں بھی آپ کے ساتھ کھاتی ہوں۔ دودھ
مل کر کھانا کھالے گئے تھے۔ کو دونوں اس دور فہمید تھے میں دونوں کے وہاں آگئے ہوئے
سے ان کو کسی قدر طبیعت اور یکسوی ضرور حاصل تھی۔



ایک روز دوسرے قہیب نامک بن عثمان شام میں ہو جس کے بادشاہ ابو بید
سامنے بیٹھ ہو رہا تھا یہی کہو تھا جس میں ایک بار روٹل بھی سید سے مل کر گیا تھا
سید کی نشست کے عقب میں حدام کھڑے شتر مرغ کے پردوں کا پھیر لہرا رہے تھے اور
دائیں بائیں اس کے عرب محافظ کھڑے تھے۔ دائیں ہاتھ کی دیوار کے ساتھ مریم کا ایک
بھروسہ رکھا تھا اس کے اوپر دیوار کے سامنے صینی کا بت تھا جو آجوسی بنی صلیب پر ٹک
تھا۔

نامک بن عثمان ابو بید کے کہنے پر جب اس کے سامنے بیٹھ گیا تو بید نے پوچھا
تم کون ہو اور کہاں سے آئے ہو۔ مالک بن عثمان بولا اور کہے کہ میرا نام مالک بن عثمان
ہے بید نے سچتے ہوئے کہا تمہارا ایک سردار پہلے بھی میرے پاس مدد کی درخواست
کر آیا تھا شاید وہ دوبارہ سے تھا اور اس کا نام روٹل تھا۔

مالک نے بڑی بے تابی سے کہا ہاں اس کا نام روٹل ہے وہ میرا کافی اچھا ساتھی

ایسا سردار اور شجاع ہے کہ اس جیسے ایک ہزار جوان بھی اگر میرے ساتھ ہوں تو
میں نے آخری کوئلے تک یہودیوں کا تعاقب کر سکتا ہوں۔ مدد کی جو درخواست روٹل
میں اب میں نے کر لیا ہوں۔

یہ سنے ہوئی یہودی کا اظہار کرتے ہوئے پوچھا کیا بیٹوں کے مظالم تم پر اور
انہیں ہیں۔ جواب میں مالک بن عثمان نے اپنی سن کی شادی اور بیٹوں کے قتل کی
کہانیاں کہہ دی تھیں۔ ابو بید نے مسکراتے ہوئے اور حش ہوتے ہوئے کہا اب
تم سے عربوں میں کام مراعات مل جائے۔ میں سب قتل ہو چکا ہے تو اب
میں اپنے ساتھ ہوں۔

مالک سے کہا۔ یہودی کسی وقت بھی ہم پر اور ہمارے قہروں پر حملہ آور ہو سکتے ہیں
میں اس کی شادی بھی اس روز چند یہودیوں نے ایک عرب بیوہ عورت کو حاس
دیا تھا جس کے جواب میں روٹل کے پھولے بھائی یسودا نے اس کو یہودیوں کو
تھکات اور وہ جیسوں نے اس عرب بیوہ کو قتل کیا تھا۔

یہودی بھرتے اسوں نے روٹل کی ماں۔ اس اور اس سے بھائی کے علاوہ
اس کے والد بھی کے باپ کو بھی قتل کر دیا۔ روٹل وہاں پر مودوں۔ صاحب اس
پہرہ میں اس کے ساتھ یہودی جوانوں کی سوت کے کھات اندر دیا۔ اس
اس کے والدین روٹل کی حفاظت کے لئے اس کے گھر کے ارد گرد پہرہ
دیتے۔

یہودی یہودی چند روز تک اپنا سردار تعجب کرنے میں اٹھے رہیں گے اس کے
دوسرے عربوں کے خلاف جرات میں آئیں گے۔ اگر اب ہاتھ بٹب میں ہم عربوں کا
دائیں ملک سٹائیں گے۔ ابو بید نے ان بات میں کھڑا ہونا چاہا۔

اس نے کہا کہ وہ عرب کے عربوں کو مٹائیں۔ عرب اس میں سزا دیں گے کہ وہ
میں سے مقلد اور اپنا ہو کر رہ جائیں گے۔ مدد سے لے کر حضرات و ادب
عزہ ملک کی سر زمین ہم عربوں کی ہے۔ اس کے بعد یہودی اگر ہم پر روٹل
نہیں پڑے۔ میں دیکھتا ہوں وہ عربوں پر کیسے مظالم اور ستم اٹھاتے
میں تم تعاقبات محسوس نہیں کر رہے تو میں ابھی در اسی وقت اپنے لشکر کے ساتھ
کی طرف کوچ کرنے کو تیار ہوں۔

اس میں عثمان بھی کھڑا ہو گیا اور دلی دلی مسرت میں اس نے کہا آپ میری تعاقبات
میں نہ کریں۔ میں یہودیوں کے ساتھ جنگ کرنے کے لئے دنیا کے آخری کوئلے تک

برہہ پا آپ کا ساتھ دینے کو تیار ہوں۔ ابو سید نے مسکراتے ہوئے کہا۔ تم لوگ واقعی اس کا قائل ہو کر تم لوگوں کی مدد کی جائے پھر ابو سید نے مالک بن عوف کا ہاتھ قیام یہ اسے لے کر گھر سے باہر نکل گیا تھا۔



رات بھانگی جا رہی تھی۔ قدرت کے گناہتے محرکی تلاش میں اودیوں کی ملائیں اور انجیوں کی طرح توڑ رہے تھے۔ اودی رات کے پہلے پر تیار ہوتے تھے۔ اپنے گھر سے نکلتے تھے۔ ان کے ساتھ وقت کی نشو و ارتقا کا منظر دیکھ رہے تھے۔ روٹیل نریا کر اٹھ بیٹھا اس کے قریب ہی دوسری سسری، یعنی ہوئی رانیل بھی اٹھی اور روٹیل کے قریب۔ اس کے پیار سے ہاتھ تھامتے ہوئے پوچھتا۔

کیا؟۔ آپ یوں پوچھیں؟۔ اٹھ کھڑے ہوئے روٹیل نے رانیل کی طرف اشارہ کیا۔ ہونے پوچھ۔ یہ تم جاگ رہی تھیں۔ رانیل نے ہلی ہلی۔ مجھے منہ نہ دیا۔ رانیل نے پوچھا۔ آپ بھی تو جاگ رہے تھے۔ آپ نے اکیس۔ تیار کیا۔ آپ کو گھر میں بیٹھے تھے۔ روٹیل نے کہا میں نے کسی کے گھر میں کی۔ رانیل کی داسی سے پھر روٹیل نے پوچھا۔

سنا۔ روٹیل نے بات تم کو اس کے لئے کی اور میں نے دی۔ یہ تو قریب ہے۔ آئیہ تراتی ہاویں۔ یہ حاجت فادہ ہے۔ رانیل نے مور سے سنے ہوئے۔ حاجت فادہ ہے کہ نہیں۔ آپ ٹھیک کہتے ہیں وہی ہے گھوڑے کو رانیل نے جوابی طرف آ رہا ہے۔

روٹیل اپنے استے سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اور کسے نگاہ میں حواس میں رہا۔ اس کے اٹھ کر اس کے لئے دروازہ کھلتا تھا۔ رانیل نے پوچھا کہ پوچھنا ہے۔ اس کے لئے آپ دروازہ کھلیں گے۔ روٹیل نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے۔ رانیل نے رات کے اس وقت شرب کی گھوڑوں میں اکیلا مواد مالک بنی عوف کے حدود اور کون ہو گا۔ رانیل بھی اس کے ساتھ ہوئی تھی اور حویلی کے اندر پہنچنے والے سسریوں کے دونوں کے اندر گرو پھیل گئے تھے۔

کوئی وار حویلی سے باہر آکر رکا اور باہر کھڑا اس کے غرض کے جواہر کے ساتھ کھٹو کر رہا تھا۔ روٹیل نے جب آگے بڑھ کر دروازہ کھولا تو اس نے دیکھا اسے بن محمد بن محمد اپنے گھوڑے کی باگ تھامے کھڑا تھا۔ روٹیل آگے بڑھا اور اس سے لگے

اس کے کان میں سرگوشی کی۔

ابو سید کہتا ہے اور اس نے تم سے کیا کہا۔ مالک بن عوف نے حویلی میں داخل ہوا۔ ہونے کھنڈ روٹیل سے یہ بھائی اٹھنے چاہتے تھے۔ مہر سے نام ہو۔ سب کچھ تم سے کہیں گے۔ سخن میں آکر انہوں نے دروازہ بند کر دیا پھر وہیں کھڑے کھڑے مالک کے ادنیٰ میں کہا۔

روٹیل۔ روٹیل۔ میرے بھائی۔ ابو سید اپنے لشکر کے ساتھ یہاں پہنچ گیا ہے اس کی بی حصر میں اپنے ہاتھوں لشکر کے ساتھ پناہ دیا۔ سنا اور پانی لشکر کو اس نے جیل سے نکال دیا اور تاریک راتوں کے اندر پھیل گیا ہے۔ سو روٹیل۔ آج رات ہی روٹیل کے بھائی کے بھائی کی صفائی کروانے کا اور کل وہاں یہودیوں کی دعوت کرے گا۔ اس نے حصر میں وہاں فادہ قیام کر دے گا اور جو تابع یہودی حصر میں رہ جائیں گے۔ اور ہم وہاں پت میں گئے۔ روٹیل نے سے اور حویلی میں آکر ما اب وقت آئیہ اور ہر سب کے کھڑے ہاتھ بن کر یہودیوں کے پاس کو نہ مرادیں اور سوچ لیں۔ مالک بن عوف نے۔ قصورات کے بت توڑ دیں گے تو اس وقت کے دس میں پھیل رہا۔ عروہوں و دانتوں فادہ حصر سے فادہ حصر ہو گا۔ میری قوت کے چہرے ہوں۔ تم طریقے سے۔ شرب اٹھادی کے حوالہ دے دھتات۔ میں اس میں ہم یہودیوں کے پاس سے مل رہا۔ حصر میں گئے۔ اٹھتے حصر میں یہودی حصر اور اندر انہیں لی۔ اس میں میں اب اس بل کو جڑ سے اکھاڑ پھینکتے کا وقت آ گیا ہے۔

روٹیل باب غامش ہو تو مالک بن عوف نے کہا۔ میں اب آکر جانا ہوں۔ قہوڑی۔ کھڑوں کا ہر کل اس طرح کے آپ کہہ کر منظر اور تیار کرنے کے بعد۔ اس میں حصر میں گئے۔ اس کے ساتھ جنگ سے طے فارغ ہوئے۔

مالک بن عوف نے روٹیل سے معافی یا روٹیل نے اپنے گھوڑے کی باگ تھامے ہوئے وہاں سے باہر نکل گیا تھا۔ روٹیل اور رانیل دونوں کھڑے میں دواں آئے روٹیل نے عد۔ در۔ سکون تھا۔ اس سے رانیل کے شانے پر ہاتھ رکھے ہوئے تھا۔ رانیل۔ رانیل سے کہی مجھے کچھ ہوش۔ تھا۔ میں آئیہ طرح سے بکھر گیا تھا۔ ہمارے باپ کے نام سے کوئی اودی دیکھ بھی۔ کر رہا تھا۔

روٹیل گئے بڑھی اور پر سکون اند میں اپنا سر رانیل کی چھاتی پر رکھتے ہوئے کہا۔ میں سے رہتا۔ میرا تو اکیلا باپ مر رہا ہے۔ جبکہ آپ کی ماں۔ میں اور بھائی موت کے لئے۔ میں۔ روٹیل معذور اور المیہ ہو کر گھر کی سوچوں میں کھو گیا تھا۔

ہوئے۔ اس معاملے میں تم دونوں میں سے کسی کو کوئی اعتراض ہے؟

مالک نے کہا میں کوئی اعتراض نہیں ہے ہم تو خود چاہتے ہیں کہ ابھی اور اسی وقت ان عالم اور سفاک قوم کا قتل عام شروع کر دیا جائے۔ ابو سید نے فیصلہ کن لہجے میں کہا کہ آج رات میں ان کے سرکہہ لوگوں کی دعوت کو ان کی تعداد کم از کم ایک ہزار ہوگی۔ ان کے لئے کسی کھانے کا بندوبست نہ کیا جائے گا بلکہ میرے لشکر کے لئے جو عطا ہوا ہو گا اسی سے انہیں پکڑ دیا جائے گا کہ ان کی دعوت ہے۔ جب وہ سارے کھانے کے وقت جمع ہو جائیں گے تو میں ان سب کو اپنے اس لشکر کے ہاتھوں قتل کر دوں گا جو اس وقت میرے ساتھ ہے۔ اب تم دونوں کا کام باقی ہے۔ دونوں میرے لشکر کا سالار اعلیٰ ہو گا جو اس وقت جنبل امہ کے رہوں میں چھپا ہوا ہے۔ اب اس لئے یہاں سے کہ دونوں یہودیوں کے ان مضبوط کھانوں سے واقف ہے جہاں یہودی چھپ رہے تھے۔

اس دن مالک تمہارے ساتھ اوس و خراج کے جوانوں کا لشکر ہو گا تم شہر کے جنوب کی طرف حملہ آور ہوگا۔ جبکہ دونوں میرے لشکر کے ساتھ شمال کی طرف سے اپنے حصے کی تعداد لے کر تم دونوں شہر کے اندر مسیح اور سرکش یہودیوں کو جن جن کر قتل کر دے۔ کیا کرنے میں تم کھلم کھلا ہو گئے تو آنے والے دور میں صدیوں تک یہودی تمہارے ماتے رہ کر رہیں گے۔ ابھی میرا ایک سالار دونوں کو اپنے ساتھ لے کر جنبل امہ میں گھس گیا ہے۔ اس لئے میرے لشکر میں لے کر جانے کا اور انہیں مطلع کرے گا کہ اس جنگ میں دونوں ان کا سالار ہو گا تاکہ وہ دونوں کو دیکھ لیں اور اس کا اہتمام کریں۔ تم دونوں کے آنے سے قبل میں اپنے سالاروں کے ساتھ اسی موضع پر منتظر رہا تھا۔

ابو سید نے کسی کو آواز دی اور جواب میں ایک عرب بھاگتا ہوا جیسے میں داخل ہوا۔ ابو سید نے دونوں کی طرف اشارہ کر کے کہا یہ دونوں ہی یہودی ہیں جس کا ذکر میں تم سے کیا ہوں اسے جنبل امہ کے اندر اپنے لشکر میں لے جاؤ اور لشکروں کو بتاؤ کہ آنے والی شام کو جس جنگ کی ابتدا ہوگی اس جنگ میں یہی دونوں بن صلاح ان کا سالار اعلیٰ ہو گا۔



دوسرے روز ابو سید کے آدھوں کے علاوہ مالک میں بھی دو دونوں کے ساتھ اوس و خراج کے لوگوں نے شہر میں یہ خبر پھیلادی کہ یہ دو سالار ہاشم اور ابو سید کے آدھوں میں مسیح راہ کے علاوہ جنبل امہ کی جنگ کی ضرورت نہ تھی۔ جو آنے والے نبی کے لئے تیار کیا گیا ہے۔

4185
رائیل نے پیار سے دونوں کی گروں پر اپنا حسین اور گداز ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا کہ آپ میرے لئے طہارت کی گود اور میری زندگی کا حسین ترین وقت ہیں۔ رائیل برکی کا اس نے عجیب سی مجلس ترتیب دی اور ایک انوکھی عاتم اور مدد بھری آواز میں کہا۔ آپ مجھے مل گئے ہیں تو میں سمجھوں گی میں نے کچھ نہیں سمجھا۔ دونوں نے الفاظ کی رقت میں کہا کاش میری ماں۔ سن اور بھائی زندہ ہوتے۔ اور تمہارے اس گھر میں آئے سے وہ ایک امر مت سکون اور ادبی راحت دیکھتے۔ اس سے آگے دونوں کچھ نہ کہہ سکا۔ اور اس کی غوطہ کھاگئی حتیٰ رائیل نے اس کا ہاتھ تھام لیا۔

آپ و اکرم کی ضرورت ہے اب آپ سو جائیں۔ دونوں نے اپنے آپ کو چھوڑ اور مسکرا کر کہ ان مالک بن مجھ میرے لئے ایک ایسی خوشخبری لایا ہے جس کو یہودیوں سے مجھے انتظار تھا۔ آج مجھے نیک نہیں آئے گی۔ تو دشمن اس جنگی پیمانہ میں ہوا اپنے ماضی کے حالات ایک دوسرے کو شاکر محراب کا انتظار کریں۔

رائیل کے حسین ہرے۔ ابھی مسکراہٹ غرضانی نہیں ہو رہی تھی۔ چنانچہ گزرتی وقت کی آوازیں ایک دوسرے کو سناتیں جن میں کہتے تھے اور رات حرم تلاش میں یہی چیزیں سے جھکی جا رہی تھی۔



دوسرے روز ابو سید کے آدھوں کے علاوہ مالک میں بھی دو دونوں کے ساتھ اوس و خراج کے لوگوں نے شہر میں یہ خبر پھیلادی کہ یہ دو سالار ہاشم اور ابو سید کے آدھوں میں مسیح راہ کے علاوہ جنبل امہ کی جنگ کی ضرورت نہ تھی۔ جو آنے والے نبی کے لئے تیار کیا گیا ہے۔

یہودی سلطان ہو گئے کہ ان کے ماتے ابو سید کے لشکر کی طرف کے ہمارے ہیں فرید و فروخت کر رہے تھے اور یہودیوں کے ساتھ ان کا رویہ نہایت مہربانہ اور نرم تھا۔ لہذا انہیں کسی قسم کا شک اور وہم نہ گزرا تھا۔

دونوں اور مالک اسی دوران ابو سید کے پاس گئے وہ اس وقت اپنے خیمے میں بیٹھ اپنے چند سالاروں کے ساتھ منتظر رہا تھا۔ دونوں اور مالک کے آنے پر سالاروں کو چاہنے کا اشارہ کیا اور انھیں کہ اس سے دونوں اور مالک کے ساتھ مصافحہ کیا پھر وہ جنبل امہ کے سامنے جموں کے اندر چھپی ہوئی کھجور کے پتوں کی بنائی ہوئی چٹائی پر بیٹھ گئے۔ ابو سید نے کہا کہ یہ ہوا تم آگئے۔ در۔ میں خود تم دونوں کو بلانے والا تھا۔ میں آج ہی یہودیوں سے نپٹ جا

وقت کھاتا تھا جو حقیقت میں ابو سید کے لشکروں کے لئے تھا۔

دوسری طرف روتل بھی جنیل احمد کے امیر ابو سید کے لشکر میں جا چکا تھا اور مالک بن عثمان نے اس دغریج دلوں قبیلوں کے جنگجو جوانوں کو چند حلیوں میں جمع کر کے منظم کر لیا تھا۔ جب دعوت میں حصہ لینے والے یہودی کھانا کھانے کے لئے بھیجی گئی تھیں تو انہوں نے اپنے لشکر کے ساتھ مل کر کے ان کا قتل عام شروع کر دیا تھا۔

اسی وقت جنوب کی طرف سے مالک بن عثمان اور شمال کی طرف سے روتل نے حملہ کر دیا تھا۔ دلوں نے ایسی خونخواری سے حملہ کیا تھا کہ یہودیوں کے بڑے بڑے حربہ آراہ۔ بڑے بڑے سوار اس کے آگے صحرائی بزمیں کی طرح بھاگ رہے تھے۔ وہ دنوں پہنچ ایک عرصے سے انعام کی آگ میں جل رہے تھے لہذا دلوں پر غالی حکموں اور دروغوں کی طرح دھڑائی آمدنیوں میں غور کرتے ہوئے یہودیوں کے قتلوں میں کس کس حصہ لیتے تھے۔ اور ان سب یہودیوں کا قتل عام شروع کر دیا جو جنگ میں حصہ لینے کے قابل تھے۔

بھاگتے ہوئے یہودی کہہ کر آواروں میں کتبہ درج۔ لودہ کے لئے ہارے گئے تھے لیکن کوئی کسی کی مدد کو نہ آیا اور روتل اور مالک بن عثمان نے یہودیوں کے اعضاءوں کاٹنے کا خوفناک کام جاری رکھا۔ یہاں تک کہ عربوں نے اندر انہوں نے ہر شخص اور باقی یہودی کو قتل کر کے دھک دیا تھا۔

اس وقت تک ابو سید بھی دعوت میں حصہ لینے والے یہودیوں کو قتل کرنے سے باز نہیں آئے۔ مالک بن عثمان اور روتل نے بھی شہر کے اندر پھیلی ہوئی یہودیوں کی انہوں نے وادی دلی حشر میں جمع کیا اور انہیں جلا کر رکھ دیا تھا۔

جب وہ اس کام سے فارغ ہوا تو ابو سید مالک بن عثمان اور روتل کے پاس آیا اور ان دلوں کو قاطب کر کے کہنے لگا دیکھو اوس دغریج کے محترم مرد۔ میں نے جو وعدہ تمہارے ساتھ کیا تھا وہ پورا کر دیا ہے۔ میں اب ابھی اور اسی وقت یہاں سے ہوتی کہوں گا لیکن روانگی سے قبل میں ایک کام کرنا چاہتا ہوں۔ دیکھو ان کے بیٹے۔ تم نے کہ تھا کہ روتل کی ہونے والی بیوی کے باپ کو مار دیا گیا تھا وہ لڑکی کون ہے اور اس وقت کہاں ہے میں خود روتل اور اس کی شادی کر کے عرب میں اس امر کی ابتدا کرنا چاہتا ہوں کہ آپ عرب میں عربوں کی بیٹیاں شادی کے بعد کسی بیوی کی خواہش کے بجائے سیدھی آپ شوہروں کے گھروں میں چلا کر رہیں گی۔

جب تک میں اس شادی سے پہلے ہوں اس وقت تک میرا لشکر کھانا کھا کر کوچ کرتے

جاری کر لے گا۔ مالک بن عثمان نے کہ اس لڑکی کا نام راحیل ہے باپ کی موت کے بعد یہ لڑکی رہ گئی تھی۔ اور اب روتل کے ساتھ اس کی حویلی میں رہتی ہے۔ اس پر مالک بن عثمان نے کہا اگر ایسا ہے تو چلو مجھے روتل کی حویلی میں لے کر چلو۔

ابو سید۔ روتل اور مالک بن عثمان شہر کی طرف بڑھے۔ جب وہ روتل کی حویلی میں پہنچے تو انہوں نے دیکھا۔ گھن میں حسین و جمیل پر کشش راحیل بکریوں کا دودھ پلا رہی تھی۔ مالک بن عثمان نے کہا وہ لڑکی جو اس وقت بکریوں کا دودھ نکال رہی ہے یہی ہے۔

راحتل کا ہوشیار ابو سید آگے بڑھ کر راحیل کے قریب ہوا اور بڑی شفقت اور پیار اس کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہہ بنی تو دودھ نکالنا بند کر دے کہ ابھی تیری شادی ہوئی ہے۔ راحیل بے چاری ایسی بوکھلائی کہ اس کے ہاتھ سے دودھ کا دھڑا گرتے رہا اور وہ کونے کی طرف بھاگ گئی تھی۔

ابو سید بھی راحیل اور مالک کے ساتھ اس گھر میں گیا اور وہاں اس نے روتل راحیل کا شکایت کیا۔ تو روتل نے اس کا شکایت اس وقت تک کھانا کھا کر چار ہو چکا تھا۔ ابو سید نے اپنے لشکر میں اس کا لشکر اس وقت تک کھانا کھا کر چار ہو چکا تھا۔ ابو سید نے مالک بن عثمان کے ساتھ مصافحہ کرنے کے بعد کوچ کا حکم دے دیا تھا۔

روتل اور مالک اپنے گھروں پر سوار ہوئے۔ ابو سید کے لشکر کو بھیج کر ہوا دیکھتے رہے جب وہ واپس آئے تو ابو سید اپنے لشکر کے ساتھ جنیل احمد کے واسن میں اس کی نظموں سے سن کر کہہ تو انہوں نے اپنے گھروں کو سوار کر کے روتل اور مالک کی طرف سے انہوں کے پاس پہنچانے کو سمجھ دیا۔ اسے شہر کی طرف جا رہے تھے۔ یوں عرب شہر میں مالک بن عثمان اور روتل نے ابو سید کی مدد سے یہودیوں کی طاقت کو کچل اور مسلر کر دیا تھا۔



یہاں نے ابھی تک تدمر شہر اور حمرا کے اندر شہر کے قلعے کے درمیان پرانے والی گلی میں قیام کر رکھا تھا۔ وہ لگا کر شہر کے مختلف مقامات پر لوگوں کو شرب کے خلاف منع کرتا رہا اور اس مقصد میں اس نے خاطر خواہ کامیابی بھی حاصل کر لی تھی۔ مگر وہاں اس سے پہلے تدمر بہت حد تک کے بت کے پاس جا کر رہا مانتے تھے وہاں اب لوگوں نے تدمر بہت حد تک حسان کی لاش کے پاس جا کر ایسا کرنے سے بند کر دیا تھا۔ شرک کے جو

دوسرے طور طریقے اہل دھرم نے اپنا رکھے تھے ان سے بھی وہ کافی حد تک باز آچکے تھے اس طرح دھرم میں قیام کے دوران یونانی کی کوششیں دمک لائے گئیں تھیں۔

ایک روز شام کے قریب یونانی سرائے میں داخل ہوا تو اسے دیکھتے ہی سرائے کا مالک نے اسے اپنے پاس بلایا۔ یونانی اس کی طرف گیا اور سرائے کے مالک کے پاس بیٹھ گیا۔ سرائے کے مالک نے بڑی خوش طبعی میں یونانی کو مخاطب کرتے ہوئے کہا: "یونانی میرے معزز اور محترم مسافر۔ آج کا کھانا میرے ساتھ کھاؤ۔ کھانے کے بعد میں سے کچھ معلومات حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ اس پر یونانی ہلا اور کہنے لگا جو کچھ تم پر جانے چاہے ہو کھانے سے پیسے ہی پوچھ سکتے ہو اس پر سرائے کا مالک بڑی خوش طبعی میں ہنس لگا۔

یونانی یونانی میرے عزیز۔ پہلے یہ سون ہو کر دو لوں انہما کھا کھاتے ہیں اس کے بعد میں جو کچھ پوچھنا چاہتا ہوں پوچھوں گا اس کے ساتھ ہی سرائے کے مالک نے غلاموں کو اشارہ کیا اس کا اشارہ دیتے ہی وہ کھانا لے آئے لہذا یونانی نے سرائے کا مالک کے ساتھ مل کر کھانا کھا۔ سرائے کے مالک کے غلام حلقہ بن کر بیٹھ گئے سرائے کا مالک ہوا اور یونانی کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

ابھی تمہاری ہی در پہلے ایران کی طرف سے کچھ آئے اس طرف سے ہیں اور ابھی لے میری سرائے میں قیام کیا ہے۔ انہوں نے مجھے بتایا ہے کہ ایران کی سرزمین میں ایک انقلاب آچکا ہے۔ اس کی طاقت کا خاتمہ کر دیا گیا ہے اور اس کی جگہ ایک شخص اور اس نے سیاسی طاقت کی بنیاد رکھ کر ایران کو رومنوں کے مقابلے میں مضبوط اور مستحکم بنا دیا ہے۔

یونانی میرے دوست۔ تم مجھے پہلے بتا چکے ہو کہ تم افکاروں کے اندر ایک حوصلہ قائم کرتے رہے ہو۔ میں جانتا ہوں تم ایک بہتر جہت قسم کے انسان ہو۔ کیا تم میرے لئے افکاروں کے ذریعہ اس کے طرز حکومت ان کی تنصیب و تفسیر اور ان کے کچھ، مگر انہوں نے روشنی ڈالو گے۔ اس پر یونانی ہوا اور سرائے کے مالک کو مخاطب کر کے کہنے لگا: "میرے بھائی میں افکاروں کے حلقے جس قدر جانتا ہوں میں تجھے بتاتا ہوں اس کے ساتھ ہی یونانی نے اپنا گلا صاف کیا پھر وہ دھرم کی اس سرائے کے مالک کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

دیکھ میرے بھائی۔ جہاں تک افکاروں کی طاقت کا تعلق ہے تو وہ خراسان، ری، فارس، ہرات، بلخ، کابل، شام، فلاند، آذربائیجان، آرمینیا یا قدیم آشوریوں کی سر

زمینوں، فروریوں، رے، اصفہان، بابل سے صلیح فارس، خراسان، اور خراسان جہاں تک پہنچی ہوئی تھی۔

افان بادشاہوں نے جب اپنی حکومت کو دھم اور قزاق تک پہنچا دیا تو انہوں نے اپنا دھرم اصفہان کو بٹا دیا۔ جو بین النہرین کا ایک مشہور اور مصروف شہر ہے اس سے باہر پہنچتے تھے۔ شہر تھا جو اشک تبار اور فیروز نام کے شہروں کے درمیان واقع تھا۔

کافی طاقت میں بادشاہ کو ہمارے کل میں خیال کیا جاتا تھا بلکہ اعلیٰ اختیارات کی تین ہوتی تھیں جن سے بادشاہ کو اس کی طاقت میں حشر کرنا ہوتا تھا۔ ایک مجلس شاہی بادشاہ کے ارادے پر مشتمل ہوتی تھی۔ ہر بالغ شہزادہ اور ہر اس کا رکن بن جاتا تھا۔

اس مجلس میں شاہی خاندان کے جس شخص کو بادشاہ کا اہل سمجھا جاتا تھا اسے بادشاہ کا "میر" کہتے تھے۔ بادشاہ کا بیٹا شہزادہ ہوتا تھا لیکن بادشاہ کے قریب ہونے پر شہزادہ کا اہل ہوتا تھا۔ بادشاہ کا اہل نہ ہونا تو مجلس میں شہزادے کے اہل ہونے کے لیے تھا جو بادشاہ کے قریب رہتا تھا۔

یہ بادشاہ اگر ایک بادشاہ تھیں جو جانتا تو ہمارے کل ہو جاتا تھا۔ افکاروں کے اندر سات سو سال خاندان تھے جس میں بادشاہ کا اپنا خاندان بھی شامل تھا۔ بادشاہ صرف انہی لوگوں میں شہزادے کو سنا تھا۔ بادشاہ کو تفسیر اور جہ حاصل تھا۔ شاہی خاندان کے کسی اور شخص کو منع تھا بادشاہ تک حرام کو بدو راست رسائی نہ ہو سکتی تھی۔ شکایت درباریوں کے ذریعے بادشاہ تک پہنچائی جاسکتی تھی۔

بادشاہ کے بعد سب سے بڑا عہدہ سپہ سالار کا تھا جسے سورہ کہتے تھے اس کا مقام بہت اہم تھا۔ اس کی طاقت میں بادشاہ کے بعد یہ دوسرا درجہ رکھتا تھا۔ سورہ ہی بادشاہ کی تین پوزی کرنا تھا۔ سورہ کے تحت وہ طرح کے لشکر ہوتے تھے ایک سواری اور دوسرے پیادہ۔

"حال ہی میں اس کے تخت و تاج کی تبدیلی ہوئی ہے اس سے شہزادے کا عہدہ کم ہو گیا ہے اس میں تین سو سال حکومت اور سپہ سالار ہیں اس سے یہ چاہئے کہ سورہ ہی شروع میں افکاروں کا ارادہ تھا۔ اس کی طاقت میں ایک سرگرمی ہے اس سے دوسرے عہدے اور شاہی طاقت کو کم کیا گیا تھا۔ سورہ ہی کے تحت ہیں جن کے افکار عہد کے اہل و عیال تھے۔

جہاں تک اشکانوں کے پاس اور وضع قلع کا تعلق ہے تو اشکانی لیے لیے چرنے یا
ہیں جن کے ساتھ کسی بھی جیسے ہوتی ہیں۔ لباسوں کے رنگ مختلف ہوتے ہیں بعض
پوشاکوں پر زردی کا کام ہوتا ہے ان اشکانوں کے ہاں عموماً کھنکھریاتے ہوتے ہیں
لوگ واڑھیاں بھی رکھتے ہیں۔

جہاں تک اشکانی سکوں کا تعلق ہے تو اشکانی سکہ کے ٹکے چاندی۔ تانبے اور مسکے
کے ہوتے تھے۔ سونے کے ٹکے اشکانی نہیں ڈھانے تھے۔ ان کے شروع کے سکوں پر
یونانی حروف کندہ ہوتے تھے۔ لیکن بعد میں اوستی حروف بھی کندہ ہونے لگے۔ سکوں
بادشاہوں کے نام نہ ہوتے تھے صرف "اشک" کندہ ہوتا تھا۔ اس لئے یہ معلوم کرنا
ہے کہ کس کس بادشاہ کے دور سے تعلق رکھتے ہیں۔ اکثر "سکوں" پر "اشک" اور
شہید ہوا کرلی جی جیسے ایک عوامی جہاں پر چھپنے ہوئے دکھایا جاتا ہے اس کے ہاتھ
کمان ہوا کرتی تھی۔ بعض سکوں پر اس کے ہاتھ میں عقاب بھی دکھایا گیا ہے۔

جہاں تک کسے کے حد پر تانبہ تھوڑی دیر کے لئے راجا پھر وہاں سرائے کے مالک
قاصد کر کے کہنے لگا۔ دیکھ میرے بھائی اب میں تھے اشکانوں کے راجہ کے حلقہ
بانا ہوں۔ میں تمہیں یہ جانا چاہوں اشکانی تو یہ تھے۔ اب یہ ہم ان کے ان علاقوں
دارد ہوئے تو یہ قدیم اراکوں کی طرح چاند۔ سونے اور ستاروں کی پرستش کرتے تھے
سونے کو وہ سترکھتے تھے اور اسے کتبے کا ٹھکانہ خیال کرتے تھے۔ سونے طرح ہونا تو ہر
کے لئے اس کے سامنے سرگرم کرتے آداب کے نام پر قربانی دے دیں یا زہر دیتے تھے۔
جب ان لوگوں کا ایمان کے قدیم باشندوں کے ساتھ میل جول ہو تو یہ ان کے وہ
دیکھی ہرزہ کی پرستش کرنے لگے۔ ہرزہ ان کے نزدیک سب سے بڑا خدا تھا۔ ہائی

معبود ہرزہ کے نائب کہے جاتے تھے۔ ان اشکانوں کا مذہب ارتشت کے مذہب سے
بہت تک جاتا تھا۔ البتہ وہ ارتشتوں کے خلاف مردوں کو جلا دیتے ہیں۔ شروع
میں ان اشکانوں نے اپنے مذہب کی انفرادیت قائم رکھی۔ لیکن بعد میں انہوں نے
ارتشتی مذہب اختیار کر لیا۔ ایرانیوں کی دیکھا دیکھی اشکانی ہرزہ کے بعد سب سے
اہمیت اپنی دہری الہیہ کو دیتے لگے۔ جگہ جگہ اس دہری کے لئے معبد تعمیر کئے گئے۔
سے بڑا معبد کہاں شہ کی مشرق سمت کنگاور نام کے کوہستانی علاقے کے اوپر ہے۔ اس
کا نام سن لو ہے یہ یونانی فن معماری کا نمونہ ہے یونانی اسے آریکس بھی کہہ کر پکارا
ہیں۔ اور اسے ڈا ہنا یعنی دہری الہیہ کا معبد خیال کرتے ہیں۔ اس معبد کا وسیع پیمانہ
میں ہے۔ اطراف میں چھوٹے چھوٹے برآمدے بنے ہوئے ہیں۔ معبد کے ستون بھی

وہ سنی مسئلے کے پورے پورے چھوٹے کو تراش کر بنائے گئے ہیں۔

اس دہری الہیہ کا وہ سرا یا معبد جہاں میں ہے۔ اس کا نام بھی دہری رکھا گیا
ہے۔ جہاں پر پھل آکر قربانیاں پیش کرتے ہیں تاکہ دہری الہیہ ان سے خوش رہے۔ ایک
مذہب کی سکران یعنی طلبہ کس نے اس معبد پر حملہ آور ہو کر جہاں جس قدر دولت کے
اہل اور سونے اور جواہرات کے ذخائر جمع تھے وہ لوٹ لئے تھے۔

جہاں تک کہنے کے بعد یہ مختلف خاموش ہو گیا پھر وہ دوبارہ بولا اور سرائے کے مالک کو
قاصد کر کے کہنے لگا دیکھ میرے بھائی اشکانوں سے متعلق جس قدر معلومات میں
ہیں ان سے کتنا فائدہ میں نے جیسے ہا دی ہیں اب تم مجھے اجازت دو کہ میں کمرے میں جا
رام کر سکوں۔ اس پر سرائے کے مالک نے سکراتے ہوئے یہ بات کے ساتھ معاملہ کیا

جواب میں یہ بات اس کے پاس سے اٹھ کر سرائے میں اپنے کمرے کی طرف چل دیا تھا۔
یہ بات جوں ہی اپنے کمرے میں داخل ہوا دنگ رہ گیا اس لئے کہ اس نے دیکھا کہ
اس کے ستر پر ایک ایسی لڑکی بیٹھی تھی جو کائنات کی ہے اور اس کے درمیان جیسے
سے خوابوں جیسے پھل۔ پھول کیوں سے گھرے۔ لیکن میں تخیلوں کے رنگوں جیسے
ہوں کی طرح جیسے زندگی کی گرم ہزاری میں نو فضا پرستوں پر جہنم جیسی پرکشش۔
مکے کے دریاں جیسوں میں حقیقی اشکانوں کی طرح حیرت انگیز شکل اور وقت کی تھکی میں
میں فہ اور ساروں کے دہر کی سی نو فضا۔ آکاش سے دھیرے دھیرے برقی فضاؤں کی
غباریں بھی آرمندوں کے چاند کی طرح شہاب اور فرشتوں کے حساب میں قربوں کے
صدا بھی دھیرے دھیرے۔ اس کی کشادہ جیسے لابی پلوں والی نلی کرنی آسمانوں میں اس سے
وہ دھڑکنے نو فضا پرستوں لہجہ ہے جیسے جیسے اس کے بازو سرخ ہونٹوں پر لگا تھا اس
سے جسم کی ساری حدود اور تن کی پوری شیریں اور طعاس آکر جمع ہو گئی ہو۔

یہ بات تھوڑی دیر تک اس لڑکی کو بڑے غور۔ بڑی توجہ سے دیکھتا رہا۔ پھر تھوڑا سا
کے بچا اور لڑکی کو قاصد کر کے پوچھے لگا۔ تم کون ہو اور کیوں میرے کمرے میں داخل
ہوئی ہو۔ وہ لڑکی یہ بات کے اس سوال کا کچھ جواب دینا ہی چاہتی تھی کہ اسی لمحہ ایک
دوسرے اس کمرے میں داخل ہوا۔ اس نے اپنے لڑکوں کی شکل کرنے میں بیٹھی ہوئی
اس لڑکی سے حیرت انگیز طور پر ملتی جلتی تھی۔ لگا تھا وہ اس لڑکی کا بڑا بھائی ہو۔ اس لئے
۔ وہ لڑکی اپنی عمر کے ایسے جیسے میں تھی جہاں جہنم اور دنیا ایک دوسرے سے لگے ملتے
ہیں۔ کمرے میں داخل ہونے والا وہ لڑکا اس بولا اور یہ بات کو قاصد کر کے کہنے لگا۔

دیکھ سنی کے نمائندے میرا نام شریں ہے اور یہ جو تمہارے ستر پر لڑکی بیٹھی ہے

میری چھوٹی بہن ہے اور اس کا ہم کیرش ہے۔ ہم دونوں انہیں نہیں بلکہ انسانی روپ میں
تھارے سامنے ہیں۔ ہمارا تعلق جنوں کی نسل سے ہے۔ لیکن ہم دونوں بہن بھائی بلکہ چچا
بھو کو صرف بس اپنے دشمنوں سے بچنے کے لئے ہمدردی طرف پلے آئے ہیں۔ اور
امید ہے کہ تم ہمارے دشمنوں سے ہماری اس بہن کی حفاظت ضرور کرو گے۔ یہاں
کیرش سے لگائیں بنا کر شلیں کی طرف دیکھا پھر کسی قدر زری میں اس نے پوچھا ہمدرد
دشمن کون ہیں اور کیوں وہ ہمدردی بہن کی جان کے ورپے ہیں۔ اس پر شلیں پھر بولا
کہنے 6۔

دیکھ نیکی کے لحاظ سے۔ میں اور میری بہن کیرش دونوں جانتے ہیں کہ ہمدرد
یونانی ہے۔ اور ماضی میں تم اپنی بڑی بھائی کے ساتھ عواذیل اور اس کے رفقاء کے
برسر پیکار رہے ہو۔ عواذیل کے بلکہ ساتھی میری اس بہن کے ورپے ہیں وہ اس کا
نہایت شادی کرنا چاہتے ہیں جبکہ کیرش قلعی طور پر ان لوگوں کو پسند کرتی ہے۔ وہ
کے لحاظ سے میں تم پر یہاں یہ بھی مت واضح کرنا چاہوں کہ عواذیل اور اس کے ساتھی
کے برخلاف میں اور کیرش دونوں بہن بھائی وہ انتہیت پرست ہیں اور مدائے واحد کی
اور وحدت کے سوا کسی کو بھی اس لائق نہیں سمجھتے۔ اس لحاظ سے بھی عواذیل
اس کے ساتھیوں سے ہماری دشمنی ہے۔ عواذیل اور اس کے ساتھی ہمارے مقابلے
طاقت ور اور زیادہ دوازدست ہیں۔ ہم نے بہت بار دوازدنی نہیں ہمدرد سے سامنے
دکھائی نہ دیا جو عواذیل سے مقابلے میں ہماری مدد کر سکے۔ اب تم ہی میری بہن کیرش
عواذیل کے ساتھیوں کے علم اور حکم سے بچا لیتے ہو اگر تم نے اس فی مدد کرے سے
کر دو تو عواذیل کے ساتھی اسے نہایت اٹالے جائیں گے اور اسے بے امید کر دے
گے۔ کیا ایک نیکی کے لحاظ سے ایک مدد انتہیت پرست انسان کی حیثیت سے تم یہ
گے کہ مدائے واحد کو مارنے والی کسی لڑکی کو بدی کے گمان سے بے امید کرتے پھر
میں اور میری بہن کیرش بھی استدعا لے کر ہمدرد سے پاس آئے ہیں۔ میں تو کسی
طرح اپنے دشمنوں کے درمیان گزارا کر لوں گا اس لئے کہ وہ میرا کیا بگاڑیں گے
کیرش کی آمد۔ اس کی صحت کو اس سے خلیہ ہے۔ لہذا میں اسے ہمدرد سے پاس
ہوں۔

دیکھ نیکی کے لحاظ سے۔ کیرش کو اپنے ساتھ رکھو اس کی حفاظت کرو یہ بھی نیکی
ایک کام ہے۔ اگر تم اس سے شادی کرنا چاہو اور اسے اپنی بڑی بھائی تو یہ کیرش ہی
میری بھی خوشی کا باعث ہو گا۔ اور اگر تم کیرش سے شادی نہ کرنا چاہو اور اسے اس

کہہ دے اسے نیکی کے کاموں میں اپنا ایک ساتھی بنا کر ہی اپنے ساتھ رکھو۔ میں سمجھتا
ہوں۔ تم ہماری اس احساس کو ٹھکراؤ گے نہیں۔ یہاں تک کہنے کے بعد شلیں جب
بولی ہو تو بھائی نے دیکھا کہ کیرش بے چاری بڑی اچھا تیز نظروں سے یونانی کی
دیکھ رہی تھی۔ اس موقع پر بھائی بولا اور کہنے لگا۔

یہ شلیں اور کیرش مجھے پہلے اپنے ایک ساتھی سے مشورہ کرنے کا پھر میں تم دونوں
بھائی کو کوئی جواب دوں گا۔ اس پر کیرش فوراً بولی اور کہنے لگی۔ ساتھی سے اگر آپ
اطلا بلیا ہے تو آپ بے شک اس سے مشورہ کریں اس پر یونانی نے حیرت انگیز
کیرش کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔ تم ایسا کے متعلق کیسے جانتی ہو۔ اس پر کیرش
اور کہنے لگی۔ ایسا کہ تو ہم ایک عرصے سے جانتے ہیں۔ یہ کہ آپ ایسا ہی کی مدد
کا کٹھن عواذیل اور اس کے کشتوں کو مار رہے ہیں۔ اور عواذیل اور اس
ساتھیوں کے ہاں ایسا کا اکثر و بیشتر ذکر ہوتا رہتا ہے۔ لہذا ایسا نام کی ہر آپ کے
وقت ہے اس سے ہم طوب آگے ہیں۔ بھائی کے چہرے پر کیرش کے ان الفاظ سے
بھائی مسکراہٹ نمودار ہوئی۔ پھر وہ اپنے کمرے سے باہر نکلا ہوا بولا۔ تم دونوں بہن
بھائی میں روکو۔ میں مشورہ کرنے کے بعد نہیں جہاں رہا ہوں۔ اس کے ساتھ ہی بھائی
کمرے سے نکل گیا تھا۔

میں نے سے نکلنے کے بعد یونانی ایک اوٹ میں گیا پھر اس نے ایسا کو پکارا۔ اس کے
پاس جا کر کہنے پر ایسا نے اس کی گردن پر اپنا ریشی لمس دیا۔ پھر وہ بولی اور کہنے لگی۔
یہ بھائی میں ہمدرد۔ شلیں اور کیرش کے دو بہان ساری محکم بن چکی ہیں اگر میں
بھائی پر میں تو تم کیرش اور شلیں کے تعلق مجھ سے کچھ پوچھنا چاہو گے۔ اس پر یونانی
نے ہونے کہنے لگا ایسا ہمدرد اچھا دوست ہے۔ تم کو یہ کیرش اور شلیں کیسے ہیں
شلیں کے کہنے پر مجھے کیرش کو اپنے ساتھ رکھ لینا چاہئے! کہیں۔ اس پر ایسا بولی اور
کہنے لگی۔ جہاں تک شلیں اور کیرش کا تعلق ہے یہ واقعی دونوں بہن بھائی مظلوم ہیں۔
شلیں کیرش کو ہمدرد سے پاس رکھنا چاہتا ہے۔ تو بے شک دیکھو یہ ہمدرد نے خطرناک
ہیں۔ ہمدرد نے تقویت کا ہی باعث بنے گی۔ چونکہ کیرش کا تعلق جنوں کی جس سے
ہمدرد ہمدردی طرح یہ بھی مانق القلوبت قوتیں رکھتی ہے۔ اور عواذیل اور اس کے
دشمنوں کے خلاف ہمدردی بہترین مددگار اور معاون ثابت ہو سکتی ہے۔ یہ دونوں بہن بھائی
ہمدرد کے ساتھ دھوکہ اور قریب میں کریں گے۔ اس لئے کہ دونوں ہی عواذیل اور اس کے
دشمنوں کے سامنے ہوئے ہیں۔ شلیں تو داپس اپنے مسکن کی طرف چلا جائے گا۔ یہ

خیال میں یہ صرف کیرش کو تھامے پاس چھوڑے گا۔ یہاں تک کہنے کے بعد ایسا
خاصی ہوئی تو یہ جگہ اسے غائب کر کے کہنے لگا۔

دیکھ ایسا۔ تھامی جھنگو جاتی ہے کہ یہ شلیس اور کیرش دونوں میرے لئے تھامی
اور آئے والے دونوں میں میرے لئے خطرہ ثابت نہیں ہوں گے۔ لہذا میں کیرش کو
ساتھ رکھ لیتا ہوں لیکن میں فی الحال اس سے شادی نہیں کروں گا۔ یہ میرے ساتھ
میں اس کے احوال اور اس کے غلاموں اور اس کے چڑوں کا جائزہ لوں گا۔ جب یہ
معیار پر پوری اترتی تو پھر میں اس سے شادی کر کے اسے اپنی بیوی کی حیثیت سے
ساتھ رکھ لوں گا میرے خیال میں ماضی میں جس طرح یہ سامی ہڈی ہڈی اور سوانہ
ایسے ہی میرے لئے کیرش ایک بہترین ہڈی ہڈی ہو گا۔ اس پر ایسا ہونی اور اسے
تھامی اندازہ درست ہے اگر ہم فی الحال اس سے شادی نہیں کرنا چاہتے تو نہ سہی۔
ایک تھامی۔ چلی تھامی کی حیثیت سے اپنے ساتھ رکھ لو۔ اور اگر تم دیکھو
تھامی معیار پر پوری اترتی ہے تو تم اس سے شادی کر لیتے۔ اب تم میرے کی طرف
وہ دونوں بن بھائی بنی ہے جہاں سے تھامی انکار کر رہے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی
ہلا ساس دیتی ہوئی چلی ہو گئی تھی جبکہ یہ جگہ اس اوت سے نکل کر دوبارہ اپنے
میں داخل ہوا۔ اور شلیس کو غائب کر کے کہنے لگا۔ دیکھو شلیس میں ایسا سے تھامی
چکا ہوں۔ اس نے تم دونوں بن بھائی کو واقعی مظلوم اور ضرورت مند بنا دیا۔
دونوں بن بھائی میرا ہی لیلے سنو۔ اگر تم بندہ کرو تو کیرش کو میرے پاس چھوڑ دیتے
میں عزائل اور اس کے ساتھیوں سے اس کی پوری پوری حفاظت کروں گا۔ شلیس فی
یہ میرے ساتھ ایک ماضی کی حیثیت سے رہے گی میں اس سے شادی نہیں کروں گا۔
اسے اپنی جان اور اپنے جسم کا ایک حصہ سمجھ کر اس کا خیال رکھوں گا۔ اور
حفاظت کروں گا۔ کو کیا میری یہ تجویز تمہیں حصور اور قبول ہے۔ شلیس سے پہلے ہی
اپنے ہون پر گہری اور پراثر مسکراہٹ نکھیرتے ہوئے کہنے لگی۔

دیکھتے ہیں آپ کی یہ تجویز منظور ہے۔ شلیس بھائی واپس اپنے مسکن چے جائے
میں اگلی آپ کے پاس رہوں گی۔ میں آپ کے معیار پر پوری اترنے کی کوشش کروں
اس لئے کہ میں آپ کے ساتھ آپ کی بیوی اور آپ کی زندگی کی ماضی کی حیثیت سے
رہنا چاہتی ہوں۔ اور اپنا یہ مقصد حاصل کرنے کے لئے میں آپ کے معیار پر پوری
کی کوشش کروں گی۔ کیرش کا جواب سن کر یوٹاف خوش ہو گیا تھا۔ پھر وہ دونوں میں
کا غائب کر کے کہنے لگا۔

تم دونوں میں بھائی بنو۔ میں تم دونوں کے لئے کھانا کھانا ہوں کہ تم میں خود تم
کے مالک کے ساتھ کھانا کھا کر آیا ہوں اس پر شلیس فوراً بولا اور کہنے لگا۔ یوٹاف
بھائی تھامی ہے۔ شلیس۔ تھامی ہے۔ یہ وہ بھائی ہے تم کیرش کو اپنے ساتھ رکھنے پر
میں گئے ہو۔ دیکھو میں تو اب یہاں سے رخصت ہوں گا۔ میں صرف کیرش ہی کو
پاس چھوڑنے آیا تھا۔ اس کیرش نے کھانا کھانا ہے اس کے کھانے کا اگر آپ
میں تو آپ کی بھائی۔ مجھے اجازت دیں میں اب رخصت ہوں گا۔ اس کے ساتھ
میں گئے پورا یوٹاف کے ساتھ وہ لپٹ گیا یوٹاف کی پشتی پر ایک طویل برس۔ اس
پھر وہ اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لایا اور وہاں سے غائب ہو گیا تھا۔

شلیس کے جانے کے بعد یوٹاف نے کیرش کی طرف دیکھتے ہوئے کہا دیکھ کیرش تو یہاں
میں تھامی نے کھانا لے کر آتا ہوں۔ اس پر کیرش اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی اور
اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگی۔ آپ کو دعوت کرتے ہیں ضرورت نہیں۔ میں آپ
ساتھ بیٹھے جاتی ہوں وہیں کھانا کھالوں گی۔ اس پر یوٹاف نے لگا اگر ایسا ہے تو پھر آؤ
ساتھ۔ کیرش چپ چاپ یوٹاف کے ساتھ ہوئی۔ کیرش کو اسے کر یوٹاف سرائے کے
کے پاس آیا اور اسے غائب کر کے کہنے لگا۔ دیکھ میرے بھائی جس وقت میں میرے
میں بیٹھ کر رہی کروا تھامی ماضی کی کیرش مجھ سے ملنے اور بیٹھی ہوئی تھی۔ یہ
میں سے ساتھ ہی رہے گی اس پر سرائے کا مالک بڑی خوشی اور مسرت کا اظہار کرتے
ہوئے یوٹاف میرے عرض کیا تم اس کیرش سے شادی کر لو گے۔ اس پر یوٹاف
فرماتے ہوئے کہنے لگا ارادہ تو ہے لیکن ابھی میں ایسا نہیں کروں گا۔ فی الحال تم اچھا سا
تھامی اور اس لئے کہ کیرش کو صوبہ لگی ہے اس پر سرائے کے مالک نے پہلی ہی بیوی کی
ساتھ کرتے ہوئے کہا تم دونوں یہاں بیٹھو۔ میں کیرش کے لئے کھانا کھانا ہوں۔
میں کیرش کو لے کر اس میں بیٹھ گیا۔ پھر سرائے کے مالک نے کیرش کے سامنے کھانا
کھانا اور کیرش چپ چاپ کھانا کھانے لگی تھی۔ اس دوران یوٹاف اٹھ کر سرائے کے
کے پاس آیا اور اسے کہنے لگا۔

یہ میرے بھائی۔ میرے کہنے میں کیرش کے لئے ایک اور بیڑ لگوا دو اس لئے کہ
میں مسئلہ میرے ساتھ ہی رہے گی۔ سرائے کا مالک خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہنے
لگا کہ تم دونوں یہاں رہو۔ میں ابھی اپنے غلاموں کو بھیجا ہوں۔ سرائے کے
ساتھ ایک اور بیڑ لگاتے ہیں اس کے ساتھ ساتھ وہاں
رہ کر تو شک خانے کی طرف چلا گیا تھا۔ جبکہ یوٹاف دوبارہ کیرش کے سامنے

—

میراث کے مالک نے اپنے ملازموں کے ذریعے یونٹ کے کمرے میں کیرش بھی بستر لگوا دیا تھا۔ کھانا کھلانے کے بعد یونٹ کیرش کو اپنے کمرے میں لے آیا۔ اپنے اپنے بستر پر آرام کرنے لگے تھے۔



ایران کی نئی سیاسی سلطنت کے پہلے حکمران اردشیر نے اپنی حکومت کو دائمی محکم کرنے کے بعد رومنوں سے انتقام لینے کا ارادہ کر لیا جو ان کا بی بی دور میں ایران پر شاندار مصیبتوں آلوں اور ہتھیوں کا باعث بنے ہوئے تھے۔ اپنے اس مقصد کو کرنے کے لئے اردشیر نے پہلا قدم یہ اٹھایا کہ سب سے پہلے وہ اپنے جوار ملکوں میں لایا اور دیہاتے فرات کو اس نے عبور کیا۔ اور جس قدر رومن جہت و جہد کے اندر مارے روموں کو تشویش کرنے کے بعد اس نے ان علاقوں پر قبضہ کر لیا۔ اردشیر کے دور حکومت میں روموں کا شہنشاہ انٹریکس سیور تھا۔ ان کے بعد اردشیر کی فتوحات کا دم ہوا تو ان سے اردشیر کے پاس اپنے سفیر بھیج کر کلام اردشیر کے لئے مناسب کیا ہو گا کہ وہ اپنی ملکیت پر حق قاحت کر لے اور روم پر قبضہ جاتے۔ قبضہ کرنے کی ہرگز کوشش نہ کرے۔

الکیرینڈ نے ارد شیر کو یہ بھی پیغام بھجوایا کہ اگر وہ ایٹانے کو چمک میں اٹکا
خواب دیکھ رہا ہے تو یہ اس کی نگاہوں کا دھوکہ اور قریب ہے الکیرینڈ نے یہ
دی ہے کہ اگر ارد شیر نے اپنے اطراف میں فتوحات کا دائرہ وسیع کرنے کی
استعدادوں کی تحسین، شانِ سلطنت سے نبھ کر کیا ہوتا ہے گا۔

ایگزیزڈز نے یہ بھی دھمکی دی کہ اگر ارد شیر ٹیل کے وحشی قبائل کے قوتحات حاصل کرنے کے ساتھ اپنی مہلتی سرزمینوں میں بھی کامیاب رہا ہے تو رکنا چاہئے کہ وحشی قبائل کے مقابلے میں رومیوں کے ساتھ جنگ کرنا انتہائی خطرناک قرار ہے۔ اس کے علاوہ ایگزیزڈز نے قاصدوں کے ذریعے سے ارد شیر رومن شہنشاہ آگستس نراجن اور دوسرے حکمرانوں کی ایران کے خلاف قوتحات دلائیں جو انہوں نے ایران کے بعض علاقوں کو تہہ و بالا کر کے حاصل کی تھیں۔ ارد شیر ایگزیزڈز کی ان دھمکیوں میں تہہ والا حسن قتل ایگزیزڈز کا یہ چارہ نہایت برہم اور براہ فروخت ہوا لہذا ایگزیزڈز کی اس دھمکی کا جواب دینے کے لئے

۱۔ (نیکل)۔ طاقت ور اور مسلح لوجان مرصع ٹھونڈوں پر سوار کر کے سفارت
 لے کر۔ کئے یہ چار سو سوار رومن شہنشاہ الیگزینڈر سے ملے اور اردشیر کا پیغام
 پہنچانے ایسیا کے جن جن علاقوں کو غصب کر رکھا ہے وہ ملکات ایران کا
 لئے مناسب ہیں ہو گا کہ رومنوں کی حکومت ان سارے علاقوں کو ایران کو
 ۔ اور صرف اتنی پر ہی اکتفا کرے۔

۱۔ ان حوالوں کا یہ بیجا من کرخت برہم ہے اور سفارتی کراہ کو ہلانے
۲۔ اس نے ابن سارے ایرانی حوالوں کو مداح میں ڈال دیا تھا۔ اور ساتھ
۳۔ اندیشہ کے خلاف جگ کرے کے لئے ریاست تیاراں شہر کر دیں

۱۰۔ بی مسکری چاروں کھل کر تے ہو۔ روس شمشادہ ایلکریڈر نے ایک بہت
 ۱۱۔ ان ٹکڑوں کو اس نے تین حصوں میں تقسیم کیا۔ ایک ٹکڑا اس نے اپنے
 ۱۲۔ اس کی سرحدوں میں آؤر بائیں پر حملہ آور ہونے کے لئے روانہ کیا۔ دوسرا ٹکڑا
 ۱۳۔ اپنے ٹکڑے کی برابری میں اسے شوش شری طرف روانہ کیا۔ تیسرا ٹکڑا
 ۱۴۔ نے ارمین کے وسطی حصوں پر حملہ آور ہو کر کے لئے جی جی سے
 طرف بڑھا۔

۱۔ ناظرِ خود یا یہاں پر حمد اور ہوا تھا اسے شروع شروع میں کچھ کاسا جیوں
ملے۔ اس لئے کہ خود یا یہاں میں اور شیر کا جرنیل جو دونوں کے مقابلے میں
مکاب کا انا تجربہ نہیں رکھتا تھا۔ تاہم اس کی دوسری شہادت اور جو اموی پر کسی
شب نہیں کیا جاسکتا تھا۔ دھار جنگوں میں وہ بہ شک دونوں کے مقابلے
میں ہوا۔ بالآخر اس نے اور اور حصے کے "یا یہاں پر حمد اور ہونے والے
بچے بننے پر مجبور کیا۔ یوں ہی دوسرے بچے بنے تو ایرانی لشکر نے اس کو غوری
ہاکہ دو من مہولان جنگ چھوڑ دیا جسے مجبور ہو گئے تھے۔

ہوں گا جو لشکر شوقی شہر پر حملہ توڑ دینے کے لئے پہنچا تھا اس کے مقابلے پر آیا۔ اپنے پہلے ہی حملے میں اردشیر نے اس خونخواری۔ اس قدر سختی کے ساتھ اس کا کہ اس نے دمنوں کی صفیں کی صفیں درہم برہم کر کے رکھ دیں۔ اور نواح کے باہر کھلے میدانوں میں اردشیر نے دمنوں کو پسا ہونے پر مجبور کیا۔ چنے ہوئے دمنوں کا اردشیر نے تعاقب کیا اور دمنوں کی اکثریت کو اس سے تھک رہا تھا۔

شوش کے مقام پر رومنوں کو بدترین شکست دینے کے بعد اردشیر ہنری رگاری نے اپنے اس فکرمند کے لئے پہنچا تھا جو دسلی ایران میں دوسرے شہنشاہ اسکندر کے قتل کرنے کے لئے تیار کیا گیا تھا۔ ابھی دوسرے شہنشاہ اسکندر نے ایرانوں کے اس فکرمند کو بھی نہ کیا تھا کہ اردشیر بھی اپنا فکرمند لے کر وہیں پہنچ گیا دسلی ایران میں اسکندر کے تحت کام کرنے والے رومن فکرمند کو شکست ہوئی اور دوسرے شہنشاہ اسکندر شکست اٹھ کر بھاگ کر ہوا۔

اس طرح تمام دوسرے شہنشاہ اسکندر ایٹانے کو یکے سے ایرانوں کو ٹالنے کے لئے آیا تھا وہاں اسے ملو پہنچی اسٹیر کئی پڑی اور اپنی جان کے لئے پڑ گئے۔ اس موقع رومنوں کی بددلی اور شکست سے فائدہ اٹھ کر اردشیر نے چاہتا تھا ایشیا میں جس قدر رومنوں کے مقبوضہ جہت تھے وہ سارے جس قدر کے رومنوں کو ایشیا سے نکل جانے پر مجبور کر سکتا لیکن نہ جالے اردشیر نے ایسا کیا۔ کیا ہر حال رومنوں کو بدترین شکست دینے کے بعد اپنے حق فکرمند کے ساتھ اردشیر نے آریسا کا رخ کیا جو بیٹ ایران کی اطاعت فرما رہا اور پھر جب بھی یہ فکرمند ایران کے خلاف رومنوں کا ہاتھ دیتے کے لئے آتا ہوا تھا۔ آریسا بھی ایرانی اور رومنوں کے مابین حکومت برپا کر رہا تھا اور ایک مستقل حکمران ہوا تھا۔

آریسا کا حوالہ ان دنوں ایک شخص حاصل ہوا۔ اسے جب خبر ہوئی کہ ان دنوں مملکت کا بادشاہ اردشیر آریسا پر حملہ آور ہونے کے لئے پیش قدمی کر رہا ہے تو وہ اپنے فکرمند کے ساتھ لڑا اور اردشیر کا مقابلہ کیا۔ کوہستانی سندھ کے اندر آریسا کے حکمران اور حسد اور سامانی سلطنت کے پہلے بادشاہ اردشیر کے درمیان کچھ عرصے جنگیں ہوئی رہیں لیکن اردشیر ان کو ہستانی جنگوں میں کوئی خاص کامیابی حاصل نہ کر سکا۔ آخر اردشیر نے آریسا کے حکمران حسد سے ایک مسئلہ سامنے کر دیا کہ اسے حسد کو مرگ کراد اور در پردہ حسد کو بعد میں اس نے قتل بھی کرادیا۔ حسد کے قتل کی خبر پہنچی تو اہل آریسا نے ہتھیار ڈال دیئے اور یوں اردشیر کا آریسا پر قبضہ ہو گیا۔

اردشیر نے قتل انگلی حکمرانوں اور اس کے سرداروں نے آریسا والوں سے سلوک کر کے نفرت کے جھگڑے ہوئے تھے۔ انکال اگرچہ شروع شروع میں ذرا تشدد ہی مذہب کے پیروکار تھے لیکن رفتہ رفتہ وہ قدیمی آریسا کے مذہب کے مطابق ستاروں سیاروں کی پرستش کرنے لگے تھے۔ انہوں نے آریسا کے آتش پرستوں کو قدیم مذہب کی طرف رجوع پھانساں پر غصوں بھی کیں ان کی غصوں کا یہ اثر ہوا کہ آریسا

لکھنے پر گئے اور آتش پرستوں کے معبود اور مذہبی پیشوا اشکانوں سے سخت ہو گئے تھے۔

ان دنوں کے لئے اردشیر نے انہیں آتش پرستی پر قائم رہنے کی اجازت دے دی۔ انکال شہزادوں اور امراء کو سوت کے گھاٹ اندر دیا جو آریسا میں پناہ لئے ہوئے تھے۔ ان سے بعض جو بچ گئے وہ بین اشریں ہندوستان اور افغانستان کی طرف بھاگ گئے۔

سنہ ملک میں ایک جوق کا کام کرنے کے لئے آتش پرستی کو سرکاری مذہب قرار دیا گیا۔ آتش کدے جو سود پڑتے ہیں پھر سے مذہب کے جائیں معدوم کا۔ ان میں جاگیریں عطا کیں۔ آتش کدوں کے اخراجات پر سے کرنے کے لئے زمینیں بخشیں۔

سنہ علاوہ اس نے ذرشت کے دین کے علاوہ کو ختم دیا کہ ذرشت کی قدیم اوستا راہ جمع کر کے اسے از سر نو مرتب کریں۔ چنانچہ ان علاوہ کی جدوجہد اور اوستا پھر مرتب ہوئی اور اسے اردشیر نے مستند اور مصدق مناب قرار دیا۔ ذرشت میں ذرشت کے دین کی اشاعت کے لئے اپنے امرا اور حکمرانوں میں بھی جاری کیے۔

سنہ نے ملی امور کی طرف توجہ بھی دی اور حکومت کی بنیادیں مضبوط کرنے کے لئے اس میں خود عقائد قائم مقرر کرنے کا طریقہ بھی ختم کر دیا۔ اس کی وجہ سے اس نے سرانجام دے رہے تھے۔ اس کے علاوہ اس نے معبود مرکزی حکومت کے سب مانگوں پر اقدار اعلیٰ حاصل تھا۔ آتش پرستی کو سرکاری مذہب قرار دینے کے بعد اس کی مرکزیت کے کام میں اور زیادہ ترقی ہوئی۔

سنہ نے لوگوں کو مختلف طبقوں میں تقسیم کیا۔ سرکاری ملازموں کی درجہ بندی کی۔ عامہ کے ادارے قائم کیے۔ قدیم ایرانی شہنشاہ دارپوش کی طرح اردشیر نے مایاویوں کا فکرمند حکم کیا جس کا نام اس نے فکرمند حادواں رکھا تھا۔ یہ فکرمند حادواں کے مسئلہ پر سلام کے باعث ہوا تھا۔

سنہ عقیدہ تھا کہ ملک کی حالت فوج کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی۔ اور زور و مال ترقی کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا۔ اس لئے اس نے فوج اور زراعت پر توجہ دی۔ اور محصولات میں کمی کر دی۔ اس کی دلی تمنا تھی کہ ملک شہل اور رعایا میں امن چنانچہ اس نے عدل و انصاف کو بھی کبھی ہاتھ سے نہ جانے دیا۔ مذہب

پرستی اور بدل و انصاف کی جو روایات اردشیر نے قائم کیں وہ اس کے جانشینوں کے مشعل راہ کا کام دیتی رہیں۔

اردشیر بڑا دیکھ و دانشمند اور مستقل مزاج اور وسیع الطرف حکمران تھا۔ اس نے مملکت کی تمام مختلف جماعتوں کو اپنا ہی خوب بھلا اور من مشرقی ممالک کو بھی سلطنت میں شامل کیا جنہوں نے اس سے پہلے بھی مملکتوں کا تسلط نہیں کیا تھا۔ اس نے اپنی مملکت میں جو سیاسی اور مذہبی نظام رائج کیا وہ اتنا پائیدار تھا کہ یہ چار سو سال تک رہا۔

اردشیر کی کامیابی اور اس کی مملکت کا پختہ ہونا غیرات سے بھی چلتا ہے جو اس نے کیں۔ اس نے آٹھ شہزادہ اپنی مملکت کی نسبت سے بنائے۔ سب سے پہلے اس نے سیوی شہر کی ازسرنو تعمیر کی اور اس کا نام دے۔ اردشیر کے ہم سے موسم قبل اس کے مملکت اور اس نے اپنے نام کی نسبت سے اردشیر خورہ۔ اردشیر۔ راسم اردشیر جیسے شہزادہ کے۔ اس خورہ میں آبد ہوا دہا پینے کو ہر آبد شہر کا تھا۔ یہ شہریوں کو اوقات آبد کر کے اس نے اپنے نام کی نسبت سے اردشیر خورہ رکھا۔ اس کا مطلب ہے شہر اردشیر اپ کے فیروز آبد کے نام سے موسوم ہے۔ اس کے علاوہ اس نے ایک حوزہ خورہ دستل میں کیا جو بعد میں شولہ اورو گسایا۔ اس کے علاوہ اردشیر نے ایک آبد۔ بوز اردشیر۔ اور اردشیر آبد شہر آبد کے یہ محنت آبدی شہر اسلامی دور میں بھروسے نام سے یادوار آ۔ اور سورجیں کا خیال ہے کہ خورہ زم شہر بھی اسی اردشیر نے ہی سلطنت۔

اس کے علاوہ ملکہ کھدائی میں اردشیر کی یادگیری بھی ملی ہیں۔ اس میں مشہور یادگار چٹانوں پر نقش ہے جس میں ایرانیوں کا جدا آہور مزہ اور اردشیر گھوڑے سوار ہیں گھوڑے سوار و سدا سے مزین ہیں اور وہ گھوڑوں میں فرق اس قدر ہے کہ بادشاہ کے گھوڑے کے سبز بندھن تختیاں نظر آتی ہیں جس پر شیروں کے چوہوں کی تصویریں ہیں۔ لیکن آہور مزہ کے گھوڑے کے سبز بندھن پر حوروں کی تصویریں ہیں۔ بادشاہ کے پیچھے ایک خواہہ سوا ہے اور اس کے علاوہ ایک مسیح شخص اور آٹھ گھوڑے کے پاؤں پر گرا ہوا ہے۔ سورجین کا خیال ہے کہ گھوڑے کے پاؤں پر مسیح شخص مملکت سلطنت کا آخری بادشاہ اردوان ہے جسے شکست دے کر اردشیر نے سلطنت کی بنیاد رکھی تھی۔

مرنے سے پہلے اردشیر نے اپنے بیٹے شہزادہ کو باپ نصیحتیں کیں جو انتہائی دور اور مہرت خیر ہیں۔ پہلی یہ کہ طاقت لشکر کے بغیر مل و دولت کے بغیر مل و

جیر۔ ذراعت عدالت اور حسن سیاست کے بغیر ترقی نہیں کر سکتی۔

دوسری یہ کہ جس اور کسے کو اپنا شہر مت بنانا۔

تیسری یہ کہ لوگوں کی رسد نہ دو تاکہ تمہیں بھی قہ کا سہارا نہ کرنا پڑے۔ مسافروں کو رات کو۔ کیونکہ تمہیں بھی سفر آخرت درپیش ہے۔ دنیا میں دل نہ لگاؤ یہ کسی کو رہا نہیں کرتی۔ دنیا کو ہاتھل ترک بھی نہ کرو کیونکہ اس کے ذریعے عاقبت کے لئے دنیا پر کر سکتے ہو۔

چوتھی یہ کہ حکومت جب بہت مدت لوگوں کے سپرد کی جاتی ہے تو عدالت سے ہٹتا ہے۔ بادشاہ سے رعیت دوری ہے۔ اس بادشاہ سے بہتر ہے جو رعیت سے دور ہے۔

پنجمی یہ کہ بادشاہ ظالم ہو تو آبدی اور خوشحال نہیں رہتا۔ بلکہ بادشاہ ہمارا نصرت کرتا ہے۔ جو خورہ شیر ظالم سلطان سے بہتر ہے۔

ششمی یہ کہ ہر شخص کو ملی ہونا چاہئے یکساں اگر بادشاہ غنی نہ ہو تو وہ ناقابل معافی ہے۔ حکومت پر سب سے زیادہ غور دینی ہوتا ہے۔

ہفتمی یہ کہ بادشاہوں کے لئے اس سے زیادہ اور یاد مشکاک حج ہوگی کہ سر میں کے اور وہ حق کے ایک سر ہو جائے۔

آٹھویں نصیحت یہ کہ بہترین بادشاہ وہ ہے جس سے بے گناہ لوگ آجیں۔

نہم نصیحت یہ تھی کہ سلطنت کی بقا مذہب سے ہے اور مذہب کی ترویج اور اشاعت رحمت سے ہے۔

دسویں نصیحت یہ تھی کہ بادشاہ پر لازم ہے کہ حور اور چشم پاشی کو لوگوں کی تدبیر کا حامی اور نہ تنقید اور قطع حق کرے۔

گیارہویں نصیحت یہ تھی کہ ہم سب جسم واحد کی مانند ہیں۔ کسی عضو کو کوئی راحت نہ دے۔ اس کا اثر تمام اعضاء پر پڑتا ہے۔ تم میں بعض مرنے لگے ہیں۔ جس کی حکومت اعضاء پر ہوتی ہے۔ بعض مبتلا ہوتے ہیں جو نقص رسچروں کو دور کرتے ہیں اور

دوبارہ کو حاصل کرتے ہیں۔ بعض قلب کی طرح ہیں جس سے فکر اور احساس پیدا ہوتا ہے۔ تمہیں چاہئے کہ ایک دوسرے کے کام نہ کرے۔ ہر شخص اپنے سامنے کو نصیحت کر کے رہائی کرے تاکہ خدا اور کینہ سے دور رہے۔

دواہویں نصیحت یہ تھی کہ مذہب اور تخت و تاج کو لازم و حزم سمجھو۔ دونوں ایک کی بقا کا ذریعہ ہیں۔ جس کا کوئی مذہب نہیں ہو سفاک انسان ہے۔

اردشیر کو اپنی رعایا سے بہت بددوستی تھی اس کو جب اطلاع ہوئی کہ اس کی
 میں اہل اشترک سلطنت کی چٹائی کا محل بیان کرنے آئے ہیں تو اس کی دستک میں کر کے
 بارش آسمان سے نہیں برسی تو ہماری حکومت کی بدش ہوگی اور ختم ہوا کہ رعایا کے
 کی تلبی غنائہ شکی سے کر دی جائے۔
 اس طرح سامانی سلطنت کا پہلا بادشاہ اردشیر اپنے عدل و انصاف اپنی دانشمندی و
 فطرت ہندی سے ایک کامیاب حکمران کی طرح حکومت کرنے کے بعد اس دنیا سے
 اس کی موت کے بعد اس کا بیٹا شاہ پور سامانی سلطنت کا بادشاہ بنا۔



ایک روز یونان اور کیرش دونوں تدمر شہر اور سرائے کے درمیان پہاڑوں کے
 کے اندر چل رہے تھے کہ ایک نالے یونان کی گردن پر اپنا بھتی لٹا کر
 لٹس کے آتے ہی یونان سبیل سے لٹا اور ایک جگہ رک گیا کیرش بھی کچھ مٹی چھٹی
 یونان ایک کے ساتھ گفتگو کرتا رہا کہ یہ لٹا اور بھی یونان کے شہر سے شہر
 ہو گئی تھی۔ لٹس اپنے لئے بعد بھاگتا ہوا لٹا کر گئے۔

ایک یونان میں سمجھتی ہے تدمر شہر اور سرائے کے درمیان چھٹی کر
 چل رہی تھی اس شہر میں شہر۔ مگر اور پہاڑوں کے درمیان چل رہی تھی
 پہاڑوں کے درمیان چل رہی تھی اس کی طرف سے نہ پہاڑ تھے اب تدمر شہر
 تدمر شہر کے پاس جا کر نہ رہا نہیں دیکھتے ہیں اور۔ لٹس کی طرف اس
 کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ تدمر شہر میں جو دو کیرش کے بھتی ہیں وہی کی چٹائی
 لوگوں نے ترک کر دی ہے۔ تدمر کی اس کھلی پر عرائیل میں دونوں بددوست اور
 دکھلے۔

یہاں تک کہنے کے بعد ایک تھوڑی دیر کے لئے وہی چل رہا تھا تدمر شہر
 ہوئے کہنے لگی کہ یونان میرے جیب میں تدمر شہر میں اب ہماری کھلی کر
 اب تم احادیہ شہر کا رخ کرو۔ وہاں اس عرائیل نے عجیب و غریب حرکات کر رہی
 شرک کی ابتدا تو اس نے احادیہ میں عروج پر پہنچائی رکھی ہے پر وہاں اس
 یہودی عالم کو بڑی لائیت ہوئے کہ وہاں میں جگہ کر رکھا ہے۔ وہ یہودی عالم و حدائیت
 ہے۔ اور احادیہ شہر میں ہر وقت خدا سے واحد کی زندگی اور اطاعت کی تبلیغ
 ہے۔ پر اس عرائیل نے اسے ایک ایسے روگ میں مبتلا کیا ہے جو اس یہودی عالم

افضل برداشت ہو رہا ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ شرک کے پھیلاؤ اور وحدانیت کے خلاف
 کرنے کے لئے عرائیل نے یہ ناپاک طریقہ اختیار کیا ہے۔

ایک یونان۔ اپنی باوقار عظمت قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے اس عرائیل نے اس
 وہی عالم کے وائیں پاؤں کو سانپ کے منہ کی طرح تبدیل کر کے رکھ دیا ہے۔ جہاں اس
 وہی عالم کے پاؤں کی انگلیاں تھیں وہیں ہوسے ہوسے ڈھیرے سانپ کے سے دانت نکل
 ہیں۔ پاؤں کا درمیانی حصہ خوب پیچھے ہٹ چکا ہے جس کی وجہ سے اوپر کا حصہ جس
 میں دانت نکل آئے ہیں خوب پیچھے ہٹ چکا ہے بڑی مٹی لوہے کی ایڑی کی شکل
 کی ہو گئی ہے جیسے کسی گھوڑے کے سر کا تھپڑ حصہ ہو۔ اب اوپر کا حصہ جہاں سانپ کی
 طرف جب سے ڈھیرے دانت نکل آئے ہیں وہ حصہ دھتے دھتے سے پاؤں کے نیچے آگے
 کی شکل و صورت گھوڑے کے منہ جیسی ہے مانا رہتا ہے۔ اوپر کے حصے کے نیچے کے
 حصے سے وہ یہودی عالم بڑی لائیت چلی نکلتا ہے۔ اس یہودی عالم کو
 اب ہم کہتے ہیں کہ چندی روز ہوئے ہیں تدمر شہر۔ حیدر شہر کے ساتھ تدمر شہر سے
 نکلتا اور احادیہ کی طرف جاتا۔ اپنی سری قوتوں و دست میں مانا اور اس یہودی عالم کی

اس کے ساتھ ہی یونان نے محسوس کیا جیسے ایک کالے س۔ لباس کی جیب میں کوئی
 ہے۔ یونان اس چیز کا جاننا لینے ہی کا تھا کہ ایک چمڑی اور اسے غائب کر کے لئے

یونان میرے جیب میں تدمر شہر میں نے پہاڑ کا ایک ٹکڑا ڈالا ہے اس
 میں راج ہے کہ استعمال کر کے تم اس یہودی عالم و عرائیل کی تکلیف اور لائیت
 حالت دیکھتے ہوئے احادیہ کی طرف کوچ کرنے سے پہلے تم پہاڑ پر تھیں وہی اس
 پہاڑ کو زبیل یاد کر لیتا۔ میرے خیال میں اب تم سرائے کی طرف چلو اور یروش کا
 چل بیٹھو اور احادیہ کی طرف کوچ کرو۔ میں اس یہودی عالم تک تم دونوں کی رہنمائی
 کرتی۔

اس کے ساتھ ہی ایک اٹا مکا سانس دیتی ہوئی طبلہ ہو گئی تھی۔ یونان اس کے کہنے
 رائے کی طرف چل دو تھا اس موقع پر کیرش بھی لٹا اور یونان کو غائب کر کے پونے

یہ احادیہ تب کو کیا پیغام دے گئی ہے۔ یونان میں یونان سگراتے ہوئے کہے لگے
 اسے کہ تم دونوں کو تدمر شہر سے احادیہ شہر کی طرف کوچ کر جانا چاہئے۔ اس لئے

کہ وہاں اس عرزیل نے ایک یہودی عالم کو بڑی لائیت اور کرب میں جلا کر رکھا ہے۔ یہودی عالم کو جو وحدانیت پرست اور ہر وقت خدا کے واحد کی بندگی اور عہدیت کی تبلیغ عہدیت کرتا رہتا ہے اس عرزیل نے اس کے پاؤں کو قفل و صورت کے لحاظ سے تبدیل کر دیا ہے۔ پاؤں کا اور کاحصر سہپ کے منہ جیسے درمیانی حصہ اندر گھسا دیا گیا ہے۔ پاؤں ایزی والا حصہ گھولنے کے منہ کے پچھلے حصے کی شکل و صورت میں دے دیا گیا ہے اور اس پر بدتر حالت یہ کہ لوہ کا حصہ جس میں سہپ کی طرح چارے بڑے دانت ہیں وہ حصہ پچھلے حصے کو بٹا رہتا ہے جس سے وہ واحد پرست یہودی بڑی طرح تکلیف اور لائیت محسوس کرتا ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ ہم دونوں کو دھرم سے کوئی کر کے اٹھانے کی طرف جاتا ہے اور اس یہودی عالم کو عرزیل کی مانند کردہ لائیت سے بھارت والی چاہئے۔

اس کے ساتھ ہی یوحنا نے اپنی جیب کے اندر سے چارے کا حصہ نکال کر دیکھا۔ اس کی جیب میں والا تھا۔ پتے اس سے اس تحریر کو خود بخود اور بڑا کر دیا۔ پھر اس نے وہ نکلا کیرش کو دیا۔ اور اس نے کہا کہ یہ وہ عمل ہے جو جہاں نے طے ہے اس عمل سے ہم اس یہودی عالم کو عرزیل کی جی ہوئی لائیت سے رستہ رستہ ہیں اور اس عمل سے وہ اپنی یاد کر رہے۔ تھوڑی دیر کی وشن سے وہ کیرش میں اس میں عرزیل کی جیب میں اس کا کھوپ ہو گئی۔ یوحنا نے اس سے وہ چارے کا کھانا لے کر دیا۔ اپنی جیب میں اس کا تھا۔

یوحنا اور کیرش تھوڑا سا ہی آگے گئے ہوں گے کہ ادا نے یوحنا کی طرف سے تھوڑا سا۔ یوحنا فوراً رک گیا۔ کیرش بھی پریشانی کی حالت میں چلتے چلتے رک کی طرف سے اسیتہ کے بعد ایسا ہوا اور بدتر ہوئی اور پریشانی تو اس میں کسے تھی۔

دیکھ یوحنا۔ تم اور کیرش دونوں سمجھو۔ عرزیل اپنے ساتھیوں کے ساتھ طویل میں تم پر وارد ہونے کے لئے چلا رہا ہے۔ یوحنا سمجھ چکا ہے کہ عرزیل کے وارد ہونے سے پہلے ہی تم کیرش کو اپنی طاقت اور قوت میں دس گنا مضبوط کرنے کا علم تھا۔ اس یوحنا نے مطمئن لہجہ میں بولا اور کہنے لگا۔

ایسا تم فکر مند نہ ہو۔ یہ عمل میں کیرش کو پہلے ہی سکھا چکا ہوں اور وہ سنو۔ یہ وہی سکھ بلکہ میں اس سے علوم بھی کیرش کو بتاؤں گا۔ تم نے مجھے اور یہودی کو مصری ساحر کے بیٹے سے حاصل کر کے دیئے تھے۔ اب تم عرزیل اور اس کے ساتھ ہونے کو کہتے ہو۔ کیرش خداوند قدوس نے چھانوہ میں اس طرح ماسی میں یہودی میرے ساتھ ہونے اور اس عرزیل اور اس کے ساتھیوں کا مقابلہ کرتی رہی ہے ایسے ہی کیرش بھی میرے

اتھ میں کے سامنے چٹائی کی طرح جم جائے گی۔ اور سنو ایسا میں تم پر انکشاف کروں کہ یہ سنو ایسا سے بھی زیادہ زوردار اور پر قوت ضرب لگائے والی ہے۔ یہاں تک کہنے کے بعد یوحنا جب دکان کا ایسا بولی اور کہنے لگی۔

دیکھ یوحنا میرے جیب۔ تھوڑی دیر میں تم مجھے بے حد خوشی ہوئی۔ تم نے یہ سنو۔ دانشمندی اور پیش بندی کا ثبوت دیا ہے کہ تم نے سارے علوم کیرش کو سکھا دیئے ہیں۔ اس طرح یہ اپنے آپ کو بہتر انداز میں مسخ کر کے تھوڑے پلو۔ یہ پلو عرزیل اور اس کے ساتھیوں پر ضرب لگائے۔ اب دونوں ٹھیک ہوئے۔ میں بھی میں ہوں تھوڑی دیر عرزیل اور اس کے ساتھیوں اور ہادی کی قوت کا مقید کرتے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی وہ ماس ویتی ہوئی ایسا مینجھ ہو گئی تھی۔ جب یوحنا اور کیرش دونوں مصری اس پٹی میں بہت سی توجہ ہو کر عرزیل اور اس کے ساتھیوں کا تقار کرنے لگے تھے۔

تھوڑی ہی دیر بعد عرزیل صلہ ہارم اور عرش کے ساتھ دھرم کے من صرزیل میں رہا۔ اور کیرش کے سامنے نمودار ہوا۔ ماسی میں شاید کیرش عرزیل اور اس کے ساتھیوں کے دھمکیوں کا شکار رہی تھی لہذا ان ہی عرزیل ہارم۔ صلہ اور یوحنا اس کے سامنے نمودار ہوئے۔ وہ بے چاری بکھر پڑا۔ اسروز اور لوہاں ہو گئی تھی۔ اس موقع پر یوحنا انہماک اس کے گل کے قریب لے گیا پھر اسے قتل اور احاس اپنے ہوئے کہنے لگا۔

کچھ کیرش میں عرزیل اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ ایک حصے سے میں لڑائی اور تے کا کھیل کھیلنا آ رہا ہوں۔ انہیں دیکھتے ہی تھوڑے چہرے پر پریشانیوں کیوں برتنے لگی ہیں میں تھوڑے سا تھوڑے چہرے جب تک میں ہوں یہ تھوڑا بل بھی دیکھ نہیں کر سکتے۔ دیکھ یہ تھوڑے وارد ہونا چاہیں تو جس طرح میں نے تمیں سکھا رکھا ہے اسی طرح میں پر حملہ اور ہوئے اپنی قوت میں دس گنا مضبوط کرنے کے ساتھ ساتھ جب میں پر ضرب لگو تو پہلے میں کی قوت کو طبعی حالت میں لانے کے بعد میں پر ضرب لگاؤ۔ اب تم اس سے ٹکرانے کے تیار ہو جاؤ۔ میں اپنی قوت میں دس گنا مضبوط کرنے لگا ہوں تم بھی ایسا کرو۔ پھر دیکھو عرزیل کے یہ گمانتے کیسے مٹی کے کھولوں اور رست کے گھر وندوں کی طرح ہمارے سامنے بار ہو کر رہتے ہیں۔ یوحنا کی اس گفتگو سے کیرش کے چہرے پر ہلکی ہلکی مسکراہٹ نمودار ہوئی۔ بڑی چٹکی چٹکی لگائی۔ اس نے یوحنا کی طرف دیکھا پھر وہ کہنے لگی آپ کی بات نے میری ساری پریشانیوں۔ ساری افسردہ گیوں دھو کر رکھ دی ہیں۔ اب میں آپ کے ساتھ پلو میں پر ضرب لگانے کے لئے تیار ہوں۔ اس کے ساتھ ہی یوحنا اور کیرش دونوں نے اپنی اپنی قوتوں میں دس گنا مضبوط کر لیا تھا۔

کے داخل ہونے ہیں۔

یہ ہے۔ آخر شہر کے ان دروازوں میں پہنچیں کہ ہمارے صدارت اور شاہی محل کے دروازے ہیں اور تو اکیلا میرے ساتھ کھڑے۔ اگر تو ایسا کرے کہ میں تو میں نہیں پہنچتا ہوں کہ میں مار مار کر تیرے دل و ذہن میں گانے اور چبے چبے پچھلے اعلا تیری سماعت میں ڈال دوں گا۔ عزرائیل اگر تو مجھ سے نہیں تیری فرد عمل کو خوف سیاہ کی طرح مٹاؤں گا اور تیری سرشاریوں کی فصل چھپ بن کر نمودار ہو جاؤں گا۔ عزرائیل میں جانتا ہوں تو باتوں میں بادلوں کی جھلک کے اندر بھی صورت لے کر نمودار ہو۔ تین بے عمل میں تو دعائے میں سے خوف میں کھڑی کے جانے، اڑتے خس و غلاب اور ایام کے سوکے سے بھی بدتر ہے۔ دیکھ عزرائیل اس صدارت اور ہارس کو ایک طرف رہنے دے تو اور مجھ سے کھرا۔ پھر دیکھ کج کس کے مقدر میں رہتی ہے اور شکست کس کے اس خفی ہے۔

ان نے یونان کے اس پہنچ کا کوئی جواب نہ دیا بلکہ اس نے اشارے سے صدارت و شاہی محل کے دروازے پر حملہ توڑ ہونے کا علم دے دیا تھا۔ عزرائیل کی طرف اشارے سے صدارت یونان کے دائیں طرف سے رعبوت سے لبرز، غلظت کی دھوپ، اس میں طوفانی سرخی طرح آگے بڑھا۔ بائیں جانب سے ہارس چٹاؤں کے شہر میں اس دور پابیت نمودار آسویں میں لوگوں کے آسیب کی طرح حریت میں آیا تھا۔ دروں کی من پوش سہاگہ کر میں سطحوں کے تہذیبوں اور گہپ اندھیروں کی

میں طرف لپکتی بھینس کی طرح کیرش کی طرف بڑھی تھی۔ اس طرف کیرش بھی انتہائی تیز۔ انتہائی چالاک چلت ہوئی۔ ہر شاہی اس سے بڑھتی تھی کہ وہ مقدر کی راہوں پر موت سے گزر۔ حضور اور کھڑوں کی سرکاری کار سے وقت کی ضرب کی طرح حرکت میں آئی۔ اپنی جگہ سے وہ تیزی کے ساتھ حرکت میں اس نے پہلے ہی دس گنا اضافہ کر رکھا تھا بھاگتے ہی بھاگتے اس نے ہر شاہی کو کم کر کے بھگتار کی ضربیں اس نے ہر شاہی کے جسم کے مختلف حصوں سے لگائیں تھیں کہ ہر شاہی زمین پر گرنے کے بعد ہی طرح کراہے اور

ان طرف یونان ابھی تک کسی قدیم مجسمے اور مادرائی دیوتا کی طرح اپنی جگہ پر تھا جیسے وہ کوئی چٹان ہو اور حرکت نہ کر سکتی ہو۔ ہارس اور صدارت لگا کر اس کی

یونان اور کیرش کے سامنے نمودار ہونے کے بعد عزرائیل تھوڑی دیر تک ان دونوں کو بڑے غور سے دیکھتا رہا پھر وہ یوں اور یوں کو مخاطب کر کے کہنے لگا دیکھ نکل کے نکلتے۔ تو تم نے کیرش کو بھی پتا دے رکھی ہے۔ تیری اس بات کے باوجود یہ کیرش ہمارے ہاتھوں سے نہ نکلے گی۔ پھر عزرائیل یونان کے جواب کا انتظار نہ بلکہ صدارت اور ہارس کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

سنو۔ میرے ساتھیو۔ اس یونان اور کیرش کے خلاف آخر کے ان مصرعوں میں اختلاف کی ایسی شکر آگ بھڑکاؤ کہ انہیں اپنے سامنے دشمن کے مناظر ہونے لگے اور نسبت و نسبت کی کشش کے سوا کچھ نہ نظر آئے انہیں ایسا مادہ کہ ان دونوں کی حالت سیاہ شب کی برہنہ میت کی طرح قم کا سیاہ بن کر رہ جائے۔

اس کے بعد عزرائیل کے بغیر کتنا چل گیا تھا۔ سنو میرے رفیقو۔ آج ان دونوں پر اس طرح وارد ہو ان کی ایسی پٹائی کہ ان دونوں ہی کی حالت بیکراں ملک کی دستوں میں خوابوں کی سریرہ لاش چاروں طرف چپ کے گھٹنے میں کھپا۔ تین تواریخ کے تیل میں تڑے غلابوں کے خوردہ بیٹیاں بچائی ہوائوں میں ڈھولے کے ذرہ آجلیں جھکی ہو کر رہ جائے۔

عزرائیل کچھ اور بھی کہنا چاہتا تھا یہ یونان ہلا اور اس کی بات کانٹے ہوئے کہنے کا دیکھ بدی کے گناہتے خیر و شر کے تھیں میں میں اکثر و بیشتر تیرے لئے دیش کا مادہ اور ملک کا ایک ساتھ بننا رہا ہوں۔ ماضی میں کئی بار میں دن نونہی سردی میں دھمکیں کھاتے گالے لوگوں کے ناموں کی طرح تم پر نکل کر رہا ہوں۔ دیکھ عزرائیل ماضی میں ہی ہار اس حقیقت فریب دنیا کے چھوٹے سچ خواہوں اور نسبت لذتوں میں میں تیرے احساس کی کھڑکیوں سے تیرے تن کے بھید کھول کے رکھتا رہا ہوں۔ میں جانتا ہوں تو سراپوں کا سارا لے کر دوسروں کے حق میں کانٹے ہونے والا ہے۔ اپنے ساتھیوں کو میری طرف کیوں بوجھنا ہے خود مجھ سے کھرا۔ پھر دیکھ میں تیری حسن کے لئے کو خزاں کے لوگوں میں کیسے تبدیل کرتا ہوں۔

یونان تھوڑی دیر کا پھر اپنا سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے عزرائیل کو مخاطب کر کے کہہ رہا تھا۔ خداوند کے راندھے اور مردود۔ تو پائید کو اپنی سب سے بڑی قوت کچھ کر میرے مقابل لایا تھا۔ لیکن یہ انکشاف تیرے لئے یقیناً دل جلانے والا ہو گا کہ میں سے پائید کو ختم کر دیا ہے۔ اور دیکھ بد بخت مخلوق۔ تو ہارس اور صدارت کو مجھ سے کھرا کر کہیں انہیں میرے ہاتھوں مردانا ہوتا ہے۔ ماضی میں یہ دونوں بھائی کئی بار مجھ سے کھرا۔ میرے

صورت نہیں ہے۔ ہم دونوں ایک دوسرے کے سامنے ہیں ایک دوسرے کے خلاف اور
 ایک دوسرے کے مددگار ہیں۔ ضرورت کے وقت آپ میری اور میں آپ کی مدد نہیں
 کی تو ہر ہم دونوں کے ساتھ ہونے کا ہر کیا فائدہ کیرش کہتے کہتے خاموش ہو گئی
 اور اراہل اپنی جگہ سے اٹھ کر یونٹ کے سامنے آکر بیٹھ گیا۔

یہ سنی کے ٹھکانے۔ آج لگتا ہے مجھے میرے ساتھ وہ دھوکہ کرایا جیسے کہ ہم
 اس سے گزرتا چلا جا رہا ہے۔ یہ مت سمجھنا کہ میں میرے سامنے آنے سے کڑوا
 ہے۔ میں جب اور جہاں چاہوں اپنی مرضی کے مطابق تم پر ضرب دے سکتا ہوں۔ اس کے
 اراہل نے صاف ہارم اور پوشا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تم تینوں دریا ایک طرف
 کھڑے ہو جاؤ۔ میں خود یونٹ سے نکلتا ہوں پھر دیکھتا ہوں یہ میرا کیا بگاڑ دیتا

اور اس کے اس الفاظ سے یونٹ کے چہرے پر بڑی گہری اور بڑی ہنس پھوٹ
 ہوئی۔ ہر وہ اپنے پلو میں گہری کیرش کو غالب کر کے کہنے لگا۔ دیکھ کیرش تو میرے
 چہرے پر وہ اور دیکھ میں اور اراہل کیسے آپس میں ٹکراتے ہیں۔ اس پر کیرش بولی اور
 کہہ گئی میں کشمکش نہیں ہوں گی اگر اس اراہل نے بے سامنے آپ کو رو کرے گی
 اس کی تو میں اس پر ٹوٹ پڑوں گی اور اسے آپ پر حاوی اور غالب نہیں ہونے دوں
 گا۔ اس پر یونٹ بولا اور کہنے لگا کیرش میری مہولی شکریہ۔ جس نے اس کے خلاف
 اند میں مت آنا۔ قیامت دیکھ میرے اور اس کے ٹکراؤ کا کیا نتائج ہے اگر تو اس کے
 حرکت میں آئے گی تو صاف ہارم اور پوشا بھی ہم دونوں پر اند پڑیں گے پھر اس
 سے ساتھ مقابلے کا مفاد ہی نہیں رہے گا۔ کیونکہ ایسی صورت میں ایسا بھی ٹھیک
 نہیں۔ میں اس موقع پر ایسا نہ کر سکتی کی گھبراہٹ میں دھمکیاں دے رہی تھی۔

یونٹ میرے جیسے تم سے بڑا اور بڑا ہے پھر وہ اس کے سامنے گھراؤ۔
 اس سے بھی کہو کہ اسے اس مقابلے میں دخل اندازی کرنے کی ضرورت نہیں۔ ہاں اگر
 اس کی حد کے لئے صاف ہارم اور پوشا نے آگے بڑھنے کی کوشش کی تو کیرش ضرور
 اسے سہاوتی دے گا۔ صاف ہارم سے میں خود پت لوں گی۔ دیکھو اب اراہل آگے
 شروع ہو گیا ہے اب تم اس سے مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ اس کے ساتھ ہی
 اراہل کی گروں پر ایک ملا سانس دے کر طبع ہو گئی تھی۔ اس موقع پر یونٹ نے
 یہ سن کر کیرش کی طرف دیکھ کر کہنے لگا۔

یہ کیرش اب اراہل مجھ سے ٹکرنے لگا ہے اس پر صاف ہارم نے کوشش کی۔

طرف سے دھمکیاں دے رہا ہے۔ ہارم اور صاف نے جب دیکھا کہ اس سے قریب ہی کیرش
 کی سن پوشا کو مار مار کر ادھ موار کر رہا ہے تو صاف یونٹ پر حملہ آور ہونے کے
 بجائے جبکہ ہارم نے اپنی سن پوشا کی حد کرنے کے لئے کیرش پر حملہ آور ہوا
 صورت حال دیکھتے ہوئے یونٹ بھی اپنی قوتوں کے لیے کیرش میں رقص شروع
 دشت میں آدھار آئینوں کے عکس کی طرح حرکت میں آیا۔ ہارم کی طرف وہ ہارم
 نہیں اس پر ایسی جاندار لگائیں کہ ہارم مل کھاتا ہوا زمین پر گر گیا تھا۔ اس
 یونٹ پر لگا تھا اور یونٹ کی گھبراہٹ میں اس نے ایک زوردار ضرب لگائی یونٹ اس
 برداشت کر گیا تھا۔ حالانکہ وہ بڑی زوردار ضرب تھی اس لئے کہ صاف نے یہ ضرب
 حالت میں دس گنا اضافہ کرنے کے بعد لگائی تھی۔ اس کے ساتھ ہی یونٹ بھر حیرت
 آو۔ صاف کی قوت کو اس نے کم کیا۔ صاف پر وہ چار ضربیں ایسی لگائیں کہ صاف
 ہوا پیچھے ہٹ گیا تھا یونٹ پر اب ایک طرح کا سودا اور جنون سوار ہو گیا تھا۔ وہ کھانا
 کو پیٹتا ہوا پیچھے ہٹنے پر مجبور کرتا چلا جا رہا تھا۔ دوسری طرف کیرش نے اپنے سارے
 ہارم کر زمین پر گرا دیا تھا۔ اس نے جب دیکھا کہ صاف کو یونٹ مار رہا ہے تو پیچھے
 ہے اور زمین پر گرا ہوا ہارم اس اٹھ کر یونٹ کی پشت سے حملہ آور ہونا چاہتا ہے
 آندھروں اور طوفانوں کی طرح حرکت میں آئی اور ہارم کی پشت کی طرف سے وہ
 ایسی اس نے لگائیں کہ ہارم بھر کراہ اٹھا۔

یونٹ صاف کو مارنے مارنے اراہل کے قریب سے گزرتا پھر یونٹ نے ہارم
 ایک زہریلی موت لگائی اور اپنی دائیں ٹانگ اس زور سے اس نے اراہل سے
 ماری کہ اراہل ہی طرح کراہتا ہوا اور جاگرا اٹھا۔

یونٹ اور کیرش دونوں ایک بار پھر پلو سے پلو مار کر اٹھتے ہوئے۔ پوشا ہارم
 صاف ایک بار خوب پیٹنے کے بعد اپنی اپنی جگہ پر کھڑے ہو گئے تھے۔ اس موقع پر ہم
 نے بڑی رازداری اور بڑی نرم آواز میں اپنے پلو میں گہری کیرش کو غالب کرنے
 کا کیرش تم نے تو کمال کر دیا۔ مجھے تم سے لکھا۔ ایسی امید نہ تھی کہ تم یوں کھڑے
 اور اس پوشا کو اپنے سامنے زیر کر لو گی اور اسے ادھ موار کرنے کے بعد میری
 طرف سے حملہ آور ہونے والے ہارم پر بھی ضرب لگا دی۔ کیرش میں اس
 تمہارا شکر گزار اور ممنون ہوں کہ تم نے ہارم کو میری پشت کی طرف سے حملہ
 ہونے دو۔ اس پر کیرش نے گہری ٹھانوں سے یونٹ کی طرف دیکھا پھر وہ چاروں
 اور انانیت اور پردگی کے جذبات سے بھر پور آواز میں کہنے لگی آپ کو میرا شہید

کرتا۔ اسی اسی ایسا لے میری حرکت پر پس کیا ہے اس کا گنا ہے کہ اگر صادق۔ ہارم
اور چٹا نے بھی عزرائیل کی مدد کرنا چاہی تو کیرش صرف ہوش سے گمراہ ہارم اور صادق
کو خود ہی ایسا خیال لے گی۔ لہذا تم ایک طرف ہٹ کر کھڑی رہو۔ اور عزرائیل کے
ساتھ میرے ٹکرائو کو دیکھو میں اس کی کیا حالت کرتا ہوں۔ یونان کے کسے پر کیرش یونان
کے پیچھے ہٹ کر کھڑی ہو گئی تھی اتنی دیر تک عزرائیل آگے بڑھا اپنا ہاتھ اس نے بلند
پھر ایک زوردار ضرب اس نے یونان کے پیچھے پر لگائی تھی۔ وہ ضرب کھانے کے بعد
یونان کسی دیوالی جیسے کی طرح ہے جس کوڑا رہا۔ اس پر عزرائیل نے دیکھی ہی ایک
دوسری ضرب اس کے پیچھے پر لگائی تھی یہاں میں یونان نے اپنے پیچھے کو تھوڑی دیر
لے سلا پھر وہ کھلتے لیجے میں عزرائیل کو قابض کر کے کسے گا۔

اسے بد بخت قتلوق۔ اسے ہڈی کے فروغ کا کام کرنے والے مردود۔ اور قوت کے
ساتھ میرے جسم پر ضرب لگاتا کہ میں برا بدنت ہوں اور تم پر ایسی ضرب لگائیں کہ تم
توڑ پھوڑ کا کام شروع ہو عزرائیل ہوا میں اچھلا اور ایک ایسی ضرب اس نے یونان سے
شانے پر لگائی جو وقتی یونان کے لئے ناقابل برداشت تھی اور یونان مٹی کو مٹا ہوا پیچھے ہٹا
اور زمین پر گر گیا۔ یونان کی یہ حالت دیکھتے ہوئے کیرش بے چاری پریشان ہو کر فریاد مقرر ہو گئی
تھی لیکن بہت جلد یونان سے اپنے آپ کو سنبھالا فوراً وہ اٹھ کھڑا ہوا اپنی قوت کو پہنچا
کی عزرائیل کی قوت میں اس نے دس گنا کی کی۔ پھر جو اس نے ہوا میں جست لگائے
ہوئے عزرائیل کی امان پر ضرب لگائی تو عزرائیل سسکتا ہوا کی قدم پیچھے لڑھک گیا تھا۔ اس
کے بعد یونان پر گویا سول اور سوارا سوار ہو گیا تھا۔ اس نے لگا کر کی ضربیں عزرائیل
دے دے داری ساتھ ہی ساتھ اس کی حالت میں وہ دس گنا کی بھی کرتا چلا رہا تھا۔ اس نے
بیا کرنے سے عزرائیل کسی بھی نہ اس کے لئے خطرناک بھی ثابت ہو سکتا تھا۔

تھوڑی دیر تک عزرائیل کو احمق کی طرح بھانے کے بعد اور اس پر ناقابل ہذا
ضربیں لگانے کے بعد یونان پیچھے ہٹا۔ کیرش کے پہلو میں آکھڑا ہوا۔ یونان کی اس
گزارہی پر کیرش بے حد خوش دکھائی دے رہی تھی۔ یونان جب اس کے پہلو میں ہوا
کیرش وارد ارادہ انداز میں محبت بھری آواز میں کہنے لگی۔ میں تو اس عزرائیل کو ناقابل
تغیر اور ناقابل شکست خیال کرتی تھی لیکن آپ نے مار مار کر اسے ایسا ادھ مٹا کر دیا۔
کہ اس میں جیسے حالت اور قوت ہی نہ رہی ہو۔ میں آپ کو آپ کی اس کارگزاری
مبارک یاد دیتی ہوں۔ کیرش کی اس بات سے یونان کے چہرے پر پندہ مسکراہٹ نہ
ہوئی۔ اتنی دیر تک عزرائیل بھی اٹھ کر ہارم کے پہلو میں آکھڑا ہوا تھا۔ یونان

کے کہنے لگا۔

ہارم کے گمانے۔ مصیبت کے پروردہ۔ تو نے مجھ پر ضربیں لگا کر دیکھ لیا۔ آخر تو
کا گنا۔ اس پر عزرائیل نے ایک ہونٹاگ تھپہ لگایا اور کہنے لگا۔ دیکھ سب کے
سب میری تیری ضرب تم پر پڑی تھی تو تم مرے لے کر پوسا تک مل کر رہا
اور انتقال ہے ہی کے عالم میں زمین پر گر گئے تھے۔ پھر بھی تم کہتے ہو کہ میں
یہ گنا ہے۔ اس پر یونان لڑ بھڑا انداز میں کہنے لگا۔ یہ ہر میں جس میں اصول کی
ہوئے اور کسی آہنگری کی طرح تم پر ضربیں لگاتے ہو۔ جس کا کافی دور تک پیچھے
نہ تھا تو یہ کہ یہ سانچہ تمہارے ذہن سے نکل گیا ہے۔ اس پر عزرائیل بھی
کہنے لگا۔

ہارم کے گمانے۔ اس خیال اس گھڑے میں نہ رہنا کہ لاکھ اپنے سامنے کسی
اور مطلوب کر سکتا ہے۔ میں جب چاہوں تم پر چھ مٹا ہوں۔ اس لئے کہ
میں ہر حال غیر محدود۔ میری قوت ہر صورت میں ہر مطلوب سے عزرائیل میں
نہ تھا کہ یونان خفگی کا اظہار کرتے ہوئے کسے لگا۔ دیکھ بد بخت عزرائیل۔ تو
نہ خداوند کے مقابل کھڑا کرتا ہے۔ لامحدود قوتیں میرے خداوند کی ہیں۔
تو نہ خود و تقدس ہے۔ وہی عظمت اور ہندی کی معراج ہے۔ وہی قدسیوں کو
نہ ہے۔ وہی ہواؤں کی شہزادی میں ہادوں کو بلند کرتا ہے۔ وہی باد و سال کی
دل اور موت کی باتیں کہتی کرتا ہے۔ صبح و شام کے فرشتے مٹا کر وہی
اس کا ایک ساعت میں سمیٹ کر رکھ دیتا ہے۔ دیکھ عزرائیل ہر شے کے ترازوں
میں کے مقدس ہام کے حوالے سے ہے۔ ہر قوتوں نے ہوں پر ہی کی تعریف
نہ ہے۔

آپ کو میرے خداوند کی قوتوں اور اس کی تعریفوں کے مقابل کھڑا کرنے
کا ہوں کی پتا۔ مصیبت کا دشت و اہوں کی سیاہی ہادی کا آشوب رسوائیوں
ہوں کا قیام تھیر اور دیکھ فقیر ہے تو کیسے اور کہے گرائی قوتوں کو لامحدود اپنی
ان تھیر قرار دے سکتا ہے۔ میرا خداوند بے پناہ ہے لا شریک اور واحد ہے۔
اور نہ ہو گا۔ نہ اس سے کوئی ہوا۔ ہو گا۔ میں تو اب ایک ذلیل و نام ہے
میں بھی مار کر اپنے سامنے پہنچنے پر مجبور کیا ہے۔ اس پر عزرائیل بولا اور

نہ گمانے اتنے گھڑے اتنے عزم میں نہ کھو جا۔ تو یہ پس کہہ سکتا کہ

سے سفارش کر کے ملک کی جاں بخشی کرا دی۔ اور ملک کو اس نے اپنے ہاں

ہاں قیام ہی کے دوران ملک کے ہاں لڑکا پیدا ہوا جس کا نام شاہ پور رکھا۔
اس شاہ پور کی پیدائش اور شیر سے نقل رکھی اور شراذوں کی طرح اس کی
لگا۔ شاہ پور نے ہوش جنھلا تو اس کی ہوشندی۔ دانشمندی اور اس کی
توانا دور دور تک پھیل گئی۔

اس جہاں اور شیر کے آخری دن قریب آنے لگے اسے یہ فہم ہے مہین کرنے لگا
یا ہوتا تو تین وقت کا وارث بنا۔ پارشاہ کی یہ فکر مندی دیکھ کر ایہام نے
کو سکون اور مہین فراہم کرنے کے لئے یہ کہہ دیا کہ ہارشاہ کو فکر مند ہونے
سے شاہ کا ایک بیٹا زندہ ہے تاہم ایہام نے ابھی تک شاہ پور کا ذکر
نہ کیا تھا اور شیر کا بیٹا ہے۔ ایہام سے یہ خوشخبری سن کر اور شیر کی خوشی اور
دل انداز نہ تھا۔ اور شیر نے ایہام سے بھیرا پوچھا کہ تیرا بیٹا کون ہے لیکن
اسے سے گریز کیا۔ اور کہنے لگا وہ اب بیٹا ہے کہ ایک روز وہ خود ہی آپ کے
لگا۔ اور آپ اسے پتہ نہ پائیں گے کہ وہ آپ کا بیٹا ہے۔

تک شاہ پور خاصہ بڑا ہو چکا تھا۔ ہارشاہ نے اپنے بیٹے کی بچوں کے لئے
وہ چاہن کے میل کا انتظام کرے اور میرے بیٹے کو بھی اس چاہن کے
وہ خود ہی بچوں کے لئے تاکہ اس کا بیٹا کون ہے۔ ہارشاہ کے کہنے پر ایہام نے
ایہام اس میں کے دوران شاہ پور سے اپنے دل کا حیرت انگیز مظاہرہ کیا۔
میل سے بے حد متاثر ہوا۔ ایک بار پوچھا کہ گید ہارشاہ کے قریب آکر
میں نے والے کو حوصلہ دیا اور ہارشاہ سے پاپ جا کر گید لے۔ آخر ایک لڑکا
گید کی طرف بڑھا اور گید وہاں سے لے آیا۔ یہ شاہ پور تھا۔ اور شیر کا

نے کی جراثمدی پر ہے حد حوش ہوا اور اسے اپنے پاس بلایا جب شاہ
نے "کھڑا ہوا تو اور شیر سے بڑی شفقت اور مہربانی میں پوچھا کہ لڑکے کا نام کیا
ہو گا کہ لگا ہوا نام شاہ پور ہے۔ ہارشاہ حوش ہوتے ہوئے کہنے لگا خوب۔
ن ہارشاہ کے بیٹے۔ اس موقع پر اور شیر کو شاہ پور کے چہرے پر اپنا عکس
دیکھتے ہوئے کہ اس سے بیٹے کو لگے گا یہ۔ اپنے بیٹے کو اپنے سامنے زندہ اور
اور شیر کی خوشیوں کی انتہا نہ رہی تھی۔

ابھی ابھی تو نے مجھے مغلوب یا ہپا کیا ہے۔ اگر تو نے مجھ پر ضرر نہیں لگائی ہیں تو اس
لیا امت تو ضرر نہیں میں نے بھی تم پر لگائی ہیں۔ اگر تو نیکی کے لحاظ سے کی جاتی
مجھ پر جس پڑنے کا دعویٰ کرنا ہے تو میں بھی بیویں کے ایک گشتے کی حیثیت سے
ہر مقام پر تیری راہ مدد کرنے کی ہمت اور جرات رکھتا ہوں۔ اس کے ساتھ ہی
اپنے ساتھیوں کو مخصوص اشارہ کیا اور وہ اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاتے
سے غائب ہو گئے تھے۔ حرازیل اور اس کے ساتھیوں کے جانے کے بعد کیرش
اور قریب ہو گئی اور اپنی آوار کی چار دیواریں میں وہ یونان کو قابض کر کے لے
آپ تک میں سکی سکی اور خوفزدہ تھی کہ اگر کسی موقع پر حرازیل سے
گیا تو شاید وہ آپ کے ساتھ مجھے بھی پیش کر دے گا۔ لیکن اب مجھے یقین
ہے کہ حرازیل آپ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ بلکہ آپ جب اور جس وقت چاہیں
پہرے اور بگاڑ کا کام کر سکتے ہیں۔ مجھے آپ کے ساتھی کی حیثیت سے اپنی ذات
مجھے آپ کی رفاقت پر ہلا اور زندگی کی راہوں پر آپ کے ساتھ چلے ہوئے ایک
اور بھروسہ ہے۔ اس پر یونان کیرش کا شاہ قہقہہ مچاتے ہوئے ہنسے لگا۔

دیکھ کیرش۔ تیری سوانی۔ تیرا شیر کہ تو مجھ پر بھروسہ دیا اور کیرش کی
سرائے کی طرف چلیں اور وہاں اپنا سلطان سمیٹ کر ایہام کی رہنمائی میں
طرف کوچ کر جائیں۔ کیرش نے یونان کی اس میں اس طاقی لدا صحرائی اس
کر وہ سرائے میں آئے۔ اپنا سلطان اسوں نے سمیٹا پھر وہاں سے ایہام کی
اطلا کیہ شہر کی طرف کوچ کر گئے تھے۔



سامانی سلطنت کے پے اور اس سلطنت کی بنیاد رکھنے والے ہارشاہ اور شاہ
کے بعد اس کا بیٹا شاہ پور تخت نشین ہوا۔ شاہ پور کی پیدائش کے حلقہ امرا
کہتے ہیں کہ وہ آخری انسانی ہارشاہ ارداں مہم کی بیٹی کے بطن سے تھا۔ جسے اپنے
قتل ہونے اور انکال حکومت کے فتنہ ہونے کا بہت حق تھا۔ اس نے انتقام لینا
اور شیر کو ڈھرنے کی کوشش کی تھی۔

اور شیر کو اپنی ملک کی اس سادش کا علم ہو گیا تو اس نے ملک کو قتل کر
دیا۔ پر جس وقت ملک کو قتل کرنے کا حکم دیا گیا۔ ملک مالہ تھی اور شیر کا قید
جس کا ایہام تھا۔ اس ایہام نے اس خیال سے کہ شاید ملک کے بطن سے وہ



سرمال جواب میں شاہ پور نے بھی تیر پھیکا اور نظیو کی شہ کو قہر کر لیا۔ آخر وقت
 پہ جبکہ تیرا قلعے کے پاسیوں شراب کے نشے میں چور تھے اور اپنے ارد گرد اور خود اپنی
 سے بھی بے خبر تھے نظیو حرکت میں آئی اس نے رات کی تاریکی میں قلعے کا ایک
 دروازہ کھولا۔ شاہ پور پہلے ہی اپنے فکڑ کے ساتھ مستعد اور تیار تھا، قلعہ کا دروازہ
 کھلا گیا شاہ پور اپنے چور سے فکڑ کے ساتھ بھاڑ کر آیا قلعے میں داخل ہو گیا۔

اس صورت حال میں شاہ کے عسکران خیر کے لئے شاہ پور کا مقابلہ کرنا ناممکن ہو گیا
 باوجود تیرا کے عسکران کے لئے اختیار والے کے سوا اور کوئی چارہ نہ رہا۔ سرمال نظیو
 کے مدد سے عسکران شاہ پور کے ساتھ جو رعد یا قلعہ اس نے پورا کر دیا اور اس ناقابل
 تیرا نے ساسانی پرچم لہرا سے میں مدد فراہم کر دی تھی۔

شاہ پور اپنی لڑکی کو لٹکے ہاتھ میں چاہتا تھا جس سے اپنے باپ کے ساتھ ایسے
 میں رہتا۔ در فہم کیا ہو جبکہ شاہ پور کی مانی تھی ہو چکی تھی۔ جب یہ لڑکی شاہ
 کے پاس سے گئی تو شاہ پور نے اس کا سر قلم کرنے کے لئے اسے جادو کے حوالے کر دیا
 اور جادو سے لڑکی کا انعام لکھ سکے۔ بعض مورخین یہ بھی کہتے ہیں کہ شاہ پور نے
 اس سے لیتے لئے ہاتھ کو ایک سرخس گھڑے کی دم سے پانچ کر چھوڑ دیا۔ گھوڑا
 اسے کر شکوں میں بھاگتا رہا اور لڑکی گھوڑے کے ساتھ کھسکی جلی مٹی در اس کے
 اچھڑ جھڑا لگ ہو گیا۔ اس طرح اس لڑکی کا قاتل ہو گیا۔

اس سلطنت کے ارد گرد حالات درست کرنے کے بعد شاہ پور سے دونوں کی طرف
 گیا۔ اس سے کہ دشمن ماضی میں ایرانیوں کے لئے اذیت اور تکلیف کا باعث بنے
 تھے۔ شاہ پور کا اردو تھا کہ اشیاء میں دشمنوں کے جس قدر مقبوضہ حالت ہیں اس میں فتح
 کے برقرار کر لیا جائے اور اگر دشمنوں کی طرف سے بول فارانی نہ ہو۔ تو
 اپنی ضرب لگائی جائے کہ تے والے دور میں وہ کسی بھی شہ کی طرف نگاہ اند
 ہو سکیں۔ دشمنوں کے خلاف حرکت میں تے کے لئے شاہ پور بڑی تیزی سے
 گئے لگاتار۔

اس طرف دشمنوں کی یہ حالت تھی کہ دشمنوں کا شہنشاہ تیر پھیکا جب شاہ پور کے
 شہ سے فکڑ کھانے کے بعد واپس آئی گی تو اس کے ساتھ ایک اور سمیت انھ
 میں اور وہ یہ کہ وہ کچھ عرصہ چھوڑ دیں کی سلطنت کے خلاف مشرق میں مصروف
 رہے۔ دیانے راج کے اس پار جرمنی کے وحشی قبائل نے اس کے خلاف بغاوت کر
 لی۔ دیانے راج کے آس پاس دشمنوں کے ہوتے تھے ان کے جرنیل نے اس

اور شیر سر گیا اور اس کی جگہ شاہ پور ساسانی سلطنت کا دھڑا بادشاہ بنا۔ اس
 وفات کی خبر گرد و نواح میں پھیلی تو آرمینیا اور تیرا میں ساسانی حکومت کے
 بغاوت بند ہو گئے۔ شاہ پور نے پہلے تو آرمینیا پر فکڑ کشی کی۔ چوتے دروازہ
 انداز میں یہ آرمینیا پر حملہ آور ہوا اور ہاتھوں کی اس نے خوب سرکوبی کی۔ اس
 عسکران نے اپنی پوری طاقت اور قوت استعمال کرتے ہوئے شاہ پور کا مقابلہ کیا۔ شاہ
 سے آرمینیا کے فکڑ کو بد زبیں شکست دی۔ اور آرمینیا کو اپنی سلطنت میں شامل
 اس کے بعد شاہ پور نے تیرا کا سینہ کیا جسے اند بھی کہ کر پھاڑا جاتا تھا۔

اور فرات کے درمیان شاہ کے سرحد پر واقع تھا۔ یہاں کا عسکران ساطوں تھا۔
 خیر تھا۔ یہ شہر دفاع سے انداز سے ناقابل تعمیر اور انتہائی محکم خیال کیا جاتا
 تھوڑی اور حد آلودوں نے اسے سر کرنے کی کوشش کی لیکن ناکام رہے۔

اس یعنی تیرا کے قلعے کی سیود دیواروں کے ساتھ دوسوں شہنشاہوں کا
 رہا تھا اور وہ بھی اس قلعے کو فتح کرنے میں ناکام رہا تھا۔ اس کے بعد بھی کئی
 شہنشاہوں نے اس قلعے پر حملہ آور ہو کر مستحکم بنا دیا لیکن یہ ایک کو اس
 ناکامی ہوئی۔ اب شاہ پور کو بھی ماضی میں سرحد پر ایک مستحکم بنا دیا فکڑ نے
 طرف دیا اور اس کا محاصرہ کر لیا تھا۔

اند کے محاصرے نے جب طویل پکڑا تو شاہ پور کو نہیں ہو سکا کہ جس طرح
 دوس شہنشاہ اس قلعے کو فتح نہیں کر سکے اس کے ہتھ میں بھی اس قلعے کو فتح
 کھانا ہے۔ آخر کار ایک ایسا حادثہ اور سانحہ پیش آیا جس کی وجہ سے شاہ پور
 کرنے میں کامیاب ہو گیا۔

ہوا یہ کہ تیرا کے عسکران خیر کی مٹی تھی جس کا نام تیرا تھا۔ اس شہ
 مشابہہ اس کے لئے ایک روز وہ تیرا کے قلعے کے سینے میں آئی تو شاہ پور
 حمایت کو مصروف ہوا اور تیرا قریب ہو گئی۔ آخر ایک دن اس میں
 مراسلہ پر کر شاہ پور کے نیچے کی طرف پھیکا۔ مراسلہ نامعلوم یہ تھا کہ اگر شاہ
 لے کہ مجھے اپنی ملک ہانے کا اور شادی کے حد میرے ساتھ اچھا سلوک کر
 شاہ پور کے لئے ایک ایسا انتظام کر دوں گی کہ شاہ پور با آسانی قلعے میں داخل
 کرنے میں کامیاب ہو جائے گا۔

کل جائے دہن اسے موت کے گھاٹ اتار دیا جائے گا۔ کچھ دن تک الیگزینڈر
 کے کنارے پڑاؤ کئے گیا اور ۲۰ دنوں کے وحشی قبائیل کے حواصل سے
 رہا۔ آخر جرمن قبائیل کے سردار اس بات پر آمادہ ہو گئے کہ الیگزینڈر اگر
 مستقل اور بھاری رقم ادا کرے تو وہ دریائے رائن کو پار کر کے روموں کے لشکر
 اور ہمیں ہوں گے۔ الیگزینڈر نے کچھ جگہ سے چٹا پتھر لے لیا اس نے فوراً
 رقم جرمنوں کو ادا کر دی اور لشکر لے کر دریائے رائن کے دوسری طرف بڑھ کر
 پہنچا۔

جرمنی کی یہ حرکت کہ اس نے رقم لے کر حملہ سے ہاں پھرنی تھی بڑی
 کی ماس سے کبھی مگلی۔ ماس صرف اٹلی میں رہ جانے کے بہت کے مہمان اور عالم
 تہذیب کی اس حرکت کو نا پسند کیا بلکہ اس کی اس حرکت سے جو لشکر اس کے
 سامنے تھا بڑے زور سے نفرت کرنے لگے تھے۔ آخر ان بڑے لشکر سے اور
 دن رات لڑائی ہوئی۔ لڑائی الیگزینڈر اور اس کی اس کا لشکر میں الیگزینڈر کے
 روموں کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ الیگزینڈر کے قتل کے بعد ایک شخص میکسی
 روموں کا شہنشاہ بنا گیا۔

میتوں میں بیوی طور پر نکاح کا شہنشاہ تھا۔ یہ آسمانی ظالم ہے۔ روم اور لشکر اس
 مظالم و دشمنی کی وجہ سے جگہ جگہ جاتوں میں اٹھ مڑی ہو گئے۔ سب سے
 وحشیوں سے دینے والے اس پار سے کی اور دریائے رائن کو پار کر کے
 پہلے قتل و غارتگری کا ایک بازار گرم کر دیا تھا۔ میکسی میس چوتھ خود بڑا
 ایک طرح سے اہستہ تھا۔ "ماں تھا لہذا یہ بڑی تیزی سے حرکت میں آیا۔
 اس نے سارے اس سے دی خود گردی سے جرمنوں کا سامنا کرنا شروع کیا۔ اس
 شہنشاہ دی اور دریائے رائن سے اس پار یہ دور تک دن کا تعاقب کرتا چلا گیا
 جسے کا واقعہ تو وہاں تک کہ جرمن بڑی طرح ہپا ہو رہی تھیں وہ گاؤں کی
 طرف بھاگے تھے۔

حاکم میکسی میتوں کے خلاف دریائے انیچوب کے اس پار پہنچنے والے
 پہلے کی تھی۔ میکسی میتوں اس کے خلاف بھی جرمنوں کی طرح حرکت میں
 طرح جرمنوں کو اس نے داخل کر دیا۔ پہلے دیا تھا اسی طرح اس نے دریائے
 کی پار کیا۔ جگہ جگہ اس نے وحشی کل قبائل کو بدترین شکنجے دیں اور اس
 کو بھی فرو کر کے اس نے سکون بحال کر دیا۔

حاکم کو فرد کرنے کی بڑی کوشش کی لیکن اسے ہلاکی ہوئی اور جرمنی کے وحشی قبائل
 نے لگانا روموں کو شکست دے کر انہیں دریائے رائن سے دور آگے تک داخل نہ
 یہ صورت حال دیکھتے ہوئے دریائے رائن کے آس پاس روموں افواج کی کمانداری
 واسے جرمنی نے رومن شہنشاہ الیگزینڈر کو پیغام بھیجا کہ جرمنی کے وحشی قبائل کے حوصلے
 بہ حد بلند ہو چکے ہیں۔ اور جب تک الیگزینڈر خود لشکر لے کر اٹلی سے نہ آئے
 وقت تک جرمنی کے اس وحشی قبائل کو زیر نہیں کیا جاسکتا۔ یہ پیغام سن کر الیگزینڈر
 ایک بہت بڑے لشکر کے ساتھ حرکت میں آیا اور بڑی تیزی سے وہ جرمنی کی طرف
 تھا۔

اپنے لشکر کے ساتھ الیگزینڈر نے دریائے رائن کے کنارے آکر پڑاؤ کیا پھر اس
 دریائے رائن کے کنارے متحرک لگونی کا پل تیار کیا اور اس پل کے درمیان اس
 دریائے رائن کو عبور کیا اور وحشی قبائل کی طرف بڑھا۔

لیکن لگتا تھا جرمنی کے وحشی قبائل بھی روموں کے لشکر اور اس کے شہنشاہ کی
 ایک نفل و حرکت پر نظر رکھتے ہوئے تھے۔ چونکہ الیگزینڈر اپنے لشکر کے ساتھ
 رائن کو عبور کرتے رہے تھے اس لیے جنگ میں داخل ہوا وحشی قبائل چاروں
 سے اس پر یوں فوٹ پڑے جس طرح سردار پر گدہ منزل کرتے ہیں۔ اس واقعہ سے
 جرمن وحشی قبائل نے روموں کو ایک طرح سے اویڑ کر رکھ دیا تھا۔ الیگزینڈر
 تھا کہ جوابی کارروائی کرے۔ لیکن اس وقت تک جرمن حملہ آور اس کے لشکر و
 نقصان پہنچانے کے بعد جنگ میں غائب ہو گئے تھے۔

اپنے لشکر کو سبھانے کے بعد الیگزینڈر نے پھر پیش قدمی کی۔ لیکن وہ تھوڑا
 آگے گیا تو گاؤں جرمنوں نے پھر ایک بار اپنی گھاٹ سے نکل کر حملہ کیا۔ پہلے کی طرح
 چاروں طرف سے چھوٹی چھوٹی فوجوں میں روموں پر فوٹ پڑا۔ روموں کو انہوں نے
 نقصان پہنچایا ان کے ان گنت لشکروں کو انہوں نے موت کے گھاٹ اتار دیا۔
 پہنچنے کا جو سامان ملا اس کے علاوہ جو اشیاء ان کے ہاتھ آئے سب لے کر دریا کے
 کے جنگل میں غائب ہو گئے تھے۔

الیگزینڈر بیداری طور پر سپاہی نہیں تھا۔ لڑائی کے فن اور تجربہ سے اسے کوئی
 نہیں تھی۔ اس نے جب دیکھا کہ جرمن سردار اس پر گدھوں کی طرح فوٹ پڑا
 لشکر کی کڑواہٹ چکے ہیں تو اس نے جرمنوں کی طرف قاصد بھیجے کہ صبح کی
 جرمنوں نے صبح کی لشکر کرنے سے انکار کر دیا اور الیگزینڈر کو یہ کلام بھیجا کہ

ان جنگوں میں چونکہ یکسی میونس کا تدارک نہ تھا ایک مصروف رہا تھا۔ اور اس کا بے شمار اغراہات گئے تھے لہذا یہ اغراہات پورے کرنے کے علاوہ اپنے فطریہ انصاف کرنے کے لئے یکسی میونس نے اپنی سلطنت میں بالکل برداشت نہیں کی۔ ایکس اس قدر اس قدر علم کے ساتھ وصل کیے گئے کہ لوگ چلا آئے۔ ایکسوں غیروں کا پورا رومل افریقہ میں ظاہر ہوا۔ جہاں لوگوں نے یکسی میونس کے خلاف کر دی۔ افریقہ کے دشمنوں نے اپنا ایک فطریہ تار کر یا افریقہ میں جو روسوں کا اسے اسوں نے مار ہو گیا۔

افریقہ کے علاوہ خود اٹلی کے لوگ بھی یکسی میونس کے مظالم سے تنگ آئے۔ پھر ایسا ہوا کہ کچھ آدمی اپنی حرکت میں آئے اور انہوں نے مناسب موقع پر یکسی میونس کو قتل کر دیا۔

یکسی میونس کے بعد اٹلی ایک طرح سے طوائف آمد کی فائز ہو گیا اس نے ایک وقت دو جریوں سے شہنشاہ ہونے کا اعلان کر دیا۔ ان میں سے ایک جنوری دوسرا اسی نوس تھا۔ ان دونوں کے حالات سے بحث کے ممبران نے یہ پیشکش کرنا چاہتے تھے کہ ان دونوں میں سے کون ایک کو شہنشاہ مقرر کے دونوں کی سلطنت نقل دوست کریں لیکن ان میں سے کوئی بھی شہنشاہت سے دستبردار ہونے کے لئے تیار نہ تھا۔

یہ صورت حال دیکھتے ہوئے بیٹ کے ممبران نے انہیں مشورہ دیا کہ وہ دونوں محاذوں پر جا کر حاکمیت کے خلاف جو بدعنوانییں رہیں انہیں دیکھ کر۔ دونوں میں سے جو زیادہ کامیاب رہے گا اسے روسوں کا شہنشاہ بنانا چاہئے۔ یہ جانتے ہوئے کہ جتنی بوس مشرق کا رخ کرے اور مشرق میں جو ارضیں اس سے ملتی ہیں اس سے طاقت اور قوت حاصل کرتی جا رہی ہے اس کا سامنا کرے۔ بعد اسی بوس کا حکم کیا کہ وہ دریائے انیوب اور دریائے رائ کا رخ کرے اور یکسی میونس سے بعد قبائیل سے پھر روسوں کی سلطنت کے اندر اور اور جگہاں پھیلنا شروع کر دی۔ کی سرکاری کرے لیکن جتنی نوس اور اسی بوس دونوں نے بیٹ کا سامنا سے کیا تھا

رومیں کی خوش قسمتی کہ ان دونوں میں سے ایک جو اس جریل گورڈن تھا۔ روس شہنشاہیت کا دھبہ اور تو نہیں تھا لیکن اس نے عزم کر لیا تھا کہ وہ میونس کی نوس دونوں کا غارت کر کے رہے گا تاکہ اٹلی کے اندر جو طوائف آمد کی صورت

کا غارت کر دیا جائے گورڈن نے اپنے حامیوں کا ایک دستہ لے کر چلا گیا۔ اور شہنشاہیت کے دھبہ اور دونوں کے خلاف وہ حرکت میں آیا۔ گورڈن کی خوش قسمتی کہ پہلے وہ میونس پر حملہ آور ہوا اسے بدترین قلت دی اور اسے قتل کر دیا۔ اس کے بعد وہ اسی بوس کے خلاف حرکت میں آیا۔ اسی بوس کے فطریہ کو بھی اس نے بدترین قلت دی اور اسی بوس کو بھی موت کے گھاٹ اتار دیا۔ اٹلی میں گورڈن کے اس کردار سے اس کا متاثر ہوئے کہ انہوں نے بالآخر گورڈن کو اپنا شہنشاہ مقرر کر لیا۔ اس طرح جتنی بوس اسی بوس کی موت کے بعد اٹلی میں طوائف آمد کی کا غارت ہو گیا اور اٹلی رومل نے طرہ پر گورڈن کا شہنشاہ تسلیم کر لیا۔



رومیں شہنشاہ گورڈن کے دور حکومت میں اٹلی کے بادشاہ شاہ پور نے اپنی فطریہ کی تحویل کر لی تھی اور رومنوں کا مقصد کرنے کے لئے اس نے ایک دستہ لے کر چلا گیا۔ وہ اس فطریہ کے ساتھ حرکت میں آیا۔ سب سے پہلے اس نے میونس کو مار دیا۔ لیکن ان دونوں میں سے کسی نے فطریہ میں تھا۔ جس طرح شہنشاہت میں اور فطریہ کی سرحد پر واضح تھا۔ اس کی جغرافیائی صورت حال کچھ ایسی تھی کہ جس کسی اٹلیوں اور رومنوں کا صلوم ہوتا کسی شہر کو ضرور حریف بناتا تھا۔

سرطان بران سے شہنشاہ شاہ پور نے فطریہ شہری کا رخ کیا۔ شہر کا اس نے یہ صوبہ کیا۔ یہ کامیاب کچھ عرصہ جاری رہا۔ جس شہر کے اندر جو روسوں کا فطریہ تھا وہ اپنا دفاع کر رہا تھا۔ لیکن اس کے قتل کے بعد جو رسد کا سامنا تھا وہ ختم ہو گیا۔ رسد کی کمی ہوئی تو یہ فطریہ سے بھاری ڈال دیا۔ اس طرح یہ شہنشاہ شاہ پور کے ہاتھوں میں آ گیا۔

جسٹس پ فطریہ کرنے کے بعد شاہ پور نے اپنے فطریہ کے ساتھ بحیرہ روم کی طرف کوچ کیا۔ اس کا ارادہ تھا کہ بحیرہ روم کے سارے دونوں کے سب سے بڑے مرکز اٹاکہ کو فتح کرے اور اسے فتح کرنے کے بعد دونوں کی قوت پر اپنی ضرب لگا دے۔ یہ مقصد کے لئے وہ پہلی جیوی اور ایک طرح سے برق رفتاری کے ساتھ حرکت میں آیا۔ یہ وہ کہ اس نے اٹاکہ شہر کا محاصرہ کر لیا۔ جس شہر کی طرح جب اٹاکہ شہر کے اندر سے نہ بھی طول کھینچی تو یہاں جو رومن فطریہ تھا اس نے شاہ پور کے آگے بھاری ڈال دیا۔ اس طرح اٹاکہ شہر بھی شاہ پور کا قبضہ ہو گیا تھا۔

دوسری طرف قیصر روم گورڈن کو جب اٹلی کے شہنشاہ شاہ پور کی اس پیش قدمیوں

قدر دانشمندی کے ساتھ کام کرنا شروع کئے اور عوام کی بھڑکی کے لئے اس نے وہ
 کام نہایت انجام دیئے کہ اس نے اپنے کارناموں کی وجہ سے عوام کی طریت کو محبت
 میں تبدیل کر دیا۔ اپنے نئی کارناموں کی وجہ سے عرب سے تعلق رکھنے والا قلیپ ایک
 اہم شہنشاہ کی حیثیت سے گذر چکا تھا۔ سال تک روسوں پر حکومت کرتا رہا اس کے دور
 میں سکون پیدا ہوا۔ تاہم اس کے دور کے آخری ایام میں شمال کی طرف ایک
 نیا خطر اٹھ کھڑا ہوا۔ پہلے جرمنوں سے دریائے راس کو عبور کر کے تاجک و بدای
 کی اس کی طرف دیکھتے ہوئے وحشی گال نے کسی عداوت کا بیج بکھیر دیا۔ اور
 اس نے ان کا تھیل کھینچنا شروع کر دیا۔ قلیپ کو جب ان عداوتوں کا پتہ چلا تو ایک جرات
 مند ساتھ وہ حرکت میں آیا۔ سب سے پہلے اس نے وحشی جرمنوں کو بدترین شکستیں
 دیں اور انہیں دریائے راس کے اس پار دور تک تھیل دیا۔

تو اس کی اس فتوحات سے اس کی سلطنت میں جو یہ اثر پیدا ہوا تھا کہ قلیپ جنگ کا
 ایک تجربہ نہیں رکھتا اور یہ کہ وہ جنگ سے پہلو ہٹ کر کے اس سلطنت میں اصلاحات کر
 سکتا تھا وہاں سے ایک قلیپ نے جب دریائے راس کے کنارے جرمنوں کو بدترین
 شکست دی تو روسوں پر ہاتھ پر مجبور ہو گئے کہ قلیپ کو سرحد ایک پیر کئی پانی ہونے کے
 ساتھ جنگ کا تجربہ بھی رکھتا ہے۔

وحشی جرمنوں کی عداوت کو فرو کرنے کے بعد قلیپ نے وحشی گال کا رخ کیا۔ دریائے
 راس کے کنارے اس نے وحشی گال قبائل کو بھی بدترین شکست دی اور اس کا وہ
 عمل نام کر کے اس کی حکومت کو بھی فرو کر دیا۔ یہیں اس دور میں پتہ لوگ پھپھ کر قلیپ پر
 مکر کر رہے اور اس عداوت کو موت سے گھٹا انداز دیا۔ قلیپ کی موت کے بعد
 اس نے ایک شخص بطریق و شہنشاہ بنا دیا۔



روسیوں کے شہنشاہ قلیپ کا تعلق پیرنگہ عرب سے تھا۔ انشا اب تک وہ روسوں پر
 حملہ کرتا رہا اور اس کے شہنشاہ شاہ پور نے اس کے ساتھ کئے ہوئے معاہدے کی افہام
 اور خلاف ورزی نہیں کی۔ شاید شاہ پور قلیپ کے مشرق سے باطلہ رکھنے کی وجہ سے اس
 کو اس کا احترام کرتا تھا اور نہیں چاہتا تھا کہ وہ اس کے ساتھ ٹکرائے لیکن وہ
 بدشاہ پور کو خبر پہنچی کہ قلیپ عرصہ کو قتل کر دیا گیا ہے اور اس کی جگہ ایک شخص
 روسوں کا شہنشاہ بنا ہے تو وہ ایک بار پھر حرکت میں آیا اور ارادہ کیا کہ وہ مشرق

کی اطلاع ہوئی تو وہ ایک بہت بڑے لشکر کے ساتھ اٹلی سے نکلا اور مشرق کی طرف پیش
 قدم پور کو جب خبر ہوئی کہ روسوں کا شہنشاہ گورڈاں ایک بہت بڑے لشکر کے ساتھ اس کی
 طرف پیش قدمی کر رہا ہے تو وہ اٹلی سے پہاڑوں کو دریا۔ ذات کے بارے میں
 روسوں کے ساتھ جنگ کی صورت میں اسے اس کی پشت کی سمت ایک سلطنت کی طرف
 سے روس اور کنگ اس میں لڑا ہوا رہا۔

دوسری طرف روسوں کا شہنشاہ گورڈاں بڑی خونخواری سے مشرق کی طرف گیا۔
 اس نے دو مسکن شہر، معدودہ اور شہر اس سے پہلے کسی مزارعت کے قبضہ کر چکا تھا
 دریائے فرات کے کنارے روس شہنشاہ گورڈاں اور شاہ پور کے درمیان ایک جنگ ہوئی
 لیکن بد قسمتی سے روسی بیٹا کے قتل پر لڑی جانے والی اس جنگ میں شاہ پور کو شکست ہوئی
 اور شاہ پور اپنے لشکر کو مارے لڑ رہا ہوا چلا گیا۔ کچھ روسی شہنشاہ گورڈاں اس سے
 تعاقب میں لگ گیا تھا۔

روسی بیٹا کے مقام پر شاہ پور کو شکست دینے کے بعد روسی شہنشاہ پور کا قتل کر دیا۔
 پیش قدمی کرنے اور امیرانہ کے دربار میں رہنے لگا۔ یہیں گورڈاں کی بد قسمتی
 کہ اس کے لشکر کے اندر بغاوت ٹھہر چکی ہوئی۔ پانی کی لڑائی میں گورڈاں پر حملہ
 آور ہوئے اور اسے موت سے گھٹا انداز دیا۔ گورڈاں نے لشکر میں شمال ایک جرمن قلیپ
 نے شہنشاہ ہونے کا اعلان کر دیا۔ قلیپ بنیادی طور پر ایک عرب شہنشاہ تھا۔ لہذا انہوں نے
 اسے قلیپ عرصہ میں کہہ کر پکارا۔ اسے قلیپ کی قلیپ سے ہے یہ وہی ہے جسے چنگیز
 اس کی دانشمندی اور اس کے جنگی تجربے کی سبب تھی۔ قلیپ نے ان لشکروں سے
 سے تعلق رکھنے والے قلیپ کو اپنا شہنشاہ تسلیم کر لیا۔ وہاں روسوں کی بیعت سے بھی سب
 عرصہ کو اپنا شہنشاہ بنانے کی منظوری دے دی تھی۔

شہنشاہ نے کے بعد قلیپ عرصہ میں نے سب سے پہلے کام یہ کیا کہ اس نے مشرق سے
 اپنے بارے میں کو سینہ اٹلی چلا دیا۔ اور اس نے شاہ پور سے صلح کا ایک معاہدہ
 اس معاہدے کے تحت قلیپ نے ترکیہ اور میں افریقہ کے علاقے شاہ پور و روس
 دیئے شاید عرب ہونے کے باعث قلیپ مشرق کو محفوظ کرنا چاہتا تھا اس طرح روس اور
 ایران کے درمیان معاہدہ ہو جانے سے دونوں سلطنتوں کے درمیان اس کا سامنا ہوا
 ہو گیا تھا۔

نئے شہنشاہ قلیپ عرصہ میں کے مشرق کے کچھ علاقے سے متبرکہ رہ جانے کی وجہ سے
 روسوں نے اسے چھوڑ کرنا شروع کیا۔ لیکن قلیپ عرصہ میں نے ایک شہنشاہ کی حیثیت سے

سے دونوں کو نکال باہر کرے گا۔

لگاتار چودہ سال تک اس کا دار فتم ہو گیا۔ شدہ پر اپنے فکر کے ساتھ حرکت میں آیا بڑی برق رفتاری سے اپنے فکر کے ساتھ اس نے اصطلاح کا رخ کیا اور شہر کی اہمیت سے اہمیت بجا کر اس نے شہر پر قبضہ کر لیا تھا۔ شہر کے اندر اور اطراف میں جس قدر رومن فکڑھے تھے ان سب کو اس نے موت کے گھاٹ اتار کر رکھ دیا تھا۔

نیا رومن شہنشاہ ویرین بوزعہ تھا اس کی عمر اس وقت کم از کم اسی برس کے قریب تھی۔ جب اسے اصطلاح پر ایرانیوں کے قبضے کی خبر ہوئی تو اسے سخت رنج ہوا۔ چنانچہ اپنی کمری کے باوجود وہ خود ایک لشکر لے کر مشرق کی طرف بھاگا کہ شدہ پر سے مقابلہ کرے۔ اور سے اصطلاح نکال کرے۔ یہ ناپاک رہا۔

اصطلاح شہر سے باہر رومن شہنشاہ ویرین اور ایرانی شہنشاہ شدہ پر کے درمیان ایک ہولناک جنگ ہوئی جس میں بد قسمتی سے شدہ پر کو شکست ہوئی اور شدہ پر اپنے لشکر سے ساتھ مشرق کی طرف بھاگ کھڑا ہوا۔ ویرین نے بھی اپنی پوری قوت اور طاقت سے شدہ پر کا تعاقب کیا اور یہ تعاقب اصطلاح سے شام کے وسیع میدانوں تک مددی رہا۔

شام کے میدانوں میں شہر ایران کا شہنشاہ شدہ پر ایک بار پھر رومن شہنشاہ ویرین سے ٹکرا کر ہار گیا تھا کہ ویرین کی بد قسمتی کہ یہی شہر کے میدانوں میں وہ اپنے ہی ایک سپہ سالار میکریٹس کی سازش کا شکار ہو گیا۔

یہ میکریٹس ویرین ہی کے ایک لشکر کا جرنیل تھا۔ بڑا جلد پسند تھا اور ویرین کے راستے سے ہٹا کر خود رومنوں کا قتل و تاراج حاصل کرنا چاہتا تھا۔ آخر شام کے میدانوں میں اس میکریٹس نے ایک سمیت خطرناک چال چلی۔

وہ اس طرح کہ وہ ویرین کے لشکر کو ایک ایسے مقام پر لے گیا جہاں ایرانی لشکر ویرین کے لشکر کو چاروں طرف سے گھیر لیا۔ ویرین نے وہاں سے نکلنے کی بڑی کوشش کی لیکن کامیاب نہ ہو سکا۔ یہاں رومنوں اور ایرانیوں کے شہنشاہ شدہ پر اور اول کے درمیان ایک ہولناک جنگ ہوئی جس میں رومنوں کو سخت جانی نقصان اور بلی جانی اور بربادی کا سامنا کرنا پڑا۔ یہاں تک کہ ایرانیوں نے یکے اس طرح رومنوں کا قتل عام کیا کہ انہوں نے رومنوں کی صفوں کے اندر گھس کر ان کے شہنشاہ ویرین کو زخمی کر ڈالا۔ یہ رومن سلطنت کی انتہائی بد قسمتی اور بد بانی تھی کہ ایرانیوں نے اس کے شہنشاہ کو قتل کر دیا۔

لوسہ کی رنجشوں میں ملکا رہا تھا۔

رومن جنت کو جب اپنے بادشاہ ویرین کی ایماں کے انہوں شکست اور

نہ ہرچی تو انہوں نے ویرین کے بیٹے میلی لوس کو اپنا شہنشاہ بنا لیا۔

پھر رومن شہنشاہ ویرین کو اپنا قیدی بنا کر اپنے مہلکی شہر دس نے لے لیا۔ یہاں میں بیٹھ کر آخری حیل کو پہنچ گیا تھا اس کے ہاتھوں میں ہتھیار ہی نہ تھے۔ یہ ہتھیار دس نے اور تخت شہنشاہ کی چٹانوں کی انہوں نے تصویروں میں لب بھی

ان کے شہنشاہ شدہ پر نے رومن شہنشاہ ویرین کے ساتھ بڑا سخت برتاؤ کیا۔ شدہ پر نے اپنے گھوڑے پر سوار ہونا چاہتا تھا اس نے ملکہ رومن شہنشاہ ویرین کو اس کے پاس کے آجپہ زخمی پر لاتے اور شدہ پر ویرین کی بیٹہ پاؤں رکھ کر لپٹ کھڑے

ان کے ساتھ شدہ پر نے رومن شہنشاہ ویرین سے ہاتھ جو دوسرے رومن قیدی اس سب کو اس نے خوب استعمال کیا اور اس سے ایک بہت زیادہ کام لیا اور وہ یہ کہ رومن رومن قیدیوں سے شہر کا بندھن تھیر کر لیا۔ جو پھر وہ قدم لگا تھا آج رومنوں کے پانی کو اس کھیتوں میں بچانے کے لئے جو بربادی پر واقع ہیں اس بندھن سے آج کل اس کام بندھن ہے۔

ویرین کے شہنشاہ ویرین کی گرفتاری کے بعد اس کے جرنیل میکریٹس نے پڑے نکالا۔ ویرین میکریٹس نے ویرین کو سازش کا شکار کر کے اسے شکست سے دوچار کیا۔ یہ بیٹے کے لشکر کا ہمارا ہی گیا۔ اور یہ منصوبہ یہی کہ وہ شدہ پر کے خلاف حرکت کرے۔ کسی نہ کسی بہت میں شکست دے اور رومن شہنشاہ میلی لوس کی ہمدردیاں اس میں کامیاب ہو جائیں۔ لیکن شدہ پر نے اسے ایسا کوئی موقع نہ دیا۔ بلکہ شدہ پر نے بات سے کام لیا۔ اس نے رومی حکومت کے سے سارے کو کھڑے کرنا چاہا اور اس نے ایک شخص فلوپس کو جو اس کا خوب چاہنے والا تھا قیصر روم کا لقب دے کر اس کا عہدہ تسلیم کر لیا۔

وہ نے کے بعد شدہ پر ایک بار پھر اپنے لشکر کے ساتھ حرکت میں آیا۔ دیا ہے اس نے صبر کیا۔ اصطلاح پر اس نے حملہ کیا اور ایک بار پھر اس شہر پر اس نے

بعد شدہ پر کے قدم چومنے ہی چلے گئے۔ اور وہ ایسا کوچک کے کئی شہروں پر آیا تھا۔ کیونکہ اس کے لشکر کی تعداد ایک زیادہ تھی۔ قذااں مفتوحہ۔ سادوں۔ مستقل لشکر وہ رکھ رکھ نہ ہی اس پر اپنا قبضہ برقرار رکھنا ضروری سمجھا۔ اس

نے محض تکی و غار تھکی کی۔ اور ہزاروں محروموں اور مزدوروں کو غلام بنا کر واپس
مرکزی شہر کی طرف چلا گیا تھا۔

اسی دوران ایک معمولی واقعہ شہر پر کی دانت اور دھانی کا باعث بن گیا تھا اور
طرح کے لوزین ہم کا ایک حرب سردار تھا جس کی حکومت پانیہ میں تھی۔ یہ شہر
میں عام تجارتی مرکز سمجھا جاتا تھا اور ایک طرح سے نیم منگرا بھی تھا۔

شہر پر نے حسب استطاعت پر قبضہ کیا تو لوزین نے اس سے اپنی حقیقت کا اظہار
کیے مختلف لوگوں پر اور اس کی خدمت میں کیجے ملین ساتھ ہی جو سراسر اس
پر کے ہم لگا اس کا ارادہ تھا کہ یہ شہر پر اور یہ شہر پر اور یہ شہر پر
اور کہنے لگا یہ لوزین توں سب اس ملک کا رہنے والا ہے جو اس کے شہر پر اور یہ شہر پر
کے آداب تک سے واقف نہیں ہے۔

پھر شہر کے عالم میں شہر پر نے حکم دیا کہ لوزین کے پیچھے ہٹے۔ شہر پر
فرات میں پھینک دیئے جائیں اور یہ بھی کھلا دیا کہ لوزین نے چونکہ شہر پر
سے شہر پر کی عزت میں تھان ہی ہے لہذا اس نے لوزین کی طرف قہر بھجوا دیا۔
طرس نہیں شہر پر کی خدمت میں حاضر ہوا اسے صدمہ کر کے اور اپنی معافی کا اظہار کیا۔
فرود و تخت تاپہ بلا وجہ اظہار شدہ بود کے سے دانت اور دھانی کا باعث بن گیا
لئے کہ حرب سردار اور لوزین انتہائی جنگجو۔ اٹھلی، دانت اور دھانی کا باعث بن گیا
اس کی ملک جس کا ہم لوزین تھا وہ بھی ایک انتہائی جری اور دانت اور دھانی کا باعث بن گیا
میاں پوری نے صدمہ و مشورہ کیا کہ کسی بھی صورت میں شہر پر کی خدمت میں
نہ سجدہ کیا جائے اور نہ ہی اس سے معافی مانگی جائے۔ بلکہ اس نے جوں کے توں
دروائے فرات میں چینگے ہیں اس کا اس سے فوائد انتقام لیا جائے۔

لوزین کی سلطنت دفاعی لحاظ سے بہت محکم تھی یہ صحرائے شہر کے وسط میں واقع
جس پانی مشکل دستیاب ہوتا تھا اس لئے یہ وہی صدمہ اور دھانی کا باعث بن گیا
میں نہ آتے تھے۔

لوزین اپنے تمام قایم شہر دیکھ کر سخت براہ فرود ہوا اور شہر پر سے اس کا
انتقام لینے کا حکم دیا۔

آخر لوزین کو بہت جلد یہ موقع مل گیا کہ شہر پر کی قیمت کے ساتھ اپنے
سے ہوا اور اس واپس رہا تھا کہ لوزین اپنے محرومی قبیل کے انتہائی تجزیہ کر
ساتھ شہر پر کے لشکر پر صدمہ آور ہوا یہ حملہ ایسا عجز اور برکت تھا کہ شہر پر

پانی طرح سے لوزین کو دکھ دیا۔ شہر پر کے لشکر کا ایک بڑا حصہ لوزین نے موت کے
دہاڑ دیا۔ اور جس قدر مل قیمت شہر پر اس کی طرف سے جاری تھا وہ لوزین نے
پانی۔ اس طرح کچلے میدانوں میں لوزین نے شہر پر کا بدترین شکست دی۔ اور پھر
اپنے لشکر کے ساتھ دروازے فرات کو عبور کر کے مرکزی طرف چلا گیا تھا۔

ایسی کے شہر پر شہر پر کے خلاف شہر پر کے بعد صحرائے شہر کے عرصہ لوزین
میدان پانی پھینکا شروع کیا۔ چہ دن فائقہ زل کر اس نے اپنے لشکر کو آرام
کا موقع فراہم کیا۔ پھر وہ لوزین اور اس کے شہر پر کے صدمہ آور ہوا اسے بھی
جس سس کر دیا۔ شہر پر اس نے اپنے سے اپنے ہی دی۔ شہر پر اپنے کر یا۔ اس
دور۔ جس کی طرف پھیل رہی پر دانت اور دھانی کا باعث بن گیا اور یہ شہر پر اس نے اپنے
کا لوزین سے سراسر ایرانیوں کو موت کے گھاٹے ڈال دیا اور جس شہر پر اس نے اپنے

ایسی کا شہر پر شہر پر لوزین سے ایسا عجز تھا کہ اپنے دو شہروں کے کل جات کے
اور اس کے مقابلے پر نہ آیا۔ اور اس کی اس انتہیت سے رو من اپنے حوش
کہ انہوں نے فرات لوزین کی طرف قہر بھجوا دیا اس سے دانت اور دھانی کا باعث بن گیا
مرحہ رو من نے نہ صرف لوزین سے محنت کر کے اسے اپنا اتحاد بنا لیا بلکہ رو من
نے لوزین کو دوسوں کا سب سے بڑا خطب یعنی اسے آگش کا خطاب عطا کیا جو
فائدہ روم کے لئے مخصوص تھا۔

اس طرح پانیہ ایران اور روم کے مابین ایک راستہ بن گیا جس سے لوزین زبرد
پانیہ کو اس کے خلاف حرکت میں آنے کی راہ ہوئی۔

لوزین کی موت کے بعد اس کی ملک و صوبہ سراسر بنی اس صوبہ کو روم ملک و صوبہ
پہنچاتے ہیں۔ لوزین کی موت کے بعد اس کی ملک و صوبہ نہیں ہوئی۔

لوزین نے پانیہ کی سموت کے ذریعہ سے چلائی اور نہ صرف اپنے شہر کے
صوبہ جات پر تسلط برقرار رکھا بلکہ اپنی حکومت کو مزید وسیع کرنے کے لئے بھی اپنے پانیہ
پانیہ کے لشکر کے ساتھ یہ ملک حرکت میں آئی مصر پر حملہ آور ہوئی۔ جس کی فائدات
میں میں اور مصر میں نے قدر کر لیا۔

پھر زمین کتنے ہیں کہ ملک و صوبہ ایک انتہائی جنگجو صورت تھی وہ ماہر تیر انداز اور شہر
تھی اور تھوڑے کی سواری میں بھی ماہر تھی۔ شہر اس کا بہترین مشغلہ تھا اس کا تیرہ کتنے
میں حطہ نہ جاتا تھا ہر وقت زور کھتر سے راستہ رہتی تھی۔ پیدل اور سواروں کی

میں وہ خود کر لیتی تھی۔ وہ بے حد حسین و جمیل تھی اور مجھ کے علاوہ غامی۔ یونانی۔ شاہی اور مصری لہجوں پر بھی خوب عبور رکھتی تھی۔

لڑنے کے بعد جب ملکہ نضب سکر ہی تو ایک موقع پر ایران کے شہنشاہ شاپور نے اس کے خلاف حرکت میں آگیا۔ لیکن اس دوران جب ملکہ نضب نے مصر پر قبضہ کر لیا تو شاپور اس کی قوت سے ایسا خوفزدہ ہوا کہ اس نے ملکہ نضب پر حملہ آور ہونے کا ارادہ ترک کر دیا۔ اس طرح دونوں اور ایرانیوں کے مقابلے میں ملکہ نضب ایک خیرین بی بی قوت کی حیثیت سے سکر رہی رہی۔

ملکہ زینب نے جب مصر کو فتح کر لیا تو اس وقت واقعی طور پر ایں ہاشمیہ شہ پر
اول ملکہ زینب سے خوفزدہ ہو گیا۔ اسے فکر مندی لاحق ہو گئی تھی کہ اگر اس نے ملکہ زینب
سے کمرانے کی کوشش کی تو جس طرح ملکہ زینب نے مصر کو فتح کر لیا ہے اسی طرح میں
وہ ایران پر بھی قابض نہ ہو جائے اور اسے تخت و تاج سے محروم نہ کر دے۔
اور میں غدرت کی بنا پر شہر پر حملہ فی الفور ملکہ زینب کے خلاف حرکت میں۔ یہاں تک
اندرونی اندر وہ اپنی عسکری قوت میں اعتماد کرتا چلا جا رہا تھا

ایران کے شہنشاہ شہ پور اول کو جب یہ خبریں ملنا شروع ہوئیں کہ مدغون نے پانچ
 کی ملکہ زینب کے ساتھ اپنے دوستانہ تعلقات پر اچھے مراسم استوار کرنا شروع کر دیئے ہیں
 تو اسے یہ فکر مند ہی لاحق ہو گئی کہ اگر پانچ کی ملکہ زینب اور مدغون کے تعلقات مزید
 استوار ہوئے تو کس ایوان ہو کہ مدغون پانچ کی ملکہ کے ساتھ مل کر ایران کی سلطنت پر
 حملہ آور ہو جائیں اور اگر ایسا ہوا تو شہ پور پن دوں دوں قوتوں کا مقابلہ نہ کر سکے گا اور
 دونوں طاقتوں کے مقابلے میں شہ پور کو کبھی بھی پناہ نہ مل سکے گی۔ من یہ شات سے قوت
 ایران کے شہنشاہ شہ پور اول نے بڑی جیزی سے اپنی طاقت اور قوت میں اضافہ کرنا شروع
 کر دیا تھا۔ اس نے نئی بھرتی شروع کر کے نئے لشکروں کی تربیت کا کام بھی سرعت سے
 ساتھ اپنے تجربہ کار سرداروں کے دستہ لگایا تھا۔ شہ پور چاہتا تھا کہ اپنا کھ شہ خوں کے
 ایوان میں وہ پانچ کی ملکہ زینب پر حملہ آور ہو اسے بدترین شکست دے اسے اپنے مات
 جیتنے اور یہ ہونے پر مجبور کر دے اور پانچ کی ملکہ کو اپنا مظلوم اور مفتوح بنائے۔
 اسے اس قابل نہ رہنے دے کہ وہ آلے والے دور میں ایک قوت بن کر محرواں سے اپنے
 اور ایران کی سلطنت کے لئے کوئی خطرہ ثابت ہو۔ شہ پور کا خیال تھا کہ اگر وہ اپنے
 میں کامیاب ہو گیا اور ملکہ زینب کو اس سے اپنے سات زیر کر لیا تو آگے والے دور میں
 مدغون میں اس پر حملہ آور ہونے کی جرأت نہ کر سکیں گے۔ اس صورت حال سے قوت

۱۔ بڑی تیزی سے اپنی خلقت میں اضافہ کرنا شروع کر دیا تھا۔
۲۔ ہر طرف پائیدار کی مانند فتنہ بھی بڑی صاحبِ فراست بڑی نگاہِ حوریت تھی۔ وہ
۳۔ میں عیسویت اور پرکشش قسِ دہلی وہ بڑی دور اندیش اور بڑی عاقل خاتون تھی۔
۴۔ ہاوس صحرائوں سے نکل کر ایراں کی سلطنت میں جگہ جگہ پیچھے ہوئے تھے۔ اور
۵۔ ایراں کے شہنشاہ شاہ پور اول کی بی بی کی جبری ہو چاہے تھے۔

ن طرف ابدی کی رہنمائی میں آپ دور اطلاق شدہ کے ایک گھر کے دروازے پر
- ش دھک دے رہے تھے۔ تھوڑی دیر بعد ایک لڑکی اور لڑکے لڑکی نے
دور دروازے پر کھڑے ہو کر یوں لڑکی لڑکی - ہائی جیڑائی اور پشیمانی میں
- کی۔ پھر پروف کو طلب کر کے کہے گئے۔ اسی میں میں جانتی لم کوں ہو اور
- تے ہو۔ اور یہ کہ تم کیا چاہتے ہو۔ اور کس سے ملنے کے خواہش مند ہو اس پر
- اور اسے طلب کر کے کہنے لگے۔

میں بہن اگر میں قطعی پر یس تو تمہارا نام کریں ہے اور تمہارے باپ کا نام ہے اور جو بیویوں کا ایک معتبر عالم اور کائن ہے۔ کہ میں نے تمہارے باج۔ اس کے لکھوں سے بوجھ کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے کی۔ جیسی کہ تو تم نے سچ ہے پر تم ہو اور میرے باپ کو تم کیسے جانتے ہو۔ اس پر بوجھ ہوا اور میرے لگے۔

یوں۔ میری بس۔ میں بھی کا ایک نمائندہ ہوں۔ میں جانتا ہوں تمہارے باپ
 سے ایک کرب لائیت اور مصیبت اور پریشانی میں مبتلا کرو تھا۔ میں
 اب اور خیر کے ایک گھٹنے کی حیثیت سے تمہارے باپ آؤں گا اور اہل کی
 رحمت دلاؤں گا جانتا ہوں۔ یہاں تک کہنے کے بعد پورے جب خاموش ہوا تو کہیں
 لگی۔

وہ کسی تیری بڑی صوفی۔ تیرا شکر یہ کہ تو نے ہم سے ہر دلی کا اظہار کیا۔ یہ تیری
 کہ تو نے مجھے تم پر نہی آتا ہے۔ میں تم پر انکشاف کروں کہ اس سے پہلے میں
 جیم' ہیبس۔ عالم یہ پیاسی نے میرے باپ کا علاج کرنے کی کوشش کی وہ اپنی
 اور اوسینہ۔ لہذا میں تجھے صحت کر لے ہوں کہ تو میرے باپ کا علاج کرنے سے
 میں تیری حقیقت اور حقیقت ہے۔ اگر تو نے میرا کیا۔ مانا تو اپنی جان سے ہاتھ دھو
 کہ کہ عذریں سے کہہ اسکی مطلق الفطرت تو میں میرے باپ پر وارد کر دی ہیں
 نے والے کا خاتمہ کر دیتی ہیں اور میرے باپ کو تو سوں سے آئیں۔ ستر
 آپ میں جھکا کر ہی رکھا ہے اس پر پوچھ جوا اور کہنے لگا۔

یہ ایک ناکمل اور کاردار ہے اگر تو یہ کرے گا تو اپنی جان سے ہاتھ دھو
 رہے پھرتے پھرتے کہنے لگے میرے کرم آپ فکر کریں میں آپ
 ہوں کہ جس قوتوں نے آپ کو اس کرب میں مبتلا کر رکھا ہے اگر انہوں سے
 نہ ناکوش کی تو میں انہیں لو لو اور دیر لے کے دیکھوں گا آپ اس
 صبیحے تاکہ میں اس کا جوا دل اور آپ اس ایت سے صحت سے کا

اسی شش و پنج اور ہچکچاہٹ میں ہی ملا تھا کہ لوہے سے آگے بڑھ کر
 ایک تہ پہنچا ہوا ایک کمان کا جواز دینا ہوا ہے پھر اور کیرش اور رنک رو
 لے لے کہ پوس کا انگلیں والا حصہ خوب تھکا ہوا بیچے ہو گا تھا۔ اس
 صورت سناپ کے حصہ کے لیے جسے میں ہو چکی تھی اور اس میں سے دو
 تھکے ہوئے تھے جو پاؤں کے اس حصے کو انتہائی رستہ تھا۔ ہاتھ تھے۔
 سر خوب ہلکا۔ جس کی تھک اور اس کے چم میں خفا بڑا سا رخ ہو چکا تھا
 کے ساتھ ساتھ خوب اوپر تھک کر گھوڑے کے سر کی نیچے حصے کی شکل و
 تھی مگر چار کا اٹھ تھا کہ اس غفرت نے ایک دھنگ عوام کی ن اور
 ان طرف گیا۔ پھر اسی موقع پر پھل حرکت میں آیا اپنا ٹھنڈے سے ایک
 اور اس پر کھانا عمل کیا اور اسے اپنے سامنے رکھ لیا تھا

اس صبریت سے بھی حرکت کی درجہ کی جس میں وہ سوار تھا اور جو
 اس کی شکل و صورت تھی کہ گیا تھا ہاتھ وہ پادشاہی عرش کے
 اس میں سے ایک سناپ تھیں اسی وقت اس نے پھل کی طرف پہلی تھی۔
 اندر سے کی طرح حرکت میں آیا اور پھر اس نے اس پر دے دیا

کہ ستریں اندر میں اس رہی کاٹا پیتا ہوا ہے۔ صحرارا تھا جس کی
 دھن تھی کہ فرق ملوت اندر میں وہ رہی پادشاہی عرش کے
 تھکے ہوئے بل بل تھک تھی اس کے ساتھ ہی اس سناپ کی صبریت فامر
 ان کا اور اس میں سے تھک کے بڑھتے اور اٹھتے ہوئے اس کا ایک اور
 طرح تھکتے ہوئے خوب کامیاب اور راست پھل اور کیرش کے چرے پر
 جیسے ہی دلوں کے چرے پر تھکی ہوئے پھل اور کیرش دلوں اپنی

دیکھ کر یہ۔ میری من تو کسی دھوکے کسی فریب میں مت رہتے میں کوئی نام
 عالم۔ غلبہ۔ ظلم گر یا سزا نہیں ہوں۔ میں بتا چکا ہوں کہ میں باحق عظمت قوتوں
 ہوں۔ میں جسیں نہیں دلاتا ہوں کہ میں نہ صرف تمہارے باپ کو عمارت کی تہ
 نہایت دلوں گا بلکہ جو قوتیں عمارت کے تمہارے باپ پر مسلط کر رکھی ہیں وہ کامیاب
 کر کے رہوں گا پھر ان کی حوصلہ افزا انگلیوں کر کر رہوں گے چرے پر ملے ہوئے
 نمودار ہوئی پھر انھیں کو غلبہ کر کے کہنے لگی۔

اسے سہاں اچھی۔ اسے نیکی کی خواہش رکھنے والے ہو اور اگر جسے میں اور
 عوام ہیں تو میں ان کی جی جیسے اپنے گھر میں خوش آمدید کہتی ہوں۔ پر
 صبریت ساتھ یہ لڑکی ہوتا ہے۔ اس پر پھل ہوا اور کہنے لگے۔ دیکھ میری من
 پھل ہے اور میرے ساتھ ہو چکی ہے اس کا نام کیرش ہے۔ ہم دونوں کے متعلق
 لئے ایک ہی جانا تھا ہے کہ ہم ساتھی ہیں اور دونوں ہی نیکی اور خیر کے ساتھ
 تو دیکھ مجھے اپنے گھر میں داخل ہونے دے۔ اور مجھے اپنے باپ کے پاس لے جائے۔
 کیرش نے دروازہ پر دھک دی۔ ایک طرف ہٹ کر کھڑی ہوئی پھر کہنے لگی
 دونوں اندر انہیں میں آپ دونوں کو بخش دے اپنی جگہ۔ پھر اور کیرش جب وہ
 داخل ہو گئے تو دروازہ پٹے کی طرح بند کر دیا۔ پھر کہنے لگی کہ جب وہ
 آگے بڑھی تو پھل اور کیرش نے دیکھا کہ ایک بوڑھا مکان سے برآمد
 میں ایک تخت پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کا ایک پاؤں کا قہار دوسرے پاؤں
 ڈال رکھی تھی اور اس بوڑھے کے چہرے پر کرب کے آثار چھلے تھے اس بوڑھے
 اشارہ کرتے ہوئے کہتے تھے اے میرے سہارا اچھا اب میرے رحم۔ چل
 پھل ہیں اس کا نام تزلزل ہے اور اسی عمارت نے اس کویت اور کرب میں
 ہے۔ پھر اور کیرش دونوں آگے بڑھے۔ انہیں کے ساتھ بیٹھ گئے پھر پھل
 غائب کر کے کہنے لگے۔

میں جانتا ہوں کہ آپ ایک نیک اور انتہائی عظمیٰ انسان ہونے کے ساتھ ساتھ
 واحد کی زندگی اور جہالت کرنے والے اور اسی کی جہالت کے لئے پہنچ کرے۔
 اسی بناء پر عمارت نے آپ کو اس کرب میں مبتلا کر رکھا ہے۔ میرے پھل
 ساتھی اس لڑکی کا نام کیرش ہے۔ ہم دونوں آپ کا علاج کرنے کے لئے آئے ہیں۔
 کویتیں دہستے ہیں کہ ہم دونوں مل کر آپ کو عمارت کی دی ہوئی اس کویت
 نہایت دلا دیں گے پھر ان کے من اٹھتا ہے اس بوڑھے کے چہرے پر انتہائی

وہابی سے محروم ہو گئے تھے۔

۱۱۔ دست میں بلکہ اس کی لاش پڑی ہوئی ہے۔ یونان کے اس انکشاف پر کیرش ہے
 ۱۲۔ اس طور اسود ہو کر رہ گئی تھی۔ اسی وجہ ایدہ نے یونان کی گردن پر ٹس دیا پھر وہ
 رہی تھی

یہ ہے میرے حبیب۔ اب قصداً اطمینان میں نصرتا کوئی ایسی نہیں رکھتا۔ دراصل
حالات میں آنے کی وجہ صرف یہ تھی کہ کہیں آراء کو عزائم کی گرفت سے نجات دلائی
۔۔۔ جن اب سچلے بالکل الٹ ہو گیا ہے عزائم نے مکمل طور پر کہیں آراء کو اپنی
۔۔۔ میں کر لیا ہے جس سے خوش ہو کر عزائم نے اسے کچھ باوقوف الفطرت حقائق بھی
۔۔۔ میں ہیں اور نہیں حقائق سے مسخ ہو کر قاتل دست پہنچنے کا اور یہ رکھتا ہے۔ دراصل
۔۔۔ اپنی ساری پرہیزگاری اور اپنی ساری عبادت کو فرائض کر چکا ہے اب اس کا سارا
۔۔۔ دلی حسرت کی طرف ہے۔ بہ حال تم فکر مند نہ ہو۔ میں آذان نام کے اس کہیں
۔۔۔ دلی ساری دھوکوں کی اور دیکھوں گی کہ عزائم کی طرف سے باوقوف الفطرت قوتیں ملنے
۔۔۔ نام سے بچنے کے لئے کہاں پہنچا لیتا ہے۔ میرے خیال میں تم دواؤں اگر چاہو
۔۔۔ کی سزا۔۔۔ نامہ حاکم قیام کرو۔ جہاں تم لوگوں سے اس سے پہلے قیام کر رہی
۔۔۔ اور اگر تم پہنچو تو اطمینان میں ہی قیام کرو۔

دینا کی اس منتظر تھی۔ درجہ تک لے کر شہر سے مشورہ کیا جو اب میں کیرش نے
شہر میں رہا۔ یہ کیا تھا کیرش کے اس فیصلے کے بعد درجہ تک نے اعلان شہر کے
کرائے میں قیام کر لیا تھا۔



تین دھڑکی ملکہ نسب ایک ۔ چنے کرے میں اہل اور تمام میں ہوئی تھی کہ
 کے ہوا دے ہر کسی نے ٹکنا را۔ ملکہ سے بیب نکالنے والے کو اندر آنے کی
 میں تو میرے میں ملکہ کا شیر پوزھا اشمن میں حب داخل ہوا وہ ملکہ نے قریب آوا
 داندازہ طریقے میں اسے چلب کر کے کہنے لگا

۱۔ آپ کے پاس وقت ہو اور آپ پسند کریں تو میں آپ کے لئے ایک ہفتہ
صاف ہوں۔ پورے اشمن بن حرب کی طرف دیکھتے ہوں۔ سب سے پہلے پر ہلی
ہفت نمودور ہوئی۔ آگے کے اشارے سے اشمن بن حرب کو اپنے ساتھ پہنچنے کے
نمونے پہنچے یا تب تک اسی طرح کی ہلی ہلی مسکرہٹ میں کہنے لگی۔ کو تم کیا کرنا
چاہتے ہو؟ اشمن بولا اور تیسے لگے۔

تھوڑی دیر تک ایسی کیفیت رہی۔ یوحنا نور کیرش دلوں اپنی بھائی جیسے کی حیرت اور پریشانی میں ڈوبے ہوئے تھے کہ اسی لمحہ یوحنا کی گردن پر ایسا ایک کا یوحنا کی گردن پر لمس دینا تھا کہ یوحنا کی بھائی سوئی گئی اس کے بعد اس لمس یوحنا کی گردن پر دیتے ہوئے اس کے بالوں میں رس گھونٹی آواز کے ساتھ رادار انہ منگو کہے گئی تھی جس کے جواب میں یوحنا کے پرے پر ہلکی جلی مسکراہٹ بکھرتی چل جا رہی تھی۔

یہ جنگ کی پہلی دوں ہی لوشہ کر آئی اس نے اپنے سامنے ایسا وہ جنگ روک کر
کہ لاشیں آگے اپنی جگہ پہنچیں تھا وہ مافوق الطبیعت انداز میں غائب ہو چکا تھا بعد
پوش جس پہ تھوڑی دیر پہلے آگیاں میں ہوا تھا اس کے قریب ہی اس کی بی بی لڑی
پڑی ہوئی تھی۔ یہ جنگ تھوڑی دیر تک خلی قتل پوش اور اس کے قریب پڑی
کی لاش کو بین حیات سے نکلتا ہوا چہ وہ کیرش کی طرف مڑا اس کے چہرے پہ
اور پریشانی کے آثار تھے اس نے کہ وہ اپنی بیٹی جانتے پر پڑی فکر مند سو رہی
کی طرف دیکھتے ہوئے یہ جنگ کے چہرے پہ بالکل غلٹ مسکراہٹ نمودار ہوئی ہر شے
کی پہلی لوشہ کا عمل کرنے کا لفظ لود پہ عمل شاید ہی اسی بیٹا نے کر دیا
میں اس کے کان میں گستاخانہ اپنے ہاتھوں پر اپنا من عمل کرے کے بعد جو اس
یہ جنگ نے کیرش کے چہرے پہ بھیرے کیرش کی پہلی لوشہ آئی اور یہاں
انتہائی منصوبہ کے اندر میں یہ جنگ کی طرف دیکھ چہرہ سننے لگی۔

اس سفر کے اچانک حوالہ کے کی وجہ سے جو میری پہلی جگہ تھی
نکرنہ تھی۔ میں سوچ رہی تھی کہ اب میری پہلی جگہ کر نہیں آئے گی۔
اور ناکامیوں میں زندگی بسر کرنے پر مجبور ہو جاؤں گی۔ آپ نے مجھے میری
ایک طرح سے مجھے اپنی ذرا فریاد بولنے کا راز رکھ دیا ہے۔ آپ کا یہ فعل میں
فراموش نہ کر سکتا کی۔ کیش تھوڑی دیر تک اپنی مناسبت سے بولنے کی
رہی مگر وہ کسی قدر ریشم کن ہے میں بولنے کو طالب کر کے پوچھنے لگی۔

یہ ابھی ابھی تھوڑی دیر پہلے جو نگوی کے ہاں تخت پر سو رہا تھا، اب وہ تھوڑا سا ہلکا ہوا تھا۔ وہ ہر چہ دھمیا اور یہ فلاں فلاں کی بیٹی کرہوں کہیں دھمیا، سنہ ۱۹۰۰ء ہے۔ اس پر یونانی بولا اور کہے گا کچھ کیرش۔ فلاں فلاں بھوک اضریت مائے سے غائب ہو چکا ہے اور ہاں کی بیٹی بلا کر دی گئی ہے۔ تھوڑے سا تھکے اس

میں تھانوں کی گھری پاس کرب کی سسکیوں میں مرگ کی بچ دیکار۔ خاموشی کے
بعد میں بے انت جھنڈوں کے رقص اور کھلی گاڑھی چپ کی دھڑ میں "تل خیل
میں بھری پڑی ہو۔

ہر سب وہ منہ کرنا ہے۔ جب وہ یوں ہے تو یوں لگتا ہے جیسے زندگی کے ششوں
میں رہے انت کواریں شام کے زندوں میں پہلے شور و غرہ صرم کے جوش "بکوں
میں دھنیں جوش زن ہو گئی ہو۔

دار اس آئے والے جنوں کے بازوؤں کی قوت۔ وہ اصل کی آغوش جیسی اس کی
ن سالی دلوں کی بٹائی جیسی ہے۔ حلق تک میں نے اس کا اندازہ لگا ہے وہ ایک
میں ہے جو دھن کی سرگوشیوں پہلی حریف میں تھیل کا پیر "تھیں۔ محبت کی گری
ن کی گئی۔ برے اپنی شام میں دھنوں کے رقص سڑے کر دینے کی جرات دہست

میں تک آنے کے بعد ملک زینب کا شیر اشوں بن حرب اب خاموش ہو تو ملک
میں عجیب سی دلکش صراحت میں اشوں کی طرف بکھتی رہی پھر اس کی کھلتی
ہا بند ہوئی وہ اشوں سے کہنے لگی۔

دب کے بیٹے مجھے لگتا ہے تم کچھ اس آنے والے جوان سے زیادہ ہی متاثر ہوئے
ہے اس کی تعریف میں جو اس قدر لبا قصیدہ پڑھا ہے تو کیا تمہیں نہیں ہے کہ وہ
اس تعریف کے مدح پر اترتا ہے۔ اس پر اشوں بن حرب کی قدر چھاتی تانتے
یہ کہ۔ عالم آپ عاتقی میں میرے اندازے بہت غلط ہوتے ہیں۔ جس جوان کی
تعارف کی ہے جس کا نام میں نے آپ کو عارف بن حسن بتایا ہے میں سمجھتا ہوں
میں تعریف کے الفاظ سے کہیں بڑھ کر ہے۔ میں یہ بھی حال کرتا ہوں کہ میں آپ
اس کی دہری اس کی جراتمدی اس کی مسلمان مانتے اس کے چہرے اس کی
میں بہت وقت بجز کی ہوئی سرخ آگ کی بہتر تہنیل میں کر سکا اس پر ملک اپنی جگہ
میں رہی ہوئی اور کسی قدر دھنیں کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگا۔

ب کے بیٹے اس انداز میں تم نے اس آنے والے نوجوان کی تعریف کر کے مجھے اس
ن اور دیکھنے پر مجبور کر دیا ہے۔ میرے ساتھ چو میں اسے ضرور دیکھنا پند کروں گی۔
ابواب میں کر اشوں نے حد غرض ہو گیا وہ ملک کو ساتھ لے کر جب محل کے
دورے پر آیا تو ملک نے دیکھا۔

ابواب جو میں اپنے گھوڑے کی ہانگ تھلے کھڑا تھا اپنی عمر کے لحاظ سے وہ چھٹیں

خاتم محل میں ایک ایسا نوجوان داخل ہوا ہے جو بلا طاقتور۔ بہترین تیغ زن اور دیکھ
اور جراتمدی میں اپنا جواب نہیں رکھتا میں نے اپنی طویل زندگی میں ایسا جراتمد اور
ہوا میں نہیں دیکھا۔ سب وہ محل میں داخل ہوئے گا تو محل کے دروازے پر کھڑے دھن
مخاطبوں نے اسے روکنے کی کوشش کی۔ لیکن وہ دکان میں اس پر مخاطبوں نے کھوار
سوت میں پر وہ ایک کھوار سوت کر کے حقایقہ پکڑا ہو گیا۔ اندر سے پانچوں مخاطبوں
دھن کے بغیر اس نے سب کی کھواریں کاٹ کر اس میں اپنے ہاتھ سے رگڑا اور پھر محل
اندرونی دروازے کے سامنے آں کھڑا ہوا۔ اس پر ملک زینب کے چہرے پر گہری آتش
نمودار ہوئی اور وہ اپنے مشیر شہنشاہ و غلبہ رکے پوچھنے لگی۔

یہ نوجوان کون ہے جس کی تم تعریف کر رہے ہو اور کیوں یہ اندر سے مخاطبوں و در
کے محل کے اندرونی دروازے کے سامنے آں کھڑا ہوا ہے اس پر اشوں نے تھوڑا سا
تک بڑے غور سے ملک زینب کی طرف دیکھا وہ بڑی عاتقی اور امدادی میں کہنے لگا۔
خام اگر یہ ان متائیں تو میں ایک ایسی بات کہوں جو۔۔۔ کی دولت۔۔۔ سے ہے
پر ملک زینب بڑی مری سے کہنے لگی کہ اسے کیا پتا چاہتے ہو۔ میں برا نہیں ہوں گی۔ اس
اشوں کہنے لگا اس کے والے سوت کا ہا کہ وہ ملک زینب کو پند کرنا ہے اور
ایک نکر دیکھتا پتا۔۔۔ اسی بنا پر جب محل کے مخاطبوں نے اسے رگڑا پاتا وہ نہیں
کر کے محل میں داخل ہو۔ اس پر ملک کے پہلے ہی دست بڑاؤ تھیش سے شہنشاہ
طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

یہ جوان کون ہے تمہارے کیا اس کا تعلق دھن سست سے ہے
اشوں نے کہا اس کا تعلق دھن سلطنت سے ہیں۔ وہ دور، ار کے علاقہ۔۔۔
ہے میں نے اس سے تفصیل تو نہیں پوچھی لیکن لگتا ہے وہ دھن کی مدینہ دار ہے
ہے۔ وہ اس وقت محل کے اندرونی دروازے کے سامنے پہنچے گھوڑے پر آیا۔
میں نے اسے کہا ہے کہ تم یہیں رکو میں تمہارے آنے کی اطلاع ملک کو
ملک زینب نے فور سے اشوں کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔ تمہارے خیال میں وہ جو
ہے۔ اس اشوں نے کچھ دیر سوچا پھر وہ سے لگا۔

خام اس آنے والے نوجوان کا نام عارف بن حسان ہے۔ حمار میں تک میں
اس نوجوان کا جائزہ ہا ہے اس کی تمہیں ایسی ہیں جیسی "ظنی ماسوس" ہوا کی
روسلانی جنگ میں انگاروں کے طسم واروں کو نہ پہنچتی موت اور آتشیں صوف
ختم ہوئے والا رقص جاری ہو۔ اس کا چہرہ کچھ ایسا ہے جیسے چپ کے گہرے

اور اسے اندر کیسے پیدا ہوئی۔ اس پر حادث بن حسان پر شرق نگاہوں سے ملک کی طرف
بجئے ہوئے کہنے لگے۔

دیکھ ملک میں آنے والے رسول کی سر زمینوں میں وادی تہا کا رہنے والا ہوں۔ میں
اب لوگوں کے بچوں کو حرب و ضرب کی تعلیم دیا کرتا تھا۔ اس دوران ایک یہودی لڑکی مجھ
سے بے حد متاثر ہوئی اور مجھے چاہنے لگی۔ جو بچے مجھ سے حرب و ضرب کی تربیت
حاصل کرتے تھے ان کا تعلق بھی یہود تریہودی خاندانوں ہی سے تھا۔ آخر اس یہودی لڑکی
داروں نے مجھے اس لڑکی سے شادی کرنے کی ترغیب دی وہ لڑکی بڑی حسین بڑی
صورت اور مہدار تھی۔ لیکن دیکھ ملک میں نے قصاصی خاطر اس لڑکی سے شادی کرنے
کا ارادہ کیا۔ اس لئے کہ اس سے بہت پہلے میں تیساری محبت اور چاہت میں گرفتار ہو
چکا تھا۔

پھر۔۔۔ کچھ اس طرح ہوا کہ کہ وادی تہا سے کچھ یہودی باہر تیسارے اس شہر میرہ کی
طرف تجارت کے سلسلے میں آکر آجایا کرتے تھے جب وہ یہاں سے چلتے تھے تیسارے
اس تیساری خوبصورت۔ تیسارے دنگل انداز کی بڑی تشریف کیا کرتے تھے اس تیساری
بہت ہی سن کر میں عاتبت تیساری طرف کھینچا جا گیا۔ جس طرح حریفوں کے اندر چلنے والی
جو باتیں میرے منہ سے شہر کے اپنی رقیبہ کو جاری رکھتی ہیں ملک میری محبت بھی اسکی ہے۔ میں
پچھلے چھپتا چھپتا چھپتا کر رہا۔ اس کا ذکر میں نے کسی سے نہ کیا۔

یہاں تک کہ وہ لمحہ بھی گیا وہ یہودی لڑکی جو مجھ سے محبت کرتی تھی اس کے لواحقین
میں سے کسی سے شادی کرنے کے لئے کساتو میں نے انکار کر دیا۔ میرے انکار پر اس یہودی
لڑکی کے والدین اور رشتہ داروں نے بڑا برا متاں انھوں نے میرے پاس تربیت کے لئے
اسے لے کر آجایا کہ وہاں تک کر دیا اس طرح وہ مجھ سے نکلا۔ مگر کہ کے مجھے غلاموں کا شکار کرنے
سے اس یہودی لڑکی سے شادی پر مجبور رہنا پڑتا تھا۔ لیکن میں نے جب بھی اس کی
بابت سوچا تو میں نے اسے تنہا دیکر اور برا تیسارے یہودی جوان ایک درد میرے گھر میں داخل
ہوا۔ انھوں نے کہا کہ یہ تو میں اس لڑکی سے شادی منظور کروں یا مرے کے لئے تیار ہو

کچھ ملک رات کی تاریکی میں میرا ان تینوں خونخوار یہودیوں سے مقابلہ ہوا۔ اور میں
میں اور سبکی کی بات کہتا ہوں کہ رات کی تاریکی میں ان تینوں یہودیوں کو قتل کر کے میں
میں سے شہر میرہ کی طرف بھاگ آیا۔ ملک میں یہاں یہ بھی بتاتا ہوں کہ میں اکیلا ہوں۔
میں باپ فوت ہو چکے ہیں بھائی بہن کوئی ہے ہی نہیں۔ وادی تہا سے تیسارے شہر

پتلیس کے سن کا ہو گا۔ خوب دروازہ اور بھرے ہوئے جسم کا قتل اس کی آنکھیں اسکی
جیسے ان کے اندر شیطانی ہلک رہے ہوں اس کے چہرے پر سختی تھی ہاتھ اس کے درمیان
کے بچوں جیسے تھے۔ اس کا ہاتھ لپٹے ہوئے ملک (عقب نے اذان لگایا کہ اشوں بن
نے اس کی تشریف کرنے میں کوئی بہت غرازی سے ہم نہیں کیا۔ اس جو ان کے قریب
اشوں بولا اور اسے مخاطب کر کے کہنے لگے دیکھ حسان کے بچے یہ غلاموں جو اس
تیسارے سلسلے کھڑی ہیں لیکن پانچواں کی ملک (عقب نے)۔

اشوں بن حرب کے اس اعتراف پر حادث بن حسان سے چونک کر ملک کی طرف
تھوڑی دیر تک اس نے ملک کے سر اس کے چہرے اور جسم کے ہر حصہ کا بھرپور جائزہ
اس نے دیکھا کہ (عقب نے) ملک کے حمل رکھیں بہاروں کے آواز میں۔ جسکی
شکلوں کے ہا کہیں۔ ملکوں کے حسن جیسی شلاب۔ جیوں کی رنگیں آہوں۔ گلاب
نزل جیسی خوبصورت گیت بھرے لہجوں۔ جلتے ملک کے جود جیسی کشش اور
صدعت شوق اور خوبوں میں بکھری رشہ کی طرح حسین تھی۔

حادث بن حسان نے یہ بھی دیکھا کہ ملک کے شیطوں کی طرح جسم کو جلاتے گلاب
صبح کی شش شش جیسے سرسبز عارضی۔ ہم کی بگلی لٹل۔ رت اور قدر میں جیسی آہوں
والہ رخ انگوں سے بھرپور رنگوں کے مفر جیسا اس کا چہرہ ملک کہ حسن و خوبصورتی
طوفان بنائے ہوئے تھے۔ اس وقت حادث بن حسان چونک کر۔۔۔ جب وہ زنبب۔
بھرپور مٹاس۔۔۔ عموں کی ملک اور انگوروں کے پچکے پیسے شیریں سے میں مخاطب کر۔۔۔
پوچھا کیا تیسارا نام حادث بن حسان ہے۔

حادث بن حسان نے فوراً اپنی نگاہیں جھکا لیں اور ہم دوار میں کہنے لگا ہوں۔
حادث بن حسان ہی ہے۔ ملک نے پھر دوبارہ ویسے ہی کشش لیے میں پوچھا تم یہاں
محل میں کیوں داخل ہوئے ہو۔ جب ہمیں محل کے صحنوں کے لئے رہا تو تم میں سے
کر کے اور انہیں ادھر کر کے کس بیت سے محل کے اندر لائی جس کی طرف چلے۔
حادث بن حسان نے ایک بار پھر نگاہیں اٹھا کر ملک زنبب کی طرف دیکھا۔ پھر دوبارہ
جھکائے ہوئے رہ گئے۔

دیکھ ملک چاہے تم میری گہری ہی کیوں نہ کٹ دو۔ جو کچی بات اس وقت میرے
میں ہے وہ میں ضرور کھوں گا۔ اور وہ بات یہ ہے کہ میں عاتبت نہیں پسند کر پنا
مکڑشہ کئی لمحہ سے تم سے محبت کرتا ہوں۔ اس پر ملک نے یہ نگاہوں سے حادث
کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔ جب تم نے مجھے آج پہلی بار دیکھا ہے تو یہ محبت کی

اسی خود تھا پھر حادث بن حسان نے اپنے لباس کا ایک حصہ ہٹایا بلکہ نے دیکھا اس کے
 ایدہ اور پتے ہوئے لباس کے نیچے چھٹی ہوئی صاف ستھری لڑیوں والی زرد قمی۔ اس کے
 حادث نے ایک جھٹکے کے ساتھ اپنی گوارہ پیام کی اور بلکہ نے دیکھا وہ گوارہ شیشے کی
 صاف ستھری اور چمک رہی تھی۔ اور اس کی چمک لگا ہوں کا خیرہ ترقی تھی اور بلکہ
 یہ بھی دیکھا کہ وہ ایک بھاری اور چوڑے پھل کی ایسی گوارہ تھی جو کسی عام انسان کے
 لیے ایسی چاسکتی تھی۔ اس کے بعد حادث ہوا اور بلکہ کو غائب کر کے گئے لگا۔

کچھ بلکہ حیرت کن درست ہے مجھے اس سے انکار نہیں کہ میں ایک مجلس اور قاش
 ہوں۔ میں بے با ہوں کوئی دولت کوئی حق حصہ اپنے پاس نہیں رکھتا میرا لباس بھی
 ہوا ہے۔ ہر بھی پہن ہوا ہے میں انکار نہیں کرتا۔ یہ جوتے جو میں نے پہن رکھے ہیں
 پہن گئی برسوں سے میرے پاس ہیں اور میں لگتا ہوں لگاتے ہوئے ان سے کام چلا رہا
 ہوں۔ مجھے اس سے انکار نہیں لیکن بلکہ تو نے میری گوارہ میری زرد میرے آہلی خود کو
 مجھ کچھ بلکہ میرے ظاہر پر نہ چلا۔ جس طرح تو نے میرے ان جنگی بھیاڑوں کو خوب
 شہر صاف اور چمکا ہوا دکھا ہے۔ ایسے ہی میرا باطن بھی میری ظاہر کے مقابلے
 میں صاف ستھرا چمکا رہا اور شیشے جیسا تیار ہے۔

بلکہ غیب نے اس بار موضوع بدلنے ہوئے پوچھا۔ یہ تو کہ تم نے میرے پانچ
 ہاتھوں پر حملہ آور ہو کر انہیں کھرا کر اور مصوب کیا۔ اس پر حادث ہوا اور کہنے لگا
 کہ بلکہ وہ مجھے محل میں داخل نہیں ہونے دے رہے تھے۔ جبکہ میں نے اپنے ہاتھوں میں
 ہوا تھا کہ میں ایک بار تدمر کی بلکہ سے لڑ کر صبور رہوں گا چاہے ایب کرتے ہوئے
 ہی ہیں مگر خطرے میں نہیں رہتا۔ کچھ بلکہ میں جو ارادہ کرتا ہوں وہ کر گزرتا
 ہے۔ دیکھ بلکہ جب تمہارے پانچ محافظوں نے مجھے محل کے اندر داخل ہونے سے روکا تو
 تو میں نے ان کی سخت تاجرت کی۔ انہیں میں نے بھانسنے کی کوشش کی کہ میں ہر
 بل میں بلکہ نسب کو مٹا چاہتا ہوں لیکن جب انہوں نے کسی بھی صورت مجھے اندر داخل
 ہونے سے روکا تو بلکہ میں نے اپنا آخری حربہ استعمال کیا۔

میں نے اپنی گوارہ بے نیام کی۔ اور اس پر حملہ آور ہو گیا۔ دیکھ بلکہ تجھے تو مجھے وار
 دے پڑے تھی۔ کہ میں نے ان میں سے کسی کو زخمی نہیں ہونے دیا۔ بلکہ ان پانچوں کا
 رستے ہوئے حال میں نے ان پانچوں کے سطوں کو روکا وہاں داری داری میں نے ان
 کو گوارہ بھی کات کر اس میں سے اس اور مطلوب کیا۔ میں بلکہ یا یہ کام میرے غن کا
 ہے۔

یا میرے یعنی تدمر کی طرف بھاگتے ہوئے میں نے دل میں یہ سوچا تھا کہ پامیر کی بلکہ کے
 یہاں مجھے پناہ مل گئی تو اس کے سامنے میں اپنے دل جہدیت کا اظہار شہر کروں گا۔ اور اگر
 بلکہ کے یہاں مجھے پناہ نہ ملی تو میں پھر تدمر سے نکل کر خوشیاں کے یہاں جا کر رہا
 ہوں گا۔

یہاں تک کہنے کے بعد حادث بن حسان تھوڑی دیر کے لئے رکا پھر وہ دوبارہ بھاگ
 گیا تھا۔ دیکھ بلکہ میں جاتا ہوں تم خلافت و راکت کی رہائی۔ حیا و شرمی میں چھلتا ہوں
 عجم۔ حسن و خوشبو کا پیکر اور جوان و نوجوان کی راحت ہو۔ جبکہ تمہارے مقابلے میں میں
 ایک کروا ہوں۔ بھر لیں۔ اتنا دینے والا موضوع اور انسانوں کی اس منہی میں ہے۔ غیب
 نے ایک دھارا ہوں۔ پھر بھی بلکہ میں تم سے کہوں کہ اپنے جہدیت کا اظہار کرنا کوئی
 نہیں۔ دیکھ بلکہ جو میرے دل نے خیالات تھے اس کا اظہار میں نے تم سے کر دیا ہے۔
 یہ محدودی نہیں کہ تمہارے خیالات بھی میرے خیالات سے مطابقت کریں۔ ہو سکتے
 جس چیز کو میں پسند کرتا ہوں یا جس چیز سے میں محبت کرتا ہوں اس سے تم غرت
 ہو۔ دیکھ بلکہ میں تم سے یہ میں کہتا کہ تم میری محبتوں کا معنی چاہتے ہو۔ اب محبت
 چاہتے ہی سے وہ۔ میں تو اس حسیں کیلئے چاہتا تھا میں نے دیکھ یا وہ تمہارے
 اپنے دلی جذبات کا اظہار بھی کرنا چاہتا تھا وہ بھی میں نے کر دیا۔ اب تم جو بھی جواب
 مجھے حکور ہے اگر تم مجھے اپنے یہاں پناہ دو تو یہ تمہاری طاب سے مرانی اور میری
 قسمتی ہوگی۔ اور آتم مجھے پناہ نہ دو تو میں یہاں سے چپ چاپ سو حسان کی طرف
 کر جاؤں گا۔

یہاں تک کہنے کے بعد حادث بن حسان جب غاموش ہو تو غیب نے پھر اسے غاموش
 کرتے ہوئے پوچھا۔

اپنے کن اوصاف کی بنا پر تم نے اپنے ہاتھوں میں یہ امید رکھی کہ میں تمہاری محبت
 جواب محبت سے ہی دلوں گی۔ میں تمہاری حالت دیکھتی ہوں تمہارا لباس پرانا اور
 جبہ تمہارے جوتے برسوں پرانے ہیں جس پر کئی پتہ لگے ہوئے ہیں۔ جو حملہ تم
 اپنے سر پر باندھ رکھا ہے اس میں مجھے کئی سوراخ دکھائی دے رہے ہیں۔ تمہاری یہ طاب
 آپ سے آپ اس بات کی گواہی دے رہی ہے کہ تم ایک معص قذش اور بے باک
 ہو۔ پھر اپنی کس خصوصیت کی بنا پر تم میرے دعوے دار ہونے کے جتنی ہو۔

بلکہ کی اس محنگو کے جواب میں حادث بن حسان نے دیکھ سوچا پھر اس نے اپنے
 سے ایک دم اپنا بوسیدہ اور پہن ہوا عمامہ اتار دیا بلکہ نے دیکھا اس عمامے کے نیچے چہرہ

... کی میں اس کے ساتھ ایک بہت بڑا حادثہ پیش آیا۔ اس پر ملک زنگ نے تڑپ کر
... حادثہ۔ جواب میں اشمون بن حرب ذرا رک کر کہنے لگا۔

... اور اسے جن پانچ محافظوں کو زیر اور مطلوب کرنے کے بعد حادثہ بن حسان محل
... اسل ہو تھا ان پانچوں محافظوں نے اس بات کو اپنے لئے توہین سمجھا کہ یہ اکیلا اس
... کی کواریں کانٹے کے بعد محل میں چلا گیا۔ لہذا کچھ رات گئے وہ پانچوں کے پانچوں
... میں داخل ہوئے۔ زندان کے پیرہاروں کے ساتھ مل کر یہ اس کو گھری میں داخل
... اس میں یہ حادثہ بن حسان بند تھا۔ زندان کے پیرہاروں کے ساتھ مل کر پہلے
... حادثہ بن حسان کو زندان کے کمرے کے اگلی دروازے کے ساتھ باندھ دیا۔
... خوب مارا پیٹا۔ شاید ایسا کر کے اسوں نے انتقام لیا کہ کو لٹھا گیا۔

... اشمون بن حرب کے اس انکشاف پر ملک زنگ کے چہرے پر غصہ نکلا اور خوش
... نے جذباتی طور پر کہے تھے۔ تمہاری غصہ کی حالت میں اپنے
... درت دور سرخ سرخ ہونٹ کاٹی رہی۔ پھر وہ اشمون بن حرب کو مخاطب کر کے کہنے
... پانچوں محافظوں کو کیسے جرات ہوئی کہ وہ زندان میں داخل ہو کر ایک ایسی ممان
... اور انہیں۔ سو اشمون بن حرب۔ میں نے اس حادثہ بن حسان کو سزا کے طور پر
... میں نہ سمجھا تھا۔ اس نے چونکہ پانچ محافظوں کو اپنے سامنے دیکھ کر کے محل میں
... ہونے کی غلطی کی تھی لہذا اسے اس کی اس غلطی کا احساس دلانے کے لئے صرف
... کی عاقبتی سزا کے طور پر زندان کی طرف روانہ کیا گیا تھا۔ اشمون بن حرب یہ
... میں حسان کیسا ہی عریب انسان کیوں نہ ہو لیکن ہر حال یہ ہماری سلطنت میں انجبی
... ایک مصلی ہے اس شخص کی مرث کرنا ہم پر فرض ہے۔ ان پانچوں محافظوں کو بلاؤ۔
... رات زندان میں داخل ہو کر اسے باندھ کر مارا۔ اس پر ملک کا حکم سن کر اشمون
... ب وہیں سے ہٹ گیا تھا۔

... تمہاری ہی وہ بڑا حادثہ اشمون بن حرب نے پانچ جوانوں کو ملک زنگ کے سامنے لا کھڑا
... اور ملک کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔ خاتم۔ یہ وہ پانچ محافظ ہیں جو رات کی تاریکی میں
... میں داخل ہوئے اور حادثہ بن حسان کو زندان کے محافظوں کے ساتھ مل کر باندھ
... اس پر ملک زنگ نے تڑپ کر کہنے لگے۔ تمہاری غصہ کی حالت میں ان پانچوں کی
... یعنی رہی پھر وہ کڑکائی ہوئی آواز میں ہوئی۔ تم لوگ کیوں زندان میں داخل ہوئے۔
... باندھنا یہ تم نے حادثہ بن حسان پر باندھ لیا۔

... پر ایک محافظ بولا اور کہنے لگا۔ خاتم یہ کل ہم پانچوں پر غالب رہا۔ ہم پانچوں کی

حادثہ بن حسان کی اس گفتگو کے جواب میں ملک زنگ تھوڑی دیر تک کچھ سوچنے
... رہی پھر اس نے اپنے مشیر اشمون بن حرب کی طرف دیکھا اور فیصلہ کن انداز میں کہنے
... لگی۔ دیکھو حرب کے بیٹے۔ اس حادثہ بن حسان کو زندان میں ڈال دو۔ اور کل دوسرے
... پہلے اسے میرے سامنے پیش کرو۔ اس پر اشمون بن حرب فوراً حرکت میں آیا اور پانچ
... محافظوں کے ساتھ وہ حادثہ بن حسان کو تدمر شہر کے دروازے کی طرف لے گیا تھا۔



... دوسرے روز دوسرے پہلے حادثہ بن حسان کو ملک زنگ کے سامنے پیش کیا گیا۔
... ملک زنگ اس وقت اپنے محل کے سامنے ایک کھلے میدان کے اندر ایک نشست پر بیٹھ
... تھی اور اس کے اطراف میں تدمر شہر کے لوگوں کے حدود بہت سے مسلح جوان بھی کھڑے
... ہوئے تھے۔ جب حادثہ بن حسان کو ملک زنگ کے سامنے پیش کیا گیا تو اس کی حالت
... دیکھتے ہوئے ملک زنگ مدہ گئی اس نے دیکھا اس کا لباس جگہ جگہ سے پٹا ہوا تھا اور وہ
... جہاں سے لباس پٹا ہوا تھا وہاں چونوں کے پتھر لٹکائے تھے۔ اس کے چہرے پر بھی
... ضربوں اور چونوں کے نشان لگے تھے۔ اس کے ہاتھ خون آلود تھے۔ کانوں پر بھی جگہ جگہ
... اور گردن پر بھی خون تھا۔ تھا۔ تھوڑی دیر تک ملک زنگ بیٹھے ہوئے بیوی حیرت اور حسرت سے
... اسے دیکھتی رہی۔

... پھر ملک نے حادثہ بن حسان سے اپنی نگاہیں ہٹائیں اور اپنے قریب کھڑے اپنے حیر
... اشمون بن حرب کی طرف دیکھا۔ اس وقت اشمون بن حرب شرعاً کے سے اندر
... اپنی گردن کو جھکائے ہوئے تھا۔ اس کی یہ حالت دیکھتے ہوئے ملک زنگ کے چہرے پر
... اور غصے کے آثار نمودار ہوئے پھر وہ اشمون بن حرب کو مخاطب کر کے پوچھنے لگی۔

... حرب کے بیٹے۔ کل جب اس حادثہ بن حسان کو میرے سامنے پیش کیا گیا تھا تو اس
... کا لباس بوسیدہ ضرور تھا پر اس طرح پٹا ہوا نہیں تھا جس طرح آج ہے۔ جب یہ میرے
... سامنے کیا گیا تھا تو اس کے چہرے جسم پر ضربوں اور چونوں کے نشان عین تھے اس کی یہ
... حالت کس نے اور کیوں بنائی ہے۔ اس پر اشمون بن حرب نے اپنی جگہ جھکی ہوئی گردن ہلکے
... کی اور ملک کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

... خاتم اس میں میرا کوئی قصور نہیں ہے۔ کل جب آپ کے حکم کے مطابق اس حادثہ
... بن حسان کو زندان میں بند کر دیا گیا تو میں نے اس سے اس کے سارے ہتھیار۔ اس کی
... زبرد اس کی ڈھال اور اس کا خود لے کر زندان کے خاتم کے پاس بیچ کر ادیتے تھے۔ میری

اس نے کھارہیں کاٹیں اور عمارت منع کرنے کے باوجود محل میں داخل ہوا یہ عمارت
عزلی اور توہین تھی۔ ہم اس سے یوں تو انتقام میں لے سکتے تھے مگر ہم زندان میں
ہوئے اسے مارا اور یوں ہم نے اس سے اپنا انتقام لے لیا ہے۔ اس پر ملک پسے کی
دیوار پر بھی میں بولی اور کہے گئی تم لوگوں نے اسے رہاؤں کے کمرے کے آگے لے کر
سے باز رکھو۔ کیا تم لوگ یہ خیال کرتے تھے کہ اگر اسے باوجود جاننا تو یہ تم پر
حادی رہتا۔ اس پر دوسرا محاذ ہوا اور کہے گئے۔ خاتم بات یوں ہیں ہے ہم اس پر
تسلیم کرتے ہیں کہ یہ کھوار اور قحطی کے فن میں ہم سے اعلیٰ اور ارفع رہا اور ہم
کو اس نے قحطی کے فن اور صارت میں شکست دی۔ لیکن اگر یہ زمین کی کوئی
نہ ہوتا جاتا تب بھی ہم یہاں اس پر حملہ آور ہو کر اس کی ایسی ہی درگت دیتے
سب بانی گئی ہے۔

ملکہ اس کانٹوں کی ٹھٹھکی سے اور زیادہ برہم ہو گئی تھی۔ تھوڑی دیر تک وہ تھک
دی بھر وہ حادثہ بن حسان کو مخاطب کر کے کہنے لگی
بن حسان کے بیٹے! کیا تم اس پانچوں سے اکیسے مقابلہ کر کے اپنا انتقام لیتا پسند
گاہ جواب میں حادثہ بن حسان کی گردن جھکی رہی اس سے نہ ملکہ کی طرف دیکھا
سے کچھ کہا بلکہ اس نے صرف اثبات میں سر ہلا دیا تھا۔
حادثہ بن حسان کا جنت جواب بن کر ملکہ زینب کے چہرے پر ملی جلی سی مسکرت
نمودار ہوئی پھر وہ پانچوں کانٹوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہے گئی۔ تم پانچوں ایک
کھڑے ہو جاؤ۔ یہ ہماری سر زمینوں میں داخل ہونے والا اسی مہمان اکیلا تم
کرنے کی حامی بھر چکا ہے اب دیکھتے ہیں کون کس پر حاوی رہتا ہے اس کے ساتھ
حادثہ بن حسان حرکت میں آیا اپنے سر سے خود اندر کر اس نے ایک طرف دیکھ کر
سے بندھی ہوئی کھوار اور ٹھنڈی جہنم بھی اس نے خود کے قریب رکھی۔ اپنی ذہال اور
میں بکڑی ہوئی آہنی کڑیوں کی زد بھی وہیں اس نے دیکھ دی تھی پھر سرسری ی ایک
اس نے ملکہ پر ڈالی اس کے بعد وہ پانچوں کانٹوں کے سامنے آں کھڑا ہوا تھا۔
ملکہ کا اشارہ پاتے ہی وہ پانچوں محاذ صحر کے پھیلے۔ برسوں کی گرجی کا فکار
طرح حادثہ بن حسان پر ٹوٹ پڑے تھے دوسری طرف حادثہ بن حسان میں
کسی گمشدگی کی طرح حرکت میں آیا۔ جو وہ محاذ سب سے پسے اس کے قریب تب
سے ایک کاٹھا حادثہ کی گردن پر پڑا۔ لیکن وہ برداشت کر گیا۔ ساتھ ہی اس
آہنی صرب جو ایک محاذ کے جزے پر لگائی تو اس کے وہ دست لٹ کر باہر گر گئے

اس نے حسان کے بیٹے! کیا تم اس پانچوں سے اکیسے مقابلہ کر کے اپنا انتقام لیتا پسند
گاہ جواب میں حادثہ بن حسان کی گردن جھکی رہی اس سے نہ ملکہ کی طرف دیکھا
سے کچھ کہا بلکہ اس نے صرف اثبات میں سر ہلا دیا تھا۔
حادثہ بن حسان کا جنت جواب بن کر ملکہ زینب کے چہرے پر ملی جلی سی مسکرت
نمودار ہوئی پھر وہ پانچوں کانٹوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہے گئی۔ تم پانچوں ایک
کھڑے ہو جاؤ۔ یہ ہماری سر زمینوں میں داخل ہونے والا اسی مہمان اکیلا تم
کرنے کی حامی بھر چکا ہے اب دیکھتے ہیں کون کس پر حاوی رہتا ہے اس کے ساتھ
حادثہ بن حسان حرکت میں آیا اپنے سر سے خود اندر کر اس نے ایک طرف دیکھ کر
سے بندھی ہوئی کھوار اور ٹھنڈی جہنم بھی اس نے خود کے قریب رکھی۔ اپنی ذہال اور
میں بکڑی ہوئی آہنی کڑیوں کی زد بھی وہیں اس نے دیکھ دی تھی پھر سرسری ی ایک
اس نے ملکہ پر ڈالی اس کے بعد وہ پانچوں کانٹوں کے سامنے آں کھڑا ہوا تھا۔
ملکہ کا اشارہ پاتے ہی وہ پانچوں محاذ صحر کے پھیلے۔ برسوں کی گرجی کا فکار
طرح حادثہ بن حسان پر ٹوٹ پڑے تھے دوسری طرف حادثہ بن حسان میں
کسی گمشدگی کی طرح حرکت میں آیا۔ جو وہ محاذ سب سے پسے اس کے قریب تب
سے ایک کاٹھا حادثہ کی گردن پر پڑا۔ لیکن وہ برداشت کر گیا۔ ساتھ ہی اس
آہنی صرب جو ایک محاذ کے جزے پر لگائی تو اس کے وہ دست لٹ کر باہر گر گئے

اس نے حسان کے بیٹے! کیا تم اس پانچوں سے اکیسے مقابلہ کر کے اپنا انتقام لیتا پسند
گاہ جواب میں حادثہ بن حسان کی گردن جھکی رہی اس سے نہ ملکہ کی طرف دیکھا
سے کچھ کہا بلکہ اس نے صرف اثبات میں سر ہلا دیا تھا۔
حادثہ بن حسان کا جنت جواب بن کر ملکہ زینب کے چہرے پر ملی جلی سی مسکرت
نمودار ہوئی پھر وہ پانچوں کانٹوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہے گئی۔ تم پانچوں ایک
کھڑے ہو جاؤ۔ یہ ہماری سر زمینوں میں داخل ہونے والا اسی مہمان اکیلا تم
کرنے کی حامی بھر چکا ہے اب دیکھتے ہیں کون کس پر حاوی رہتا ہے اس کے ساتھ
حادثہ بن حسان حرکت میں آیا اپنے سر سے خود اندر کر اس نے ایک طرف دیکھ کر
سے بندھی ہوئی کھوار اور ٹھنڈی جہنم بھی اس نے خود کے قریب رکھی۔ اپنی ذہال اور
میں بکڑی ہوئی آہنی کڑیوں کی زد بھی وہیں اس نے دیکھ دی تھی پھر سرسری ی ایک
اس نے ملکہ پر ڈالی اس کے بعد وہ پانچوں کانٹوں کے سامنے آں کھڑا ہوا تھا۔
ملکہ کا اشارہ پاتے ہی وہ پانچوں محاذ صحر کے پھیلے۔ برسوں کی گرجی کا فکار
طرح حادثہ بن حسان پر ٹوٹ پڑے تھے دوسری طرف حادثہ بن حسان میں
کسی گمشدگی کی طرح حرکت میں آیا۔ جو وہ محاذ سب سے پسے اس کے قریب تب
سے ایک کاٹھا حادثہ کی گردن پر پڑا۔ لیکن وہ برداشت کر گیا۔ ساتھ ہی اس
آہنی صرب جو ایک محاذ کے جزے پر لگائی تو اس کے وہ دست لٹ کر باہر گر گئے

یہاں تک کہنے کے بعد ملک لعل قحوظی دیر کے لئے وکی۔ مجدد دہانہ آیا۔
 کام چوری رکھتے ہوئے کہہ رہی تھی۔ اے صبا! اجنبی۔ اگر تو پسہ کرے تو میں نہ
 کے لئے اوس بن دارم کو یہاں طلب کروں۔ حادثہ بن حسان نے ملک کی اس محکمہ
 جواب میں نہ سے تو کچھ نہ کہا تاہم اس نے اثبات میں ہر بلا دہا تھا۔ اس کی اس
 پ ملک لعل کے چہرے پر احتمالی خوشگوار اور پر کشش مسکراہٹ پھیل گئی تھی۔ پھر اس
 اپنے شیر اشوں بن حرب کو مخصوص اشارہ کیا جسے پاکراشوں بن حرب وہاں سے جہ
 تھا۔

اشموں کے جانے کے بعد مکہ پر حادثہ بن حسان کو مخاطب کر کے کہنے لگی
 دیکھ حسان کے بیٹے یہ انوس بن دارم انتہائی خطرناک قسم کا تیغ زن ہے اس
 ساتھ بڑی ہوشیاری اور عقائد اندر بھی مقابلہ کرنا۔ یہ انوس بن دارم میرے لشکروں کی
 تربیت کا کام انجام دیتا ہے اور اسی لشکر میں شامل ہونے والے جوانوں کی بہتر تربیت
 تربیت کا کام سرانجام دیا ہے۔ دیکھ اگر تو صحیح طریقے سے انوس بن دارم کا مقابلہ کرنا
 میں تجھے اپنے لشکروں کا سپہ سالار مقرر کر دوں گی اور یہ ایک ایسا عہدہ ایسا مقام ہے جو
 کے بعد سب سے زیادہ قابل عزت اور لائق احترام ہے۔ یہاں تک کہنے کے بعد
 زینب غاموش ہو گئی پھر وہ اشموں بن حرب کے واپس آنے کا انتظار کرنے لگی تھی

امانک ملک قحط کو بھر کوئی خیال تو اور وہ حادثہ بن حسان کو مخاطب کرتے
 گئی۔ دیکھ حسان کے بیٹے۔ انوس بن وادم کے آئے تک تو اب جنگی لباس پہن۔
 جنوں ہی وہ آئے تم دونوں کا مقابلہ شروع کرا دیا جائے۔ ملک کے کہنے پر حادثہ بن
 نے پسے اپنی زور پہنچی۔ سر پر آگئی خود بخود۔ پھر وہ اپنی گھوڑ اور احوال سپہیں کر اپنی
 پر خاموش کھڑا ہو گیا تھا۔ تھوڑی ہی دیر بعد دشمنوں بن حرب لوہا اس کے پہلے قحط کو
 دراز تہ اور کڑیل جسم کا جواں تھا۔ مس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ملک حادثہ بن
 کو مخاطب کر کے کہنے لگی۔ دیکھ حسان کے بیٹے یہ دشمنوں بن حرب کے ساتھ جو جو
 ہے یہی انوس بن وادم ہے۔ پھر ملک نے اپنے شیر دشمنوں بن حرب کو مخاطب کرتے
 ہوئے۔

کیا تم نے انوس بن دارم کو سارا معاملہ سمجھا دیا ہے۔ اس پر اشموں کسے دگھڑ
نے انوس بن دارم کو یہ چیز سمجھا دی ہے کہ اس کا مقابلہ ہمارے تدمرش میں داخل
والے ایک اسی شخص سے ہے اور اگر وہ مقابلہ جیت گیا تو برابر ہاتھ تلکے اسے

میتا۔ اسے میرے مولا۔ اے میرے مولا۔ میری دعا فرما۔ مجھے قلت کے اثر سے مراد چشمہ ہے۔ میں نے تو یوں کی استیلا۔ مجھے قدرت کی شان۔

ہے۔ نے دیکھا حادث بن حسان نے بیوی اسماعیل کے ساتھ اوس بن دارم کے
 سے دیا تھا اس نے یہ بھی اندازہ لگایا کہ حادث بن حسان نے اپنے آپ کو اب
 سے دیکھتے تھے محدود کر رکھا تھا۔ اور اوس بن دارم کے وار دیکھتے دیکھتے اس
 بلی بلی مسکراہٹ خود غفلت پر ایک آسودگی اور زندگی کا بھرپور جمال تھا
 یہ اسی طرح جیسے سکون دے کر اس سے حادث بن حسان اوس بن دارم کے
 کر اپنا دفاع کرتا رہا۔

یہاں تک حادث بن حسان دفاع کے قول سے باہر نکل آیا تھا اور وہ
 اضطراب اور کرب طلبیوں سے غلام اور گداز کی پریش کی طرح
 پر حملہ آور ہونے لگا تھا بلکہ نضب سے اندازہ لگایا کہ حادث بن حسان
 وہ دیکھتی کے کہن میں بلی اندھیوں کو اس سے علیحدہ کرتے مرگ
 اس طرح اوس بن دارم پر چھٹا جا رہا تھا۔ حادث بن حسان نے اپنے حلوں
 قدر تیزی اور تندی پیدا کر لی کہ وہ اپنے سامنے اوس بن دارم کو دور تک بھاگا
 میں دیکھتا تھا حادث بن حسان اوس بن دارم کو اپنے سامنے اٹے پاؤں بھاگتا
 اوس بن دارم میں تھا حادث کے شمار پڑا ہو گئے اور اوس بن دارم کی
 وہ اٹھتے ہوئے اچانک حادث نے اپنی احوال اس کے سامنے پڑے ماری
 اس بن دارم حادث کی احوال کی ضرب کھا کر ٹکڑی ہو گیا تھا اس لمحہ حادث بن
 یہ ساتھ اپنی گواہ اور احوال اوس بن دارم پر برسا دی تھی۔ اوس بن دارم
 ر گواہ کو اپنی احوال پر دوا جلد حادث کی احوال اس کے دوسرے شانے پر
 ضرب ایسی ماری تھی کہ اس بن دارم زمین پر گر گیا تھا۔ حادث بن
 اس طرح کے بغیر آئے پڑھا اور اپنی گواہی وہ اس پر گرے ہوئے اوس
 اس پر رکھ دی اور وہ سرا پادھ بڑھا رہا ہے اس نے اس سے اس کی گواہی اور
 اور پینٹ کی تھی پھر حادث بن حسان سے ملکہ نضب کی طرف دیکھتے ہوئے

حادث بن حسان کی طرف دیکھتے دیکھتے ملکہ نضب چونکہ کی پانی اس سے نہ کر
 دیکھا کہ اوس بن دارم سے انتہا دور میں ریت کی پاس پیکر اس وقت میں
 کے سڑا تاریک لہروں کی کوکھ میں وحشت بھری تھائیوں کی طرح حرکت میں کیا
 گواہ لہوا ہوا۔ دھوئیں کے گھوٹا بھر و فراق کے طوفانوں میں ریت کے جزیرہ ظلم
 اور خون کی برسات کی طرح حادث بن حسان پر حملہ آور ہوا تھا۔

سے پانیوں کا شعلہ اور حیات کی انہوں سے امن کی بشارت بنا کے نکلے۔ اس
 مجھے غور کی صدا اٹھنے سے خوشن کا گیت۔ غمگینوں سے وصال کا سیکہ بنا کر اٹھ دے
 اسے اللہ میں بے سارا اور بے آسرا انسان۔ صرف تیری ہی ذات پر بھروسہ
 ہوں اور تجھ سے مدد مانگتا ہوں۔ تیری ہی ذات کے ساتھ سر سہم ہوتا ہوں۔
 زندگی کے استغاثوں میں نیست کی آہ نشوں میں مجھے کاسیاب و کارمان بنا کہ میں اپنی
 اپنی زندگی کا کوئی مرکز بنا کر ایک عزم کے ساتھ کھڑا ہو سکوں۔

زمین پر سجدہ ریز ہو کر حادث بن حسان دھماکا دیا۔ اپنے درد کے اوپر اس
 پن پر اٹھائیں پتا ہوا تھا وہ تیرا ہوا میں اٹھا رہا اس کی دعا کے الفاظ میں کر قریب
 نضب کی آنکھوں میں آہوں کی جھلک صاف اور نمایاں طور پر دیکھی جاسکتی تھی
 شتم کر کے حادث اٹھ کھڑا ہوا۔ اس لمحہ نضب نے دیکھا اس کی آنکھوں میں
 چمک اور ہونٹوں پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی۔ جیسے : اپنے رب اپنے مالک۔ اپنی
 ساتھ کوئی حد کرنے میں کاسیاب ہو گیا۔

اس کے ساتھ ہی ملکہ نضب نے مقابلہ شروع کرنے کا حکم دے دیا تھا۔ یہ
 ہی اوس بن دارم نے پہلے اپنے بائیں ہاتھ میں ہاتھ سمیں پھر ایک ہاتھ کے ساتھ
 نے اپنی گواہ بے غلام کوئی تھی۔

حادث بھی حرکت میں آیا اپنی احوال سمیں۔ گواہ بے غلام کی اور آہستہ
 اوس بن دارم کی طرف بڑھا تھا اس موقع پر ملکہ نضب سے بڑے غور سے
 حسان کا جائزہ لیا اس نے دیکھا کہ اوس بن دارم کی طرف بڑھتے ہوئے حادث بن
 کی آنکھوں میں تاریخ کی گھٹاؤں کے اندر جوش مارتے اسی طوفان اور سمندر کے
 جوش مارتے جوش کی مصیبت جیسی حالت طاری ہو گئی تھی۔ اس سے پرے پر ہوا
 طویل سلسلوں میں رقص کرتے حوادث کی لہروں۔ دکھ کے دریاں لہروں میں جھٹکتے
 کے چرائیوں اور اس گنت کڑوں کی مسکراہٹوں کا ایک شتم ہونے والا سلسلہ دیکھ
 تھا۔

حادث بن حسان کی طرف دیکھتے دیکھتے ملکہ نضب چونکہ کی پانی اس سے نہ کر
 دیکھا کہ اوس بن دارم سے انتہا دور میں ریت کی پاس پیکر اس وقت میں
 کے سڑا تاریک لہروں کی کوکھ میں وحشت بھری تھائیوں کی طرح حرکت میں کیا
 گواہ لہوا ہوا۔ دھوئیں کے گھوٹا بھر و فراق کے طوفانوں میں ریت کے جزیرہ ظلم
 اور خون کی برسات کی طرح حادث بن حسان پر حملہ آور ہوا تھا۔

کا ملک نضب کے جواب دینے سے پہلے ہی انوس بن دارم بھلائی ہوئی آوارہ ہو کر
حارث بن حسان کو مخاطب کر کے کہے گا اے اجنبی میں نہیں جانتا کہ اس موقع
فیصلہ دینی ہے یا ملک سے پہلے تو میرا فیصلہ سن لے میں اس بات کو تسلیم کرتا ہوں
سے بہتر مجھ سے اعلیٰ پایہ فاتح زن ہے میرے بعد محو ہونے کا انداز کم از کم
اجنبی اور نا آشنا ہے دیکھ اجنبی تو نے اس مقابلے میں مجھے ات کر دیا ہے میں اپنے
تسلیم کرتا ہوں انوس بن دارم کے اس الفاظ سے ملک نضب کے چہرے پر
شکراست نمودار ہوئی پھر ہو کسی قدر اچھی آوارہ میں حارث بن حسان کو مخاطب
کلی۔

دیکھ حسان کے بیٹے یہ مت خیال کرنا کہ میں تمہارے اور انوس بن دارم
کسی قسم کا علم یا نا انسانی اٹھ گی دیکھ تو انوس بن دارم سے مقابلہ جیت گیا
شب اپنے ذہن میں مت لانا کہ میں تمہیں پہ سالار کا عہدہ دینے کے بجائے
لوٹی دھوکہ اور قریب گروں کی میں اب میرا اصرار اور میرا اصرار بھی سن رہا
بیٹے تو یہ مقابلہ بڑی آسانی اور بڑی حرارت میں کا مظاہرہ کرتے ہوئے میت
میں ابھی اور اسی وقت اپنے انعام سے توہن کی موجودگی میں تمہیں اپنے
سالار مقرر کر دی ہوں پھر ملک نضب اپنے مشیر شمس بن حرب کی طرف بڑی
مخاطب کر کے کہنے لگی۔

من حرب کے بیٹے تو ابھی اور اسی وقت حارث بن حسان کو اپنے ساتھ
میرے محل کے شرفی حصے میں قیام کرے گا اس کے لئے ستر پہنوں اور
انعام کو اور ضروریات کی جو چیزیں ایک پہ سالار کے لائق مانی جائیں وہ
فراہم کرنا یہ انعام جب ہو چکے تو مجھے اطلاع کہ میں اس سارے انتظامات
کروں گی۔ ملک نضب کا یہ فیصلہ من کر حارث بن حسان کے چہرے پر خوشی
نمودار ہوئی حتیٰ اتنی دیر تک اشمون بن حرب آئے بیٹھ اور حارث بن حسان
نے کیا۔ وہاں بیٹھ ہونے والے لوگ بھی بے ہمت کر اپنے اپنے گھروں
بیکہ ملک بھر اپنی غولہا کی طرف چلی گئی تھی۔



یونان اور کیرش ایک دور انطا کہ شہر کی ایک بوجی سڑک کے کنارے
ہوئے تھے کہ ایسا بے یونان کی گروں پر مس دیا کیرش سے مصفقہ کرتے کرتے

حارث ہو گیا تو کیرش بھی کچھ مگی کہ یونان پر ایسا دارم ہو رہی ہے لہذا وہ اپنے
یونان کی گردن کے قریب لے گئی حتیٰ اور کچھ نے کی کوشش کرنے لگی حتیٰ اس
نے یونان کی گردن پر مس دینے کے بعد بڑی خوش کن سی آواز میں کہتا

میرے حبیب تم لو کیرش دونوں اپنی اپنی مسم کے لئے چار ہو جاؤ میں نے آذان
یہودی کاہن کو تلاش کر لیا ہے جو تمہیں لو کیرش کو اندھا کرنے کے بعد اور
کا گھر گھونٹنے کے بعد تم دونوں سے بیٹھنے میں کھیلا ہو گیا غلہ ایسا کے اس
یونان نے تقریباً چھپتے ہوئے کہا۔

تم نے کاہن آذان کو تلاش کر لیا ہے تو کو اس وقت وہ کہتا ہے اس پر
اس کی آواز میں کہنے لگی دیکھ یونان۔ وہ آذان ہم کا بہن اب پہنچے جیسا ہے مس
ہم نہیں ہے بلکہ جب سے اس نے عزراہل کا گناہنا شروع کیا ہے عزراہل نے
یونان کو حق اسیرت بنا کر رکھ دیا ہے۔ دیکھ یونان اس کا۔ پانوں کو جو عزراہل
ہاتھوں کی دانت سے اس سے پہلے ایک ڈوہا کے منہ کی طرح شکل و صورت دے
پانوں اب اس کا ٹھیک ہو چکا ہے لیکن میں تم سے یہ بھی کہوں کہ اس آذان
یہ طرح سے قوم خور کی سی حیثیت اختیار کر لی ہے۔ عزراہل نے اس سے اس قدر
توتوں سے لولا اور ستارا ہے کہ وہ کاہن بوقت ضرورت بذات خود ایک مت
مالکی صورت اختیار کرتا ہے جس طرح تم نے اس کے پاؤں کو دیکھا تھا کہ اس کے
کسی مت بڑے سناپ کے انھوں کی طرح خوفناک تھے اسی عین اور انکی ہی
اب وہ کاہن اپنی چہرے کی بناتا ہے۔ یہ جانو کہ وہ کاہن اب بے شمار قوتوں
اس سے پتہ اب تمہارے لئے لگا ہوا نہیں جتنا تم اس سے پہلے اس سے
تھے۔

اب ہر اسے کھل چھٹی نہیں دیں گے کہ وہ اپنی مرضی اور فٹا کے مطابق جو چاہے
دیکھ یونان میرے حبیب آذان ہم کے اس کاہن سے اس دواں دواں
مدد سے قدم نیا شہر کے کھنڈرات میں قیام کر رکھا ہے۔ گاہے گاہے وہ مت
مالکی شکل و صورت اختیار کرتا ہے اور نیا شہر کے کھنڈرات میں اپنی بکریاں
پر رچوڑ چرانے والے چرواہوں پر وارد ہوتا ہے بھی وہ کسی چرواہے کو لنگھ جاتا ہے
سوتے سوتے چارو کو اس طرف نیا شہر کے کھنڈرات میں ایک طرح سے اس سے
نیں پھینکا کر رکھ دیا ہے مت سے لوگوں نے چونکہ آذان ہم کے اس کاہن کو

اڑوہا کی صورت میں نیا شہر کے کھنڈرات میں رکھا ہے لہذا وہ لوگ خیال کرنے کے کہ یہ نیا شہر جہاں تک قدم اور ایک طرح سے دیوانہ کی طرح کیا جاتا ہے اور نیا شہر کی پہلی کا انتظام وہ اس شہر کے کھنڈرات میں داخل ہونے والے لوگوں سے لیتا ہے۔

اب نیا شہر کے ان کھنڈرات کے اس پاس کی بستیوں کے لوگوں کی یہ حالت ہے کہ وہ سے نیا کا کوئی قدیم دیوانہ آج کل کر کھنڈرات میں اس کے لئے چھوٹے چھوٹے گھر ہیں۔ لوگ اپنی بھینز بکریوں کے پلوٹھے۔ گشت اور طرح طرح کی چیزیں منڈار کھاتے یا بنا کر یا شہر کے کھنڈرات میں کھاتے ہیں جب سے حتی کے لوگ۔ کرنا شروع کیا ہے کہ انہیں آڑوں نے بھی جتنی اور پہلی کا سلسلہ بند کر دیا ہے۔ اس لوگ یہ گھر کرنے لگے ہیں کہ چھوٹے چھوٹے سے نیا شہر کے کھنڈرات کا وہ دیوانہ ہوتا ہے اور کسی کو قصص نہیں سمجھتا۔ اور اب لوگوں کی یہ حالت ہو گئی ہے کہ نیا شہر کے کھنڈرات سے پھرے مار اس جیسے اڑوہا کے بت دیتے ہیں جس کی صورت میں انہوں نے نیا شہر کے کھنڈرات میں لکھا تھا اسی طرح کے دیوانہ کے بت اپنے گھروں میں بھی رکھے لگے ہیں اور نیا شہر کے کھنڈرات میں بھی لکھا تھا کہ وہ آج کل سے خوش ہو اور انہیں کوئی قصص نہ پہنچائے۔ اس طرح سے انہیں کو استعمال کرتے ہوئے اڑیل سے ایک طرح سے ان دیوانوں میں شہر کی تہ ہے۔ یونان میرے صیب آؤ۔ کیرش کو ساتھ ہو اور انہیں کے خلاف حرکت میں آئیں۔ وہاں سے مار بھاگیں یا اس کا حاصر کریں تاکہ یہ شہر کے ان کھنڈرات میں شہر کے دیوانے تک کہیں گے۔ بعد ازاں جب غلامش ہوئی تو یونان ہوا اور کہے گا

تم ٹھیک کہتی ہو ایسا کہ میں اور کیرش بھی اور اسی وقت نیا شہر کے دیوانہ کی طرف کوچ کریں گے۔ اور اصطلاح کے ان سے پیش کی کوشش کریں گے۔ اس طرح کے دیوانہ کی آواز میں ہوں اور کہنے لگی۔ دیکھ یونان۔ اصطلاح کے اس انہوں سے کہیں میں جتنا آسانی سے تم نے کہہ دیا ہے۔ میں تمہیں پیش کی تا جاتی ہوں کہ میں نے اسے اتنا ارج کی اور طرفان قسم کی باوقی الصلوات قوتوں سے میں کر رہی ہوں۔ میں دیکھ بھل کے بہت محکوم انداز میں سوچ رہی تھی کہ نیا شہر کے کھنڈرات میں دیوانہ اصطلاح کے اس انہوں سے پتہ ہو گا۔ بہر حال تم دونوں تیار رہو۔ تاکہ میں کہیں۔ دیکھ اس انہوں کے خلاف حرکت میں آنے سے پہلے میرے مشورے اور اقدام کا انتظار ضرور کرنا۔ اب تم اور کیرش حرکت میں آؤ۔ میں تمہارے ساتھ ہوں۔ نیا شہر کی طرف یہاں سے کوچ کریں۔

یہ جب غلامش ہوئی تو یونان نے اپنے پہلو میں چھپی ہوئی کیرش کی طرف تیز رفتاری سے دیکھ کر جواب میں کیرش مسکراتے ہوئے کہنے لگی۔ میں آپ اور ایسا دیوانوں کی صورت سے سن چکی ہوں آپ بے فکر رہیں۔ میں تو ہر حال میں اندھی طرفانوں گرم۔ میں آپ کا ساتھ دینے کا طے کر چکے ہوں۔ لہذا آئیے نیا شہر کی طرف کوچ کریں۔

یہ ساتھ ہی یونان اور کیرش دونوں نے ایک دوسرے کو مخصوص اشارہ کیا پھر وہ دونوں کی قوتوں کو حرکت میں لانے اور اصطلاح شہر کی سرائے سے وہ نیا شہر کے کھنڈرات کی طرف کوچ کر گئے تھے۔

یہ وہاں پہنچے کہ بعد یونان اور کیرش دونوں دیوانے فرات کے کنارے نیا شہر کے کھنڈرات میں نمودار ہوئے۔ قوتوں کی دہر تک وہ اصطلاح کے اس انہوں کو تلاش کرنے کے لئے کھنڈرات کے اندر گھومتے رہے یہاں تک کہ وہاں لوگ کر اور دہشت زدہ ہو گئے۔ انہوں نے دیکھ کر ان کے سامنے ایک ست ہوا اڑوہا نمودار ہوا۔

یہ اپنے پیچھے کو کسی جڑے درخت کے تنے کی طرح لپٹا ہوا تھا اس کی آنکھوں کے آگے دو دیوانے والی اور جسم کر دینے والی روشنی پھوٹ رہی تھی۔ کل اس کے کہ انہوں سے نکلنے والی روشنی یونان اور کیرش کو اپنا ہدف بتا دیا۔ یونان نے فوراً اپنے ساتھ لپٹا ہوا وہ نذر دار انداز میں جست لگا کر ایک طرف ہٹ گیا تھا۔

یہ بعد یونان اور کیرش دونوں اپنی سرئی قوتوں کو حرکت میں لانے اور ایک بہت بڑی سیل چھپ کر بیٹھ گئے تھے۔ اس موقع پر یونان ہوا اور کیرش کو مخاطب کر کے

چنل کے اوپر سے جھانکا انہوں نے دیکھا اڑوہا اب ان کے ہاتھ قریب آ کر کھڑا ہو گیا تھا۔
 اڑوہا نے فوراً کیرش کو نیچے کھینچ لیا اور دونوں ایک کونے میں سے اڑوہے کی طرف
 دیکھنے لگے انہوں نے دیکھا کہ اس کے دیکھتے ہی دیکھتے اڑوہے نے جو منہ کھولا تو اس نے
 سے گویا ایک سیلاب پھوٹ نکلا تھا اس آگ سے اڑوہے نے اس چنل کو بہت
 ہلاتا جس کی لوث میں یوٹاف اور کیرش بیٹھے ہوئے تھے لیکن چونکہ یوٹاف نے پہلے
 چنل کے گرد ایک حصار کھینچ لیا تھا لہذا اڑوہے کے منہ سے نکلے دلی آگ میں چنل
 پھونکنے میں کامیاب نہ ہو سکی تھی۔ جس کی بنا پر یوٹاف اور کیرش دونوں محفوظ رہے۔
 اڑوہے کے منہ سے نکلے والی آگ جب اس چنل کو کوئی نقصان نہ پہنچا تو

اڑوہا شاید غرور سے اپنا منہ پھیرا اور اپنے منہ سے نکلے والی آگ سامنے اس
 جب ایک دوسری چنل کی طرف گیا تو یوٹاف اور کیرش دنگ رہ گئے تھے۔ اڑوہے کے
 سے نکلے والی آگ نے ان کے قریب ہی ایک دوسری چنل کو پاش پاش کر کے اور کھڑک
 کرتے ہوئے راتھ میں تھریں رہا تھا اس موقع پر ایذا یوٹاف کی سرس پر لگ گئی
 پھر ایذا کی پر سکون آواز یوٹاف کی صحت سے گھرا گیا۔

یوٹاف میرے جیسے۔ یہ جو سانسے بڑے درست تھے کسی حد تک کی طرف
 کھڑا ہے یہ ہی اظہار کیا کہ ان کے آواز ہے۔ جو بے شمار سری قوتوں کا مالک ہے۔ ان
 چنل کے پیچھے بسپ کر یہ اڑوہا تھو میں آئے دلا نہیں اور یہ ہونے والا نہیں۔
 کے خلاف حرکت میں آنا ہو گا اب تم دونوں اس چنل کے پیچھے ادا کرو۔ یہ
 نے بہت اچھا کیا جو تم نے چنل کے گرد حصار کھینچ لیا ہے اس طرف اڑوہے کی آنکھ
 مر سے نکلے والی آگ اور روشنی تم دونوں کو نقصان نہیں پہنچا سکتی۔

یہاں تک کہنے کے بعد اڑوہا تھوڑی دیر کی پھر وہ اپنا سلسلہ کام جاری رکھتے
 کمرہ ہی تھی۔ دیکھ یوٹاف پہلے تم کھڑے ہو۔ جلد کیرش تھوڑی دیر پر کھڑی ہو گئی
 پوری طرح تھوڑے جسم کے ساتھ پیٹ جائے گی۔ اس کے بعد میں جا کر آتی ہوں گی
 دیکھتے جانا۔ اب تم دونوں کھڑے ہو چنانچہ کہ میں اپنے کام کی ابتدا کروں۔ ایذا کی
 یوٹاف چنل کے پیچھے کھڑا ہو گیا۔ کیرش بھی اٹھ کھڑی ہوئی اور وہ یوٹاف کی پیٹ سے
 کھڑی ہو گئی تھی۔ اپنے دونوں ہاتھ اس نے یوٹاف کی جھانکی کے گرد پیٹ لئے تھے
 اڑوہے نے جب اپنے سامنے یوں سب پاکی کے ساتھ یوٹاف اور کیرش کو کھڑے کر دیا
 اپنے منہ سے اٹھا اور جب کی طرف آواز میں نکلتا ہوا آگے بڑھا۔

موقع پر ایذا بھی حرکت میں آئی۔ یوٹاف نے دیکھا کہ ایذا نے پیسے اس کی
 اس واقعہ پر۔ اس کو کچھ مہیا کیا ہو کہ ایذا اپنی جسامت بڑھاتی چلی گئی پھر ایذا کی
 یہ تھی کہ یوٹاف اور کیرش دونوں کو ایذا نے پاؤں سے لے کر کندھوں تک
 اپنے اڑوہے کی صورت میں لپیٹے دے کر دھتک لیا تھا۔
 وقت ایذا بہت بڑے اڑوہے کی صورت میں یوٹاف اور کیرش کے جسموں پر مل
 تھیں دھتک رہی تھی تو کیرش چلا آئی اور ٹوٹا ہوا سے انداز میں یوٹاف کو
 سے وہ پوچھے تھی یوٹاف یہ کیا ہو رہا ہے۔ کیا تم کسی نئے جہل میں پھنس گئے
 ان پر یوٹاف مسکراتے ہوئے بولا اور کہنے لگا۔

ش لکھ رہا ہوں کہ ضرورت نہیں ہے۔ یہ اڑوہا جو میرے اور تھوڑے جسم
 میں دھتکے کی کوشش کر رہا ہے۔ یہ یوٹاف میں ایذا ہی ہے جو ہمارے
 جہل دہ رہی ہے۔ یوٹاف کے اس انکشاف پر کیرش کو کچھ تسلی ہوئی اور پھر
 جس انداز میں اس نے اپنی تھوڑی یوٹاف کے شانے پر ہاتھ رکھی۔ اور بڑی فکر
 سے اپنے سامنے اس اڑوہے کو دیکھ رہی تھی جو کچھ قریب آتا تھا تو اب اس
 سے ایذا کے ایک بہت بڑے اڑوہے کی صورت اختیار کر گئی تھی یوٹاف اور کیرش
 سے لے کر دونوں تک اپنی پیشوں میں دھتکے یا تھا پھر یہ ہو کہ کیرش اور
 اس نے ایذا کو اپنی آنکھوں سے دیکھا وہ دنگ رہ گئے ایذا ایک بہت بڑے اور
 کے اڑوہے کی صورت اختیار کر چکی تھی۔ اور یہ چنل دو یوٹاف اور کیرش کے
 دھتک رہی تھی ان کے سامنے لے آئی تھی۔

ان تھیں کے بعد جس طرف خواہش کے ضرورت میں ابھرنے والے
 انہوں اور منہ سے نکلے والی آگ اور آگ ہمارے منہ سے اڑوہے پر پڑی۔
 انہوں کے اندر ایک خوفناک آواز بھڑائی ہوئی گئی تھی جیسے میا کے ان
 میں یہ ایک وقت کئی لوگوں کو ایک ساتھ کندھ چھری کے ساتھ درج کر دیا گیا ہو۔
 ان تھیں تو یوٹاف نے دیکھا اس کے سامنے ابھرنے والا اڑوہا وہاں نہ تھا اور
 اندازت میں چاروں طرف اداسی اور سرور کی گھٹی ہوئی تھی اس کے ساتھ ہی
 یوٹاف اور کیرش کے گرد اپنے ہی کھول دیئے۔ اپنی جسامت اس نے تبدیل کر
 دے اور ہارک سے سانپ کی صورت میں اس نے یوٹاف کی گردن پر لیٹا دیا۔
 یہ اور تھیں برساتی ہوئی آواز میں وہ بولی اور یوٹاف سے پوچھا۔
 میرے جیسے اظہار کیا کہ اس لیکن کے خلاف میرا حرکت میں آنا نہیں

کیا لگے جوں ہی میں نے اسی کی سی شکل و صورت اختیار کرتے ہوئے اس پر آگ لگائی۔ روشنی جھلکی وہ چلا اور یہاں سے بھاگ گیا۔ اس پر کیرش غرور سے آواز میں بولی۔ یہاں کو غلط کر کے کہنے لگی۔ پوچھا یہ ایسا تو کہہ رہی ہے وہ یہاں سے بھاگ رہے کیا آراء کا حائر نہیں ہوا۔ کیرش کی آواز پر ملک ابھارے بھی من کی تھی لہذا اپنے پیسے کی نسبت بلند آواز میں کہے لگی اس کاہن کا خاتمہ کرنا اتنا آسان نہیں جتنا تم دونوں سمجھ رہے ہو۔ اس میں نے تم دونوں کا اس سے دفاع کر لیا ہے تاہم وہ یہاں سے بھاگ نہیں سکتا۔ اس کا وہاں سے بھاگنا اسے تلاش کرنا پڑے گا اب میں دیکھتی ہوں کہ اس کے ہاتھ اٹھا لگا رہا ہے اور اس بار ہم کسی نئے حربے کے تحت اس کے حرکت میں آئیں گے تاکہ اس کا خاتمہ کر سکیں۔ اب تم دونوں حرکت میں آؤ اس شہر کے اندر جس قدر سانپ لہاتے دیکھے ہیں۔ وہ مارے توڑ پھوڑ دو۔ اور پھر وہ اطلاع دہ کی اسی سڑک میں چلے جاتے۔ اور میرا انتظار کرو یہاں تک کہ میں پھر جس سے سے حلقہ معلومات فراہم کر دوں گی۔



حادثہ میں حمل ایک دور ملک زینب کے کمرہ خاص میں داخل ہوا اس نے دیکھا ملک اس کمرے کے وسط میں سونے کے کمرے سے مرنے والی آتش پر بھیجی ہوئی تھی حادثہ بن گیا کو دیکھتے ہوئے حسین و جمیل ملک کے خوبصورت چہرے پر خوش کن مسکراہٹ نمودار ہوئی۔ ہاتھ کے اشارے سے ملک زینب نے حادثہ میں حمل کو اپنے سامنے بٹھانے کے لئے مددگار چپ چاپ وہاں پہنچ گیا پھر وہ ملک کی طرف دیکھتے ہوئے بالا اور پوچھنے لگا خاتمہ لایا تم نے مجھے طلب کیا ہے۔

اس پر ملک زینب تھوڑی دیر تک بڑے پارے انداز میں حادثہ میں حمل کی طرف بھتی رہی پھر وہ کہنے لگی دیکھ حمل کے بیٹے۔ میرے محبوبوں نے یہ اطلاع کی ہے کہ ایران شہنشاہ شہ پور نے ایک فخر نگاہی طرف روانہ کیا ہے شہ پور کو خطو ہے کہ میں کہیں انہوں سے تھکر کر کے اس کے لئے خطو کا پامٹ نہ بن جاؤں لہذا وہ ایسا ہونے سے پہلے دیکھو اور میں سلطنت کا خاتمہ کرنا چاہتا ہے۔ حمل کے بیٹے۔ میں نے حسین اس لئے کیا ہے کہ اب تم میرے شہنشاہ کے سپرد ہو۔ میں تم سے پوچھتی ہوں یا تم شہنشاہ کے اس فخر کو جو ہم پر حمل آور ہونے کے لئے بنی تھی سے مارے مرکزی شہر پور کا رخ کر رہا ہے۔ مار بھگنے کا حوصلہ اور عزم دیکھتے ہو۔



ملک زینب کی آنکھوں میں آنسو اٹھنے لگے ہوئے حادثہ میں حمل نے ایک بار اسے غور سے دیکھا پھر وہ اپنی چھاتی ٹانگے ہوئے کہ کچھ ملک میں میری بھی حفاظت ہو گا اور میری سلطنت کی بھی۔ میں حسین جیسے دلانا ہوں کہ شہ پور نے ہو فخر پامیر۔ حمل آور ہونے کے لئے روانہ کیا ہے میں اسے تھکر دے اس مرکزی شہر تک نہ پہنچنے دوں گا بلکہ اسے صحراؤں کے اندر ایسی قلت دلوں کا کہ آنے والے دور میں پھر بھی شہ پور کو تم پر حمل آور ہونے کی حثیت اور بہت نہ ہو گی۔

حادثہ میں حمل کا یہ جواب سن کر ملک زینب ہک چہرے پر مہرئی مسکراہٹ پھیل گئی تھی۔ کچھ دیر تک وہ بھی بڑے غور سے حادثہ کی طرف دیکھتی رہی پھر ایک عزم اور فیصلہ

پامیر یعنی تھمر کی ملک زینب اپنے نئے سپہ سالار یعنی حادثہ میں حمل کے کردار رات اپنی مہرئی قوت میں مسلط کر لی جاتی تھی۔ یہ بات ایران کے بادشاہ اس کے لئے یقیناً اندیشہ کی علامت تھی۔ گو ایران کا شہنشاہ شہ پور پامیر کی حفاظت اور قوت سے خائف بھی تھا لیکن وہ مہرئی طرف وہ یہ بھی پسند نہیں کرتا تھا۔ حادثہ میں ملک کی حفاظت اور قوت میں اضافہ ہو۔ شہ پور کو یہ بھی غور اور اندیشہ کہ ملک نے اپنی حفاظت اور قوت میں اضافہ کر لیا اور کسی موقع پر اس نے دونوں سے اس نے اتحاد کر لیا تو وہ ایران میں سامانی سلطنت کے خاتمے کا باعث بھی بن سکتی تھی۔ اس خدشہت دور میں خطرات کے تحت ایران کے شہنشاہ شہ پور سے ایک مسئلہ ترتیب دیا اور اپنے ایک بہادر اور تجربہ دار جرنیل کو اس فخر کا سلاہ مقرر کیا۔

حادث بن حسان اپنے لشکر کو پھیلاتے پھیلاتے ایرانی لشکر کے پہلوؤں تک پہنچا۔
 یہاں تک پہنچ کر وہاں سے نکلا اور جارجیا، اترام سلطنت اور طرفین سے اپنے لشکریوں کی
 مدد کو راہ کرتے گزروے کسلیے (افغان) صحلوں کے سلسلوں میں عزم کی ہے یہاں
 کی طرح حرکت میں لایا۔ ایرانی لشکر یہ وہاں سے ہاتھیں ہاتھیں سے موت کے سکوت
 پر اور مدد کی دیر نہیں پھیلاتی ہے کل خواہشوں، رقص کرے سیالوں، موسم کے تغیر میں
 ت میں آئے والے فاک کے چہ کن سیلاب کی طرح تند اور ہو گیا تھا۔

مصرائے پالیہ میں تھوڑی دیر تک کھسکی کی جنگ ہوئی رہی۔ اس دوران حادث بن
 حسان نے اپنے جہازوں سے ایرانی لشکر کی حالت صدوں کی تملی، ماری کی لہر، ہزنی
 سے سب میں جسم ہونے لگے، ہر جگہ ہونے لگی، ہاتھ کے زخم دی گئی۔ پھر وہ وقت بھی آیا کہ
 حادث بن حسان نے اپنے لشکریوں کے ساتھ ایرانیوں کی اہل صلیبیں حمل طور پر اجیز کر رکھ
 گئیں۔ اہل صلیب دیکھتے ہوئے ایرانی اہل سار جنگی سار و سلاں اور خوراک کے آغاز
 میں صلیبوں جنگ سے ہٹ کر گئے ہوئے۔ یہ حادث بن حسان کے ہاتھوں ایرانیوں کی
 جنگ تھی۔ حادث بن حسان نے اس کا تعاقب کیا اور یہ تعاقب کئی میلوں تک
 چلا۔ یہاں تک کہ حملہ آور ایرانی لشکر کی تعداد حادث بن حسان کے ہاتھوں قتل عام
 کی وجہ سے نہ ہونے کے برابر رہ گئی تھی۔ بہت کم ایرانی لشکر اپنی جانیں بچا کر
 واپس پالیہ سے نکل کر اپنی حدود میں داخل ہونے میں کامیاب ہوئے تھے۔ حادث بن
 حسان نے لشکر کے ساتھ چٹا اور جس جگہ جنگ ہوئی تھی وہاں ایرانیوں کے پڑاؤ میں جو
 کچھ اور جنگی ساز و سامان سے بھرا پڑا تھا قبضہ کر لیا اور اس نے اپنے لشکر کے ساتھ وہیں
 ہی رہا کہ شکست کا درد۔ اپنے کے لئے کوئی اور ایرانی لشکر کو حرا کا رخ کرے تو وہ اس
 نے بھی جوت خیزی کا سامان فراہم کر سکتے۔

ایران کے شہنشاہ پور کا اپنے لشکر کی بدترین شکست کاظم ہوا تو اس نے دل
 حسان کی کہ وہ ملک نصیب سے اپنے لشکر کی شکست کا انتقام سوار لے گا۔ ملک کے یہ
 حادث بن حسان کے ہاتھوں اس شکست کو شہ پور نے اپنی توہین اور اپنی بے حرمتی جانا
 تھا۔ یہاں تک کہ حملہ آور ہونے کے لئے وہ تیزی سے لشکر تیار کرے گا تھا۔ اسے یہ بھی
 معلوم ہو گیا تھا کہ ملک نصیب کا یہ سلاہ مصرائے پالیہ میں پڑاؤ کر کے ایران کے کسی
 سے لشکر کا لشکر ہے لہذا اس صورت حال میں اس نے اپنی تیاریوں میں اور اضافہ کر دیا
 قدرت کو منظور تھا کہ شہ پور ملک پر دوبارہ حملہ آور ہو سکے۔ اسی دوران موت
 اسے آیا اور وہ اس قتل و قتل سے کوئی کر گیا۔

کن انداز میں دیکھنے لگی۔ دیکھ حسان کے بیٹے۔ اگر تو نے شہ پور کے اس لشکر کو جو
 حملہ آور ہونے کے لئے پیش قدمی کر رہا ہے شکست دے دی تو میں تیرے ساتھ وعدہ
 ہوں کہ جب تو فاتح کی حیثیت سے پالیہ شہر میں لوٹے گا تو میں شہ عروسی کے لباس
 تیرا استقبال کروں گی اور جس روز تو شہر میں داخل ہو گا اسی روز میں تم سے شادی کر
 گی۔ اور مزید سو این حسان۔ اگر تم شہ پور کے لشکر کو ہار بھاگنے میں مصیبت نہ ہو
 پھر میں تم سے شادی تو نہیں کروں گی لیکن تم میرے لشکر کے یہ سلاہ اسی طرح برقرار
 رکھے۔

ملک نصیب کی اس پیشکش پر حادث بن حسان بے حد خوش ہو گیا تھا۔ پھر وہ کسی
 دیکھ ملک میں نہیں یقین لاتا ہوں کہ میں تیرے علاقوں کی خوب حفاظت کروں گا۔
 نا جواب سنتے ہوئے ملک نصیب اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی اور کسی لگی اگر یہ بات
 میرے ساتھ آؤ۔ میں تمہارے کوچ کی تیاریاں کرائی ہوں میں چاہتی ہوں کہ تم تیزی سے
 سے کر شہ پور کے لشکر کا استقبال کرنے کے لئے روانہ ہو جاؤ۔ حادث بن حسان اپنے
 سے اٹھ کھڑا ہوا اور چپ چلے ملک نصیب کے ساتھ ہو لیا۔ شہر سے پہلے ہی پہلے
 نصیب نے کوچ کی تیاریاں مکمل کر لیں پھر حادث بن حسان شہر سے جنوبی محاذوں کی طرف
 کر گیا تھا۔

ایران کے شہنشاہ پور کا لشکر بڑی تیزی سے مصرائے پالیہ میں جنوب کی طرف
 قدمی کر رہا تھا کہ مصر کے اندر حادث بن حسان اپنے لشکر کے ساتھ اس کی راہ روک
 ہوا ایرانی لشکر کے کھار کو جوں ہی جہ ہوئی کہ ملک نصیب کے یہ سلاہ نے اس کی
 روک دی ہے تو اس نے فوراً اپنے لشکر کو حملہ آور ہونے کا حکم دے دیا تھا۔

اپنے سلاہ کا حکم سننے ہی ایرانی لشکر کی غارت کے آشوب میں دھشت کے خوف
 ٹکراؤ و سختوں میں وقت بدترین ترور گرد و پیش کے دعوئیں میں جبر کی سکتی آگ کی طرح
 ہر طرف سے حملہ آور ہوتے ہوئے میدان جنگ کے اندر جاس کے اپنے خوفناک
 میں دشمن۔ قدم قدم پر دیر نہیں کھڑی کرتے لگے تھے۔

دوسری طرف حادث بن حسان بھی بڑی حاضر دماغی سے کام لے رہا تھا۔ وہ ایرانیوں
 مقابلہ کرتے ہوئے بہت بہت اپنے لشکر کی اہل صلوں کو پھیلاتا رہا تھا۔ اور اہل صلو
 کے پیچھے کے ساتھ ساتھ پھیل صلیبیں بھی اس کے تعاقب میں پہنچتی جا رہی تھیں۔ شہ
 سب کچھ حادث بن حسان کی پہلے سے لشکریوں کے ساتھ طے شدہ منصوبہ کے مطابق
 تھا۔

شہ پور نے ملک مختلف مواقع پر روسوں کے خلاف بہترین کامیابیوں حاصل کیں
اس کے زمانے میں اس نے اپنی سلطنت کے لئے جہاں کے کام بھی کئے۔

اس زمانے کے زمانے میں شہ پور نے تعمیرات کی طرف بھی توجہ دی۔ وہ زمانے
میں اکثر عمارتیں آتی تھیں۔ جس سے شہ پور کے شہر پر ہوجاتے تھے۔ شہ پور نے نو
مقام پر ایک محکمہ بنوایا تھا۔ جس سے خطرات کا سدباب ہو گیا۔
شہ پور نے اپنے قیصر کے نام سے منسوب ہے۔ اس بند کے ذریعے بند ترشلت پر پانی
کر عینوں کی آب پاشی ہوتی تھی۔ یہ بند اب بھی موجود ہے۔ اور روسیوں نے
اسی کی یاد دہانی کے لئے کہ یہ بند روسیوں نے شہ پور کے ساتھ گرفتار ہونے
وہ وقتوں کو نام دیا ہے تاکہ تعمیر کیا گیا تھا۔

شہ پور نے متحدہ شہر بھی آباد کئے ایک شہر کا نام شہ پور رکھا جو ابواز کے
میں واقع تھا جیسے ہیں یہ شہر اس علاقے میں رہنے کے لحاظ سے سب سے بڑا اور
سڑکی کا موسم ہو یا گرمی کا ایک شہر ہے جس کی ہمیں آتی تھی اس علاقے میں شہ
شہ پور کے نام سے بھی ایک اور شہر بسا۔ اس شہر کا نام اصل میں انڈیا شہ پور
مطلب یہ ہے کہ یہ شہر انڈیا سے بہتر ہے۔ جس میں اس شہر کا نام وری شہ پور
شہ پور اور آخر میں جہاں شہ پور بول۔ یہ شہر شہ پور اور انڈیا کے مابین وسط
میں روسیوں نے آباد کیا تھا اس کے علاوہ شہ پور نے اکثر شہر کے شہر
اور شہر بھی آباد کیا۔ جس کا نام اس نے اپنے نام پر شہ پور رکھا۔

اپنے دور حکومت کے آخری ایام میں شہ پور نے ایک بہت بڑا لشکر رتبہ
فرمان کے حکمران بنایا۔ اس کو حکومت دی اور اسے قتل کر دیا۔ اور جس جگہ
حکمران کے ساتھ جنگ ہوئی تھی وہیں اس نے ایک محکمہ شہ پور بنایا۔ جس کی تھی۔
نام شہ پور نے نہ شہ پور یعنی پندرہ شہ پور رکھا۔ جو بعد میں کل عرصہ تک اس
مشہور رہا لیکن آئے دن اس میں اس کا نام بڑھ کر نہ شہ پور سے نیشا پور مشہور
شہر اب بھی نیشا پور کے نام سے منسوب ہے۔

تعمیرات کے علاوہ شہ پور نے فن نگاری کی طرف بہترین دھیان دیا تھا۔
روم و ایرانی پر فتح حاصل کرنے کی یاد میں متحدہ مملکت پر ابھروں تصویریں
قسم کی ایک بہت بڑی تصویر شہ پور میں ہے جس میں شہ پور ایک گھوڑے پر
گھوڑے کا وایاں پڑا ہوا ہے۔ شہ پور کے جس وقت اور کھنڈوں میں
ہوئے ہیں اس کا ایسا ہاتھ کھوار کے قیسے پر ہے جو جہاں کے ساتھ تصویریں

قیصر روم و ایرانی کی طرف اشارہ کر رہا ہے جو اس کے آگے گئے تھے۔ یہاں ہے اور
شہ پور کی طرف پھیلا رکھے ہیں۔ جسے وہ اس سے روم کی التجار رہا ہو۔ اس کے
ایک شخص رومن لباس میں لباس کھڑا ہے۔ مورخین کا خیال ہے کہ یہ شخص
ہو گا جو ایک رومن جنرل تھا جس نے قیصر روم کے ساتھ دشمنی جاتے ہو۔ شہ
پور میں پتہ لے لی تھی۔ یہ تصویر سامان عہد کے فن نگاری کا ایک عمدہ نمونہ
تصویر کے نیچے بھی ایک کتبہ بھی تھا۔ وہ اب بھی موجود ہے۔ لیکن اس کی تحریر
میں جا سکتی۔

یہ اور تصویریں شہ پور گھوڑے پر سوار ہے اور رومن جنرل سراں اس کے
مقابلہ گھوڑے کے نیچے ایک شخص پڑا ہے۔ سامنے قیصر روم و ایرانی گئے۔ وہ کر
ہو۔ عینوں کے خدا انہوں عزرا کے فرشتے کو پکار کر لے گئے۔ دیکھا گیا ہے۔ اور وہ
یہ دور انہوں سے شہ پور کو تین دنے رہا ہے۔

یہ دور ابھروں تصویریں بہت سے اشخاص اپنے لیے چار دیواریں میں کھڑے ہیں۔ ان
تصاویر پر کھلی دی ہے۔ دائیں طرف کی اوپر لی وہ تھا۔ اس کے لوگ گھنٹوں
تے کرتے پتے ہوئے ہیں۔ نیچے پچھلے ہیں۔ بعض کے ہاتھوں میں تاج اور بعض کے
ہاتھ ہیں۔

اس طرف کی تصویریں میں کچھ لوگ رومن لباس میں لباس ہیں ان میں سے
یہ دور گھوڑوں کے گھنٹوں کے لئے رہا ہے۔ اس سے آگے لے لیا وہاں کا وہی پیشوا
اس کے سر پر ایرانی کی عری ایہود پرواز کر رہی ہے۔ یہ علاقہ سلطنت کا پڑشہ کی
جہ رہا تھا۔ سامنے پڑشہ گھوڑے پر سوار ہے۔ جس کی خدمت میں مخالف ہزار لوگ
ہے ہیں۔ دائیں طرف کی چلی تصویریں پڑشہ اور جہ میں سوار دیکھا گیا ہے اسے
اسے بھیج رہے ہیں۔ دائیں طرف کی چار دیواریں میں کچھ سوار دیکھے گئے ہیں۔ یہ
ہاں ہے ہوئے ہیں سب کی لوہوں پر۔ گھنٹوں ہیں۔ یہ تصویریں سامان عہد کی
کی تصویریں میں شہ کی جالی ہے۔

یہاں شہ پور سامان عہد کا ایک چھوڑ پڑھوا۔ مود نہیں کہتے ہیں کہ یہ مملکت
یہ۔ جہاں اور مستقل عزرا پڑشہ تھا۔ اسی مملکت کی بدولت وہ لوگوں میں بہت
ہا۔ چنانچہ جب وہ فوت ہوا تو ایرانی کے گوشے گوشے میں اس کا نام پائیے۔

یہ پور کی خارجہ سیاست ایرانی کو باہر نکلنے نہ پڑی تھی۔ کیونکہ وہ سیاسی تدبیر کے
دولت سے کام لیتا تھا۔ جہاں اس میں بہت سی خصوصیات تھیں۔ وہاں اس میں

میں آپ مجھے انطاکہ شہر ہی تھا چلا دیں۔ اس پر یوسف ہو اور کسے لگا چھاپے
میں صاف کہتے ہیں اس کے حد انطاکہ شہر کی طرف جاتے ہیں۔ یوسف کا جواب
میں دوش ہو گئی تھی وہ بھی یہاں کی طرف غلب کی طرف آئی تھی وہ دھور دانی
میں اپنے کمرے سے نکل کر کھانا کھانے کے لئے بھیر غلب کی طرف جا رہے



میں کے ششہ شہر پار کے لشکر کو شکست اپنے کے بعد غلبہ رعب کے سپہ سالار
میں سے چند یوم تک صحرا میں رہے اور ان کے انتقاد کے ساتھ قیام کے رکھا
میں کی طرف سے کوئی اور لشکر اپنی شکست کا بدلہ لینے کے لئے روانہ کیا جائے تو
میں بھی پتہ لگے۔

میں نے قیام کے بعد ہی حادثہ میں صلیب و صلیب خیر ہوئی کہ شہر پر یوسف ہو
اب یانوں کا انتقام یہی کاوئی ارادہ نہیں تو وہ آپ لشکر کے ساتھ صحرا
میں وچ کر کے غلبہ رعب نے مرکزی شہر مذہم کی طرف بڑھا تھا۔

میں نے ساتھ حادثہ میں صلیب ایک قافلہ کی حیثیت سے مدد میں وعلیٰ موات
میں کے مطابق یوسف کی غلبہ رعب نے شب غریب میں میں حادثہ میں صلیب
میں صلیب آیا کہ اپنے اہل کے مطابق غلبہ رعب نے حادثہ میں صلیب سے اسی
میں رہی تھی۔



پار کے قتل ہونے کے بعد اس کا بیٹا جرجس صلیب اس کا شہر بنا۔ یہ جرجس شہر
اور حکومت میں خراسان کا حاکم مقرر کیا گیا تھا۔

میں سے بدل اور انصاف میں رہے اور شہر پار کی تھیلہ کی اور آپ محمد سے
میں میں شہروں کی تھیلہ پر توجہ دی اور کئی ایک شہر بنا۔ میں
میں ابوازا۔ اور قوم جرجس کے شہر بنائے مشہور لود قتل ذکر ہیں۔

میں نے اپنی مملکت میں کہ وہ مملکت کی طرف اچھا رہے۔ اس
میں مملکت میں کر پنا تھا۔ غر کے مقام میں اس کا انتقال ہوا۔

جرجس کے قتل کے سب سے مشہور واقعہ علی کا قصور اس کی عزت اور توقیر ہے۔ میں وہ

میں جگہ وہ نمودار ہوتا ہے بقیہ کے بقیہ میں جگہ اس جگہ نمودار ہوتا ہے
طرح طرح کی مرفق اور عمدہ چیزیں تیار کرتے اس آواہ کی خدمت کرتے ہیں
ناگ ایوان کی شکل و صورت اختیار کرتے ہیں۔ لوگ اس آواہ میں ناگ دیوانے
میں ہیں کہ کو سبلی جھٹنے کے اطراف میں انہوں نے ناگ دیوانے کے نئی مدد
ہیں صلیب جھٹوں سے تراش کر ایسے ہی دیوانے جھٹ کے جس طرح کو سبلی
آواہ کی شکل میں نمودار ہوتا ہے۔ اس طرح نیا شہر سے نکل کر اس
جنت کی سر زمینوں میں کو سبلی جھٹوں کے اندر شرب کا کام شروع کر دیا ہے
یوسف ہوا اور پوچھتے لگے۔

سنو ایوان۔ کیا تم چاہتی ہو کہ ہم دونوں آواہ کے خلاف خدمت میں آپ
میں سے کوچ کریں۔ اس پر آواہ بولی اور کہے لگی ہیں ابھی نہیں۔ چہ روز
میں روز آواہ کی صورت میں جنت کے کو سبلی جھٹ کی چوں کہ
میں روز اس نے ایسا ناگ میں جھٹیں دیں کہ اس سے پہلے اطلاع کر دی۔
دونوں اس جگہ نمودار ہوا تھا وہ آواہ کی صورت میں لوگوں کے سامنے آئے
جگہ وہ نمودار ہوا۔ آپ فرمیں تو سبلی جھٹوں کو سبلی جھٹوں کے سامنے آئے
راستے پر آواہ کی صورت میں رہتے ہوئے آواہ میں رہے۔ چنانچہ اس راستے
نمودار پر نکل کر اسے اس علاقے کو اپنے قصور میں لیتا۔ ہم ساتھ کھلی تھی
آواہ کی صورت میں آواہ میں داخل ہو کر کو سبلی جھٹوں کے لوہے کے
نمودار ہو۔ اور جب وہ لوگوں کے سامنے آئے تو تم فوراً قصور بھینچے ہو۔ وہ را
کر دیا جس راستے سے وہ کو سبلی جھٹوں کے آواہ نمودار ہو کہ اس طرح کو سبلی
آواہ بھینچے ہوئے تمہارے قصور سے وہ باہر میں نکل گئے۔ اس کے بعد آواہ
کر آواہ کی یہ رگت بناتے ہیں۔ دیکھو یوسف میں جاتی ہوں تم اور یوسف
بطیار خانے میں صلیب جھٹوں کے جگہ میں چھ دیں بعد نماز۔ پاس تو اس
اپنی تیاری کیے رعبہ جھٹوں میں جھٹیں ساتھ لے کر جنت کے کو سبلی جھٹوں کی
کی اور جھٹوں میں کر آواہ کی صورت اختیار کر کے وہ پاس تو اس
بہ شش رہیں گے۔ اس کے ساتھ ہی ایوان کا ساکس اپنی جگہ عید ہو گئی تھی
جائے کے بعد کیمش بولی اور کہنے لگی۔

سنو یوسف میں تو سمجھ رہی تھی کہ ایوان میں فوراً ہی صلیب ہو جائے۔
اس سے نماز میں چوں کہ مملکت میں ہے میری آپ سے گزارش ہے۔

۱۔ چہ میں مل کی عمر میں مل کو فرشتے نے لے لیا ہے۔ دو ماہ کرایا۔ جس پر ہوں گا دعویٰ کیا اور یہ کہا کہ وہ فارغ ہے جس کے آنے کی ہمت نہ کی ہے۔ اس نے کہا کہ خداوندی "وفا" لوگوں کی ہدایت کے سے ظہور ہے۔

۱۔ متعلق اس نے یہ خیال ظاہر کیا کہ اس کے اہلیت منسوب ہو چکے ہیں
۲۔ کہ ساتھ اس نے متعلق پر قہر رہا اور رشتہ سے امتناع سے ایک یا
۳۔ جو اس کے ہم کی منسوب سے باہریت نظر آئے۔

۱۔ مانی نے شہ پور کی تخت شمس کے موٹی پر کھد کرب مور صلی لکھتے ہیں
شروع شروع میں مانی کے عقائد سے متاثر ہو گیا ہیں جس میں بعد وہ اپنے قدیمی
ن و طرف وٹ آیا اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ شہ پور میں سے مذہب کی وجہ
سب کی وجہ مانی کہ شہ پور کی طرف سے اپنی سن کا بھی خطرہ ہے اور مانی ایران
کے بعد سرحد علاقوں کی طرف چلا گیا۔

مگر کمال ہر مسئلہ کیا وہیں سے تبت اور چین کا رخ کیا وہیں سے نکل کر
وہیں آجہ امر قہ کیا وہیں وہ اپنے عہد کی تبلیغ کرتا رہا۔ مسئلہ میں
سے اس کے میں کو فہم یا سب بھی تڑپتے ہیں جیسے لوگ ہیں جو ہریت
میں نہ پور جتنا عرصہ حکمران رہا بلکہ ان میں داخل نہ ہو۔

مفتی اعظم پاکستان نے جوہر دو ہیں تاہم کی لکھنؤ میں اور دہلی میں کے لئے ہے
 اور اس میں کوئی تبدیلی ہے۔ یہ کہ اس میں ایسے اسباب ہیں
 اور اس کے لئے جوہر ہم اسکی حقیقت میں روشنی مل پہنچ جاتے ہیں۔

حاجہ کہ جب سارے لوگ اس دیا سے چپا چھڑا کر اس روشنی تک پہنچ گئے تو وہ دیا بجھ گیا۔ اس وقت وہاں پر تاریکی چھائی۔

۱۰۔ کالجی درشت و تعلیم میں بھی پالی حاکم ہے اور ملٹی کی تعلیم میں بھی نیکیں

1000

مجلس تھا جس سے اہل حق کے اندر ایک سے مذہب کی بنیاد اللہ ہر مرنے اس مہل کی
نے کی دعوت دی جب وہ اہل حق تیا ہر مرنے اسے اپنے کل میں لکھ لیا۔ اور اہل
سے ہوا۔ لیکن یہ نہیں معلوم ہو سکا کہ ہر مرنے اس کا مذہب ہوتی قبول کیا یا
بعض امور میں اجماع ہے کہ ہر مرنے مہل کا مذہب قبول کر لیا تھا اس مقام پر اسے
اپنے کل میں قیام کرنے کا شرط تھا۔



ہرگز کے فوت ہونے کے بعد میں کا اصلی سرگم بول کے ہم سے تحت نشیں
کے اور میں چند برسے — عداوت نمودار ہوئے۔ پہلے عداوت ملی و عربوں اور میں
قبل۔

مائی کے چپ لہجہ خوش حال۔ میاں کی طرح ہر حال کا رہنے والا تھا۔ لیکن وہ بھرتی ہو کر
ہجرت کر کے وہاں میں جا رہا تھا۔ مائی کی والدہ کے حوصلے کھاتا ہے۔ وہ مائی کی والدہ
ایسا شراویہ تھی۔ مائی ۱۹۵۷ء۔ ۵۷ء میں ہجرت میں پیدا ہوئی۔ وہ ایک باغی سے انگریز
کی پرورش سے پسے ہوئے تھے۔ ان کی والدہ کو موت میں ایک حریفہ نظر آئی
اسے مائی کے منصب کی بھارت دی۔

’ شہ پر کے عہد میں ملنے والے ہر گھر گہرے گہرے حاصل ہیں۔ اس کے ذریعہ کی طرف
یاد رہے کہ یہاں سے صدیوں تک۔ صرف مشرق میں بلکہ مغرب میں بھی یہ
منازل ہیں۔

مالی کا باپ بیسیوں کے فرقہ وارانہ سے قطع رہتا تھا۔ عرفی کے عقیدے کا قائل ہے۔ اس نے سب سے مل کر بھی خلیفہ کی تعلیم دی۔ اس عقیدے کی گواہی کھانا اور شراب پنا مسنون تھا اس کے باپ سے مل کر ان کے چیلوں سے مل کر۔

ہاں شہر مدینہ کی لحاظ سے میں بہ اہم جنی الشیخہ جو آپ نور الفیضہ سے تائید
یہاں مختلف مذاہب سے ملنے والے تھے اور ایک دوسرے کے خیالات سے
رہتے تھے۔

مائی نے ہوش سمجھاتا تو اسے مختلف ادیب کے حلق شوق ہو گئے۔
ذرا شبیں کے ادیب اس سے بہترین ادار میں قابل مطالعہ کیا ہوا غرض
کے فرقہ احمد کے عقائد پر روئے۔

تک ن تعلیم اور مل کی تعلیم میں بڑا فرق ہے درشت کی تعلیم کے لحاظ سے اور خلوق شر دوں روح اور مادہ دونوں پر مشتمل ہیں مخلوق تیرے ساتھ دینے والے میں معید حاضر کا تہ پوے اور درست عقیدہ دینے والے بھی مخلوق تیرے ساتھ اس کے علاوہ یہ سارے عناصر خلوق تیرے کی طرف سے مخلوق شر سے لڑتے ہیں ضرور دسلی جانوروں جانوروں اور کافروں پر مشتمل ہے۔

درشت مذہب کی روح اس کی تھیں لڑتا ہے کہ نسل بھلا دیا کو تہ محنت کرتے تھیں انکا ارادہ۔ خانہ شی اس مذہب کی رو سے محنت مباح ہے طرف مل کے نزدیک وہ دنیاوی ہے اور دہی کا نتیجہ ہے جس سے بچے کی ہر عمر کرنا چاہئے اس لئے اس کی کسی چیز سے نہ لگنا اور ایسا عمل کرنا جس سے اس دیر تک برقرار رہنے میں مدد ملے۔ انی ہے ایا کو ترک کرنا یا سے طاعت کرنا اصل خیال ہے۔

مل کے رازیکہ رنگ آئینہ اور صاحب عزت۔ گ وہ میں نہ شہ دور انہا نہ کریں گوشت نہ کھا میں شہی۔ کریں بکد۔ یہ سے تک تھک۔ بکد اور دہی کے گوشت نشینی نہ دہی میں۔

ملی کا پیش کر سوا مذہب شروع شروع میں لالہ اس نے قبول کیا واپ مذہب کا مرکز پھر غلطی شہ اور نکل تھیں عرب میں بھی یہ مذہب بکد اور اسے قبول کیا پھر بھی یہ بحرین اندالامیں مصر تک بھی پہنچا۔

مصر کے بعد اہل طرابلس اور قطار سے بھی اس مذہب کو قبول کیا۔ چچ تک بھی یہ مذہب پانچ مل کی مذہبی تائیں اعلوی رہیں میں۔ انہیں اسکی مذہب کافر اس میں بھی چہ چاہا۔

اس مذہب کی اشاعت کے ساتھ ساتھ اس کے دشمن بدھتے گئے۔ یونانی سے عت متحد تھے یہاں بھی ماریوں کو برا سمجھتے تھے چنانچہ اسوں نے مذہب بھی نفس آفرین پرست مذہبیت کو مذمت خیال کرتے ہیں وہ اس سے مذہب انہوں نے ہولی کرسٹنہ۔ رجمی۔

مل سے اپنے مذہبی معشرے کو پانچ مینوں میں تقسیم کیا پہلا طبقہ فراسیلیوں کا تھا اور اس طبقہ اسٹیکن یعنی مذہبی باشندوں کا تھا تیسرا طبقہ مشیمن کا تھا ہرگز یہ کل بھی ہرگز یہ لوگوں کا تھا اور پانچویں طبقہ لیوٹھنک یعنی عام لوگوں کا تھا مل نے اپنی بیرونیوں کے لئے ضروری قرار دیا کہ دنیا میں چار یا سات

ت۔ شی نہ کریں لوٹ مار لایق قتل۔ رملہ چوری۔ فریب۔ جلد یا مکہ فریب۔ کریں کے تھوں میں سردمی اختیار۔ کریں۔ ان کے ساتھ ہی انکم بھی تھے کہ خدا۔ محنت کا بدلہ ہے اس کی روشنی اس کی قدرت اس کی اللہ پر ایمان رکھیں۔ اس ملت دن عاقہ سے رہنا چاہئے ہر تھنکو بدے حیالات اور برے اعمال سے اپنے آپ کو بچانا چاہئے۔

مذہبی تعلیم کے لئے سات کتابیں تصنیف کیں۔ جس میں سے چھ سریانی اہل مذہب پتلی وہیں میں ہے۔ انی تھیں تب اس کا نام ملہ پر خان تھا پتلی میں تھی جس سے اس کے شہنشاہ شہ پر کے ہار سے منسوب کی تھی۔

کتابیں ایک مخصوص رسم اللہ میں تھیں جو طوطہ اس کا ایک کراہ تھا۔ اور خط۔ اللہ کا۔ تھا۔ مل کی نصیحت تصدیق سے مرعیں ہوتی تھیں۔ اس کی یہ رسم مشہور ہوئی۔ اس کی تصویروں کی ایک سبب از ٹنگ مل کے نام سے۔ اس مذہب کی تصنیف کا مقصد یہ تھا کہ روشنی اور۔ ایک کو انواع و اقسام کی سے ریتے واضح۔ جائے۔ تاکہ یہ ہم دگ بھی ملتی اور۔ ہی کا فرق سمجھ سب کو وہ فوق العادت سمجھا تھا اور اپنی پیروی۔ ثبات کے طور پر پیش کرنا۔

اس قیہ کے دوران مل کو تب شہ پور کے فوت ہوئے کی سریانی تو وہ اپنے۔ و۔ را۔ ال۔ یہ۔ وہ شہنشاہ ہرزی خدمت میں پیش ہوا۔ اور اپنے عقائد پیش کرنا کہ ہر سزاؤں کے عقائد بڑے پند آجندہ در ہر مل کے حیالات سے اس۔ نہ صرف یہ کہ۔ لے ماریت و تھوں کہا بلکہ ملی و اس نے اپنے کل میں اور ارٹھ۔ یں ہر سب جدی فوت ہوئے۔ اس کی تہ اس کا پہلی ہرام۔ ملی سے۔ دیکھا کہ ہرام ابھی تو مر اور نا تیرے کار تھا لہذا اس نے خیال کیا کہ۔ مارت ہرزی طرف وہ اپنے عقائد اپنا مذہب پیش کرے تو ایسا کر کے وہ ہرام۔ کتاب۔ قند ملی شہنشاہ ہرام کی خدمت میں حاضر ہو۔ اور اس کے سامنے۔ پیش۔

درشت مذہب کا جو کار تھا اور اپنے دین کے معاملے میں بڑا کڑا مذہب ملی۔ ت میں حاضر ہوا اور اپنے عقائد پیش کئے تو ہرام نے ملی کو بڑے غور سے سمجھنے کے بعد اسے بڑے ملہ و طلب یاد درشت کے اس میں ملہ کو معید کہہ کر۔ ہرام نے سارے معبدوں کو غم زدہ کہ اس کے دربار میں جمع ہوں اور ملی

اس طرح کہ ایشیا کے ارمائی نام کے کچھ اور وحشی قبائل نے یورپ کا رخ کیا۔
 جرمنی میں داخل ہوئے اور چاروں طرف ٹک اور ٹوکس کا ٹھیل انہوں نے
 اس اپنے آپ کو دیر بڑا شجاع اور ہنرمند سمجھتے تھے۔ لیکن اس ارمائی نام کے ایشیائی
 نے جب جرمنوں کو روئے کر رکھا۔ جرمنی کے پھل بچ ہوتے ہوئے اس لوگوں نے
 اس کو عبور کیا اور آندھی اور طوفان کی طرت یہ جنوب مشرق کی طرف پیش قدمی
 فرامیں میں داخل ہوئے۔

ہر صدمہ تک انہوں نے فرانس میں آگ اور ٹوکس۔ چابی اور بڑی کا خوب ٹھیل
 فرامیں نے کوستان انہیں کی برف پوش چٹانوں کو عبور کیا۔ اور شمالی اٹلی میں داخل
 ہوئے۔ ان کی راہ روکنے کے لئے پہاڑ بعد دیکھنے کئی لشکر روانہ کئے لیکن
 ان وحشی قبائل نے ہر دوسرے لشکر کو بدترین شکست دی شمالی اٹلی میں دور
 پھیل گئے اور ہر طرف انہوں نے لوٹ مار کا بازار گرم کر دیا تھا۔ ایسا لگتا تھا جیسے
 بعد اٹلی کا بھی کوئی دانی۔ وارث۔ ۲۰ ہو۔

ہر صورت حال دیکھتے ہوئے یا قیصر روم کیلے نوس بڑا فکر مند ہوا۔ اسے خدشہ لاحق
 ہوا کہ اب اگر ارمائی قبائل اسی طرح پیش قدمی کرتے رہتے تو پورے اٹلی کو روئے کر
 ایک روز وہ روموں کی سلطنت کا حاکم کر دیں گے۔ اس خدشات کے تحت کیلے
 روموں کی پوری قوت کو جمع کیا ایک ایسا لشکر اس سے تیار کیا جو اس سے پہلے
 نہ ہوا تھا۔ پھر اس لشکر کی قیادت وہ خود کرنا ہوا انہوں کی راہ روکنے کے لئے
 اس وقت تک ارمائی فرانس اور اٹلی سے روٹ مار کر کے بہت کچھ حاصل کر
 تھا۔ لہذا وہ مزید پیش قدمی کرنے کے بجائے، اسی کے متعلق سوچ رہے تھے کہ
 ارمائی کیلے نوس اپنے لشکر کے ساتھ ان کے سر پر پہنچ گیا۔

کی کے شمالی شرمیلاں کے باہر کھلے میدانوں میں روموں اور ارمائی قبائل کے
 درخاک جنگ ہوئی یہ جنگ کئی روز تک چاروں دیں یہاں تک کہ ارمائی قبائل اپنا
 ہار سمیٹتے ہوئے اس طرف سے آئے تھے اور وہ ہار ہو گئے تھے

ان کے ہاتھوں ہونکہ جرمنی کو سخت نقصان پہنچا تھا۔ روموں نے اس کی
 مالی خدمت۔ یہ تھا لہذا جرمنی میں روموں کے خلاف کیے بعد دیگرے پانچ
 ایسے لیکن قیصر روم کیلے نوس کی خوش قسمتی کہ پانچوں بار سختی سے اس ہتھیاروں کو
 روک دیا۔

قبائل کے واپس جانے کے بعد اور جرمنی ہتھیاروں کو لہر کرنے کے ساتھ بھی

کا تھ اور ہتھیں قبائل کی تھی اور بڑی کی خبریں جب اٹلی پہنچیں تو روموں
 شہنشاہ اسوس ایک بہت بڑے لشکر کے ساتھ حرکت میں آیا وہ دروازے فرامیں
 کر کے اس سے وحشی کا تھ اور ہتھیں قبائل کا مقابلہ کیا لیکن بدترین شکست کھان۔
 اس شکست کے بعد رومن شہنشاہ اسوس نے ایک اور لشکر تیار کیا اور وحشی

اور کا تھ قبائل کے مقابلے پر تو اور موہود ہمارے کے وسیع میدانوں میں سکھیں
 اور روموں کے شہنشاہ اسوس کے درمیان ہونا تک ہوئی جس میں روموں کو
 ہوئی۔ اس فتح مندی کے بعد کا تھ اور ہتھیں قبائل نے پوری تیزی سے یورپ کی
 پیش قدمی کی۔ روموں کا شہنشاہ ایک بار اپنی قوتوں کو جمع کر کے وحشی ہتھیں
 کے مقابلے پر آیا۔ لیکن پھر اسے بدترین شکست ہوئی اور یہ اپنی جان بچا رہا۔
 ہوا۔ اب ایشیا سے تعلق رکھنے والے کا تھ اور ہتھیں قبائل نے روموں کی سلطنت

تباہی اور بڑی پیمانی تھی۔ انہوں نے ستیوں کی بقیات شہر کے شہ بوت کر شہر
 شروع کر دی تھی۔ یہ سب کچھ رومن کے شہنشاہ اسوس کے لئے ناقابل برداشت
 ایک بار پھر اس نے ایک بہت بڑا لشکر تیار کیا اور کا تھ اور ہتھیں قبائل کے مقابلے
 آیا۔ لیکن اس کی بد قسمتی کہ اس وحشی ایشیائی قبائل نے پورے روموں کو بدترین
 دی۔ جنگ میں روموں کا شہنشاہ بھی اپنے بیٹے کے ساتھ مارا گیا۔ اسوس کی موت کے
 بدترین روموں کا شہنشاہ بنا۔ روموں کے تخت ٹھین ہوئے۔ جنگ ویرانی کی وحشت
 کہ شمال کی طرف سے حملہ آور ہونے والے کا تھ اور ہتھیں قبائل نے دور
 رومن سلطنت میں صدمہ آور ہوئے۔ شہر مال و دولت جمع کر لیا تھا۔ اب یہ وہ
 اس کے لئے پیش قدمی کرنے میں حیران ہوا تھا۔ لہذا جنوب کی طرف اور اٹلی کی
 مزید پیش قدمی کرنے کے بجائے انہوں نے ہر کچھ مال ہوتا تھا وہ اسے سمیٹ کر وہاں
 گئے۔ اس طرح کا تھ اور ہتھیں قبائل کے آپ سے آپ ہی لوٹ جانے سے
 سلطنت کے صدمہ مٹا دیا ہوا ایک بہت بڑا غلط فہمی گیا تھا۔

رومن شہنشاہ رومین شاہ پور کے ہاتھوں شکست اور پھر گرفتار ہونے کے بعد
 دیا گیا نوس رومن سلطنت کا شہنشاہ بنا۔ گوئے رومن شہنشاہ کیلے نوس نے قوت
 ہونے تک ایشیا کے وحشی کا تھ اور ہتھیں قبائل رومن سلطنت کے وسیع حصہ
 روئے اور بوٹ مار کا بازار گرم کرنے کے بعد واپس جا چکے تھے۔ لیکن کیلے نوس
 تحت شکن ہونے کے بعد اس کے لئے ایک نئی مصیبت اٹھ بھری ہوئی۔

نہ کہ۔ پیر اور خود تو دروازے کے پاس ہی کھڑا رہا جبکہ آگے والا جاسوس
نے حکم اور حادث کے سامنے آن کھڑا ہوا تھا۔ پھر حادث نے اسے مخاطب

اور اس قسم کی جھڑپیں یہاں کی طرف سے لے رہے تھے۔ اس پر وہ جاسوس بڑا
بے چارہ بن گیا کہ کئی بار پہلے ہمارا ایک تجارتی کاررواں ہمارے مرکزی شہ سے
یہ تجارتی کاررواں وادی اتر۔ تو کہ۔ اور غلطی کے شہروں میں تھائی مال
ہوا اور خوب منافع حاصل کرتا ہوا اب مصر کی طرف بڑھا تو صحرائے سینا
میں جوں جوں ہمارے اس تجارتی کاررواں پہ حملہ کر رہا تھا۔ کاررواں میں ہمارے
موجودہ مال کا نصف حصہ اسے ہوا۔ اس کو مصریوں نے قتل کر دیا اور تجارت کے
مقابلے ہوئے والے تاجروں کے پاس جس قدر نقد اور دولت تھی وہ لوٹ

طرف چلے گئے۔

اس واقعہ کی روایت کا میں کر ملک رجب کا چہرہ لائے ہو کر رہ گیا تھا اس
میں حسرت بھی تھی۔ تاسف اور انداز میں ملک کی طرف دیکھتے رہا تھا۔ پھر
وہ اپنے جاسوس کو مخاطب کر کے کہنے لگا اب غریب مصریوں نے اگر
کاررواں کو لوٹ کر کاررواں سے افواہ نقل عام کیا ہے تو وہ اس سزا سے بچ
نہ سکتا۔ حادث بن جاتا کہ یہ قسم سن کر وہ غم واپس سے چلا گیا تھا۔ بعد میں
ملک کو مخاطب کر کے کہہ گیا تھا کہ ملک خود بول پڑی۔ اور حادث

بہ ہوا۔ وہ پہلے اسے کہنے لگی۔

وہ حادثے میں کیا مبالغہ نہیں کیا اقدام لیتا ہے۔ مصریوں کے ہمارے
موجودہ تاجروں کا قتل عام کرتے۔ نہ صرف ہماری نہیں کی ہے بلکہ مال طور پر
موجودہ نقصان پہ پکارا ہے۔ اس کی مصریوں کو ہر حال میں ملنی چاہئے۔ اس
میں جواب دیجئے ہوئے ہوا اور کہنے لگا۔

مصری عہدہ داروں سے پہلے در براویہ کا ایک ہی طریقہ سمجھ میں تھا
میں اپنے فکر کا ایک حصہ لے کر یہاں سے صحرائے سینا کی طرف روانہ
ہوا۔ تجارتی کاررواں کی صورت میں میرا یہاں جب مصریوں کا اطلاع ہو گیا کہ
وہاں سے میرا سامان ہے اور مصر کی طرف جارہا ہے تو وہ میرا سامان پر
وہاں سے پہلے کاررواں کی طرح میں قتل عام کرنے کی کوشش
کیا کرتا تھا۔ اس کے نہیں اپنے ہاتھوں سے ساتھ میں لے کر جاسوس کا

لوں کو کسی قدر اطمینان حاصل ہوا تھا کہ اس کے لئے مزید مصیبتیں اٹھ نہ سکتی ہوں گی
ایشیا کے وحشی قبائل جو اس سے پہلے ہماری اور ان کی کے وسیع حصوں
لوٹ کر وہاں سے ہمارے ملک کو آئے تھے وہاں پہلے گئے تھے ایشیا قبائل کے وہاں
حادث کے بعد انہوں نے پھار کرنا شروع کر دی۔ یہ دونوں وحشی ایشیا قبائل اچھا
مردار تھے اور دونوں کی سلطنت کے میں وسیع حصوں میں اسوں نے آگے اور جوں
کھیں لیکن شروع کر دیا تھا۔ روس شہنشاہی روس نے ان کی راہ روکنے کے لئے اپنے
دیکرے کئی لشکر روانہ کیے لیکن ان کی راہ روکنے میں ناکامی ہوئی تھی۔ اس لئے کہ یہ وحشی
قبائل ان کی طرح دونوں کی شہنشاہت میں پوری طرح مجبور تھے۔ روس
کے ساتھ ان وحشی قبائل کے ساتھ ہوئے۔ جس میں انہوں نے دونوں کے ساتھ
تھیں۔ ان کے ساتھ اس کے بعد جوں میں انہوں نے خود غریب واپس ہوئے۔ انہوں
قبائل کی لوٹ مار اس کے بعد جوں میں انہوں نے خود غریب واپس ہوئے۔ انہوں
قبائل کے ہاتھوں روس سلطنت کے میں حصوں کی زیادتی سے روس شہنشاہی روس نے
سابقہ کو باطل کر کے رہا دیا اور کچھ روس جرنیل امدادی اور اس کے خلاف
کرتے گئے تھے۔ یہاں تک کہ انہوں نے ریشہ ریشہ کیلی جس کو قتل کر دیا۔ اس نے
جب اردو میں کو روس کا شہنشاہ بنا دیا گیا تھا۔



پالیدہ کی ملک غضب اور حادث میں میں دونوں میں یوں ایک روز آپ میں
ایک کمرے میں بیٹھے تھے کہ ایک پیرہ رکرے کے دروازے پر دھار ہوا۔ پہلے اس
میں کو خوب جھگڑتے ہوئے ملک کو تعلیم پیش دی۔ پھر وہ کہنے لگا۔

خامص مصر کے صحرائے سینا کی طرف سے ہمارے وہ جاسوس آتے ہیں اور وہ آپ
سے مل کر کوئی انتہائی اہم اطلاع آپ کو فراہم کرنا چاہتے ہیں۔ اس پر ملک غضب سے آپ
پہلو میں بیٹھے ہوئے حادث میں مسائل کی طرف دیکھا۔ شاید وہ چاہتی تھی۔ اس کے بعد
حادث میں پیرہ رکرے کے ملک رجب کا اشارہ حادث سمجھ گیا تھا۔ اشارہ مکمل
مخالف کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

میں نے جاسوس اور ان کے پتے چھوڑ دیے۔ اس قسم کی جبر پہ چلنا چاہتے ہیں
حادث کا یہ جواب میں۔ مکمل پہ پیرہ رکرے کے ہاتھوں میں گیا تھا۔ وہاں سے وہاں سے
جاسوس کو کہہ کرے کے دروازے پر دھار ہوا۔ حادث نے اسے اپنے لئے

اور مجھے امید ہے کہ میں ان سب کا قلع قمع کر کے رکھ دوں گا۔ اس طرح جب مصر میں جواب کے طور پر قتل و غارت گری کی مڑاٹے کی تودہ آئندہ کسی بھی تہارتی کارروائی کے لئے اور ہونے کی کوشش نہیں کریں گے۔

حادث بن حسان کا یہ جواب سن کر ملک زینب خوش ہو گئی تھی مگر وہ بڑے چارہ کامت میں حادث بن حسان کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگی۔ آپ کی تجویز بڑی مستعملہ کامل عمل ہے۔ اور میرا ارادہ ہے کہ اس لشکر کے ساتھ میں بھی آپ کے ساتھ جاؤں گا۔ اس پر حادث بن حسان بولا اور نے لگا، کچھ زینب تو میرا ساتھ جانا مناسب نہیں ہے۔ اس لئے کہ ایک تو تمہارا اپنے مکر میں رہنا ضروری ہے۔ دوسرے یہ ہے کہ مصر کے صحرائے بیابان میں مصریوں کا قتل عام کروں گا اور اس قتل عام کا من کرنا مصر کی حکومت نے ہمارے خلاف حرکت میں آنا چاہا تو ہم تم پانیہ سے ٹک لے کر میرا ہم سفر ہو سکتی ہو۔ اس طرح کچھ میدانوں میں ہم مصریوں کا مقابلہ کریں گے۔ اور مجھے ہے کہ ہم مصری لشکر کو بہترین شکست دے کر دیں گے۔

حادث بن حسان کا یہ جواب سن کر ملک زینب نے کچھ سوچا ایک بار اس نے اپنی بیٹی اور چاہت بھری نگاہوں سے حادث بن حسان کی طرف دیکھ پھر وہ کہنے لگی میں کی تجویز سے اتفاق کرتی ہوں لیکن گپ یہاں سے کہہ نہ سکتی کہ کچھ کرنا پسند کریں گے۔ پر حادث بن حسان بولا اور کہنے لگا۔ بس جب بھی تیاری ہو پانچ لشکر کوچ کے لئے ہو تو میں دونوں لشکر یہاں سے کوچ کروں گا۔ اور صحرائے بیابان میں مصریوں سے موت و مرگ کا وہ نہیں کہیں گے جو اس کے لئے ایک عبرت بن رہ جائے گا۔ اس زینب اللہ کھڑی ہوئی اور کہنے لگی۔

اگر یہ معاملہ ہے تو ایسے لشکر گاہ کی طرف چلیں جس لشکر کو آپ کے ساتھ روانہ ہے اس کی تیاری کریں۔ میرے خیال میں کل نہیں تو پرہوں آپ صحرائے بیابان روانہ ہو جائیں حادث بن حسان نے ملک زینب کی اس تجویز سے اتفاق کیا مگر وہ وہاں میاں بیوی محل کے اس کمرے سے نکل کر اپنے مشرقی طرف جا رہے تھے۔ وہ حادث بن حسان لشکر کے ایک حصے کو لے کر ایک تہارتی فاروہاں کی صورت میں صحرائے بیابان کی طرف کوچ کر گیا تھا۔



یونان اور کیرش ایک روز قضا کا شہر کی لڑائی سرائے میں اپنے کمرے میں بیٹھ

رہے تھے کہ اچانک ایسا نے یونان کی گردن پر لمس دو۔ یونان جب گھٹکھو کرتے تھے اچانک رک گیا تو کیرش سمجھ گئی کہ ایسا اس کی گردن پر لمس دے رہی ہے۔ لہذا یونان کے کندھے سے کندھا لگا کر اس کے قریب ہو گئی اور اپنا سر وہ بالکل یونان کے کندھے کے ساتھ لگاتے ہوئے اپنے کان اس نے یونان کی گردن کے ساتھ ملا اپنے چہرے کی گردن پر لمس دینے کے بعد ایسا بولی اور کہنے لگی۔

یونان میرے صیبہ تم اور کیرش دونوں یہاں سے تبت کے اس کو مستانی مسئلے کی تیاری کرنے کی تیاری کرو جس پر کیرش کا اس آواز ایک بہت بڑے اڑھے کی صورت میں ہوا ہو گا تاکہ اس کے چہرہ کا اسے بالکل اس کی حسرت سے متاثر ہو اس کی پریشانی کا سلسلہ جاری رکھیں۔ میرے خیال میں ہم سب کو مل کر تاج اس کے ساتھ کرنا چاہئے تاکہ عراہیل اس کی مدد سے مزید لوگوں کو شرک میں مبتلا نہ کر سکے۔ میرے خیال میں تم دونوں اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاؤ اور تبت کے اس کان سے کی طرف کوچ کرو میں بھی تمہارے ساتھ ہوں اور کو مستانی مسئلے تک رہنمائی کروں گی۔ ایسا کی اس گھٹکھو کے جواب میں یونان کیرش دونوں نے اپنا سر اس کے ساتھ لگا کر دونوں اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لائے اور قضا کا شہر سے دو تبت کے کو مستانی مسئلے کی طرف کوچ کر گئے۔

یونان پر قریب یونان اور کیرش دونوں ایسا کی رہنمائی میں تبت کے ایک کو مستانی مسئلے کے ساتھ ہوئے۔ اس موقع پر ایسا نے پھر یونان کی گردن پر لمس دو اور کہنے لگی یونان میرے دیکھو۔ جیسی کچھ ہے کھلی دیتی ہے۔ اس پر یونان بولا اور کہنے لگا میرے قریب ہیں ہے۔ اس پر ایسا بولی اور کہنے لگی۔

یونان کتنا درست ہے یونان یہ یونان تم آپ مانتے دیکھتے ہو اور انور سے اس کا یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ ملنے ہونے کے ساتھ ساتھ وہ سے خوب چوڑی دور وسیع ہے اسی چٹان کے ایک بہت بڑے اڑھے کی صورت میں تو اس کے ساتھ ہوا ہوتا ہے اور یہاں تبت کے نیچے دیکھو کچھ اور وسیع میدان ہیں انہیں میدانوں کے اندر جنگ کی تیاری کرنے والے لوگ اس سمت تبت میں جمع ہوئے ہیں۔ تاکہ وہ ناک و دھواں کے انگوٹھوں سے دیکھیں اور اس کے سامنے غزوہ بنانا پیش کریں۔

یونان شام سے تھوڑی دیر پہلے تم دیکھنا یہ سامنے والا میدان تو اس سے پھر کچھ دیکھو ایک خاص میدان مارا ہوا سمندر میں ہے اس وقت آواز آئی بہت بڑے کی صورت میں اس چٹان پر نمودار ہو گا۔ اور یہاں پس و پیش کریں۔ ہائیں اور آگے

دوسرے روئے تھے اڑھسے کی اس مصروفیت کو دیکھتے ہوئے یونان اور یروش دونوں
دوسرے کی طرف کھڑی نگاہوں سے دیکھ رہے تھے یونان بھی اور رازدارانہ انداز میں
دوبارہ کر کے کہنے لگا۔

ایلیکا کی جانبیت کے مطابق ہمیں فوراً اس راستے پر حصار بھیج دینا چاہیے
تہہ یہ اڑھسے کیا ہے تاکہ یہ حصار کھلی ہوئے کے بعد یہاں سے اٹل رہے۔
یونان کی اس تجویز سے اتفاق کیا کہ دونوں کھینچنے والے کھینچ رہے تھے
تہہ یہ قریب آئے اور اپنی نگاہ نکال کر ایک راستے پر حصار بھیجے ہوئے
تہہ اس نے قلعے کی ساری راہیں بند کر دیں تھیں اس سے بعد اس
میں آکر چلے گئے تھے۔

یونان اپنے جسم کے اس گھٹل دیوے کے بعد اڑھسے نے اپنا ہنس والا حصار
باندھ کر چل دی یہ جا کر اس نے اپنے سر کو آگ اور انہیں بائیں گھماتے
رہے اسانی خوراک جسم کی آگ نکالنا شروع کی۔ یہ صورت حال دیکھتے
یونان ہو گیا اور اپنا سر کھینچ کر اس کے قریب لے جاتے ہوئے کہنے لگا۔
بے وقوفی سنی ہوئے والی تہہ اس پر کھینچنے والے فکرمندوں سے یہ بات لی
یونان پوچھا وہ یہ۔ یونان ہر ہولہ اور کہنے لگا۔

یونان تو جانتی ہے کہ اس پنڈاں کے اور گرد اس نے حصار بھیجا تھا اور یہ حصار
کے دونوں طرف سے دور تک لے جا کر بند کر دیا تھا نیکس تو دیکھتی ہے کہ یہ
تہہ حصار ہو گیا۔ یونان بھی اٹل رہا یہ ایک دایم۔ بائیں اور ساٹھ کی طرف
تہہ ہمیں سب تک حصار بھیج دینے کی وجہ سے اس اڑھسے کے۔ سے کہنے
یونان حصار کے اندر ہی محدود ہو کر رہا کرتے تھا جب کہ میں دیکھتا ہوں کہ ایک
تہہ اس نے کہ اس اڑھسے نے باوق العزت انداز میں میرے حصار کا حاکم کر دیا
اس سنگھ کے خواب میں یروش کچھ کہے تھے والی ہی تھی کہ ایک راستے یونان
کا حاکم ہو رہا تھی قدر فکرمند کی سی گواہی میں کہنے لگی۔

یونان حصار کے گھر سے ہونے کی ضرورت تھی ہے۔ تہہ اس حصار کا اثر
یونان میں۔ بلکہ کسی علاقے میں سے اس حصار میں سے۔ تہہ
یونان پنڈاں کی لوت میں آکر بیٹھ گئے تہہ تم نے ہر پنڈاں اور راستے کے
یونان اولیٰ نے حرکت میں آئے ہوئے اس حصار کے اثر کو داخل کر
یونان کہہ کر اڑھسے کے حصار سے نکلے والی آگ سامنے اور دوسرے

پہنچے ہوتے ہوئے لوگوں کے سامنے آئے تاکہ لوگ اسے دیکھیں اور اس کی پرستش
سلسلہ جاری رکھیں۔ میرے جیوں میں تم اور کھینچنے والوں حرکت میں آؤ۔ پہلے اس پنڈاں
کے اور گرد اپنی سرری قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے حصار کھینچے ہوئے دیکھو پنڈاں کے دوسرے
حصے میں سے ایک راستہ شمال کی طرف ایک قدرتی اعلان کی طرف جانا ہے اسی راستے
اڑھسے کی صورت میں توازن چلتا ہو اس پنڈاں پر نمودار ہو گا۔ اس پنڈاں کے حصار
کھینچنے کے بعد شمال میں راستے کے دونوں طرف حصار کھینچتے ہیں۔ اس پنڈاں کے حصار
حصار کھینچتے ہیں۔ راستے کو کھلا رکھنا تاکہ اگر اس اڑھسے کی صورت میں اس راستے
سے گزر کر اس پنڈاں پر ہوا ہو سکے اور جب تم دیکھو کہ وہ اڑھسے پنڈاں پر نمودار ہو رہا
ہے تو تم چلتے ہوئے اور دیکھتے ہوئے ہر راستے کی طرف جانا اور راستے پر بھی حصار بھیج
دینا تاکہ اڑھسے اس حصار کے دور محصور ہو کر رہ جائے اور اس نے بعد تم نہیں آسکے۔
ایسا پنڈاں سے کہہ دیا یہ آواز اس حصار کی صورت اختیار کرنے کی کوشش ہی میں کر رہے
گا۔ اور ہر لوگوں کے سامنے جب ہم آج یہ باتیں حالت کریں گے تو میرے جیوں میں
لوگ اس کی پرستش بھی ترک کر دیں گے۔

یونان تک کہنے کے بعد ایلیکا قدرتی دیوے کے سامنے رکھی اور ہر ایک اور سلسلہ
جاری دیکھتے ہوئے کہہ رہی تھی۔ یونان۔ یہ حصار کا سارا دور ختم ہے۔ اس نے بعد
دونوں ایک پنڈاں کی لوت میں ہو کر بیٹھ جانا۔ اور دوسرے سے اڑھسے کے آنے کا انتظار کیا۔
ایلیکا کی اس تجویز پر یونان فوراً حرکت میں آیا۔ تہہ تھوڑے ہی وقت میں یونان
کیا۔ پہلے اس پنڈاں کے گرد حصار کھینچی جس پر اس اڑھسے سے نرا وار ہونا تھا۔ ہر شاخ
طرف جانے والے راستے کے گرد دونوں جانب اس نے دور تک حصار بھیج دیا۔
ایلیکا کے کہنے پر کھینچنے کو لے کر ایک پنڈاں کی لوت میں ہو بیٹھا تھا۔

یونان اور کھینچنے کو وہاں بیٹھے ہوئے ابھی تھوڑی سی دیر ہوئی تھی کہ اسوں سے دیکھ
کہ لوگوں کا ایک جھوم چھپے واوی کے سامنے اور وسیع میدانوں میں جمع ہونے لگا تھا ہر آہستہ
آہستہ اس قدر لوگ وہاں جمع ہو گئے کہ دور دور تک کوہستانی علاقے کے بیچے انسانی سرری
سہولتیں دیکھتے تھے۔ لوگوں کے وہاں جمع ہونے کے تمہوں میں، بعد یونان اور کھینچنے
پنڈاں کی لوت سے دیکھنا شمال کی طرف سے آگے والے راستے سے ایک بہت دور
مواہر ہوا تھا۔ آہستہ آہستہ پتہ چلتا ہوا تھا اڑھسے کی جانب سے اس کی راہیں
پنڈاں کی ایلیکا نے نظروں میں کی تھی۔

یونان اور کھینچنے کے سامنے ہی دیکھنے میں پنڈاں سے ہر شاخ سے۔

نائل ہو چکا ہو۔ گھری طرف دیکھتے ہوئے تم بھی ایسا ہی کرنے کی کوشش
 کرتے ہو۔ جب ہم دونوں سامنے اور دائیں بائیں سے بھی مصریوں پر زوردار حملے
 کیجئے امید ہے کہ ہم مصریوں کو مجبور کر دیں گے کہ وہ شکست کا داغ اٹھاتے
 ہو۔ شکست سے بھاگ کھڑے ہونے پر مجبور ہو جائیں۔

مصریوں نے خاموش ہوا تو ملک زینب خوش کن امداد میں حادث بن حسان
 پہنچے ہوئے کہنے لگی۔ سنو حادث میرے حبیب۔ تمہاری یہ تجویز بہترین اور
 بہتر ہے اگر ہم دونوں یہاں بیوی اس پر عمل کرنے میں کامیاب ہو جائیں تو
 ہمیں کو شکست دینے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ اور اگر ہم نے ایک بار پھر
 ہاتھ جوئے سینا سے اٹھا کر رکھ دیئے تو حادث بھی بات یاد رہنا مصر کے
 بہائی بھی مصری قوت ہمیں بدلے اور ہماری اہلیں مائل ہونے کی ہدایت
 دیتے تھے۔

سنئے سنئے ملک زینب کو رک جانا پڑا اس سے کہ اس کے سامنے مصری لشکر
 کے قہر کا شعلہ ہو گئے تھے۔ اور جنگ کے لئے مصری اہل نہیں درست
 تھے۔ شاید مصریوں نے یہ اندازہ لگایا تھا کہ اس ہتھیار کا حملہ اور ہونے کے
 بعد مارنے سے لئے صحرائے سینا میں ملک کا کوئی اور لشکر شکست میں نہیں
 لگاؤ گا۔ ملک کے ساتھ بعد کن جنگ کرنے کے لئے تیار ہو گئے تھے۔ حادث اور
 زینب دیکھ کر مصری لشکر کے سامنے اپنے اہل نہیں درست کہہ رہے ہیں تو
 اہل بیوی بھی آپ آپ لشکر کی صفیں درست کرنے لگے تھے۔

جنگ درست کرنے سے بعد مصری لشکر حسی حسی آنکھوں میں دھندلے ہو کر
 چلے۔ پر بھی اچھی دیکھ رہا تھا۔ دیکھ رہی تھی کہ اس کی طرف آگے
 چلے۔ اپنے پائل جریلوں کی سرانجامی میں حادث بن حسان اور ملک زینب
 نے بہت سیکھے۔ نہ تم کے بدنام امدادوں نہ تم کے امدادے طوفانوں میں
 شکست و شرم کی طرح حملہ آور ہوا تھا۔

اور چاہے امدادوں میں مصریوں نے میدان جنگ کی حالت صحرائی تھکی میں
 نہ جھگڑے مذاہب میں بہت امداد آہوں اور ہراسہ سرانجاموں کی سی لڑ کے رکھ
 آج تھے کہ شروعات میں ملک زینب کے لشکر پر زوردار حملے لگا کر اس میں
 اور کر دیں۔

طرف حادث بن حسان اور ملک زینب دونوں کو بیوی بڑے صبر سے قتل

آپ نے صحرائے سینا کے اندر تجارتی کاروانوں پر حملہ آور ہونے والے مسیح
 خاصہ کیا ہے۔ مجھے امید ہے کہ اسی طرح ہم دونوں میں بیوی صحرائے سینا میں
 سامنے پڑا کر کے والے مصری لشکر کو بھی شکست دے کر انہیں بھاگنے پر مجبور کر دیں
 اس پر حادث بن حسان نے بڑے غور سے ملک کی طرف دیکھا پھر دیکھنے لگا۔

یقیناً سینا ہی ہو گا اور آج صحرائے سینا میں ہم اس مصر کے یونانی حکمرانوں
 دین گئے کہ اگر انہوں نے تدمر کی ملک کو کرورد اور غاتوں بھگ کر اس پر حملہ آور
 کوشش کی تو ان کی ساری کوشش ان کی ساری جدوجہد کو ان کے لئے رہا ہے۔
 دیں گے۔ یہاں تک کہ بعد حادث بن حسان تھوڑی دیر کے لئے رکا پھر وہ
 کام دوبارہ جاری رکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

دیکھ زینب ہمارے ملک کے دھمکے ہیں گے جو مصر پستے سے میرے پاس
 ہے وہ میرے پاس رہت گا اور جو مصر تم لے کر آئی ہو وہ تمہاری ہی ملک اور
 کرے گا۔ مصریوں سے پیٹنے اور اس میں شکست دینے کے لئے میرے پاس میں
 طریقہ کار ہے اور مجھے امید ہے کہ یہ طریقہ انہیں بوجہ ہم بیوی آسانی سے ساتھ
 کو شکست دینے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ اس پر ملک زینب نے ایک طرح سے
 حادث بن حسان کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا کیا صورتہ کا۔ جواب میں حادث بن

یہ جس وقت جنگ کی ابتدا ہوئی پھر لشکر اس طرف اور تیار ہوا
 اور ہم دونوں اہل برادری کے حصوں کا داغ رہے۔ تو یہ
 ان کے ساتھ جنگ جاری رہے گی پھر جب دشمن اپنے حصوں میں بیوی پڑا
 میں زوردار آواز میں اہل ہم کے وہ کامیابوں ساتھ ہمارے والے
 بھی ایسا ہی کریں گے۔ جب تم اس کار کو جو تو اپنے لشکر کو بہت آہستہ سے
 طرف ہٹتی جانا کہ میں آپ لشکر کو لے کر اہل طرف تیار ہوں گا۔ اور
 مصری جریلوں یہ سمجھیں گے کہ ہم ان کے لشکر کے وسطی حصے کی طرف ہواشت
 سے اور امداد امداد ہٹ گئے ہیں۔ جب مصری لشکر آگے پیش قدمی کرتا ہو
 تمہارے اہل مائل ہو گا تب ہمارے لئے ایک کام کرنا ہو گا۔

وہ یہ کہ ہم دھمک سے کل رجاہیت پر آتے ہیں گے اپنے لشکر کو میں
 دوں گا۔ لشکر کے ایک حصے کو مصریوں کے پسو پر حملہ آور دینے کا حکم دوں گا جب
 دوسرے حصوں کو مصری لشکر کے اس حصے پر حملہ آور ہونے کے لئے کھینک دوں گا۔

اور جن سے بچنے کے لیے لوٹاؤں میں دکھ کے چلتے اور ان کی طرح بڑھی اور
 خطر کے دائیں پہلو پر وہ اندھیرے شیاہیں میں جنوں کی شدت وقت کے
 انوں کے آشوب کو کی وادیوں میں موت کی انجمنوں کی طرح حملہ آور ہوئی
 اور اس نے حادثہ میں حسان کی طرح مصری لشکر کے دائیں پہلو کی حالت
 میں موت کے سنگتے حیالات اور بے بسی کے منظروں میں بڑھ چسوں بھی بنا
 تھی۔

تبد جنگ جاری رہی۔ دائیں طرف سے حادثہ میں حسان اور دائیں طرف
 سے بائیں طرف پہنچے ہوئے مصریوں کی کئی محاصرہ و کھل طور پر چاہا و ہوا
 مصری لشکر کے وسطی حصے کی طرف سے مارا گیا تھا۔ ان دونوں کے
 حصے مصری برقیل اب اپنے آپ کو کھل طور پر بچنے میں اور لاپہار محسوس کر
 رہے تھے۔ ان کے ایک طرف سے حادثہ میں حسان اور دوسری طرف
 سے بائیں طرف ان کے لشکر کے وسطی حصے کی طرف سے مارے رہے تو دونوں مل کر
 اس قدر ترقین شکست دیں گے بلکہ ان کے چوتھے لشکر کا مصلیٰ بھی کر کے
 تھے۔ اس صور حال میں مصری لشکر کے جریوں سے اپنی بلند آوازیں میں اپنے
 مخاطب کرتے ہوئے اور ان کا حوصلہ بڑھاتے ہوئے ایسی میدان جنگ میں جم
 ا ا ا ا ا کے کی ترغیب دی۔ ان کے یوں ترغیب دینے پر مصری لشکر کی ایک بار
 وہاں فانیس کر اپنی پوری حالت کے منظم میں فائے کوسوں کی پر ہوں دات کی
 ہوئے۔ وہ چاہتے تھے کہ اپنے لشکر کی حالت سوگ کے صفا اور پیکی کے
 کاسیالی اور فانیس کا شان ماکر رکھ دیں لیکن انہیں نا اہلی ہوئی۔ اس لئے
 ان میں اور کھد مضرب دونوں طرف سے مدت کے رکے تادم حیرانگوں چنچا
 ان کے ہر ادا کوئے ان کی ہر ذوقی کو کانٹے پلے گئے تھے۔

حادثہ میں حسان اور کھد مضرب دونوں طرح مصری لشکر پر مادی ہو گئے تھے اور
 ان دونوں طرف مصریوں کا قتل عام رہا شروع ہو گیا تھا۔ مصری فوجیوں نے دیکھا
 کہ وہ روکنے کا کوئی چارہ نہیں تو وہ اپنے بچنے کے لشکر کو لے کر جھگ کھڑے
 واقعہ پر حادثہ میں حسان اور کھد مضرب دونوں فوراً حرکت میں آئے۔ انوں نے
 اپنے لشکر کو متحد کر دیا پھر کھد مضرب اور حادثہ میں حسان اپنے لشکر کے ساتھ
 گئے مصریوں کا مقابلہ کرنے لگے تھے۔

کے ساتھ اپنے آپ کو محدود رکھے ہوئے تھے انہوں نے بڑی کامیابی پائی
 سے مصریوں کے حملوں کو روکا۔ تاہم ابھی تک وہ جوانی کا ادائی میں کر رہے تھے
 دیگر تک حادثہ میں حسان اور کھد مضرب مصریوں کے حملوں کو روکنے رہے۔
 دیکھا کہ مصری اپنے پیچہ حملوں سے ان کے لشکر کی اگلی صفوں کو درہم برہم کر رہا
 حادثہ میں حسان کے لشکر میں ایم ایم کے رب کی عظمت کے سرب بلند ہوئے
 کے ساتھ ان حادثہ میں حسان کا لشکر خود اٹھ اٹھ چکے تھا ہوا مصریوں نے لشکر
 طرف بڑھے اگا تھا۔ یہ فوجیں کر مضرب بھی حرکت میں آئی تھی اور وہ بھی
 خود اٹھ اٹھ چکے تھے ان کے بعد مصریوں کے دائیں پہلو کی طرف پھیلتا شروع ہو گیا
 مصریوں نے جب دیکھا کہ ان کے حمز اور خود اٹھ حملوں کی وجہ سے کھد
 دو حصوں میں بٹ کر انہیں طرف ہٹ گیا ہے اور ان کی مصریوں کو ہواست
 ان کے حصے مزید بلند ہو گئے۔ ان موقع پر مصری لشکر کے پائل ۲ بیوں نے
 لشکر کو دو حصوں میں تقسیم کر کے دو مختلف سمتوں کی طرف ہٹ کر
 حسان کے لشکر پر ترقی نہیں دیا کہ انہیں شکست سے دوچار کر دیں پر یوں
 یہاں کرنا نصیب نہ آواں اس لئے کہ

میں ان واقعہ پر حادثہ میں حسان مصری فوجوں سے دشمن کی مدد میں
 ہوا اور انوں نے خیر سوا کی تمام مصریوں کے لشکر کے بائیں پہلو
 آیا۔ پھر وہ دو مختلف کے شرر آوازوں کے ساتھ سرگ بگے سیلاب کی طرح
 آور ہوا اور انہوں کے اندر اس نے ان کی حالت مٹی جی کر رکھ دی۔ انوں نے
 حدود شکست کی تصاویر حقائق کی دہائی غراہوں کے ساتھ ہی دواں
 رکھنا شروع کر دی تھی۔

حادثہ میں حسان کو حملہ آور ہونے دیکھ کر یونانیوں کے اوسوں نے
 انوں نے دیکھا کہ حادثہ میں حسان اس قدر نوکوری سے متاثر ہوا تھا کہ
 لے بائیں پہلوں کی صفیں است کر اس سے ہولناکی کر دی تھی۔ اور اب وہ
 لشکر کی اندر ملی صفوں کو اپنا جہز اور شان بگاڑا تھا۔ یہ صورت حال
 مصری لشکر کے یونانی فوجیوں نے اپنی پوری توجہ حادثہ میں حسان کی طرف
 تھی۔ لیکن شاید وقت شاید تقدیر صحرا میں ان کے ساتھ رہے۔ اس لئے
 اس لئے کہ میں اس موقع پر پہنچے تھے وہاں پہلے کھد مضرب اپنے لشکر کے
 ہوں ساتوں کا شمار کرتی وقت کی ذلتی رفتار ہاں مذاہب موسموں میں رنگ

دربائے ڈیویپ کے شمال کناروں پر بند کرنے کے بعد یہ وحشی جو قتل قبائل
حرکت میں آئے ڈیویپ کو انہوں نے عبور کیا اور رومن سلطنت کے
صوبے میں داخل ہوئے جس کا صدر مقام راج تھا۔ اس صوبے میں وحشی جو قتل
نے دور تک لوٹ مار چھی و بھڑی کا کھیل کھلایا یہاں تک کہ پورے صوبے کی
کھسوت کرنے کے بعد یہ جو قتل قبائل صوبے کے مرکزی شہر راج کی طرف بڑھے۔
راج شہر میں رومنوں کا ایک دست بڑا لشکر تھا جس نے راج شہر سے باہر نکل کر
قبائل کا مقابلہ کیا لیکن جو قتل قبائل اس قدر خنوازی اس قدر وحشت کے ساتھ رومنوں
مقابلہ آور ہوئے کہ پہلے ہی سے میں جو قتل قبائل نے رومنوں کو شکست
رومن لشکر راج شہر میں محصور ہو گیا تھا۔ لیکن لگتا تھا جو قتل قبائل رومنوں
کرنے والے نہیں تھے۔ انہوں نے آگے بڑھ کر راج شہر کا محاصرہ کر لیا۔

راج شہر میں محصور ہونے والے رومن جیوں کرنے تھے کہ راج شہر کی اہمیت
مضبوط اور ناقابل تغیر خیال کی جاتی تھی لہذا جو قتل قبائل شہر میں داخل نہ ہو سکے
لیکن وحشی جو قتل قبائل سے رومنوں کے ساتھ جہاد دور اندازوں کو دیکھ کر
تبدیل کر کے رہ رہا۔ اس سے کہ ایک دور رات کی تاریکی میں وہ حرکت میں آئے۔
جس طرح بندر بڑی تیزی سے درختوں پر چڑھتے ہیں ویسے ہی وہ اہمیت پر چڑھے اور
داخل ہو گئے۔ ایک گروہ شہر کے صدر دروازے کی طرف بھاگا۔ دروازہ انہوں نے
بلا۔ دروازہ کھل گیا کہ جو قتل قبائل اپنی پوری وحشت کے ساتھ راج شہر میں
ہوئے۔ جس قدر رومن لشکر وہاں تھا اسے انہوں نے قتل کر دیا۔ باقی رومن جو
قبائل نے راج شہر کو جی بھر کے لوٹا اور وہاں کے عیسوں کا قتل عام کیا۔ اس کے
مذہب جنوب کی طرف بڑھے اور سیکن اور ہیز کے کوستلی دروں سے گزرے کے
اٹلی کے میدانوں میں داخل ہوئے دور تک انہوں نے بھاگ اور لوٹ مار کی یہاں تک
تک اور خوش کا اور لوٹ مار کا کھیل کھیلنے ہوئے اٹلی کے مشہور شہر اٹیلی تک جاتے
مچے تھے۔

رومن شہنشاہ اولوس کو جب وحشی جو قتل قبائل کے حملہ آور ہونے کی اطلاع
تو اس نے ایک دست بڑا لشکر تیار کیا تاکہ جو قتل قبائل کی بھارت اور ان کے خنوا
کو روکا جاسکے۔ اس وقت جو قتل قبائل اٹلی کے شہر اٹلی تک اپنا خنوا کھیل رہے
تھے لیکن اٹیلی تک آنے کے بعد وحشی قبائل نے واپس جانے کا ارادہ کر لیا۔
کہ ڈیویپ سے اٹیلی تک جو اسوں نے لوٹ مار کی تھی اس کی وجہ سے اس

ت کے علاقہ ہے شہر سالن اور خوراک کے ذخائر جمع ہو گئے تھے لہذا انہوں نے
جس قدر مال اور خوراک کے وسیع ذخیرے انہیں ملے ہیں انہیں دریائے
شمال میں اپنی آبادیوں میں محفوظ کرنے کے بعد دوبارہ دریائے ڈیویپ کو
رومنوں کی سلطنت پر بھارت کریں۔ یہ فیصلہ کرنے کے بعد وحشی جو قتل قبائل
سے واپس ڈیویپ کی طرف ہٹ گئے تھے۔

ان طرف رومن جرنیل اولوس بھی نہیں جانتا تھا کہ جو قتل قبائل اس طرح
بھاگ کر کے تخت و تاج واپس چلے جائیں لہذا اس نے اٹیلی کی طرف براہ راست
رہنے کے بجائے ایک دشوار گزار راستہ اختیار کیا۔ وہ جانتا تھا کہ اہمیت آپ
تھے جو قتل قبائل کے پہلو پر حملہ آور ہو کر ان کو درہم درہم میں تقسیم کر دے
سے ہر وہ شے جہیں سے جو انہوں نے بھارت کے دروازے اٹلی کی سلطنت سے
جہاں یہ مقصد حاصل کرنے کے لئے اولوس۔ اہمیت شہر کا رخ نہیں کیا۔
جہاں شہر کی طرف بھاگا اور کوستلی اہمیت کے اندر ایک لہجہ چکر لگا کر وہ
جہاں کی طرف بڑی تیزی سے بھاگا۔ اولوس کی بد قسمتی کہ دریائے ڈیویپ
پر پہنچے وحشی جو قتل قبائل کی اکثریت دریائے ڈیویپ کو عبور کر کے شمال
یا پٹی تھی۔ ان کے بچے بچے تھے تاہم اہمیت تک دریا کو عبور کرنے کی
نہیں کو کوشش کر رہے تھے کہ اولوس اپنے لشکر کے ساتھ ان پر حملہ آور ہوا
۔ جو ان سے قتل عام کیا جاتی اپنی جانی بچاتے ہوئے دریائے ڈیویپ کو
سے شمال کی طرف جانے میں کامیاب ہو گئے تھے۔

وحشی جو قتل قبائل کا صدر ہی تھا اور رومنوں کے شہنشاہ اولوس نے
ایک تھا کہ اس کے لئے ایک اور مصیبت اٹھ کھڑی ہوئی اور وہ یوں کہ ہنگری
تمام میدانوں سے ایک اور وحشی قبیلہ نمودار ہوئی۔ یہ دغلا تھے۔ اٹلی
اور خوراک اور بزرگزیہ لوگ تھے۔ ہنگری کے وسیع اور گرم میدانوں میں انہوں
شہر کی اور دریائے ڈیویپ تک لوٹ مار کرتے چلے آئے تھے پھر دریائے
سے عبور کیا اور اٹلی میں داخل ہونے میں کامیاب ہو گئے۔ اولوس کو
شمال کے وحشی دغلا قبائل اس کی سرحد میں داخل ہو کر ان پر حملہ آور
کئے ہیں تو اس نے اپنی سلطنت میں ہر طرف اپنے کماندوں اور جرنیلوں کو
دیکھانے پیر کی ہر شے اور سونگنی حتی کہ مہروں کی ہر جے کا تفصیل
در محفوظ کر دیا جائے اور جس سمت سے دغلا اٹلی میں جنوب کی طرف بڑھ

رہے ہیں اس کے آگے آگے ہرجے کو آگ لگا دی جائے۔

یہ احکام ملتے ہی جگہ جگہ دامن جریئل حرکت میں آئے کھانے پیے اور سرور
ہر شے انہوں نے قلعہ بند شہروں میں محفوظ کر دی ایک ایک موٹی بھی فیصلہ
میں قصور کر دیا کہ اور پھر جن وسیع علاقوں اور میدانوں میں وحشی و غزال قبائل جتنی
کر رہے تھے اس سارے علاقے کو آگ لگا دی گئی۔ اس طرح و غزال قبائل کی جتنی
رک بھی اس کے آگے بڑھتے ہوئے نہ ابھی خوراک ملی اور نہ لوٹ مار کا سامان
دیکھا جاتا۔ اس دور میں اور لوہوں ایک بڑا ہتھیار لے کر ان کی سرکوبی کے لئے نکلتے
اس سے پہلے ہی و غزال و انہیں جانے کا عزم کر چکے تھے اس لئے کہ ان کا ہتھیار
لگا تھا۔ اور پھر ان پر اور اس کی صورت میں حد کا غصہ بھی مڈلانے لگا تھا۔
و انہیں ہوئے اور لوہوں ان کے سردوں پر آئے بہ نچا اور ان پر حملہ کر دیا تاہم وہ ان
مردے اپنا بچاؤ کرتے ہوئے اٹلی سے نکل کر ایشیوپ کے شمال کی طرف چلے گئے تھے
طرح اور لوہوں وحشی و غزال قبائل سے بھی اٹلی کو محفوظ کرنے میں کامیاب ہو گیا تھا
و غزال قبائل کی اٹلی سے واپسی آپ سے آپ ہپائی اور لوہوں کے لئے انتہائی
مہم ہوئی اس لئے کہ جوں ہی وحشی و غزال قبائل کے ساتھ ایشیوپ کو عبور کر کے
طرف چلے گئے اس کے چند ہی دن بعد جو قسطنطنیہ پر نمودار ہوئے اس بار
اپنے رشتہ دار و اہل قبائل کو بھی اپنے ساتھ لایا تھا اور یہ دونوں وحشی قبائل
ایشیوپ کو عبور کر کے جنوب کی طرف بڑھے۔ لگتا تھا دوسروں کے شیشہ و دھات
دریائے ایشیوپ کے کنارے بچے گئے جو قسطنطنیہ قبائل کا قتل ہی کیا تھا یہ جو قسطنطنیہ
قبائل دونوں تھے ہو کر اور لوہوں سے اس کا انتقام لینا چاہتے تھے۔

دریائے ایشیوپ کو عبور کرنے کے بعد جو قسطنطنیہ اور اٹلی قبائل نے اس دور
راست اختیار کیا۔ اپنے راستے میں ہر آئے والے شہر اور ہستی کو بے رحمی سے تباہ
ہوئے یہ تھوڑے وحشی قبائل اٹلی کے تاریخی شہر میلان کی طرف بڑھے۔ قیصر دوم
کو بھی جو قسطنطنیہ اور اٹلی قبائل کے حملہ آور ہونے کی اطلاع ملی پہلی قسطنطنیہ
کے ساتھ پہلی تیزی سے میلان شہر کو بچانے کے لئے آگے بڑھائیں اور لوہوں
شہر نہ پہنچا تھا کہ جو قسطنطنیہ اور اٹلی قبائل نے میلان شہر پر حملہ کر دیا۔ اس کا
جو ایسا تباہ اور ایسا دردناک اور جیتا تھا کہ انہوں کے اندر اسوں نے میلان
ایا۔ شہر کی ہرجے اسوں نے بوت لی اور اس کے بعد وہ میلان شہر سے آگے بڑھے
کے میدانوں میں نمودار ہوئے یہاں دوسروں کا شیشہ اور لوہوں اپنے ہتھیار کے

راہ دوگ کھڑا ہوا۔

اور لوہوں کو قسطنطنیہ کا جس طرح ماضی میں اس سے جو قسطنطنیہ قبائل کو اٹلی سے مار
لگایا تھا اور وہ سب اس اور مجبور ہو کر دریائے ایشیوپ کے اس پار چلے گئے تھے اس بار
میں وہ انہیں ہپا کرنے میں کامیاب رہے۔ پھر کے میدانوں میں اور لوہوں نے جو قسطنطنیہ
اور اٹلی قبائل کے سامنے اپنا ہتھیار قائم کر لیا تھا۔ لیکن وہ اس کے لئے والی رات کو گہری
نارنگی اور اندھیرے میں جو قسطنطنیہ اور اٹلی قبائل نے اچانک حرکت میں آئے ہوئے انہوں
نے دوسروں پر ایسا خونخوار اور ناقابل برداشت شب خون مارا کہ دوسروں کو اس شب خون
کے چبھ میں ناقابل حسی نقصان اٹھانا پڑا۔

رات کی تاریکی میں دوسروں کے شیشہ اور لوہوں نے اپنے ہتھیار کی تعلیم کو درست
تھے ہو۔ جو قسطنطنیہ اور اٹلی قبائل پر جوابی حملہ کیا۔ لیکن اس جوابی حملے کا وحشی قبائل
بکھڑاؤ نہ ہ۔ صبح تک دوسروں اور وحشی قبائل کے میاں ہوشیاری ہوئی رہی۔
اس جنگ میں جو قسطنطنیہ اور اٹلی قبائل نے دوسروں کے شیشہ اور لوہوں کو بدترین شکست
دی اور دوسروں بچے بچے ہتھیار کے ساتھ ہپا ہونے پر مجبور ہو گیا تھا۔

جو قسطنطنیہ اور اٹلی قبائل کے ہاتھوں دوسروں کے شیشہ اور لوہوں کی شکست نے اس
سے لئے اور زیادہ معیشت اور بد بختی کے دروازے کھول دیئے۔ وہ اس طرح کہ چار
دوسروں نے اور لوہوں کے خلاف بغاوت کرتے ہوئے قیصر دوم ہونے کا دعویٰ کر دیا تھا۔

ان میں پہلے پہلی میسوس دھڑا اور لوہوں تیسرا اور لوہوں اور چوتھا وحشی کا تھ قبائل کا
اور لوہوں تھا۔ جو وحشی کا تھ قبائل اب تک دوسروں کے مطیع اور فرمانبردار ہو کر رہی مگر
سے تھے۔ لیکن اور لوہوں کے جو قسطنطنیہ اور اٹلی قبائل کے ہاتھ شکست کے بعد کا تھ
قبائل نے بھی اپنے سپہ سالار وادیس کی سرکردگی میں قسطنطنیہ آرمی کا بعد کر لیا تھا۔ لہذا
وادیس نے بغاوت کرتے ہوئے دوسروں کا شیشہ ہونے کا اعلان کر دیا تھا۔

ان چار جریلوں کے شیشہ ہونے کا اعلان کرنے کے ساتھ ہی جگہ جگہ اٹلی میں
خاندانی اندھ فتنی ہوئی تھیں۔ دوسری طرف اور لوہوں کو بدترین شکست دینے کے بعد وحشی
قبائل جو قسطنطنیہ اور اٹلی قبائل نے پہلی پیش قدمی جاری رکھی۔

اور لوہوں کو شکست دینے کے بعد وہ اپنا ہتھیار ایک تک آئے اور ساحل مہرین کے
کا تھ ساتھ وہ جنوب کی طرف بڑھے۔ دامن شیشہ اور لوہوں کے لئے یہ بڑا کڑا اور سخت
تباہ تھا۔ تاہم اس نے ان حالات سے بچنے کا عزم کر لیا تھا۔ اور لوہوں اور دونوں بغاوتوں کو
دکھائی کر کے سب سے پہلے بیرونی حملہ آوروں سے بچنا چاہتا تھا۔ لہذا پہلی تیزی اور

جلدی میں بہت بڑا لشکر تیار کیا اور جو لشکر اور آٹائی قبائل کی راہ روکنے کے لئے تھے۔ اس وقت تک جو لشکر اور آٹائی قبائل اٹلی کے وسط تک پہنچ چکے تھے اور انہوں نے اس قدر لوٹ مار کی تھی اس سے اب وہ سالہاں سیر کر رہے تھے۔ اور اس سے انہیں حاصل ہوا تھا۔ لہذا ان کے سرداروں نے فیصلہ کیا کہ اب چونکہ واقعی قبائل کافی لوٹ مار کر چکے ہیں لہذا اب واپس ہونا چاہئے یہ فیصلہ ہونے کے بعد جو لشکر اور آٹائی قبائل واپس ڈینیوب کی طرف جیسے لگے تھے۔

اس کی پہچانی سے اور یوں نے خوب فائدہ اٹھایا۔ اپنے لشکر کے ساتھ وہ بڑی تعداد سے آگے بڑھا اور ان پر حملہ کر دیا۔ اس طرح اس نے واپس جاتے ہوئے جو لشکر اور آٹائی قبائل کو جھیلے کا موقع دیا اور ان کی پشت اور دائیں بائیں جانب کی سمتوں سے اس قدر ہیر پھیر کئے کہ جو لشکر اور آٹائی قبائل کی اکثریت کو اس نے قتل کر دیا۔ اور بہت کم ویشوں کو اس نے دریائے ڈینیوب کو پار کر کے بچ گئے کا موقع فراہم کیا تھا۔

میں اس موقع پر جس وقت اور یوں جو لشکر اور آٹائی قبائل کا مقابلہ کرتے ہوئے ان کا قتل عام کر رہا تھا وہاں ڈینیوب کے شرقی حصے سے کاتھ کے وحشی قبیلے نمودار ہوئے۔ جو لشکر اور آٹائیوں کو بدترین شکست دینے کے بعد اور یوں کا ساتھ قبائل کی طرف بڑھا اور انہیں بھی اس نے دریائے ڈینیوب میں کر لئے دیے۔ اس طرح اور یوں نے ایک طرح سے اٹلی کو بڑی اور وحشی حملہ آوروں سے محفوظ کر لیا تھا۔

جو لشکر۔ آٹائی اور گاتھ قبائل کا قلع قمع کرنے کے بعد اور یوں سب سے پہلے وحشی کال قبائل اور ان کے اتحاد کار گاہوں کے خلاف حرکت میں آیا۔ گاتھس نے میدانوں میں اور یوں نے بدترین شکست دی اس طرح گاتھ قبائل کو ایک بار پھر قیصر روم اور یوں نے اپنا مطیع اور فرمانبردار بنا کے رکھ دیا تھا۔

اس کے بعد اور یوں نے چند ہی ہفتوں تک اپنی لشکر کی قوت کو بھجھ کیا۔ چند بار اس نے تھاری میں لگائے اٹلی کے ان تین جرنیوں کے خلاف حرکت میں کیا۔ جسوں نے بغاوت کرتے ہوئے قیصر روم ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔ اور یوں کی خوش قسمتی کہ وہ باری باری ان تینوں باقی جرنیوں کو بھی اپنے سامنے مصوب کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ اس طرح قیصر روم اور یوں نے لگاتار کوشش اور جدوجہد کرتے ہوئے نہ صرف یہ کہ اٹلی کو بڑی عمدہ اور یوں سے محفوظ کر دیا بلکہ اٹلی کے اندر جو حکومتیں اور خانہ جنگی بھی کیفیت پائی ہو گئی تھی اسے بھی ختم کر کے رکھ دیا۔



ی طرف دوسروں کو یہ فکر مددی تھی کہ اگر کسی موقع پر پامیر کی ملکہ زنبب اس کی سامانی سلطنت کے ساتھ سمجھوتہ کر لیتی تو ایسی صورت میں یہ دونوں قوتیں اس کے خلاف ایک ناقابل تغیر طاقت بن کر نمودار ہوں گی اور یہ کہ دونوں کو نہ اپنا اپنی خصوصیات سے ہاتھ دھوا پیس گئے بلکہ یہ متحدہ قوت ایشیائے نقل کر رہی تھی۔ اور یہ کہ دونوں کو ناقابل خلائی نقصان پہنچا سکتی تھی۔ لہذا ان حکمرانوں نے فکر دوسرے مشنوں اور یوں نے فیصلہ کر لیا کہ وہ ہر صورت میں پامیر کی ملکہ کے خلاف حرکت میں آئے گا اس کی قوت کو توڑ پھڑکے گا۔ اسے گانا کہ آئے گا۔ اور یوں میں وہ انہی دوسروں کے لئے خطرہ کا باعث نہ ہو گا۔ اس نے وہ امر ان کی سامانی کے ساتھ اتحاد کر کے دونوں کو اس کے متفقہ جات سے محروم کرے۔

ی ملکہ زنبب کے خلاف حرکت میں آنے سے پہلے ہی وہ ایک شہنشاہ اور یوں کی معزین جنگی تیاریاں کیں۔ اس نے ایک بہت بڑا لشکر تیار کیا اور اس لشکر کے ساتھ وہ مشرق کی طرف کوئی آیا۔ اٹلی سے وچ کرتے وقت اس نے اپنے بہترین اہلکار اور فوجیوں کو حکم دیا کہ وہ اس کی ہر ضرورت میں جیسا لشکر وہ لے کر دے گا۔ اور یہاں تک ایک اور لشکر تیار کریں تاکہ اگر ایشیائیں اسے ایک نئی صورت پسند نہ کرے تو وہ یا تو اس موقع پر قائم اسے سکے۔ یہ انتظامات جاری کر کے کے بعد اور یوں اٹلی سے واپس اپنے وطن کا رخ کیا۔

ی زنبب نے مصر و اپنی سلطنت میں شامل کر کے کے بعد وہاں ایک مقامی سرکردہ

انی میں حادث بن حسان نے رومن جرنیل کو بدترین شکست دی۔ اور وہ رومن
 لشکر کے ساتھ پہنچ چکا تھا۔

حکومت نے رومن جرنیل بداس جی تیزی سے اپنی اوک پہنچا اس وقت تک
 وہاں اپنے لشکر کے ساتھ پڑاؤ کر چکا تھا اور ایک شہر میں حادث بن حسان کے
 لشکر کے سامنے رومن جرنیل بھی اپنے بچے کے لشکر کے ساتھ وہاں پہنچ چکا
 تھا۔ اور شہر کے باہر ہولناک جنگ ہوئی اس جنگ میں حکم نصیب کے جرنیل بداس
 فوت ہوئی۔ بداس کو شکست دینے سے بعد رومن شہنشاہ اورلیوس نے سمرات کے بندر
 تک اس کا تعاقب کیا لیکن بداس اپنے لشکر کو بچا کر سمراتی بحول حبیبوں میں
 پناہ لے گیا۔

اسی دن کے مقام پر شکست کھانے کے بعد بداس پہلے انہوں شہر کی طرف گیا وہاں
 اپنے لشکر کے ساتھ پڑاؤ کر لیا اور حاکم لینے کا۔ راس اب کس طرف پیش
 کرتا تھا۔ انہوں شہر میں قیام کے دوران بداس کی طرف حکم نصیب کے پہنچے تھے
 وہاں کے ذریعے حکم لے رہا تھا کہ وہ اپنے لشکر کے ساتھ ایسا شہر کی
 طرف اور وہاں حادث بن حسان کے ساتھ مل کر رومنوں کے سامنے اپنے دفاعی حصہ
 اور رومنوں کے سامنے کی کوشش کرے۔ حکم نصیب کا یہ حکم ملے ہی بداس اپنے لشکر
 کے ساتھ حادث بن حسان کے ساتھ شامل ہونے کے لئے ایسا شہر کی طرف کوچ کر گیا۔

اسی وقت شہر سے باہر بداس کو شکست دینے کے بعد رومن شہنشاہ
 نے اپنے لشکر کے ساتھ ایسا شہر کی طرف بڑھا۔ اس کی وہاں آئے سے پہلے ہی
 وہاں اور بداس دونوں نے مل کر ایسا شہر سے باہر اپنا دفاعی حصہ لے لیا تھا۔
 ان دونوں نے اپنے لشکر کے ساتھ حادث بن حسان کے ساتھ لشکر کے سامنے

دو فیصد کن جنگ کرنے کے لئے دونوں لشکر ایک دوسرے کے سامنے صف
 بٹھانے کی ابتدا کرنے سے پہلے رومن شہنشاہ کے حکم پر اس کے لشکر میں بڑھے
 صف کے قبل اور دھم اور تاشے بٹھے گئے تھے پھر اوروں کے حکم پر اس کا
 رخ بدلنے کے لئے حادث بن حسان کے لشکر کی طرف ترمیم کی شورش و بولوں
 درمیان ترین تقدیر کے سببوں کی طرح آئے پھر حادث بن حسان سپہ لشکر

تفصیلت کو ماتم بنا دیا تھا۔ حکم نصیب کو جب یہ اطلاع ملی کہ اورلیوس مصر پر حملہ
 رہا ہے تو اس نے مصر کے دفاع کے لئے کچھ نہ کیا۔ وہ جانتی تھی کہ اگر اس نے پناہ
 سمرات سے نکل کر مصر کا رخ کیا اور وہاں جنگ کی ابتدا کی تو ہو سکتا ہے ان دونوں
 طاقتوں میں وہ رومنوں کے سامنے اپنا دفاع نہ کر سکے اور اس کی رہی سہی ساکھ ختم ہو
 جائے۔ پالیسہ کی حکم نصیب سے جب مصر کے دفاع کے لئے کچھ نہ کیا گیا تو رومن
 اورلیوس نے آگے بڑھ کر اسی کسی رکاوٹ کے مصر پر قبضہ کر لیا تھا۔

رومن شہنشاہ اورلیوس نے جب مصر پر قبضہ کر لیا تو پالیسہ کی حکم نصیب بڑی
 ہوئی۔ وہ جانتی تھی کہ مصر پر قبضہ کرنے کے بعد رومن حضور ارض شام پر حکم نصیب
 مرکزی شہر پالیسہ کا رخ کریں گے۔ لہذا اس نے جنگی تیاریوں کو مضام پر پہنچا دیا تھا۔
 نے ایک بہت بڑا اور بہترین لشکر تیار کیا۔ اس لشکر کو اس نے تیس حصوں میں تقسیم
 ایک حصہ اس نے اپنی کمانداری میں رکھ دیا۔ دوسرا حصہ اس نے حادث بن حسان
 سرکردگی میں دیا جبکہ تیسرا حصہ اپنے ایک اور جرنیل بداس کی کمانداری میں دے دیا
 مصر پر قبضہ کرنے کے بعد رومنوں کا شہنشاہ اورلیوس ایسا شہر کی طرف
 بڑھا اس نے ان بدقت پر دوبارہ قبضہ کیا جو حکم نصیب نے فتح کیے تھے۔ ایسا شہر
 میں اپنی قوتات کھل اور اپنا قبضہ مستحکم کرنے کے بعد رومن شہنشاہ ارض شام کی
 طرف بڑھا۔

ارض شام میں داخل ہونے کے بعد اورلیوس نے اپنے لشکر کو دو حصوں میں
 کیا۔ ایک حصہ اس نے اپنے ایک جرنیل کو دیا اور اسے ایسا شہر پر حملہ آور کرنے
 لئے روانہ کیا دوسرا حصہ وہ اورلیوس نے اپنی سرکردگی میں رکھا تھا اسے اپنے
 اپنی اوک شہر کی طرف بڑھا تھا۔

حکم نصیب کو جب رومنوں کے شہنشاہ اورلیوس کی اس پیش قدمی کی اطلاع ہوئی
 فی الفور حرکت میں آئے۔ اپنے جرنیل بداس کو اس نے اپنی اوک شہر کی طرف روانہ
 کیا کہ اس شہر کی رومنوں کے شہنشاہ اورلیوس سے حفاظت کرے۔ جبکہ حادث بن حسان
 اس نے ایسا شہر کی طرف روانہ کر دیا تاکہ وہ رومن جرنیل ایسا شہر کی طرف
 کے لشکر کو لے کر پہنچے وہ اسے ایسا شہر میں داخل نہ ہونے دے۔

حادث بن حسان کے ایسا شہر پہنچنے سے پہلے ہی رومن لشکر شہر سے باہر
 تھا اور ایک طرح سے اس نے شہر کا محاصرہ کر رکھا تھا۔ ایسا شہر ہی حادث بن حسان
 نے اپنے لشکر کے ساتھ پڑاؤ میں کیا بلکہ آتے ہی وہ رومنوں پر حملہ آور ہو گیا۔

کو حرکت میں نہیں لایا تھا شاید وہ اپنے آپ کو شروع شروع میں دفاع ہی میں مصروف رہتا تھا۔ اور وہ بڑی سچی سے دوسروں کے حملہ آور ہونے کا انتظار کر رہا تھا۔ اس بار میں طرف اس کا دوسرا ساتھی جرنیل رہا اس بھی اپنے حصے کے لشکر کے لئے بڑی تیزی سے دوسروں کے حملہ آور ہونے کا انتظار تھا۔

پھر دوسرے دور دور سے جنگی طبل بجاتے اور دھم اور ڈانٹے پھونکنے لگے۔ انہوں نے دلوں میں عجیب عجیب سے لرزے لگائے جو بے رست کے صحیح حقائق تمام کی سبکی تھی۔ یہاں کے عزائم کی طرح حادثہ بن جانے کے لشکر پر حملہ آور تھے۔ حادثہ بن جانے میں اپنے ساتھی جرنیل رہا اس سے شکر کہ عجیب سے رقص و مدائے مستان اپنا دور کھول میں تھوڑی دیر میں شروع ہونے کے سامنے اپنا دفاع کرنا شروع کر دیا۔ اس سے بچ کر ایک طرف سے لشکر کو دفاع ہی میں محصور رکھا۔ اس نے اس قہر کی بڑی جنگ میں مدد کی طاقت اور قوت کا اندازہ لگا دیا تب اس دفاع سے لڑ کر جادیت چلا کر اترنے کا ارادہ کیا۔

جادیت پر اترے سے پہلے حادثہ بن جانے اس قتل و غارت کی طرح حرکت کر رہی تھی۔ اس کے سامنے وہاں ایک عجیب عجیب تھی۔ جس میں ہر طرف سے لڑائی ہو رہی تھی۔ اس کی طرف سے عجیب سی آوازیں نکلتی رہی تھیں۔ اس کے سامنے اپنے حصے کے ساتھ دوسروں کے سامنے والے حصے پر جادیت کا مظاہرہ کر رہا تھا۔ اور ہوا تھا۔ ایک حادثہ بن جانے کے ساتھ ساتھ اس طرف سے بھی دوسرا دور بدلی اور جیتی آور لکھنؤ کی اور بھی دور اچھوٹی جادیت کی جتنی سوچ کے ساتھ سے لڑائی ہو رہی تھی۔ اس کی ریت و محنت کے لاشعور اور دھم کے عجیبی طرح سے لشکر کے حملہ آور ہوا تھا۔ حادثہ بن جانے کے ساتھ ساتھ دوسرا دور بدلی اور جیتی آور لکھنؤ کی اور بھی دور اچھوٹی جادیت کی جتنی سوچ کے ساتھ سے لڑائی ہو رہی تھی۔ اس کی ریت و محنت کے لاشعور اور دھم کے عجیبی طرح سے لشکر کے حملہ آور ہوا تھا۔

دوسری طرف حادثہ بن جانے کا بھی دفاع سے لڑائی میں دوسروں کی ریت کی طرف سے یہاں حذر تھی۔ سبکی ریت کے صحرا اور دھم کے ساتھ ساتھ دوسروں میں دھم اور اضطراب کی لہر تھی۔ اس کے ساتھ ساتھ دوسرا دور بدلی اور جیتی آور لکھنؤ کی اور بھی دور اچھوٹی جادیت کی جتنی سوچ کے ساتھ سے لڑائی ہو رہی تھی۔ اس کی ریت و محنت کے لاشعور اور دھم کے عجیبی طرح سے لشکر کے حملہ آور ہوا تھا۔

ایک شہر سے باہر جنگ اب چھوٹی ہو چکی تھی۔ انہوں نے کہا کہ اب

تھے جیسے وقت کے سمندر میں شیت کی ہلکی میں پھنسے ہوئے درے میدان جنگ میں تھے۔ اس میں اور بدلتی کی تاریکیوں میں اضطراب کی کمر لڑائی کی لہروں اور سفاک لہروں کی لہروں میں تھی۔ اس کے ساتھ ساتھ دوسروں میں دھم اور اضطراب کی لہر تھی۔ اس کے ساتھ ساتھ دوسرا دور بدلی اور جیتی آور لکھنؤ کی اور بھی دور اچھوٹی جادیت کی جتنی سوچ کے ساتھ سے لڑائی ہو رہی تھی۔ اس کی ریت و محنت کے لاشعور اور دھم کے عجیبی طرح سے لشکر کے حملہ آور ہوا تھا۔

اس شہر اور دوسروں نے بڑی کوشش کی کہ کسی نہ کسی طرح وہ ایک شہر سے باہر جانے کے لشکر کو شکست دے کر ایک شہر پر قبضہ کرنے میں کامیاب ہو جائے لیکن یہ ناکامی اس کی ہر امید کو حادثہ بن جانے اور دھم کے ساتھ ساتھ دوسروں میں دھم اور اضطراب کی لہر تھی۔ اس کے ساتھ ساتھ دوسرا دور بدلی اور جیتی آور لکھنؤ کی اور بھی دور اچھوٹی جادیت کی جتنی سوچ کے ساتھ سے لڑائی ہو رہی تھی۔ اس کی ریت و محنت کے لاشعور اور دھم کے عجیبی طرح سے لشکر کے حملہ آور ہوا تھا۔

دوسروں نے جب اندازہ لگا دیا کہ اگر جنگ تھوڑی دیر تک مزید جاری رہی تو یہ ہوگی اور ایک کے لڑائی صحراوں میں اس کے لشکر کا عمل طور پر قبضہ کر دیا جائے گا۔ لہذا اپنی لہر اپنے لشکریوں کی جان بچانے کے لئے اس نے صحرا کے باقی اقدار کی۔ حادثہ بن جانے اور دھم کے ساتھ ساتھ دوسروں میں دھم اور اضطراب کی لہر تھی۔ اس کے ساتھ ساتھ دوسرا دور بدلی اور جیتی آور لکھنؤ کی اور بھی دور اچھوٹی جادیت کی جتنی سوچ کے ساتھ سے لڑائی ہو رہی تھی۔ اس کی ریت و محنت کے لاشعور اور دھم کے عجیبی طرح سے لشکر کے حملہ آور ہوا تھا۔

ایک شہر اور دوسروں کو شکست دینے سے دوسرے دور حادثہ بن جانے کے ساتھ ساتھ دوسروں میں دھم اور اضطراب کی لہر تھی۔ اس کے ساتھ ساتھ دوسرا دور بدلی اور جیتی آور لکھنؤ کی اور بھی دور اچھوٹی جادیت کی جتنی سوچ کے ساتھ سے لڑائی ہو رہی تھی۔ اس کی ریت و محنت کے لاشعور اور دھم کے عجیبی طرح سے لشکر کے حملہ آور ہوا تھا۔

مرکزی شریا لیمہ تک پہنچی جائے تو ہم شر سے باہر نکل کر پورے حوصلے اور پورے
ساتھ مددوں کا مقابلہ کر سکیں گے حادثہ بین حسان اور زید اس دلوں نے ملکہ
لی اس تجربہ کو پسند کیا لہذا ملکہ کے کہنے پر وہ دونوں اسی رات اپنے لشکر کو لے کر
اسے پانچویں کی طرف ملکہ کے ساتھ کوچ کر گئے تھے۔



یہاں رومن شہنشاہ اورلیوس کو اٹلی سے ملکہ کی صورت میں ایک بہت بڑا لشکر مل
نے کی خبر ہوئی اور اس لشکر سے بھی زیادہ قوی نہ پلے۔ اورلیوس کے پاس تھا۔ اٹلی
لشکر لے کر وہاں سے اورلیوس کے حوصلے سے ملنے کے لہذا اس نے مصمم ارادہ کر لیا
تھ کہ وہ سب کو ہر صورت میں شکست دے کر اور اسے گرفتار کر کے اپنے ساتھ دوم
جائے گا۔

لہذا وہ سب کے مرکزی شریا لیمہ کی طرف پیش قدمی شروع کرنے سے قبل اورلیوس
کے درمیان لگتا تھا کہ وہاں بدوی قبائل سے رابطہ کرنا شروع کیا اورلیوس جانتا تھا
کہ اس کے صحرا کے اندر آگے بڑھتے ہوئے اگر وہ ملکہ نضب کے شریا لیمہ کی طرف
آگے بڑھتا ہے تو راستے میں لگتا ہے کہ وہاں سے اس کے لئے نصیب کھڑی کر دیں گے اور صحرا
میں ملکہ جگہ وہ اس کے لشکر پر شب خوں مار کر اس کے لشکر کو رعب اور کھٹک اور
ضروریات زندگی کے جتنی سامان سے محروم کر دیں گے بلکہ قتل عام کرتے ہوئے
لشکر کی تعداد کو بھی گھٹا کر رکھ دیں گے۔

اسی خدشات کے پیش نظر اورلیوس نے اپنے نمائندے ہدای قبائل کے مختلف
جگہ کی طرف روانہ کئے بدوی قبائل کے سرداروں اور سرکردہ لوگوں کو اورلیوس نے
انہیں اور تحائف پیش کئے اور ان سے وعدہ کیا کہ جب وہ اپنے لشکر کے ساتھ ملکہ
مرکزی شریا لیمہ کی طرف پیش قدمی کرے گا تو وہ اس کے لشکر پر حملہ آور نہ
کے اورلیوس کی طرف سے مستقل رقم لے کے بعد ان بدوی قبائل نے اورلیوس کے
وعدہ کیا کہ وہ اس کے لشکر سے ساتھ تصادم کا کھیل نہیں کھیں گے یہ راستہ
کے بعد اورلیوس نے ملکہ نضب کے مرکزی شریا لیمہ کی طرف پیش قدمی
کر دی تھی۔



دوسری طرف ملکہ نضب کے قاصد جب ایران کے شہنشاہ ہیرام اول کی خدمت میں

طالب کر کے کہنے لگی۔

تمہیں فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ مجھے تم دونوں کی دونوں کے
اورلیوس کے خلاف فتح مندی کی خبر مل گئی تھی۔ لہذا میں تم دونوں کو ایک توجہ کی
دینے آئی ہوں دوسرے میں تم سے یہ کہنے آئی ہوں کہ یہاں سے اپنا پڑاؤ اٹھا کر
ملکہ میرے پاسوں نے خریدی ہے کہ اس کے مطابق اورلیوس نے یہاں سے
دس میل شمال میں اپنے لشکر کے ساتھ پڑاؤ کر لیا ہے اور اس نے اٹلی سے مزید کچھ
کر لی ہے تاکہ وہ ہمارے ساتھ ایک نہ فتح ہونے والی جنگ کا تقاریر کر سکے۔ میں نے
مرکزی شریا لیمہ کے ارد گرد صحراؤں کے اندر لگتا ہے کہ اس کی صورت میں آہد ہادی تم
طرف اپنے قاصد بھجوا دیے ہیں کہ جوں ہی رومن شہنشاہ صحرا سے گزر کر ہمارے
شریما لیمہ کا رخ کرے تو وہ رات کی تاریکی میں اس کے لشکر پر حملہ اس طرح کرے گا
سے اور بھیما تک پہنچے شب ظہن ہارنا شروع کریں کہ اورلیوس کو مجھ پر اپنا پڑاؤ
پیش قدمی مدد کے واپس دیا جائے مجھے امید ہے کہ جب اورلیوس کو اٹلی سے ملکہ
جائے گی اور وہ ہمارے مرکزی شریما لیمہ کی طرف بڑھے گا تو وہ راستے میں لگتا ہے
جو صحرائی جنگ میں اپنا جواب نہیں دیتے وہ رومن لشکر پر حملہ آور ہو کر اس کی پیش
کو یقیناً مدد دیں گے اس طرح مجھے امید ہے کہ رومن شہنشاہ کو ہم پر قہر حاصل
کے بجائے کامیاب ہمارا لڑنا پڑے گا۔

دوسری طرف میں تم دونوں کو یہ دینا چاہتی ہوں کہ آج ہی ہیرام سے اس طرح
سے قبل میں نے اپنے قاصد ایران کی سامانی سلطنت کے شہنشاہ ہیرام اول کی طرف
کئے ہیں اسے میں نے پیغام بھجوا دیا ہے کہ وہ اس آج اگر ہم پر حملہ کرے تو
تمہیں بھی شکست ہو جائے گی لہذا ہمیں چاہئے کہ لی کر دوسروں کا مقابلہ کریں اور اس
صرف یہاں سے آگے بڑھیں بلکہ انہیں پیشانی متروکہ جات سے بھی محروم کر
دیں۔ مجھے امید ہے کہ ہیرام اس میرے اس پیغام کا کوئی مثبت جواب دے گا۔

تیسری بات میں تم سے یہ کہنے آئی ہوں کہ تم آج ہی اپنے لشکر کا پڑاؤ
الہاد او پانچویں کی طرف دوا۔ اور جاؤ میں تمہارے ساتھ جاؤں گی۔ میں نے یہ
صحرا کے اندر جگہ چھپے ہوئے اپنے چھوٹے چھوٹے شہروں کی حفاظت کرنے سے
ہیں اپنی پوری قوت اور طاقت کو اپنے مرکزی شریما لیمہ میں جمع کر لینا چاہئے۔
کے اندر آہد عرب بدوی قبائل رومنوں کی پیش قدمی مدد کر انہیں ٹھانگ جائے
دیں تو یہ ہماری خوش قسمتی ہوگی اور اگر رومن کسی نہ کسی طرح اپنے لشکر کو

اصل ہمارے جبر کی اور ذاتی بنا کے رکھ دیا ہے۔

حادث میرے حبیب۔ اس نیک انسان کے اور بول نہیں ہے اب جبکہ میری روح
میں نہیں ہے تو میری مرگ نے میری نظر نظر میں اداسیوں میں نظر میں
موت نے میری روح کو جسم سے الگ کر کے میرے حیات کی دنیا کو
میں سے الگ کر دیا ہے۔ مجھے میری موت نے ذلت و ہستی اور موت اور نیستی کے کفن میں زندہ
کئے رکھ دیا ہے۔

اس کے ساتھ ہی حلقہ نعل نے اپنے آپ کو مضلا۔ سب سے پہلے اس نے حادث
کی جبر و محنت کا بغاوت کیا اس کے بعد وہ دونوں کا مقابلہ کرنے کے لئے
شرعی ضابطہ سے کچھ اس طرح اٹھ بیٹھے اس کے عجب سے کڑی دھوپ کی
چھایاں پڑیں وہاں اس کی آواز کے چاروں کا پھیلاؤ۔ جیسے ستاروں کی گونج
میں کے طرف اور زندگی کے دھوپ چھاؤں کی طرف پہنچنے کو اس میں خواہشوں کی الجھن
وہ یہ طریقہ انہ کھڑا ہوتا ہے۔

اس کے عملی دروازے سے اپنے فکر کے ساتھ حلقہ دونوں کا مقابلہ کرنے کے لئے
گئی۔ بڑی جرات مند۔ بڑی دھڑکی بڑی شجاعت کا مظاہرہ کرتے ہوئے وہ موت و محبت
میں۔ غصہ کے سال۔ جانی کے جسم اور غرت کے دلخ کی طرح دونوں کے
میں آتی اپنے فکر کی سطحیں اس نے درست کیں پھر وہ دونوں پر موت کی بھڑکی
گئی۔ اویٹ و کرب کے زیر و بم اور بھیلوں کے ساتھ اس کی طرح حصہ آور ہوئی تھی۔

اس کے بعد اس کا یہ حال اس قدر زوردار اور جاندار تھا کہ تمام حلقہ حلقہ کے باطن کھول
میں سے اٹھ کر کھل کر دے گی۔ یہ کہ جبر کی خلق الگ کے دھڑکی سے
وہ اس کا طرہ و رخ اور قربتوں کی جھلکوں کو لا کر رکھ دے گی۔

اس طرح زوردار حملہ حلقہ نعل نے کیا تھا اسی زوردار انداز میں دونوں نے اپنا
ہاتھ اڑتے ہوئے جارحیت اختیار کی جس کے باعث میدان جنگ نظروں کے علاوہ۔ انہوں
میں۔ گوارہ ہواؤں کے سرد جھکوں میں۔ اچاڑ پھیل۔ دیراں جذبوں۔ روح اور
انہوں میں گرائے کھوں کے وحشتانہ رقص جیسی صورت اختیار کر گیا تھا۔

اس کے بعد حلقہ نعل اور دونوں کے درمیان ہولناک جنگ ہوئی رہی۔ دونوں
میں حلقہ نعل کے فکر کی تعداد نے ہونے کے برابر تھی پھر کوئی قابل جرح نہیں بھی
کے پاس نہ رہا تھا۔ جو اس جنگ میں اس کی مدد کرتا وہ بے چاری ایک ہی دوسروں کے
میں آئی رہی۔ آخر دونوں نے اسے زمین اطراف سے گھیر کر اس پر جان لیوا حملے شروع

سے دوسرے سرے کی طرف پھٹا لے جا رہا تھا۔ دوسروں نے تاک کر حادث میں
ایسی خیر اندازی کی جس کے نتیجے میں حادث میں حسان چھٹی ہو کر گیا اور اپنے
سے بچے کر کہ وہ دم توڑ گیا تھا۔

حادث میں حسان کے مرتے ہی اس کے چھوٹے نظریوں نے بڑی جھڑکی
واشغولی کا ثبوت دیا۔ حادث میں حسان کی لاش کو اٹھاتے ہوئے انہوں نے فکر
میدان جنگ پہنچ کر شہر کے اندر محصور ہو جانے کا حکم دے دیا تھا۔ یہ حکم سننے ہی
سارا حادث میں حسان کی لاش کو لے کر اور اپنے فکر کو سینے ہوئے شہر میں
گئے تھے۔ حادث میں حسان کی لاش کو شہر کے عملی دروازے کے قریب رکھ دیا گیا تھا
جس وقت فکر حسیات اللہ کر شہر میں داخل ہوا تھا اس وقت حلقہ نعل شہر
کے اوپر سارا منظر دیکھ رہی تھی۔ تاہم اسے یہ خبر نہ ہوئی تھی کہ اس کا شہر
حسان تہوں سے چھٹی ہو کر دم توڑ چکا ہے۔ وہ فیصل کے اوپر نظریوں کو تلف
اندہ حسیات کرنے میں مصروف تھی کہ اسے حادث میں حسان کے مرتے کی اطلاع
بے چاری کے پاؤں تلے سے شہر کی فیصل لکل کر رہ گئی تھی۔ اس نے سارے
اپنے چند چھوٹے سالادوں کو سوئے پھر وہ بھاگتی ہوئے فیصل سے اتر کر شہر
دروازے کی طرف بھاگی تھی۔

جب وہ حادث میں حسان کی لاش کے پاس آئی تو جنگ رہ گئی اس کے پاس
ہوٹیاں اڑنے لگی تھیں اور رنگ ہڈی ہو کر رہ گیا تھا۔ لاش کے پاس وہ بیٹھ گئی
وہ تک وہ عجیب سے انداز میں حادث میں حسان کے خون آوارہ چہرے کو دیکھتی رہی
پھٹ پڑی اور بدی طرح دھواڑیں مار کر رونے لگی تھی۔ تھوڑی دیر تک ایسی ہی
حلقہ نعل نے اپنے آپ کو سہارا۔ اپنی آنکھیں اس نے خشک ہیں۔ حادث میں
چہرے پر اس نے اپنا نرم اور گدازا ہوا پھیلا پھر وہ ایک عزم اور ایک جنگلی میں
تھی۔

"حادث میرے حبیب۔ میرے رفیق۔ تم میری تعانیوں میں امرت پرست
رات کے لئے حرمت کی جہان میری زیست کے لئے جیسے کی گلابی خوشبو
مراوی کی ساتوں میں میرے لئے خوشبو اور مسروں کا چچا اور خواہش اور قوتوں
دہروں میں تم میرے لئے امن کی بشارت۔ خوشحالی کی امید تھی۔

ان دونوں نے دھوکہ دیا اور فریب سے غم لینے ہوئے حسیات سکوت
کی دہل۔ تاریک کھوں کی کوکھ میں پاتل کے نیلے اندھیرے۔ الماک کھن میں



دہلی اور کیرش دونوں مملکتوں شرکی نوابی سرائے کے اپنے کمرے میں بیٹھے ہوئے
 دہلی کی گردن پر ایٹھا لے لیں۔ نواب کی حالت دیکھتے ہوئے کیرش بھی ہر
 بات سنی تھی۔ ایٹھا لیں دہلی کے بعد ہولی اور کسے گئی۔ دیکھ نواب میرے صیب۔
 اس جو اب ایک مافوق الفطرت حیثیت اختیار کر گیا ہے اس سے بچنے کا قدرت
 اور بہترین موقع فراہم کر رہی ہے۔

نواب۔ موازیل اس دلوں اپنے ساتھیوں کے ساتھ شمال پر فستائوں کے اندر اپنے
 یوں لعل محل میں مصروف ہے۔ شاید اپنے اس محل کو وہ تھوڑے ہی خلاف
 چاہے۔ لیکن ابھی تک کچھ واضح نہیں ہو سکا کہ وہ کیسے اور کس کام میں
 ہے۔ اس کی اور اس کے ساتھیوں کی غیر موجودگی میں ترکان آذان پر وارد ہو کر
 حاضر کر سکتے ہو۔ اس پر نواب نے چونکے ہوئے پرچا

نواب یہ تو کہہ کر آرتا اس وقت ہے کہاں اور کس حالت میں ہے اور مجھے اس پر
 اس طرح وارد ہونا چاہئے۔ اس پر ایٹھا بولی اور کہنے لگی۔ دیکھ بھیرہ غور یعنی
 جس کے جنوب مشرق کی طرف جاؤ۔ جنوب مشرق میں جہاں مازلان کا شہر پڑتا
 ہے وہاں آگے مائیں تو بحر خزر کے اندر دریائے گورگان اور دریائے اتریک گرتے
 دونوں دریاؤں کے بیچ دریا چھوڑتا ہے ایک کوستانی سلسلہ ہے جس کی چٹانیں کہیں
 سیاہ رنگ کی ہیں یہ چٹانیں انتہائی مضبوط ہیں جو دونوں دریاؤں کو آپس میں بند
 ہے۔ میں اسی کوستانی سلسلے کے اندر اس وقت کاہن آذان سے قیام کر رہا ہے۔
 اب ابھی اور اسی وقت میری رہنمائی میں بحیرہ خزر کی طرف کوچ کر تو میں سمجھتی
 ہوں آذان سے ہولی آسانی کے ساتھ چٹا جاسکتا ہے۔

نواب کی اس اطلاع پر نواب چونک کر اٹھ کھڑا ہوا پھر وہ کہنے لگا دیکھ ایٹھا میں اور
 میں اور اسی وقت آذان کا خاتمہ کرنے کے لئے تھوڑے سا کچ کوچ کرنے کو تیار
 دہلی کی یہ گھٹک من کر کیرش بھی ایک عزم کے ساتھ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی
 اور نواب کا ضروری سامان سمیٹ کر پہلے کے دو خیلوں میں لائے گئے تھے۔
 اپنی چادری کھل کر چکی تو پھر نواب اور کیرش دونوں ایٹھا کی رہنمائی میں اپنی
 اس حرکت میں لائے اور مملکت شرکی اس سرائے سے دو بھیرہ غور کے اس حصے
 کوچ کر گئے تھے۔ جہاں دریائے گورگان اور دریائے اتریک بحر خزر میں گرتے

کر دیئے تھے۔ جس کے باعث آہستہ آہستہ ملک منصب اور اس کے لشکر کی حالت
 احساس کی آگ میں گیلی لکڑی کے دھنک۔ غوی سے اجڑی صورت کو ڈھانچنے
 رسوائی کے پیلے لال۔ شدت فراق میں سب کی خواہشوں اور سوچی ہوئی تمناؤں میں
 احساس امیدوں کی ہوئے گی تھی۔

اس کے بعد آہستہ آہستہ ملک منصب کے لشکر میں حریت اور شکست کے آثار
 ہونے لگے تھے۔ یہ صورت حال دیکھتے ہوئے اس نے ملک منصب کے میدان جنگ
 بھاگ کر شہر میں داخل ہونے کے سارے راستے مسدود کر دیئے تھے۔ تاکہ ملک ہمایوں
 شہر میں داخل نہ ہو سکے۔ اس طرح شرکی خیلوں کے باہر لڑی جانے والی اس
 میں تھوڑی دیر بعد ملک منصب کی بدترین شکست ہوئی اور اسے زندہ گرفتار کر لیا گیا۔

رومن شہنشاہ اور یوس ایک غارتگی کی حیثیت سے پامنا شہر میں داخل ہوا۔ چنانچہ
 تک اس نے شہر میں قیام کیا۔ یہاں قلم و حیلہ کے لئے اس نے اپنے قوی مقرر
 اپنے لشکر کے ساتھ دلی کی طرف روانہ ہو گیا۔ وہاں وقت وہ ملک منصب کو بھی
 ساتھ لے گیا تھا۔

اور یوس نے روم پہنچ کر ملک منصب کے خلاف اپنی شاندار فتح کا ایک بہترین
 منایا۔ اس جشن میں ملک منصب کو سونے کی بھاری پناہ روم شہر کے اندر رکھ دیا
 گیا۔ ملک کو دیکھتے ہوئے رومن شہریوں نے ملک کے غرور سے لگائے اور اسے
 شکست اور اس کے خلاف اپنے شہنشاہ اور یوس کی فتح کے بیٹھے دیکھے۔ اس حق
 ملک منصب کو زندان میں ڈال دیا گیا اور اس سے چاروں طرف اپنی زندگی سے باقی اس
 کی قیدی میں کات کر رکھ دیئے تھے۔

پانچواں ملک منصب کو اپنے ساتھ مطلوب کرنے کے بعد رومن شہنشاہ اور یوس
 خلاف سکندریہ میں ایک بے شکوت اٹھ کھڑی ہوئی۔ سمرائے پانچواں میں ملک منصب کو
 کرنے کے بعد رومن شہنشاہ اور اس کے لشکروں کے حصے بہت بلند تھے۔ قذا اور
 ایک جہاد لشکر لے کر سکندریہ کی طرف بڑھا اور دونوں کے اندر اس نے اس بے شکوت
 قذا کر کے رکھ دیا۔

اسی دوران شمال میں دریائے ڈینیوب کے اطراف میں وحشی گل قبائل نے
 رومنوں کے خلاف بے شکوت کی لیکن اور یوس کی خوش قسمتی کہ اور یوس نے اس بے شکوت
 بھی لڑ کر دیا۔ اس طرح اور یوس اپنی مملکت کے چاروں اطراف میں شور و شغب بے شکوت
 کرنے میں کامیاب ہو گیا اور اس کے دور میں ایک طرح سے امن بحال ہو کر رہ گیا تھا۔

یوں۔
یونان اور کیرش دونوں جب دہانے اڑک اور دہانے گورگن کے درمیان
سرخ رنگ کی چٹانوں کے کوستانی سلسلے میں داخل ہوتے تو ایک سمت پڑی چٹان
ایک لے یونان اور کیرش دونوں کو رک جانے کے لئے کہا۔ دونوں ایک کے
گئے پھر ایک لے اسی چٹان کے ایک طرف ہو کر سامنے دیکھنے کو کہا جب انہوں
تو دنگ رہ گئے۔ ان کے سامنے تھوڑی سی فصل پر کھن ازان ایک چٹان کی
اکیلا بیٹا ہوا تھا۔ یہ صورت حال دیکھتے ہوئے یونان نے کیرش کو پاند سے پکڑ کر
رنگ کی چٹان کی اوٹ میں بٹھا دیا تھا جس کے پیچھے وہ کیرشوں نے آزان کو
قبضہ ہی پڑی ہوئی سلیڈ سی مل کا ایک ایسا قہ یونان نے اسے اٹھا اور پڑی
ساتھ اس نے سرخ رنگ کی اس چٹان کی تصویریں بنالی تھیں۔ ایک کابن آزان
دوسری اس اڑوہا کی جس کا روپ آسان دھار کرتا تھا جب وہ دونوں تصویریں
گئیں تو تصویروں اور چٹان پر یونان نے اپنا اصل کیا اس کے بعد اس نے اپنا
وہ پھر اس نے کیرش کو تھماتے ہوئے نئی اڑوہا میں اور سرگوشی میں کہا
دیکھ کیرش سرخ رنگ کی اس چٹان پر ہی نے ایک تصویر آزان کی اور
اڑوہا کی بنائی ہیں جس کا وہ روپ دھارنا ہے۔ یہ جو پھر میں نے تھم
میں نے اپنا اصل کر دیا ہے تو اسی چٹان کی اوٹ میں بھی رہنے کی جگہ میں اکیلا
طرف جاؤں گا۔ اس موقع پر کیرش نے پکڑ کر لیا جس یونان نے اپنے ہاتھوں
دیکھے ہوئے اسے حاشا رہنے کا اشارہ کیا پھر وہ دہانہ پڑی وادادی میں کیرش
رہا تھا۔

دیکھ کیرش جب آزان اڑوہا کا روپ دھار کر مجھ پر حملہ آور ہوئے تو کیرش
تو اڑوہا کے عین سرواٹے مقام پر خوب لڑ سے میرا پھر چھوڑ دیا پھر دیکھا اس
ہوتا ہے۔ آزان فوراً اڑوہا سے اپنے اصلی روپ میں آجائے گا۔ اور اگر آزان
اصلی روپ میں اپنا کوئی اصل اپنی کوئی سری تو ہی استعمال کرتے ہوئے میرے خلاف
میں آتا ہے تب تم آزان کی نئی ہوئی تصویر پر عین دل کے مقام پر اپنا پھر
دیکھا اس کا کیا خوب رد عمل ہوتا ہے۔ اس طرح میں پڑی آسانی سے آزان کو اپنے
مطلوب کرنے میں کامیاب ہو جاؤں گا۔

یونان کی اس مشکل سے کیرش کے چہرے پر خوش کن مسکراہٹ نمودار ہوئی
وہ زہد چھن جسم میں یونان کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگی۔ دیکھ یونان میرے

میں قسم کی فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ جس طرح چاہتے ہیں میں ایسے
کے لئے مجھے امید ہے کہ یہ طریقہ استعمال کرتے ہوئے آزان کو ہم یہاں سے بھاگنے
کے اور ضرور اس کا قلع قمع کر کے رکھیں گے۔ چوں ہی آپ آزان کی طرف
میں پھر سنبھل کر کھڑی ہو جاؤں گی آپ پر نگاہ بھی رکھوں گی اور حالات کے
مکو بھی استعمال کرگی رہوں گی۔ کیرش کے اس جواب سے یونان خوش ہو گیا تھا
۔ اس کے کھن کے قریب لے گیا دہانہ وادادی میں کیسے لگا۔

یونان اب تو اپنا پھر سنبھل کر کھڑی ہو جا۔ میں آزان کی طرف جاتا ہوں پھر
دہانے گورگن اور دہانے اڑک کے درمیان اس کو سانی سلسلے میں آزان کا
یونان ہے۔ یونان کے کہنے پر کیرش پھر سنبھل کر کھڑی ہو گئی تھی جبکہ یونان اس
کے کی چٹان کی اوٹ سے نکل کر آزان کی طرف بڑھا تھا۔

یونان کے قریب جا کر یونان اپنے منہ پر ہاتھ رکھتے ہوئے کھانا اس طرح وہ آزان
رنگ کا پتہ دیتا پھرتا تھا لیکن اس کے کھانے کے بلکہ جب آزان اس کی طرف
ہو تو یونان کے چہرے پر حیرت اور پریشانی کے آثار نمودار ہوئے۔ وہ آگے بڑھتا
اسی ہر آزان کی کشت اور کھلتی ہوئی اوار صاحت سے گرائی۔ آزان کہہ رہا

نکلی کے لہجہ سے۔ یہ مت جان کہ میں سرخ اور سیاہ چٹانوں کے اس کوستانی
میں بند ہوئے ایک فرگوش کی طرح بے خبر چڑھا ہوں۔ میں ساری اور
جی کیرش کی آمد سے پھر ہوں۔ میں جانتا ہوں تو کیرش کو اپنے پیچھے سرخ چٹان
نہ نکلا کر آیا ہے اور خود میری طرف آیا ہے تاکہ مجھے اپنے سامنے زیر اور
پسے رکھ کر کشت کرے۔

یونان نے کہنے کے بعد آزان تھوڑی دیر کے لئے رکا پھر وہ اپنا سلسلہ کام جاری
کرتا رہا تھا۔

یونان کے لہجہ سے تم کہیں میرے پیچھے چڑے ہو۔ کس بات کا مجھ سے انتقام لینا
میں رکھو تم نہ مجھ پر غلبہ حاصل کر سکتے ہو نہ اپنے سامنے مجھے زیر کر سکتے ہو۔
میں سایوں کے سڑکے پیچھے لگ گئے ہو۔ ایسا کر دے تو اپنا اچھا چہرہ سیاہ گہری
مالی۔ یوں کی قہر قہرمت کو وصل و جبر کے پرانے قصے اور والہ رخ چہرے پر
آثار نمایاں کر لو گے جاؤ یہاں سے پٹے جاؤ۔ تم اپنے حال میں مست رہو
یہاں میں زندگی بسر کرتے ہو۔ میں تم سے کوئی سروکار نہیں رکھتا تم مجھ سے کوئی

مہر کوئی تعلق رکھنے کی کوشش مت کرو۔ جاؤ چلے جاؤ۔

یونان جب وہاں سے نہ ہٹا اور جم کر دیں کھڑا ہوا تو آذان اپنی جگہ پر بیٹھ کر یونان کی طرف دیکھے بغیر کسے لگے۔ دیکھ نکل کے نکلتے۔ تم کیوں اپنی حالت گزرتی رات۔ قطبہ قطبہ آواز گراتی شب میں مدحوں کی جھلک۔ لوگوں کے وحش جوش میں اپنے جسم کو سدا قد خانے میں بدلنا چاہے ہو۔ اگر تم ایسا کرنے کی جگہ تو سن رکھو تم سوئے دشت۔ چاس کے صرا میں رقص کرتے شر پت ہمارے شکار ہو جاؤ گے۔ سر نہ شہر میں جلتی صرور کے انگاروں کا گہ ہوتی امیدیں میں جاؤ گے۔ جاؤ چلے جاؤ۔ اپنے کام سے غرض رکھو۔ میں کیا کرنا ہوں۔ حرازیں نہیں اس سے کیا غرض تم کوئی اس نکلنے پر ہونے والے سارے کاموں کے دہرے چلیکے ہو۔ اس پر یونان اپنی تھک ہمارا اور چھٹی تانتے ہونے کئے لگے۔

دیکھ بدی کے گناشت۔ یہ مت گمان کرو کہ تمہاری اس دھمکی۔ تمہاری اس کرشت گنگو سے میں تمہیں تمہارے حال پر چھوڑ کر یہاں سے چلے جائے گا ہرگز نہیں۔ میں تو اس کو مستحکم سطلے میں تمہارے شور اور ہشور میں شعلے دھواں ہی دھواں۔ اور میں گمان حاصل کر کے دکھا دوں گا۔ کچھ آذان اس سطلے میں میں تمہاری خواہشوں کی گہری پرچائیوں میں حواس کے دھارے آگ سے تمہارے دھماکوں کی یادوں میں خمیر اسالی کی نہیں بھر کے دکھا دوں گا۔ آذان ایک ٹیک دل کاٹن تھا پر اب تو ہی نوع انسان کے لئے سوت کا ڈھ۔ زہر کا پالو۔ اندر ان کا پھول اور دود کی دھواں ہے جسے میں ہر حال میں آرا کے رہوں گا۔ ساتھ یونان نے ایک پھلکے کے ساتھ اپنی کھوار نکال تھی۔

یہ صورت حال دیکھتے ہوئے آذان بجلی کے زوال کرنے والے کسی کومہ کے ساتھ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا لگاؤں بھر کے اس نے یونان کی طرف دیکھ کر لے انداز لگایا اس کی آنکھیں پڑی تیزی کے ساتھ سرخ ہونا شروع ہو گئیں جسے آہستہ ان کے اندر فیلے لپک کر یونان کا رخ کرنے لگے تھے یہ صورت حال دیکھتے ہوئے اپنی کھوار پر اپنا کوئی سری عمل کیا پھر کھوار کو اس نے اپنے چادروں طرف گھما کر اپنے چہرے کے سامنے کر لیا تھا۔

اتنی دیر تک آذان کی آنکھیں پوری طرح سرخ ہو گئیں جس پر ان کے بے امن جسم کے شعلے پڑی تیزی کے ساتھ یونان کی طرف لپکے تھے لیکن وہ شعلے ان کی آنکھوں سے مافوق الفطرت انداز سے نکلے تھے وہ یونان کی کھوار کے قریب آ

ڈونے لگے تھے۔ یہ صورت حال دیکھتے ہوئے آذان کے چہرے اور آنکھوں میں کسی دن کے آثار نمودار ہوئے تھے میں اس کو پنہان کے پیچھے چھپی ہوئی کیرش نے ہی ہوئی صورت کے دل کے مقام پر بغیر خوب قوت سے دایا تھا بغیر دایا تھا کہ عیب کی لذیت سے آذان تڑپ کر دہرا سا ہو گیا اور وہ گھٹنوں کے بل زمین پر گر پڑا تھا۔ یہ وہ اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لایا اور ایک بہت بڑا اڑو حاکم کر کے سامنے نکل کھڑا ہوا تھا۔

اسی وقت کیرش نے اپنا بغیر ہٹا کر اڑو سے کے میں چل کے اندر پوری قوت لے لیا تھا ایسا ہوا تھا کہ آذان جو اڑو حاکم صورت اختیار کر گیا تھا لڑا رہا پھر اچانک پناہ پناہیت بدن اور دوبارہ وہ آذان کی شکل و صورت میں نمودار ہوا۔ اس کا ایسا یونان نے اپنی کھوار خدا میں بلند کی اور پڑی جلیقہ کی سے اپنی کھوار آذان لڑتی تھی۔ یونان کی قمر اور چمک برساتی ہوئی کھوار ایک ہی پھلکے کے ساتھ لڑتی تھی۔ کاتی ہوئی لکل لکل تھی۔ خدا میں تھوڑی دیر کے لئے کھانک چھین بلند ہو کر خور کے اس کو مہانی سسٹوں میں چادروں طرف وہاں خورشید ملاری ہو کر نکلتی۔

یونان کا حاکم ہوا تھا کہ کیرش چھل کی لوت سے نکل اور اپنے ہاتھوں میں وہ بغیر یونان کی طرف صحتی آتے ہی وہ پڑی طرح یونان سے پٹ گئی پھر اس نے یونان کی پیشانی پر اپنے پھر وہ چاہتوں اور تمہیوں میں ڈوب ہوئی اپنی کھوار لگا۔

اس کے ناکھ سے تو نے اپنی نکل کے بل بوتے پر اس بدی کے گناشتے آذان کا حاکم کیا ہے۔ دیکھ ہم اپنے اس دشمن کا خاتمہ کر چکے ہیں جس کے پیچھے ہم سے تک و دو کر رہے تھے۔ یہاں تک کہتے کہتے کیرش خاموش ہو گئی اس نے یونان کی گردن پر ایسا لے لیا کہ پھر ایسا کی چٹکی اور خوشیوں سے یونان کی سماعت سے گر گئی۔

یہ سب صیب۔ تم نے وہ محرک سر انجام دیا ہے جس کا میں ایک عرصے سے منتظر تھا۔ اب جبکہ تم نے آذان کا خاتمہ کر دیا ہے تو میرا خیال ہے کہ تم اور میں قطعاً کی سرائے میں جا کر قیام کرو۔ آگہ قدم کیا اٹھتا ہے یہ میں اس سے رابطہ کر کے بتاؤں گی۔ یونان نے ایسا کی اس تجویز سے اتفاق کیا کہ وہی دلوں اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لائے اور بحیرہ خور کے ان ساحلی

یہ ہونا تھا کہ اس کے ایک افسر نے سازش کر کے اسے قتل کر دیا۔ اس طرح
نے حکومت ایران کی مدد کی دونوں اور یوں ایک کمزور ایرانی بادشاہ کی موجودگی میں
ان کے علاقوں کو فتح کر کے اپنی مملکت میں شامل کر لیتا۔ دوسری طرف آلائی قبائل
دوسرے شہنشاہ اور یوں کی ہلاکت کی خبر ملی تو وہ بھی ایران پر حملہ آور ہونے کے
اپنے لشکروں کو واپس لوٹ گئے تھے۔



ایک اور کیرش ایک روز قطاکہ شہر سے باہر کوستانی صوبے کے اندر ایک کوستانی
شہر سے شام سے قزوئی ویر پہلے چل کر رہے تھے کہ اچانک ایسا
پر حملہ ہوا۔ پھر قمرمدی آواز میں ایسا ہوا کہ وہ مخاطب کر کے کہنے لگی۔
تم اور کیرش دونوں اپنا دفاع کرنے کے لئے تیار ہو جاؤ کیرش نے جو
جہاز تھی یہ انکشاف ہوئی قمرمدی سے سنا۔ اس کا پتہ پٹا ہو گیا تھا۔ تاہم
بہترے پر کسی قسم کے تاثرات نہیں تھے۔ یہ لکھ رہے ہو۔ یہ میں اس نے
مخاطب کرتے ہوئے پچھا۔

اور یہ تمہارا اشارہ کس کی طرف ہے ہمیں کس سے متعلقے میں اپنا دفاع کرنا
پڑے گا۔ یہی اور کہے لگی۔

اس میں پہلے بھی جیسے سمجھا کر چلی ہوں کہ عزرائیل کسی بہت بڑے منصوبے
کا قتل اس کا افسانہ اب مجھ پر ہوا ہے۔ اس وقت وہ تم پر حملہ آور ہونے
کا حکم کر چکا ہے۔

یہ سب ساری سارا کابیب تم نے جان کیا تو یہی حند کی قوتوں کو عزرائیل نے
تست کر دیا تھا۔ عزرائیل نے جب عارب کا حاکم کیا تو یہی حند کی قوتوں کو
ایک طرح سے اسیر بنا کر رکھا ہوا تھا۔ اب اس نے یہی حند کی قوتوں سے
بڑا کام لیا ہے ان سب قوتوں کو جمع کر کے اس نے اپنی ذات میں ڈھالا ہے۔
یہ وہ روپ میں تمہارے سامنے آکر تمہارا مقابلہ کر سکتا ہے۔ ایک اس کا نام
ہے کہ اب تک وہ تمہارے سامنے آتا رہا ہے دوسرا اس کا روپ وہ ہو گا جس
نے یہی حند کی ساری قوتوں اور طاقتوں کو یکجا کر دیا ہے۔ عزرائیل کا یہ روپ
ایک انتہائی مشکل اور خطرناک ہے۔

یہ حند پر اپنا کوئی عجیب سامع کر کے عزرائیل نے انہیں اس طرح بتا دیا ہے کہ جب

کوستانوں سے وہ قطاکہ کی اسی سرانے کی طرف کوچ کو گئے تھے۔ جہاں سے یہ
لکھ خور کی طرف آئے تھے۔



اپنے اندرونی حقدار کو قلع کرنے کے ساتھ ساتھ ایشیا میں ملک نصیب کی
تولنے کے بعد رومن شہنشاہ اور یوں اب ایرانی سلطنت پر حملہ آور ہونے
سب دیکھا کرنے لگا تھا۔ اس وقت ایران کا بادشاہ ہرام اول ایک کمزور حکمران
تھا۔ چونکہ رومن شہنشاہ اور یوں کے مقابلے میں ملک نصیب کی مدد کے لئے چند
کے تھے لہذا رومن شہنشاہ ابن دستوں کے بھیجے کی وجہ سے ایران سے انعام لینا
ہرام اول کو بھی خبر ہو گئی تھی کہ رومن شہنشاہ اور یوں اس سے ناراض ہے اور
غلاف جنگی عیسویوں کر رہا ہے لہذا اور یوں کی ناراضگی دور کرنے کے لئے ہرام
بہت تحائف دیکر اپنے سفیر رومن شہنشاہ کی طرف روانہ کیے۔

ان تحائف میں ارغوان رنگ کے کچے بھی تھے جو لیلاد وضع در رنگ
تھے کہ رومنوں کا شایع یہ ان کے سامنے بے حیثیت قرار دے کر ہرام کے
شرط ملاقات تھا۔ ان کے تھے تحائف بھی تمہیں کر لئے لیکن دل اس کا
دستور ایران پر فوج کشی کرنے کی تاریاں کر رہا۔

آخر جب اس نے اپنی جنگی تاریاں مکمل کر لیں تو اپنے لشکر کے ساتھ اس
کی طرف کوچ کیا۔ ساتھ ہی ساتھ اس نے شمال کے وحشی آلائی قبائل کی طرف
گھبراہٹ کیے اور انہیں پیغام بھجوایا کہ رومن شہنشاہ ایران پر حملہ آور ہو
کوچ کر چکا ہے لہذا وہ بھی کوستان قضا کو حیدر کر کے ایران پر حملہ آور ہوں
شہنشاہ نے آلائی قبائل کو یہ بھی یقین دلایا کہ اس سے میں اس میں بے شمار
حاصل ہو گا۔ وحشی آلائی قبائل رومن شہنشاہ کی اس ترغیب میں آگئے لہذا
یہاں لشکر تیار کر کے کوستان قضا کو حیدر کر کے ایران پر حملہ آور ہونے کے
تقریر کرنے لگے تھے۔

ایران کے ہرام اول جیسے کمزور بادشاہ کو وہ طرف مشکلات کا سامنا تھا۔
سے رومن جرنیل بہت بڑا لشکر لے کر اس کی طرف بڑھ رہا تھا۔ دوسری طرف
آلائی قبائل بڑی خونخواری سے ایران کا رخ کر رہے تھے۔
لہذا ایران اور اس کے بادشاہ ہرام اول کی خوش قسمتی کہ رومن شہنشاہ

ہا ہے۔ ان کو مستفی حسوں کے اندر میں تھ سے رست کی پاس جیسا انتقام ہوں
 سرحدوں پر آتش فوس سفاکی اور جبر و ظلم سے بھرور جذبے بکھریں گے۔ تنگی
 اس کو مستفی سبیلے میں میں فوسے میں ہے حیدر آباد میں کی نفروں اور پرانے
 سردار ہونے والے سفاکی اور بدگھنٹی کی طرح ہمارے سامنے آؤں گا اور
 میں میں ذیہ اور مطلوب کرنے کی کوشش کروں گا۔

ہر مارشل کی دھمکی آمیز گفتگو جی خاصوئی بڑے صبر کے ساتھ سنا رہا۔ جب
 مارشل ہوا تب یونان ہوا اور اسے طالب کر کے کہنے لگا۔

اس سے گناہتہ میں اپنے کل کے روشن مکان کی خاطر میں پورے وجدان اور
 وہ تیرے مقابلہ کروں گا۔ ان ان دیکھی حد اؤں کے متانوں میں اپنے جسم کی
 صاف کر میں میرے سامنے لاؤں گا۔ دیکھ مارشل اب تک تیرے ہر مقابلے
 اے مارشل۔ اپنا کھنکول ہے لڑائی۔ اپنے اند کے سامنے ہی دراز کرتا رہا ہوں
 اور اسلحہ۔ سے دھماکوں کا دھواں ہے۔ یہی ہے جو فخر کے غبار پر عزم کی
 جس حیادت پر گفتگوں کے نور کی یہ سات ڈال کرتا ہے۔

ماتے کہنے یونان اور رک ہانا پڑا اس لئے کہ اس پر خود آور ہانے کے لئے
 تیرے جیسا تھا۔ یہ صورت مل آئی تھیں ہوئے یونان لے لپ سے ادا میں اپنے
 ہر سڑی کیرش کی طرف دیکھا شاید یہ ان دونوں کا آپس میں کوئی مخصوص اشارہ
 ان عازیل ان دونوں کے قریب آؤں ان دونوں نے اپنی حسلی طاقت میں دس
 ہاتھ پھر دونوں ایک ساتھ آگے بڑھے اور ایک ساتھ ہی انہوں نے عازیل
 داس میں کام میں لیں۔ یونان نے اپنی ضرب عازیل کے ہیٹ میں جب کہ
 کی طرف مٹی تھی اور اپنی ضرب عازیل کی پشت پر لگائی تھی۔ پس وہ دونوں
 حالات انہوں سے پوری قوت سے نہیں لگائیں تھیں بلکہ اس کے باوجود
 ہا کوئی خاص اثر نہ ہوا تھا۔ درد کی شدت اور طبع سے تھوڑی دیر کے
 سے سر سے سساریں ضرور ٹھکی تھیں بلکہ اس نے فوراً اپنے آپ کو
 ہانے اس نے دائیں ہاتھ کی ایسی بھرور ضرب یونان کی گروں پر ماری کہ یونان
 ان کھاتا ہوا درد جاگرا تھا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے دائیں ہاتھ کی ایک دھکی
 تھی پھر لگائی اور کیرش یونان سے بھی زیادہ ہوا میں مل کھاتی ہوئی یونان سے
 تھی۔ پھر عازیل نے ان دونوں کو ٹھیکنے کا موقع نہیں دیا۔ لگاتار مشین
 ہانے اپنے دائیں ہاتھ کی ضرب یونان اور کیرش پر لگائیں اور انہیں

چاہے وہ انہیں اپنی ہی تشکیل میں اچال کر ہمارے سامنے ایک بھرور قوت سے
 سکتا ہے اور جب چاہے وہ انہیں دیوانہ بنی دھند کی قوتوں میں تبدیل کر کے ہمارے
 کیلے تیار کر سکتا ہے۔ دیکھ یونان۔ عازیل تھوڑی دیر تک اپنی ہی دھند کی ایسی
 کے ساتھ ہمارے سامنے گئے گا اور اپنی قوت کو ہمارے اوپر اڑانے کی کوشش
 یہاں تک کہتے کہتے یونان کو یوں لگا جیسا ایسا چونک سی پڑی ہو۔ وہ یوں
 میں کہنے لگی دیکھ یونان تم کیرش کو لے کر سنبھل جاؤ۔ عازیل تھوڑی دیر تک
 پر وارد ہونے والا ہے۔ دیکھ یونان میں میںیں رہوں گی۔ لیکن میری بے بسی
 لاچارگی یہ ہے کہ جس طرح میں پانچو کے مقابلے میں ہمدانی کوئی مدد میں
 طرح عازیل کی اس ہی تشکیل کے سامنے بھی میں ہمدانی کوئی مدد میں کر سکے
 لئے کہ اس ہی تشکیل میں میں ایک کے بجائے کئی دو میں کچھ ہو گئی ہیں۔ اور
 سے آگے بھی پھر ساتھ ہی تھی۔ وہاں تک میں دینی ہوئی طبع ہو گئی تھی۔

ایسا فائدہ ہوتا تھا کہ اس دھندلی سبیلے میں یونان اور کیرش کے سامنے
 نمودار ہوا۔ اس سے دور مغرب میں سورج خوب ہوتا تھا اور تاریکیاں گہم
 شے کو اپنے دامن میں سینے لگیں تھیں۔ یونان اور کیرش۔ سامنے۔ اور عازیل
 دیر تک جسے نور سے ان دونوں کو یکساں نہ بھرور وقت کی اس طبعی بات
 طرح حرکت میں آئے۔ عازیل آگ کے صوب میں بے انت بھدوں کے ساتھ
 یونان کو طالب کر کے کہنے لگا۔

دیکھ عازیل کے سامنے شاید تو نے یہ مجھ یا تھا کہ میں جی کے متانے
 سے تھ سے اور اور مطالب ہونے کے بعد بھی تیرے سامنے نہیں آسکا۔ اس کا
 نہیں ہے۔ میں تو ہر طرح سے ہر رست ہر رست سے تجھے اپنے سامنے رہا کرتے
 کروں گا۔ اس کے ساتھ ہی عازیل نے اپنا کوئی عمل کیا اور پھر یونان اور کیرش
 دیکھتے ہوئے ایک اور ہاتھ اس رو گئے تھے اس عمل کے باعث عازیل نے اپنی رست
 حالت ڈانکل بدل کر رکھ لی تھی۔ لگتا تھا اس عمل سے اس کے لو کے دشت میں
 مساموں میں بھدیاں کود گئی ہوں۔ یونان اور کیرش دونوں سمجھ گئے کہ عازیل
 اصل روپ کو چھوڑ کر وہ دوسرا روپ اختیار کیا ہے جو اس نے نیلی احمد کی جان
 قوتوں کو کچھ کر کے حاصل کیا ہے۔ اپنا دوسرا روپ اختیار کرنے کے بعد عازیل
 یونان کو طالب کر کے کہنے لگا۔

دیکھ عازیل کے سامنے۔ ماضی میں کئی بار تو میرے ساتھ ریادیوں کر چکا ہے۔

انی میں کھیلتا تھا۔ یہ وحشی سکائی قبائل سیستان اور افغانستان میں کچھ عرصہ پہلے
 سے۔ ان کی عداوت اور سرکشی کا سبب ہوئے بہرام دوم نے مراد داران کے
 وحشی کی اور اپنے ورہے ملے کر کے انہیں اطاعت پر مجبور کر دیا تھا۔

ان قبائل کی مہم سے فراغت پانے کے بعد بہرام دوم نے اپنے اپنے ہاتھ کے ان
 کو جمع کرنا چاہا جو کسی دور میں ایرانی مقبوضہ جات رو پچھے تھے لیکن لب دوسوں کے
 تھے۔ دوسری طرف رومنوں کے شیشہ اولیوس کے قتل ہونے کے بعد رومنوں
 نے انہیں پروسوں کو اپنا شیشہ بنا لیا تھا۔ پروسوں کو بھی بہرام دوم کے سامنے
 آئے۔ ان کے جاسوس بہر چارہ تھے۔ اسے جب خبر ملی کہ سکائی مہم کی
 بعد بہرام دوم ایشیا میں دوسوں کے خوفزدہ تھے اور ہوتا چلتا ہے تو وہ
 حاکم میں آیا اور ایک بہت بڑا لشکر لے کر ان کی مدد میں داخل ہو۔

لشکر کے ساتھ رومن شیشہ پروسوں نے ایک سربرد شہاب کو مستی میں
 دیا۔ اس نے اب کو مستی میں لے کر وادیوں میں بھاگتے ہوئے بارگ اور
 دیہاتوں طرف اشارہ کرتے ہوئے اپنا ہاتھ بلند کر کے کرتے گا۔

میں حاصل ہوئی تو اس حادثے کی روایت میں ہماری ہوگی۔

یہ وجہ یہ کہ اس کے دوسوں کے ملاتے پہلے اور ہونے سے پہلے
 دوسوں ایران پر حملہ کر کے لے لے ایک لشکر لے کر روم چلا گیا ہے
 میں اس کے لے اور ملاتے کو ماننے کے لئے اپنے سیر دوس شیشہ کی

یہ دوس شیشہ کے پاس پہنچے تو ان کا خیال تھا کہ رومن شیشہ کا دربار
 میں گیا اور شاہ امراء کے ساتھ بڑے جاہ و جلال سے بیٹھا ہو گا لیکن ان کے
 راجہ اشرافہ تھی کہ جب انہیں ایک بوڑھے شخص کے روبرو لایا گیا تو ایک چٹاں
 انہیں اور سبوں کا ماتحت کر دیا تھا۔ صرف اس کے بچے سے پتہ چلتا تھا کہ وہ
 بادشاہ ہے۔

یہ دوس شیشہ کی خدمت میں حاضر ہونے کو منہمک کا تیار کرتے ہوئے
 انہیں ہر طرف دکھا اور ایک ہر حال کے بغیر نہیں اصل موصوعہ پر لے آیا۔
 یہ دوس دوس کے سے انداز میں اپنے سر سے ٹوپی اتاری تو اس نے
 اس کے سر کو اٹھانے کے لئے اڑھ دھکی تھی پھر طیف انداز میں وہ ایرانی
 راجہ کرتے ہوئے کہنے لگا اگر ایران کے بادشاہ سے میری قربانکاری و میرے

پوری طرح اپنے سامنے بڑھال اور مطلوب کر کے رکھ دیا تھا۔

اچانک پوتال اپنی جگہ پر کھڑا ہوا بھاگ کر وہ کیرش کے قریب آیا اس کی
 عزاہل ان سے ذرا فاصلے پر کھڑا تھا۔ پوتال نے کیرش کے کان میں خاموشی سے
 اور کہنے لگا دیکھ کیرش۔ جہاں تک میرا اندازہ ہے ہم دونوں اس وقت اس قابل
 عزاہل کی اس نئی طاقت اور قوت کا سامنا کر سکیں۔ اگر اپنی جانیں بچانے کے
 لئے سامنے سے بھاگ چلیں۔ کیرش نے پوری طرح پوتال کی تجویز سے اتفاق
 دونوں اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لائے اور پھر وہاں سے غائب ہو گئے تھے۔ اس
 طرح بھاگنے سے عزاہل کے چہرے پر کمری مسکرائیں کھرگئی تھیں اس نے اپنی
 بھرپور اور بھیاک قسم لگا کر یہ کہنے لگا دیکھ بھئی کے لہجہ سے آج تمہارے ہاتھ
 مزہ آگیا۔ یہ پہلا موقع ہے کہ تو میرے سامنے سے دم ہٹا کر بھاگنے والی لڑائی لے
 ہے۔ اس کے ساتھ ہی عزاہل بھی اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لانا ہوا۔ دیکھ
 کو مستی میں سے چلا گیا تھا۔



ایران کے بادشاہ بہرام اول کے موت ہوئے پر اس کا بیٹا بہرام دوم سامنے
 مالک بنا۔ یہ ایک ظالم اور استبدادی بادشاہ تھا۔ اس نے شہر شہر میں ظلم و
 و راد کر کے اپنی حکومت کو مستحکم بنانا چاہا لیکن اس کی رعایا اس کی ظالمانہ و راد
 ہی بیزار ہو گئی۔ چنانچہ اس بہرام دوم کے بڑے بڑے امراء۔ خاص صلاح
 کے بعد یہ پہلے کیا کہ بہرام دوم کے ظلم و ستم سے بچنے کا واحد طریقہ یہ ہے کہ
 و تاج سے صبر کر دیا جائے۔

امراء بہرام دوم کو ابھی تخت سے محروم کرنے کے متعلق صلاح و مشورہ
 تھے کہ ایران کی مذہبی کونسل کا سب سے بڑا معبد حرکت میں آیا اس نے اپنے
 استعمال کر کے ایران کے امراء کو ان کے اوروے سے نہ صرف باز رکھا بلکہ اس
 کو بھی تھیں کی کہ رعایا کہ تالیف قلوب کرے چنانچہ معبد کی بات سامنے ہوئے
 نے اپنے طریقہ کار میں خاصی تبدیلی کی۔ ظلم و جبر اس نے بند کر دیا اور رعایا
 اپنے سبک میں اس نے خوشگوار تہذیب پیدا کر لی تھی۔

بہرام دوم تخت نشین ہوا ہی تھا کہ اس کے لئے ایک مصیبت اور دشواری
 ہوئی۔ اور وہ یہ کہ وحشی سکائی قبائل نے سیستان میں سر اٹھایا اور ہر طرف چابی

ماننے سے اطاعت ظم نہ کیا تو اس کے مرو بہنے سے اسی طرح محروم کر
جس طرح میرا سر پاؤں سے محروم ہے

اس تیسرے کے بعد جب ایرانی بادشاہ دوم نے پردوس کو کوئی خاطر نہ
نہ دیا تو پردوس نے ایران کے خلاف جنگ اٹھا کر دیا پہلے اس نے بین النہرین
علائے کا رخ کیا اور دور تک اپنی فتوحات کا سلسلہ پھیلاتا چلا گیا تھا اس کے
استعمان شمر کی طرف بڑھا اور شمر کا مامور کر۔ پردوس کے حاصرے کے بعد اس
فتح کرنے سے دوسن شمشاد پردوس کے حوالے پے ہوئے کہ اس نے ایرانی حکمران
اندھ گھستے ہوئے اپنی فتوحات کا سلسلہ پھیلاتا افرام کر دیا۔ لیکن اس دور میں
حادثہ پیش آیا کہ دوسن شمشاد کو اپنے منصوبوں اور اپنے اردو اہل پر عمل درآمد
لعیب نہ ہوا وہ یوں کہ جس جہد دوسن شمشاد نے اپنے فکری کے ساتھ بڑا کر
اچانک وہاں رات کے وقت یہ نہ وار کر کے ساتھ چلی گئی اور اس نے
پردوس ہلاک ہو گیا۔ پردوس کی ہلاکت پر انہوں نے فکر ادا کیا کہ نگہ داروں
دن بدن انہوں اور زمینوں میں اس کی نگرانی کرتے رہے۔ دوسری طرف
فکر سے اپنے شمشاد کی ہلاکت و قہر بدلوئی کیا اور ایرانی اپنی فتوحات کا
پھیلاتے کے بجائے دوسن شمشاد کے واپس آئے۔

پردوس کے مار۔ پردوس کے بعد دوسن شمشاد ایک شخص ذی عقل و ایمان
اس دور تک وہاں میں جیسا کہ پیدائش ہو گئی تھی۔ دوسن شمشاد پردوس
مرنے کے بعد ایرانیوں کے بادشاہ سراسر دوم۔ وہ یہ کہ جب تک دوسن شمشاد
سے شمشاد کا چناؤ کرتے ہیں۔ اسے اپنے لئے ہمارا حاصل کر لے جائیں۔
دوسنوں کے مقبوضہ جات پر حملہ آور ہو کر نواح سے زیادہ علاقے فتح کر کے اپنی
شامل کر لے سب سے پہلے اس کی نظریں آریسا پر جم کر رہی تھیں۔

آریسا عرصہ دراز سے ایرانیوں اور دوسنوں کے درمیان وجہ جنگ بنا ہوا تھا
کو ہستال علاقہ پوری طرح ایرانیوں کے تسلیم میں چلا رہا تھا لیکن اب تو
جنگ دوسنوں کی طرف ہو گیا تھا۔ اس لئے کہ وہ اب ایرانیوں کی برتری کو
میں کرتے تھے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ ساسانیوں نے اپنی اختلاعات کی بناء پر
لوگوں کے جذبہ کو سخت مجموع کیا تھا۔

ساسانی شمشاد چونکہ قدیم اشکانی مذہب کو ختم کرنے پر تلے ہوئے تھے اور
لوگ بھی اشکانی مذہب کے پیروار تھے چنانچہ ساسانیوں نے آریسا میں چاہا اور

مذہب کو توڑ کر چاہا وہ یہاں کر دیا جو گزشتہ چار سو سال سے آرمینیا والوں کے ہاں نہ
تھیں و مشور تھا بلکہ آریسا والے اس چاہا اور سورج کے مقدس مجسمہ کی پوجا
تھے جب ساسانیوں نے اس مجسمہ کو چاہا یہاں کیا تو ان کے خلاف آریسا
ن طرقت ایک فطری عمل تھا۔ آریسا والوں کو جب خبر ہوئی کہ ایرانیوں کا بادشاہ ہرام
پہلے حملہ آور ہونے کا ارادہ رکھتا ہے تو انہوں نے مدد حاصل کرنے کے لئے
شمشاد ذی عقلش سے رجوع کیا۔

دوسن شمشاد ذی عقلش کو جب خبر ہوئی کہ ہرام دوم آریسا پر حملہ آور ہوا
تو وہ ہرام دوم سے پہلے ہی حرکت میں آیا اس نے نی میں قیام پذیر ایک اشکانی
سے رجوع کیا اور اس کی بہت بڑھائی کہ ذی عقلش اسے ایک فکری فراہم
کا جس کی مدد سے وہ آریسا پر حملہ آور ہو کر جو آریسا کا حکمران بن جائے اور
اس میں دوسنوں کا صلح اور رہائشوار بن کر رہے۔ شمشاد نے ذی عقلش کی اس
نہ کیا۔ گنہگار ایک فکری کے کرائی سے آریسا کی طرف روانہ ہوا۔

قوی وکل ہونے کے ساتھ ساتھ ہرام دوم اور جادو اور فوج اسان تھا۔ وہ
میں شمشاد اپنی شجاعت کا مظاہرہ کر چکا تھا۔ اس سے علاوہ وہ قدیم اشکانی
سے خلق رکھتا تھا جس کی بناء پر پہلے کھجے اشکانی فور۔ اس کے فکری میں شامل
ہوئے تھے۔

طرح یہاں نے اشکانیوں پر مشتمل ایک بہت بڑا فکری تیار کیا تھا۔ دوسری
دوسن شمشاد ذی عقلش نے بھی اسے چھوٹے سے ایک فکری صورت میں وہ
ایران میں تھی۔ لہذا تہذیب پر پورے بار و سدان کے ساتھ آریسا کی مدد میں

آریسا کو جب خبر ہوئی کہ تہذیب دوسنوں کا بھٹکا ہوا ہے اور یہ کہ اسے دوسنوں
ذی عقلش کی تائید حاصل ہے اور وہ آریسا کا تاج و تخت حاصل کرنا چاہتا ہے تو
اس کا پرورش انتہا کر اور ساسانی فوج کے وہ دستے جو پہلے سے آریسا میں
تھیں نکال باہر کیا اس طرح تہذیب جنگ کے بغیر ہی آریسا کا تخت و تاج حاصل
کر لیا۔ آریسا پر قبضہ کرنے کے بعد تہذیب نے دوسن شمشاد ذی عقلش
سے مطابق اپنے آپ کو ایرانیوں کے اثر سے آزاد رکھا بلکہ دوسن شمشاد کے
ایران سرحدوں پر وقت و فتنہ میں بھی کرتے لگا تھا۔

ی طرف بڑھا اور وہیں سے اپنے والی بغاوت کا اس نے آغاز کر دیا تھا۔ تاہم
 زمانے میں ایرانیوں کو اپنے دو بڑے صوبوں سے ہاتھ دھوئے پڑے تھے۔

اس کے بعد ہی عرصہ حکومت کرنے کے بعد قوت ہو گیا اس کی یادگار میں کچھ
 دن کچھ نقش و رسم کے مقام پر اور کچھ شہر شاہ پر کی پٹانوں پر آج بھی نظر آتی

ہم میں اور شیر کی تاج پوشی کی تصویر کے ساتھ بہرام دوم نے ایک تصویر
 میں وہ اپنے اہل و عیال کے ساتھ کھڑا ہے۔ بادشاہ وسط میں ہے اس کے سر پر
 تاج پہنے ہوئے ہیں اس کے دو ہاتھ ایک لمبی تلوار کے قصبہ پر ہیں۔

اس کی پٹیاں پر بہرام دوم کی ایک تصویر ہے جو اتوار ساقر پر بیٹھنے کی یادگار
 ہے۔ قصبہ بہرام گھوڑے پر سوار ہے اور مفتاح اقوم کے سردار اس کے سامنے
 سجدہ کر رہا ہے۔ بادشاہ کے سامنے ایک ایرانی سپہ سالار ہے جس کے دونوں ہاتھ
 تلوار میں ایک گھوڑے اور دو اونٹوں کے سر بھی نظر آتے ہیں۔

بہرام دوم کی وفات کے بعد اس کا بیٹا بہرام سوم تخت نشین ہو لیکن وہ صرف چار ماہ
 کی عمر میں ہی انتقال کر گیا۔ اس کے بیٹے رسی نے اس سے خلاف بغاوت کی جس میں
 اس کی بہن چنانچہ بہرام سوم موت کے گھاٹ اتار دیا گیا اور اس کی جگہ رسی جوان

نہایت و مان سہلنے ہی۔ سب کی طرف متوجہ ہوا اور بسا اور شیر سے زمانے
 کی حکومت کے تحت تھا لیکن بہرام دوم کے زمانے میں تھوڑے عرصے حکومت دوم کی
 دونوں حکومت سہلان خمی چنانچہ اب تو یہ براہ راست دونوں کے تسلط میں
 رہی گو یہ قلعہ کسی صورت گوارا نہ تھا۔

تو اس نے اپنی جنگی تیاریاں مکمل کر کے اور تیار ہو گیا تو مینیا کے حکمران
 اس کے بادشاہ رسی کا مقابلہ کیا جس پر تین شکست کھائی اور بھاگ کر اٹلی کی
 طرف چلا گیا۔ اٹلی میں جا کر تھوڑے دنوں کے بعد رسی کے شہنشاہ ذیج لیشین سے
 ملا۔ بادشاہ رسی کی شکایت کی اور ذیج لیشین کو اس بات پر ابھارا کہ ذیج لیشین
 شہنشاہ رسی کے خلاف جنگ کرے۔ رسی شہنشاہ ذیج لیشین نے تھوڑے دنوں میں اس
 کے لئے تیار کیا اور اس پر حملہ آور ہوئے کے لئے وہ بڑی تیزی سے جنگی تیاریاں کرنے

ایران کا شہنشاہ بہرام دوم چاہتا تھا کہ ترکیسیا اور رومنوں کے گٹھ جوڑ و ختم
 کر دے اس کا ارادہ تھا کہ پہلے ترکیسیا پر زور دیا حملہ کرے اور ترکیسیا کو فتح کرے
 بعد وہاں اپنے پاؤں سے اس کے بعد اگر رومن ترکیسیا واپس لے کر آئے تو
 اس کو ختم کر دے اس مقصد کے لئے بہرام دوم نے ایک بہت بڑا لشکر تیار کر لیا لیکن
 حالات ایسے ہو گئے کہ بہرام دوم کو رومنوں کے ساتھ معاہدہ کرنا پڑا۔

یہ معاہدہ دو بہرام دوم اور رومن شہنشاہ ذیج لیشین کے درمیان طے پایا اس کی
 آمد اور میں انیسویں صدی کے رومنوں کے حوالے کر دیے گئے۔ ایسے واقعات
 جب کہ حکومت دوم میں کچھ کمزوری کے آثار نمودار ہو رہے تھے۔ ایرانیوں کا ان
 سے استیلا ہو جانا بظاہر ایرانی سلطنت اور اس کے بادشاہ بہرام دوم کی کمزوری
 دیتا ہے۔

لیکن بہرام دوم کا اپنے دو صوبوں سے دست بردار ہونا رومنوں کے ساتھ
 رہنا غلطی اور غلط نہیں تھا اس سے اس کے دونوں صوبوں اور ترکیسیا واپس
 حریت میں آنے کے لئے اپنی تیار شدہ فوجیں روانہ کر دی گئیں۔

اس عداوت کی تفصیل یہ ہے کہ بہرام دوم نے زمانے تک خراسان کا
 پیش کوئی۔ کوئی شہزادہ نہ تھا اور وہ وشن شاہ ہوتا تھا۔ مثلاً کے طور پر
 کے بعد اس نے اپنے بچے کو جو بعد میں ساسانی سلطنت کا بادشاہ بنا

شہزادہ مقرر کیا تو اس کو بھی اس سے روایہ شہزادہ خطاب دیا گیا اسے شہنشاہ کو
 لکھا گیا۔

بہرام اول اور بہرام دوم بھی بادشاہ ہوئے سے پہلے اس اعلیٰ عہدے پر بہرام
 بہرام دوم کے زمانے میں اس کا بھائی حمزہ خراسان کا حاکم رہا۔ جس وقت
 رومنوں اور ترکیسیا واپس سے خلاف جنگ کرنے کے لئے تیار ہوا۔ اس
 بہرام دوم کے بھائی حمزہ نے خراسان میں بغاوت کر دی اس سے خراسان سے
 وشن اور اس کو اپنے ساتھ لایا اور ایرانی سلطنت سے مشرقی حصوں میں یہ
 خود مختار سلطنت قائم کرنے کا ارادہ کر دیا۔ یہی وجہ تھی کہ بہرام دوم نے
 ترکیسیا واپس کے خلاف جنگ کا ارادہ ترک کر دیا۔ اپنی پوری طاقت اور قوت

یوٹاف اور کیرش اپنی سرانے کے کہیں بنے آپس میں منگھو کر رہے تھے کہ
نے یوٹاف کی گردن پر ہلکا سا منگھو اور پھرتا ہوا۔ اس لمبے پر یوٹاف چونک کر
ہو گیا۔ پہلو میں بیٹھی کیرش بھی متوجہ ہوئی۔ فی ثورزی دیر تک اپنی لمبے
ایٹا ہولی اور یوٹاف کو مخاطب کر کے کہنے لگی۔

اس یوٹاف میرے حبیب! تمہارے ہمارے میں ایک ایسا ظلم ایسا جبر ہو رہا
جو کم از کم ہم جیسے نیکی کے حاملہوں کے لئے بالکل برداشت ہے اس پر یوٹاف نے
کر پوچھا۔ قصصیں سے کوا ایٹا کیا ظلم کیا جبر پر ایٹا پھر ہولی اور کہنے لگی۔

میں یوٹاف میرے حبیب! قطعاً کہ شمر کے سلی ساحل پر سمندر کے کنارے چند
ہیں ان بستیاں میں ایک یہ عورت رہتی ہے۔ یہ وہ پہلے تک اس جہ کا ایک بیٹا
انتہائی خوبصورت بیٹیاں تھیں اس بستی کے کچھ دن اس بیوی کی بیٹیوں پر غلط کار
اس بیوی سے بستی کے بدحاشوں نے اس بیوی کی بیٹیوں کو طلب کیا اس کے انکار پر
اور جبر سے انہیں لیکن یہ وہ کا بیٹا اس کے رہنے میں دبا رہا گیا آخر بستی
ادھائیسویں نے یہ وہ کے بیٹے کو قتل کر دیا۔ اب یہ وہ کے بیٹے کو قتل ہوئے وہ وہ اپنے
اب وہ وہ اپنی دو بیٹیوں کے ساتھ بالکل بے سہارا ہے اور بستی کے وہ ادا
بیٹے کے قتل کی وجہ سے کچھ عرصہ غارتی ہے۔ پھر اس کے خلاف حرکت میں
گاسچے ہیں۔ وہ زبردستی اس بیوی سے اس کی جسمیں اور خوبصورت بیٹیوں کو جبراً
ہیں لٹا یوٹاف تم اور کیرش ابھی اور اسی وقت اس بستی کا رخ کر اور ان ادا
بدحاشوں سے اس بیوی اور اس کی بیٹیوں کا قلع کر۔

یہاں تک کہنے سے بعد ایٹا جب خاموش ہوئی تو یوٹاف چھاتی کہتے۔ نے یہ
کہنے لگا دیکھ ایٹا میں اس بیوی کو بستی کے ادا اور بدحاشوں کے ہاتھوں پر
ہوئے دوں گا اور نہ ہی اس کے ہاتھوں میں اس بیوی کی بیٹیوں کی حرکت و حرکت
کا قصہ ہے کہیے کے مطابق میں کیرش کے ساتھ ابھی اور اسی وقت اس بستی کی طرف
گردن گا۔ ایٹا کیا تم مجھے اس بیوی کا نام اس کی بیٹیوں کے نام بتاؤ گی۔ اس پر
اور کہنے لگی۔ تم دونوں یہاں سے کوچ کرو۔ میں تم دونوں کی رہائی کرتی ہوں اور
اس بیوی کے گھر تک سے جاتی ہوں باقی ساری تفصیل تمہیں دیں سے مل جائے گی۔
نے ایٹا کی اس تجویز سے اتفاق کیا پھر ایٹا کے کہنے پر یوٹاف اور کیرش دونوں
قوتوں کو حرکت میں لائے اور قطعاً کہ کی اس سرانے سے ساحل سمندر کی طرف
گئے تھے۔

۲۔ اور کیرش دونوں ایٹا کی رہبری اور رہنمائی میں ایک بستی کے قہب ایک
میں پہلے کے اندر نمودار ہوئے اسی کو ایٹا نے یوٹاف کی گردن پر لمبے دیا۔ پھر وہ
کی یہ یوٹاف۔ وہ جو سامنے بستی ہے اس بستی میں وہ بیوی رہتی ہے تم دونوں اس
میں پہلے سے اتر کر اس بستی کا رخ کرو میں اس کے گھر تک تم دونوں کی رہنمائی
دے گا۔

۳۔ اس انکشاف کے جواب میں یوٹاف اس کو بستی پہلے کے اندر سے اتر کر
خواب چھائی چاہتا تھا کہ ہاتھیں عرازیل اپنے بے روپ میں ہاتھوں اور دھنوں
۴۔ اس گوشوں کی نخواست کے زنگار میں وہاں کے خانے اور دکھ کے سمندر کی
۵۔ اب اور کیرش کے سامنے نمودار ہوا۔ یوٹاف اور کیرش اسے دیکھتے ہی چونک سے
۶۔ اس موقع پر عرازیل سے ایک صبا تک قطعاً لگا پھر وہ یوٹاف کو مخاطب کر کے

۷۔ اس بستی کے سامنے۔ میں کہیں بھی تیرے نام۔ نہ تھے اور گا۔ تنہا قطعاً کہ کے
۸۔ میں پہلے کے اوپر بھی میں تیری اور تیری ساتھی کیرش کی رات کی تقدیس اور
۹۔ میں۔ یہاں سے لایمرا گا دوں گا۔ تمہارے دل کی صداوں کی یادگشت میں جب رہم
۱۰۔ اب کیرش بھر دوں گا اور تم دونوں کی حالت میں اس کو بستی پہلے میں پتہ ایسی
۱۱۔ اب یہاں رات کے پچھلے میں دھنوں کے نیزے شعلہ دہکتے ہیں۔

۱۲۔ اس تک کہنے کے بعد عرازیل جب خاموش ہوا تو یوٹاف بول اور اسے مخاطب کر کے
۱۳۔ اب اے عرازیل کے پاس۔ یہاں کے گراؤں۔ دی کے بخار۔ میں ہاں میں
۱۴۔ اس انکشاف کی خدمت بھرتا رہا ہوں۔ تیرے گھر اور احساس کے
۱۵۔ اب کیرش کا کرب الہام ہوں اب بھی مجھے مناسب موقع ملا تو میں تیرے
۱۶۔ اب میں حرف و کھر کی مکمل ضرورت محسوس ہوتی ہے۔

۱۷۔ میں نے یوٹاف کی اس منگھو کا کوئی جواب نہ دیا۔ وہ ایک جست کے ساتھ یوٹاف
۱۸۔ اب جیسے کوئی شاہین بلندی سے اپنے غار کی طرف اٹھتا ہے۔ اور ایک ایسی اور
۱۹۔ اب میں نے یوٹاف کی گردن پر لگائی کہ کو بستی پہلے کے اوپر یوٹاف مل کھانا ہوا
۲۰۔ اب یہاں اس موقع پر کیرش حرکت میں آئی وہ فوراً عرازیل کی پشت کی طرف گئی
۲۱۔ وہ دروازہ اس سے عرازیل کی بیٹھ پر دے ماری تھی۔ عرازیل فوراً مڑا وہ
۲۲۔ کیرش پر حملہ آور ہو کر اس پر بھی ناقابل برداشت ضرب لگائے کہ اتنی دیر تک
۲۳۔ اب وہ اپنی طاقت اور قوت میں اس نے دس گنا اضافہ کیا پھر ہوا میں اچلا اور

۱۹۔ وہ سمندر کے اندر اس روشنی کے تعاقب میں لگ گئے تھے۔ وہ روشنی اس کے
 وہ بھی بے گل روح اور سراپوں جیسی بے ہیں۔ یہ لکھوں کی طرح آتے جاتے
 وہ اپنی رفتار تیز کرتے تو وہ روشنی بھی اپنی رفتار تیز کر دیتی تھی۔ اور اگر وہ
 اس میں دھیمپا لگاتے تو اس روشنی کے آگے بڑھنے کی رفتار بھی دھیمی ہو جاتی

۲۰۔ اس کی وجہ میں چمکاتے طوفانوں اور اچلتے سیلابوں کے اندر یونان اور کیرش نے
 اس کی روشنی کا تعاقب جاری رکھا یونان اور کیرش جب دریا پیچے رہ جاتے تو وہ
 پاپ کی ساکت لکھوں کی طرح رکتی اور جب یونان اور کیرش چل دیتے تو وہ
 دوڑنے لگتے۔ وہ سوام خوروں کی طرح شرارتی ہوئی تیزی سے آگے بڑھنے لگی تھی۔
 اور اس کے سفر سے ایسی آوازیں نکلتی تھیں جیسے لہر اپنے پہلوؤں کی سرسراہٹ
 شتابناک یا سیال ہندوں کی ہملاہٹ۔ یہ حال یونان اور کیرش اس روشنی کا
 گرجے چلے گئے تھے۔

۲۱۔ روشنی کا بکڑنے کے لئے یونان اور کیرش نے اپنی مزید سری قوت حرکت میں
 اپنی تیزی سے وہ اس روشنی کے پیچھے لگ گئے تھے وہ روشنی سمندر کی تہ کے
 نی سیلے کے غار میں جا داخل ہوئی تھی۔ یونان اور کیرش بھی بلا تھک اس غار
 میں آئے۔ وہ غار میں وہ تھوڑا سا اور آگے گئے ہوں گے۔ غار کے اندر پہلے ایسی
 گہرائی ہوئی تھی کہ وہاں پہلے گئی تھی جیسے زنجیروں میں حرکت ہونے کی آہستہ
 آہستہ کی رنجشوں کا کہ اس میں کسی شکار پر حملہ آور ہونے کا موقع فراہم ہو گیا

۲۲۔ سمندر کی تہ کے کو مستانی سیلے کی غار میں آگے بڑھتے ہوئے یونان اور کیرش یک
 آہستہ آہستہ اس روشنی کے تعاقب میں اس غار میں داخل ہوئے تھے وہ روشنی
 آگے جا کر رہ چکی تھی۔ غار کے اندر ایسی تھیں کہ اسی آواز میں بند ہو رہی تھیں
 اپنی آواز میں شہیت کی بجلی میں لپک کر روشنی ہو۔ وہ اپنی اپنی قوت سمجھیں
 یہ غار راجوں کو قہقہوں اور اعلیٰ کے "ہیں" و "علم و حیات" کے تہ تلے ہندی
 تہ سے اتر کر جاتی کی پہاڑوں میں اتر دینے کا عمل شروع کر چکی ہو۔

۲۳۔ یہاں اور جہاں "آواز" سن کر مجھوتی طور پر یہاں کی حالت غلامی میں
 یہ حراہوں کے تھوڑے اعلیٰ "خواب" کے گہرائی میں ہو گئی تھی۔ اس موقع پر یونان
 اس سوز کر اپ پند میں اپنی کے اندر مستحق حرکت کی طرف دیکھ اس سے انداز

ایک زوردار ضرب اس نے اپنے دونوں ہاتھوں سے حراہوں کے شانے پر مارے۔
 اس ضرب کا حراہوں پر خاطر خواہ اثر ہوا تھا۔ اس لئے کہ وہ اپنی جگہ پر رہے۔
 تعاقب اس نے ترک کر دیا جو ضرب لگی تھی اس کے کرب کی وجہ سے وہ سنبھل
 تھا۔

حراہوں کے آگے بھاگتی ہوئی کیرش نے جب دیکھا کہ پشت کی طرف سے وہ
 حراہوں نے زوردار حملہ کر دیا ہے تو وہ چڑھائی اس کے سڑنے سے حراہوں کی ہڈیاں
 یونان کی طرف متوجہ ہو گیا تھا۔ اس موقع سے کیرش کا مدد اٹھا چاہتی تھی اور
 حملہ آور ہونا چاہتی تھی۔ اتنی دیر تک حراہوں نے مشقی ادار میں حرکت میں آئے
 تھے۔ یونان کے دھم دھم کی تھی۔ یونان اس کو مستانی سیلے کے اوپر پہنچی
 اٹھا تھا۔ یونان اس موقع پر جب کیرش نے حراہوں کی پشت پر ضرب لگانا چاہی تو
 اس کی طرف پلٹے بغیر ایک لات ایسی زوردار اس کے چہرے میں داری کر کیرش
 مل گئی تھی۔ اپنی کو مستانی سیلے کے اوپر اور جا کر گئی تھی۔

یونان نے اپنے آپ کو چڑھایا۔ یہو حاکم ہوا۔ ایک بار اس نے زوردار
 کی ہڈی لگا کر اس نے کئی گھنٹے حراہوں کے پیچھے میں دھم دھم کی تھی۔ حراہوں اس
 کی تکلیف سے کسی قدر ہلک گیا تھا اس کی اس تکلیف سے یونان نے مدد
 فاصلے پر بے ہوش پڑ ہوئی کیرش کو اس نے اٹھا اپنی سری قوتوں کو حرکت میں
 کو مستانی سیلے سے وہ سمندر میں کود گیا تھا۔

۲۴۔ پانی میں گرتے ہی کیرش ہوش میں آگئی تھی۔ یونان نے اسے فوراً حاکم
 ہونے کہا۔ کیرش اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لا اور پانی سے اندر میرے سر
 چلی جاؤ۔ دہشت یہ حراہوں کا تعاقب کرنے لگا۔ اس نے جو یا روپ دھار کیا
 سوچ بچار کے بعد اس سے اس روپ کے ساتھ اسے چلا کھانا ہو گا۔ میں نے
 دہشت میں زوردار صرخیں لگائی ہیں جس کی وجہ سے وہ تھوڑی دیر کا تعاقب میں
 اور یہیں اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اس سے اور نکل جانا چاہتا تھا۔ یونان
 کیرش اپنی سری قوتوں و حرکت میں مانی چڑھ پانی میں ڈال دیتے ہوئے پانی
 سمندر کی تہ کی طرف بڑھتے گئے تھے۔

۲۵۔ سمندر کی تہ سے قریب کا یونان اور کیرش چمک سے ڈھسے ہوئے تھے۔
 اس لہروں کے سامنے ایک تیز روشنی تھی جو اس سے آگے آتے بیڑہ رہی تھی۔
 اور کیرش نے تھوڑی دیر تک ایک دوسرے کو جب طلب کیا ہوا ہے دیکھتے

لگایا مار کے اندر وہ آوازیں سننے ہوئے کیرش ہے چاروی کی حالت غریبہ میں
سوجھ کے اٹھائے اور اوہام کے بخور میں خراب اور بے انگیز موت
خندوں جیسی ہو کر رہ گئی تھی۔ اس موقع پر یونان نے شاید کیرش کی ڈھار
کے لئے اسے مخاطب کر کے پوچھا۔

کیرش۔ کیرش۔ یہ اس مار میں اٹھنے والی صیبا اور خوفناک آوازیں تم
کیرش نے پریشان اور غمزدہ آواز میں کھل سنا جو یونان میں اس آوازوں
ہوں۔ یہ آوازیں ایسی ہیں جیسے ان گنت ذی مدھوں کو ایک ساتھ موت کے گم
کر دیا گیا ہو۔ یونان میں اب تک پریشان اور غمزدہ ہوں کہ جس روشنی نے ہم
ہم ادلوں سمندر کے کوہستانی طے کے اس مار میں داخل ہوئے ہیں اس
حقیقت ہے۔ اور یہ روشنی میں اس مار میں لے آئی ہے اس مار کے اندر
اور موت کو پکارتی آوازیں بلند ہونے لگی ہیں یہ کیسی ہیں۔ اس پر یونان نے کیرش
آپ کو سہلا۔ انتہائی نرم اور تسلی سہیلے میں وہ کیرش کو مخاطب کر کے کہے
دیکھ کیرش تمہیں غمزدہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں اور تم اس
قوتوں کے مالک ہیں پھر اس ماروں کے اندر کیسی بھی کوئی صیبا طاعت اور قوت
ہم دونوں مل کر اس کا مقابلہ کریں گے۔ دراصل کوئی قدم اٹھانے سے پہلے میں
پوچھتا ہوں کہ روشنی کی کیا حقیقت ہے اور مار کے اندر اٹھنے والے یہ آوازیں کیسی
کے ساتھ ہی مدہم اور جیسی آواز میں یونان نے ایلیا کو پکارا تھا۔

تھوڑی سی دیر بعد ایلیا نے یونان کی طرف پر مس دیا ایلیا کا مس مس
یونان کے چہرے پر ہلکی ہلکی مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی۔ پھر غلیں کے کیرش
سے کچھ پوچھتا ایلیا خود ہی بولی اور ہر سکوں لیے میں یونان کو مخاطب کرتے
گئی۔

یونان۔ میرے صیبا۔ تم نے یقیناً مجھے اسلئے بلایا ہے کہ مجھ سے یہ ہیں
سمندر کے اندر جس روشنی کا تم نے تعجب کیا تھا اور جو تمہیں اس مار میں
اس کی کیا حقیقت ہے۔ اور یہ جو آوازیں مار کے اندر بلند ہو رہی ہیں یہ کیسی ہیں
یونان کسی قدر مطمئن انداز میں کہنے لگا ہیں ایلیا تمہارا انداز درست ہے۔ میں
یہ احوال تم سے جانتا چاہتا ہوں۔ اس پر ایلیا پھر بولی اور کہنے لگی۔

دیکھ یونان۔ میرے صیبا جہاں تک اس مار کے اندر اٹھنے والے خوفناک اور
آوازیں کا تعلق ہے تو یہ آوازیں سمندری اڑیوں کی ہیں۔ یہ مار غلیں لہا اور غلیں

سمندری اڑیوں کے آخر میں رہتے ہیں اور ساتھ ساتھ تم دونوں کی طرف بڑھ
ہیں۔ کوئی دی مدھ شے مار کے اندر داخل ہوئی ہے وہ اڑی اسی طرح
اور خوفناک آوازیں بلند کرتے ہوئے مار میں داخل ہونے والی ہے کی طرف بڑھتے
اور اڑی بھی اس وقت تمہاری ہی طرف بڑھ رہے ہیں۔ لہذا میرا تم دونوں کو
یہ پتہ چھوڑ دیتا ہے کہ تم اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاؤ اور اسانی اور حیوانی
سے اوٹھ کر مار کی پھٹ کے قریب پہنچ جاؤ وہاں میں مزید تمہارے ساتھ
ہوئے۔ ایلیا کے اس مشورے پر یونان اور کیرش دونوں اپنی سری قوتوں کو حرکت
دلائی اور حیوانی آنکھوں سے اوٹھ کر مار کے بڑھنے کی پھٹ کی طرف اٹھ

یونان پھٹ کے قریب جا کر یونان پھر بولا اور ایلیا کو مخاطب کر کے کہنے لگا دیکھ
ایلیا اور سری بات کو مکمل کر اس پر ایلیا بولی اور کہنے لگی۔ تمہاری اڑی
یونان میں رہنے والے ان گنت اڑیوں میں اب نزدیک پہنچ گئے ہیں۔ تم دراصل
ہوئے ان کا نکالنا کہ جب وہ تمہیں رہا کر واپس نہیں گئے تو میں اپنی اڑی
میں کھڑی ہوئی ایلیا کے لیے یہ یونان خاموش رہ کر انتظار کرنے لگا تھا۔

یونان ہی ایلیا کے نیچے بڑے بڑے اڑیوں کے گرد مار کے دھانے کی طرف
لے گئے وہ اپنے سر گھومتے ہوئے اور طرح طرح کی خوفناک اور صیبا آوازیں نکال
تے تھے ان کے دانت اس قدر بڑے و درجے تھے جیسے کوئی خوفناک چیتا اپنا منہ کھول کر
ان کے دانتوں کو دکھانے کو چاہتا تھا۔ وہ بے شمار اڑیوں میں ایک دوسرے کے
میں جلی گئی آوازیں نکالتے ہوئے مار کے دھانے تک گئے جب میں کچھ دکھائی
دے مار کے اپنے جسموں کو کھینچتے ہوئے بولے اور اس سمت سے گئے تھے اور
پہنچ گئے تھے۔

یونان کے واپس جانے کے تھوڑی دیر بعد ایلیا پھر یونان اور یونان کو مخاطب کر
گئی۔ دیکھ یونان! یہ اڑیوں جو مار کے دھانے سے ہو کر واپس گئے ہیں یہی
یونان صیبا اور خوفناک آوازیں نکال رہے تھے۔ چونکہ وہ تم دونوں کو دیکھ نہیں
تھیں وہ مار واپس چلے گئے ہیں۔ اب تم اس مار میں اٹھنے والی صیبا اور
آواز تو جہاں پہنچے ہو اب تمہیں اس روشنی سے متعلق باتیں ہوں جس کے تعجب
اس مار میں ان داخل ہوئے ہو۔ یہاں تک کہ اسے کے بعد ایلیا تھوڑی دیر سے
یونان کے ساتھ کام جاری رکھتے ہوئے کہہ رہی تھی۔

سنو پوائف! جس میں معلوم ہو گا کہ مصر کے قدیم بادشاہ فرعون کا وزیر تھا۔
 انکوچ تھا اور وہ اپنے دور کا دنیا کے اندر مانا ہوا ساحر اور طلسم کر تھا اس انکوچ
 کے احرام کے اندر ایک طلسم والا تھا جو کسی کو بھی احرام کے اندر داخل نہ ہو
 جس میں یہ بھی یاد ہو گا کہ دوسرے احرام میں انکوچ کے اس طلسم پر عزائیل نے
 ایک مٹی کے اندر ڈال دیا تھا اور وہ مٹی ان احرام کے جس میں کھلے میدانوں پر
 بربادی پھانے لگی تھی۔ آخر تم نے اس مٹی پر قابو پایا اور انکوچ کے اس
 دروازے بل میں ڈال دیا تھا۔

یہ روشنی ہو تم نے دیکھی ہے یہ اسی انکوچ کا جادو اور سحر ہے سمندر کے
 سحر اور جادو کو ایک سیپ نے نکل دیا تھا۔ وہ سیپ اپنی عمر پوری کر کے مر گئی
 کا وہ سحر اور جادو اس سیپ کو حرکت میں دیتا ہے اور اب تک وہ سیپ ویسے ہی
 اور ہواں ہواں ہے جس روشنی کے نقاب میں تم اس جگہ تک آئے ہو وہ اس
 ہے اور اس سے اگلے والی روشنی انکوچ کے حرکتی وجہ سے ہے لیکن یہ جادو
 سحر کو اپنے قبضہ میں کر لے تو اس سے بہت سے کام لے سکتا ہے اس پر قابو
 ایسا کو غائب کر کے پتہ لگا کر ایسا میں اس پر ایسے قابو پاؤں اور اسے
 اپنے کام میں لیا ہوا اس پر قابو ہو کر کہے گئی۔

دیکھ پوائف تمہارے لئے اس سحر پر قابو پانا آسان اور سہل ہے اور
 حالت میں تم اور کیرش ہو اس حالت میں کوئی بھی ذی روح نہیں سکتا
 میں تم اس حرکتی طرف پڑھو اسے سیپ کے اندر سے نکالو اور پھر اپنی اس
 ادریہ اس سحر کو اپنے دائیں ہاتھ کے اندر جذب اور قبضہ کر لو اب ہونے
 ہاتھ سے تم مطلق الصورت کام لے سکو گے۔ اور اس ہاتھ کی صریح اس پر
 دن کے وقت بھی تار سے نظر نہ شروع ہو جایا کریں گے۔ اس کے علاوہ
 اپنے ہاتھ میں نہیں کرنے کے بعد تم انکوچ کے اس سحر سے بے شمار کام لے
 سب کی تفصیل میں جس میں یہ عمل کرتا رہا اس کی اب تم نے یہ سحر
 نے بہت دیر ہی ہو۔ ایسا کے خاموش ہونے پر پوائف ہے اب پہلے میں

حق کی طرف دیکھتے ہوئے کہ۔
 یہ سنو کہ میں ایسی حالت میں رہا جس میں تم ہو میں اس روشنی کی طرف
 جو قدیم سحر انکوچ کا مانتا اور اسے اپنے قبضہ میں کرے کی روشنی
 ایسا کرے سے مجھے یاد ہے۔ مانتا کیرش نے پوائف کی اس تجویز سے کہ

تے پوجا۔ وہ روشنی جو تھوڑی دور قاصدے پر تم کر کھڑی تھی اپنی جگہ پر ہی سعلق
 پوائف کو دیکھ نہ پا رہی تھی اس لئے وہ کسی قسم کا رد عمل ظاہر نہ کر سکتا پوری
 اس کے قریب گیا وہ ایک سیپ تھی جس کے چاروں طرف سے روشنی سورج
 کی طرح نکل رہی تھی۔ پوائف کے پوجا اور اپنے دائیں ہاتھ سے اس نے اس
 حرکت میں لے لیا تھوڑی دیر تک وہ سیپ تڑپ تھلائی لیکن پوائف کی گرفت
 نہ تھی۔ پوائف نے اس سیپ کو کھولا۔ اب ایک سرنی عمل کیا اور پھر اس کے اندر
 ہوا سحر تھا اسے اس نے اپنے دائیں ہاتھ میں جذب اور قبضہ کر لیا تھا۔ یہاں
 پوائف پھر کیرش کے پاس آیا وہ کیرش سے کہہ سناں چاہتا تھا کہ کیرش نے
 اس کی اور پوائف کو غائب کر کے کہے گئی۔

اس کام کے لئے گئے تھے اس کا پائا۔ اس پوائف والا اور کہے گا دیکھ کیرش
 اب سے اسے دائیں ہاتھ میں محفوظ اور یہ ہے اور ایسا نکالتے کہ میں
 ہر قسم کا سحر اپنے شمس کو دیر کر سکتا ہوں۔ میرے پاس میں اب ایسا
 اس کی کہیں یا رہنا چاہئے۔ میں اس واقعہ پر ایسا سے پوائف کی طرف سے
 کہے گئی۔

پوائف میرے جیسے پہلے تو میں جس میں انکوچ کے سحر پر قابو پانے کے لئے
 یہاں اب تمہارے د میں ہاتھ میں ہوں جاؤ کہ مطلق صورت قسم کی قرین میں
 اس لئے سے میں جس میں دقتی تفصیل سے بتاتی رہاں گی اب قرینوں
 سے نظر اس سمت سے آئے ہو اسی سمت کو ہو۔ اور اسی سمتی سمت
 میں خود اس پہلے تمہارا "ذاتی عزائیل" سے ہوا تھا۔ عزائیل میں تک اس
 سمت سے اب اسے امید ہے کہ میں تھوڑی دیر سحر سے بے ہوش
 اس لئے کہ اسے ہم ہو چکا ہے کہ ہم اس میں اس سمت کی قہر
 اس کی مدد چاہتے ہو اس کی میں سے شادی کی تھی۔ اس پوائف پر اور

یہاں سے کہ سمندر سے نکل رہا ہو اس کو۔ پہلی سمت پر ہوا
 اس سے اس جتنی کا ش کریں اس پر ایسا عملی سحر اس میں کہے
 یہ درست ہے اس سے پہلے جب عزائیل اپنے نے سحر میں تم پر ضرب لگا
 یہ تمہارے لئے ناقابل برداشت ہوا کرتی تھی میں اب انکوچ سے سحر
 میں جذب کرنے کے بعد جب تم اس سحر سے کام لیتے ہو اس میں ہر صوب

سے پیدا ہونے پر مجبور کرتا رہا ہوں اگر اب تم نے اپنا ایک اور روپ دھار لیا
تو یہ بھی وہی قوتوں کو نکال کر کے اپنے لئے ایک نئے روپ کو جنم دے گا تو
اپنی قوتیں پڑتا میں تیرے اس نئے روپ تیرے اس نئے جسم کو بھی لو جان
میں گا، کچھ عرازل کسی دھوکے میں نہ رہتا اٹا کیہ کے اس کوستانی سلسلہ کے
سے سامنے تیرے لئے قصہ الم، سرخس اور حتم کا شیرہ گر ثابت ہوں گا۔ تیری
ہیر پر ہے درد موسوں کی صلیب اور تیرے نعوش خلیل پر نواہے سو گوار بھیج کر

جب خاموش ہوا تو عرازل طویہ سے انداز میں سے لگا کچھ نیکی کے لئے کھڑے
تھک کر کے تو اپنے حوصلوں کو صباقت تو میں کش نکلا۔ کیا تھوڑی دیر پہلے
سلسلہ کے اوپر میں نے جنس اور کیرش وادارہ میں سے بھاگ جانے پر
ادھا۔ تھوڑی دیر پہلے جب تم اس کوستانی سلسلہ سے کیرش کو اٹھا کر سمندر
کا کھمبے تھے تو اب تم نے کلبے کو کیا تھا۔ پتھرا تم بدلی کا مظاہرہ کرتے ہوئے
ت سے بھاگے تھے۔ کیا سمندر کے اندر جنس اپنا کھوپ ہو گا ہر قصور مل گیا ہے
اس کوستانی سلسلہ کے اوپر میرے ہاتھوں پہنے کے سے لوٹ آئے ہیں۔ اس پر
بے اور کتنے کلمے

عرازل اپنے آپ سے نہ نکل آتے ہی پاؤں پھیل جھٹی تیری چادر سے اور
کمر اس گنگ اس پر عرازل کا چوہہ خد میں ہے ہوئے بوسے سیاہ اور کریم
انھا ہوا وہ یونانی طرف بھاگ کر کے نکلا۔ دھن ہوں تو میرے کیا بگارتا ہے
ہاتھ میں اپنا ہاتھ فضا میں مارتے ہوئے۔ عرازل سے اب یونانی کے ضرب لگانا
ایک ہی بدایات کے مطابق یونانی انوکھ کے اس سر کو حرکت میں لایا اپنا ہاتھ
تو بپیل کر پھیل عرازل کے سامنے کی تو یونانی کی تھیلی سے اسی ہتک
عرازل کی تھیں چکا چم ہا تھیں اور یونانی پر ضرب لگا بھول گیا اسی موقع پر
اپنا انوکھ کے طسم والا ہاتھ بلند کیا اور جب یونانی نے اپنے اس ہاتھ کی
ایلی کی پٹلیوں پر گالی تو یہ ضرب ایلی دودار تھی ایلی کی قوت تھی کہ عرازل
بھاگا ہوا دور جا کر اور اس کے منہ سے نہیں اور سکیاں نکل کے رہ گئی تھیں۔
یہی طعنہ گرنے کے بعد عرازل اٹھ کھڑا ہوا اور بڑے دھشت ناک انداز
اپنی طرف دیکھا۔ اس کے چہرے کے آثارات سے پتہ چلتا تھا کہ یونانی کی
اسے ایسے رد عمل کی قطعہ کوئی امید نہ تھی اور یہ کہ وہ یونانی کی طرف سے

لگاؤ کے تو دیکھا عرازل کیسے کرب کیسے دکھ میں مبتلا ہونا ہے ایسا کے اس کا
یونانی کے چہرے پر بھی بھی مکرانٹ نمودار ہوئی تھی پھر اس سے اپنے پہلو میں
مخصوص اشارہ لگا ہوں ہی لگا ہوں میں کہا اس کے بعد وہ دونوں بڑی تیزی سے
اندرا فاصلوں کو پہنچنے ہوئے تھا کہ کے اسی کوستانی سلسلہ کا رخ کر رہے تھے وہ
دونوں سمندر میں کودے نئے راستے میں ایسا یونانی کو انوکھ کے اس سر سے
کے گر بھی نکالی چلی رہی تھی۔

یونانی اور کیرش سمندر سے نکل کر اسی کوستانی سلسلہ پر آئے جس میں تھوڑی
اس کا عرازل سے ہوا تھا۔ اس دونوں نے دیکھا عرازل ابھی تک اس کو
پر ستون کی طرح بٹا کھڑا تھا۔ یونانی اور کیرش کو دیکھتے ہوئے عرازل نے یہ
نقد لگایا۔ یونانی اور کیرش دونوں جب ان کوستانی سلسلہ پر آئے تو عرازل
مخاطب کر کے کہنے لگا۔

دیکھ نیکی کے نمائندے میں جتنا تھا تو سرور دوبارہ اس کوستانی سلسلہ اور اس
طرف آئے گا اس سے کہ اس سختی میں تو ایک بڑھتی رہے۔ پر تھوڑے ہی
کوستانی سلسلہ پر تیری ہی وہی کا خنجر تھا۔ کچھ میں تھے اس سختی میں داخل
روں کا ایسے ہی تھے مار بھاگوں گا جیسے کوئی محبت نصیبان سے لوں کو مار بھاگتا ہے
میں غوطہ میں ہوئے کے بعد کیرش کے ساتھ اس لئے بٹ تھا ہو گا کہ تو نے چا
کہ اب تک میں یہاں اس کوستانی سلسلہ سے جا چکا ہوں کا اور تیری مرضی
کے مطابق ہر کام کر گزرنے گا پر دیکھ میں تو اسی کوستانی سلسلہ پر تیرا خنجر
پر پھر نہیں لگاؤ۔ تجھے کرب میں جلا کر دے اور کسی اور ہی سمت بھاگ جا
کروں۔

اس کوستانی سلسلہ کے اوپر کیرش نے ہاتھ عرازل کے لئے سے بعد یونانی
یونانی اور عرازل کو مخاطب کر کے کہنے لگا کچھ عرازل میں جاتا ہوں تو صدیوں
میں وہوں کی سیڑی سے مگی بدلتے رہے ہیں اسے دھارے عرازل کے
اسے لگ کے بے اندر قفلے میں پہ بھی جاتا ہوں کہ تو ایسے کے مگوں گمس
غراہ آدمیت کا بدترین دشمن سے پہنچے کسی وہم کی مٹا دینی کسی دھوکے میں
یہ مت خیال کرنا کہ اس کوستانی سلسلہ میں تو مجھ پر ضرب لگا کر کسی اور سمت
پر مجبور کر دے گا۔

دیکھ عرازل تو جانتا ہے صدیوں سے میں تجھ پر ضربیں لگاتا چلا رہا

میں اچھڑتی اور چھوٹی کا نام ملتا ہے۔ یعنی کے جن بد معاشوں نے اس یوہ کے
 کوں یا ہے ان کے نام متاٹھ۔ اموں اور جو آتش ہیں متاٹھ اس ہستی کے سردار کا
 نام ہے۔ یہ کہہ سکتے ہو وہ خود ہی اس ہستی کا سردار ہے۔ اس لئے کہ اس کا باپ
 اور باپ کا باپ یہ ستائیم ہی اس ہستی کا سردار ہے۔ یہ تینوں اوہاش بد معاش اور بد
 معاش ہیں اور بد معاش کی بد معاش اور حسن بنیوں کے چپے لگے ہوئے ہیں۔ ہمارا
 یہ اعتقاد یہ ہے کہ متاٹھ اموں اور جو آتش سے نپٹے ہوئے یہ بد معاشوں کی دونوں
 اور بد معاش کی حمایت میں ہے اور اگر ممکن ہو تو ان دونوں کے گھر بھی آکر کر
 دے۔ یہاں تک کہ ان کے بعد بد معاش کا معاش ہو لی تو جو باپ ہو اور کہنے لگا۔

یہ کہہ کر جو باپ ہستی سے ویسا ہی ہو کہ میں اس ہستی میں داخل ہونے کے بعد
 بد معاشوں کے خوب نہیں لگاؤں گا۔ اور یہ بد معاش اس کی دونوں بنیوں کی خوب
 لگاؤں گے۔ پر اس کے بعد وہی اور خوشی کا اظہار کرتے ہوئے سے کہے۔ یہ بات ہے
 کہ تم دونوں اس کو متلی سٹے سے اتارو اور ہستی کا رخ کرو۔ لیکن ایک بات تو
 یہ کہ میں اس ہستی میں داخل ہونے اور بد معاشوں کے گھر سے نکلنے کے بعد
 یہ کہ تمہارا کہیں تو کیا رشتہ ہے تو تم کیا بتاؤ گے۔ اس پر یونٹ کہہ سوچتے
 لگا۔ ایسا تم ہی بتاؤ نہیں اس یوہ بد معاش کو اس حال کا کیا جواب دینا چاہیے۔

میں ایسا کہنے لگا۔ میری ماں تو تم دونوں اپنا رشتہ یوہ بد معاش سے کیاں بدی
 ہے اس پر یونٹ اور سردار نے کہہ لگا۔ پر ایسا یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ یرش نے
 یہ بات کہ یرش بھی شاہ یہ سادہ سنگھ بن رہی تھی اس موقع پر اس کے چہرے
 پر مسکراتے تھے۔ تاہم انہوں نے کھڑے تھے۔ پھر اس نے اپنے آپ کو کی قدر سمجھا
 کہ میں ہی تو اس میں ہوتے ہوئے کہنے کی مجھے اس پر ولی اعتداس میں ہو گا اگر
 میں آپ مجھے ہی بدی بتاتے ہیں تو میں اس کے خلاف ولی اعتداس میں لوں
 گا۔ ایسا سے کیا میں دیتے ہوئے خوشی سے بھرپور ہو کر اس کو مخاطب
 کرتے ہوئے تھا۔

یہ کہ یرش نے تمہاری ساری دشواریاں آسمان کر دی ہیں۔ اس موقع پر یونٹ
 کاوں سے یرش کی طرف دیکھا۔ یرش نے بھی کہہ دیا کہ میں نے پھر سے بھرپور
 یہ کہ وہ کی طرف دیکھا اس کے بعد اس کی نگاہیں شرم سے ٹپک گئیں تھیں۔ اس
 وقت پھر وہ اور یرش کو مخاطب کر کے کہنے لگا کہ تو یرش ایسا کی دشواری میں پھر
 اس میں کہیں اور اس یوہ کی اوہاشوں اور بد معاشوں کے مقابلے میں ہو کر رہیں۔

ایسی ضرب کی امید نہ رکھتا تھا۔ عمل اس کے عزائم میں گر اپنے اثرات کا اثر
 یونٹ بدی بدی سے آگے بڑھا اور لگاؤں اس نے عزائم کی پیٹھ پر لگی صریح
 تھیں۔ عزائم بدی طرح ابدا تھا تھا اب وہ پوری طرح یونٹ کے سامنے اپنے
 عاجز اور بے بس محسوس کر رہا تھا جب اس نے دیکھا کہ اگر یونٹ نے اس کو سنبھل
 ایسے طرح صریح لگائی تو وہ عمل طور پر مطلب ہو رہا تھا۔ لگاؤں کی مست
 وہ چپے ہٹا اپنے آپ کو بحال کیا پھر اس نے ایک دہری ہست لگائی اور ایک دہرا
 جو اس نے یونٹ کے شانے پر لگائی تو یونٹ بدی صریح میں پھر گیا تھا اور
 کہ سٹانے لگا تھا۔ اس موقع پر عزائم سے توڑ دیا۔ تاہم لگاؤں کی صریح پھر
 شاہوں گروں اور پیٹھ پر دے ماری تھیں۔ لیکن یہ نہ ثابت کے ساتھ یونٹ اس سے
 برداشت کرنا ہوا میں اس موقع پر کیرش حرم میں تھی اپنی قوت میں اس سے
 کہ اصافہ ہوا اور عزائم کی بدی کی طرف سے ملے اور ہوتے ہوئے اس نے وار
 شاہوں پر لگاؤں کی صریح سے ماری تھیں۔ اس صریح سے پڑے سے عزائم کی
 تھا۔ اور "مرا" اور ہاتھ تھا کہ کیرش کے صریح لگاؤں میں ہی موقع پر کوئی
 ظلم کو حرکت میں نہ ہوا یونٹ تھا۔ آپ باتیں ہاتھ سے اس سے جب انکو
 ظلم ہی کی بناء پر عزائم کے صریح لگاؤں تو عزائم یرش نے ہست اور ہست
 لگاؤں کر زمین پر گر گیا تھا۔ یونٹ سے اسے م صریح سے دیا۔ اس نے وار
 صریح سے ماری۔ عزائم دیکھا تھا پھر اپنی جاں بچانے کی خاطر وہ اپنی صریح
 حرکت میں دیا اور اس کو متلی سٹے سے عاجز ہو گیا تھا۔

عزائم کے پٹے جانے کے بعد ایسا سے یونٹ کی اس پر ایک حیرت
 دیا۔ پھر اس کے ساتھ ہی ایسا ہوا اور یونٹ کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔ دیکھو
 اظہار کے اس کو متلی کوئی سٹے کے اوپر تو ہے کوئی کے تم شہرہ خرم سے
 ہونے عزائم پر کیا خوب صریح لگائی ہیں۔ یہ صریح چیتا عزائم کے لئے
 برداشت ثابت ہوئی میں تب ہی وہ اس کو متلی سٹے سے بھاگ کر ہٹا ہوا ہے
 میں اگر تم کی طرف اس حرم کو عزائم کے خلاف اشتعل کرتے رہو تو عزائم
 روپ میں بھی تمہارا کچھ میں بگاڑ سکے گا۔

یونٹ۔ اب بد عزائم یہاں سے چاہتا ہے اب تم دونوں اس کے
 سے اتار کر اس سامنے والی ہستی کا منہ کرو۔ ہستی میں داخل ہونے سے پہلے
 تفصیل سے بتا دوں جس یوہ کے یہاں تم نے ہٹا۔ اس کا نام بد معاش ہے جس کی

میری چھوٹی سمن ملا کر آج سے تمہیں اپنا گناہائی ہی نہیں کریں گے۔ اور آج سے ہر معاشرے سے ہماری حفاظت کرو گے تو ہم زندگی بھر تمہارا یہ اسمیں فراموش نہ کریں گے۔ درحقیقت بات یہ ہے کہ ہمارے سر پر۔ ہپ۔ کسی بھائی کا سایہ ہے اس بھتی کے ادبش اور ہر معاشرے کے خلاف ہو گئے ہیں۔ ہمارا انکا بھائی تھا۔ ظالموں نے موت کے گھاٹ اتار دیا ہے اس طرح ہمارے بھائی کے مرنے کے بعد ہر معاشرے کی ادبش اور راست بالکل صاف ہو گیا ہے۔ کوئی اسمیں روکنے اور رکے اور رہا۔ وہ جب چاہتے ہیں دغا خانے ہوئے ہمارے گھر میں داخل ہوتے ہیں اور یہ ہمارے ناقابل برداشت گھنگو کر کے چٹے تھاتے ہیں۔ ہمارے پاس اس کے علاوہ کوئی ہمارے اسمیں ان کی باتیں خاموشی سے سنیں اور رداشت کرتے ہوئے کر دینی جھکا میں اس سے ہم تمہیں میں اپنی کچھ نہیں کر سکتے۔

عزیز کی اس گھنگو سے پوچھتا ہے کہ حاشا ہوا یہ کچھ کتنا ہی چاہتا تھا کہ اس کی کیرش بولی پڑی اور عزیز کو مخاطب کر کے کہنے لگی۔ میری سمن تمہاری سمن کی لاچارگی کا وہ دور ختم ہوا اب اگر ان ہر معاشرے نے تمہارے میں داخل ہونے کے بعد گھر میں کسی ادبش کا مظاہرہ کر کے کوشش کی تو میں اور میرا شوہر بھائی اسمیں سب کا حلیہ بگاڑ کر رکھ دیں گے۔ اس پر اس کا ملا ہوا اور سب ہمارے رداشت کرتے ہوئے وہ کہنے لگی۔

سنو۔ ہمارے دونوں میاؤں۔ وہ تمہیں ہر معاشرے کے گھر میں سب چاہتے ہیں۔ میں ان کے پیچھے ہستی کے بے شمار ہواں ہیں جو ان کی حمایت میں کھڑے ہو سکتے ہیں۔ صورت میں ہمارے ساتھ تم دونوں کی رندا تیاں بھی ٹھہرتی ہیں۔ اس پر بول اور کہے لگا۔ کچھ ہلا میری میں تو گھر میں نہ ہو۔ وہ تمہیں ہر معاشرے کے گھر میں داخل ہو کر سہرا گھنگو کرتے ہیں وہ اپ ساتھ ہاے کہتے بھی مانتی ہے انہیں سمجھ کر تمہاری حفاظت کرے کے ساتھ ساتھ اسمیں اور ان کے مارے مانتی ہے۔ سے مار بھگائے باہر اور طاقت رکھتے ہیں۔ اب تمہیں تم نے ہم دونوں کو یہاں رداشت اجازت دے دی ہے تو پھر ہمیں جانا ہم دونوں تمہیں کی حفاظت سے دور نہیں کر سکتے ہیں۔ اس پر بڑی مصیبت سے کہنے لگی۔

میر۔ پچ۔ اگر یہ بات ہے تو میں میں کیوں کھڑے ہو۔ تو اندر بیٹھنے ہیں۔ اور کیرش ہر معاشرے کے ساتھ چلے گئے۔ ہر معاشرے اسمیں اپنے سادے روپ ان خاصے کر کے ہر معاشرے اپنی دونوں بیٹیوں کو مخاطب کر کے کہنے لگی۔

میر۔ میری بیٹیوں اسمیں ان دونوں مسالوں کے لئے آج ہمیں کھانے کا انتظام کرو۔ وہاں بولا اور عزیز اور نانا کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔ میری دونوں بیٹیوں تمہیں ہر معاشرے کے ساتھ بات سنو۔ اس کے بعد کھانے کا انتظام کرنا۔ اس کے ساتھ ہی پوچھا نے سے بندھی ہوئی کمرے سکوں سے میری ہوئی ایک چھوٹی چھیلی نکال دھول کر اس ہر معاشرے کی گود میں رکھ دی پھر وہ کہنے لگا۔

میر۔ میری بیٹی۔ اس چھیلی میں سترے کے ہیں ان سکوں کو پد نام میں دو۔ اس سے انراحت بھی چلاؤ اور۔

اس سے کہنے کہنے پوچھا کہ رک جانا اس لئے کہ ہر معاشرے سے چھیلی نکال کر دیکھی۔ اس سے انراحت میں کہنے لگی۔ کچھ میرے لئے اس چھیلی میں سترے سترے کے کچھ میری ردا کیا کروں گی اس پر پوچھا پر۔ اور کہے لگا کچھ میری میں۔ اس کے بعد انراحت بھی چلاؤ اور اپنی دونوں بیٹیوں کے لئے اپنے رداشت بھی تلاش کرنا۔ ایک میں یہاں قیام کرتا ہوں اس وقت تک ان کی حفاظت بھی کروں گا اور اس سے کوئی کرنے سے قفل میں چاہتا ہوں ان دونوں کی شاہوں کے ان کے ان کے گھر چلا جاؤں۔ اس سلسلے میں کچھ میری میں اگر تجھے مزہ نقد کی ضرورت ہو تو میں اسمیں میا کرناں گا اس پر ہر معاشرے انہ کھڑی ہوئی وہ کہنے لگی۔

دست ہے تو میں بازار جاتی ہوں اور کھانے کا اچھا سہاں خرید کر لاتی ہوں۔ کیرش سے ہر معاشرے کی اس تجویز سے اتفاق کیا ہر معاشرے چھیلی سنبھال کر دوسرے میں رہتی تھی۔ چند کے اس نے لئے پھر وہ گھر سے نکل گئی تھی۔ جب عزیز اور نانا کے پاس اور کیرش کے پاس بند کر سکتے کرنے تھیں۔ توڑی دیے بعد پڑھی ہوئی۔ پھر اس نے اپنی دونوں بیٹیوں عزیز اور نانا کو ساتھ لیا اور سنبھالیں جا کر ان بیٹیوں کھانا پیاد کرنے لگی تھیں اس وقت تک سراج خوب ہو گیا تھا اور لٹاؤں میں یہاں بیٹھنے لگی تھیں اسمیں ایک لے پوچھا کی گھر پر مس دیا پھر وہ کسی مار میں مخاطب کر کے کہنے لگی۔

میر۔ میرے حبیب تم اور کیرش دونوں سنبھال جاؤ۔ وہ تمہیں ہر معاشرے کو انک نہیں میں یہاں کے یہاں آتے ہیں اور جس کے نام مانتیم۔ اسموں اور پوچھا ہیں وہ اس کے والے ہیں اس وقت اسموں اور پوچھا دونوں مانتیم کے گھر ہیں اور وہاں یہاں سے والے ہیں۔ اس کا روناں کا یہ اسمیں ہے کہ وہ اس کے گھر آتے ہیں تاکہ وہ کی نہ کی روز اپنی دونوں بیٹیوں کو ان کے

حوالے کر دے۔ ایسا اپنا سلسلہ کام جاری رہنا چاہتی تھی کہ یونان بیچ میں ہونا
سے پہچنے لگے۔

دیکھ ایسا۔ پہلے تو مجھے یہ بتا دیا تھا کہ میں اس کی دینی میں بھی
ایسا عورت ہوں اور کہنے لگی ہیں۔ اس کی ایک انتہائی خوبصورت اور نوجوان میں
کا نام رفاقت ہے۔ یہ تم پر سب کچھ کیوں پوچھ رہے ہو۔ اس پر یونان دینی
کرتے ہوئے کہنے لگا۔ دیکھ ایسا میں اس میں اس میں اور یونان کے ساتھ
ایک بھر پر طمانچہ مارا جاتا ہوں۔ میں نے اس میں اس کے خلاف حرکت میں
اگر یہ بھر میں باز نہ آئے تو اس اور یونان میں گر بیس ہو میں تو اس کے
میں ایسی ہی حرکت کروں گا۔ اس پر ایسا نے چونک کر پوچھا کیسی حرکت ہو
یونان کہنے لگا۔

دیکھ ایسا میں چاہتا ہوں کہ اپنی سرری قوتوں کو حرکت میں نہ آئے۔
اس اور یونان کے آگے سے پہلے ہی پہلے مناسیم کی بہن رفاقت کو انکار اس
مکان کے ایک کمرے میں ڈال دیا۔ اور جب مناسیم اس اور یونان میں
بہترین انداز میں استنبال کیا جائے اور مناسیم سے خصوصیت کے ساتھ مخاطب
جائے کہ چنگ و نوگ ہر دو میں آتے ہیں۔ ان کا یہاں آنا جانا ہر دو میں
بلیوں کے لئے سے عزتی کا باعث ہے لہذا ہر دو میں اس سے کہہ
تم باؤ ان دونوں کو اپنے ساتھ لے جاؤ۔ وہ تینوں اب وہاں اس کے در
اپنی بہن رفاقت کو دیکھ گا تو دیکھ ایسا اعلان اور مدار کے ساتھ سے وہاں وہ
دیکھنے کے قابل ہو گا۔ میں تک کہے کے بعد یونان جب حادثہ ہو گیا
کہنے لگا۔

دیکھ یونان۔ تمہاری یہ ترکیب بے حد پسند ہے اور قابل عمل ہے۔ اس نے
میں کے اندر رفاقت کو انکار میں لائے ہو اور رفاقت کے حوالے سے خصوصیت
ساتھ مناسیم اور خصوصیت کے ساتھ اس اور یونان کے چروں پر یہ ایک بھر
کا۔ میں تک کہے کے بعد ایسا توڑی دہرے سے لے کر وہ کسی قدر فکر سے
یونان کو مخاطب کر کے کہنے لگی تھی۔

میں۔ میرے حبیب جو کچھ کرتا ہے کر موزوں۔ اس لئے کہ مناسیم اس میں اور یونان
میں کی طرف آتے کے لئے نکل کھڑے ہوئے ہیں۔ اس پر یونان عورت اپنی
اور کھڑا ہوا۔ اور جو سے امداد میں وہ کیرش کو مخاطب کر کے سے لگا کیرش
میں اپنی سرری قوتوں کو حرکت میں لائے ہوئے مناسیم کی اس رفاقت کو انکار
میں۔ کیرش سے یونان کی اس تجویز سے اتفاق کیا۔ پھر یونان اپنی سرری قوتوں
میں لائے ہوئے توڑی دہرے کے لئے اس سرے سے مات ہو بھر وہ ایسا کیرش
میں اور یونان پر سکون امداد میں وہ کیرش کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

یونان میں اس کام ختم کر چکا ہوں۔ مناسیم کی اس بات میں اس کے بعد کے
میں سب سے دینی طرف والا کہہ رہے۔ اس میں لا مشغول ہے۔ اس کے ہاتھ پاؤں
میں سے سترہ کیے ہیں اور منہ پر کپڑا باندھ لیا ہے تاکہ وہ شور نہ کرے۔
یہ بارگاہی میں کیرش میں خوش ہو گئی تھی۔ وہ جواب میں کچھ کہہ کر ہی چلتی
دہرے پھر یونان کی گردن پر اس دہرے اور بھی بھلی مسکراہٹ میں وہ کہنے لگی۔

دیکھ! میرے حبیب کیرش کی طرف سے بھی خطا ہو جاتے ہو کیرش کی
بصورت اور کشش ہے کہ یہ مناسیم اس اور یونان میں اس کے حسن اس کی
سے حاش ہو گا اس کی طرف بھی مائل ہو سکتے ہیں۔ اور اسے اپنی اس کا نشانہ
ان کر سکتے ہیں۔ اس پر یونان بے پناہ سے کا انکار کرتے ہوئے کہنے لگا۔ کیرش
میں اس معاملہ کر کے کیا اس میں اپنی موت اپنی مرگ کو دعوت دیتی ہے۔ کیرش
یونان اور ایسا کی ساری مشنگس میں رہی تھی۔ لہذا یونان کے یہ الفاظ اس کو
میں تیز اور تیزی انداز میں یونان کی طرف دیکھ رہی تھی۔ وہ جواب میں کچھ
کہتی تھی کہ اس کو مکان کے چھوٹی دروازے پر دروازہ دیا ہوگی۔ اس پر
یونان اس سے اسے بھی کیرش کو مخاطب کر کے سے لگا۔ کیرش تم نہیں جانتو۔ میرے
میں تینوں حاش! ادب آگئے ہیں۔ میں دروازہ کھول دوں۔ اس پر کیرش کہنے
میں آپ کے ساتھ جاتی ہوں اگر وہ میرے حسن کو دیکھتے ہوئے میری طرف مائل
یونان کرتے ہیں تو میرے خیال میں ہم آج ہی اس میں ایسا سنی ملے میں گے کہ
اس کو گارنٹی میں کریں گے۔ اس پر یونان مسکراتے ہوئے کہے لگا میں نہیں
میں بھانے کی ما ضرورت ہے۔ تم نہیں جانتو۔ اتنا کہنے کہتے یونان کو رک جانا پڑا
یونان اس نے دیکھا کہ ہر دو میں حیث کی دونوں بیویوں عربیہ اور بھاد لکر مندی کے
میں سے نکل کر صحن میں آ کر کھڑی ہوئی تھیں۔ انہیں دیکھتے ہوئے یونان اور

کیش بھی محسوس میں آئے کیش عربیہ اور بھلا کے قریب کھڑی ہو گئی جب کہ
کوٹنے کے لئے یونانی آگے بڑھا تھا۔

دردانہ کھوٹے کھوٹے اچھالے یونانی رک گیا۔ وہ پٹا پڑا ہوا ہتھکڑی کا
کھینے لگا۔ دیکھ بھری یہ اور بول چال میں تو عربیہ بھلا اور بھری پتی کیش کے لئے
خانے میں جا کر بیٹھتا اور دیوانے خانے کا درد زبرد کر لے۔ اس پر ہتھکڑی ہن اور
دیکھ بیٹھے اس بیٹوں کے مقابلے میں ہم قہقہے لگیا اور تنہا میں ہنسنے لگے۔ آخر
کے ساتھ ہمارا ٹھکانا ہی ہوتا ہے تو اس سلسلے میں ہم چاروں بھی دل رنہا رہے۔
مگے اس پر یونانی مسکرتے ہوئے تھے لگا۔ قہقہے لگے وہ اپنا لہجہ کی صورت
آپ عربیہ بھلا اور کیش کے لئے کمرے میں چلی جائیں۔ وہ یہ بھری ہن۔ اس
تینوں ماں دیکھیں۔ میں میں مصروف تھیں۔ میں میں مانتا ہی میں وہ یہاں اٹھا رہا ہو۔
وقت مناسیم کی سن لو میں سے تمہارے مکان سے سب سے ہائیں طرف واپس ہو
بھاڑا رکھا ہے۔ اس کے ہاتھ پاؤں باندھ رکھے ہیں۔ اور میں نے اس سے مراد یہ
وال دیا ہے تاکہ وہ بیچ چلا نہ سکے۔ مناسیم آپ اپنے بوجھل ماضیوں کے ساتھ
آئے گا تو میں اس بیٹوں کی طرف سے کمرے کی طرف سے کمرے میں سریم کی ہیں۔
اس سے یہ کہوں گا۔ عربیہ اور بھلا اس وقت دونوں اس کمرے میں تھے۔ تم تینوں
انہیں اپنے ساتھ لے جاسکتے ہو۔ میرا یہ دو عمل دیکھ کر یہ ہے کہ وہ دوش ہوں گے۔
کمرے کی طرف جائیں گے۔ جب مناسیم وہاں پہنچی تو دیکھنے کا تو دیکھ کر
وہ ملے وہ ملے بھی دیکھنے کے قابل ہو گئے۔

اس پر ہتھکڑی سے غرمدی سے یونانی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ میرے
مناسیم کی سن کو کیسے کہیں اب یہاں اٹھا لائے۔ میں تو خبر تک نہیں ہوتی۔ تم
کیا۔ اس پر یونانی کہے لگا۔ میں نے یہ سب کیسے اور کس وقت کیا اس کو تم میں
جواب میں ہتھکڑی کہنا چاہتی تھی کہ وہاں سے پر پھر درد دار دھک ہو گئی۔ میں
سے یونانی جلدی میں کہنے لگا۔ ہتھکڑی کھڑم میں تو عربیہ بھلا اور کیش کے لئے
دیوان خانے کی طرف چلی جا۔ ہتھکڑی فوراً حرکت ہو گئی۔ عربیہ بھلا اور کیش
کے ساتھ دیوان خانے کی طرف گئیں اور دیوان خانے کا دردانہ یونانی کے لئے
نے بند کر دیا تھا۔

جوں ہی یونانی نے آگے بڑھا کہ دردانہ کھوٹے۔ قہقہے لگے وہ پٹا پڑا ہوا
صاف کے جوان ادا کرتے ہوئے اور اٹھ کھڑے۔ یونانی کھنکھاتا ہوا وہ وہ

میں۔ مکان میں داخل ہونے کے بعد ان میں سے ایک۔ یونانی۔ و صاحب رتے
پہچان۔ تم کون ہو اور اس کمرے میں کیسے سوچو ہو۔ اس پر یونانی کی قدر میں گا۔
انہیں کو دیکھتے ہوئے پوچھتے لگا کہ پتے میں تم تینوں سے پہچانتا ہوں۔ میں
میں نے میں بھر ابدت اس مکان میں داخل ہو گئے ہو۔ اس پر وہ جوان وہاں
انہیں سے میں اس جتنی ضرورت ہو۔ یہ میرے ساتھ میرے اس ساتھی ہیں چہ تو
میں طرف ہے اس کا نام اسوں اور جو بائیں طرف ہے اس کا نام یونانی ہے۔ دیکھ
یونانی ہے کہ اس یہ ہتھکڑی کی وہ وہاں ہیں۔ جو اس جتنی میں سب سے زیادہ
پتے پر کھینچیں۔ میں ہم تینوں کی کھانسیوں پر سب ہم پر درد یہاں آتے
ریت سے کہ کسی نہ کسی روز تو بولیں۔ جوتھ کھٹ ہو کر اپنی بیٹیوں کو ہمارے
میں۔ یہ ہے یہ تو کہ تم کون ہو۔ اس پر یونانی نے سب سے زیادہ کھانسی کا اظہار
کئے کہنے لگا۔

یونانی یونانی ہے۔ میں میرے شہر کا رہنے والا ہوں۔ اس یہ ہتھکڑی کے دور کے
قرب میں سے ہوں۔ اور ہتھکڑی سے ملنے کے لئے میرے شہر سے تو ہوں۔ اس پر
یونانی کہتا ہے تم تین ہی اس کمرے میں داخل ہوئے ہو۔ جواب میں کچھ کہنے کے بجائے
اب اس وقت میں سر ہر دو تھا۔ پھر اس نے کچھ سوچا اور مناسیم کو مخاطب کر کے کہنے
کا شروع کیا۔ وہ وہاں آئے جانے اور عربیہ اور بھلا کو پسند کرنے کے متعلق ہتھکڑی
تینوں کے ساتھ تاجی ہے۔ دیکھ تم تینوں کا درد کا یہاں آنا اچھا نہیں۔ اس
دور قریب اس جتنی میں دماغ ہو کر رہا نہیں۔ اگر تم اس دور میں پہنچے ہو
یونانی نے ان کی محبت سے لطف اندوز ہونا چاہتے ہو تو وہاں میں طرف دالے
میں پہنچے جاؤ۔ وہ دونوں اس وقت ہی کمرے میں تھیں۔ ان تینوں انوں سے
بات کرنا چاہتے ہو تب بھی اور اگر تم اس دور میں واپس آ جاؤ۔ میں سے بڑا چاہتے
میں تم تینوں کو اجازت ہے جاؤ لے جاؤ۔

یونانی جواب میں کہ مناسیم اور اسوں اور یونانی بیٹیوں حیرت وہاں سے روکے گئے۔
پہچان پر سکون اور پسندیدہ مسکرائشیں نظر آئیں۔ پھر مناسیم پہنچ کر
یونانی سے اور پسندیدہ ہوا میں یونانی سے کہہ گئے۔ ہاتھ دیتے ہوئے کہ
وہ تو انداز ایک کا ہوا کام میں سے انداز لگے رکھ جائے۔ تو وہ بھی
اس سے پسندیدہ اور محبت کے قابل ہوتے ہیں۔ یہ تو بتا سکتا ہے۔ وہ بھی
میں سے۔ میں میں یونانی کہے لگا۔ میرے۔ ہتھکڑی اس وقت

یونان بنیاد سے طبع بگاڑ دو۔ یہ کیا کہے گا منانیم یہ ہاتھ اٹھائے گا بولی خیر نہیں اسے اتنا مار کر اس حیل کے جس میں اس کا دم نکل جائے۔ میرے حیل میں اسے اور تیری لڑکی سمجھ رہے ہیں اسی کے ساتھ میدان سے آئی ہے۔ اس کا ہاتھ بعد میں اس تینوں لڑکیوں کو دے کر ہم ان کے ساتھ دو سو بیس بیس کے ہونے کے سے مثال نہ ہی ہو۔ منانیم کے سے پر اسوں اور پراش دو سو تیسے ہونے کے یونان پر حملہ آور ہو۔ یونان اپنی جگہ پر باطل پر سکون لگنا تھا۔ تاہم اس میں یورش 'مہضہ' عرب اور بنیاد کی طرف سے ہٹ کر یونان کے پہلو میں اس میں تھی۔ اس موقع پر یونان نے مز کرکیش کی طرف دیکھا۔ یونان کی زبان میں مت میں غلبہ کر کے کہے لگا۔

کیرش تم وہیں 'مہضہ' عرب اور بنیاد کے پاس ہی کھڑی رہیں۔ میں اس تیرہ بڑی آسانی کے ساتھ پٹ ہوں گا۔ اس یورش محبت اور چاہت بھری رہی ہے جس کے میں ایسے موقعوں پر آپ کو ایسا کیسے تجویز ملتی ہوں۔ میں آپ کے ساتھ مل کر ہٹاؤں گی کہ کسی کی بیٹی پر ملنا چاہے رکھنے کا یہ توجہ لگا کے۔ تھی یہ جگہ میں اور قریب آگئے تھے۔ دونوں ایک ساتھ حملہ آور ہوئے اور چاہت تھے کہ آگے پیچھے پر اپنے نکلنے کی ہارش کر دیں کہ ان کے حرکت میں آئے سے پہلے ہی یونان نے دار گھوڑہ اسوں کی گردن پر اس انداز میں مارا کہ اسوں پر ہی حملہ ہوا میں اچھلتا کے قریب گرا تھا۔ میں ان وقت کیرش بھی حرکت میں آئی تھی اور جس طرح یونان نے اسوں کے را تھا ایسا ہی گھڑ اس نے پراش کے دے اور پراش کھاتا ہوا منانیم کے پاؤں کے قریب جا کر اٹھا۔ یہ صورت حال دیکھتے ہوئے منانیم چرے پر اور زیادہ تھا یاں برس گئی تھیں۔ پھر وہ یونان کو قافلہ کرتے ہوئے گئے گلا ہے تو اپنے اور میرے مقام پر بھول گیا ہے۔ دیکھ ایسی تو اس ہستی میں

مسافر ہے جب کہ میں اس ہستی کا سردار منانیم ہوں۔ میں جب اس وقت چاہتا ہوں ہستی میں تمہارا خاتمہ کروا دوں اور کوئی بھی تمہاری مدد نہ کرے۔ اسے قریب ہاتھ یہ جو ہر تیرے ملحق کیا ہے کہ میری ہمن کو تم یہاں اسے اور میری ہمن میں مجھے سمجھا یہ ناقابل محال ہے۔ اس کی فراہم صدارت جس میں منانیم سے ہونے پر یونان ہوا۔

یونان کے دور دو۔ یہ صرف دوسروں کی بیٹیوں کی عادت اور منانیم سے وقت سے قریب سن رجت ہوا۔ یونان خیر کر کے یہاں ہو گئے تھے۔

یونان میں ان کا ایسا طبع بگاڑوں گا کہ وہاں یہ اس طرف کا رخ کریں گے کہ وہاں کر کے آپ گھر کے پوٹے سے راجہ سے۔ پھر دیکھ کر بگاڑا ہوں۔ میرے راجہ لانے کے لئے چپ چاپ منانیم کی طرف چلی

مات و مصرت اہمیت رکھتی ہے اسی طرح عرب اور بنیاد کی عزت بھی ناقابل اس طرح اپنی مس رجات کو یہاں دیکھ کر تمہاری غیرت نے جوش را تھا اسی اور بنیاد کے سلسلے میں بھی تمہاری سمیت کو جوش را اٹا چاہئے تھا۔ دیکھ بی بی سو کسی کی بھی ہو وہ قاتل مات اور قاتل توتیرہ ہے۔ لہذا میرے ہاتھوں سے نکل میں جنہیں تسلیم کرتا ہوں کہ تم تینوں یہاں سے بھاگ جاؤ اور پھر کسی یونان کا رخ کرنے کی کوشش کی تو میں تم تینوں کی گردن میں لٹ کر کسی تمہاری لاشوں کو دفن کر دوں گا۔ اور یہ کہ جہاں سے ہو گی کہ تم یہاں کو

یونان کے ہاتھ سے ہٹا دیے گا انکار کرتے ہوئے گئے۔ جس میں قتل اور دفن تو ہم ان کے گھر کے جس میں کریں گے اس کے ساتھ ہی منانیم سے ہے۔ دونوں یونان کو مخصوص اشارہ کیا پھر وہ تینوں میں مختلف سمتوں سے یونان اور یونان پر حملے تھے۔ اس موقع پر یونان نے کیرش کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ کیرش یقیناً قریب 'مہضہ' عرب اور بنیاد کی طرف چلی جا کر اس میں سے کوئی اس کی اور اس کی بے عرقی کا باعث بنا چاہے تو تم ان جہوں کی حفاظت کرنا۔ اگر اس میں طرف نے بھی جیسا تو تم جانتی ہو میں ہوں کے اندر ان تینوں سے بچنے کی بات کرتا ہوں۔

یونان کے ہاتھ سے یورش عرب اور بنیاد کے قریب جا کھڑی ہوئی تھیں۔ اتنی ہی وقت آگے تھے۔ تینوں کے قریب سے۔ یونان ہارے دھاکے کی تھیں۔ اور ان تینوں پر ہاں ہاں سے ہے۔ ہاں ہاں اور تینوں کی

۱۔ جسے کڑے طایفوں کی سرزمینوں میں گونجتی ہواؤں اور رست کے سمندر میں
تاری طرح حملہ آور ہوئے تھے۔

۲۔ انہوں کے اس مہم سے دریائے فرات کے کنارے کی رست کی پیاسی گمراہی خوں
گلی تھی۔ کڑی دھوپ کی تیز ہی برسی کی شکن کی طرح خون آلود اور دہل
۳۔ انہیں میں ان محنت اسام بے آوار ہونے لگے تھے۔

۴۔ اسے فرات کے اس کنارے جہاں جنگ شروع ہوئی تھی۔ ہڈیوں کی لذت
۵۔ 'ادارین' رنگوں کے گہنی سائے، 'مطف' دلالت کے 'س' شیب کی 'چٹل' پکی
۶۔ 'ان' زندگی کے گہم راستے، 'سچوں' کے پیشے غریبہ۔ شے خون آلود ہو کر وہ
۷۔ ان جنگ میں جانوں طرف گہری مرگ کے سمندر اور رست سمیر موت کی
۸۔ اس نے لگی تھی۔

۹۔ رومن در شہر سے حملہ آور ہو رہے تھے جب کہ ایرانی شہنشاہ رسی نے اپنے لشکر
۱۰۔ یسوں کے ساتھ روک کر اپنے دفاع تک محدود رہا ہوا تھا۔ اگر وہ اس تک
۱۱۔ نہ رہے۔ رومن براہِ چہرہ کر حملہ آور ہوتے رہے۔ لیکن نری بڑے قہر
۱۲۔ اس کے ساتھ اس کے حملوں کو روک کر اپنا دفاع کرتا۔ رومنوں نے پنی کوشش
۱۳۔ اس جنگ میں برائیوں کو پپا ہونے پر مجبور کریں لیکن رسی کمال جراتمندی کا
۱۴۔ تھا۔ رومنوں کے حملوں کو روکتے ہوئے وہ اپنے لشکر کے ساتھ ایک قدم بھی
۱۵۔ نہ ہٹا۔ لشکر کی ہر سمت سے اس نے اپنے لشکر کی صفوں کو رومنوں کے سامنے
۱۶۔ تھا تھا۔

۱۷۔ اس نے جب ایرانی شہنشاہ رسی نے دیکھا کہ رومنوں کے اندر تھکاوٹ کے آثار
۱۸۔ ہیں تو اس نے اپنا اصل ٹھکانہ دھنا شروع کیا۔ اپنے لشکر کے ساتھ وہ
۱۹۔ رومنوں سے ٹکرائے۔ دھک کے صحرائے لڑنے طوفان 'ادیشوں' کی رست سے
۲۰۔ اسے پیاسے صحرائی طرح فرست میں کیا۔ ادیشوں کے گھور ادھیروں 'فہ
۲۱۔ نہ' چٹلی سے بھگتے بھگتے طوفان کی طرح وہ رومنوں پہ حملہ آور ہوا اور
۲۲۔ لشکر کی ہر سمت کو اس نے دھوں دھول ہر جہت دھواں دھواں کر کے دکھ دیا
۲۳۔ شہنشاہ رسی نے تیرہ روز کی اس جنگ میں رومنوں کو ام نہ لیے دیا۔ رومن
۲۴۔ اس جنگ کرتے ہوئے جھگے ہوئے تھے۔ ہر نری نے اپنا رنگ دکھاتے
۲۵۔ دیا۔ لیکن اس سے آدمیوں اور طوفانوں میں تبدیل کر کے دکھ دیا تو رومن بھی
۲۶۔ اس کی اس حالت سے رسی نے چار کاغذ اٹھایا اور چاروں سمت سے رومنوں

۱۔ اس کے باوقار اطاعت فرمیں ہیں۔ جسے فرست میں ہر کر میں رست و سبیل اور
۲۔ طاسات ہو گیا۔ میں جسیں یقین لاتا ہوں کہ اگر مٹائیں اسوں اور پوچش سے نہ
۳۔ عارفوں بیاد قدم اٹھانے کی کوشش کی تو اس سرپی قوتوں و حرکت میں لڑتے ہوئے
۴۔ اس کی حالت بدترین ہو گئی۔ اس پر بھبھہ مرقی کا انھار کرتے ہوئے
۵۔ لگی۔ میرے شیعہ تر، انوں میں یوں ہم یوں میں پہنچوں گے نئے فرشتہ صفت
۶۔ ہوئے۔ اب میرے خیال میں تم انوں میں یوں پہنچو اور اسی کمرے میں جا کر
۷۔ اس کمرے میں تم نے رست و سبیل کا نظارہ دیکھا ہے۔ یہاں اور ہر طرف
۸۔ انہوں سے یہاں سے ہی طرف دیکھتے ہوئے اسے اور پھر اس کمرے کی تنگدستی
۹۔ اس کی قہر ہی کمرے میں جا کر و آراء کرنے لگے تھے۔ یوں یہاں اور ہر طرف
۱۰۔ بھبھہ کے یہاں قیوم رہا تھا۔



۱۔ اس کے لئے شہنشاہ رسی سے جب آرمینیا پر تھکر کر گیا اور آرمینیا
۲۔ ہوگ کر اٹلی میں رومن شہنشاہ ڈیویش کے پاس چلا گیا۔ تو ڈیویش نے اسے
۳۔ اور بے عرقی جہاں کہ ایرانیوں نے اور شہنشاہ پر بند کر لیا۔ اس نے رومنوں
۴۔ جنگی تیاریوں کیوں اور اپنے ایک جرنیل تیبے رسی کو ایک دست بوسے لشکر کے
۵۔ کے شہنشاہ کا مقدمہ کرتے تا علم دیا۔ تیبے رسی اس دن دریا نے ڈیویش کے
۶۔ رومنوں کے لشکر کا رستہ تھا۔ وہ دریا نے ڈیویش سے روانہ ہوا۔ ایشیا کی ط
۷۔ پہ لشکر کے ساتھ وہ پہلے وہ جہن التبرین پہنچا۔ پھر دریائے فرات کے کنارے
۸۔ قیوم رومن جرنیل تیبے رسی اپنے لشکر کے ساتھ بڑا کر گیا تھا۔ دوسری طرف
۹۔ شہنشاہ رسی کو اب علم ہو کہ رومن لشکر نے ہرام کے قریب دریائے فرات
۱۰۔ بڑا کیا ہے تو وہ اپنے لشکر کے ساتھ آگے بڑھا اور دوسرے لشکر کے ساتھ صف
۱۱۔ دریائے فرات سے غارت ہونا تک کی ابتدا ہوئی۔ اس جنگ کی
۱۲۔ رومنوں نے ہی۔ یہی شاید جنگ کو طویل کیا۔ تھا ہوا تھا۔ اور رومنوں کا
۱۳۔ چاہتا تھا۔ اس کے رومن جرنیل فی اللور محمد آور ہو کر اور ایرانیوں کی صفوں
۱۴۔ کے جنگ کے سنگ و پتھر میں پیسے کا ارادہ لئے ہوئے تھا۔

۱۵۔ اسی بنا پر کہ نئی دوسرے لشکروں سے اپنی صفیں درست ہیں۔ رومنوں کی
۱۶۔ سے جنگ کی ابتدا ہوئی۔ تیبے رسی کے علم۔ رومن برادریاں رستہ کے رستہ

پھر تیار کر کے اس کے ہاتھوں گھٹا اٹھانے والے جریل تیلے ریس کو ایک بار
ساتھ جگ کرنے کے لئے روانہ کر دیں گے۔ دواغ کے نشے میں مست ابھی
نظر کے ساتھ دریائے فرات کے کنارے پڑاؤ کئے ہوئے تھا۔ یہاں تک کہ
ایک میں دوس جریل تیلے ریس نے اس وقت دریائے فرات کو رسی کے پڑاؤ
تیلے دھبہ کر دیا۔ جس وقت رات آدھی کے قریب گزر چکی تھی۔

تیلے ریس بڑی خاموشی اور راز داری کے ساتھ دریائے فرات کے کنارے
ایک شیشہ رسی کے پڑاؤ کی طرف بوجھا۔ رات کے پچیس بجے میں جب کہ ایرانی
میدان سویا ہوا تھا دوس جریل اپنے لشکر کے ساتھ آج سے اٹھ سو سال پہلے
دلی بقیہ تعلق گیر سالوں میں تھوڑا سا راز داری میں جسم بھری اٹھنا
پہلی بقیہ کی طرف ایرانیوں پر حملہ کر رہا تھا۔ یہ حملہ ایسا اچانک آیا کہ وہ
وہاں پر سارے دشمنوں کے مقابلے میں ایرانی سبیل نہ سکے۔ اور انہوں نے اندر
بست ایرانیوں کو لانتے ہوئے ان کے لشکر کی حالت لہ میں ڈوبے تار میں
بے چارے حوٹا بچھ کر لٹھڑی ہو جانے والی جوابوں کی آواز سیاحی جیسی بنا کر
کہی۔

ایک تاریکی میں شب خون مارنے ہوئے دشمنوں نے ایرانیوں کے لشکر کی
نہایت کے گھاٹ تیار کیا تھا۔ اس اچانک حملے کے بعد ایرانی شیشہ رسی نے
ان کو کہہ کر اپنے لشکر کو سبیل کر اور اس کی تنظیم درست کر کے دشمنوں سے
تک کی ابتدا کرے لیں وہ کامیاب نہ ہوا کیونکہ شب خون چنے ایرانیوں میں
خاموشی پڑ رہی تھی۔ جس طرف جس طرف۔۔۔ غم و بھگت کرا رہا تھا۔ جب کہ
دشمنوں نے ان کے اس کا قتل عام شروع کر چکے تھے۔ یہ صورت حال دیکھتے ہی
بعد جھانک دستوں کے ساتھ اپنی ماں بچا کر میدان جنگ سے بھاگ گئے تھے۔

مردی قہر مانج ایرانی شیشہ رسی نے اپنے سپرد دوس جریل تیلے ریس کی
ساتھ اس کے ساتھ صبح کی گفت و شنید اور شراٹے لی جا میں۔ ایرانی
رات کے کنارے دوس جریل تیلے ریس کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور
میرنے بڑی فصیح اور بلیغ تقریر کرتے ہوئے دشمنوں اور ایرانیوں کو سبیل کی
تشبیہ دی اور کہا کہ دونوں انگلیں باہم مل کر انسان کی نصارت میں رہتی
دوس ایک دوسرے کی قدر چاہتی ہیں۔ لہذا دونوں حکومتوں کو بھی دو انگلیوں کی

پر دور دار حملے کرتے ہوئے انہیں پاپ کرنا شروع کر دیا۔ جوئی دشمنوں نے پہلی
ایرانیوں کے حوصلے چھ گئے اور انہوں نے دشمنوں کا قتل عام شروع کر دیا۔
فرات تک دشمنوں کا قتل عام ہوا جس تک نگہ پڑتی تھی دشمنوں کی دھمکی
تکھری دکھائی دیتی تھی۔ ہاں ہر ام شہر سے باہر دریائے فرات کے کنارے
بدترین گھٹا ہوئی۔ دشمنوں کے لشکر کی اکثریت کو ایرانی شیشہ رسی نے موت
اتار دیا۔ دوس جریل تیلے ریس اپنے چھ ساتھیوں کے ساتھ دریائے فرات
جاں بچا کر بھاگنے میں کامیاب ہوا تھا۔

دوس شیشہ ریس کو اپنے جریل تیلے ریس کی اس گھٹا کا بے حد
غم ہوا۔ وہ کسی بھی صورت آرمی کو دشمنوں کے ہاتھ سے جان نہ دینا چاہتا
اپنے جریل تیلے ریس کی گھٹا کا اس کی اس نے ایک اور بہت بڑا لشکر تیار
دیا اور سب تیلے ریس اپنے بچے کھچے ساتھیوں کے ساتھ اپنی پہچان دیویش
یا لشکر دے کر ایرانی شیشہ رسی کے طرف حرکت میں آئے تاہم دے دیا تھا۔
اس بار دوس جریل تیلے ریس بڑے غصہ اندہ میں آئی۔ وہ
دواغی رات کے وقت آئی اور اسے پوری حیرت راز میں رکھا یا تھا جس وقت
اپنے لشکر کے ساتھ روانہ ہوا تو سات سات میل دور تک دوس جریل تیلے ریس
کہ اگر کوئی ایرانی جاسوس اس پاس ہوتا اس کا غارت کر دیا جائے۔ اور کسی
خبر نہ ہو کہ دوس جریل تیلے ریس ایک اور لشکر کے کمانڈر کے خلاف
ہونے کے لئے ایشیا کی طرف بوجھا۔

ایرانیوں پر حملہ کر دینے کے لئے اس بار تیلے ریس نے دو مزارات
میدانی ملاقاتوں میں سر کر کے بجائے آرمی کے نوستانی ساموں میں سے
دریائے فرات کے اس جانب بوجھا یہاں ایرانی شیشہ ریسوں نے گھٹا
تک اپنے لشکر کے ساتھ پڑاؤ کئے ہوئے تھا۔

دوس جریل تیلے ریس رات سے وقت آپ نظر کے ساتھ کوئی راز
وقت کہیں۔ کہیں گھاٹ میں چھپ رہا تھا کہ کسی کو اس کی خوش قدمی کی
اسی طرح چھپتا چھپتا بڑے راز داران انداز میں دوس جریل تیلے ریس
کوستانی ساموں سے ہوتا ہوا رات کی تاریکی میں دریائے فرات کے کنارے
پہنچا جہاں ایرانی بادشاہ رسی نے اپنے لشکر کے ساتھ پڑاؤ کیا ہوا تھا۔

ایرانی شیشہ رسی کے دھم و گھم میں بھی یہ بات۔ تھی کہ دوس

طرح ہونا چاہئے۔

لیکن کچلے ریس کو اپنے سابق دوست شمشاد و بی بی کا اہتمام یاد تھا۔ ان کے شاہ پار اول مرکزی شہر لے گیا تھا۔ اور جس وقت وہ گھوڑے پر سوار ہوا تو دوست شمشاد و بی بی نے پاؤں جھا کر گھوڑے پر بیٹھ کر آئے۔ ایرانی سیر کی یہ رسم تقریر بھی کیے ریس کو مصالحت پر آمادہ نہ کر سکے۔ وہ یہ تقریر سن کر اور روانہ ہو گیا۔ یہ کہہ کر ایرانی سفیر کو ہٹا دیا کہ جن شرائط پر ایران حکومت کے ساتھ مصالحت ہو وہ میں بعد میں ایران کی حکومت کو واضح طور پر بھجوا دوں گا۔

آخر چند ہی دن بعد دونوں کے خارجہ جرنل میٹے ریس نے ایرانیوں سے مصالحت کرنے کے لئے ہندوچہ پہلے شرائط پیش کیں۔

اول یہ کہ ایرانی حکومت ایرانیوں کے دائیں ساحل تک کے پانی کو مستحضر رہا ہو جائے یہ پانچ سو سو ارباں تک زیادہ درجہ اور تھوڑے

دوئم یہ کہ روسوں اور ایرانیوں کے مابین فرات کے بجائے دریائے سندھ سرحد تسلیم کر لیا جائے۔

سوم یہ کہ "میرا سے" کہ "آریائیوں کے قلعہ تک کا علاقہ روسوں میں دے دیا جائے۔

چہارم یہ کہ آئینہ (مگر صحتوں) پر رام کا تسلط تسلیم کیا جائے۔

پنجم یہ کہ کسی بھی صورت میں ایسا مقام ہونا چاہیے جہاں روسوں اور ایرانیوں

تبادلہ مال کا جہاز ہو سکے گا۔

ایران کی فوجی طاقت چونکہ دونوں کے ہاتھوں شکست کے بعد پوری طرح مفلک تھی۔ اور ایرانی شمشاد نری کو یہ بھی خطرہ تھا کہ اگر اس نے شرائط و شرطوں

دونوں کا خارجہ جرنل میٹے ریس پیش قدمی کرتے ہوئے ایرانیوں کے مرکزی شہر پہنچ سکتا ہے۔ لہذا اس نے شرائط و تسلیم کر لیا۔ ان شرائط کی رو سے ایرانیوں کی مشترکہ سرحد دریائے فرات کے بجائے دریائے سندھ کو تسلیم کر لیا گیا۔

قلعہ تک کے علاقہ پر دونوں کا تسلط مان لیا گیا۔ مگر متنبہ نہیں تھے تخت تھا۔

تھے وہ بھی دونوں کے زیر اثر آ گئے۔

نری سے چونکہ خود ہی جنگ کا اہتمام کیا تھا لیکن اس کا اہتمام اس صوبہ ایران کے لئے انتہائی رسوا کن اور مفلک تھا۔ ایسا معاہدہ جس نے تاریخی اعتبار سے

اور میں شاہ پر دوئم اس ذلت آمیز شکست کا بدلہ چکا کر اس صبح ناری کی

بھیریتا کو سامان حکومت کو دونوں کے ہاتھوں پیش ہی خطرہ لاحق رہتا۔

ذلت آمیز معاہدہ کے بعد نری نے اپنے آپ کو حکومت کے قائل نہ سمجھا اور

بعد کو اپنا جانشین نامزد کر کے تخت و تاج سے دست بردار ہو گیا اور اس

سے کچھ ہی عرصہ بعد وہ اس جہاں غالی سے کوئی کرگمب بحر حال اس کے بعد اس

ایران کا شمشاد بنا۔

اس کے شمشاد نری کی یادگاروں میں شہر قشور کی بنائے ہوئے ایک بھرواں

اس میں بادشاہ قلعہ سلطنت ایک دیوی کے ہاتھوں سے لے رہا ہے۔ مفلک کا

یہ دیوی ایران کی مشہور و معروف دیوی نامیہ ہے اس کے سر پر اس قسم کا

سینا اس کے عہد کے سکوں پر ہے یہ ایک ٹھک ٹوپی کی شکل کا ہے جس کے اوپر

بند کی ہے۔ سر کے ٹھکانے ہاں کندھوں پر چھلے ہوئے ہیں۔ گلے میں سرتیوں

یہ دیوی نے ایک دیوار دار تاج پہنا ہوا ہے۔ ہاں کندھوں پر لٹک رہے ہیں۔ گلے

ہاں کے ہاں ہیں۔ قبالوں سے ہوئے ہے اس کے اوپر کمر بند ہے دیوی اور بادشاہ کے

ہاں لڑکا ہے یہ شمشاد نری کا بیٹا تھا ہے۔

نری جب تک زندہ رہا وہ موسم گرما اپنے شہر اور موسم سرما طلائع میں بسر کیا کرتا

وہ دور یا لباس پہنتا تھا۔ صرف وہی لباس دوبارہ پہنا جاتا جو اختتام تھیں اور گراں بہا

ی اپنے قریبی مفلک کی ست عزت کرنا تھا۔ کھانا اس کے لئے مخصوص نہ ہوتا

وہ سادہ مہلوں کے لئے ہوتا خود ہی دیکھتا تھا۔ وہ کبھی اپنی برتری کا اظہار نہ کرتا

۔ رہا کے اوقات میں جب شمشاد ہوئے کی حیثیت میں اس کی شان اخیازی

تھی۔

ن کا حرم دو عیقات اور دو لوزیوں پر مشتمل تھا وہ کبھی عبادت کی غرض سے

میں نہیں جاتا تھا۔ جب اس سے سوال کیا گیا کہ تم ایسا کیوں کرتے ہو تو اس نے

خدا کی پرستش مجھے اپنی ملت نہیں دیتی کہ میں جنگ کی پرستش کر سکتا ہوں۔ وہ

مفلک تھا۔ یہی وجہ تھی کہ مدیوں کے ساتھ اس نے نہایت رسوا کن شرائط

لی تھی۔

دوڑی طہارت ہمارے خیر کے خلاف ہے۔ میں مغرب یہاں سے کوچ کرنا چاہتا
ہوں۔ یہ بھی چاہتا ہوں کہ میرے اور کیرش کے یہاں سے جانے سے پہلے تھوڑی
دیر غریب اور بھلا کی شادی ہو جائے اور وہ اپنے گھر میں خوش اور آباد ہو جائیں۔
بچوں کے لئے چند دن میں کوئی مناسب رشتہ تلاش میں کر سکتی ہو۔

۱۔ کی اس منگھ کے جواب میں بڑی سی جھٹ کی گردن تھوڑی دیر تک جھکی رہی
اور پریٹل کی ملی بلی آواز میں کہنے لگی۔ یونان میرے مہمان بنے! میری نگاہ میں
ہیں جو میری بیٹیوں عزیز اور بھلا کو بھی پسند کرتے ہیں لیکن وہ اس سے شادی
نہیں کرتے۔ نہ اس شادی پر ان کے گھر والے آمادہ ہیں۔ اس پر یونان نے چونک کر
خوف دیا اور پچھلے میری مہمان بن! وہ بوجھوں کو کہیں ہیں۔ ایک طرف وہ عزیز
پسند بھی کرتے ہیں اور دوسری طرف وہ اس سے شادی پر آمادہ نہیں ہیں۔ یہ کیا
دعا ہے! تم بھلا کے لئے بہت زحمت اور غمزدہ آواز میں کہنے لگی۔

۲۔ بنے! اس بستی کے وہ نوجوان ہیں۔ دونوں بھائی ہیں۔ ایک کا نام عسوار اور
دوسرا عزیز ہے۔ دونوں میری بیٹیوں عزیز اور بھلا کو پسند کرتے ہیں۔ ان کے ہاں
میں اس پسند سے اتفاق کرتے ہیں پر یہ شادیوں نہیں ہو سکتیں۔ یونان نے احتجاجی
اور بھلا کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا شادیوں کیوں نہیں ہو سکتیں؟ بھلا گہری دنگ
میں آئے گی۔ اس نے کہا عسوار اور عزیز دونوں بھائیوں کے ہاں باپ ڈرتے ہیں
اور اپنے بیٹوں کی شادیوں میری بیٹیوں سے کر دیں تو بستی کے اہلش اور
مہمان اس اور ہمیشہ شادیوں ہونے ہی نہیں دیں گے۔ اور اگر یہ شادیوں ہو سکیں
تو اب وہ عزیز اور بھلا کو تنگ کرتے ہیں ایسے ہی وہ انہیں شادی کے بعد بھی
کے ہیں گے۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ عزیز اور بھلا کی وجہ سے وہ ان کے بیٹوں
کا کو بھی موت کے گھاٹ اتار دیں گے۔ اس پر بھلا فوراً بولا اور بھلا کو
نہ سے لگا۔

۳۔ عسوار اور عزیز کے ہاں باپ کو مٹا نہیں! اسوں اور ہمیشہ کا خوف نہ رہے تو کیا وہ
خود سے شادی پر آمادہ ہو جائیں گے۔ اس پر بھلا نے چونک کر یونان کی طرف
بوجھ بلی یہ کیسے ممکن ہے؟ یونان نے سر کو ہٹا دیتے ہوئے کہا ہاں! تم یہ نہ
کہیں! ہے اور کیا نہیں۔ تم یہ بتاؤ کہ اگر میں کاڈر اور خوف نہ رہے تو کیا عسوار
میں کے گھر والے میں شادیوں پر آمادہ ہو جائیں گے۔ اس پر بھلا بڑے دھڑلے
بولی۔ میرے بیٹے! میرا خیال ہے کہ پھر وہ اس شادی پر آمادہ ہو جائیں گے۔

کہ ایسا نے یونان کی گردن پر ہلکا سا پس دو پھر وہ اپنی خوش طبعی میں یونان
کر کے کہنے لگی۔

یونان میرے حبیب! انا کیہ کی اس لڑکی بستی میں اپنے کام کو جلد میرے
کہ میرے تھوڑے اور کیرش کے لئے ایک اور رسم انھہ کھڑی ہوئی ہے۔ اس
نے جنس آمیز آواز میں ایسا کو مخاطب کرتے ہوئے پوچھا۔ وہ رسم کوئی کدیں
جگہ ہے۔ اس پر ایسا جھپٹتے ہوئے کہنے لگی۔ وہ رسم کدیں! کیسی اور کس طرح۔
تفصیل تو میں تمہیں بعد میں بتاؤں گی پہلے تم اپنی اس رسم کو تو عشاء۔ دیکھو
بیٹیوں بد معاش مٹا نہیں! اسوں اور بھلا کا شہر سے آج ہی لوٹے ہیں اور اس وقت
اپنے دونوں دوستوں اسوں اور بھلا کے ساتھ اپنے دیوان خانے میں بیٹھ رہے
لئے علاج و مشورہ کر رہا ہے۔

یونان! تم بھلا میری اس بات سے بات کرو کہ وہ اپنی دونوں بیٹیوں عزیز
کو کہیں جانے کی بات کرے۔ دراصل ان دونوں بیٹیوں کا یہاں سے جانے اور یہاں
آباد ہو جائیں تو پھر تم دونوں میری رائے میں اپنی ہی قسم کی طرف سے سونگے۔
کہنے کے بعد ایسا جب خاموش ہوئی تو یونان بولا۔ تم غیب کھتی ہو ایسا میں تم
سے بات کرنا ہوں۔ دیکھتا ہوں وہ کیا جواب دیتی ہے اس کے ساتھ ہی یونان
پہلو میں بیٹھی کیرش کو مخاطب کر کے کہا۔ دیکھ کیرش! تم بھلا میرے
عزیز اور بھلا کو وہیں رہنے دیتا۔ بھلا سے کہنا کہ میں اس کی بیٹیوں کے حقوق
میں منگھ کرنا چاہتا ہوں۔ کیرش فوراً اپنی جگہ سے اٹھی اور دیوان خانے
میں گئی۔

تھوڑی دیر بعد کیرش لوٹی۔ اس کے پیچھے بھلا بھی تھی۔ دیوان خانے میں
ہوتے ہوئے بھلا نے تھوڑی دیر تک جنس آمیز نگاہوں سے یونان کی طرف دیکھی
یونان نے اپنے سامنے ایک خالی نشست کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بڑی نرمی
میری مہمان بن! یہاں جنہو میں انتہائی اہم موضوع پر تم سے منگھ کرنا چاہتا ہوں۔
آگے بڑھی اور یونان کے ساتھ بیٹھ گئی۔ کیرش بھی۔ جیسے کے پہلو میں جم گئی تھی۔
دیوان خانہ میں تھوڑی دیر تک خاموشی رہی۔ اس کے بعد یونان بڑی نرمی
مخاطب کر کے کہنے لگا۔ دیکھ میری مہمان بن! میں تم سے تھوڑی بیٹیوں اور اپنی
اور بھلا سے متعلق منگھ کرنا چاہتا ہوں۔ تم بتاتی ہو کہ میں ایک فوق الفوق
ہوں۔ کیرش بھی ایسی ہی ہے اور ہم دونوں کا کسی ایک جگہ تم کو رہنا اور قرار دینا

یونٹ بولا اور بعضہ کو صلب کر کے کہنے لگے میری ماں! تو جا عداؤں اور انہما کو بلا
میرے پاس لے میں خود ان سے بات کرنا ہوں۔ میں چند ہی دن میں ع۔ یہ اور عداؤں کی
سے فارغ ہونا چاہتا ہوں۔ یونٹ کی یہ گفتگو سن کر بعضہ خوش ہو گئی۔ پھر وہ یونٹ
سے اٹھ گئی تھی۔ جب کہ یونٹ اور کیش وہیں بیٹھ کر بیٹھی ہے جتنی سے بعضہ
کا انتظار کرتے لگے تھے۔

تھوڑی ہی دیر بعد بعضہ لوٹا۔ اس کے ساتھ دو عداؤں بھی تھے۔ دوس کی
انہیں میں خوب مٹی ملتی تھی۔ وہ ان غلطی میں آ کر بعضہ نے باری باری یونٹ
اور انہما عداؤں کا کہیں میں تدارف کرایا۔ یونٹ کے کہنے پر عداؤں اور انہما دونوں
سامنے بیٹھ گئے۔ پھر یونٹ نے ان دونوں بھائیوں کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا کہ مجھے
ہے کہ تم دونوں بھائی عزیز اور عداؤں کو پسند کرتے ہو۔ کیا یہ سچ ہے؟ اس پر بھائی
بولا۔ ہاں انہی یہ سچ ہے۔ یونٹ نے پھر پوچھا۔ اگر یہ بات ہے تو پھر تم دونوں
سے شادی کرنے سے کیوں ڈرتے ہو؟ اس پر چھوٹا بھائی انہما کہنے لگا۔

شادی کرنے سے ہم اس لئے ڈرتے ہیں کہ عزیز اور عداؤں کو بہن
بد معاشرہ متاثیم، انہوں اور پواش نے اپنی نگاہوں میں سارے کچھ وہاں پر فریفت ہیں
ان دونوں سے شادی بھی نہیں کرنا چاہتے بلکہ ان دونوں بہنوں کو بے تہد کرنے
ہوئے ہیں۔ ہم دونوں بھائی ان کا مقابلہ بھی نہیں کر سکتے اس لئے کہ ایک تو انہما
اور مل و دولت میں ہم سے زیادہ ہیں دوسرے متاثیم حتی کا سردار ہی ہے۔ لہذا ہم
بھائی ان کے سامنے ٹھن طور پر ہے پس اور بھجور ہیں۔

یونٹ نے بڑے جبر بڑے قہل سے ان دونوں بھائیوں کی گفتگو کو سنا۔ جب
خاموش ہوا تو یونٹ پوچھنے لگا اگر یہ دھارگی یہ ہے ہی نہ رہے تو کیا تم دونوں بھائی
عداؤں سے شادی کر لو گے۔ اس پر عداؤں نے چھاتی آنسوئے کہہ دیں! اگر متاثیم
اور پواش کا خوف نہ رہے تو ہم عزیز اور عداؤں سے شادی پر آمادہ ہیں۔ اس پر یونٹ
پوچھا یہ خوف اور یہ خدشہ کس طرح دور ہو سکتا ہے۔ کیا متاثیم، انہوں اور پواش میں
کا خود اہتمام کریں تو تم اس پر رضا مند ہو۔ اس پر عداؤں خدشات کا اظہار کرتے ہوئے
لگے۔

انہوں تو متاثیم، انہوں اور پواش جیتوں خود مل کر ان شادیوں کا بہترہ کریں گے
نہیں۔ اور اگر کسی بھجوری کسی دھارگی کے تحت وہ عداؤں کرنے پر مجبور ہو بھی جائیں گے۔
وہ جب یہ بھجوری ختم ہو جائے گی تو پہلے کی طرح عزیز اور عداؤں کو ٹھکارتا شروع

اسم دونوں بھائیوں کا جینا بھی حرام کر دیں گے۔ اس پر یونٹ پھر پوچھنے لگا۔
متاثیم کو بہن کی سرداری سے محروم کر کے کسی اور کو بہن کا سردار بنانا چاہتے تو
میں بہن میں ہے اس مہول کی توقع رکھتے ہو۔ اس پر عداؤں کہنے لگا اگر ایسا ہو تو اس
میں ماسکتی ہے۔ لیکن میں طرح بہن کے لوگ دو حصوں میں بٹ جائیں گے۔ کچھ
سردار کا ساتھ دیں گے اور کچھ لوگ دار اور خوف کے مارے متاثیم، انہوں اور
انہما دغا شروع کر دیں گے۔ اس طرح بہن کے لوگ دو حصوں میں بٹ کر ایک
بے خلاف جنگ و جدل پر آمادہ ہو جائیں گے۔ اور بہن کی حالت پہلے سے بھی بدتر
ہو جائے گی۔

عداؤں کے اس جواب پر یونٹ نے تھوڑی دیر تک سر جھکا کر مزید کچھ سوچا۔ اس
دونوں بھائیوں کی طرف دیکھتے ہوئے فیصلہ کیا کہ انہما میں کہنے لگا کیا متاثیم، انہوں
بے خلاف کسی کوئی بد معاشرہ اور پواش اس بہن میں ہے۔ وہ ان جیسا کہیں کہیں
انہما کے کہنے لگا نہیں، بڑے پواش اور بد معاشرہ تو یہی جیتا ہیں۔ پتی ان کے نکل
وہ خوف اور خدشے ہی وجہ سے ان کا ساتھ دیتے ہیں۔ اگر یہ جیتا ہے۔ ہوں تو
ہم انہوں کے بہن کے اندر سے بد معاشرہ اور پواش کا خاتمہ ہو چکا ہے۔ یہ سن کر
انہما انہما میں بولا۔ لکھ متاثیم، انہوں اور پواش کا خاتمہ کر دیا جائے تو یہ تم سمجھتے
ہیں شادی پر آمادہ ہو اور بہن میں انہما بھی رہے گا عداؤں نے بے ہوشوں اور
انہما کا اور کہنے لگا۔

متاثیم، انہوں اور پواش کا خاتمہ ہو جائے تو یقیناً یہ شادیاں بھی ہو سکتی ہیں اور
انہما بھی قائم رہ سکتا ہے۔ پھر اچانک عداؤں کے ہرے کی حالت بد ہو گئی۔ پھر وہ
پواش تیز آواز میں یونٹ کو صلب کر کے کہنے لگا۔ لیکن دیکھ اسی! ان جیتوں
یہ بات قہقہہ بھی ہے۔ اگر ان جیتوں کے خلاف ہم حرکت میں آکر ان جیتوں کا
خاتمہ ہو تو ہم کے بعد ہماری شادیاں ہوتی ہیں تو بہن کے لوگ یقیناً ہم دونوں
کو شہید کر دیں گے۔ کہ عزیز اور عداؤں سے شادیاں کرنے کی خاطر ہم نے
انہما اور پواش کو موت کے گھاٹ اتار دیا ہے۔ اس پر یونٹ پھر کچھ سوچا اور پھر وہ
انہما میں عداؤں کو صلب کر کے کہنے لگا۔

عداؤں میرے بھائی۔ میں متاثیم، انہوں اور پواش کو خود قتل نہیں کروں گا بلکہ وہ
میں دوسرے کے خلاف حرکت میں آئیں گے۔ اور ایک دوسرے کے قتل کا
کے۔ پھر تو کسی کو کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔ اس پر چھوٹا بھائی انہما بڑے اطمینان

کا اقرار کرتے ہوئے کہنے لگا اگر وہ تینوں ایک دوسرے سے الجھ پڑیں اور ایک دوسرے
عائد کر دیں تو پھر اس تجویز کا کوئی جواب ہی نہیں ہے۔ اس کے قتل کا کسی پر
گا۔ نہ کسی سے کوئی انتقام لیا جائے گا اور اپنا کے خاتمے پر ہستی میں امن و سکون
دورہ لگی ہو جائے گا۔ اس پر بھلا بھلا کن انداز میں کہنے لگا تو تم دونوں بھائی بہن
مطمئن رہو۔ بہت جلد تم دیکھو گے کہ منامیم اسوں اور پراش آپس میں ایک دوسرے
خاتمہ کرنے کے درپے ہو گئے ہیں۔ بھلا کی اس گفتگو سے ہیرا اور انجرا دونوں
مطمئن سے ہو کر دوا میں خاتمے سے نکل گئے۔

ان دونوں کے جانے کے بعد بھلا نے اپنے سامنے بیٹھی ہوئی کیرش کو مخاطب
کہہ کیرش تم یہیں بیٹھو۔ میں منامیم اسوں اور پراش کو آپس میں لڑانے کا ایک
ہوں۔ جواب میں کیرش بولی کیا ایسا ممکن نہیں کہ اس معاملے میں بھی آپ کا ساتھ
جواب میں بھلا کہنے لگا نہیں۔ ایسا کرنے میں تمہاری ضرورت نہیں ہے۔ تم جیسے
مجھے لگے ہے کہ میں بہت جلد منامیم اسوں اور پراش کا آپس میں ٹکڑو کر کے
کراؤں گا اس کے ساتھ ہی بھلا انجرا اور دوا میں خاتمے سے نکل گیا تھا۔

راستے میں بھلا نے ایڈا کو چارل ایڈا نے بھلا کی گردن پر پس پڑا
نے فوراً پوچھا ایڈا اس وقت منامیم اسوں اور پراش میں کیا ہو رہا ہے۔ جواب میں
گئی۔ منامیم اسوں اور پراش یہ تینوں منامیم کے یہاں اپنے چپے ہاتھ منگھو کر
منگھو کا موضوع تم اور بھلا تھے۔ اب توڑی دیر ہوئی اسوں اور پراش اس کے
سے اٹھ کر نکلے ہیں۔ کیا تم ان کے خلاف کوئی جلد استعمال کرنے لگے ہو۔ اس پر
ہوا۔ ایڈا میرا جیلہ دیکھتی جا۔ میں کیسے ان تینوں کو ہاتھ لڑاؤں اور میں ان
پر معاملہ کا کیسے خاتمہ کرتا ہوں۔ اس کے ساتھ ہی بھلا پڑی تھی سے آگے
منامیم کی حویلی سے توڑی ہی دیر بھلا کو اسوں اور پراش اپنی طرف
دیکھ۔ اسوں اور پراش منامیم کے ساتھ اس سے پہلے جہنگ بھلا کے ہاتھوں
تھے۔ اڑا بھلا کو دیکھتے ہی وہ خوفزدہ ہو گئے۔ وہ چاہتے تھے کہ راستہ بدل میں
لے انہیں پکارا اور رک جانے کو کہہ اس کے پاس نرمی اور شفقت سے پکارنے
رک گئے۔ بھلا ان کے قریب آیا اور انہیں مخاطب کر کے کہنے لگا۔

میرے عزیزو! میں تم دونوں سے تمہارے ہی فائدے اور شفقت کے لئے
کہتا ہوں۔ کیا تم دونوں مجھے کسی ایسے مل سکتے ہو۔ اس پر اسوں بھلا
کہہ مجھے گا۔ تم ہمارے ساتھ کسی گفتگو کرنا چاہتے ہو۔ بھلا بولا کہ میں

اس کا جواب دو۔ جو کچھ میں تم سے پوچھتا ہوں وہ تمہارے ہی فائدے کے لئے
تم پسند کرنا تو تم دونوں کسی جگہ جمع ہو۔ اور میں توڑی دیر بعد تم سے ہوں اور
میں فائدہ کی گفتگو کروں۔ اس پر پراش کہنے لگا۔

میں اسوں کو اپنی حویلی میں لے جاتا ہوں اور دونوں دوا میں خاتمے میں تمہارا انتقام
ہوں۔ دیکھو بھلا ہمارے ساتھ دھوکہ اور قریب۔ لڑنا۔ اس پر بھلا مسکراتے
تے گا تم دونوں جگہ میں ابھی توڑی دیر تک تم سے کہا ہو۔ اور تم سے ابھی گفتگو
کا میں میں تم دونوں کا فائدہ ہی فائدہ ہے۔ اور سنو یہ گفتگو میرے اور بھلا کے
میں۔ ایک اسوں اور پراش اس لحاظ پر خوش ہو گئے۔ پھر وہ دونوں آگے بڑھ گئے۔

اسوں اور پراش کے جانے کے بعد بھلا اپنی سرن قوتوں کو حرکت میں لایا اور ایک
سے دور پار اس شخص کا بجیس اس نے ہمارا پر وہ منامیم کے دیوں خاتمے میں داخل
اپنے دیوں طے میں اسوں اور پراش کے رخصت ہونے کے بعد اکیلا بیٹھا ہوا تھا۔
پھر آکر بھلا نے منامیم کو مخاطب کرتے ہوئے پوچھا اب بستی کے سرکار میں
بستی اور بھلا کی ایک بات کہتا چھتا ہوں۔ اگر تم بستی دو تو میں اندر آؤں۔ اس
نے اپنی جگہ سے اٹھتے ہوئے جی قراضی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا۔

میرے بڑے اگر تم کوئی ایسی گفتگو کرنا چاہتے ہو جس میں میری بستی اور
تو پھر جس اور داخل ہونے کے لئے مجھ سے اجازت لینے کی ضرورت نہیں
میرے سامنے مشورہ اور کو کیا کہنا چاہتے ہو۔ بھلا آگے بھلا منامیم کے سامنے
سے مخاطب کرتے کہنے لگا۔

نہی! یہ مت پوچھنا کہ میں وہ ہوں؟ میرا نام کیا ہے؟ اور کہیں سے آیا ہوں؟
وہ ان میں یہ بات غلط کہ میں میرے تیرے حوا میں سے آیا ہوں۔ تیری بھلا
ہو چھتا ہوں۔ منامیم جی جیو سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا۔ کیا کہنا
ہو۔ اس پر بھلا کہنے لگا۔

جو منامیم ہمارے دونوں دوست اسوں اور پراش تمہارا یہاں سے اٹھ کر
میں صاف گفتگو کرتے جا رہے تھے۔ اس وقت وہ دونوں پراش کے دوا میں خاتمے میں
اس کی گفتگو کا موضوع بستی کی حسین اور خوبصورت لڑکیاں تھیں۔
یہ مشورہ کیا ہے کہ جب تک منامیم زندہ ہے اس وقت تک وہ عریہ اور بھلا
میں کر سکتے۔ خدا ان دونوں نے ہاتھ مل کر یہ فیصلہ کیا ہے کہ جس قتل کر کے
ہمارا جاننے اس طرح وہ دونوں مل کر عریہ اور بھلا کو حاصل کریں۔ یہاں

تک کہ تم کیا کرنا چاہتے ہو۔ جواب میں یوسف نے کچھ سوچا پھر کہے لگے۔
 پھر میرے دونوں صاحبزادے تم سے یہ کہنا چاہتا تھا کہ تمہارا تیسرا دوست اور اس
 دار منانم تم دونوں کے خلاف ایک سازش تیار کر رہا ہے۔ اصل میں وہ بہتی کی
 ان دونوں بھٹیوں عزیز اور بھلا کو اپنے حرم میں داخل کرنا چاہتا ہے۔ تمہاری
 اس وجہ سے کہ ایسا نہیں کر سکتا لہذا اس نے تیرے روبرو ہے کہ تم دونوں کو قتل کر کے
 سے مٹا دے۔ یہاں تک کہنے کے بعد یوسف پھر پیسے سری قتل کو حرکت میں لاتے
 اس میں اور یوسف کی ایک طرح سے دلدور ہوا اور ان دونوں کے دس میں منانیم کے
 اس سے کہ اور غصہ پیدا کر دو۔

یوسف اور اس کے سری قتل سے اسوں اور یوسف دونوں کی حالت بدل کر رہ گئی
 ان کے چہرے غصے میں لال سرخ ہو چکے تھے۔ پھر اسوں بولا اور یوسف
 نے اس سے کہنے لگے۔

یہ ہمارے بھائی مہملہ! جو کچھ تم نے کہا ہے اگر سچ ہے تو قتل اس کے منانیم
 کے خاتمے میں اور یوسف اس کے حرکت میں آئے سے پہلے ہی اس کا غصہ لگت
 تھا۔ جو یوسف اسوں صاحبزادے یوسف اور یوسف ان دونوں کو مخاطب رہے کہنے لگے۔ سو
 ان صاحبزادے منانیم کے خاتمے میں تم دونوں کا فائدہ اور بھلائی سے اس نے کہ منانیم
 اس میں کہ ختم کر دیتے ہو تو عزیز اور بھلا کے سب سے میں تم دونوں کی راہیں بالکل
 اور بھلا اور اس میں کہ منانیم کے خاتمے کے بعد تم سے ایک عزیز و اپنے میں
 اور دوسرا بھلا کا نام بن جائے اس طرح تم دونوں کی ایک دینہ خواہش پوری ہو
 گی۔ ایک میں تک کہے پتا تھا کہ ایسا ہو گا۔ اس نے کہ اب پر اس دیو پھر ایسا
 نہ کر سکتی کی۔ کہنے لگی۔ یوسف سنبھل۔ منانیم اپنے کچھ ساتھیوں سے ساتھ
 یوسف کا رخ کر رہا ہے۔ وہ ضرور اس پر حملہ آور ہو گا لہذا تو ایک طرف ہو چکے
 اس کے بعد جب ایسا نہ ہو گا اس قسم یا تو یوسف اپنی جگہ پر اٹھ کر رہا اور
 یوسف میرے ساتھیوں کو تمہاری بھلائی اور بہتی کی بات سننے میں سے تم دونوں
 کی ہے۔ اب تم دونوں اپنی تیاری کرو۔ مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں منانیم اپنے
 ساتھ تم پر حملہ آور نہ ہو جائے۔ اس پر یوسف اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا اور
 اپنے میرے ساتھیوں کو قتل کیا۔ منانیم کے کہنے سے پہلے ہی پہلے ہم اپنی
 جیتے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی یوسف وہیں سے نکل گیا۔

یوسف کے ہاں سے نکل کر یوسف بہتی کے اس محلے میں جس قدر یوسف اور اسوں

تک کہنے کے بعد یوسف اپنی سری قتل کو حرکت میں لایا اور منانیم کے خیمے کے اور
 اور یوسف کے خلاف اس نے غیبت کی اور غصہ پیدا کرنے کا عمل کیا۔

اس صورت حال میں منانیم کا چہرہ غصے اور غصہ کی میں سرخ ہو گیا تھا۔
 ہوئے یوسف کی طرف دیکھ کر کہنے لگے۔ دیکھو بھائی! جو کچھ تم نے کہا ہے اگر یہ
 یقین حال میں اس اسوں اور یوسف کی گردنیں کٹ دیاں گے اس پر یوسف پھر
 تو ایسا کرے تو اس میں تیری ہی بھڑی ہے۔ اس لئے کہ اسوں اور یوسف کو اگر تو
 ہے تو پھر عزیز اور بھلا کا کیا مالک اور وارث بن سکتا ہے۔ اگر تجھے میری بات پر
 ہو تو اپنے کچھ ساتھی لے اور یوسف کی حوالی کی طرف چل پھر دیکھتا وہیں یوسف
 دونوں مل کر تیرے خلاف سازشیں کرنے میں مصروف ہیں اور انہوں نے یوسف ہمارے
 غصے کو بھی اپنے ساتھ ملا رکھا ہے جس نے ان دونوں عزیز اور بھلا کے یہاں
 کیرش کے ساتھ قیام کر رکھا ہے۔ اور یہ یوسف وہی شخص ہے جس نے ایک بار
 علاوہ اسوں اور یوسف کے ساتھ بھی شکار کیا تھا۔ منانیم اور زیادہ برہمی کا اظہار کرت
 کہنے لگا اگر یہ معاملہ ہے تو اسوں اور یوسف دونوں میرے ہاتھوں سے ہی نہیں بلکہ
 ابھی ان کی طرف جاؤ ہوں اور دیکھتا ہوں کہ وہ کیسے مجھ سے بچتے ہیں۔ اس پر یوسف
 بولا۔ دیکھ منانیم! میرے بعد تیرے خیر خود کی حیثیت سے میں تمہیں نصیحت کرتا
 اکیلے مت جاؤ۔ اپنے چند ساتھی ساتھ لے کر جاؤ۔ اس لئے کہ اگر اسوں اور یوسف
 حملہ کر دیا تو اس طرح تمہاری جلی بھی خطرے میں پڑ سکتی ہے۔ اس پر منانیم اپنی
 اٹھتا ہوا ہوا۔ نہیں۔ میں تمہاری نصیحت پر عمل کروں گا۔ اپنے کچھ ساتھی ساتھ
 جلاں لگے اور اس اسوں اور یوسف کو قتل کر کے وہیں لگے یوسف اپنی جگہ سے اٹھا
 لگے تمہاری بھڑی اور بھلائی کے لئے میں جو کچھ کہنا چاہتا تھا کہ وہ اب میں رہا
 ہوں۔ اس کے ساتھ ہی منانیم کی طرف سے کسی جواب کا انتظار کئے بغیر یوسف
 وہاں خاتمے سے نکل گیا۔

منانیم کی حوالی سے تھوڑی دور جانے کے بعد یوسف نے پھر اپنے سری قتل
 حرکت میں آئے ہوئے اپنی اصل شکل و صورت اختیار کی اس کے بعد وہ یوسف کی حوالی
 وہاں خانے میں داخل ہوا۔ اس کے کہنے پر اس خانے میں یوسف اور اسوں کی
 کر رہے تھے۔ یوسف کے پڑا ہوا اسوں اور یوسف کے کہنے جھپٹے ہوئے بولا۔
 صاحبزادے! مجھے اتنے میں کچھ دیر ہو گئی۔ اس کے لئے میں معذرت خواہ ہوں۔ جواب میں
 پوچھنے لگے۔ اگر تو ہمارے ساتھ ہر روز ہی آ کر چاہتا ہے تو تمہاری حیرت خواہی کو چھٹ

مانے میں اکیس بیٹے ہوئے تھے تو ایک نے یوسف کی گردن پر بس دیا۔ نکل اس کے
 اس نکل کرنے کے بعد کچھ کئی یوسف نے پسے ہی اسے چھلپ کیا اور چھلپ
 لیا اس سے پہلے تو نے اطلاع کی تھی کہ ہمیں حبش کی دلوں میں عزیہ اور
 نہ یوں سے قتل ہونے کے بعد ایک ہی قسم کے لئے تیار رہنا چاہئے۔ کہ تم جگہ کی
 ان قسم کھانے اور کس جگہ ہے اس پر ایسا مکرانی کھکھلاتی ہوئی آواز میں بیٹے

یوسف میرے حبیب! ایک بات کہنے کے لئے تو ابھی میں نے تمہی گردن پر بس دیا
 وہاں اب اٹھانے کے اس طائفے سے صحرا۔ عرب کی طرف کوچ کر۔ اس پر
 ایک طرف سے چوتھے ہوئے پوچھا۔ بیٹا یہ صحرائے عرب کے اندر کیا قسم اٹھ
 ہے۔ یا وہاں عزادیں نے کسی نے نور چاک میں کی ابتدا کر دی ہے۔ اس پر
 بوجھ پڑے گئے تھے۔

یوسف میں کی ابتدا ہوئی نہیں بلکہ بہت جلد ہونے میں ہے۔ یوسف بولا۔ جو کچھ تم
 ہو نکل کر کہو۔ اس کے جواب میں ایسا کہہ رہی تھی۔

صحرا۔ صحرائے عرب سے انسانی گروہ کا ایک طوفان اٹھائیں لیتا ہوا تھا ہے اور
 یہ وہاں کا رہا ہے۔ اس انسانی گروہ کا عزم اور ارادہ ہے کہ وہ عربین کو
 اپنے اند سے جلتا داکر خوار قتل کریں گے۔ ایک کے اس انکشاف پر یوسف نے
 دہرہ پوچھنے لگا۔

واسطی سے کہو۔ صحرائے عرب سے ایسے والے انسانوں کا گروہ کیا ہے اور
 تمہیں پتہ چلنا چاہئے۔ اس پر ایک اشارہ کیا۔

صحرا۔ عرب سے ایسے والے انسانوں کا گروہ عرب کے مختلف قبائل پر مشتمل ہے
 میں داتا تو گت سو دہائی سے مسلسل رہتا ہوں اور جو دہائی کے ایک دہائی
 کا سردار میرین واسطی اس نسل گروہ کی سرداری اور سرکردگی کر رہا ہے۔
 اس دہائی تو گت سو دہائی کے دہائی قبیلے عداوت سے ہی تعلق رکھتے ہیں۔ میر
 ان لوگوں میں انسانوں کا یہ گروہ عربی پتہ کرنا چاہتا ہے یہ لوگ پوری طرح
 اس سے مسلح ہیں اور اس کے پاس سواری کے لئے لوٹ گھوڑے اور گنا بھی
 اپنے ساتھ رسد اور تک کا مسلح بھی وافر مقدار میں جمع کر رکھا ہے۔ اور
 میں رکھتے ہیں کہ انہی دہائی واسطی سے ہے جو وہ چاروں طرف لوٹ مار کا
 اپنے لئے مزید رسد اور تک کا مسلح حاصل کر سکتے ہیں۔ لیکن اس انسانی

کے رشتہ دار تھے انہیں اطلاع کرنے لگا کہ منانیم یروش اور اموں پر حملہ آور ہوا ہے۔
 لہذا اس کی حفاظت کا سہل کریں۔ میں اسی موقع پر منانیم اپنے ساتھیوں کے ساتھ یروش
 حویلی میں داخل ہوا۔ اموں اور یروش کو دیکھتے ہی وہ برہم ہوا اور کہنے لگا میں
 صورت تم دلوں کی خواہش کو قنایاں نہ ہے وہاں تک اس پر اموں نے سیدھے
 اظہار کرتے ہوئے کہا۔

اس منانیم نے کہنے سے بھی بدتر جہت ہو ہے۔ کہ میں اپنے ساتھی اپنے مالک
 کو ہم بدلتا ہے اور پاؤں پھانسا ہے تو نے نہ تک حواس سے بھی بدتر مصلحت یہ ہے کہ
 اور یروش ہر صورت میں قتل کرے وہیں گے۔ میرے قتل کے بعد ہی ہم عرب
 کے مالک بن سکتے ہیں۔

منانیم کو جو باتیں یوسف نے سمجھ لی تھیں اس کی اس جھگڑے سے میں
 یقین ہو گیا۔ لہذا اس کے جو ساتھی تھے انہیں اس دلوں پر حملہ آور ہونے کا مشورہ
 تھا۔ منانیم کا اشارہ ملنے ہی اس کے ساتھیوں نے اپنی گواراں سوت آگے بڑھا دی
 اور یروش پر انہوں نے حملہ کر دیا۔ اس اور یروش نے پناہ مانگ کر پناہ مانگی وہاں
 اور منانیم کے ساتھیوں نے انہوں کے لئے دروازوں کی کھولیں کھول دی تھیں
 یوں ہی منانیم نے اپنی اس اور یروش کا ماتر کر کے کے بعد فارغ ہوئے۔
 اور یوسف کے اہمیت کرے یہ اموں اور یروش کے مسلح رشتہ دار وہاں داخل
 جب اموں نے اٹھنا کہ منانیم کے ساتھیوں نے اموں اور یروش کو قتل کر دیا۔
 سارے منانیم اور اس کے ساتھیوں پر حملہ آور ہوئے اور بڑے عواراں اندر
 نے منانیم سے ساتھ ساتھ اس کے سارے ساتھیوں کی بھی گردنیں کٹ کر رکھ دیں۔



منانیم اس کے ساتھیوں اموں اور یروش کے قتل کے بعد چند روز بعد
 اندر عداوت اور دشمنی کی حد پہنچی رہن چار لوگوں نے باہر مل بیٹھ کر انہیں میں
 عداوت۔ اس مسلح قبیلے کے چند ہی روز بعد ان کی شادی کر دی گئی۔ وہاں
 اجڑا کے ساتھ کر دی گئی۔ یہ وہاں سے ساتھ اپنے ہی باپ سے یہاں رہا
 کہ لی قبیلہ جب کہ انہی اپنی بیوی بچہ کے ساتھ حبش کے ہی مستقل طور پر
 گیا تھا۔

عرب اور بچہ کی شادی کے دس روز بعد اس وقت یوسف اور یروش

کاگر وہ کہتا ہے تو اس کی سلامتی اور اس کی سرکردگی میں جو خوفناک عروج کاگر وہ
 اس طرف سے رہا ہے وہ اس کی طرف سے کے بجائے واپس جانے کے لئے منتشر ہو
 گا۔ لہذا یہ جاسوسی حیرتیں وائیل اور اس کے بیٹے اور بیٹی کو قتل کرنے کی کوشش
 کرتے ہیں۔ یہ ایرانی جاسوسی ایجنسی کافی دور ہیں۔ اور تم اور کیرش اس سے پیسے ہی حیرتیں
 ہیں۔ پس کچھ کر اس کی حفاظت کا سہل کر سکتے ہو۔ میں نہیں چاہتی کہ بحریں کی
 جاننے والے یہ عرب ایروں کے باشندہ ہر طرف سے کسی تکلیف کسی نصرت میں

لو پوچھا عروج کا وہ گرہ جس میں رہتا ہے۔ لوگ عہد انیس کے ہیں اس کی
 میں میں جس میں بتا چکی ہوں کہ حیرتیں وائیل کا رہا ہے۔ اس حیرتیں وائیل کا
 رہا ہے جس کا نام محبوب میں حیرتیں وائیل میں جس کا نام حیرت میں ہے۔
 لہذا وہ عروج پھانک کر اس کی قتل کر رہا ہے تو اس کے یہ اثرات ہیں کہ وہ
 اس طرف سے جاننے والے عروج کے قدم رت جائیں گے اور وہ اس کی طرف
 سے نہیں چلتی کہ خوفناک ایرانی جاسوسی اس کی قتل کا خواہش کے بحریں کی طرف
 سے عروج کے قدم مدد دیں۔ لہذا تم کیرش حیرت میں آؤ اور بحریں کی طرف
 سے عروج کے اس گرہ میں شامل ہو کر ہر طرف سے جو خطرات حیرتیں
 لئے اٹھ رہے ہیں اسے اٹھ کر اور دوسرے مل کر اس کی قتل کی حفاظت کا انتظام

وہ میں جس میں یہ بھی بتاتی ہوں کہ ایرانی کے باشندہ ہر طرف سے حمل اپنے خوفناک
 میں وائیل اس کے بیٹے اور اس کی بیٹی وائیل کے لئے روانہ کئے ہیں وہیں
 میں وائیل کشتیوں اور جہازوں میں سوار کرتے ہیں۔ یہ خطرات بحریں کی طرف
 سے ہے۔ جو بحریں کی حفاظت کرتے ہیں۔ یہاں کاگر وہ جب حیرتیں وائیل سے اسے
 سوار کے کمرے آئے گا تو سوار کے کمرے وہی حیرتیں وائیل کی مدد کر
 گا۔ اور عروج کا یہ گرہ کسی طرف سے سوار ہر طرف سے بحریں میں داخل ہونے

جو وہاں میں جس میں یہ بھی بتاتی ہیں کہ بحریں اس وقت چھ جہازوں میں مشغول
 ہیں۔ اس کا یہ نام اس ہے جس چھ جہازوں میں یہ سر زمین مشغول ہے اس میں
 ہے۔ اس کا نام بحریں اور دوسرے کا نام اس کا نام ہے۔ اس کا نام اس کا نام ہے۔
 میں اور پانچویں کا نام اس کا نام ہے۔

گر وہ کے لئے چھ خطرات بھی متلا رہے ہیں۔ اس پر پوچھتے فوراً پوچھو
 ایسا پہلے یہ بتاؤ کہ یہ انتہائی گرہ جس کا تعلق ترسیل عروج کے قبیلے میں
 سے ہے اور جس کی سلامتی حیرتیں وائیل کر رہا ہے کون کر۔ بحریں پر قبضہ کر رہا ہے
 اور یہ ان کے لئے اس سے خطرات سر اٹھا رہے ہیں۔ اس پر ایسا کہنے لگی۔ پوچھ
 کا خیال ہے کہ بحریں بیلادی طور پر ان کا علاقہ ہے اور انہوں نے اس پر قبضہ کر رہا ہے
 لہذا وہ بحریں کو انہوں سے واپس لینا چاہتے ہیں۔

بحریں پر حملہ آور ہونے اور اس پر قبضہ کرنے کے لئے عروج کے پاس اپنے
 درجہ بھی ہے اور وہ یہ کہ بحریں عروج کی سر زمین خیال کی جاتی ہے۔ اس کے
 میں بمانی اور کافی تعداد میں ساتی لگتے ہیں۔ ہر وقت پانچ سو کشتیاں بحریں کے ساحل
 ساتھ ساتھ ساتی تلاش کرتے ہیں سرگردی رہتی ہیں۔ اور یہ ساتی دیا کے سب سے
 قریبی اور محبوب خیال کئے جاتے ہیں۔ ان ساتیوں سے ایرانی کی حکمت عملی کا
 ہے۔ لہذا عرب ان قریبی ساتیوں کی وجہ سے بھی بحریں کو اپنے قبضے میں آگیا ہے۔
 یہاں تک کہ اس کے بعد ایسا سب خاموش ہوئی تو پوچھ دیا۔

تم نے کہا ہے کہ عروج کا جو گرہ بحریں وائیل اور ہونے کے لئے پیش
 ہے اس کے لئے خطرات بھی متلا رہے ہیں۔ کیا تم بتا سکتی ہو۔ عروج کے اس
 لئے کئی اور گرہ سے خطرات اٹھنے کے اندیشے ہیں۔ اس پر ایسا ہوں اور کہ
 ان حملہ آور عروج کے لئے خطرات ایرانی کی حکمت عملی کی طرف سے اٹھ رہے ہیں۔
 ایرانی میں غریبی کی دست برداری کے بعد اس کا بیٹا ہر دو گرہ ایرانی کا باشندہ ہے۔
 وہ تم کو ایک عروج باشندہ ہے اس سے ملک میں بدل و مصاف۔ لئے ایک وائیل
 ہے جس شخص پر وہی علم و حکم ہوتا ہے وہ بلا خوف و لرزہ رہا ہے۔ اور وہ
 ہے۔ عروج کا ملک اپنی شکایت باشندہ کے حضور پیش کرتے ہیں۔ اور مصاف
 ہیں۔ ہر مل پر یہ ہر مل کو کو حوصلہ جاننے کے لئے اپنی پارٹی کو ششیں آ رہا ہے۔
 لہذا وہ اس پھانک کر بحریں پر قبضہ کر لیں۔

بحریں پر حملہ آور ہونے والے اس عروج کو روکنے کے لئے ہر مل سے اپنے
 ہال چلی ہے۔ وہ یہ کہ اس نے اپنے کچھ انتہائی خوفناک جسم کے حواس بحریں
 پر جانے والے عروج کے اس گرہ کی طرف روانہ کئے ہیں۔ ہر مل کے یہ خوفناک
 کی طرف جاننے والے عروج کے سلام حیرتیں وائیل اس سے بیٹے محبوب میں
 حیرتیں حیرت پر حملہ آور ہو کر ان کی قتل کا خواہش کریں گے۔ ہر مل کا خیال ہے

کئے ہو۔ ہر حال تمہارا اندازہ درست ہے۔ ہم بحرین پر ہی حملہ آور ہونے کے لئے
اور ہمارے ارادے یہ ہیں کہ ہم برصورت میں ایران کے بادشاہ ہرمز کے لشکر کو
بحرین پر قابض ہو کر دیں گے۔ اس عرب فوجوں کی یہ گفتگو سن کر یونان
بحرین کی بجلی مسکراہٹ میں اسے قاطب کر کے کہنے لگا۔

یہ میرے بھائی! میں تمہارے رئیس تمہارے سپہ سالار میرین وکیل سے ملتا
ہوں۔ یہ تم اس کے جیسے تک میری رہائی کر دو گے۔ اس پر وہ عرب لوگوں حرا اور
اس سے لگا لیاں تھیں۔ قہرلوں میرے پیچھے آؤ میں تمہیں اپنے سردار اور سپہ سالار
یہ تک لے جاتا ہوں۔ یونان اور کیرش پپ پاپ اس عرب لڑاکا کے پیچھے ہو
گئے۔

میرین ویر بعد وہ عرب لوگوں آؤٹ کی لٹل سے بے ہوئے ایک بہت بڑے
کے جیسے سے سامنے رکا۔ پھر وہ یونان کی طرف بچتے ہوئے گئے۔ دیکھ اسکی یہ
میرین وکیل کا خیال ہے۔ جسے کے سامنے جو وہ کھڑے ہیں ان سے
وہ تمہیں میرین وکیل سے مل دیں گے۔ اس نے ساتھ ہی وہ عرب لڑاکا
یہ کیا تھا۔ یونان آگے بڑھا اور جسے کے ردازے پر وہ ویسے والے پیرا دونوں میں
ایک کو قاطب کر کے کہنے لگا۔

یہ میرین وکیل! میں تمہارے سپہ سالار اور سردار میرین وکیل سے ملنا چاہتا
ہوں۔ اس نے کہ میرین وکیل حرکت ہیں جس میں اس کی بڑی دھمکی کے قاتل سے
اس نے پناہ لی۔ تمہارے پیرا اور ہاتھ کے اشارے سے اسے گتے لگا تم نہیں رکھ
میرین وکیل اپنے سالار کو بتا دیں۔ اس کے ساتھ ہی وہ حفاظت خیمے میں گھس گیا۔
میرین وکیل ویر بعد وہ حفاظت خیمے پر آیا اور یونان کو قاطب کرتے ہوئے کہنے لگا۔ دیکھ
میرین وکیل! اپنے سالار میرین وکیل سے ملنا چاہتے ہو۔ میرین وکیل نے اس پیرا اور کاشکریہ
نہ تو پھر اس سے ملنا چاہتے ہو جاکے کہ دو۔ یونان نے اس پیرا اور کاشکریہ
بحرین کیرش کے ساتھ خیمے میں داخل ہو گیا۔

جیسے میں داخل ہوتے ہوئے یونان نے اندر دیکھا کہ وہ بہت بڑا شہر تھا۔ لہذا خیر
نہ اندر چلا۔ لگا کر فی کمروں میں تبدیلی کر دیا گیا تھا۔ سامنے والے کمرے میں
میرین وکیل اپنے بیٹے اور بیٹی کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ یونان کمرے میں داخل
ہوئے۔ دیکھ کہ کمرے میں کچھوروں کے پتوں سے بنی ہوئی چٹائی بچھی تھی۔ اور

یونان اگر تم ہرمز کے روانہ کردہ خونخوار جاسوسوں سے میرین وکیل! میں
عجب میں میرین وکیل کی بیٹی حرم بہت میرین وکیل کی حفاظت کر دو جو ایرانی لشکر میں پہنچ
کی راہ روک چاہتا ہے میرین وکیل میں یہ خونخوار عرب اس ایرانی لشکر کو ہر تین گھنٹے
میں گلاب ہو جائیں گے۔ اگر ایسا ہوا تو کوئی حالات اس عربوں کو بحرین میں داخل
سے روک نہیں سکتی۔ میرین وکیل میں اب تم دونوں عربوں کے اس گروہ کی طرف
کرد۔ اپنے سری قوتوں کو حرکت میں لانا میں بھی تمہارے ساتھ ہوں۔ اور اس
تمہاری رہنمائی کرتی ہوں۔ ایلیا کے کہنے پر یونان اور کیرش دونوں اپنی سری قوتوں
حرکت میں لائے۔ اس کے بعد وہ کوچ کر گئے۔

تھوڑی سی دیر بعد یونان اور کیرش صحرائے عرب میں ایک ایک جگہ ٹھہر
جہاں ان کے سامنے در در تک مختلف رنگوں کے خیمے ہی جیسے دکھائی دیتے تھے۔
وہاں تراوٹ کی لٹل کے سنے ہوئے تھے۔ ایک ملک کھڑے ہو کر یونان اور کیرش
ویر تک حد اٹھ پھیلے ہوئے ان خیموں کے شر کو بڑھتے ہوئے دیکھتے رہے۔ اس
ایلیا نے یونان کی گمان پر اس پر وہ اسے قاطب کرتے ہوئے گئی۔

یونان! یہ جو تم اپنے سامنے در در تک پھیلے ہوئے جیسے پتے ہے ہو۔ یہ
وہی گروہ ہے جو اپنے سردار میرین وکیل کی سرکردگی میں بحرین پر حملہ آور ہوئے
چوٹ قوی کر رہا ہے۔ تم ایسا کہہ لشکر میں سے ہوتے ہوئے میرین وکیل نے
طرف چلا۔ ایران کے بادشاہ ہرمز نے جو اس نے خلاف اپنے جاسوس صحیح رہا
ہے اسے اس نے آگے رلے اس کی بھر دہی حاصل کر دی۔ اور میرین وکیل اس کے
اس کے بیٹے کی حفاظت کے سنے تم لشکر کے اندر ہی قیام رکھو۔ دیکھو آگے کہ
مردار ہوئی ہے۔ یہ تو ایسا کا بادشاہ ہرمز عربوں کے اس گروہ پر حملہ آور ہو کر
ہمگے گا۔ یہ خونخوار اور جنگجو عرب ہرمز کو شکست دے کر عربوں پر قبضہ کر لیں
ہر حال دونوں میں سے کوئی۔ کوئی ملوث ہو کر ہی رہتا ہے۔ اب تم جانو اور میرین
کے خیمے کی طرف بڑھو۔ اس کے ساتھ ہی ایلیا کا سامنے آتی ہوئی یونان نے
ٹپٹا ہو گئی۔

ایلیا کے جانے کے بعد یونان اور کیرش خیموں کے اس شہر میں داخل ہوئے۔
ایک فوجوں کو یونان نے قاطب کرتے ہوئے پانچلہ میرین وکیل ان میں گھس پانچلہ
عربوں کا وہ گروہ ہے جو بحرین پر حملہ آور ہوئے کے لئے نکلا ہے۔ اس پر وہ عرب
حوشی اور فراہی کا مظاہرہ کرتے ہوئے گئے۔ لگا تم دونوں ہمارے اس گروہ میں

ساتھ میرین وائل میں ہوا تھا۔ اس کے دائیں طرف اس کا بیٹا محبوب بن میرین
طرف اس کی بیٹی حرم بنت میرین بھی ہوئی تھی۔ کمرے میں داخل ہونے کے بعد
نے میرین وائل کو مخاطب کرتے ہوئے کہا شروع کیا۔

اگر میں غلطی پر نہیں تو میں اس وقت عروں کے سردار اور سپہ سالار میرین
کے سامنے کھڑا ہوں۔ اس پر میرین وائل مسکراتے ہوئے کہے گا۔ ابھی تم
دوست ہے۔ میں ہی میرین وائل ہوں۔ میرے دائیں طرف یہ میرا بیٹا محبوب
ہے اور بائیں طرف میری بیٹی حرم بنت میرین ہے۔ میرا پروردگار مجھے بتا رہا تھا کہ تم
بات مجھ سے کرنا چاہتے ہو اس میں میری ہجرت اور بھلائی ہو۔ کوئی نیا مٹا چاہتے ہو
کچھ کہنے سے پہلے تم یہاں آتے آ کر میرے سامنے قریب بیٹھ جاؤ۔ اس پر وہ
بچا اور کیرش کے ساتھ میرین وائل کے سامنے بیٹھ گیا۔ میرین وائل بکھ
دولوں کو بڑے غور سے دیکھتا رہا۔ اس واقع پر اس نے اپنی بیٹی حرم بنت میرین کے
بکھ کہا۔ جسے اس نے حرم بنت میرین کہے۔ اس سے بھلی ہوئی ایک ہفتہ کر کے لی طرف
گئی۔ میرین وائل قہقہوں اور ہنس بولنا شروع کیا اور کیرش دوہل کا وہ لیتا رہا۔ اس
حرم بنت میرین سے اس کے ساتھ میں ہوئی ایک چوٹی سہاوی تھی۔ جس میں
اس بچہ ہوا تھا۔ اور وہ حال میں نے اپنے ہاتھ میں پکڑے ہوئے تھے۔ چہ پارہ
کے اس سے اس پر اور پھر چھوٹی سی ایک ہفتی میں اس سے رہ کر
کیرش کو پیش ہے۔ یونان اور کیرش نے گھاس لے لے۔ انار اس پیسے کے
واپس کرتے ہوئے حرم بنت میرین کا غریب ہاں اس پر حرم سے یہ نے سراج
گھاس اور ہفتی ایک طرف رہا۔ پھر وہ اسی جگہ بیٹھ گئی جہاں سے میں
اس کے پیچھے کے بعد اس کا پ میرین وائل ہوا اور یونان کو مخاطب کرتے ہوئے
ابھی اب ہو تم ہو؟ ماں سے تم ہو؟ مجھ سے کیا مٹا چاہتے ہو؟

سب کچھ بتانے سے پہلے یہ سو۔ تم دونوں کے ہاں یا میں؟ اور میرین وائل
رشتہ ہے۔ اس سوال پر یونان سے جیہب سے شش بٹ کے عالم میں کیرش کی طرف
اس موقع کیرش نے اس کی مشکل حل کر دی۔ وہ خود ہی میرین وائل کو مخاطب
کہنے لگی۔

دیکھ سردار! ہم دونوں کو یادی ہیں۔ میرا نام کیرش ہے اور میرے شو
یونان سے اب ہو کچھ تم پر چھنا چاہتے ہو اس کا جواب میرا شو ہی نہیں دے گا
پر میرین وائل ہوا اور یونان کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

بیب کہ مجھے پتہ چل گیا ہے کہ تمہارا یونان ہے اور تمہاری بیوی کا نام کیرش
ہو۔ دونوں کی بات کرنا چاہتے ہو جس میں میری بھلائی ہے۔ اس پر یونان ہوا اور
نے میرین وائل کو مخاطب کرتے ہوئے کہا رہا تھا۔

میرین وائل اگر میں یہ کہوں کہ میں اور میرین یہ ساتھی کیرش دونوں ہی کچھ
موت قوتوں کے مالک ہیں تو کیا تم تیوں اس پر اصرار کرو گے۔ اس پر میرین
نے بیٹی حرم بنت میرین سے حرم سے یونان کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔ ابھی اکل کر
کہ تم کیا کرنا چاہتے ہو۔

یونان کہنے لگا۔ میں تم تیوں سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ میں اور میری یہ
کچھ باوقی الفطرت قوتیں اپنے ساتھ رکھتے ہیں۔ یہی قوتوں کے درپے ہمیں پتہ
کہ اس کا بدشاہ ہر ماہ اپنے چند خواہار ماسوس کے درپے تم تیوں کو قتل کرنا
ہو۔ اس کے بدشاہ ہر ماہ کو خبر ہو چکی ہے کہ تم اب بہت بڑے لشکر کے ساتھ
آمد کرو ہو کر بحرین کو اور انجلا سے چین لیتا چاہتے ہو۔

یونان سب سے پہلے یہ چاہتا ہے کہ ہمیں تمہارے بیٹے اور بیٹی کو جاک کر دو
اور تم تیوں کی بدکت کے بعد وہ توقع رکھتا ہے کہ وہ لشکر تمہارے ساتھ بحرین کی
میں وہاں ہے وہ وہی بدشاہ ہو کر واپس چلا جائے گا۔ اور اگر یہ لشکر واپس نہ گیا تو
یونان لشکر تمہارے لشکر کی اور دیکھنے کے لئے سمندر کے کنارے کھڑا کرے گا تاکہ
اس کے ساتھ جنگ کرے۔ اور ہمیں بحرین کی طرف بڑھنے سے روک دے۔ پر یہ
آمد ہو گا۔ اس کا پتہ اقدم کی ہے کہ تم تیوں کو قتل کرواے اور اس کے
خواہار ماسوس رات کی تاریکی میں کسی وقت تم پر حملہ آور ہو کر تم تیوں کا
لے کی کوشش کریں گے۔

یونان جب خاموش ہوا اس پر میرین وائل کا بیٹا محبوب بن میرین ہوا اور یونان کو
کہنے لگا۔

یونان! جیسا کہ تو بتا رہا ہے کہ تمہارے اور میری بیوی کے پاس باوقی الفطرت
قوتیں ہیں تو میں قوتوں کی مدد سے ہمیں یہ پتہ چلا ہے کہ ہر ماہ اپنے خواہار ماسوس
پتہ ہم تیوں کا خاتمہ کرنا چاہتا ہے کیا اس کی قوتوں کے درپے تم یہ نہیں جان سکتے
ہو کہ اب اور کس وقت ہم پر حملہ آور ہوں گے تاکہ ان سے ہم اپنا دفاع کر
سکے۔ یونان ہوا اور کہے لگا دیکھ ابن میرین نہ صرف یہ کہ ہمیں پتہ چلا ہوں کہ
خواہار ماسوس تم پر کب اور کس وقت حملہ آور ہوں گے بلکہ اس سے تم تیوں کے

دفاع اور حفاظت کا کام بھی سرانجام دے سکتا ہوں۔ پوٹائف کے اس جواب پر میریجہ نے تہنیتی انداز میں اس کی طرف دیکھ رہی تھی۔ میریجہ کی داخل کی آنکھوں میں پوٹائف کے اس جواب سے ایک چمک پیدا ہوئی تھی مگر میریجہ کی داخل بول اور پوٹائف کا جواب کر کے کہنے لگا۔

میں یہاں ابھی! اگر تو یہ بتا سکتا ہے کہ وہ خونخوار جاسوس کب حملہ آور ہو گا اور اگر تو ان سے ہماری حفاظت بھی کر سکتا ہے۔ تو پھر تیری حیثیت میرے لشکر میں دعوٰی صماں ایک محترم اور قابل عزت رفیق کی سی ہو گی۔ یہ تو بتا تیرا اور تیری تعلیق کن سر زمینوں سے ہے۔ اس پر پوٹائف بولا اور کہنے لگا۔ دیکھ سردار! زمین خدا کی ہے۔ مشرق سے مغرب، صوبہ سے شہل تک زمین کے اوپر پھیلے ہوئے ہیں۔ سمندر اور زمین کا وہ دانک ہے۔ میں یہاں دلوں پر تک افقِ عظمت قوتوں کے، لہذا ہم ایک جگہ ٹھہر کر زندگی بسر نہیں کر سکتے۔ میں ہوں جالو کہ یہ زندگی کا بارواں ہوا ہے۔ آج یہاں کل والہ۔ اس بھری یہ زندگی کا کارواں چلتا جا رہا ہے۔ اور آج رہے گا۔ پوٹائف کے اس گول منہ جواب سے میریجہ کی داخل مطمئن ہو گیا تھا۔ اس نے کچھ سوچا پھر وہ اپنے سامنے پلٹے ہوئے کہنے لگا۔

دیکھو پوٹائف! اب جب کہ تو اپنی گفتگو اپنی باتوں سے یہ ثابت کر چکا ہے کہ دلوں میں جیوتی ہمارے لئے ہمارے قاتلے کی بات کرنا چاہتے ہو اور یہ کہ وہ خونخوار جاسوس سے تم ہماری حفاظت بھی کر سکتے ہو۔ تو میں تمہیں دعوت دوں کہ تم دلوں میں جیوتی میرے ہی جیسے کے ایک حصے میں قیام کرو۔ اس پر پوٹائف بولا اور لگا دیکھ میرے سردار مجھے اور کیرش کا تمہارے جیسے کے کسی حصے میں قیام کرنے اعتراض تو نہیں۔ پر کیا ایسا ممکن ہیں کہ تمہارے جیسے کے قریب ہی ہمیں ایک جگہ کر دیا جائے۔ جس میں ہم دلوں میں رہیں۔ اور تمہاری حفاظت کا سامنا بھی کریں۔ میریجہ کی داخل بولے غور اور پریشانی کے عالم میں پوٹائف کی طرف دیکھتے ہوئے کہ میرے جیسے میں رہتے ہوئے تم ہم تمہیں کی ہمت حفاظت نہ کر سکو گے؟ اس پر پوٹائف نے اور کہنے لگا۔ اس سے متعلق تم بے فکر رہو۔ میں پہلے ہی تمہیں بتا چکا ہوں کہ میں کیرش دلوں افقِ عظمت قوتوں کے دانک ہیں اگر ہم تمہارے کچھ سے ملیں اور تب بھی ہم ہر وقت پہنچ کر تمہارے دشمنوں سے تمہاری حفاظت کر سکتے ہیں۔ اس پر داخل خوش ہوتا ہوا بولا اور میرے گا اگر یہ معاملہ ہے پھر ابھی اور اسی وقت ایک بہترین خیال میریجہ تم دلوں میں جیوتی کے لئے مینا کیا جائے گا یہ خیال تم دلوں کے افق

کا ہو گا۔ جس میں تم دلوں میں جیوتی رہو گے۔ اس کے ساتھ ہی میریجہ نے اپنے بیٹے محبوب بن میریجہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

میرے بیٹے! میرے جیسے کے دائیں طرف جو خال جگہ ہے وہاں سرخ بنات اور سب سے عمدہ خیمر صوبہ کراؤ اور جب یہ خیمر صوبہ ہو جائے تو پھر آکر مجھے اطلاع کرو۔ میریجہ کی داخل کا یہ حکم پا کر محبوب بن میریجہ وہاں سے اٹھا اور جیسے سے میریجہ کی داخل میریجہ کو پوٹائف کے کہنے لگا۔ میرے باپ میرے دائیں طرف میں نے ایک خیمر صوبہ کراؤ ہے۔ آپ اٹھ کر خیمر دیکھ سکتے ہیں۔ اس پر داخل فوراً اٹھ کھڑا ہوا اور خیمر بھی لکڑے ہو گئے اور حرم بھی اٹھ کر جیوتی ہوئی تھی۔ وہ سب جیسے سے نکل گئے تھے۔

اپنے جیسے کے دائیں طرف آکر پہلے اس جیسے کے چاروں طرف گھوم کر میریجہ نے خیمر دیکھ پھر وہ سب کے ساتھ جیسے میں داخل ہوا۔ خیمر بالکل نیا تھا۔ اور اس پر پہنچائی بچا کر ہتھوڑ کی دوسری سب چیزیں بھی مینا کر دی گئی تھیں۔ جیسے کے بھر میریجہ کی داخل نے پوٹائف کی طرف دیکھتے ہوئے کہ دیکھ یہاں ابھی یہ دلوں میں جیوتی کا ہے۔ تم دلوں میں رہو۔ جیسا کہ تم بتا چکے ہو کہ ہر جگہ خونخوار جاسوس کے در پیچے حملہ آور ہوتا چاہتا ہے۔ اگر یہ حملہ ہوا اور تم دلوں میں نہ ہو تو تمہیں ہی حفاظت کی تو پھر یہ بات اپنے دل پر رکھو کہ تمہاری حیثیت گھوموں میں ابھی ہی ہو گی جیسے اس وقت محبوب بن میریجہ اور بہت میریجہ ہے۔ میریجہ کی داخل میں جیوتی کرام کرو۔ ہر جب وہ ہرگز کے خونخوار جاسوس ہم پر حملہ آور ہونے لگے تو ہمیں ہر وقت اس کی اطلاع کرو۔ اس پر پوٹائف بھی ہلکی مسکراہٹ میں داخل کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔ دیکھ سردار تو فکر مند نہ ہو۔ میں تیری بیٹی اور بیٹی کی خوب حفاظت کروں گا۔ اس کے ساتھ ہی میریجہ کی داخل 'میرے خیمر' کے ساتھ میریجہ کے جیسے کی طرف چلے گئے تھے۔ جب کہ پوٹائف اور کیرش جیسے میں داخل میں بیٹے کراہنے کے راجس کا اہتمام کرتے گئے تھے۔

میریجہ کی داخل میریجہ کے اپنے نے پوٹائف کی گردن پر مس دیا۔ پھر وہ غرضی سے پھر پوٹائف کی داخل کو مخاطب کر کے کہنے لگی۔ پوٹائف اب تک میں تمہاری اور کیرش کی میریجہ کی اور اس کے بیٹے اور بیٹی کی ساری گفتگو سن چکی ہوں۔ تم دلوں نے بہت خوب گفتگو کی ہے۔ اور یہ جو تم دلوں نے اپنے لئے عہدہ خیمر حاصل کر لیا ہے یہ بھی

بچے بچے جیسوں کے چہرے چمک مڑتے ہوئے آگے بڑھے گئے تھے۔ یونانی کی
 نفع پہ ایسا کر رہی تھی۔

میرے کے قریب آکر یونانی رک گیا اور بڑی راز داری میں وہ میری دانتیل کو
 دیکھنے لگا۔ دیکھتے دانتیل کی وہ خیر ہے جس کے اندر وہ چاروں ایرانی
 قیام کر رہا ہے۔ یونانی کے اس اکتشاف پر میرے دانتیل نے اپنے
 اشارہ کیا وہ مخالف اپنے ہاتھوں میں ملتی مشعل اور دانتیل ہاتھوں میں ملتی
 جیسے کے چاروں طرف پھیل گئے تھے۔ اس کے بعد یونانی پھر بولا۔ سردار تو
 اور ان چاروں جاسوسوں کی بے کسی کا قیاس لگے۔ میں نیچے کے دروازے پر جاتا
 میں دہر آئے کو کہتا ہوں۔ وہ یقیناً مجھ پر حملہ آور ہونے کی کوشش کریں گے۔
 دانتیل پر پیچھے ہٹ جاؤں گا اور جب وہ دیکھیں گے کہ میرے کو چاروں طرف سے
 دانتیل نے گھیر رکھا ہے تو اس کی بے بسی ان کی لاپرواہی دیکھنے کے قابل ہو

نے ساتھ ہی یونانی نے اپنی گوار بے پیام کی۔ اس کے پیلو میں کھڑی کیرش
 گوار بے یاد کر لی تھی۔ پھر یونانی نے قریب کھڑے ایک محافظ سے ملتی ہوئی
 وہ جیسے کے دروازے پر آیا اور مشعل سے روشنی جب اس سے خیمے میں پھینکی
 دیکھا کہ چاروں ایرانی اس خیمے میں بیٹھے ہوئے تھے۔ انہیں دیکھتے ہی یونانی نے
 دانتیل کو بولی تو میں ملے۔ تم چاروں باہر آجاؤ۔ اس پر ان چاروں میں سے ایک
 جواب کر کے کہے۔

دانتیل اور ہمیں باہر آئے کہ انہوں نے اس پر یونانی بولا۔ میں جانو کہ میں
 ایک عام مرد ہوں اور یہ بھی جانتا ہوں کہ تم چاروں قاتل ہو۔ اس خیمے کے
 دانتیل نے قیام کر رکھا تھا انہیں تم چاروں نے قتل کر کے اسی خیمے میں دفن کر
 دیا تم سمجھتے تھے کہ ان دو عروں کو قتل کرنے کے بعد تم میری دانتیل کے خیمے
 میں کامیاب ہو جاؤ گے۔ اور وہاں تم میری دانتیل اس کے بیٹے اور اس
 ان دو گے ہرگز میں ایسا نہیں ہو سکتا۔ تم چاروں باہر آجاؤ۔ وہ یاد رکھو
 دانتیل کا دی جانے کی اور تم اسی ملک میں مل جین کر مر جاؤ گے۔ اس پر

میں اس طرح ہم نے دو عروں کو قتل کر کے خیمے میں دفن کر دیا ہے اس طرح
 موت بھی ادا۔ ہاتھوں نکلی جا چکی ہے۔ تم اور تمہارے ساتھ لڑکی اگر چہ

یونانی نے کہا سردار تمہارا انداز درست ہے۔ ہرگز نے جو اپنے چار جاسوس قتل
 کرنے کے لئے روانہ کیے تھے وہ تمہارے فکرمیں داخل ہو چکے ہیں۔ یہ خبر
 میں دانتیل اس کا بیٹا اور اس کی بیٹی کچھ دیر کے لئے پریشان ہو گئے۔ پھر اس نے
 اپنے آپ کو کسی قدر سنبھال لیا۔ پھر میری دانتیل بولا۔ یونانی میرے عزیز
 جاسوس اس وقت کہاں ہیں۔ تم بتا سکتے ہو کہ وہ کیسے میرے فکرمیں داخل ہوئے۔
 وقت وہ کہاں تک پہنچے ہوئے ہیں۔ اس پر یونانی کہنے لگا۔

ابن دانتیل۔ ہرگز کے وہ چاروں جاسوس تمہارے فکرمیں داخل ہوئے۔ ایک
 ایک لڑائی خیمے میں جس کے اندر دو عروں نے قیام کر رکھا تھا ان دونوں کو اس
 نے اپنا ہدف بنایا۔ وہ خیمے میں داخل ہوئے دونوں عروں پر قابو پا کر انہوں سے
 تشدد کیا اور تمہارے خیمے کا محل وقوع معلوم کرنے کے بعد ان چاروں نے ان
 عروں کا گھ گھونٹ کر ان کا خاتمہ کر دیا۔ دونوں عروں کی لاشیں اسوں نے اسی
 میں دفن کر دیں۔ اور ان چاروں جاسوسوں نے اسی خیمے کے اندر قیام کر رکھا ہے۔
 کوئی مناسب موقع جان کر تمہیں کے خیمے میں داخل ہوں گے۔ وہ تمہارا خاتمہ
 کوشش کریں گے۔

اس پر میری دانتیل کی بیٹی حرر دست میری نرم تو رہی یونانی کو چاروں
 پہنچے گئی۔ یونانی لیا لیا لیکن نہیں کہ ہرگز کے ان چاروں جاسوسوں نے
 رہنمائی کرنا کہ ان کا حاتمہ کیا جاسکے اور وہ ہمیں کوئی نقصان نہ پہنچا سکیں۔
 6۔

تم سب ہم دونوں کے ساتھ آؤ۔ میں اس جیسے تک تم سب کی رہنمائی
 جس خیمے میں ہرگز کے جاسوس چھپے ہوئے ہیں۔ ان چاروں کو دیں گھیر کر ان کو
 دیتے ہیں۔ اس طرح ہرگز کی طرف سے خطرہ جو تمہیں کے سر پر منڈا رہا ہے
 خاتمہ ہو جائے گا۔ یونانی کی اس تجویز سے میری دانتیل نے فوراً اتفاق کیا۔
 لگا۔ مہراں عروں میں بکھتا ہوں کہ تو انہیں کے اندر نیکی کا ایک فرشتہ ہی کر وارہ
 تھے ان انسانوں کو میں کبھی بھی فراموش نہیں کر سکوں گا۔ اس پر یونانی کہنے لگا۔
 یہ تمہاری اصل فہم ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایک انسان نہیں ہے۔ اور
 میں صرف اپنے فرض کی ادائیگی بجا ہوا ہوں۔ ہر حال میں وقت صالح نہیں
 اور ان چاروں جاسوسوں پر وارہ ہو کر انہیں گم قرار کر لینا چاہئے میری دانتیل
 چلو چلیں۔ دیر کس بہت کی ہے۔ اس کے بعد سب باہر نکلے۔ جیسے سے باہر سب

اور لوہے کے نہیں بنے ہوئے ہوں ہم تم دونوں کو رات کی تاریکی میں اسی خیمے کے گھاٹ اتار کر ہمیں دفن کر دیں گے۔ اس ایرانی کی یہ منگھوٹن کر پٹاب سے اعراس کی چادر اوڑھے اندیشوں کی دھن 'دھشت بھری ہواؤں' خوف و ہراس اور دیکھتاؤں کی دیرانیوں جیسی کیفیت طاری ہو گئی تھی۔ جب کہ اس کی آنکھوں ظلمتانی انداز میں دکھ کے بیانیہ کالے ساگر 'دودھ' الم کی آگ شرر برساتی تھی۔ گھمن اور بربادی کے سیلاب جوش مارنے لگے تھے۔ پھر وہ ان چادروں ایرانیوں کے کر کے کہنے لگا۔

سنو! رات کی اس تاریکی میں اپنی بربادی اپنی مرگ کو تازہ دینے والا ہے اور کوئی غلط حرکت کئے بغیر خیمے سے باہر آجاء ورنہ یہ رکھو اس خیمے کے اندر ہی ہو گات کر لوہاں کر دیا جاتا ہے۔ گھن میں سے کوئی بھی اپنی کھوار ہے یا م کرے نہ کرے۔ یہ بھی یاد رکھو کہ میں چاہوں تو اکہلا اس خیمے میں داخل ہو کر تم چاروں کر ملکا ہوں۔ لیکن میں تمہیں اس خیمے سے باہر لا کر یہ دکھانا چاہتا ہوں کہ اس چادروں طرف سے مسیح جواؤں نے گھیر رکھا ہے۔ اور تم بچ کر کیسے جانتے۔ اس خیمے میں داخل ہو کر اکہلا بھی تم چادروں کو ابدی جیو ملکا ہوں لیکن تم چادروں ضروری ہے تاکہ اس فکر اپنے سالار میربن وائل اپنی مرضی اور خواہش کے سے معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔ تمہیں آخری بار لکھا ہوں کہ جیسے سے باہر آ جھٹاؤ گے۔ اس بار ایک 'مرا ایرانی' ہوں۔ ہم ہر طرح سے باہر نہیں آتے۔ تمہیں دھمت دیتے ہیں کہ تم جیسے کے اندر نکو۔ پھر دیکھو ہم تمہاری کیا حالت کرے گا۔ اس ایرانیوں کا یہ جواب اس کر پٹاب کے چرے پر غلبتانی اور سے قہقہے کرتے ہوئے کھوار پر اس نے اپنا کوئی سہی عمل کیا پھر جب وہ اپنی کھوار میں اپنے سر کے ہوا ایک قدم خیمے میں داخل ہوا تو اس کی کھوار سے ایسی پٹنگاریاں نکل کر اس طرف بڑھی تھیں کہ چادروں ایرانی اپنی جگہوں سے اٹھے اور بڑی اذیت اور بدن میں شور کرتے ہوئے مخالف سمت سے خیمے سے باہر نکل گئے تھے۔

وہ جب خیمے سے باہر نکلے تو اسوں نے دیکھا کہ جیسے لو چادروں طرف ہوانوں نے گھیر رکھا تھا۔ جیسے کے بیچ میں سے گزر کر پٹاب اور بیرش پھر اسے سامنے آئے اور اپنی کھوار میں سرائے ہوئے پٹاب نے پھر جھکنا۔ انداز میں چادروں اپنے سالارے ہتھیار پہ سارے پھینک دیے اور یہ رکھو کہ ایک سٹیل سے چادروں کی 'میں' اب ہی جاری کی۔ وہ چادروں ایرانی پٹاب سے کچھ اس قدر

پٹاب پٹاب ان سب نے اپنے ہتھیار اپنے سارے پھینک دیئے پھر پٹاب کے میربن وائل کے ایک پہرہ دار نے وہ سب ہتھیار اٹھائے اور پیچھے ہٹ تید۔ میربن وائل کے قریب آیا اور اسے مخاطب کر کے کہنے لگا۔ کچھ این۔ یہ تم ایرانیوں سے پوچھنا چاہتے ہو پوچھ سکتے ہو تاکہ جو کچھ میں نے کہا ہے۔ میں ہو سکتا اس پر میربن وائل مسکراتے ہوئے سے لگا۔ پٹاب میرے میربن کی بات پر پورا اچھا اور بخیر ہے۔ جو کچھ تم نے کہا ہے وہ یوں جالاکہ ہے۔ پھر یہ طریقہ ہے جسے کوئی مٹا سکیں سکتا۔ پھر حال ان چادروں ایرانیوں سے میربن وائل نے ضرور اٹھواؤں گا۔ اس سے ساتھ ہی میربن وائل سے اپنی اور ان چادروں ایرانیوں کی طرف بھڑکا۔ اس کے ساتھ اس کا بیٹا اور بیٹی بھی۔ تمام کرتے ہوئے اپنے باپ کے ساتھ ہو گئے تھے۔

میربن وائل نے ان چادروں ایرانیوں میں سے ایک کی گردن پر اپنی رنجی۔ پھر وہ انتہائی غصیلی اور غصناک آواز میں اسے مخاطب کر کے پوچھنے لگا۔ 'وہ دور کس تبت سے میرے ظلم میں داخل ہوئے؟ اور اس خیمے پر تم نے اس خیمے میں قیام کر کے والے دونوں مردوں کو تم سے مل کیوں کیا؟ میربن وائل نے یہ سوالات پر وہ ایرانی بھڑکا ہوا۔ اس نے خاموشی اختیار کر رکھی۔ میربن وائل نے بار بار اپنی چادروں ایرانیوں سے یہ سوال کیا۔ سب ان میں سے جواب دیے۔ 'اتنا جس میں وائل کا قصہ اپنے اوج پر آگیا۔ پھر اس سے گرجا۔ یہ کانٹوں کو کھم دیتے ہوئے کہا ان چادروں کو پکڑ کر دشن پر مارد۔ اور اس نے ایک ایک اصحاب کا ہاتھ پتہ چاہا۔ پھر میں دھکا ہوں۔ یہ کچھ میں نے اس کا جواب نہیں سکیں وہ۔ میربن وائل نے یہ محسوس کیا کہ اس نے پکڑ کر دشن۔ اس نے گتے کے کس میں۔ ایک ایرانی ہو۔ یہاں سے مت مارد۔ پھر تم یا پوچھتے ہو؟ میں دھم کرتا ہوں کہ سب جوتے بچ میربن وائل پھر بولا اور سے لگا۔

نام میربن وائل ہے اور میں ہے ظلم کا سردار ہوں۔ میرے ساتھ میرا اور بیٹی حرم بہت میرے۔ دیکھو جو کچھ چاہتا ہوں بچ متا اثر تم نے۔ وہ لٹنے کی کوشش کی تو بڑی اذیت کی بہت رات کی اس تاریکی میں وہ۔ یہ جھٹاؤ کہ قہقہے ہو اور یہاں سے آتے ہو۔ اس پر وہ ایرانی بولا۔ میں ایرانیوں سے دور نہیں آتا۔ یہ پٹاب ہرگز نے اس طرف رواں کیا

سلطنت کے شانِ حصول میں وحشی گال قبائل جو اب تک روسوں کے ماتحت تھے منگولت کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔

نہیں قبائل کی عداوت کرنے کی سب سے بڑی وجہ یہ تھی کہ روسوں نے اس پر
کار رکھے تھے۔ جو کمال کے لئے ناقابل برداشت تھے۔ لہذا وحشی کال قبائل
اس کی سرکردگی میں اٹھ کھڑے ہوئے اور روسوں کے مددگار امیوں سے عداوت
نہیں کال قبائل کی بد قسمتی کہ اس وقت تک روس شہنشاہ ڈیوڈ کیلش ایریا
اس نے عداوت کامیابیوں حاصل کرنے کے بعد فارغ ہو چکا تھا۔ لہذا بڑی برق
اپنے لشکر کو لے کر ڈیوڈ کیلش ایریا کی طرف چلا گیا تھا۔

اور اپنے من و خلیش سے جو سب سے پہلا قدم تھا وہ یہ کہ اس نے اپنی دو
ہر تیار جڑیوں کا انتخاب کیا۔ ایک کا نام نیلمیوں اور دوسرے کا نام کراسیور
تھا۔ اس نے یہی افواج کا کماندار مقرر یا جب کہ کراسیور کو اس سے اپنے
دو سیرا مقرر کر دیا تھا اور دونوں بہترین لشکروں کو مسلح کرنے کے بعد کمال
درو کرنے کے لئے روانہ کر دیا تھا۔ کمال قبائل اس قدر عسکری لحاظ فوجی
دور رکھتے تھے کہ وہ لگاتار کئی ماہ تک رومنوں کا مقابلہ کر سکتے تھے۔ لیکن کمال
بہر ہستی کہ جس وقت رومن برتیل نیلمیوں اور کراسیور کمال قبائل پر حملہ
کیا تو کمال نے اس کے ساتھ جنگ چھیڑی تو پشت کی طرف سے کمال قبائل
کا ہوا۔ انھوں نے کھڑا ہوا اس سے کہ کچھ جرمس وحشی قبائل ہندو سی سے ان
طرف سے پیش قدمی کرتے ہوئے ان کی طرف بھاگ رہے تھے۔ کمال قبائل کو
ان کی پشت کی طرف سے وحشی جرمس قبائل ہندو سی در طوفاں کی طرح
آگ لگا دی تو اسیں اپنا دھواں غلوہ میں محسوس ہوا۔ اس نے کہ وہ جانتے تھے
ان قبائل کا مقابلہ کسی بھی صورت میں کر سکتے۔ وہ سری طرف رومن
کا سامن ہو گیا تھا کہ اگر انہوں نے ہند کمال قبائل کے ساتھ صلح نہ کی تو
ان قبائل کمال کے ساتھ ساتھ انہیں بھی روند کر رکھ دیں گے۔ لہذا رومنوں
ان قبائل کے سرداروں کے ساتھ گفت و شنید کی بات کی جو کامیاب رہی۔ کمال
ان سے جتنے تھے ان میں نرمی کی گئی اور کمال قبائل کے جو باقی سردار تھے
ان میں نیلمیوں اور کراسیور کے سامنے آکر اپنے گزشتہ رویہ کی معافی
ان طرف کمال اور رومن ایک بار پھر متحد ہو کر حملہ آور دشمنوں کا مقابلہ
کئے تھے۔

ہے۔ حمیر بن دانیل نے پھر اسے مخاطب کر کے پوچھا۔ ادھر کہنے کی تسہاری کیا
 وہ ایرانی کہنے لگا۔ ہمیں ہرگز نہیں، تمہارے بیٹے اور تمہاری بیٹی کو قتل کر
 بھیج تھا۔ وہ پڑتا تھا کہ تم تنہا کو قتل کر دیا جائے تاکہ عربوں کا یہ لشکر جو
 آکر ہونے کے لئے پیش قدمی کر رہا ہے منتشر ہو جائے۔ اس ایرانی نے جب یہ
 حمیر بن دانیل سے اپنے ہاکیں طرف کھڑے ہو کر مناف کی طرف دو بیسی ادا
 پھر دودھ وہ برائوں کو مخاطب کر کے پوچھنے لگا۔

کیا یہ حقیقت ہے کہ تم چاروں اس جیسے میں داخل ہوئے اور وہاں قیام
 دو عرواں کا نقل کر کے تم نے جیسے میں داخل کر دیا۔ یہ بھی کچھ کہنا درست
 نہوٹ بول تو میں جیسے کی کھائی کر کے حقیقت جان جاؤں گا۔ اس پر وہی
 سردار یہ بھی صحیح ہے ہم اس جیسے میں داخل ہوئے۔ ہم نے اس میں قیام
 ادھوں عرواں سے تمہارے جیسے کا نقل وقوع پانا اس کے بعد ہم چاروں
 دونوں عرواں کا گھونٹا اور چھرا ایسا ہی کے جیسے میں داخل کر دیا۔ یہاں تک کہ
 اپنی بہ خاموش ہوا تھیں ہر دھن کی مکھوں میں عیسیا یوں وہ مقام
 مارنے لگی تھی۔ تو رتی یہ وہ خاموش رہا ہر وہ ایک رات میں اپنے کام
 کر کے کہنے لگا۔

ان چاروں کے سر قلم کر دیا۔ یہ سزا یہ پہل چاہئے کہ جو جاہل
 خارجی طرف راہ لے لیتے ہیں ان کے منہ پر بھی اکائیوں اور نامہائیں
 حمید بن وائیل کا یہ قلم سن کر ان کے محاذ آگے بڑھے اور انھوں نے ان
 کی گردنیں کاٹ دی تھیں۔ اس کے بعد حمید بن وائیل بائیں طرف ہٹا۔
 شہادت میں اس نے یہ بات کا باقیہ تھا پھر وہ اپنے جیسے کی طرف ہٹا۔
 حمید اور حمہ بنت حمیر ان دونوں کے پیچھے پیچھے ہو گئے۔ اور در نہایت
 جگہ قیام کیا پھر غلظہ غریس کی طرف پیش قدمی کرنے لگا تھا۔ یہ بات اور کیش
 شامل ہو گئے تھے۔



رومن شہنشاہ ڈیوڈ لیٹن نے جہاں مشرق میں براہ کے شہنشاہ نرسی
بمطریقہ کاریابیوں حاصل کی تھیں وہاں اس نے یورپ میں بھی ایسی کاریابیوں
کے علم بندہ کئے۔ جس وقت ڈیوڈ کایش ایرانی شہنشاہ نرسی کے مداف بہ سر پہا

میں پستلہ میں سے نکلتا تھا جس نے باقاعدہ بیانیہ فریب اختیار کیا۔ اس کے
انتہا کرنے کی وجہ سے دوسری سخت میں بڑی تیزی کے ساتھ بیانیہ پستلہ
میں نے ایشیاء میں قلعہ بنام کا شہر بھی آباد کیا۔ بڑی تیزی سے اس نے اپنے
ان طاقت بڑھاتے ہوئے اپنی فکری قوت میں اضافہ کیا۔ اب وہ دنیا بھر کے
میں اپناں اور محاذ ہونے کا دعویٰ کرنے لگا تھا۔



میں نے وائیل کی سرکردگی میں یوں کا فکری محاذ وسیع خطوط کو روندنا ہو جب
نے سمندر کے کنارے کے قریب پہاڑوں اور ان فکری اس ن راہ روک کھڑا ہوا میری
نور دہاں اپنے فکری کو پڑا کرنے کا حکم دے دیا تھا۔ دوسری طرف راہ روکنے
میں نے اپنی فکری درست کرنے لگا تھا اس وقت پر میری وائیل اپ قریب
نہ پہنچ لی طرف تباہ اور اسے غلبہ کر کے لئے لگا۔

اب جب کہ میں قے اپنے بیٹے کی طرح بچے لگا ہوا۔ تم پر کال بھروسہ
میں اس لئے کہ تو مجھ پر ایسے احسان کر چکا ہے جس کا انداز میرے بس کی
میں موقع میں تم سے یہ جانا چاہوں گا کہ کیا اس ایرانی فکری کے مقابلہ میں تم
میں لگے۔ اس پر یہ بات بڑی تیزی سے پڑی بیانیہ میں کہنے لگا۔

میں نے وائیل میں کہاں تھا اس ساتھ نہ دوں گا۔ میں اور کیرش تو تھمارے فکری
میں نے ہوئے ہیں کہ ہم ایرانیوں کے مقابلہ میں تھاری کامیابیوں اور
میں جیتی ہیں۔ اس پر میری وائیل خوشی اور سکون کا ظاہر کرتے ہوئے کہنے

میں نے اتنا کہ اپنے اہل فکری۔ میرا اس خوش کردہ ہے میں چاہتا ہوں کہ
میں نے وائیل فکری کے مقابلہ میں اپنے فکری کو تین حصوں میں تقسیم کروں۔
میں نے اپنے پاس اور تیسرا اپنے بیٹے میری سرکردگی میں
میں نے بعد میں اس ایرانیوں سے جنگ کی ابتدا کروں۔ اس پر یہ بات کہنے لگا تم ایسا
میں نے وائیل میں اپنے میرے فکری کی کتاہری خوب کروں گا۔ اور میں جیسے نہیں
میں نے ہم بہت جلد اس ایرانی فکری کو شکست دے کر اپنے سامنے سے بھاگنے پر مجبور
میں نے کیا۔

میں نے وائیل بے پناہ خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگا۔ دیکھ یہ بات تھاری فکری

میں نے جرمی فرانس اور برطانیہ ان دونوں پوری طرح دوسروں کے ہاتھ
جرمی کے شاہی طاقتوں سے دلتا "فوقا" ہائی قابل اٹھ کر دوسروں کے لئے
دشمنوں کا باعث بنے رہے تھے۔ جس دنوں وحشی جرمی قابل دہائے را
بڑھ رہے تھے اور دوسروں اور کھل لے ان کا مقابلہ کرنے کے لئے نہیں
تھا۔ اسی دنوں ایسا ہوا کہ ان گناہ وحشی جرمی قابل کے پیچھے ہی پیچھے ایک
اٹھ کھڑا ہوا۔ یہ بھی وحشی قابل تھا۔ ان وحشی قابل میں فریب "امان اور
تھے۔ یہ تینوں نسل کے وحشی قابل بھی گناہ جرمی وحشی قابل کے ساتھ
کے اندر دوسری مقبوضات پر حملہ آور ہو کر اس وحشی قابل سے دور دور
برہادی فکریں کھلا اور ہر طرف انہوں نے دوسروں کی لاشیں بکھیر دیں۔

پھر ان وحشی قابل نے دہائے اس کو عبور کیا۔ پستلہ جرمی
آگے بڑھ کر اس کی راہ روکنا چاہی لیکن فریب انسانی رگنڈی اور رگنڈی
نے کراسیور اور اس کے فکری بیڑے کو بدترین شکست دی۔ کراسیور نے
دوسروں کو وحشی قابل کی طاقت اور قوت کا احساس ہوا تھا کراسیور اور
جرمی اپنے فکریوں کو بلا کر ایک متحدہ طاقت بننے پر مجبور ہوئے۔ اسی
ذہن کشی نے مسیحیوں اور کراسیور کی حد کے لئے اہلی سے ایک اور فکری
طرح یہ تینوں متحد ہو کر ایک بار پھر وحشی قابل فریب "الماں اور ہندو
آئے لیکن اب وقت تک دیر ہو چکی تھی۔ اس لئے کہ یہ وحشی قابل
اور ہو کر اب لئے بہترین حوراب اسلحہ اور ضرورت کی ہنگامہ داری
جب انہوں نے دیکھا کہ اس کے پاس اس قدر مل و دولت ہے تو کیا ہے کہ
حرکت میں لے سکتے تو وہ جو حق ہمارا کاماں سمیٹے ہوئے جس صحت سے
صحت لوٹ گئے۔ اس طرح ان وحشی قابل کے وہیں چپے جانے کے حد
میں ایک بار پھر محفوظ ہو گئیں تھیں۔

ایک کامیاب فکری کی حیثیت سے ذہن کشی دوسروں پر حکومت کرتا
باندہ دور امن و سلامتی میں گزرا۔ اس لئے کہ مشرق میں کوئی ایسی قوت
تھی جو اس کے خلاف سر اٹھاتی۔ شمال کے وحشی قابل بھی جس میں
فریب "انسانی رگنڈی" کمال اور جیسے شمال تھے وہ بھی لوٹ مار کرنے کے
دشمن گزراہ کو ہستی سلسلوں کی طرف چپے گئے تھے۔ اس طرح ذہن کشی کی
میں دوسروں کا شہنشاہ بنا۔

سمندر کے کنارے کے ساتھ ساتھ صحرائی بنی میں ایک چار بحر عرب اور ارا
دوسرے کے سامنے صف آراء ہوئے جس ایرانی لشکر کو اس سے پہلے عربوں سے
فلست دے کر کھل طور پر اس کا صفایا کر دیا تھا۔ ایرانی شہنشاہ ہرمز اپنے تہہ ہونے
لشکر سے کٹی گنا ہوا لشکر کے کرموں کی سرکوبی کے لئے آیا تھا۔

ہرمز کا سبیل تھا کہ اس سے پہلے عربوں نے جو صحرائی بنی میں ایرانی لشکر کا
تھا وہ عربوں سے اس کا بدترین اور بھیاکت انجام لے گا۔ لہذا اسی انتقام کی خاطر
جنگ کی ابتدا کرنے میں پہل کی تھی۔ عرب پہلے ہی وہاں پڑاؤ کئے ہوئے تھے۔ لہذا
کے لئے فی الفور انہوں نے اپنی جگہیں درست کر لیں تھیں۔ جنگ کی ترتیب اس
ویں رہی۔ لشکر کا وسطی حصہ خود اس دانیل نے اپنی کمانداری میں رکھا۔ لشکر کا
حصہ بے نام اور باقی حصہ بحر عرب میں کمانداری میں رکھا تھا۔

حملہ آور ہونے کا علم ملنے ہی ایرانی اپنے سالاروں اور اپنے بیٹوں کی
میں پہنچتے ہوئے بد نظمیوں کی ارتقا سے ہی کی طرف آگے بڑھے اور حسن طرح دوست
نشیوں میں بارود کی بھرپور کی اندھیری راتوں میں سنگتے پالات اور قصہ مہم جوئی
جی ایسے ہی وہ بھی آگے بڑھ کر غلوں پر حملہ آور ہو گئے تھے۔

عربوں نے اس بار اپنا طریقہ جنگ تبدیل کر دیا تھا۔ پہلے ٹھکانوں سے متنبہ میں
لے پہلے اپنے آپ کو دفاع تک محدود رکھا تھا۔ اور پھر دفاع سے نکل کر چاروں طرف
آگے تھے۔ دراصل ان کو بدترین شکست دی تھی۔ تب اس بار وہ دفاع پر آمادہ
ہوئی ایرانی اس پر مدد آور ہوئے۔ انہوں نے بھی حملہ کا تاجاب حملہ سے ہی وہاں
لے اپنے آپ کو دفاع تک ہی محدود میں رکھا بلکہ ایرانیوں نے مدد آور ہوتے ہی
لے بھی اپنے سامنے حمل کی ابتدا کی اور وہ بھی خانہ نشینوں میں وہاں کی شہر
ہذا میں جہاں کئی کے حالت اور ریگستانوں کی دیرینوں میں ان کے اسرار میں
رات کی طرح ایرانیوں پر حملہ آور ہو گئے تھے۔

ایران کے شہنشاہ ہرمز نے اپنی طرف سے پوری ہوشیاری اور اس صحرائی
کسی نہ کسی طرح ان عربوں کو شکست دے کر اس سے اپنا انتقام بھی لے اور
طرب ان کی پیش قدمی کو بھی روک دے۔ لیکن عربوں نے اس کی ہر کوشش اس
بدو جہد اس کی ہر امید اس کی ہر خواہش کو خاک میں ملا کر رکھ دیا تھا۔ جنگ طویل
رہی تھی۔ اور جنگ کا طول پکڑا ہرمز پہلے لئے مہر کی ہمتی سمجھ رہا تھا۔ ہرمز وہ
آیا کہ عربوں نے ایک ہفتہ کی "ایک سرفروشی اور خودکاری سے پہلے شروع کئے کہ

انہوں کے سپاہی جنگ سے حد سونے ہوئے پیچھے ہٹے گئے تھے۔ ان کا پیچھے ہٹنا
ایرانی تعلق اور افرائقی کا باعث بنے گا تھا۔

ان عربوں کا پیچھے ہٹنا تھا کہ عرب شیر ہا گئے انہوں نے پہلے کی نسبت وہاں
مدد کرنا شروع کیا اور پھر ایرانیوں کی اہل صفوں کو کھل طور پر لائے کے بعد
ان کے وسطی حصہ پر اس جگہ حملہ آور ہوا شروع ہو گئے تھے جہاں ہرمز اپنے
ان کے ساتھ پہلے گئے لشکر کو جنگ کی ہدایت دے رہا تھا۔ عربوں کے سالار حمیر
انہوں نے یہ ارادہ کر لیا تھا کہ اگر وہ اس جنگ میں ہرمز کو قتل کر دے تو ایرانیوں کی
مہم ہو جائے گی۔ اس لئے کہ اہل صفوں کے پیچھے جانے کے باوجود ایرانیوں کے
لے اب بھی عربوں کے مقابلہ میں کمی نہ ہوا تھا۔

انہوں نے اس وقت حمیر کی دانیل حرکت میں کیا۔ اپنے حفاظتی دستوں کے ساتھ
انہوں نے اس طرح وہ ایرانی لشکر کے وسطی حصہ میں گھسنا اور میں ہرمز کے سر پر جا
دے دی۔ عربوں کے سالار کو حملہ آور ہوتے دیکھا اس نے پیچھے ہٹنا چاہا لیکن حمیر
انہوں نے سے ایسا نہ کرنے دیا اور اپنے دستوں کے ساتھ اس خودکاری سے حمیر
دور ہوا کہ ہرمز اس کا مقابلہ نہ کر سکا اور حمیر کی دانیل سے گوارہ کر ہرمز کا
انہوں نے اس جنگ میں ایرانیوں کے شہنشاہ ہرمز کے مارے جانے کے ساتھ ہی ایرانی
انہوں کی اور بد نظمی پیدا ہو گئی تھی اور وہ میدان جنگ چھوڑ کر بھاگ گیا۔ حمیر
انہوں نے اس جنگ میں ایرانیوں کا مقابلہ کیا پھر وہ واپس آگیا۔ ایرانیوں کے
انہوں نے اس دور اور اسلحہ کے بے شمار آغاز ہاتھ لگے تھے۔ اس طرح دوسری جنگ
انہوں نے اس دور میں ایرانیوں کا بدترین شکست بلکہ اس کے شہنشاہ ہرمز کو بھی موت
انہوں کا تھا۔

انہوں کی طرف پیش قدمی کرنے والے ان عربوں نے لئے میدان سال تھا۔
انہوں نے اپنی قوت اب انہی سے تھی جو عربوں کی طرف ان کی پیش قدمی کو روک سکتی
انہوں نے دانیل کی سرکردگی میں عرب بحریں میں داخل ہوئے۔ عربوں میں جو ایرانیوں کا
انہوں نے اسے بھی حمیر کی دانیل لے بدترین شکست دی اس طرح تانہ میں پہل بار
انہوں نے ہر پہلے گھنٹیں دیے کے بعد عربوں نے بحریں پہنچ کر لیا تھا۔ یونان اور
انہوں نے بحریں میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ ہرمز ایران کا پہلا شہنشاہ ہے جس
پہاؤ شہنشاہ اور نگہ دولہ کی شہسبی موجود ہیں۔

انہوں نے موت کے بعد ان کا بیٹا اور نرسی تخت نشین ہوا۔ یہ انتہائی ظالم انتہائی جاہل

ان نے اس سے پہلے ایرانوں کے ساتھ جی زیادتیاں کر رکھی تھیں۔ مگر
ایرانوں کو شکست دی اور ان کے کئی صوبوں پر قبضہ کر لیا تھا۔ لیکن
اپنے کے کئی سال بعد تک شاہ پور دوسوں کے خلاف کوئی اتقانی جنگ
نہیں لڑا۔ اس سے پتا چلتا ہے کہ شروع کے دور میں وہ اپنی مالی مشقت پر قابو
رکھ کر پہلے مشکل امراء کی فہمی جو اس کے ابتدائی زمانے میں بہت زور پکڑ

4383

○

ن دوران ایک اور تازہ اٹھ کھڑا ہوا جس نے ایک بار پھر روم کے اس کو
خدا۔ وہ اس طرح کہ رومن سلطنت میں اس وقت صیانت کی روشنی
تھیں۔ ایک تہذیبیں دوسری مشرقی صیانت۔ اگلی میں کچھ گروہوں کے
بت کے ان دونوں گروہوں میں تادمات اٹھ کھڑے ہوئے۔ قسطنطین نے
مذہب پر عمل کرنے کے لئے یہ معاملہ روم سلطنت کے صیانتی ہشپ کے
ان صیانتوں کے دونوں گروہوں نے ہشپ کا امداد سے انکار کر دیا
۔ حال کے لئے قسطنطین نے خود اپنی طرف سے ایسا کیا اور اپنی فیصلہ کو
مقبول کیا۔ یہ فیصلہ چونکہ قسطنطین نے روم میں صیانتوں کے حق میں دیا
تھا۔ اس بات کے ملحدانہ قسطنطین کے خلاف ہوئے۔ یہی نبیوں نے افزائش
کی۔ تاکہ انہی اور اس نے مشرقی صیانت کے صدر کی حمایت کا اعلان کر
دیا۔ اس میں ایک بار پھر نبی نبیوں کے خلاف طرے کا لہو اٹھ کھڑا ہوا۔
۔ رہتا تو شاید قسطنطین اور نبی نبیوں کی جنگ نہ ہوتی لیکن نبی نبیوں نے
۔ تاکہ اٹھ کھڑا کر دیا۔

طرح کہ جس دنوں سابق رومن شہنشاہ دیو کلیش کے دور حکومت میں
۔ نائب دو مدخل کے ایک بہترین ترجمان کی حیثیت سے کام کر رہا تھا
کامل قریبی کی متری کے لئے بے شمار کام کے جس بناء پر کمال قسطنطین سے
لئے تھے۔ نبی نبیوں نے جب مشرقی صیانت کے مددگاروں کے حق میں
مقبول تھے۔ قسطنطین کا ساتھ دیتے ہوئے نبی نبیوں کی مخالفت کی اس پر
انہی نے کمال پر چڑھ دیا اور ان پر مدد توڑتے ہوئے ان کے اندر
ایک باغی ہوئے والا مسلح شروع کر دیا تھا۔ قسطنطین کو سب ان حالات
انہی نے کمال پر چڑھ دیا اور ان پر مدد توڑتے ہوئے ان کے اندر
ایک باغی ہوئے والا مسلح شروع کر دیا تھا۔ قسطنطین کو سب ان حالات
انہی نے کمال پر چڑھ دیا اور ان پر مدد توڑتے ہوئے ان کے اندر
ایک باغی ہوئے والا مسلح شروع کر دیا تھا۔ قسطنطین کو سب ان حالات

نبی نبیوں کی سرکوبی کرنے کے لئے جو فوج تیار کیا اس میں دو سو عربی
۔ عربی کے بحری جہاز ایک لاکھ میں ہزار پیدل فوج اور دس ہزار سوار
۔ نبی نبیوں کو بھی خبر ہو گئی تھی کہ قسطنطین اس سے جنگ کرنے کے
لئے آ رہا تھا۔ قسطنطین سے مقابلہ کرنے کے لئے نبی نبیوں نے ایک
۔ فوج کے علاوہ پندرہ ہزار سوار اور تیس سو پیاس عربی جنگی جہاز بھی تیار
کئے۔ روم سے کوچ کرتے ہوئے عربی افواج کی کمان دے رہا تھا۔

بڑا لشکر نبی نبیوں کا حامی تھا۔ جنگ کی صورت میں نبی نبیوں کے لئے
کھڑی کر سکا تھا۔ لہذا قسطنطین نے نبی نبیوں کو رومن سلطنت کے شمالی حصوں
لشکروں کے ساتھ پڑے رہنے دیا ہوا اس کی کمانداری میں کام کر رہے تھے۔

انہی دنوں ایک حادثہ رونما ہوا جس نے قسطنطین کے دل میں بھی نہ
شہادت اور نفرت پیدا کر دی اور وہ اس طرح کہ نبی نبیوں نے اپنے بھائی سین
اور نبی نبیوں کی بہن اناس تیسرے کے شوہر باسیانوس سے ساز باز کرنی شروع کر دی
کو یہ ترفیب دی کہ اگر وہ قسطنطین کو موقع ملے گا تو اس کی شہادت
سلطنت میں رومن شہنشاہ کے بعد سب سے زیادہ ہوگی۔ باسیانوس اس سازش میں
چاہتا تھا کہ قسطنطین کے خلاف حرکت میں آئے لیکن اس دوران قسطنطین کو اس
علم ہو گیا۔ لہذا اس نے اپنے بھائی باسیانوس کو گرفتار کر کے موت کے گھاٹ
چونکہ اس سازش میں نبی نبیوں کا بھائی سین بھی شامل تھا لہذا قسطنطین نے
سے اس کے بھائی سین سے کو طلب کیا تاکہ اسے بھی موت کے گھاٹ اتار جائے۔
اس کے خلاف سازش میں شامل تھا۔ لیکن نبی نبیوں نے اپنے بھائی سین سے کو
کے حوالے کرنے سے انکار کر دیا۔ جس پر قسطنطین نے نبی نبیوں کے خلاف
کر دیا تھا۔

قسطنطین اپنے لشکر کے ساتھ روم سے نکلا اور شمال کی طرف بڑھا دوسری طرف
نبی نبیوں کے ساتھ شمال سے جنوب کی طرف بڑھا۔ اگلی کے وسطی
میں قسطنطین اور نبی نبیوں کے درمیان ہولناک جنگ ہوئی۔ یہ جنگ آج ترکی
جاری رہی جس میں قسطنطین فتح مند رہا اور نبی نبیوں کو بہتریں شکست ہوئی۔
کھانے کے بعد نبی نبیوں اپنے لشکر کے ساتھ جتن کی طرف بھاگ گئے۔

لیکن بھگت جاکر بھی نبی نبیوں جتن سے نہ بیٹھا اور لگاتار اپنے لشکر میں
کرتے ہوئے اس نے اپنی قوت میں اضافہ کرنا شروع کر دیا تھا۔ یہاں تک کہ جب
لے دیکھا کہ اس کے ساتھ کافی بڑا لشکر ہو گیا ہے تو پھر اس نے قسطنطین کے خلاف
جنگ کر دیا تھا۔ قسطنطین ایک بار پھر اپنا لشکر لے کر نکلا۔ ایذا دہلی اور نظارہ میں
کے درمیان قسطنطین اور نبی نبیوں کے درمیان ایک بار پھر ہولناک جنگ ہوئی۔ اس
میں پھر قسطنطین کا ہاتھ ادا۔ نبی نبیوں کو شکست ہوئی لیکن روم کے باغی
نورگوں کے بیچ میں پڑنے سے قسطنطین اور نبی نبیوں کے درمیان صلح ہو گئی۔ اس صلح
تبع کی سب گئی تھی کہ اب اس سلطنت میں امن و امان بحال ہو جائے گا۔

۱۰۱ اس نے سرہ لشکری مع کئے اور ایک بار پھر اس نے اپنی پرورش

طرف قطعی نے بھی وقت ضائع نہیں کیا۔ انڈو لوہے کے میدانوں میں
اتر آئے کے بعد اس نے یہی نبوس کے پڑاؤ کی ہرجے کو سمیٹا پھر وہ طویل
ن طرف بڑھا۔ جہاں میں اس نے پڑاؤ کیا ہوا تھا۔ پڑ نہیں کے مقام پر
تنگ ہوئی اس جگہ میں بھی قطعی نے یہی نبوس کو بڑھ کر نہیں نکلت
یہی چن کی طرف بھاگ گیا۔ اس لئے کہ وہاں اس کا غری جزا نظر آ رہا
تھا یہ محسوس کیا کہ اپنے غری جہ سے جو ساتھ لے کر وہ اپنی نکلت کو فتح میں
لگایا ہو جائے گا۔

میں نے انہیں کامیاب کر دیا جو وہ نہیں کر سکتے تھے۔ ان کے پاس ایک اور کام تھا۔ وہ اپنے
کریڈٹ بینک میں بھی انہیں کے بھائی کے لئے آکر منگوا دیا
تھا۔ وہ انہیں بینکوں میں گھسوا کر دیا۔ انہیں ایک اور
بینک کے ساتھ بھی ملحق کیا تھا۔ ہر حال اس خفیہ بینک میں بھی کسی
ممبر کے لئے کوئی چیز نہیں تھی۔ یہ بینک اس کے بعد ہی بنایا گیا تھا۔ وہ
میں نے اس میں داخل ہو کر اس کے تمام پر اپنے بچے لکھ کر دیے تھے۔

اس نے ایسی
سے شواہد کیے۔ اس طرح اس نے عجب اور بہت بڑا ثلک تیار کر دیا۔
بات کرنا سکھانے کے حکم پر وہ غیر ذلک ہو گیا تھا۔

تھا کہ اگر بھی نفوس کو شیعہ کی سمت دینی قیادہ سے روک دیا۔
جست اور حضرات نمایاں کرے گا لہذا "شیعہ" نے بھی حورا کی پانچ
تصاویر کے ساتھ جس سے اپنے غریبوں کے دل پر اثر پڑے اور جس کو ہر
مسلمان میں بھی نفوس کے شکر سے سانسے کر لیں یہ تھا۔
۱۹۲۲ء وائشیا کی سرزمینوں میں کرا سکو پس کے تھے میدانوں میں یہ ہر
نفس کے درمیان ہوساں جنگ ہوئی۔ چوتھی سے اس جنگ میں بھی
— ہوئی اور قومیں قائم رہا۔ جنگ میں قومیں بے جا بھی نفوس و

انہیں نے بھی غصے کو محال کر دیا اور اسے تھپسا بونیکا کے قہر میں

میں رکھی تھی۔ جب کہ اپنے بھائی جڑے کا کام دار اس نے اپنے بیٹے کو سپرد کیا اس طرح انہیں اپنی بری اور بھائی دونوں قوتوں کے ساتھ جی جیس کا ہمارے لئے مثال کی طرف دلی توجہ سے پیش قدمی کر رہا تھا۔

جولائی ۱۹۲۳ء کو اینڈر لوہیل کے مقام پر دونوں لشکر ایک دوسرے کے
خبردار بن گئے۔ بائیں جرنیل میٹی نیوس پر امید تھا کہ وہ اینڈر لوہیل کے کیمپ
میدانوں میں رومن شیشاہ صلیبوں کو نکست دے گا۔ اس لئے کہ اس کے پر
ہی کی فیس سواروں کی تعداد بھی زیادہ تھی اس کے علاوہ اس کا بحری جہاز بھی
بحری وڑے سے بڑا تھا۔

ایک دن اور رات وہاں لشکروں نے ایک دوسرے کے سامنے کھینچ دیے۔
 کہا۔ دوسرے دن جنگ کی ابتداء ہوئی اور دونوں لشکروں میں جنگ کے پہلا
 آوازوں میں پہنچے گئے تھے۔ پھر میں نے اس نے جنگ کی ابتداء کی اور وہ اپنے
 لشکر اور اس کے لشکر پر حقیر و تذلیل بھری نافرمانی کی پراسرار
 خداؤں میں ایمان آتش کی سفاکی اور تباہی کے سوسوں کی نوحہ گری
 ہوئے بے بسی کے زہریلے طرح ٹوٹ پڑا تھا۔

دوسری طرف دوس شمشاد ٹھیکیں بھی تلے اور سائ کی امید لگائے۔
 نے بھی اپنے آپ کو دفاع تک محدود نہیں رکھا بلکہ جو کسی جیسی جیسی اس پر
 بھی جراتی مند کرتے ہوئے جیسی جیسی کے فنگر پر رات کے بھاری کواڑوں
 انسانی خون کی پروردہ آندھیوں 'ندال اور انقطاع کی مہلوں میں گولوں کے رقعہ
 اضطراب خون خروش و تاب کھاتی تقدیر کے ابر سے ادھام کی طرح مند در
 ایڈریا نوبل کے کھلے اور وسیع میدانوں میں ٹھٹھکیں اور جیسی جیسی
 میدان جنگ لہق و لہق رست کے کھام، قصب کی خونخواری کی تانہا سیدہ رات
 خواہشوں کی پیاس اور بدتمی کے کھسبہ ظلم کی صورت اختیار کر گیا تھا۔
 نیکوں کے کھام الہی ہڑے تھے۔ موت پائیس چھائے ہر سونٹی کروں، بکھر۔
 بھڑاں اور بھڑاں کے عکس کی طرح جھپٹے بکھرنے لگی تھی۔

میں نے جنگ کی ابتدا کی اور وہ بڑے دلچسپ انداز میں اپنے
 محمد آدر ہوا تھا۔ لیکن جب فلسفین نے بھی حوالی کارروائی کی تو میں نے
 فکری دھککا اٹھے تھے۔ کوئی دیر تک اینڈر ہوا ٹیبل کے میدان میں کھیل رہا
 اس جنگ میں میں بھی اس کو شکست ہوئی۔ اور وہ اپنے بچے مجھے فکریہ کو لے

نظر بند کر دیا لیکن تفتیش چلتی تھی کہ اگر یہی بیس بیس زندہ رہا تو وہ کسی ماسٹروں کی مدد سے زبان سے فرار ہو کر پھر اس کے لئے خطرات کا باعث۔ لہذا چند ہی دن بعد تفتیش کے یہی بیس پر بھارت کا مقدمہ چلایا اور اس کے گواہ بنائے گئے۔

درس شہنشاہ تعلیمس باقی جرنیل میں ننس سے فارغ ہو اسی تھا کہ
میں آباد جیسیت کے مختلف دھڑوں میں ایک نیددی مسئلہ پر اختلافات اٹھ
جیسیت کے ایک گروہ کا کہنا تھا کہ حضرت عیسیٰ صلی علیہ وسلم ہیں جب کہ دوسرا گروہ
کہ نہیں وہ صلی علیہ وسلم نہیں بلکہ عاتق ہیں۔ اس طرح ایک گروہ حضرت عیسیٰ
بندہ تسلیم کرنے لگا تھا۔ اس مسئلہ کو حل کرنے کے لئے فیسلمیں نے اپنی صدا
کے تمام بڑے بڑے برائی علماء کی ایک کانفرنس طلب کی۔ اس کانفرنس
و مباحثے ہوئے۔ لیکن کوئی بھی گروہ اسے حقیت سے پہنچنے کے لئے تیار نہ
تھیں۔ گروہ اٹھ کھڑا ہو اور اس نے یہ آخری فیصلہ دے دیا کہ حضرت عیسیٰ
بندہ بلکہ خدا کے بیٹے تھے اس طرح ایک تیسرے گروہ کے اٹھنے سے یہ مسئلہ
جو تک دب گیا تھا کھڑا ہو گیا۔ لیکن ابھی اس مسئلہ پر بحث نہ ہو سکی تھی۔



جب قسطنطنیہ کو کسی قدر بیرونی اور داخلی طور پر امن اور سکون ملا
تو اہل تائی اور اٹھکومت خیر کرنے کا عزم کر لیا۔ کیونکہ اپنی جہتیں میں
جنگوں کے دور میں قسطنطنیہ نے یورپ میں اور بحیرہ باسورس کا علاقہ بدلتے ہوئے
تھے۔ لیکن خدا اس نے یورپ میں کے مقام پر بحیرہ باسورس سے کیا۔
خیر کرنے کا عزم کر لیا۔ دارالحکومت کی اس تبدیلی کی فی احوال تھیں۔
اور یہ کہ قسطنطنیہ ایک ایسا دارالحکومت بنانا چاہتا تھا جو اس
اس میں کسی اور خاصہ شامل ہو اور یہی وہ اس کے خداوندی
ہو۔ دارالحکومت کی تبدیلی کی دوسری وجہ یہ تھی کہ قسطنطنیہ کا بتا تھا یہ
کرتے جہاں عیسائیت قبول کرنے والے دوسرے ایسی مرضی اور اپنی خواہش
کر سکیں۔ اہل میں چونکہ عیسائیت پروری طرح متقبل اور مشہور ہوئی تھی
تک بہت سی مزاحمت کرنے والی قوتیں اپنی تھیں۔ لیکن خدا بحیرہ باسورس کے
نئے دارالحکومت بنانے کا فیصلہ کیا۔

[illegible]

سر قدیم ہستی کے قریب نصیب ہے اپنے لئے دارالحکومت قلعہ کی
 دیواروں پر اپنی اور قدیم ہستی تھی۔ شالی جوان کے رہنے والوں کا خاصہ تھا کہ
 یہ قوت حاصل کرتے تو وہاں اپنی نو آبادی قائم کرتے۔ اس کی ایک
 اور اپنی جوانی وہاں نے بھی اپنی نو آبادیوں میں بستیاں بنانی شروع ہیں۔ ایک
 تہہ - پاسورس کے وہاں پر سائی۔ یہ ایشیا کے ساحل پر چلتی رہی
 اس کے نام سے مشہور ہوئی۔ اس کے تقریباً ۳۰ سال بعد پکار یعنی جوانی
 کے قریب سے کربا جس کے کربا ایک نئی ہستی بنائی جس کا نام پڑ گیا
 کے قریب میں نصیب نے اپنا دارالحکومت قلعہ آباد کیا اس شہر
 میں دو حکومت ایک طرح سے دو حصوں میں تقسیم کی تھی۔ ایک
 ہی تھی اور دوسرے مشرقی ساحل قلعہ میں تھی۔

۱۔ ہمارے مخصوص مسائل سے قدرت نے اور اہل قلوب و دلوں کی دوسرے شعبہ کو
۲۔ ہمارے محل وقوع اور ماحول کے اعتبار سے دوسرے شعبہ میں پرہیزگاری میں
۳۔ ہمارے شعبہ میں جس کی اصلی ہزار سال کی سرگزشت کسی نہ کسی
۴۔ ہمارے خدا کے لئے معبود غیر اقوم عالم کے محل، رنگ اور عبادت توجہ رہی

نہیں، مگر سب سے بڑی خصوصیت یہ تھی کہ یہ شرق و غرب کے درمیان
آئی مگر نہ ہی اور یہاں کے صرف تاجری عیس بلکہ ہاں گبر بھی خوب
تھے یہ شہر جنگی کی ایک چھوٹی سی لوک پر تعمیر کیا گیا تھا جو در سے

خیال میں حالات تھے ہیں کہ قریب وہ دوسرے شہنشاہ قسطنطین کے خلاف
 گا اور اسی میں جو ایرانیوں کو دونوں کے انھوں رک اور نکلتا تھا
 اقامت لے گا۔ میرے خیال میں شاہ پور ان ایرانی مددگوں کو بھی واپس لے
 گا جو دوسرے ماضی میں اپنے مقبوضہ جات میں شامل کر چکے ہیں۔
 خاموش ہوئی تو یہ بات پھر کہنے لگا۔ ایسا اگر بدوہد اور کوشش کی زندگی
 لئے مجھے اور کیرش کو دوسوں یا ایرانیوں میں کسی ایک سلطنت کی طرف
 اور پھر میں شاہ پور کا انتخاب کروں گا۔ میں نے یہ کہہ کر یہ غصہ بڑھانے لگا
 اور کچھ کر گزرنے کی آرزو اور امید رکھتا تھا۔ میرے خیال میں مجھے اور
 کیرش کے بعد ایرانی سلطنت کے مرکزی شہر جانا چاہئے اور پھر
 خارجہ ہونے دیکھنا چاہئے کہ اگر شاہ پور درگاہیں کا گروا ہوتا ہے تو کون
 اس طرح رہتا ہے۔

اس کے بعد یونان تھوڑی دیر کے لئے رہا اور پھر سلسلہ کام جاری
 رہا۔ ایرانیوں میں یہاں سے کوچ کرنے کے بعد ایران کے شہنشاہ شاہ پور
 کوشش کروں گا۔ در اسے اس کی آئندہ جنگوں میں اس کی مشاورت کرنے کی
 گاہ مجھے امید ہے کہ وہ میری اس مشاورت کو قبول کرے گا اور میں اسے
 اس کا کامیابیوں کے لئے بہترین مشوروں سے نوازا سکوں گا۔ اس پر ایسا فوراً

نہ نے یقیناً میرے دل کی بات کہی ہے۔ میں بھی یہی چاہتی تھی کہ تم
 ایرانی سلطنت کا من کرو۔ اس لئے کہ ایرانی اب تک دونوں کے
 درمیان رہے ہیں۔ در بہت سے مواقع پر رماہوں نے ایرانیوں پر حد سے بڑھ
 گیا۔ اگر شاہ پور کی سرکردگی میں ایرانی دونوں کے خلاف سید پر ہونا
 ہوا تو اس کی گنجشوں اور بہترین مشوروں کا اہتمام لینا چاہئے ہیں پھر حمیس اور کیرش
 اس میں کامیاب کرنا چاہئے۔

یونان بولا۔ ایسا اب یہ آخری فیصلہ ہے کہ میں اور کیرش دونوں ہمیں
 کے اور ایرانی سلطنت کے مرکزی شہر کا رخ کریں گے۔ در آئندہ جنگوں
 دونوں کے خلاف بہترین مشوروں سے نوازنے کی کوشش کریں گے۔ ایسا
 اس کی اس تجویز سے اتفاق کیا تو یونان اور کیرش دونوں اپنی سرری قوتوں کو
 بحران سے وہ ایران کی طرف کوچ کر گئے تھے۔

محفوظ زمین بند سمندر میں آگے بڑھی ہوئی تھی اور یہی وہ مقام ہے جہاں ہم
 یورپ، ایشیا اور افریقہ زیادہ سے زیادہ ایک دوسرے سے قریب ہو جاتے ہیں
 شاہ پور اس شہر کو جانے لگیں اور ہمیں سے بڑے دریا نیکی میں اندر کی طرف
 کا ذریعہ بن گئے۔ دوسرے لفظوں میں جن آبی راستوں کے درجے سے
 ذریعہ پائینا ممکن تھا، نیکی کے اس شہر کی حفاظت کا فرض بھی انجام دے
 کے قسطنطین واقع ہے۔ بحر روم کی قدیم تسبیح کا غالباً اس شہر کے علاوہ کسی
 رکھا جاسکتا تھا۔



یونان اور کیرش نے ابھی تک بحران میں قیام کر رکھا تھا۔ ایک
 سرائے سے باہر چل قادی کر رہے تھے جس میں ان دونوں کے قیام کیا تھا۔
 یونان کی گروس پر مس دیا۔ اس یونان جب چھوٹا کیرش بھی مقرر ہو گئی
 کسے والی ہے۔ ایسا نے تھوڑی دیر لپٹا۔ کئی مس دو پھر اس کی تازیانہ
 سے نکلائی۔ کیرش بھی وہ آواز عورت سے سننے کی کوشش کرتے تھے تھی۔
 تھی۔

یونان نے میرے حبیب ہمارا بہترین دشمن عزراہیل کان دونوں حاضر کیا
 اور نہ اسے کئی امنی سرگرمیوں میں وہ مشغول ہے۔ آئندہ قریب میں
 کی اور حمیس تناؤں کی کہ وہ ہمارے خلاف کسی سازش کی تیاری میں
 نہیں۔ فی الحال میں تم سے یہ کہنا چاہتی ہوں کہ تم دونوں کا اب بحران میں
 حمیس ہے۔ یہاں یار پڑے رہنے سے بہتر ہے کسی بدوہد اور سسی اور کو
 زندگی کی ابتلا کی جائے۔ ایسا بتائی کہہ پائی تھی کہ یونان اس کی بات
 دیا ہمارا کیا خیال ہے بحران سے بچ کرنے کے بعد ہمیں کس
 چاہئے۔ اس پر ایسا کہنے لگی۔ اس وقت نہ بڑی سختیں اور بڑی سطوتیں ہیں
 تم دونوں رخ کر سکتے ہو۔ اول دونوں کی حکومت وہ تم ایساں کی سلطنت
 حکومت اس کے شہنشاہ قسطنطین کے زیر سایہ اپنے عہد کو پہنچ جائے۔ اور
 کی حدود بھی وسیع سے وسیع تر ہو چکی ہیں۔ دوسری طرف ایرانیوں کی سلطنت
 تک اکثر مواقع پر دوسوں کے سامنے جھکتی اور مطلوب ہوتی نظر آتی ہے۔
 شہنشاہ شاہ پور رہتا ہے۔ وہ اب جوں ہونے کے علاوہ جنگ کے بہترین تجربہ

یونان اور کیرش کے بحریں سے ایران کے مرکزی شہزادے پہنچے۔
 ایرانیوں کا شہنشاہ شاہ پور اعظم جو دو دولت کی طاقت پر روموں پر حملہ آور ہو
 اراہ کر چکا تھا پہلی وجہ یہ تھی کہ شاہ پور اعظم کے دور میں روموں کا شہنشاہ
 تھا جس نے قسطنطنیہ کا شہر سلا تھا۔ اس سے روموں میں ہمہ گیر بیچتی یہاں
 جیسائیت کو روموں کا سرکاری مذہب قرار دے دیا تھا اور اب وہ اپنے
 جیسائیت کا مخالف سمجھتا تھا۔ ابراہم کے جیسائیوں کی حفاظت کرنا بھی اس سے
 بلا تھا۔ جو ایرانی حکومت کے اندر دلی معاملات میں ایک طرح کی مداخلت تھی
 ایرانیوں کا شہنشاہ شاہ پور روموں کے شہنشاہ قسطنطین کو اپنا بدترین دشمن جیسا
 شاہ پور کے روموں سے خلاف جنگ کی تیاری کرنے کی دوسری وجہ یہ
 اور فرات کے درمیان پانچ سو پہاڑوں پر تعمیر شدہ تھے ایرانیوں کے سپہ سالار
 روموں نے تفر کر رکھا تھا اس سے اہل ایران کے جدید تخت مشتعل تھے۔
 اس انداز میں تھے کہ کوئی اس کا اپنا حریف بنے جو روموں کے خلاف اسے
 اپنے مفتون علاقوں کو واپس لے سکے۔ روموں کے سامنے جنگ کی ابتدا صرف
 پور کے سامنے وہ طرح کی مشکلات تھیں۔ پہلی یہ کہ اگر وہ روموں کے خلاف
 ابتدا کریں گے تو ان کے اپنے ملک سے اندرون و خارجہ اور سرحدیں
 تھیں۔ اس لیے کہ ایران کے عوام جی سرکاری کے ساتھ یہ سمجھتے تھے کہ
 فرات کے درمیان پانچ سو پہاڑوں پر روموں سے قطع کر رکھا ہے وہ ہر سو
 لے جیسا تھا۔ دوسری مشکل یہ تھی کہ شاہ پور روموں کے خلاف جنگ
 ہے تو اس کا واسطہ روموں کے شہنشاہ قسطنطین جیسے تربیت سے پانچ سو پہاڑوں
 مذہ کی شہرت دار دور ملک پہیلی پہیلی تھی اور جس سے وسیع فتوحات کے دور
 میں خاصہ مسافر ہوا تھا شروع شروع میں شاہ پور کچھ جنگجو۔ کچھ ایرانی دولت
 کچھ حسب اوضاع کے بدستور سے اپنا علاقہ واپس لینے کا اس نے عزم کیا۔
 شاہ پور کی خوش قسمتی کہ اچانک ۳۵۸ء میں روموں کا شہنشاہ قسطنطین
 فوت ہو گیا اس سے شاہ پور کا نام قدرے نمایاں ہو گیا۔ اس سے کہ روموں
 سے روموں کی یکہ جہتی برقراری نہ ہو سکی تھی کہ قسطنطین نے اپنی زندگی میں
 مملکت کو اپنی قیام میں تقسیم کر دیا تھا۔ اب شاہ پور روموں کا
 اسے صرف ایک شمالی مملکت کے حکمران کا مقابلہ کرنا پڑتا۔

اس کے علاوہ اب آرمینیا میں بھی بے چین چھیلی ہوئی تھی۔ اس کی وجہ

تھی۔ حیدر اور بھی جیسائیت کا دشمن تھا اور جیسائیوں کا خون بہانے میں آرمینیا بھی درہنہ
 تھا۔ اب وہ خود جیسائیت قبول کر چکا تھا۔ اور آرمینیا کے باشندوں کو جیسائیت
 پہنچا کر رکھتا تھا۔ اس کی مذہبی حمیت سے اہل آرمینیا کے دل مجروح ہو رہے
 تھے۔ ان کے سینوں میں اس کے خلاف طرقت کے جذبات موجزن تھے۔ اسی دوران
 میں ہوا گیا تو اس کے حاکموں میں کوئی بھی اس کی حقارت کو حکومت کر سکتا
 تھا۔ ان کے شہنشاہ شاہ پور کو روم اور آرمینیا دونوں ملکوں میں اپنی فتوحات کے لئے
 ایک نظر آنے لگا تھا۔



اب روم ایرانیوں کا شہنشاہ شاہ پور جب داس شہ میں چوگان کھیلنے کے لئے اپنے محل
 میں ایک محفل اس کے قریب آیا اور اسے مخاطب کر کے کہنے لگا۔ آقا۔ ایک
 روز میں سے دو ایک نام جو نام جاتا ہے آپ سے شاہ کا واسطہ ہے۔ اس کے
 دل تڑپی گئی ہے جس کا نام وہ کیرش جاتا ہے اور وہ اس کی بیوی ہے۔ جو نام
 اس کا کہنا ہے کہ وہ ایرانیوں کے شہنشاہ شاہ پور سے ملتا چلتا ہے۔ اس کا مزہ کہنا
 ہے شہنشاہ شاہ پور روموں کے خلاف جنگ کی بڑا رستہ والا ہے لہذا وہ کہتا ہے کہ
 کے خلاف فتوحات کرنے کے لئے ایرانیوں کے شہنشاہ شاہ پور کو بہترین اور
 حریف سے برا ملتا ہے۔

جب اس محفل کی یہ گفتگو میں کر شاہ پور نے کچھ دھپا چا کھنے لگا۔ فی الوقت تو میں
 اس سے لگے ہار رہا ہوں۔ جب وہ واپس لوٹا تو اس نے وہیں لا میر سے سات چوٹیں
 لگا کر ہٹ کر واپس ہو اسی صبح شاہ پور کو جانہ دیں۔ اس نے کہا کہ دنیا وہ
 جانتے کیا تو شاہ پور سے گا اچھا اس دن کو اس میں سے گفتگو کرے کے
 اس سے ملے لگتا ہوں۔ اس پر وہ محفل بھاگا بھاگا کیا تو اس نے دیر بعد اس نے جواب
 دیا کہ شاہ پور کے سامنے نہ کھڑا کیا تھا۔

یہاں اور کیرش حسب شاہ پور کے سامنے آئے تو شاہ پور جواب دیا کہ مخاطب کر کے
 اس نے کہا کہ تم جانتے ہو کہ ہمارا نام جو نام ہے اور ہمارے ساتھ ہمارے بیوی
 کا نام کیرش ہے اور یہ کہ تم مجھے روموں کے خلاف جنگ کے لئے کار آمد مشورے
 دے رہے ہو۔ اس پر جواب کہنے لگا۔ دیکھ بادشاہ تو کچھ ہمارے خلاف کہتا ہے کہ
 ہے۔ میں روموں کے خلاف بیچتا ہوں۔ ہمیں بہترین اور کار آمد مشورے اسے سکھائیں

ہوں اور میں یہ بھی بتا دوں کہ میں جنگوں کا بہترین اور وسیع تجربہ رکھتا ہوں۔ اس پر مسکراتے ہوئے کہنے لگا میں تمہاری اس پیشکش کو قبول کرتا ہوں لیکن میں تم کو اس کے شروع میں میں صرف اپنے مشوروں پر عمل کروں گا اور میں یہ دیکھتا اور لگاتا چاہتا ہوں کہ میرا اپنا ذاتی جنگی تجربہ کس قدر دونوں کے حراف کا سایہ رہتا ہے۔ کے بعد اگر مجھے ضرورت پڑی تو میں جنہیں مشورے کے لئے ضرور طلب کروں گا۔ دونوں میاں بیوی کو ہاتھ بندھ کر اپنے لشکر میں شامل کرنے کے ارادے جاری کرنا اور ہمدردی حیثیت میرے لشکر میں ایک سالار کی سی ہو گی۔ جنہیں بہترین عزت بخش دیا جائے گا اور جب ضرورت پڑی میں تم سے مشورہ بھی طلب کروں گا۔ اس کے بعد پورے اپنے علاقہ کو حکم ایڈک وہ پرنال اور کیرش دونوں کو واران کے مشرق میں۔ اور ان کے لئے بہترین رہائش کا بندوبست کرے۔ خود شاہ پور چوگاں کیلئے کے لئے تھا۔ جب کہ اس کا وہ علاقہ پرنال اور کیرش دونوں کو واران شہر کے مشرقی مشرقی لے گیا تھا۔

چند ہی دن بعد شاہ پور نے دوسروں کے خلاف اپنی مہم کی ابتدا کی۔ اس نے لشکر کو چلنے چلتے ہتھیاروں سے لیس کیا۔ دونوں سے دو دو ہاتھ کر کے لئے وہ سے لگا۔ دوسری طرف دونوں کی سلطنت میں قسطنطنیہ کے بعد اس کا بیٹا قسطنطنیہ دونوں کا شہنشاہ بنا اور اس نے اپنے دونوں بھائیوں کو اپنے مائے آب کے خوب اور طاقت حاصل کر۔ اس قسطنطنیہ دوئم نے رومس الان کی پہ سالاری خود اپنے میں ن در جب اسے خبر ہوئی کہ ایران کا شہنشاہ شاہ پور دوسروں سے خلاف جنگ کی ڈالنے والا ہے تو قسطنطنیہ دوئم اتنی سے لگ کر ایشیا میں اپنی مشرقی سرحدوں کے کر گیا۔

شاہ پور کے مقابلے میں ایشیا میں رومس الان کی تعداد کم تھی اور جو قسطنطنیہ دوئم نے اس لئے کہ کافی عرصہ سے ان کی کسی نے ہمت ایرانی کی نہ تھی۔ اور شاہ بھی اپنے لشکر کے ساتھ آگے بڑھا وہ اگر چاہتا تو دونوں کا مقابلہ کھلے میدان میں کر سکتا تھا لیکن اس نے مختلف وقتوں میں دونوں پر چھاپے مارنے کی ابتدا کی۔

شاہ پور کی اس حرکت سے قسطنطنیہ دوئم کو سنے لشکر کی بھرتی کرنے اور اپنے ملک منظم کر کے کا موقع مل گیا۔ اسی دوران شاہ پور نے اپنے کچھ دستے ارمینیا میں بھی بھیجے کہ اس پر حملہ آور ہو کر ارمینیا پر قبضہ کر لیا جائے۔ لیکن شاہ پور کی بد قسمتی کہ ارمینیا میں داخل ہونے والے ایرانی لشکر کو شکست ہوئی گو اس لحاظ سے شاہ پور کے لئے یہ

دہا۔



کہ حال شاہ پور پھر دونوں کے خلاف جنگ کے لئے لگا۔ اس نے سب سے پہلے ارمینیا کی۔ جو بین النہرین میں رومس طاقت کا بڑا اہم مرکز خیال کیا جاتا تھا۔ شاہ پور نے حملہ کر لیا۔ مامور واد تک جاری رہا۔ لیکن کامیابی کی کوئی صورت نہ آئی۔ اس لئے شاہ پور مامور اٹھانے پر مجبور ہو گیا۔

اس کے عاصرے کی ناکامی کا فائدہ شاہ پور نے بین النہرین کے وسیع علاقے کو تخت کرنے کا اہتمام کر لیا۔ پرنال کے دور میں جہاں کہیں بھی رومس لشکر شاہ پور کے ہاتھوں سے شکست دی تھی اس کے باوجود شاہ پور دونوں کے مضبوطی پر مطمئن ہو گیا۔

اس شہر کے عاصرے میں ناکامی کے بعد بین النہرین کے علاقے کو تاراج کرنے کے بعد شاہ پور نے ارمینیا کا رخ کیا۔ ارمینیا کو اپنے سامنے شاہ پور نے دیکھا اور وہاں رومس کے نیوس کو حکمران مقرر کر دیا۔ اسی طرح گویا ارمینیا نے ایران کی بدترکی کو دیکھا۔

ایران کے لشکر اور قسطنطنیہ سے فارغ ہو کر شاہ پور نے دوسروں کے خلاف اپنی مہم کی پھر شروعات کی۔ دو بار وہ سین پر حملہ آور ہوا لیکن اب کی بار بھی ناکام رہا۔ اس کے باوجود وہ واران نہ ہوا۔ بلکہ وہ اپنے لشکر کو لے کر سار شہر کی طرف رومس کا ایک بہت بڑا لشکر بڑاؤ کئے ہوئے تھا۔ یہ شہر کوشستان میں تھا اور واران کو دستیاب سلسلہ تھا۔ جنگ کے دوران رومس کا شہنشاہ کو دستخطی دستوں سے کر دانت کرتا رہا۔ دوسری طرف شاہ پور نے بھی کو دستیاب سلسلے سے گہری دوسری وادی میں اپنے لشکر کا پڑاؤ کیا۔ اس طرح دونوں لشکر اپنی اپنی گھات سے دوسروں پر حملہ آور ہوتے رہے۔ ایک جنگ کے موقع پر شاہ پور کو دوسروں کی فوج سے کر چبے بننے پر مجبور کر دیا۔ ارمینیا کی اس پہیلی اور شکست پر رومس بے چین ہوئے اور فوج کی خوشیاں منانے لگے۔ یہی ان کی سب سے بڑی فطرتی قسطنطنیہ اس اچانک شاہ پور اپنے لشکر کے ساتھ ان پر لوٹ پڑا۔

اس اچانک حملے سے رومس بدحواس ہو گئے۔ اور پھر سنبھل نہ سکے۔ جس کی وجہ سے انہوں نے بری طرح رومس چابیوں کا قتل عام کیا۔ اس امر انگریز میں شاہ پور کا بیٹا

دونوں قبائل کو اس نے شکست دی اور پھر شاہ پور کو یہ فائدہ ہوا کہ یہی
قبائل جو اس سے پہلے ایرانی سلطنت کی ہڑادی کے درپے تھے وہ شاہ پور
مصراف ہو گئے تھے۔

اس میں دوسرے شہنشاہ تلمیس جہانتا تو فائدہ اٹھا سکتا تھا اس لئے کہ شاہ پور
قبائل کے خلاف صف آرا تھا اور تلمیس پشت کی طرف سے حملہ آور ہو
سکتا تھا۔ اس سلطنت کا نقصان پہنچ سکتا تھا بلکہ ایرانیوں کے ہمت سے ملاقات پر قبضہ
کے میں تلمیس دو غم کی یہ بد قسمتی کہ جس وقت وہ شاہ پور سے شکست اٹھا کر
واپس آیا تو اس کی اس شکست کے بعد اقل میں اس کی جنگ شروع ہو گئی تھی
وہ اقل کی غارتگری کو ختم کرنے کے واسطے وہاں حال اسے میں کامیاب ہو
سکتا تھا۔ اس دوران شاہ پور میں اور گیلیاں قبائل کے خلاف برسرِ کار رہا
تھی۔ اپنی اندرونی شورشوں میں مصروف رہا۔ تاہم وہ ملک کے اندرونی
حالات میں کامیاب ہو گیا۔

یہ شہنشاہ تلمیس اول نے چونکہ عیسائیت کو سرکاری مذہب قرار دیا تھا۔
اس لئے کیا تھا کہ ملک میں ایک جتنی قائم ہو جائے چنانچہ دوسرے شہنشاہ یہ
مذہب کے خلاف ہیں اور پوری دنیا میں جہاں انہیں بھی عیسائی کہاں ہیں
ان کے داری بھی ہو کر رہے۔ یہ خیال دونوں اور ایرانیوں کے درمیان جنگ
میں وجہ بن گیا تھا۔

اس وقت شاہ پور کو یہ خدشہ لاحق تھا کہ اس کی مملکت کی عیسائی رعایا جب
اپنے مذہب کی ضرورت سمجھے گی۔ اپنے بادشاہ کے بجائے وہ دوسروں کے بادشاہ
بھی بن جائیں گے اور ایران سے اس کی وہ بھی شکوک ہو جائے گی۔ گو ملک میں جتنے
گروہ تھے انہی خدایوں کی تعداد میں اضافہ ہو گا اور حقیقت بھی یہی تھی کہ
وہ دوسروں میں تصادم ہوتا اور دوسروں میں فتح پاتے تو ایرانی قوم کے عیسائی اسے
اور جب ایرانیوں کو فتح ہوتی تو ان کی امیدوں پر اس پر جاتی۔ گویا مذہب
بجائے سے ایران کی غیر عیسائی اور عیسائی رعایا کے مابین اجماعیت کی دہوار
اور وہ ایک دوسرے کے دشمن ہو گئے تھے۔

کہتے تھے کہ ان عیسائیت نے اس کے مذہب کی مدد پر کاری ضرب
تھی کہ عیسائیت کے پیروکار تلمیس کی پرستش کرنا سمجھتے ہیں حالانکہ انکی
نے واسطے ہمارے خدا ہیں۔ ایرانیوں کا کہنا تھا کہ مذہب تمام پادشاہ

بھی دوسروں کے ساتھ مل گیا جسے انہوں نے قتل کر دیا۔ یہ جنگ بھی فیصلہ کن۔
اس لئے کہ دامن شہنشاہ اپنا بچا کھپا لشکر لے کر ہٹا گیا اور چرائی جنگ تیار
مصراف ہو گیا۔

دوسرے شہنشاہ کے کار کے نواح سے شکست اٹھا کر بھاگنے کے نتیجے میں ایرانی
شاہ پور قسمت آزمائے کے لئے ایک بار پھر حسن شر کی طرف بڑھا اور اس کا کام
لیا۔ اس دفعہ شاہ پور نے اپنے ہاتھوں کے دوستوں سے اس نے ہندوستان سے حاصل
تھے آگے بڑھائے۔ عاصی نے اس کے پڑاؤ اس نے قلعہ سے گرا کر دھڑکی جتنی
اور کاپانی اس میں بہا دیا۔ پانی کے بھاؤ نے قلعہ کی دیوار میں شکاف کر دیے جس سے
میں داخل ہوئے۔ فارستہ قبائل کو جس پانی کی وجہ سے وہاں اس قدر دلدل ہو چکی
تھی اور پانی اس میں اٹھک رہا تھا۔

اس پر مشورہ یہ کہ عیسائی کے خلاف لشکر لے کر بہت عرصہ مددی سے اس
کرنے کے لئے "تانا" "تانا" آگے ایک بار پھر بنا کر کھڑی کر دی۔ اس طرح عیسائی
خلاف شاہ پور کی یہ بد قسمتی ختم ہو گئی۔ اس میں تقریباً بیس ہزار ایرانی
آئے اور شاہ پور کو ایک بار پھر نصیب شہر کا کام اٹھایا۔

اس عرصے میں ایران کے شہنشاہ شاہ پور کو ایک اور پیشانی لاحق ہوئی اور وہ
اس کی سلطنت کی شمال مشرقی سرحدوں سے اچانک دشمنی قبائلی نمودار ہوئے
لوگ شمال سے اترتے ہوئے جس وقت دوسروں کے تدارک ہمت کے دہریے راگزار
اور مدد شب کے جلی ہنگاموں کی طرح ایرانی سلطنت پر ٹوٹ پڑے تھے۔ چاروں
انہوں نے جانی و ہڑادی اور خونخواری کا کھیل کھیلنا شروع کر دیا تھا۔

یہ قبائل کے حملہ آور ہونے کے بعد شاہ پور فوراً ان کے خلاف حرکت میں
لیکن اس دوران شاہ پور کی بد قسمتی کہ شمال مشرقی سے دشمنی گیلیاں قبائل نمودار
اور وہ بھی اس قبائل کی طرح ایرانی سلطنت پر بھڑکوں کے مذہب کی دہرائیوں
رقصاں تھا۔ وقت کی اندھی آہوں اور شیطانی ہڈوں بھی تادیبوں کی طرح حملہ آور
ہو گئے تھے۔ اب شاہ پور کو ایک وقت دو محاذوں پر جنگ کرنا پڑ رہی تھی۔ ایک ان قبائل
خلاف دوسری دشمنی گیلیاں قبائل کے خلاف۔

لیکن شاہ پور نے بہت نصیب دہی۔ بلکہ وہ دونوں قبائل پر خواہشوں کے ساتھ
سندھ، رگ، رگ میں "بھین خوف" سکوت کے سحر میں راتوں کی تیرگی کی آندھلیوں
طرح ٹوٹ پڑا تھا۔ ایک عرصہ تک شاہ پور بن اور گیلیاں قبائل کے خلاف برسرِ کار

اور مشاہیر جن کی زندگیوں سے ہمیں فہمیت، صواب الوضیٰ، نیکی اور خیر کا سبق ملتا ہے ہمارے خدا ہیں۔

اس کے علاوہ ایرانیوں کا یہ بھی کہنا تھا کہ عیسائی نے اپنا رسول، اپنا پیغمبر، اپنا اور نبی ماننے ہیں وہ عربیہ کنواریاں۔ اس لئے عیسائی پیشا بھی تقبیل کرتے ہیں کہ نہ کرد اور اولاد پیدا کرنے سے اجتناب کرے۔ ایرانیوں کا یہ خیال تھا کہ ایران میں عیسائیوں کی تمام مردوں ان کے دوسرے دیوتاؤں کے ساتھ ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اہل ایران عیسائی ملکیت پر عمل کرتے ہیں تو یہ ہمارا ساتھ نہیں دیتے۔ اور اگر ساتھ بھی ہیں تو ندامت کرنے کے لئے اس لئے کہ یہ ایران کی نسبت دعا کے زیادہ ہیں۔

ایرانی فہمیت بھی نہیں کہتے تھے کہ ایران کے اندر آباد عیسائی اپنے بھائی بندوں کو اپنے بھائی نہیں بلکہ دعا کے عیسائیوں کو اپنا بھائی سمجھتے ہیں۔ اور دیگر خواہ وہ دنیا کے کسی بھی خطے میں آباد کیوں نہ ہوں انہیں اپنا ہر دور خیال کرتے ہیں ایرانیوں کا یہ بھی کہنا تھا کہ یہ عیسائی لوگ سور کو مارتے اور کھاتے ہیں اور بولی دیتے کرتے کہ کونسا جانوری سور انسان کے لئے مفید ہے اور ونا مستحب اپنی بیوتوں کو دشمن دشمن گردانتے ہیں حالانکہ زمین کا وہ خدا مقرر ہے۔

ایرانیوں کا یہ بھی کہنا تھا کہ ہمارے عقیدے کے مطابق برائی مخلوق کا خالق اور ہر اچھی مخلوق کا خالق بھی یزدان ہے۔ اس کا کہنا تھا کہ یہ کیسے ہوگ ہیں جو ان کے نزدیک سانپ اور بچھو تک کا خالق بھی خدا ہے جس نے تحقیق باڑی کے سواری کے لئے گھوڑے، حفاظت کے لئے کتے اور دوسرے مفید جانور پیدا کئے ہیں۔ ان مذہبی نظریات کے اختلافات سے ایرانی بادشاہ کا اپنی رعایا کے ساتھ سخت کرنا قدرتی امر تھا۔ اس کے علاوہ ایران کے عیسائیوں سے کچھ کوتاہیاں بھی ہوئیں۔ یہ کہ ایران کے عیسائی ایرانی فنی مسم میں حصہ نہیں لیتے تھے۔ یہ مورد عمل دیکھتے شاہ پور نے ان پر دہرے ٹیکس عائد کئے۔ ایک ٹیکس لڑائی کے موقع پر ملل اور دوسرا ٹیکس فنی خدمت سے ختم ہونے لگا۔

شاہ پور نے یہ ٹیکس وصول کرنے کا نام ایران میں عیسائیوں کے سبب بشارت لارڈ شمعون کے سپرد کرنا چاہا لیکن اس نے وہ دہرہ کی بناء پر ٹیکس وصول کرنا انکار کر دیا۔ ایک تو یہ کہ عیسائی مخلص ہیں اور دوسرے یہ کہ بشارت کا منصب تقییر کرنا نہیں ہے۔ اسی ناقربانی کی پاداش میں شاہ پور نے ایران کے بشارت لارڈ

میں مکت پادریوں کے ساتھ قتل کر دیا۔ عیسائی پادری چونکہ ایرانیوں کے پیغمبر کے تعظیمات کو علی الاعلان برا بھلا کہتے تھے اس لئے بھی ایرانی اس کو طعن طرح کے تحقیر کا نشانہ بناتے گئے تھے۔



ایرانی اور گیلان قبائل کے خلاف برسرِ پیکار آنے سے پہلے دوسرے شہنشاہ قسطنطین دوم نے شاہ پور کو جب فتح حاصل ہوئی تھی تو اس سے شاہ پور کو یقین تھا کہ اب اس بھی ایرانی قتل سے دوگردانی نہیں کرے گا لیکن اس کا خیال غلط نکلا۔

اس لئے کہ جرنی شاہ پور نے بن اور گیلان قبائل کی سرکوبی کے لئے شمال مشرقی ارمینیا اور آرمینیا کے حکمران نے موقع غیبت جان کر اپنا سفیر امالی بھیجا اور دوسروں کو مرم قائم کرنے کی تجویز پیش کی اور یہ طواغیت بھی کی کہ اگر کسی دوسرے شاہی اس سے کردی جائے تو اس سے دوستانہ روابطہ پیشہ کے لئے برقرار رہیں

دوسرے شہنشاہ قسطنطین دوم نے اس سے اتفاق کیا اور ایک دوسرے منصب دار کا نام انوکھس تھا اس کے رشتہ ازدواج میں خشک کر دی تھی۔ اس کے علاوہ آرمینیا، فارس، دیونو، سکوت کے مابین معاہدہ دوستی ہو گیا جس کی رو سے آرمینیا پر ایران تسلیم کر لیا گیا۔

ایرانی طرف شاہ پور نے جب لاکار جنگوں کے بعد وحشی بن اور گیلان قبائل کو دبا دوار بنا لیا اور اپنی شمال مشرقی سرحدوں پر امن و امان قائم کر کے فارغ ہو کر اپنی طرف سے دوسروں کا آیت سردار شاہ پور کی خدمت میں حاضر ہوا تھا اور یہ ان کے دوسروں حکومتوں میں مصالحت ہو جانے کا باعث۔

دوسرے مصالحت کے لئے آمادہ ہو گیا اور قیصر دوم قسطنطین کے پاس اپنا سفیر مکت لارڈ بھیجا اور ایک خط سفید کپڑے میں لپیٹ کر دیا اس خط کا مضمون کچھ

شاہ شاہان قرین نارنگ برادر مہمدا۔ اپنے بھائی قیصر قسطنطین کو سلام پیش کر رہا ہوں خوشی کا اظہار کرنا ہے کہ قیصر بالاخر تحریک کے بعد راہ راست پر آگیا

شاہ پور نے مزید لکھا تھا کہ اس کے بادشاہ نے سلطنت کو دست

دو سائے انگریزوں اور محمدیہ کی سرحد تک پہنچا دیا تھا اور وہ خود جلاو جلاو اور
 خدیو کے اعتبار سے تمام گزشتہ بادشاہوں پر فائق تھے لہذا شاہ پر اپنا فرض سمجھا
 آرہا تھا اور بیسویں تیسرے یعنی تین انگریزوں کے صوبوں کو جو اس کے ہاتھ سے دھوکہ
 چھین لئے گئے تھے واپس لے لے۔

سن قسطنطنیہ دہم اگر تم گھٹانہ طور پر یہ ظاہر کرو کہ جنگ میں کامیابی ہو
 قابل تعریف ہے خواہ وہ کامیابی شہادت کا نتیجہ ہو یا کرد و فریب کا تاہم تساری و
 مرکز اعتبار نہیں کریں گے جس طرح طبیب بعض وقت جسم کے خاص اعضاء کو کا
 جلا دیتا مناسب سمجھتا ہے تاکہ کم از کم باقی اعضاء کام دے سکیں اسی طرح
 چاہئے کہ ایک چھوٹا سا ملک جو اس قدر تکلیف اور خون ریزی کا موجب ہے وہ اس
 دے والے تاکہ باقی سلطنت امن و امان کے ساتھ حکومت کر سکے۔

شاہ پور نے یہ بھی دھمکی دی تھی کہ اگر ایرانی سفیر بغیر کسی نتیجہ کے واپس نہ
 شاہ پور موسم سرما میں آرام کرنے کے بعد دونوں پر پھر پوری اپنی فکری طاقت
 حصہ آور ہو گا۔ اور پھر جو بھی نتائج نکلیں گے اس کی ذمہ داری قسطنطنیہ دہم پر ہوگی
 اس خط کے جواب میں روسیہ شہنشاہ قسطنطنیہ نے شاہ پور کی تجویز سے اتفاق
 سے انکار کر دیا اور ساتھ ہی شاہ پور کو اس کی سب امتیاز اور روز افزائی حرم پر
 ملامت کی۔ ساتھ ہی اس نے ایک جوابی خط لکھا جس میں تحریر کیا کہ اگر مل مدد
 مصلحت کو مجھے پر ترجیح دیں تو اسے بروڈی پر حصول کرنا چاہئے کہ اس کی میند
 دیل ہے۔ اور اگر یہ بھی ممکن ہے تو اسے بروڈی پر حصول کرنا چاہئے کہ اس کی میند
 جنگ کا قلعی اور آخری بعد کسی ان کے نقصان پر فتح میں ہو۔

ایران کے شہنشاہ شاہ پور نے جب دیکھا کہ روسیہ شہنشاہ قسطنطنیہ دہم سے
 تین انگریزوں اور آرمینیا سے دست بردار نہ ہو گا تو اس نے جنگ کے ذریعے اپنے
 علاقے واپس لینے کا تہیہ کر لیا تھا۔ ایک روز شاہ پور اپنے مرکزی شہر اس میں تو
 اندر اپنے سارے عائدیں سلطنت کے ساتھ کھلی چاروںوں سے حلقہ بگڑ کر رہا تھا۔
 اسے کوئی خیال نہ تھا کہ اس نے اپنے قریب ہی رکھی ہوئی لکڑی کی ایک ہتھوڑی
 اور اپنے دائیں پیلو میں لکڑی کے چھ کھنڈے پر لٹکتے ہوئے چیل کے ایک ہتھ
 ہتھوڑی کو ڈر سے دے مارا تھا۔

لکڑی کی اس ہتھوڑی کا چیل کے اس ہتھ پر ضرب لگا تھا کہ ایک گولی
 تیار پیا ہوئی جس کی ہر گشت تقریباً سارے محل میں سنی دی ہوگی۔ پھر ایک

اور اپنے سر کو غم کرتا ہوا شاہ پور کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ شاہ پور نے
 سے خود سے دیکھا پھر وہ گھٹانہ سے ادا میں اسے کاٹھ کر کے کہنے لگا۔

اس کے اس شخص کو ہلا کے لاؤ تو اسے فکرمیں اپنی بیوی کیرش کے ساتھ
 اس کا کہنا تھا کہ وہ جنگ کے حصول میں صلاح و مشورہ دے سکتا ہے۔ اب
 یہی کوشش کی کہ روسوں کے مقابلہ میں ہمیں کوئی کامیابی حاصل ہو لیں
 اور مدد حاصل ہو کر سکے۔ اب میں اس شخص کے صلاح مشورہ پر بھی عمل
 کرتا ہوں کہ اگر اس کے صلاح مشورہ پر عمل کرتے ہوئے ہمیں کوئی کامیابی
 شاہ پور کا یہ حکم سن کر وہ حلقہ شاہ پور کا قطع کر دیا ہوا پانا اور پھر محل
 مل گیا۔

پھر بعد وہ محاذ اپنے ساتھ برٹانف اور کیرش کو لے کر آیا اور دونوں کو اس
 سے مل کر کرکڑا کر دیا۔ شاہ پور اور اس کے ساتھی جیسے ہتھیار در ہتھیار اس
 طاقت سے غور اور جوی توجہ سے برٹانف اور کیرش دونوں کی طرف دیکھ رہے
 یہاں کو بھٹک کر کے کہنے لگا۔

اس وقت تو پانی بار میرے سامنے آیا تھا اور مجھے دھنوں میں مفید مشورہ
 لی اس وقت میں نے تمہیں کوئی اہمیت نہیں دی تھی چہ کہ تو میرے فکرم
 کا نام نہ تھا لہذا میں نے تیری خواہش کا احترام کرتے ہوئے تمہیں اپنے
 کر لیا تھا میں اب میں تیری صلاحیتوں سے فائدہ اٹھانا چاہتا ہوں۔ اگر
 نے سوچنا تھا کہ تو تو تیری عزت میرے برابر ہوگی۔
 میں نے اپنی صلاحیتوں کے مطابق دونوں سے جنگیں کی ہیں اس میں مجھے
 حاصل نہیں ہوئی۔ دیکھ اس پہلے تو مجھے یہ تاکہ تیرا تعلق کس سرزمین
 میں ہیں جنگ کا تجربہ رکھتا ہے۔ اور یہ کہ مجھے دونوں کے خلاف کیسے
 میں آنا چاہئے۔ اس کے نتیجہ میں مجھے کامیابی اور کامیابی کا منت دیکھنا

میں لگا۔ دیکھ بادشاہ جہاں تک ہم دونوں کا کسی مرد میں سے تعلق
 ہے بادشاہ تو اسے حلقہ میں سمجھ لے کہ اس دیا میں ہمارا تعلق ہے
 تاکہ میرے جنگی تجربے اور فکری مداخلت کا تعلق ہے تو میں یہ
 میں اس جنگی صلاحیتیں حاصل کریں۔ تاہم میں ہو جنگ کے لئے
 اس سے ہی اسے بادشاہ تمہیں میرے تجربے کی جنگ کا اس سے ہو چاہئے

دیکھ بادشاہ تیرا سوال یہ تھا کہ ہمیں دونوں کے مقابل کیسے کرنا چاہئے تاکہ ہمیں کامیابی و کامرانی ہو۔ دیکھ بادشاہ جہاں تک میری ذاتی صلاحیتوں کی بات ہے تو اس کی بنا پر میں کہہ سکتا ہوں کہ اب تک جو تم نے خلاف کارروائی کی ہے بالکل غلط اور بے بنیاد تھی۔ بادشاہ! تو نے دونوں کے مقابل آتے ہوئے دو غلطیاں کیں۔ پہلی غلطی نے دونوں کے مقابلہ میں اپنے حیدوں کو اپنی مدد کے لئے آواز دے دی اور دونوں کے ساتھ جنگ کرنے کے لئے تم نے غلط شرکا انتخاب کیا۔ اس پر غور کیجئے۔

میری دو غلطیوں سے تمہاری کیا مراد ہے؟ وہ کون سے حلیف ہیں دونوں کے مقابلہ میں مدد کے لئے نکارا چاہئے تھا اور دونوں کے لئے میں نے غلط شرکا انتخاب کیا۔ اس پر غور کیجئے۔

دیکھ بادشاہ! جہاں تک اپنے حیدوں کو نہ پکارنے کی تمہاری غلطی کا تعلق ہے وہ بڑے حلیف ہیں۔ ایک بن قباہ اور دوسرے گیلان قبیلہ۔ تم نے بدترین شکست دی تھی اور وہ اب تک ہمیں اپنا بھڑیچہ سروسٹ اور سے اپنا حاکم اور سکڑا خیال کرتے ہیں۔ خدا بادشاہ تمہاری پہلی غلطی یہ ہے کہ خلاف جنگ کی ابتداء کرنے سے پہلے ہمیں اپنی مدد کے لئے بن اور گیلان کے لئے آواز دینی چاہئے تھی۔ انہیں اپنے ساتھ ملا کر دونوں کے خلاف فوج چاہئے تھا۔

بادشاہ تمہاری دوسری غلطی یہ ہے کہ دونوں کے ساتھ جنگ کی ابتداء نے تم نے میں شرکا سے کیا۔ دیکھ بادشاہ یہ شرکے وسیع میدانوں میں ذاتی کے اور گرد لشکر کو گھات میں بٹھانے کی کوئی جگہ نہیں تھا۔ اچھی وجہ ہے کہ انہی کے ہاتھوں تم میں شر کو فتح نہیں کر سکتے اس وجہ سے جہاں ہمیں انتہائی وہاں تمہارے لشکر بھی رہ گیا تھا اور پھر بعد کی جنگوں میں دونوں کے ساتھ جنگ نہ کر سکتے اس پر شاہ پر فوراً پرہیز کیجئے گا۔

دیکھ ابھی جو باتیں تو نے کہی ہیں وہ واقعی حقیقت پر مبنی ہیں اور مجھے احساس ہے۔ تم بتاؤ کہ مجھے دونوں کے ساتھ جنگ کے لئے کس جگہ چاہئے۔ اس پر غور کیجئے۔

گ۔

دیکھ بادشاہ تیرا سوال یہ تھا کہ ہمیں دونوں کے مقابل کیسے کرنا چاہئے تاکہ ہمیں کامیابی و کامرانی ہو۔ دیکھ بادشاہ جہاں تک میری ذاتی صلاحیتوں کی بات ہے تو اس کی بنا پر میں کہہ سکتا ہوں کہ اب تک جو تم نے خلاف کارروائی کی ہے بالکل غلط اور بے بنیاد تھی۔ بادشاہ! تو نے دونوں کے مقابل آتے ہوئے دو غلطیاں کیں۔ پہلی غلطی نے دونوں کے مقابلہ میں اپنے حیدوں کو اپنی مدد کے لئے آواز دے دی اور دونوں کے ساتھ جنگ کرنے کے لئے تم نے غلط شرکا انتخاب کیا۔ اس پر غور کیجئے۔

میری دو غلطیوں سے تمہاری کیا مراد ہے؟ وہ کون سے حلیف ہیں دونوں کے مقابلہ میں مدد کے لئے نکارا چاہئے تھا اور دونوں کے لئے میں نے غلط شرکا انتخاب کیا۔ اس پر غور کیجئے۔

دیکھ بادشاہ! جہاں تک اپنے حیدوں کو نہ پکارنے کی تمہاری غلطی کا تعلق ہے وہ بڑے حلیف ہیں۔ ایک بن قباہ اور دوسرے گیلان قبیلہ۔ تم نے بدترین شکست دی تھی اور وہ اب تک ہمیں اپنا بھڑیچہ سروسٹ اور سے اپنا حاکم اور سکڑا خیال کرتے ہیں۔ خدا بادشاہ تمہاری پہلی غلطی یہ ہے کہ خلاف جنگ کی ابتداء کرنے سے پہلے ہمیں اپنی مدد کے لئے بن اور گیلان کے لئے آواز دینی چاہئے تھی۔ انہیں اپنے ساتھ ملا کر دونوں کے خلاف فوج چاہئے تھا۔

بادشاہ تمہاری دوسری غلطی یہ ہے کہ دونوں کے ساتھ جنگ کی ابتداء نے تم نے میں شرکا سے کیا۔ دیکھ بادشاہ یہ شرکے وسیع میدانوں میں ذاتی کے اور گرد لشکر کو گھات میں بٹھانے کی کوئی جگہ نہیں تھا۔ اچھی وجہ ہے کہ انہی کے ہاتھوں تم میں شر کو فتح نہیں کر سکتے اس وجہ سے جہاں ہمیں انتہائی وہاں تمہارے لشکر بھی رہ گیا تھا اور پھر بعد کی جنگوں میں دونوں کے ساتھ جنگ نہ کر سکتے اس پر شاہ پر فوراً پرہیز کیجئے گا۔

دیکھ ابھی جو باتیں تو نے کہی ہیں وہ واقعی حقیقت پر مبنی ہیں اور مجھے احساس ہے۔ تم بتاؤ کہ مجھے دونوں کے ساتھ جنگ کے لئے کس جگہ چاہئے۔ اس پر غور کیجئے۔

دیکھ ابھی جو باتیں تو نے کہی ہیں وہ واقعی حقیقت پر مبنی ہیں اور مجھے احساس ہے۔ تم بتاؤ کہ مجھے دونوں کے ساتھ جنگ کے لئے کس جگہ چاہئے۔ اس پر غور کیجئے۔

امیر انداز میں اسے دیکھا تو پھر مکرانے ہوئے گئے۔

... دونوں لشکروں نے اپنی اپنی صفیں درست کر لیں تو جنگ کی ابتدا ہوئی۔ جنگ
... دونوں نے کی تھی۔ دوسرے جنرل اپنے لشکر کو دھکی کے دیراؤں میں اپنے
... لاش کرتے عناصر کی طرح ابروؤں کی طرف بڑھا پھر وہ تیرگی کے صحرا میں
... ہو چکے تھے۔ ان کے طوفان میں فوج کی آواز کی طرح ابروؤں پر ٹوٹ پڑا
... ہوا۔ اور ہونے کے ساتھ ہی ساتھ اس قبیل کا بادشاہ گرمہاؤں اور گیلان
... بھی روموں کے مقابلے میں دھکی کے استوار ہوئے اور دوسرے طوفانوں کی
... پھر وہ روموں پر مددگار کے نکتے میں آئے اور دھکی کے اور دھکی کے دست
... کے کالے ہاتھوں کی طرح حملہ آور ہو گئے۔

... کے تنازعے ہوتا تھا جنگ کی ابتدا ہوئی تھی۔ جب جنگ اپنے شباب
... ایک شہر چلا ہوا تھا شاہ پور کا دوسرا شہر اپنی گھات سے نکلا اور وہ
... کے پہلے جال میں دھکی کے رگہ میں پھنسے خوف و ہراس
... کی طرح دونوں کی طرف دونوں پر حملہ آور ہو گیا
... پھر پھنسے شہر سے مدد آور ہوئے 'میدان جنگ میں ہر سو ہر سمت خاک
... کی گود' قس میں کو گھاٹیل کرتا نام رنوخ در آنچیں قمر اور شر
... اور دھکی کے رگہ کے کنارے کافی دیر تک روموں اور شاہ پور کے حمہ
... جنگ ہوئی وہی جہاں تک کہ اس جنگ میں روموں کو بدتریں
... کو عبور کرتے ہوئے پہاڑوں سے درگاہ شہر میں محصور ہو

... ہوا۔ پہلا لگا ہوا تھا دونوں فوجت کھانے کے بعد جب محصور
... میں پہلے تو شہر میں ایک پہاڑ اور کہہ اٹھ کھڑا ہوا تھا۔ دوسری طرف
... کے بعد شاہ پور نے اپنے لشکر کو آرام کرنے کا موقع دیا اور اس
... نے اپنے لشکر کو کوئی کرنے کا حکم دیا۔ اور دھکی کے رگہ کو عبور کرنے
... کی طرف بڑھا تھا۔

... محصور روموں نے دیکھا کہ چاروں طرف جہاں نگاہ کام کرتی تھی ہر
... نے لشکر ہی لشکر ڈھکی سے رہے تھے۔ اور سواروں کی ہتھکالی
... کو دھکی کے تھے۔

... محصور روموں نے یہ بھی دیکھا کہ خود ابروؤں کا بادشاہ شاہ پور جو
... سے بڑھ چڑھ کر تھا گھوڑے پر سوار لشکر کے آگے آ رہا تھا۔ اس

... میں تیری گھٹو نے مجھے خاموش کر دیا ہے۔ میں گھٹو
... تم نے قتال سے اس پر حمل کر کے میں یقیناً دونوں کو شکست دیتے ہیں گا۔
... دیکھو یہ ایک اب جب کہ میں نے تمہیں اپنی مشاورت کے لئے متنب
... جہاں کہیں بھی میرا لشکر پڑاؤ کرے گا تمہارا خیمہ میرے خیمہ کے قریب نصب
... تاکہ میں بروقت تم سے علاج مشورہ کر سکوں۔ اب تم دونوں میاں بیوی
... اس لئے کہ تمہاری نصیحتوں کو عملی جامہ پہناتے ہوئے میں روموں پر
... کو شش کروں گا۔ اس کے ساتھ ہی یونان اور کیرش دونوں شاہ پور کے
... کر کے سے نکال گئے۔



یونان کی توجہ کے مطابق اس کے شہنشاہ شاہ پور نے اپنی مدد
... تاحصہ بھیج کر اس قبائل کے بادشاہ گرمہاؤں اور گیلان قبائل کے بادشاہ
... کے مقابلے میں پکا ہوا شاہ پور کی اس پکار کے جواب میں چند ہی دن
... گرمہاؤں اور گیلان قبائل کا لشکر انہیں اپنا پناہیہ لشکر لے کر
... مدد دینی گئے۔ ان کی آمد سے شاہ پور جہاں بہت دشمن ہوا وہاں اس دور
... میں بھی بہت اضافہ ہوا۔ پھر مزید چند دور کی تیاری سے بعد اس نے
... روموں کے آگے آمد کی طرف توجہ دینا اور یونان کے ساتھ پٹنہ سے
... مطابق اس نے ایک لشکر تاحصہ شہر کے نواح میں گھات میں بٹھانے کے
... وہ لشکر اسے وقت گھات میں بندھا کر رات کو سر کرنا اور اپنے
... تک پہنچا دیا۔ تھے تاکہ روموں کی جہاں کا حاتمہ کرتے ہوئے وہ لشکر
... گھات میں بندھا ہے اس میں شاہ پور اپنی تہی سے تاحصہ کی طرف
... دوسری طرف روموں کو بھی شاہ پور کے آگے شہر پر حملہ آور ہونے
... لگا۔ آگے شہر سے دور ہی دیراؤں کے کنارے روموں شاہ پور کی
... ہوا۔ روموں نے سات آگے ہی شاہ پور سے جنگ کی تیاری کر لی
... کرتے ہوئے اپنے لشکر اس سے بچ گئے۔ دھکی کے طرف اس نے
... شہر گرمہاؤں کو اس کے لشکر کے ساتھ متنب کیا جب کہ اپنے
... وحشی گیلان قبائل کے حکمران الہان کو اس کے لشکر کے ساتھ رکھا تھا۔

کے ایک دن محصورین کو حکم دے دیا جائے کہ وہ اس کی اطاعت قبول کر لیں۔
ایک روز صبح سویرے بن قباہل کے بادشاہ گرمہاس کے لئے یہ کام کیا گیا کہ
ایک جاکر محصورین کو شاہ پور کا یہ حکم سنائے کہ وہ اطاعت قبول کر لیں۔ ورنہ
ان کی حفاظت نہ دی جائے گی۔ گرمہاس کمال دھوکے کے ساتھ محصورین کو شاہ
پور جانے کے لئے شہر کی لسیل کی طرف بڑھا۔ ایرانی سواروں کا ایک دست بھی
وہ تھا۔ گرمہاس کا ایک جانثار دست بھی گرمہاس کے ہمراہ تھا۔

ایک روز لسیل کے قریب محصورین کی رائے میں آئے قباہل کے پاس جہاں تھے اندازے
میں لگاؤ تھا۔ بن قباہل کے بادشاہ گرمہاس کے بیٹے کو لگا جو اس کے برابر
دور جا رہا تھا۔ اس زہریلے تیر سے گرمہاس کا بیٹا مر گیا اور اس کی لاش
پہلے کو چھٹی۔

پہلے کا بیٹا لکڑا دھیر تھا جو گرمہاس کے بیٹے کی رہ اور بیٹے کے پار ہو
کر گرمہاس کی بیٹا جو نہایت حسین اور جوان تھا اور قاست در رہنمائی میں اپنے ہم
راہوں کے سر سے پر اس کے تمام ہم وطن پر اندھا ہو گئے لیکن پھر یہ محسوس
ہوئی کہ لاش روٹوں کے ہاتھ نہ لگ جائے وہ گرمہاس کے بیٹے کی لاش لے کر
وہاں پہنچا۔ بن قباہل کو بیٹا آوازوں میں پارتے ہوئے مدھول کے طرف
دیکھ کر غمزداری کی دھکت دینے لگے تھے۔

پہلے کے بیٹے کی موت نے شاہ پور کے سارے شہر خاندان کو سوگوار بنا دیا
اور انسانی مدد میں گرمہاس کے شریف غم ہوئے۔ تمام جنگی کارمدائیں
میں سے موقوف کر دی گئیں۔ بن قباہل کی قدیم رسوم اور دستور کے مطابق
ری کی ریس ادا کی گئیں۔ مرنے والا۔ صرف اپنی عالی حسی کی وجہ سے
مرد ہو بھی بہت چرل عریض تھا۔

پہلے کے بیٹے کی جہیز و عین کے دوران بعد شاہ پور نے تمام شہر پر ملے شروع
کے ہوئی رہی۔ شہر کے اندر اور باہر کشنوں کے پٹے لگ گئے لیکن ایسا نہ ہو

شاہ پور اس قدر خفباتک ہوا کہ لڑائی شروع ہوتے ہی ایک معمول
ان کے میدان میں ٹھس گیا، کوڑا چلانا اور تیر بڑھانا ایک صف سے
ان طرف دوڑا پڑا۔ اس کارروائی سے اتنا جوش پیدا کہ ایرانی موت سے بے
گشت۔ مرنے کے رہے آخر ایرانیوں کو شہر میں داخل ہوئے کارواں مل

کے سر پہ تاج کے بجائے ایک مسخ نڈل تھی جس کی شکل بکے کے سر کی تھی و
جواہرات بڑے ہوئے تھے۔

امراء جو کثیر تعداد میں شاہ پور کے محراب تھے اور خدم و حشم جو مختلف
لوگوں پر مشتمل تھا۔ شاہ پور کے رعب و ہلال کو دہلا کے ہوئے تھا۔

اپنے لشکر کے آگے آگے شہر کی فصیل کے قریب آکر شاہ پور کا یہ
دراغین شہر کو اس بات کی ترغیب دینے کی کوشش کرے گا کہ پرمنا و رفتہ
اطاعت قبول کر لیں۔ شاہ پور کو اس بات کا پورا وثوق بھی تھا کہ بس جو کسی وہ
مصور لشکر کے سامنے آئے گا تو مدین فرما رعب سے اس سے رحم کی درخواست
کے۔

چنانچہ جب شاہ پور اپنے تمام دستوں کے ساتھ گھوڑے پر سوار ہو کر شہر
بڑھا اور نہایت اطمینان کے ساتھ اس قدر قریب پہنچ گیا کہ اس کے چہرے کے چھوٹے
کی فصیل کے اوپر سے پہچنے جاتے تھے تب ایک اخطاب اٹھ کھڑا ہوا۔

وہ اس طرح کہ اس کا قریب آتا تھا کہ دروازہ اہل کو کچھ کرنا ضروری
اوپر جو مدین تیر انداز سے انہوں نے شاہ پور کو اپنے حیروں کا نشان بناتے
اندازی شروع کر دی تھی۔ حسن اسبق سے اس وقت چونکہ شہر پور کے لشکر
دوڑنے کی وجہ سے گرد و بار کا ایک ہائل اٹھ رہا تھا اس گروہ سوار کی وجہ
شاہ پور پر اپنا صحیح نشان۔ لے سکے اور شاہ پور اس تیر انداز سے بچے سلاطین
کیا صرف اس کا بہ ایک تیر لگنے سے جاگ ہوا تھا۔

روٹوں نے جب اس طرح شاہ پور پر تیر اندازی کی تو شاہ پور بیٹا
واپس اپنے لشکر میں آکر کہنے لگا۔ ان لوگوں سے بڑی بے رحمی کا کتا سرور ہو
لوگوں نے میری توہین کرنے سے حقیقت میں ایک اس شخص کی توہین کی ہے
فرماندہاں اور قوس کا تاج پہن شاہ پور نے کمال سرکشی سے تمام شہر
کرنے کی تیاری شروع کر دی تھی۔ شاہ پور کو طبیعت دیکھتے ہوئے اس
رہ سائے اندازہ لگایا تھا کہ شاہ پور آگہ شہر پر قبضہ کرنے کے بعد وہیں رہا
نقل عام کا حکم دیدے گا۔ لہذا لشکر کے ہر گروہ سرداروں سے یہ دست
اور محترم بادشاہ ہونے کی حیثیت کو نظر انداز نہ کیا جائے اور شاہانہ طریقے
قوت استعمال کرتے ہوئے فتح کیا جائے اور کسی پر ظلم نہ کیا جائے۔
امیروں نے بھی اپنے خیر خواہانہ حیالات کا اظہار کرتے ہوئے اس کو شرمندہ

اس شرکی فیصل اسی مضبوط فیصل ہے غذا میرا یہ خیال ہے کہ بغیر کسی سخت
کے بازیدی شہر کا قبضہ ہونے میں کامیاب ہو جائے گا۔

اس تک دور شر کا تعلق ہے کہ اس شرکی فیصل اتالی مضبوط چٹوں سے بنی
ہے۔ اس شرکی فیصل اس قدر چڑی ہے کہ اس پر بیک وقت کئی گھڑے دوڑائے
جاسکتے ہیں اور مزہ یہ کہ اس شرکی عکس چٹوں سے بنی ہوئی فیصل کافی بند اور اونچی
ہے کہ چھٹا کر باہر نہیں نکال سکتے۔ دیکھ بادشاہ جہاں تک بازیدی شہر کا
تعلق ہے جس میں حفاظت دیا ہو کہ تم اسے ضرور فتح کر لو گے لیکن اس شرکی فتح
میں جس میں کافی جودہ کرنا پڑے گا۔ لیکن چونکہ اس وقت دونوں کو شکست
نے بعد سرورے لشکر کے حوصلے کافی بند ہیں تو ہو سکتا ہے کہ تم اس شر کو بھی بند
میں کامیاب ہو جاؤ۔

شاہ پرست کا دیکھ میرے محترم مسلمان! میں تمہارے مشورے تمہارے اس
ساتھ شکر گزار ہوں۔ تمہاری گفتگو سے لگتا ہے کہ تم نے بازیدی شہر کے علاوہ
اور بھی وہ دیکھا ہے۔ اس پر یونان بورا۔ اے بادشاہ! تمہارے درست ہے۔ میں
شہر کو کوئی بار دیکھ رہا تھا۔ اس پر شاہ پر قبضہ کن انداز میں کہنے لگا۔ اب
میں چوٹی جا کر آرام کرو۔ میں تمہارے مشوروں کے مطابق عمل کرنے کی
کوشش کروں گا۔ اس کے ساتھ ہی یونان اور کیرش اس میدان سے نکلتے تھے۔

اس کے شیشو شاہ پر نے آدھ شہر میں چند روز تک قیام کیا اور اپنی فتح کا جشن
منایا۔ اس نے آدھ شہر میں گزارا۔ موسم مارچ کے ساتھ ہی اپنی بی بی مام کا
ہاں لے لیا۔ اس نے آدھ شہر سے کوچ کیا۔ جس شہر کے پاس سے گزرا وہاں شاہ
پر کے ساتھ بازیدی شہر کی طرف بھاگا۔ شہر اس نے یہ سہہ کر لیا لیکن شہر کے
شاہ پر اس نے تھوڑی دیر ہی مقابلہ کیا ہو گا کہ شاہ پر کے لشکروں نے شہر
میں کھانسی کر دیا۔ شرکی فیصل میں شکست ہوئی کہ شاہ پر کا لشکر بند توڑنے
نے اس طرح شہر میں داخل ہوا اور شہر کے اندر جس قدر دوسرے تھے ان کا قتل عام
کے ہوئے۔ اتالی کے ساتھ شاہ پر بازیدی شہر بھی قابض ہو گیا تھا۔

اسی طرح کرنے کے بعد شاہ پر دوتا شہر کی طرف بھاگا۔ یہ شہر بین النہرین کی
شہر کا تھا۔ جو کافی لحاظ سے بہت مستحکم تھا۔ اور اہل قلعہ پر
ہاں لے بیٹھے تھے۔ اس لئے شاہ پر نے جب اس کا محاصرہ کیا تو یہ محاصرہ طویل
ہوا۔

گیا۔ جس سے ان کے حوصلے بند ہو گئے اور دوسرے ہتھیار پیشہ آخر ایرانی دوسرے
عام کرتے ہوئے اور خود کا سیلاب بہانے ہوئے شہر میں داخل ہو گئے اور
اتالی نے دونوں کا قتل عام شروع کر دیا تھا۔

دوسروں نے جب دیکھا کہ شاہ پر کے ہاتھوں اس کی شکست اب جیت
پہنچے کھچے دوسرے لشکر شہر سے نکلے اور ہمارے لینے کی خاطر بازیدی اور دوتا
بھاگ گئے تھے۔ جہاں ان دونوں شہروں کی حفاظت کے لئے بہت بڑے بڑے
موجود تھے۔

اس طرح آدھ شہر پر شاہ پر کا قبضہ ہو گیا تھا۔ آدھ پر شاہ پر کو کھل
ہوئی اور اسے اطمینان دے سکے ہوا کہ اس نے شہر کے ایک کھلے میدان میں اس
اور اپنے محافظ دستے کے ایک سالار کو اس نے یونان کو طلب کرنے کا حکم دیا۔
ہانے پر جب یونان کیرش کے ساتھ اس کھلے میدان میں شاہ پر کے سامنے
تھوڑی دیر تک بڑے جتنی تیار انداز میں یونان کی طرف دیکھ رہا ہو۔

میرے محترم صلاح کار! آدھ شرکی فتح سے پہلے میرے لشکر میں ایک
اور سکوت طاری تھا۔ چونکہ دونوں کے مقابلے میں یہ سے پہلے میں وہی
ہوئی تھی لہذا دونوں کے مقابلے میں میرے لشکر کی قدر بدل ہوتے تھے۔
تمہارے جنگی مشورے سے میں نے آدھ پر حصہ آور ہو کر دونوں کے
حاصل کی ہے۔ تم میرے لشکر میں پہلے جو۔ عالم اور سکوت کے مہوں میں
کنن عزم جوں جوں خود کرنی اور وقت کی بے پائی کے قصوں میں رہی
ہوئے ہو۔ تم یقیناً ان ہاتھوں میں سے ہو دو اور ان سہہ رحم سمجھنے ستاروں
نشانہ بن کر نمودار ہوتے ہیں۔ تم یقیناً ان جنگوں میں سے ہو جو بے راہ
دیناؤں میں اپنے مخالفوں کے لئے سرد آتش کا بیج بن جاتے ہیں۔ دیکھ
نات میری کامیابیوں کا پتلا دروازہ ہے۔ میں تیری ہر شکل و شمیرانی
کی طلب کردار۔ تمہارے عزم کی تادیبی تیری سنگوں کی شدت کو سامہ لے رہا ہوں
دیکھ میرے معزز اور محترم مسلمان! اب بس کہ میں نے آدھ شہر کو فتح
دونوں کا بہت بڑا مرکز میں کیا جاتا تھا۔ اب میرا ارادہ ہے کہ میں پہلے بازیدی
ہوں اس کے بعد دوتا شہر کا رخ کروں۔ تمہارا اس سہیے میں کیا خیال ہے۔

شاہ پر کے اس اشارے کے جواب میں یونان نے تھوڑی دیر تک
کہنے لگا۔ دیکھ بادشاہ! جہاں تک بازیدی شہر کا تعلق ہے تو اس میں دونوں

شاہ پر ابھی دریا شر کا کاموا کیے ہوئے تھا۔ رومن شہنشاہ قسطنطین دوم
میں آیا۔ اس نے آرمینیا کے حکمران کو انشیا اپنے پاس بلایا اور اسے
طرح کے تحت سے نوازا۔ مقصد یہ تھا کہ رومن لوگوں میں وہ رومنوں کا وفادار
اس کے بعد رومنوں کے شہنشاہ قسطنطین نے آرمینیا کے حکمران کو اپنے ساتھ ملایا
پر حملہ آور ہونے کا ارادہ کیا جسے ملایا میں شہر تھا۔ فتح کر لیا تھا۔
قیصر روم قسطنطین بازدی پر حملہ کر کے اپنی مملکت کا انتظام لینا چاہتا تھا لیکن
بھی اس کی قسمت میں ناکامی تھی۔ اس نے کہ زندگی نے اسے ایسا
صلحت نہ دی کہ وہ کسی میدان میں ایرانیوں کو شکست دے سکے۔ انشیا نے
بازدی کے شہر کی طرف کوچ کرتے ہوئے قسطنطین کو آگیا اور وہ اپنی مملکت
ہوا۔

قسطنطین کی وفات پر اس کا چھپا بولیس قیصر روم۔ وہ سخت جنگجو تھا۔ روم
تخت پر بیٹھے ہی اس نے سب سے پہلے یہ کام کیا کہ جس دور کے دور حکومت میں
ہمک گال قبائل کے اندر ہجرتیں رہا ہو رومن قیصر اس سے اس سبب ہجرتوں کو روکا
اور تشدد کے ساتھ نکل پڑا۔ قسطنطین نے تم قریبی دور میں صلحت کے اندر
ہجرتوں اور سرکشیاں بھی سرانجام دی تھیں۔ لہذا یہاں ہم جتن نے یہ کام
نے تمام داخلی شورش اور ہجرتوں کو ختم کر۔ اپنی مملکت میں امن و امان بحال
دستی تھی۔ قسطنطین کو قزاقوں کو فرو کرنے اور امن و امان قائم
کے بعد بولیس نے سابق قیصر روم تراخس کے قتل نہ جان کر مملکت میں
کا منصوبہ بنایا اور اپنے اس کام کی تکمیل کے لئے وہاں طرح جنگی تیاریاں بھی
کیاں۔

دوسری طرف ایران کے شہنشاہ شاہ پور کو بھی فتح کر قسطنطین
بعد اس کا چھپا بولیس قیصر روم بنا سے اور یہ کہ گال قبائل کی ہجرتوں کو فرو کرنے
کی امن و امان کی صورت حال کو بہتر بنانے کے بعد وہاں سے جنگ کرنے کے
طرح جنگی تیاریاں میں مصروف ہے۔ یہ صورت حال جیسے ہوئے شاہ پور نے جو
مصافحت کرنا چاہی اور اس عرض کے لئے اپنا سفیر بھیجا۔ دربار میں بھیجا۔
لیکن روم شہنشاہ جوین سفارتی آداب کو ملحوظ رکھ کر ایرانی سفیر
بڑی نفرت اور خشونت سے پیش آیا۔ جس کی وجہ سے ایرانی سفیر کو ناکام واپس آنا
روم کے اس سلوک سے صاف پتہ چل گیا تھا۔ اس کے خلاف جوین کے

یہ کہ وہ ہر صورت میں ایران کے ساتھ جنگ کرنے پر تیار ہوا ہے۔

ایران پر حملہ آور ہونے کے لئے جوین نے بحریں تربیت یافتہ ایک لاکھ کا لشکر تیار
کیا۔ ابتدا کرنے سے پہلے قیصر روم جوین نے اپنے ایک قاصد بحریں اور اس پاس
سواروں کی طرف روانہ کیے۔ اور انہیں اس بات پر آمادہ کرنا چاہا کہ وہ اپنی
مملکت کو محفوظ کرنے کے لئے سوار لشکر منظم کریں اور ان شاہزادوں سے ایرانیوں کو
بھیجا۔

ایران اور اس پاس کے عرب علاقوں کے سواروں کا خیال تھا کہ اگر وہ اپنے لئے
لشکر کھم کرتے ہیں تو ایسے لشکر تیار کرنے کے لئے قیصر روم ضرور ان کی مدد کرے
وہ نے جوین کی خواہش کے مطابق سوار بھیج دیے تیار کرنے شروع کر دیے۔

کے علاوہ آرمینیا کا حکمران رومنوں کے شہنشاہ جوین کا وہ سرا حنیف ثابت ہو
آرمینیا کا سیدہ پوٹولہ ایک عیسائی ہو چکا تھا جب کہ جوین اپنے بچا قسطنطین
روم عیسائیت کا سخت دشمن تھا۔ اس لئے جب ایرانیوں کے منہ بٹے میں مدد حاصل
لے لئے جوین نے اپنے قاصد آرمینیا بھجوائے تو آرمینیا والوں نے قیصر روم جوین
بھیجے ہوئے اس کے قاصدوں کو نفرت کی نگاہ سے دیکھا۔

روم کی اہل آرمینیا کا کردار اب قحاشائی کا سامنا تھا۔ انہوں نے روم اور ایران
میں پیش اپنا واسن بچانے کی کوشش کی۔ وہ زیادہ سے زیادہ یہ کیا کرتے تھے کہ
اس نزاع کی فتح ہوئی۔ گے بعد کر اسے مدد یہ تحریک پیش کر دیتے تھے۔ اس لئے
ایرانی کی توقع رکھنا مبہم تھا۔

ملا طیف ہونے کی وجہ سے انہوں نے بالکل نواستہ و منصب کو اپنے فوجی دستے
ان کے خلاف فوجی دستے بھیج کر مدد دی۔

مارے انتظام کرنے کے بعد قیصر روم جوین اپنے ایک لاکھ کے لشکر کے ساتھ
اور آور ہونے کے لئے پہلے میڈیا کی سر زمین پر حملہ آور ہوا۔ یہاں تک کہ میڈیا
روم کا عمل ساتھ وائیل میڈیا کی مہم کے بعد آرمینیا والے اچانک جوین
وہیں آرمینیا چلے گئے۔

ایرانی جوین نے مملکت ایران پر حملہ آور ہونے کے لئے تمام کئی وسائل وقف
کئے۔ اور اپنے ایک لاکھ کے لشکر کو لے کر وہ میڈیا سے نکلا اور وہ دریاے فرات
پر رات ہو گیا۔

جس وقت قیصر روم جولین دریائے فرات کے کنارے کنارے ایران کی طرف
 قدمی کر رہا تھا ایک ہزار جھانڈوں پر مشتمل اس کا بحری جہاز بھی دریائے فرات میں
 اس کا تھا۔ اس کے علاوہ بحرن اور آس پاس کے عرب سردار جیسے جولین نے
 لشکر تیار کرنے کے لئے کہا تھا وہ بھی اپنے اپنے لشکروں کے ساتھ لشکرِ خلافت کے
 جوین کے ساتھ آئے تھے۔ قیصر روم جولین بین النہرین کے حق و حق میدانوں سے
 ہال کی سرسبز شاداب زمین میں آ پہنچا۔ اس طویل راستے میں کسی بھی اس کی
 اہمائی لشکر پہ نہ ہوئی۔

جس وقت قیصر روم جولین دریائے فرات کے کنارے کنارے جنوب کی طرف
 لشکر کے ساتھ پیش قدمی کر رہا تھا اس وقت ایران کا شہنشاہ شاہ پر اپنے لشکر کے
 دریائے دجلہ کے کنارے پڑاؤ کئے ہوئے تھا۔ اس پڑاؤ کے دوران ایک اس نے
 اپنے خیمے میں طلب کیا۔ یونان کیرش کے ساتھ شاہ پر کے خیمے میں آیا۔ اس وقت
 پر اپنے خیمے میں اکبر بیٹا ہوا تھا۔ اپنے پہلو میں ہاتھ دارتے ہوئے شاہ پر نے اس
 کو بیٹھنے کے لئے کہا۔ جب وہ دونوں وہاں پر بیٹھ گئے تو شاہ پر یونان کو غلام
 ہونے کہنے لگا۔

دیکھ یونان شاید تو جانتا ہو گا کہ قیصر روم جولین ایک بہت بڑے لشکر
 دریائے فرات کے کنارے کنارے ہماری سرزمین کی طرف بڑھ رہا ہے۔ اس نے
 اپنا ایک لاکھ کا بہترین تربیت یافتہ لشکر ہے جب کہ بحرن اور آس پاس کے عرب
 کے لشکر بھی اس سے کم نہیں ہیں اس طرح اس کی طاقت اور قوت میں خوب
 ہے۔ دیکھ میرے مہمان تو نے مجھے بہت اچھے مشورے دیئے ہیں۔ اب جب کہ روم
 اپنی پوری قوت کو میرے خلاف جموٹک رہا ہے تو ان سے بچنے کے لئے مجھے کیا کرنا
 اس پر یونان نے تھوڑی دیر تک اپنی گردن کو جھکا کر کچھ سوچا پھر وہ شاہ پر کو قہر
 کے کہنے لگا۔

بادشاہ میرا دل کتا ہے کہ تو آگے بڑھ کر روم شہنشاہ جولین کی راہ میں
 قیصر روم کو دریائے فرات کے کنارے کنارے آگے بڑھنے دو۔ اسے خبر ہے کہ
 دریائے دجلہ کے کنارے پڑاؤ کر رکھا ہے۔ اور تیسری پشت پر بہترین اور مضبوط
 رکھے والا شہر تیسپس ہے۔ دیکھ بادشاہ میرا مشورہ یہ ہے کہ تو تیسپس شہر کو اپنی
 رکھ کر رومنوں کا مقابلہ کر۔ اگر دریائے دجلہ کے کنارے تجھے رومنوں کے مقابلے
 اور کامیابی حاصل ہوتی ہے تو تیرا سارا ہی کام سیدھا ہو جائے گا۔ پر دیکھ بادشاہ

معاذے میں پہلی اختیار کرنا پڑی ہے تو اپنے لشکر کے ساتھ تیسپس شہر میں
 تیسپس شہر کی ادھری فصیح اس قدر مضبوط ہیں کہ رومنوں کو ان فصیحوں کو
 میں داخل ہونے کے لئے کئی ماہ لگ سکتے ہیں۔ اور میرے خیال میں رومن
 مہاجرہ تیسپس شہر کا محاصرہ کرنے کی کوشش نہیں کریں گے۔ اور اگر وہ
 اپنے مرکزی شہر کا قصد بجوا کر حکم دینا کہ ایک اور لشکر تیار کیا جائے جو باہر سے
 آئے ہوئے روم کے دور بھی کبھی تم بھی تیسپس شہر سے باہر نکل کر رومنوں پر
 حملے نہ کرنا۔ اس طرح ان شب خیزوں سے نکل آ کر رومن خودی تیسپس شہر
 کی اور طرف رخ کریں گے۔

شہنشاہ جب رومن ایسا کریں اور وہ تیسپس شہر سے ہٹ کر کسی اور سمت
 ہٹیں تو تیسپس شہر سے نکلنا اور اپنا کمان اس کی پشت کی طرف سے حملہ آور ہو
 گا۔ ایسا ہی کو ان کی شکست اور امراؤں میں دل و نظ

کا شہنشاہ شاہ پر یونان کی اس تجویز سے اس قدر خوش اور مطمئن ہوا کہ
 اس نے آگے بڑھائے یونان کا دایاں ہاتھ اس نے اپنے دونوں ہاتھوں
 کے ہاتھ پر بوسہ دینے کے بعد وہ بے پناہ خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہنے

اے میرے مہمان جس اچھے تجویز تم نے بتائی ہے میرا دل کتا ہے کہ اس پر عمل
 کرو۔ اس کے خلاف کامیاب و کامیاب رہوں گا۔ میں ایک بار پھر اپنی جوج
 سے تیرے لشکر پر اڑا کر رہوں۔ اب تم دونوں یہاں چوی جاؤ اور جا کر آرام
 کرو۔ یہی تجویز کے مطابق اپنے لشکر کو حرکت میں لاؤ۔ اس کے ساتھ یونان
 شہنشاہ پر کے خیمے سے نکل گئے تھے۔

رات کے ساتھ ساتھ جنوب کی طرف سر کرتے ہوئے رومنوں کے شہنشاہ
 رومن سے مصافحہ کو ملے کیا۔ پھر وہ ایرانیوں کے شہنشاہ شاہ پر آ پہنچا جو
 رومن میں واقع تھا۔ ایرانیوں کا یہ شہر دفاعی اعتبار سے بہت مضبوط تھا۔ ہم
 رومنوں نے اپنی حم کا آغاز ایرانیوں کے خلاف کیا۔

قیصر روم جولین آرمیوں کی سربراہت میں آگے کے آشوب دشت
 میدان میں پہنچے حقائق کہ سراب کئی صدیوں کی آرمیوں کی طرف لوٹ پڑا
 ان شہر پر حملہ اس قدر خونخوار اس قدر تیز تھا کہ رومنوں نے شہر کی
 پھر شہر میں گھس گئے۔

ہمیں آئے بیٹھا جب کہ اس کا بھائی بیڑہ بھی دروازے فرات سے نکل کر غمر میں سے
 آئے دروازے کی طرف بیٹھا تھا۔

جہاں دروازے فرات سے نکلے والے نہروں کے دروازے ہیں۔ گرتی تھی عیسٰی روم نے اپنے دروازے اتنی دیر تک اس کا غری بیڑہ بھی وہاں پہنچا تھا۔ اپنے سارے لشکر کو عیسٰی روم نے اپنے غری بیڑے میں سوار کر لیا تاکہ دروازے واحد کو عبور کرنے کے بعد سارے بیڑہ شلوامہ اور اس کے لشکر پر حملہ آور ہو سکے۔

رومنوں کا بحری جہاز جب وہل کے اس کنارے پہنچا جس کنارے پر ایران کے شہنشاہ
 نے اپنے لشکر کے ساتھ پڑاؤ کر رکھا تھا تو رومنوں سے ٹک کر لڑنے کے لئے شاہ پور
 اپنے لشکر کی صفیں درست کیں۔ اس نے اپنے لشکر کی کئی اگلی صفوں میں باجی متعین
 کیا۔ یہ رومن ان باجیوں کو دیکھ کر بہت ہراساں ہوئے۔ وہ خوفزدہ ہوئے۔ قندار رومن شہنشاہ
 نے اپنے راجا کو کہا کہ اگر اس وقت ایرانیوں سے ٹکراؤ کیا تو رومن ان باجیوں سے
 ہار کر ہوا کر ہو سکتا ہے۔ میدان جنگ سے ہٹا کر نکلیں۔ قندار جواب میں نے یہ فیصلہ کیا کہ
 اس وقت ایرانیوں پر حملہ کیا جائے۔

جناحِ رات کو محلے کا آغاز کیا گیا لیکن اس پر بھی رومنوں کو نقصان اٹھانا پڑا۔
 روم نے آتش مگر حجر، سائے جس سے رومنوں کی بعض سختیاں جل اٹھیں۔ رومن لشکر
 نہ کر کے دیوائے دجلہ کے بائیں کنارے آ اتر۔ اور شہر کو صفحہ آرا ہوا۔
 دجلہ کے کنارے رومنوں اور ایرانیوں کا آہٹا سامنا ہوا۔

دوسرے چنگ اسی سے ہیں ایرانیوں کے شہر نیو شاپور اور ہارو ملک کو فتح کر چکے۔
ایرانیوں کے مقابلے میں ان کے حوصلے بہت بلند اور ان کے اتحاد بڑا بھال تھا۔
دوسرے شہر نیو شاپور نے حملہ آور ہوئے، حکم دیا تو دوسرے صوبوں کو کہیاں کرتے
تھا۔ یہی کام ہونے لگا۔ دل کی سطح سوزان پر ایرانیوں اور کالی راتوں کی چادر
توں کی شدت کی طرح ایرانیوں پر ٹوٹ پڑے تھے۔

دوسری طرف اہرائوں نے بھی ہلاکت اور چارہیت میں کسی طرح کی کمی نہ دینے
 کی جیات کے کالے لگوں میں فکر کے سیسوں ریت کے پرخطر قہریوں اور وقت
 کی جزیروں میں حیرتوں کے بحر بیکراں کی طرح دہمنوں پر حملہ آور ہوئے تھے۔ دریائے
 سندھ کنارہ جہاں جنگ ہوئی تھی اندھے سراپوں کے لالچہ سلسلوں کی تیزی سے ریت
 کے کالے جہس دور جنس کے سمندر میں ابھر کے۔ اب لگوں کا سال جیش کرنے
 سے شام تک نہایت خوریز جنگ ہوئی۔ دریائے دجلہ کے ساتھ ساتھ جہس کا

دومنوں نے شر کے ہندو گھس کر وہاں مہتوہ اہیوتیوں کا خوب قتل عام کیا اور
کے شر کو ہوا۔ شر پر تو دومنوں کا قبضہ ہو گیا لیکن شر کے ہندو جو قلعہ تھا اس پر
اہیوتی لشکر کا قبضہ رہا۔ تاہم جولین نے شر کے قلعے کا بھی محاصرہ کر لیا تھا۔

قیصر روم جو میں نے بنی تھی، بنی تھی سے قلعہ کا کام لیا گیا لیکن اہل قلعہ والے پر ماتم نہ تھی۔ آخر تک آکر جولین کے حکم پر قلعہ کی دیوار کے ساتھ ایک خیمہ کا کام شروع کر دیا گیا تاکہ اس کے درپے قلعہ میں داخل ہونے کی تدبیر نہ ہوتی۔ خیمہ درجہ درجہ اونچا ہوتا گیا۔ جس سے اہل قلعہ سخت ہراساں ہوئے۔ آخر نے جولین کی قراقلین کو قلعہ دونوں کے حوالے کر دیا۔

قلعہ فیروز شاہ پر کراخ کرنے کے بعد قیصر دوم جوئین نے درمائے دربار
کنارے کنارے پر اپنا ستر جاری رکھا۔ اور اس سر پر بیچ گیا جو درمائے عزت اور
طاقت تھی۔ پھر اس سر کے دو ایسے بادلیں نے اپنے لشکر کے ساتھ درمائے دربار
پر جتنا شروع کیا۔ اس سر کے کنارے پر جگہ جگہ اور اور بکھرے ہوئے ایرانی لشکر
ساتھ دونوں کی لڑائی ہوئی۔ تمام چھوٹے چھوٹے ایرانی لشکر جوئین کی روانہ ہو کر
آخر کار جوئین اپنے لشکر کے ساتھ سر کو عبور کر کے ایک ایسے شہر پہنچا جس کا
نکھ تھا۔

اس شہر پر بھی بڑی بڑی پوڑیاں تھیں۔ کھربا کر پتی کرتے طوفان تھا وہاں اور وقت کی بدترین گھمات کی طرح حملہ ہوا اور اس شہر کو بھی اڑ کر کے اس پر بھی اس نے قبضہ کر دیا تھا۔

[illegible]

دروائے دجلہ کے کنارے پڑاؤ کئے ہوئے شاہ پور روٹوں کی پیش قدمی
میں تھا بلکہ اس کے جاسوسی اسے روٹوں کی ایک ایک فرات اور ایک ایک
دے دے تھے۔ دروائے فرات اور دروائے دجلہ کو ملائے والی نھر کے کنارے

ایک اور وعدہ بہ لگا تھا۔ جب شام کی تاریکی پڑی تو ایران کے شہنشاہ شاہ پور نے
دشمنوں کا کھلے میدان میں مقابلہ کرنے کے بجائے تیسوں شہر میں محصور ہو کر
کے مقابلے میں مدافعت کی جائے اس لئے کہ دن بھر دریائے دجلہ کے کنارے
والی اس جنگ میں ایرانیوں کا کافی نقصان ہوا تھا۔ گو بہ شمار دشمن بھی اس جنگ
کئے تھے لیکن دشمنوں کی نسبت ایرانیوں کا زیادہ نقصان ہوا تھا۔ لہذا شاہ پور نے
شہر میں محصور ہو کر مقابلہ کرنے کا ارادہ کر لیا۔

آخر شام کی تاریکی جب پڑی تو ایرانی لشکر اپنے بادشاہ شاہ پور کے حکم پر
اور تیسوں شہروں کے قلعے میں جا کر پناہ گزین ہو گیا۔ دشمنوں نے شہر کے دروازے
ایرانیوں کا تعاقب کیا تھا۔ لیکن یہ تعاقب کامیاب نہ ہوا اور شاہ پور اپنے لشکر کو
تیسوں شہروں میں محصور ہونے میں کامیاب ہو گیا تھا۔

دشمنوں کے حوصلے اس ابتدائی فتح سے غلی باند ہو گئے تھے اب سوچ تھا
تیسوں شہر کا محاصرہ کر دینا لیکن اس نے ایسا نہیں کیا۔ مورخین اس کی وجہ یہ بتاتے
کہ دریائے فرات کے کنارے ایرانیوں نے جو قلعے بنائے تھے وہ دفاعی لحاظ سے
تھے۔ جو لین نے بعض قلعے فتح نہ ضرور کر لیے لیکن بڑی رائٹری کے ساتھ۔ اب
تیجی پر پکا کہ تیسوں شہر فتح کرنے میں چونکہ کامیابی کا کوئی امکان نہیں تھا اس کا محاصرہ
بیکار ہے۔

تیسوں شہر کا محاصرہ کر کے شاہ پور کے لشکر سے غریبے کے بجائے مدافعت
دینے نے ایک چال چل کر اپنے غریبے کو نظر آتش کر دیا۔ اس کا خیال یہ تھا
پور دشمنوں کے اس اقدام کو ان کی مایوسی پر مامور کرے گا اور لشکر لے کر قلعے
آجائے گا لیکن شاہ پور نے بڑی تھنڈی کا ثبوت دیا۔ وہ یہ خبریں کر اپنے لشکر کے
شہر سے باہر نہ نکلا۔

آخر سردار اور ہمار کا موسم گزر گیا اور گرمی اپنے عروج پر آئی۔ ایران کے
شاہ پور کو اسی موسم کا انتظار تھا۔ وہ جانتا تھا کہ سردی میں ان علاقوں کے اندر دشمن
کر مقابلہ کریں گے لیکن جو غشی گرمی شروع ہو گی وہ ان علاقوں سے ہٹ جائے گی کو خوش
ہے۔ اس ایسا ہی ہوا۔ جو غشی ہون کی شدہ گرمی نے اس علاقے کو تن گھیرا تھا
شہنشاہ جولین اپنے لشکر کو لے کر کرمستان کی طرف کوچ کر گیا۔

ایرانیوں نے جب دیکھا کہ دشمن اب کرمستان کی طرف ہٹا ہو گئے ہیں تو
نے تیسوں شہر سے نکل کر ان کا تعاقب شروع کر دیا۔ گرمی کی وجہ سے دشمن
ایک اور وعدہ بہ لگا تھا۔ جب شام کی تاریکی پڑی تو ایران کے شہنشاہ شاہ پور نے
دشمنوں کا کھلے میدان میں مقابلہ کرنے کے بجائے تیسوں شہر میں محصور ہو کر
کے مقابلے میں مدافعت کی جائے اس لئے کہ دن بھر دریائے دجلہ کے کنارے
والی اس جنگ میں ایرانیوں کا کافی نقصان ہوا تھا۔ گو بہ شمار دشمن بھی اس جنگ
کئے تھے لیکن دشمنوں کی نسبت ایرانیوں کا زیادہ نقصان ہوا تھا۔ لہذا شاہ پور نے
شہر میں محصور ہو کر مقابلہ کرنے کا ارادہ کر لیا۔

آخر شام کی تاریکی جب پڑی تو ایرانی لشکر اپنے بادشاہ شاہ پور کے حکم پر
اور تیسوں شہروں کے قلعے میں جا کر پناہ گزین ہو گیا۔ دشمنوں نے شہر کے دروازے
ایرانیوں کا تعاقب کیا تھا۔ لیکن یہ تعاقب کامیاب نہ ہوا اور شاہ پور اپنے لشکر کو
تیسوں شہروں میں محصور ہونے میں کامیاب ہو گیا تھا۔

دشمنوں کے حوصلے اس ابتدائی فتح سے غلی باند ہو گئے تھے اب سوچ تھا
تیسوں شہر کا محاصرہ کر دینا لیکن اس نے ایسا نہیں کیا۔ مورخین اس کی وجہ یہ بتاتے
کہ دریائے فرات کے کنارے ایرانیوں نے جو قلعے بنائے تھے وہ دفاعی لحاظ سے
تھے۔ جو لین نے بعض قلعے فتح نہ ضرور کر لیے لیکن بڑی رائٹری کے ساتھ۔ اب
تیجی پر پکا کہ تیسوں شہر فتح کرنے میں چونکہ کامیابی کا کوئی امکان نہیں تھا اس کا محاصرہ
بیکار ہے۔

تیسوں شہر کا محاصرہ کر کے شاہ پور کے لشکر سے غریبے کے بجائے مدافعت
دینے نے ایک چال چل کر اپنے غریبے کو نظر آتش کر دیا۔ اس کا خیال یہ تھا
پور دشمنوں کے اس اقدام کو ان کی مایوسی پر مامور کرے گا اور لشکر لے کر قلعے
آجائے گا لیکن شاہ پور نے بڑی تھنڈی کا ثبوت دیا۔ وہ یہ خبریں کر اپنے لشکر کے
شہر سے باہر نہ نکلا۔

مگرداب میں سردراتوں کی اداسی اور سنگتے سایوں کی غولی امرنیل جیسی ہوتا تھی۔

دومنوں کی سرحد بدھنتی کہ جس وقت جنگ اپنے عروج پر تھی اور انتہائی براہمن اور بھادو ایرانی فوجوں جو یوں کی طرف بڑھا اور اس کے اس طاقت اور قوت سے نیزہ مارا کہ نیزہ جڑوں کے جسم میں جکڑت ہو گیا اور ہو کر اپنے گھوڑے سے گر پڑا۔ دومنوں نے جب دیکھا کہ ان کے شہنشاہ پر ایسا آور ہوا ہے اور اسے نیزہ لگا ہے اور وہ اپنے گھوڑے سے گر گیا ہے تو اس ایک محفوظ جگہ لے گئے تھوڑی دیر بعد جو یوں منہلہ۔ اس وقت جنگ تھی۔ وہ لڑا رہا اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر ایرانیوں سے جنگ کرنا چاہتا تھا۔ قوت جواب دے گی تھی لڑا وہ ایک بار پھر اپنے گھوڑے سے نیچے آیا۔ اس نے بار جب دومن شہنشاہ اپنے گھوڑے سے گرا تو اس کی موت واقع ہو گئی۔

جو یوں بھادو اور عذو محض تھا۔ اس کی بھادری کا ان اجمرواں تصویروں ہے جو شاہ پور نے چٹانوں پر کندہ کرائی تھیں۔ ان تصویروں میں جو یوں کو ایک میں دکھایا گیا ہے جس کے منہ سے آگ کے شعلے نکل رہے ہیں۔

سمو کی شکست پر دومنوں نے حوصلہ نہ ہارا چٹانچہ جو یوں کے مرنے ایک شخص جو یوں کو اپنا شہنشاہ بنا لیا۔ جو یوں نے ایک تازہ دم لشکر تیار کیا کو لے کر وہ سمو لشکر کی طرف بڑھا۔ جو یوں کی سرکردگی میں جس لشکر کو شاہ پور شکست ہوئی تھی وہ بھی جو یوں کے ساتھ تین ملا تھا۔ ایک بار پھر سمو لشکر میدانوں میں ایرانیوں اور دومنوں کا تصادم ہوا۔ ایرانیوں نے پیسے کی طرح پہاڑ اس میں اگرچہ انہیں خود بھی نقصان اٹھانا پڑا لیکن آخر نقصان اٹھانے کے لئے میدان جنگ سے دومنوں کے پاؤں اکٹا دیئے تھے۔ اور دومنوں کو ایک بار میں اپنے نے شہنشاہ جو یوں کی سرکردگی میں بھی شکست ہوئی تھی۔

اس جنگ میں شاہ پور اپنے لشکر میں نقصان کی وجہ سے دومنوں پر حملہ کرنا چاہتا تھا لڑا دومنوں سے گفت و شنید کے لئے اس نے اپنا سفیر بھیجا۔ جو یوں کے پاس بھیجا۔ یہ سفیر گویا ایک غل کی طرف سے ایک صندوق کے پاس جو یوں سے جو سب کسی اور بڑی مصیبت سے ڈرتا تھا اور ایرانیوں کا مزہ مٹاتا چاہتا تھا اس نے ایرانی سفیر کا خیر مقدم کیا اور نصیحت رسوا کن شراکت قبول کی۔ یہ شراکت متعدد ذیلی تھیں۔

کہ دومن حکومت وہ پانچ صوبے واپس کر دے گی جو ماضی میں دومن شہنشاہ ایرانی شہنشاہ نرسی سے چھین لئے تھے۔

کہ یوں لود بھادو ایرانیوں کے حوالے کر دیئے جائیں گے۔

یہ مشقی بین انہیں ایرانیوں کے تسلط میں رہے گا۔

یہ کہ اگر مینیا سے دومن دستبردار ہو جائیں گے۔

یہ تمام شرائط دومنوں کے لئے رسوا کن تھیں لیکن میں شہر کا دومنوں کے کا رہا اس کے لئے سخت رنج رہا تھا۔ یہ تمام احکام کے تیار سے ناقابل عمل۔ شاہ پور کی مرتبہ اسے اس میں تمام راتوں اور اب اس کی طرف سے دوسل نہ پاتا تھا۔ اس کے علاوہ یہ قسم دومن تھیں تا مرکز تھا اور یہاں کی دوسل کی تھی جسے ایرانیوں کا تسلط بھی صورت نہ لیا تھا۔

یہ اس شہر کو ایرانیوں کے حوالے کر دیا تو تین شہر میں اس قدر اس سے وہ اس شہر سے نکل کر ہجرت کرتے ہوئے اٹلی چلے گئے۔ ان لوگوں کی رائے کے لئے ایرانی شہنشاہ شاہ پور نے اعتراض اور پارس سے دس ہزار تین شہر میں بھادو تھا۔

یہ شاہ پور نے میں شہر میں نئے لوگوں کو سہاگے کے بعد اپنے لشکر کے ہاں چلا کر رکھا تھا۔ ان دنوں ایک دور پوٹاف اور کیرش اپنے خیمے لگائے۔ نام محفوظ کر رہے تھے کہ چاکل ان دنوں کے خیمے میں ایرانی شہنشاہ

اس شاہ پور کو اپنے خیمے میں کہ کر فوراً کھڑے ہوئے۔ شاہ پور کے لئے کے اطراف میں پھیل گئے تھے جب وہ شاہ پور آیا جیسے میں داخل پوٹاف اور کیرش کو اس نے خیمے سے لے کر کہ جب کہ وہ بھی وہ اس سے کہ گیا۔ تھوڑی دیر تک خیمے میں خاموشی رہی۔ اس کے بعد شاہ پور سے

یہ بات میں تم سے کہہ آیا ہوں یہ مجھے سہاگے میدانوں میں دومنوں کو صلح کا معاہدہ کرنے کے وقت ہی کہنا چاہئے تھا۔ لیکن میں کچھ ایسا معمول سے کے لئے میں الفاظ جمع نہ کر سکا۔ اب میں کی تہی سے فراغت سے سہاگے پاس آیا ہوں۔ میرے پاس تمہیں کہنے کے لئے بہت کچھ ہے لکھنا چاہتا ہوں اختصار کے ساتھ کون گاہ۔

ایران میں حالات کچھ ایسے پیدا ہونا شروع ہو گئے کہ ایران کو اطمینان میر نہ آ سکا۔ قیصر روم جو نہیں نے ایران کے ساتھ شرائط مجبور ہو کر منظور کی تھیں۔ معاہدے میں اس بعد ان شرائط کی وجہ سے قیصر روم جو نہیں فوت ہو گیا اور اس کی جگہ اہل روم بنا۔

قیصر روم وائٹس کو بھی ایران کے ساتھ کیا ہوا معاہدہ غنت ناگو رگزرتا تھا۔ وہ معاہدے کو توڑتا تو چاہتا تھا لیکن اس کی خواہش صراحتی تھی کہ یہ معاہدہ ختم ہو جائے۔ اس نے معاہدے کو منسوخ کر کے ۱۰۰ سالہ عہد کے لئے رومن سلطنت میں تقسیم کر دیا۔ اٹلی پر وائٹس خود حکومت کرنا تھا جب کہ مشرقی علاقوں کا یہاں پہلے اٹلی کے ہاتھ میں تھا اور مشرقی علاقوں کا سرکاری سر تسلیم قرار دیا گیا۔

دوسری طرف ایران کا شہنشاہ شاہ پور چاہتا تھا کہ جس قدر ملکہ ممکن ہو آرمینیا میں سے اسے دولت ختم کر دے اس لئے اس نے آرمینیا کے حکمران اشک کو جو یہ اثر تھا وہاں میں غلبہ کیا۔ اشک جب ایران کے شہنشاہ شاہ پور کی راہ پر آؤ تو شاہ پور نے اسے گرفتار کر کے اپنے زیر نگیں کیا۔

کے شہنشاہ شاہ پور نے عام قیدی اور اشک میں یہ امتیاز برتا کہ اس کے سامنے بیٹھ جائے۔ پتلی گھڑی۔ اس کے علاوہ شاہ پور نے آرمینیا کے حکمران کو یہ حکم دیا کہ شاہ پور نے اسے اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ آرمینیا کے حکمران پر اس نے صرف ایک قلعہ آرمینیا میں باقی رہ گیا تھا۔ جس پر شاہ پور کا قصد نہ ہوا۔ شاہ پور کو اس قلعے کے اندر اشک کی لگا اپنے سارے حرموں کو اپنے ساتھ لے گیا۔

اس شہنشاہ وائٹس کو آرمینیا کے معذرت میں اس نے تعلق ہونا بہت مشکل معاہدہ صلح کے خلاف کوئی قدم اٹھانے سے بھی روکنا چاہتا تھا۔ دونوں قدم صورت پیدا ہوئی کہ اشک کا بیٹا مس کا نام پور تھا اور بیٹا سے بھاگ کر اٹلی میں حاصل کرنے کے سے رومن شہنشاہ سے اس نے کمک طلب کی۔

نہ پور ہی چاہتا تھا کہ حالات کچھ ایسے پیدا ہوں کہ وہ ایران کے خلاف نہ چلے۔ جب آرمینیا کے حکمران اشک کا بیٹا پور وائٹس کی خدمت میں آئے اس نے اپنے لشکر کے کچھ دستے اس کے حوالے کئے اور اسے واپس

سنا پوائنٹ میں نے پہلی بار سمو کے میدانوں میں اپنے لشکروں کے رومنوں کے خلاف جنگ کرنے دیکھا ہے۔ قسم ایران کے یزیدان اور سمو زندگی میں تم جیسے ہیکو، دیر اور شجاع نہیں دیکھا۔ سمو کے میدانوں میں تم قتل کی گھنٹوں کا۔ بحر میں لکڑیاں غرقاؤں کی طرح میرے لشکروں کے رومنوں پر حملہ آور ہو رہے تھے۔ تم رومنوں کے اندر اس کی کل و قاتل عمری یوں اس میں تھکے تھے جیسے وقت کی بدترین اندھیوں میں صوفی قرقاس پر کوئی ہو جس کی تحریر ختم نہ ہونے والی ہو۔ تم نے سموں کے روم صحرانی کوکھ میں مرگ، پیس کی شدت میں خاک صحران چھاننے کوں کی طرح رومنوں پر ہمارے تھامی اس کارگراوی کے لئے میں تمہارا تھل سے شکر گزار ہوں۔

کچھ یونانیوں نے پہلی بار تم مجھے داناں میں ملے تھے تو میں نے تمہیں نہیں دی تھی۔ میں نے تمہیں کوئی نام سنا تو ان مجھ کو نظر انداز کر دیا تھا۔ مشوروں سے جو مجھے فتوحات اور کامیابیاں حاصل ہوئی ہیں اس کی بنا پر میں تمہیں حقیقت سے کام لیتے ہوئے کہہ سکتا ہوں کہ تم میرے لئے وقت کی تائید۔ انہوں کی رستہ جراتوں کی مدد سے انہوں کا بیٹا دھار اور بیٹا دھار پتھام ثابت ہوئے ہو۔ قسم مجھے سموروں کے میں شہ پور جسے تک زندہ رہا۔ صوم، تمہارا احسان مدد اور شکر گزار رہوں گا۔ سو یونان پہاڑ سے داناں تم دونوں میں یہی کا قیام شادی محل میں ہو گا۔ آج سے تم دونوں کی حیثیت میرے بیٹے اور میری بیٹی کی سی ہو گی۔ اب تم دونوں انھو اور میرے ساتھ بیٹے دونوں میاں رہی تمہارا میرے ساتھ کھاؤ گے۔ شاہ پور کی اس گفتگو اور اس سے یونانیوں اور کیرش میں مدد خوش ہوئے۔ دونوں نے سو یہ سے امداد میں کی طرف دیکھا۔ دونوں انھو کر غلامی سے شاہ پور نے ساتھ ہوئے تھے۔ دونوں کو اپنے شادی میرے کی طرف لے جا رہا تھا۔



قیصر روم جو نہیں کے ساتھ صومست ایران کا ہوا معاہدہ ہوا اس کی رو سے لے بظاہر ایران کی برتری قبول کر لی تھی۔ وہ صوبے بھی رومنوں نے ایران میں تھے جن پر ایران اپنا حق سمجھتا تھا۔ اس کے علاوہ آرمینیا سے بھی رومنوں انھو کو روکنا تھا۔ اس لئے کہ ایران کو آرمینیا میں اپنا تسلط جسے کامیاب

آرمینیا کی طرف بھیج دیا۔

دوسری طرف شاہ پور بھی آرمینیا کے حالات پر غور رکھے ہوئے تھا۔ جب ہوئی کہ پارہ ایک لشکر لے کر اٹلی سے آرمینیا واپس آیا ہے تو اس نے آرمینیا پر کر دی۔ پارہ کے ساتھ چونکہ دوسرے لشکر تھے لہذا پارہ نے شاہ پور کے ساتھ جنگ عزم کر لیا۔ آخر کچلے میدانوں میں پارہ اور شاہ پور کے درمیان ہولناک جنگ ہوئی۔ جنگ میں پارہ کو شکست ہوئی۔ پارہ کی شکست سے آرمینیا کے حکمران اشک بھی اس کی فکر میں لے کر لوگوں کے ساتھ میں محصور تھے اس سارے خزانے پر شاہ پور ہو گیا تھا۔ یہ صورت حال دیکھتے ہوئے اشک کے بیٹے پارہ نے یہی مناسب کارروائیوں کے بجائے حکومت ایران کی اطاعت کر لے۔

آرمینیا کے حالات اب بھی درست کرنے کے بعد اور سارے آرمینیا فتح کرنے کے بعد شاہ پور کی نظریں اب آرمینیا سے ملحقہ علاقہ گر جستان پر پڑیں۔ گر جستان کے بادشاہ شاہ سارو میں کو چونکہ ان دونوں دونوں کی حمایت حاصل شدہ پور اس عقد پر عمل کر رہے تھے کہ قریب کر چکا تھا۔ جس کے مرنے کے بعد وہیں ہوں۔

آرمینیا کے حالات درست کرنے کے بعد اب لشکر کے ساتھ شاہ پور طرف بڑھا۔ گر جستان کے حکمران سارو میں کو بھی شاہ ایران کی پیش قدمی چلی تھی۔ اسے اطلاع کر دی گئی تھی کہ شاہ پور جسے خود انہماک میں کر رہا ہے اور ہوتا رہتا ہے۔ کچلے میدانوں میں شاہ پور اور گر جستان کے حکمران درمیان ہولناک جنگ ہوئی۔ ایرانیوں کے حوصلے چونکہ بڑھے تھے تھے کہ اپنے شہنشاہ شاہ پور کی سرکردگی میں بہترین جرات مندی کا اظہار کیا۔ جس کے انہوں نے پہل کی۔ پھر وہ دونوں پر شہید سری کی تک موت کی گھنٹی بجا کر اور قلعہ برق و شہر اور آندھوں کی بے امان فتنہ گری کی طرح حملہ کیا۔ ایرانیوں کے شہنشاہ شاہ پور کے مقابلے میں گر جستان کے حکمران سارو شکست ہوئی۔ سارو میں کو چونکہ دونوں کی حمایت حاصل تھی اس لیے سارو میں کو گر جستان سے نکال دیا گیا اور اس کی جگہ اس کے بھتیجے پارہ نے گدی نشین کر دیا تھا۔ پھر شاہ پور آرمینیا میں اپنی فوج حسین اور دارالحکومت کی طرف جا چکا تھا۔

گر جستان کے کوستانی سلسلے کی فکری اہمیت کی وجہ سے وائشنگ

ایران کو اقتدار حاصل ہو۔ چنانچہ اس نے ۳۵۰ء میں گر جستان کے مقابلے میں ایران اور چاکا کہ وہاں پھر سارو میں کی حکومت قائم ہو جائے۔ چنانچہ اس نے اپنی فوج کو کرہنیں کو فتح دے کر بھیجا۔ اپنا کورس نے اسے روکنے کے لئے فوج بھیجی۔ لڑائی کے بجائے معاہدہ منع ہو گیا جس کی وجہ سے گر جستان کی فوج ابلی۔ ایک حصے کی حکومت اپنا کورس کے پاس رہی جب کہ دوسرے حصے سارو میں کو سوچ دی گئی تھی۔

۳۵۰ء کے لئے شاہ پور سے اجازت نہ لی گئی تھی جس سے وہ براہِ فرستہ ہوا۔ جسے سارو میں بھیج کر گر جستان کی تقسیم پر سخت احتجاج کیا۔ ۳۵۰ء میں شاہ پور کو مجبور کر کے دونوں کے شہر داگ ہتھ پر حملہ کیا۔ جس میں لشکر نے اپنی پوری فوج شاہ پور کا مقابلہ کیا جس سے وہ ہٹا ہوئے پر مجبور ہو گیا۔

۳۵۰ء میں سارو میں کی شکست کی سال تک جاری رہی لیکن کوئی فیصلہ نہ کیا

۳۵۰ء میں سارو میں کی تفصیل یہ ہے کہ سارو میں جرنیل دیوک کرہنیں یہ سارو میں حکومت ایران کے زیر اثر ہے وائشنگ و صورت حال سے آگاہ کیا۔ ۳۵۰ء میں پارہ سے کوئی اور قسم کا معاہدہ کیا جائے۔

۳۵۰ء میں سارو میں پارہ کو قیصر روم نے اپنے دربار میں طلب کیا۔ پارہ بھانپ گیا کہ اس کے قتل و تاج سے محروم کیا جائے گا۔ اس صورت حال میں پارہ وہاں سے فرار ہو کر آرمینیا گیا۔ دونوں نے ہر چند اس کا پیچ کیا لیکن وہ دینے سے فرات تک پہنچا۔ ہو گیا اور دونوں توں کر کے دوا کو پار کر لیا لیکن اسے ایک اور سببیت نظر دے جانے والے دونوں سڑکوں و رومن لشکر کے دستوں نے روک رکھا ہے۔

۳۵۰ء میں ایک مسافر مل گیا جس نے اسے جنگوں میں سے گزرنے والے راستوں میں اس کے اس کی تلاش سے ناامید ہو کر یہ مشہور کیا کہ وہ جلد کے ساتھ ہو گیا ہے۔ لیکن پارہ کی بد قسمتی کہ وہ ایک رومن افسر کے ہاتھ چڑھ گیا۔ اس پر کھوار کا وار کر کے اس کی گردن کاٹ کے رکھ دی۔

۳۵۰ء میں ایرانیوں نے ایک دوسرے کے خلاف جنگ کرنے سے ہٹ چکا ہے تھے۔ ۳۵۰ء نے مسیح کی مکت و شہید شروع کی۔ آخر دونوں کے درمیان یہ معاہدہ ہوا کہ سارو میں آرمینیا اور گر جستان کی خود مختاری کو تقسیم کر لیں اور اس کے میں دخل اندازی نہ کریں۔ اس معاہدے پر عمل بھی ہوا لیکن ان دونوں

ملکوں کے باشندوں کا مذہب چونکہ ایران کے مذہب سے مختلف تھا اس لئے اس میں ایران سے بدستور نفرت اور بیگانی قائم رہی اور ان کا میلان اور بھگانہ طرف رہا۔

رومنوں کی طرف سے مطمئن ہونے کے بعد ایران کا شہنشاہ شاہ پور طرف متوجہ ہوا۔ پہلے وہ سندھ بھر ہندوستان کے دوسرے علاقوں پر وہ حملہ تو صرف یہ کہ اس علاقوں کے حکمرانوں سے اس نے اپنی اطاعت حکمرانوں کی کراخ بھی وصول کیا۔

ایران کا بادشاہ شاہ پور ایک طویل عرصے تک حکومت کرنے کے بعد فوت ہوا۔ وہ ایک شجاع اور صاحب تدبیر بادشاہ تھا۔ اور اس نے اپنے ملک کی چار چاند لگائے۔ اس لئے رعایا اس کا دم بھرتی تھی۔ شاہ پور نے دو دوسوں کا وہ ایران کے لئے ہامٹ خراج اور دوسوں کے لئے بہت فکس تھا۔

شاہ پور نے وہ پانچ صوبہ دو دوسن شہنشاہ ذی کیش نے شاہ پور سے اور چینی تھے واپس لئے۔ سین جیسا عظیم شہر بھی ایرانیوں کو اسی کے دور میں تہذیب کا قدیم مرکز تھا۔ اس کے علاوہ شاہ پور نے کئی بیابانوں جو ہندوستان اور بھی دوسن تسلط سے آزاد کر دیا اور سب سے بڑی بات یہ کہ اس نے اس میں نہ صرف ہس بلکہ دشمنی گیلان قبائل و بھی اپنے مسلح اور فرہانہ دار بنائے۔ دانشمندی اور شجاعت کی دلیل تھی۔ انہی وجوہ کی بنا پر تاریخ میں اسے شاہ لقب ملا۔

ایک دوسن مورخ جس کا نام اسمان تھا جس نے ایک ذہنی سلام کی شاہ پور کے خلاف جنگوں میں بھی حصہ لیا تھا۔ وہ شاہ پور سے حقیقی تعلق سے تھا۔ وہ طبی طور پر شاہ پور سے نفرت کرتا ہے مگر بھی وہ اپنی تاریخ میں شاہ پور کی دہری اور شخصیت کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکا۔ چنانچہ وہ لکھتا ہے۔

شاہ پور قد قدامت میں ہمیشہ اپنے گرد پیش کے آدمیوں سے بدتر ہندو بادہی اور آتما کے حامیوں میں وہ بالکل بے حزب ہو کر حقوق کے قریب حیروں اور چھروں کی برچھا کی پرواہ نہ کرتے ہوئے تھلے کے چاروں طرف رہا۔

شاہ پور نے اپنے دور حکومت میں متعدد عیسائیوں کو قتل بھی کر دیا تھا۔ تعصب کی بنا پر نہ تھا بلکہ سیاسی مصلحتوں کی وجہ سے تھا۔

شاہ پور کے دل میں عیسائیوں کے لئے کوئی معافانہ اور متعصب احساسات نہ تھے۔ اس نے ایران کے عیسائی جن کے دلوں میں حکومت کے خلاف غلیظ عداوت تھی۔ اس نے ایک مستقل خطرے کا ہامٹ تھے۔ خصوصاً جب سے دوسن شہنشاہوں نے مدد کی طاقت قرار دیا تھا اس اندرونی دشمنی کے خلاف شاہ پور نے بہت سی کوششیں کیں۔ عیسائیوں پر تنہا اور اس کے بعد حکومت کے آخر وقت تک جاری رہی۔

پس جہاں ایران کے شہنشاہ کی سرکاری مہمیت کا ذکر کرتے ہیں وہاں بعض اس کا ذکر ہیں کہ شاہ پور موت اور حملی سے بے سوا نہ تھا۔ سوا نہیں لکھتے ہیں۔ مگر یہ سب اس نے وہ چھوٹے چھوٹے دوسن تھے تلخ کے تو قیدیوں میں چند دن گزار کر اس کے سامنے آئیں۔ انہیں عورتوں میں ایک دوسن سالار کی بہنیت جو عورت اور عیسائی تھی۔ وہ خوف کے مات کاپ رہی تھی کہ سوا طرف سے اس پر کسی قسم کی کوئی زیادتی نہ کی جائے۔

شاہ پور جب اس سے حقیقی خبر ہوئی تو اس نے اسے اپنے دیوار میں طلب کیا اور اسے دیا کہ قصداً شوہر تم سے جلد آئے گا اور وہی شخص تمہاری قریبی نہیں

ہمیشہ ان عیسائیوں کو جو کلیسا کی خدمت کے لئے وقف ہوئی تھیں اپنی خدمت سے بہرہ ور کرتا تھا اور تمہارا کہہ کر انہیں اپنے فرائض منصبی ادا کرنے کی ترغیب کی جائے۔

شاہ پور نے امن اور صلح کے زمانے میں نے شہر سالے کی طرف بھی توجہ دی۔ شاہ پور میں ایک شہر بنا جس کا نام دوتا رکھا۔ اس کے علاوہ سوز میں اس نے انشا میں ایک شہر بنایا۔ قوم عیلام کا ایک شہر ٹوش اس سے حقیقی کہا جاتا ہے کہ وہ شہر ٹوش کی وجہ سے بنایا گیا تھا۔ شاہ پور نے پھر سے اس شہر کو آباد کیا۔ نام اس نے خورہ کر شاہ پور رکھا۔ شاہ پور کے زمانے میں ایک گل بھی بنے آثار اب بھی نظر آتے ہیں۔ اس گل کو ایوان کرخ کہہ کر پکارا جاتا تھا۔ اسے فارغ ہو کر شاہ پور نے عیلامی کے لئے بھی بہت سا کام کیا۔ آمدورفت میں تسہیل کرائی۔

شاہ پور کے دور حکومت کا تعلق ہے تو سالانی حد کے ابتدائی بادشاہوں نے شاہ پور نے بھی اپنے دور کی اچھڑاں تصویریں چھوڑی ہیں۔ یہ تصویریں زیادہ تر

پر کیرش میں یہ کتنا چاہتی ہوں کہ کب تک تم یونان کے ساتھ رہتے ہوئے مجھ
 کی زندگی بسر کرتی رہو گی۔ میں چاہتی ہوں کہ تم اس سے شادی کرو۔ اس طرح تم
 کی زندگیوں میں خوشی اور رسی مکمل کر رہ جائے گا۔ اس پر کیرش فرما کہنے لگی۔ دیکھ
 میں اب تک میری ذات کا تعلق ہے تو میں تو ایک عرصے سے چاہتی ہوں کہ میں یونان
 کی حیثیت سے اس کے ساتھ رہوں۔ میری زندگی کی سب سے بڑی خواہش صرف
 یہ شادی کرنا ہے۔ اس پر ایلیا فرما کر بول۔

اگر یہ معاملہ ہے تو پھر تم اس مسئلے میں یونان سے بات کیوں نہیں کرتی؟ اب تو
 میں اس سے کہنے لگے ہو چکے ہو ایک دوسرے کو خوب کہنے اور جانے لگے ہو۔ تمہیں
 میں مزید تاخیر نہیں کرنی چاہیے۔ اس پر کیرش نے چارلی شرم میں ڈوبی ہوئی آواز
 کی۔ دیکھ ایلیا! میں خود اپنی شادی کی بات کہنے یونان سے کہوں۔ کیا یہ عجیب
 بات نہیں لگتی کہ میں خود ابتدا کرتے ہوئے یونان سے کہوں کہ وہ مجھ سے
 ملے۔ میرے خیال میں اس کی ابتدا خود یونان کی طرف سے ہوئی چاہیے۔ میں تو
 اس سے انتظار کر رہی ہوں کہ کب یونان میرا بازو تھامے اور یہ کہے کہ میں تمہیں
 کی بات مانتی ہوں۔

چارلی کے خاموش ہو جانے پر تھوڑی دیر تک خاموشی رہی۔ اس کے بعد ایلیا پھر
 بولیں۔ میں اس موضوع پر آج ہی یونان سے بات کرتی ہوں۔ میں چاہتی ہوں
 کہ میں دونوں رشتہ اردوان میں مسلک ہو جاؤ۔ اور اپنی نئی زندگی کی ابتدا کرو۔ اب
 اس کی دہائی کا انتظار کرتی ہوں اور اس موضوع پر اس کے ساتھ گفتگو کرتی ہوں۔
 ساتھ ہی کیرش کی گردن سے ایلیا کا طبع ہو گئی تھی۔

ایلیا اس گفتگو سے کیرش نے چارلی کی حالت حزن کے صحرائیں اچالوں کی طرح
 ہاوس پر کھسی وقت کی ہاتھ خیریں میں سوزان کی صداؤں اور بے شمار بے
 میں لذت مس اور حرف طوں بھی ہو کر رہی گئی تھی۔ خوشی اور مسرت سے
 ہوں کے باعث کیرش کی آنکھوں میں ازلوں کی رگوں جھللاتے لقموں برنگین
 اور نگرانی لینی مشروں کا سا حال بدھ گیا تھا۔ جب کہ اس کے چہرے پر سواتوں
 تھامے اصل کے ہنگامے ناشائس فسانے اور اعلیٰ کی رہائش رقص کر گئی تھیں۔
 ایلیا کی بڑی بے چینی سے یونان کی دہائی کا انتظار کرنے لگی تھی۔

چارلی دیر بعد یونان کمرے میں داخل ہوا اور کیرش کے پیلو میں آکر بیٹھ گیا۔
 وہ بلی حالت دیکھتے ہوئے وہ کچھ سنا ہی چاہتا تھا کہ اس نے ایلیا نے یونان کی

ہر کسی ہاوس کی اس پاس کی چٹانوں پر کندہ کردہ گلی تھیں۔ اس کے علاوہ قدیم سلاط
 میں ایک جگہ کو منتخب کیا جو طاقی داستان کے نام سے موسوم ہے۔ کہان شاہ کے قہ
 اور وہاں سے بلدار کو جانے والی سڑک پر واقع ہے۔ اس جگہ کا نام قدیم دور میں
 دروازہ رکھا گیا تھا۔

طاقی داستان کی چٹانیں سلج زمین کے ساتھ عموداً تراشی گئی۔ اس پر ایک
 تصویر ہے اس میں امیراں کے خدا آور مزد کو دکھایا گیا ہے کہ وہ شاہ پار کا ملکہ
 بدھا رہا ہے۔ دونوں نے ایسے جوتے پہنے ہوئے ہیں جو گھنٹوں تک ہیں۔ دونوں کی
 میں گھنٹیں بھی پہنی ہوئی ہیں۔ اور اس کے جوتے کیموں کے ور پے گھنٹوں
 بندھے ہوئے ہیں۔

دونوں کی کمر میں ہتھیاں بندھی ہیں اور دونوں نے گلوبند اور نگار پہنے ہوئے ہیں۔
 بادشاہ کے پیچھے مالہا درشت کی تصویر ہے جس کا ہاس تو اس کا سا سے تھیں اور
 پر شعاعوں کا ہالہ نظر آتا ہے۔ جس کے ہاتھ میں شہیوں کا منہ سے جو یہی رسم
 استعمال ہوتا تھا۔

شاہ پور کی اس ابھور تصویر کے دائیں طرف دو عمارتیں ہیں۔ پہلی عمارت
 شاہ پور دوئم کے زمانے میں تراشی گئی تھی۔ جب کہ اس میں شاہ پور سوئم اور
 کی تصویریں ہیں۔ ان چار عمارتوں کو سامنے سے دکھایا گیا ہے۔ ایک دوسرے
 دیکھ رہے ہیں۔ دونوں داس بھی ایک جیسا ہے اس کے علاوہ ان کے سروں پر
 ہیں جن کے اوپر کپڑے کی گیندیں نظر آتی ہیں۔

بہر حال شاہ پور ایران کو حرت اور عظمت دینے کے بعد فوت تو ہو گیا
 فوت ہو جانے کے بعد اس کا معر بھائی ارد شیر دوئم کے لقب سے ایرانوں کا شہنشاہ



ایک روز جب کہ داس کے شاہی محل میں کیرش اپنے کمرے میں ایلیا
 یونان کسی کام کے سلسلے میں باہر نکلا تھا۔ ایلیا نے کیرش کی گردن پر لٹکا ہوا
 دینے کے ساتھ ہی وہ بولی۔ دیکھ کیرش! فکر مند مت ہو۔ میں ایلیا ہوں اور
 موضوع پر تم سے گفتگو کرنا چاہتی ہوں۔ اس پر کیرش سنبھل کر بیٹھ گئی اور
 ایلیا! تمہاری آواز یقیناً میرے لئے شناسا ہے کہ تم یہ کتنا چاہتی ہو۔ اس
 گئی۔

گردن پر لمس دیا۔ اس پر یونانی چکنا سا ہو گیا۔ کیرش بھی متوجہ ہو گئی۔ وہ جانتی تھی کہ ایلیا شادی کے موضوع پر اس سے گفتگو کرنے لگی ہے۔ مس دینے کے بعد یونانی کو مخاطب کر کے کہنے لگی۔

دیکھ یونانی میں ایک انتہائی اہم موضوع پر تمہارے ساتھ گفتگو کرنا چاہتی ہوں۔ وہ موضوع یہ ہے کہ میری دل خواہی ہے کہ تم اور کیرش اب شادی کر لو۔ اس کے لئے دیکھ ایلیا جہاں تک تمہاری خواہشوں کا تعلق ہے میں اس کا احترام کرتی ہوں۔ لیکن اس معاملے میں کیرش بھی ملوث ہے۔ اور اس معاملے کو حل جلد کرنا ہے۔ کیرش کا حقد یہ تھا کہ ایلیا شادی اور اہم ہے۔ اس پر ایلیا فوراً کہنے لگی۔

اس مسئلے میں ہمیں کیرش کی مرضی اور اس کا حقد یہ جاننے کی ضرورت نہیں اس لئے کہ میں اس مسئلے میں اس سے تفصیل کے ساتھ گفتگو کر چکی ہوں۔ وہ سب تو شروع دن سے ہی تمہارے ساتھ شادی کرنے پر رضامند ہے۔ اور یہ میں بھی سب سے بڑی خواہش ہے کہ تم اس کے شہر ہو۔ لیکن ایک لڑکی کی حیثیت سے یہ موضوع پر گفتگو کرنے میں پس پس کر سکتی۔ آج جب میں نے اس موضوع پر گفتگو کی تو اس کا کہنا تھا کہ یونانی کی بیوی بننا اس کی زندگی کی سب سے بڑی خواہش ہے۔ اس پر یونانی فوراً کہنے کے انداز میں کہنے لگی۔

اگر یہ کیرش کی زندگی کی سب سے بڑی خواہش ہے تو میں جاننا چاہتا ہوں کہ شادی کرنا میری زندگی کی بھی سب سے اہم اور بڑی خواہش ہے۔ یہ گفتگو سننے پر میں بیٹھی کیرش بے چاری کی گردن شرم و حجاب سے جھک گئی تھی۔ لیکن وہ کسی لمحہ یونانی کی طرف دیکھ ضرور لیتی تھی۔ تھوڑی دیر تک یونانی ایلیا سے منہ گفتگو کرتا رہا۔ اس کے بعد شاید ایلیا لمس دے کر علیحدہ ہو گئی تھی۔ اس لئے کہ یونانی بڑے غور سے کیرش کی طرف دیکھنے لگا تھا۔ جو اس کے پہلو میں سر جھکانے لگی تھی۔ اس موقع پر یونانی نے بڑے پیار سے انداز میں اپنا ہاتھ کیرش کے کندھے پر اس پر کیرش نے چونک کر یونانی کی طرف دیکھا۔ اسی لمحہ یونانی نے کیرش کی آنکھوں پر اکھیں ڈالنے ہوئے پوچھا۔

دیکھ کیرش اگر میں تم سے شادی کرنا چاہوں، اگر میں ہمیں اپنی ہی بیانا چاہوں ہمیں کوئی اعتراض ہے۔ اس پر کیرش بے چاری نے گردن جھکاتے ہوئے مدغمی میں کہا مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔ اس سے کہ آپ تو پہلے بھی اور آج بھی میرے لفظوں کی رعایتی میرے لبوں کا جہم میرے جہوں کی آوازی اور قلب و

ہاں ہیں۔ یہاں تک کہنے کے بعد کیرش جب خاموش ہو گئی تو یونانی نے بڑے غور سے کیرش کی طرف دیکھا۔ اس نے اندازہ لگایا کہ اس موقع پر کیرش کا شفاف انداز سے تراشا دینا اس کے نازک چہلے ہاتھ جیکر مرمریں بازو اس کی چھیلی ڈال دے دیکھتے ہیں۔ نگاہ عارض اور پھول کے داخل بھی گردن پر فرض کہ یوں کا طرح کتاب اور کھپکا رہا تھا۔ یونانی تھوڑی دیر تک اس صورتحال کو دیکھ کر رہا۔ پھر وہ لعل کن انداز میں کہنے لگا۔

یہ کیرش اگر میں آج ہی ہمیں اپنے ساتھ رشتہ ازدواج میں منسلک کرنا چاہوں تو میں اس سے یونانی کی اس بات پر کیرش نے ایک بار پھر چونک جانے کے بعد ایک دم اپنی گردن لوہے اٹھاتے ہوئے یونانی کی طرف دیکھا اور پھر دوبارہ گردن ڈالتے ہوئے کہنے لگی۔ مجھے اس پر کیا اعتراض ہے۔ اس سے کہ آپ تو میری ذہنیت میں راستوں کے لئے نکلان حیل ہیں۔ کیرش کی اس گفتگو کا یونانی نے کوئی جواب نہ دیا۔ پھر اسی روز شام سے پہلے پہلے یونانی اور کیرش نے اپنے آپ کو رشتہ میں منسلک کر لیا تھا۔



پھر اعظم کی وفات کے بعد اس کا معر بھائی اور شیر دہم تخت نشین ہوا۔ لیکن موت چار سال سے زیادہ عرصہ قائم نہ رہ سکی۔ اس لئے کہ یہ اپنے بیٹھاپے کی وجہ سے بیمار تھا۔ تاریخ میں اسے اور شیر دہم قاتل کے نام سے بھی پکارا جاتا ہے۔ ایک اہم واقعہ یہ ہے کہ اس نے رملیا کے تمام نکاح کر دیے جس کے بعد اسے اور شیر دہم کار کے لقب سے بھی پکارنے لگے۔

پھر اعظم کے دور میں آرمینیا کے حکمران پادہ کو ایک دہمن سردار نے قتل کر دیا۔ اور شیر دہم کی کالی نے قائمہ الحاکم دہمنوں نے آرمینیا کے ایک امیر و رازدار کو اس طرح ہلاک کر دیا تھا لیکن حکومت کا اصل اقتدار دہمنوں نے ایک اور امیر موشخ نے کر دیا اس لئے کہ یہ موشخ دہمنوں کے یہاں بڑی مقبولیت، عزت و وقار رکھتا

تھا۔ موشخ کا اقتدار کاٹنے کی طرح نکلتا تھا۔ چنانچہ اس نے ایک دعوت کے تحت قتل کر دیا۔ مقتول کے بھائی میوٹل کو تخت صوبہ ہوا۔ اس نے آرمینیا میں حریف پادہ کی بیوی اور اس کے بھائیوں کو اپنے ساتھ ملائے کے بعد آرمینیا

کے حکمران ورنہ ان کے خلاف ظلم و ستم کا پتہ نہ ملے گا۔

میں نے ان کو یقین دہانے کے لیے اس کی اس کارروائی کی ضرورت و مناسبت کو بیان کیا ہے۔
اس نے اپنے ایک قاصد ایران کے شہنشاہ اردشیر کے دربار میں بھیجا اور غرض
کا امداد کر کے آرمینیا کی حکومت کا اقتدار حاصل کرنے کی استدعا کی۔

اس استدعا کو اردشیر نے تسلیم کر لیا اور اپنے ایک سپہ سالار کو دو سو ہزار
دیگر آرمینیا بھیج دیا اور ساتھ ہی یہ بھی حکم دیا کہ وہ سپہ سالار آرمینیا کے ہائی
میونسٹر کے ساتھ مل کر آرمینیا کی حکومت چلائے۔ ہر حال یہ ایرانی لشکر آرمینیا
داخل ہوا۔ آرمینیا کے حکمران ورنہ اردشیر کو ایرانی لشکر نے شکست دے کر مار دیا
اور ایرانی سپہ سالار میونسٹر کے ساتھ مل کر آرمینیا پر حکومت کرنے لگا۔

لیکن حکمرانی میں یہ وہ مصلحتی لوگ عرصہ نہ چل سکے۔ میونسٹر ایرانی سپہ سالار
شک کی نگاہ سے دیکھتا رہا۔ ایک موقع پر میونسٹر کو شب ہو گیا کہ ایرانی سپہ سالار
شریک حکومت تھا اسے گرفتار کرنا چاہتا ہے لہذا میونسٹر نے اندر ہی اندر سازش کی
لشکر کو اس نے تیار رہنے کا حکم دیا پھر اپنا ایک اس نے ایرانی لشکر پر حملہ آور کر دیا
کا غارت کر دیا۔ ایرانی لشکر کے سپہ سالار کو بھی اس نے موت کے گھاٹ اتار دیا
انگلیا آرمینیا پر حکومت کرنے لگا۔

اس موقع پر ایران کے شہنشاہ اردشیر کو پہلے تھا کہ وہ آرمینیا کے
میونسٹر سے اپنے لشکریوں کی قتل و غارتگری کا انتقام لے لیں اپنی غلطی کی وجہ سے
نے کسی بھی قسم کے رد عمل کا اظہار نہ کیا۔ دوسری طرف اردشیر کو قائل ہونے کے
امرائے سلطنت کا اقتدار ٹھٹکا تھا اس نے اس نے ان کا اقتدار کم کرنا چاہا۔ اردشیر
شیر کی یہ کاغذات سرگرمیوں کے ساتھ ناگوار گزریں اس نے انہوں نے اردشیر کو سخت
سے غلام کر کے شاہ پور کے ایک بیٹے کو شاہ پور سونم کے لقب سے ایران کا شہنشاہ



یونان اور کیرش دونوں میں یونانی ایک مددگار کے شاہی محل میں
میں بیٹے کے لیے موضوع پر گفتگو کر رہے تھے کہ اچانک یونان کی گردن پر ایک
حرکت کی اور ریشمی کس دیا۔ پھر یونان کی سماعت سے ایسا ہی ہی شیریں اور مٹھاس
آواز نکلا۔ وہ کہہ رہی تھی۔

یونان میرے حبیب! جو کچھ میں کہتا چاہتی ہوں یا کہنے والی ہوں اسے تم

یونانی بڑے غور اور توجہ کے ساتھ سنتا۔ کیرش کو بھی حیرت ہوئی کہ جو کچھ میں
کہتا ہوں اس پر چوری طرح دھیان دے۔ اس نے کہا کہ میں ایک انتہائی اہم بات میں
میں ہوں کہ ایک انتہائی خطرناک کمزوری ہے۔ میرے خیال میں آج تک
یونان ہم سے سر کی ہیں اس میں خواہ وہ گزالی کے خلاف ہوں یا کسی اور کے
خلاف ہوں۔ ماری سموں سے زیادہ سخت لڑائی کشن اور تکلیف دہ ہو گی۔

یونان کے بعد ایسا جب خاموش ہوئی تو یونان نے اپنے پہلو میں ہنسی
کا اظہار کر کے کہنا شروع کیا۔ دیکھ کیرش ایسا کسی انتہائی اہم موضوع پر ہم
کہہ کرنا چاہتی ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ مغرب ہمیں ایک انتہائی مشکل اور
کمزوری پیش ہو گی۔ لہذا اس کی غواہی ہے کہ جو کچھ وہ کہے ہم دونوں میں ہی
یونان سے سنیں۔ لہذا ہم دونوں میں ہی قریب ہو جائیں اور ایسا جو
ہم سے اسے پورے دھیان کے ساتھ سنیں۔ یونان کی اس گفتگو کے بعد کیرش
نے اپنے اپنا مرام اس نے یونان کے شانے پر رکھ دیا کہ ایسا جو کچھ کہنے والی
یونان کی طرح سن سکے۔

یونان ویر کی خاموشی کے بعد ایسا بولی اور کہنے لگی۔ یونان اور کیرش جو کچھ
کہتے ہیں پوری توجہ اور دھیان کے ساتھ سنتا دیکھو میرے دونوں عزیز! اور ان کے
کہنے والے۔ ایک انتہائی قدیم شر کے کھنڈرات ہیں۔ اس شر کا نام ماری تھا۔ ماری
یونان کے بعد اموری اور آرمینی قوموں کا بھی مرکزی شرمہا ہے۔ جب اس
یونان کے اپنے علاج پر قہر تو بھل اور غیبا کی مدد لیں بھی اس کے سامنے آج اور نہ
یونان کے تھیں۔ گو ماری شران دونوں کھنڈرات میں تبدیل ہو چکا ہے کہیں کہیں کوئی
یونان کے ہے جو اس شر کی بہترین شناخت اور تفسیر کی مکاری کرتی ہے۔

یونان کے دونوں عزیز! ماری شر کے قریب صرف چند فراناگ کے فاسے پر ایک
یونان کے اور ایک قدیم اور بہت بڑا گل ہے۔ یہی گل ہم تینوں کی منزل اور ہم
یونان کے تھیں ہم ثابت ہو گا۔ ایسا مزید کچھ کہنا چاہ رہی تھی کہ درمیان میں
یونان پر پھینکے گئے۔

یونان میں اس گل سے کیا عرفیہ کیا اس گل کے اندر کوئی رہتا ہے جس
یونان حرکت میں آتا ہو گا۔ اس پر ایسا انتہائی عجیبہ اور تھیں سے بیٹے میں کہنے
یونان کے ہمارا کہنا درست ہے۔ وہ گل غلط نہیں پڑا۔ یہ گل جو کو مستی سلسلے کے
یونان اس گل کے اندر ایسی مدد میں ہیں جسوں نے اس پاس کی مٹیوں اور

شہوں میں لوگوں کو ایک سمت سے شرک میں جلا کر رکھا ہے۔ جس اشیاء کو خلاف ہمیں حرکت میں آنا ہو گا۔ اس پر پوچھا کہ کیا اشیاء حرکت کر سکتی ہیں؟ جی ہاں۔ میری سمجھ میں کچھ نہیں آیا کہ وہ مدھیں کون ہیں؟ کیا ہیں اور کس طرح؟ انہوں نے شرک میں جلا کر رکھا ہے۔ یہاں تک کہنے کے بعد جب پوچھا کہ انہوں نے اشیاء کو پھری اور کہنے لگی۔

دیکھ پوچھا کہ کچھ میں تفصیل حاصل کر سکی ہوں وہ تم سے کہہ رہی ہیں اس سلسلے میں مزید معلومات حاصل کرنا چاہو تو میں تمہیں ایک شخص کا پتہ بتاؤں گا۔ تم اس شخص کو مل کر اس کے اندر رہو اور اپنے دلی مدعوں سے تفصیل جان سکو گے۔ سنو پوچھا اور کیرٹش

ہاں شہر کا ایک ساحر تھا جس کا نام عیسا تھا۔ عیسا نام کے ہاں کے اور طلسم گر کے پاس پہلے ہی حاد اور طلسم کے بے شمار علوم تھے۔ پھر خداوند کریم نے ہاں شہر میں جادو کی تعلیم کے لئے دو فرشتوں کا ہول کیا جن کے نام اور ماریت تھے۔ اصل میں ان فرشتوں کے ذریعے لوگوں کو حرار اور طلسم سے اس لئے کہ جو بھی کوئی شخص طلسم سیکھنے کے لئے ہاروت اور ماریت کے پاس اسے یہ تنبیہ کرتے کہ اگر تو ساری سیکھے گا تو ایمان سے محروم ہو جائے گا۔ زیادہ لوگ اپنے ایمان کے بچاؤ کی خاطر ساحری سے دور رہنے لگے لیکن کچھ ایسے بد پوری طرح اس حرار اور طلسم میں ڈوب کر رہ گئے۔ ان میں ایک عیسا بھی تھا۔ سنو پوچھا اور کیرٹش۔ اس عیسا نے ہاروت اور ماریت دونوں فرشتوں اور طلسم کے سارے علوم حاصل کیے۔ ان سارے علوم کو اس نے اپنی ہاروت ساتھ ساتھ ہاروت کے اور اہل پر محفوظ بھی کر لیا تھا۔

یہ سارے علوم سیکھنے اور انہیں محفوظ کرنے کے بعد وہ ساحر عیسا اپنا نکل کھڑا ہوا۔ اس لئے کہ ہاں میں ان دونوں ساحروں اور طلسم گروں کا ایک ہی عیسا نے ہاں شہر سے نکل کر کسی اور قسمت آزمائی کا فیصلہ کیا تاکہ وہ سب سے اچھے اور سب سے قابل طلسم گر کی حیثیت سے نام پیدا کر سکے۔ نکل کر عیسا نے اری شہر کا رخ کیا۔

ماری شہر کے حکمرانوں نے جن کا تعلق آرائی قوم سے تھا۔ انہوں نے ان کو ہاتھوں ہاتھ لیا۔ عیسوں اور ہیتوں میں میں بلکہ دونوں کے اندر ماری شہر میں دو دن شہر کے نواح میں ایک بلند کوہستانی سلسلے کے اوپر اس عیسا نے اپ

ایک تیار کیا اس محل کے اندر عیسا اپنی زندگی کے آخری دنوں تک ایک شہنشاہ کے دن گزارنا ہوا۔ آخر اسی محل کے اندر موت نے اسے آیا۔ مرنے سے قبل کے اندر اس نے اپنے ہمت سے شاگردوں کو وہ علوم فہل کئے کہ جو اس نے سیکھے ہوئے تھے۔ لوگوں کے علاوہ ہاروت اور ماریت فرشتوں سے حاصل کئے

محل کے آس پاس اور قریب قریب کی ہیتوں اور شہوں کے لوگوں کا کہنا ہے کہ اس شخص کو اس قدر ہول حاصل ہوا کہ وہ ہر جگہ پر گیا۔ لوگوں کا کہنا ہے کہ اس شخص کو یہ سیکھ اور اوقات دونوں کی عیسا کے شاگردوں میں شامل ہوئے۔ کچھ عرصہ کے بعد مر گئے اب ان کی مدھیں اس محل کے اندر کبھی نہیں ہو سکتی۔ لوگوں کو دکھائی دیتی ہیں اور یہ لوگ بھی سمجھتے ہیں کہ وہ دونوں اس جگہ سے دور کیا جاتے ہیں۔

اب نہ تو عیسا کی مدھ کو دیکھا ہے اور نہ ہی سلیوک اور اوتار کی مدھوں میں۔ یہ ساری باتیں جو اب تک میں نے تمہیں بتائی ہیں یہ ایک شخص آرمک کے حاصل کی ہیں۔ آرمک ایک تارک الدنیا یہودی درویش ہے۔ جو قدم ماری شہر کے قریب ہی ایک بستی میں رہتا ہے۔ اب ہمارا ہدف یہ سلیوک اور اوتار ہے۔

میں نے کہ بڑھے یہودی درویش آرمک کے مطابق قدم ماری شہر کے کھنڈرات میں آرمک کوگ ہیتوں اور شہوں میں رہتے ہیں کہ وہ انہیں میں تھانوں اور اتحاد دیتے ہیں ایک ہار ایک ہارے کو خوب سنا سنا کر عیسا کے محل کے باہر آئے اور پھر وہ کراہو محل سے باہر بازو دھاتے ہوئے مسموم ہو جاتے ہیں۔ لوگوں کا خیال ہے کہ وہ ہر پختہ عیش کیا جاتا ہے وہ عیسا کے محل میں رہنے والے سلیوک اور اوتار کا ہوتا ہے۔

میں بتا رہا تھا کہ جب بھی لوگ ان مدھوں کی غذا کے لئے کھانا پیش نہیں کرتے تو وہ بھوکا ہوتا ہے۔ ہر پختہ کھانے سے ہر پختہ کھانے سے اس کے اوپر بھوکا ہوتا ہے۔ اس کی بھینک آوازیں سنائی دیتی ہیں۔ لوگوں کا کہنا ہے کہ وہ عیسا کی ہولناکی اور ہولناکی کا اظہار کرتی ہے۔ اور جب وہ بھوکا ہوتی ہے اور ہولناکی کرتی ہے کہ سلیوک اور اوتار کی مدھیں حرکت میں آتی ہیں اور

دب تو بھگت کی اور ماری شر کے نواح میں ایک کوستانی سلسلے کے اوپر اس
 کی قید کیا۔ اور اپنے کچھ شاگرد بھی رکے جسیں وہ سحر اور طلسم کی تعلیم دیتا رہا
 اس سے اندر نہ کر گیا۔

یہ بھی سن رکھا ہے کہ خلیاس کی مداح اب بھی اسی محل کے اندر رہتی
 تھیں۔ مداح اس کے شاگرد سیدک اور اس کی بیوی اومار کی مدحیں بھی اسی محل
 میں کرتے ہوئے ہیں۔ جن کی وجہ سے نہ صرف یہ کہ لوگ پریشانی بلکہ اس کی وجہ
 سے ان میں شرک بھی پھیل رہا ہے۔

یہ ناموش ہوا تو پوچھا آگ آج سے پہلے کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے
 کہ یہ تو تم جانتے ہو اب مجھ سے بات نہ کیا ضرورت ہے۔ میں تم سے مزید
 کہتا ہوں کہ ہاتھ کے اس لادواب در بے مثال ساحر خلیاس کی مدح بھی
 اور راجی اور بھتی ہے۔ اس کے علاوہ مشعلی طور پر محل کے اندر سیدک
 اور مدحیں بھی مجسم صورت میں قیام کرتے ہوئے ہیں۔ لوگوں نے ان دونوں کو اپنی
 ہی یاد رکھا ہے۔ خود میں بھی اس دونوں کو دیکھ چکا ہوں۔ لوگ اس کے لئے
 جاتے ہیں۔ اور پہنچے میں ایک بار انہیں بکرا پیش کرتے ہیں جس سے وہ دلاؤں مل کر
 رہتے ہیں۔ اور پھر کبھی بکرا پیش کیا جاتا ہے تو پھر وہ دلاؤں یہاں چون آکر خودی پر
 مزید یہ کہ اس کے جو بھی ترقی تک اس محل میں داخل ہوا وہاں سلامت و ہر
 کام اس کے میں تم دونوں کو مشورہ دیا گا کہ جہاں سے آئے ہو وہیں لوٹ
 اور نہ جہت اور نہ ہی ہے۔ اپنی اس تدبیر کی قدر کرو۔ اور یاد رکھو اگر
 جاننا ہوتا ہے۔ اصراری سے کام لیتے ہوئے تم سے اس محل کے اندر
 نہ جانا۔ پھر تمہیں وہاں سے نکلتا اور ابھرنا صعب ہو گا۔ غائب کئے گا۔

آپ مجھے یہ بتائیے کہ کیا اس محل میں داخل ہونے پر کوئی پابندی
 ہے۔ اس پر ارگہ ہوا اور کہنے لگا۔ نہیں وہاں تو ذرا کی دہ سے کوئی جانا
 نہیں آتا۔ جو چاہے اس محل میں داخل ہو سکتا ہے لیکن وہاں میں
 وہاں میں یہی اگر اس محل میں داخل ہونے پر بعد ہو تو یہ دیکھو کہ تمہیں
 وہاں میں نہیں روکے گا لیکن اگر کوئی نہیں نکلے دے گا۔ اور وہاں میں تم سے
 کہوں کہ کچھ لوگ جسوں نے اس محل میں داخل ہونے کے لئے اس سمت کا
 رخ لیا ہوئے بغیر واپس لوٹ آئے۔ ان کا کہنا تھا کہ جو کوئی بھی اس محل میں
 رہتا ہے پھر کوئی چیز سرکتے ہوئے اس کے ساتھ ساتھ چلتی ہے۔ ان لوگوں کا

حلقہ تحصیل حاصل کی تھی۔ اور اس سے ہمیں یہ پتہ چلا تھا کہ اس قلعے
 مدحوں نے لٹکانا کر رکھا ہے۔ جو ہی نواح انسان کے لئے نہ صرف یہ کہ تباہ
 ہیں بلکہ شرک کا باعث بھی بنی ہوئی ہیں۔ بس میں اور میری بیوی دونوں اسی
 خلاف حرکت میں آنا چاہتے ہیں۔ اور ان کے خلاف حرکت میں آنے سے اگر
 حلقہ آپ سے تحصیل جانا چاہتے ہیں۔ ہمیں ایک انتہائی مستحق شخص نے بتایا
 واحد شخص ہیں جو ان سے حلقہ تحصیل سے نکال سکتے ہیں۔

اس پر ارگہ انتہائی شکر سے انداز میں ہوا اور کہنے لگا۔ دیکھو میرے
 اس کے حلقہ تحصیل جاننے سے پہلے میں تمہیں یہ بتا دوں کہ تم سے
 یہودی اور نصرانی علماء اور عالموں نے خلیاس کے محل میں بسنے والی ان مدحوں
 حرکت میں آنا چاہیں جو بھی ان مدحوں سے بچنے کے لئے اس محل میں داخل
 محل سے نکل نہ سکا اور ان مدحوں کا شکار ہو گیا۔ ان مدحوں نے ان کا شکار
 کی ہڈیوں پر مشتمل خبر رسوں سے اپنے محل سے باہر ایک ہاسٹل میں جا کر رہا
 تم بھی اپنا انجام اپنی بیوی کے ساتھ اب یہی دیکھنے کے چھٹی اور خواہش مند ہو
 خلیاس کے اس قدر حاصل میں داخل ہو کر راجوں سے مقابلہ کرنے کی کوشش
 نہیں یقین دلاتا ہوں کہ ان کے مقابلے میں تم نام نہ رہو گے اور وہ تمہارے
 کے گوشت سے ملک اندر ہونے کے بعد تمہارے ہی جہ سے اس سے
 ہونے والے لوگوں کے بھروں کے ساتھ رکھ دیں گے۔ اس کے تم دونوں کا
 اب بھی تم تحصیل جانا چاہو گے۔

اس پر یونان بڑی براہمدی اور دہری کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہنے لگا۔
 میرے بزرگ میں ان سے حلقہ تحصیل ضرور جانا چاہوں گا۔ آج
 اس محل کے اندر بسنے والی مدحوں کا شکار ہوتے رہے ہیں میں اور میری بیوی
 سے مختلف ہیں۔ اور ہمیں امید ہی نہیں بلکہ یقین ہے کہ اس مدحوں یا ہم
 کامیاب ہو جائیں گے۔ اس پر پوچھا ارگہ ہوا اور کہنے لگا۔ اگر تم دونوں
 ہے تو پہلے یہ بتاؤ کیا تم اس محل یا اس کے اندر بسنے والی مدحوں سے حلقہ
 اس پر یونان ہوا اور کہنے لگا۔

ہم دونوں میاں بیوی آنا جانتے ہیں کہ خلیاس ہاتھ کا ایک بہت پرانا
 نے ہاتھ میں کرنے والے دو فرشتوں ہدوت اور مارت سے بھی ساتری سیک
 کو دنیا کا ایک نامور ساحر بنا دیا۔ پھر وہ ہاتھ سے نکل کر ماری شر آ گیا۔ جس

میں ان کی مدد میں بھڑوہ سے امراں کی قدیم سلطنت تک پہنچ گئی تھی۔
 م ا قوام یعنی جیتوں اور آشوریوں نے ابھی طاقت اور قوت حاصل نہ کی تھی۔
 کی سلطنت کا مرکزی شہر اشور کا تھا۔ یہ شہر وہی ہے جسے آج کل باری کہہ کر
 اور جو دوڑنے کا پورے کے کنارے واقع ہے۔ باری شہر جوہوں کے قبضہ
 رہا۔ باری شہر میں ایک قوم آباد تھی جو سواری لگاتی تھی۔ لیکن آہستہ آہستہ یہ
 قلمب رہے کہ سواری آخر کار ان کی کے اندر ہو کر رہ گئی۔

وہاں کا ایک انتہائی طاقتور بادشاہ تھا۔ جس کا نام تھیرت تھا۔ اس کے دور
 سلطنت میں داخل ہوا تھا۔ جوہوں کے اس تھیرت نام کے بادشاہ نے اپنی
 شادی سحر کے حکمران آسون سوتہ جات سے کر دی تھی۔ بعد میں اس
 ایک لڑکی بھی آسون حیت جات کے حرم میں داخل کی۔

وہاں کی شہر بنانے کے بعد حوری تقریباً ایک سو سال تک بڑی طاقت اور
 دھم دھم کرتے رہے۔ آخر چودھویں صدی قبل مسیح میں اس کی سلطنت کی
 تہ پہنچی گئی تھی۔ یہ کہ اس کے شمال میں حتی قوم ایک مدت بڑی طاقت اور
 تھی جب کہ جنوب میں مصر کی سلطنت نے بھی ایک حدود شمال میں پہنچا
 تھی۔ جب کہ ان کے مشرق میں آشوری جیتوں اور مصریوں سے بھی بڑھ کر
 اپنی طاقت کی صوبہ میں نمودار ہو رہے تھے۔

وہاں کی سلطنت کی بانی اور بڑی مصر کی طرف سے شروع ہوئی اس نے
 آسون سوتہ جات اور اس کے بعد اس کے جانشین آسون حیت جانی
 کہ جس جوہوں کو بدترین گھنٹیوں میں کی بنا پر جوہوں کی طاقت پہلے کی
 تہ پہنچی گئی تھی۔ حوری بہ ہمارے مصریوں کی دہ سے شروع ہوئے ہی تھے کہ
 شہنشاہ شوبیلو نے حملہ کر دیا۔ شہنشاہ شوبیلو لہا جوہوں کے علاقوں
 میں چھٹا چلا گیا کہ اس نے جوہوں کی سلطنت کے تقریباً سارے شمالی حصہ
 اور جوہوں اور جیتوں کے درمیان ایک حد قائم ہو گیا اس کے مطابق
 اپنی سلطنت کو جیتوں کے قبضہ میں دے دیا گیا تھا۔

ات تک آشوری عربوں نے بھی نینوا شہر کو اپنا مرکز بنانے کے بعد خوب طاقت
 میں آ رہی تھی۔ آشوریوں نے جب دیکھا کہ شہر نے جوہوں پر حملہ آور ہو
 میں سلطنت پر قبضہ کر لیا ہے تو وہ فکر مند ہوئے انہیں یہ اندیشہ لاحق ہوا کہ
 میں اپنی سلطنت کو پہلے سے رہے تو ایک دور وہ آشوریوں کے لئے بھی خطرہ

کہتا ہے کہ سرکے کی یہ آواز سانپ کے بھاگنے اور دوڑنے کے مانند ہے۔ وہ
 کہتے تھے کہ میاں کی مدد سانپ کی شکل میں گل غنہ ان کے ساتھ جاتی ہے
 گل میں داخل ہوتا ہے پھر اس کے خلاف حرکت میں آتی ہے۔ اس جو کچھ میں
 نہیں بتا دیا ہے۔ اب معاذ سارے ہاتھ میں ہے۔ چاہو تو اس گل میں داخل
 اپنی موت کو آواز دو چاہو تو وہاں موت کر اپنی اس زندگی کا لطف اٹھاؤ۔

ہوڑے بیوا کی درویش آرگ کی اس گھنگھو کے بعد یونان اور کیرش دونوں
 جزائر میں ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔ انگوں ہی انگوں میں اسوں نے
 کیا۔ دونوں نے مل کر ہونٹے ترک کا شکر ادا کیا پھر وہاں سے بچے اور قدر
 کے کنڈرات کے قہر ایک ہتی کی سرائے میں دونوں میاں بیوی نے قیام کیا۔
 کھانا کھانے کے بعد یونان اور کیرش دونوں میاں بیوی سرائے کے سرے
 بیٹھے۔ جب کیرش یونان کو غالب کرے چمکنے لگی۔ آپ فانی خیال سپ میں
 بیس کے قلعے میں رہنے والی اں روحوں کے خلاف حرکت میں آنا چاہتے۔ اس
 کہنے لگے۔ میرا ذاتی خیال یہ ہے کہ ہمیں آئے والی رات تو ان دھوئیں کے علاقہ
 میں آنا چاہئے۔ تاہم حرکت میں آنے سے پہلے اس سہیلے میں 'میں' بیٹھا ہے۔
 کہوں گے اس پر کیرش بولی۔

جب تک ہم دونوں میاں بیوی میاں کے قلعے میں رہنے والی اس
 خلاف حرکت میں نہیں آتے تب تک آپ سے ٹھہرے دھوئیں کے قلعے کی حوری
 آرائی اقوام سے متعلق تفصیل سے بتا دیں گے۔ اس وقت ہم دونوں میاں بیوی
 فارغ ہیں لہذا آپ اپنا وہ وعدہ پورا کیجئے اور مجھے اس اقوام کے متعلق تفصیل
 اس پر یونان بولا اور کہے گا۔ ہاں میں اپنے وعدہ پر قائم ہوں۔ سنو میں ہمیں
 سے متعلق ضرور تفصیل بتا دوں گے۔ ہمیں حوریوں کے متعلق تفصیل بتا
 حوریوں کے غلبہ کر رہے۔ سحرانے عرب سے گل ریش کی طرف متوجہ
 تلاش میں سرگرداں رہے۔ آخر کچھ عرصے بعد یہ سارے ترہ جمع ہو گئے۔ ان
 قوت میں جذبہ اسد ہوا اور انہوں نے اپنی سلطنت اور اپنی صورت قائم
 شام کی سرزمین میں اچھ پاؤں مارا شروع کر دیئے تھے۔

آخر اس جوہوں کی و ششیں رنگ ل میں اور تقریباً سترہ سو سال قبل
 شام کی سرزمین میں اپنی ایک سلطنت قائم کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ اس
 انہوں نے چٹائی سلطنت رکھا۔ جوہوں کی یہ سلطنت اس درجہ طاقت ور بنی

ہوں کے علاوہ اسویں کی ایک سب سے بڑی دیوی بھی ہے جس کا نام عاشورہ
 و شام کی دیوی مانا جاتا تھا۔ یہ وہی دیوی تھی جو دوسری عرب اقوام میں
 ام سے پہچی جاتی تھی۔ دیویوں میں اس کا مرتبہ سب سے بلند تھا۔ اسویں اپنے
 سب سے بڑے دیوتا امور کو ایک کھجے کی صورت یا ایک ستون کی صورت میں
 تھے۔ اسے مقدس ستون کا نام دیا جاتا تھا اور اس کے سامنے اسویں اپنی
 دیوتاؤں کو رکھ کر تھے۔ اسویں عجیب وضع قطع کے لوگ تھے۔ ان کے سرو
 کی کچلیں اور صورتوں کے پاؤں میں جوتے یا سارے ہوا کرتے تھے۔ مردوں
 اور عورتوں کو نکار ہوا کرتی تھیں۔ انہوں نے پورے پتے سیٹی رنگ کے اور
 انہوں نے کھراں مورانی نے اس قوم کا خاتمہ کیا اور ان کے
 دیوتاؤں کو حمل آور ہو کر اسے چاہ و بھاد کیا اور اسے لفظوں میں تبدیل کر دیا۔

اس سے بعد عرب جب راکو کیرش پھر رہی اور کھسے گئی۔ اب آپ مجھے آرائی
 جس کے تفصیل بتائیے۔ اس پر عرب یوں لکھ کر گئے۔

ان آرائیوں کا تعلق ہے تو یہ پہلے شہل عرب کے صحرائوں میں خانہ بدوشوں
 کے رہنے سے ہے۔ بعد میں یہ لوگ آرائیوں کے نام سے موسوم ہوئے۔ دوسرے
 عربی علاقوں میں ان سے پہلے گزے یا بعد میں صحرائے نخل کر شام کی طرف
 ان بھی وہ "قون" اپنے ہمسایوں یعنی باہل اور شام کی سردیوں پر قبضہ
 کرنے کے لیے بار بار گئے۔ دوسرے ہزار سال قبل مسیح کے آخر میں یہ عرب و سہل
 کے علاقوں پر آئے۔ ان کا شروع ہو گئے۔ اور وہیں اسوں نے ایک اجتماعی شکل
 لے لی۔ وہ اپنے فرات کے کنارے یہ خانہ بدوش عرب ہی کہلاتے تھے۔ یہاں
 ان کے باشندے تھلے پلا سہل نے اسیں آرائی نام دیا اور اس سے پہلے وہ
 کہلاتے تھے بلکہ عرب خانہ بدوش کے نام سے پکارے جاتے تھے۔

فرات کے کنارے آباد ہونے کے بعد یہ آرائی آہستہ آہستہ اپنی آبادی کو
 عرب میں دور تک پہنچ گئے تھے۔ اور وہیں ان کی آبادی بڑھتی گئی ان
 قوت میں بھی اضافہ ہوتا چلا گیا۔ چودھویں صدی قبل مسیح کے اوائل میں
 ان کی قوت حاصل کرنے کے بعد باہل اور شام پر جسے شروع کے تو اس
 میں بھی حرکت میں آئے تھے۔ جیٹوں کی وجہ سے جو ان سرزمینوں میں
 رہ رہی تھی اپنے لئے نخل و حرکت کے دروازے کھول چکے تھے۔ انہوں نے
 ان پر اپنی حوریوں کی بیٹائی سلطنت کو چاہ کر دیا تو آرائیوں کو بھی اپنا آپ

یہ گزرگاہ کوستان طارس کے بائیں طرف واقع ہے اور اسے بعض اوقات
 کا نام بھی دیا گیا۔ اسی شاہراہ پر سفر کرتے ہوئے اسویں خلیج فارس اور دریائے
 کنارے شہروں کے علاوہ نیوا اور باہل سے بھی تجارت کرتے رہے جب اسویں
 ہو گیا تو ان کے بعد باہل، مصری، آشوری، سیری، آرائی، کدائی، ایرانی، یونانی اور
 اسی شاہراہ کو استعمال کرتے ہوئے اپنی تجارت کو فروغ دیتے رہے۔

اس موقع پر اہم کیرش ہل اور عرب کو مخاطب کر کے کہنے لگی کہ
 اسویں کے مذہب کے متعلق بھی کچھ روشنی ڈالیں گے۔ اس پر عرب نے
 تک پہنچے خود سے کیرش کی طرف دیکھا پھر کہنے لگے۔

جہاں تک اسویں عربوں کے مذہب کا تعلق ہے۔ ان کے مذہب کی
 ان عربوں سے مختلف نہ تھی جو صحرائے عرب میں رہتے تھے اور طبی قوتوں
 کرتے تھے۔ یہی پرستش شام اور عرب کے قدیم خانہ بدوشوں میں بھی دلتی تھی
 پہلے دیوتا کا نام "امور" تھا اور اسی امور کی وجہ سے یہ عرب اسویں کہلاتے
 بلکہ کا دیوتا تھا اس کے علاوہ ان کے اور بھی بہت سے دیوتا تھے جن کی یاد

دیکھ کیرش میں تھیں یہ بھی بتاتا چلیں کہ اسویں کے دیوتاؤں کا
 عبرانیوں (اسرائیلیوں) "شوریوں" حوریوں کے دیوتاؤں سے ملنے ہیں کیونکہ یہ
 اور قوش عرب تھے۔ لہذا ان کے دیوتا بھی ایک جیسے تھے۔

امور کے بعد اسویں کا سب سے بڑا دیوتا "حدو" تھا۔ اہل دیوتا
 آدیا "کہہ کر پکارا جاتا تھا۔ اس کا ایک نام "سارو" بھی تھا یعنی رات کا دیوتا
 کے قبضہ میں ہار شیں اور آندھیاں تھیں۔ مغربی ایشیا کا یہ ایک اہم دیوتا تھا اور
 نخل اور رات کی شکل میں لایا گیا تھا۔ آگے چل کر یہی عظیم الشان
 صورت اختیار کر گیا۔ جس کی پرستش نہ صرف بنی اسرائیل نے کی بلکہ آشوری
 دیگر عرب اقوام بھی اس دیوتا کو اپنا سب سے بڑا دیوتا تسلیم کرنے لگے تھے۔

اسویں کا ایک اور دیوتا بھی تھا جس کا نام "رشف" تھا جسے آگ کا دیوتا
 مانا تھا۔ مصریوں نے اپنے ہاں اس دیوتا کو کوئی دوسرا نام دے کر اپنا دیا اور اس کی
 شروع کر دی اسویں کے ایک اور دیوتا کا نام "وحن" تھا جس کی باہل میں بھی
 پرستش کی جاتی تھی۔ یہ خوراک کا دیوتا تھا۔ دیگر کئی شہروں میں بھی اس دیوتا کی
 دیاتی تھی اور غذا کے اس دیوتا کو مرگ مانی کہیں کا دیوتا مانی جاتے تھے۔

دکھائے ناموقع ملا۔ لڑا انہوں نے ان طاقتوں میں اپنی سلطنت قائم کرنے سے
جیڑی کے ساتھ جنگ و جدوجہد کر دی تھی۔

آرامیوں نے سب سے پہلے وادی لبنان میں دریائے عاصی کے آس پاس
کو اپنا بڈل اور شاہ بنایا اس علاقے میں سینوں اور حوریوں کی ملی جلی آبادی
تھی۔ آرامیوں نے ان پر اس قدر غوغاری سے قبضہ کیا کہ باقوتہ اسوں
اور حوریوں اور حوریوں کو اپنے سامنے دیکھ کر کیا یا اس طاقتوں میں جتنے والے یہ قومیں
اندر ہدیب ہو کر رہ گئی تھیں۔ دریائے عاصی کے آس پاس اپنی حکومت قائم کر
آرامیوں نے مزید پھیلا شروع کیا اور انہوں نے وہ اور سطحیں قائم کر لیں۔
ان کی پہلے ہی دریائے عاصی سے اطراف میں قائم ہو چکی تھی۔ دوسری حکومت
دریائے فرات اور دجلہ کے درمیان میں قائم کی اور تیسری سلطنت شام کے علاقے
کرنے کے بعد انہوں نے دمشق پر قبضہ کیا اور دمشق کو انہوں نے اپنا اس قیصر
مرکزی شہر قرار دیا۔

آرامیوں کی پہلی سلطنت جو لبنان کی وادیوں میں دریائے عاصی کے پاس
تھی وہ کچھ عرصہ قائم اور دائم رہی اس لئے کہ آرامیوں کی اس سلطنت کے
کھدائی حرب تیار تھے جو آرامیوں ہی کے رشتہ دار تھے۔ یہ ذاتی محاذ
کرتے تھے۔ یہاں تہذیب و رانی اور تجارت کو فروغ دینے تھے اس لئے انہوں نے
طرف سے کوئی غلط نہ تھا۔ جن حقی "حوری اور حوریوں اور دریائے عاصی
سے نکال کر آرامیوں نے اپنی سلطنت قائم کی تھی وہ لبنان کے کوہ سنائی سے
خارج پہاڑی کی زندگی بسر کرنے لگے اور انہوں نے بھی آرامیوں سے پیچھے ہٹ کر
کوشش نہ کی لڑا یہاں آرائی پر سکون حکومت کرتے رہے۔

آرامیوں کی دوسری سلطنت جو دریائے دجلہ اور فرات کے درمیان میں
تھی۔ وہ زیادہ عرصہ قائم نہ رہ سکی اس لئے کہ اس سلطنت کے اطراف میں
تھیں۔ پہلی مثال میں طاقتور تھی اور دوسری اس سے بھی بڑی قوت میں
میں آشوری حرب تھے۔ جسوں نے نینوا کو اپنا مرکزی شہر بنا کر ایک بہت بڑی
کر لی تھی۔ عرب ہونے کے باوجود اسے "شوریوں نے کچھ عرصہ تو آباد اور
درمیان آرامیوں کی سلطنت کو مدد دیا تھا لیکن جلد ہی حالات بدلنے لگے۔

وہ اس طرح کہ سب سے پہلے حتی آرامیوں کی اس سلطنت پر حملہ
ہوئے لیکن آرامیوں نے اس طاقت اور قوت سے جیتوں کا مقابلہ کیا کہ کئی مہینوں

اور مدد تین شکست دی جس کی بناء پر حتی ایک طرح سے آرامیوں کے آگے ہٹ
۔ اسے دور میں انہوں نے آرامیوں پر حملہ آور ہونا بند کر دیا۔

آرامی عرواں نے جب یہ دیکھا کہ ان کے آرائی بھائی آہستہ آہستہ جیتوں پر غلبہ
اور جلد اور فرات کے درمیان اپنی قوت میں سہ پناہ اضافہ کرتے چلے جا رہے
تھے۔ اپنے لئے آرامیوں کی طرف سے خطرہ محسوس کرنے لگے لہذا نویں صدی
قبل مسیح میں آشوری آرامیوں پر حملہ آور ہوئے۔ اس جنگ میں آشوریوں کے
جنگجو بہترین شکست ہوئی اور یہاں نویں صدی قبل مسیح میں آشوریوں کے
اقدامات کے وہ اپنے میں صدیوں کی سلطنت کا خاتمہ کر دیا گیا۔

اس کی تیسری سلطنت سب سے زیادہ اہم اور مضبوط تھی۔ اس سلطنت کا
بانیہ یامہ بنی دمشق تھا۔ یہ سلطنت آباد حوریوں کی اصل ملک کے اراکل میں
تھی۔ حتی اس زمانے میں عبرانی اور اسرائیلیوں نے اپنی بادشاہت کی بنیاد رکھی
تھی۔ آہستہ آہستہ یہاں آرامیوں کی بہت بڑی سلطنت بن گئی۔ اس سلطنت کی حدود
دریائے فرات تک تھیں تو دوسری طرف دریائے بروک تک پھیل ہوئی تھی۔
یہ آشوری علاقے میں جنوب کی جانب عبرانی اور اسرائیلی علاقے کو چھوتی
تھی کہ کہ بہتوں کے مشرق کے طرف کا پورا شامی علاقہ شمالی شام اور ہاشان
درج تھا۔ علاقے آرامیوں کے قبضہ میں آچکے تھے۔ پھر اس علاقے میں آرائی
قوت پکڑ گئی۔ عبرانی اور اسرائیلی فلسطین میں آباد ہو کر ایک طاقت اور قوت
بن گئے۔ اور ان کا تعلق بھی بیرونی طور پر صحرائے عرب ہی سے تھا۔ وہ
کہ تہذیب دشمن بننے چلے گئے تھے۔

یہاں ہوا کہ آرامیوں اور ان کے جنوب میں آباد عربانوں میں جنگیں شروع
ہو گئیں۔ پہلی جنگ عبرانیوں کے بادشاہ طاہت کے زمانے میں شروع ہوئی جو عبرانی
عربانوں میں کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد آرامیوں کے ایک بادشاہ جس کا اصل نام ہد
طاہت کہتے تھے اسے ایک جنگ میں اللہ کے نبی اور ہی اسرائیل کے بادشاہ
شکست دی۔ اس طرح حضرت داؤد نے آئے کی اس کاٹوں پر قبضہ کر لیا جو
تھیں اور جن سے وہ خوب دولت کما رہے تھے۔ حضرت داؤد اور ان کے بعد
تین صدیوں کے دور میں عبرانیوں کے ہاتھوں آرامیوں کو اپنے اور اپنے
مس کی بنا پر آرائی ایک طرح سے عبرانیوں کے ہاتھوں میں آ رہے گئے

لیکن جب سلیمان علیہ السلام کے بعد اسرائیل کی سلطنت لاہو صول میں
گئی۔ ایک کام یہودیہ دوسرے کام اسرائیل رکھ، انہی دونوں آرمیوں کا
انتہائی طاقتور اور جرات مند انسان بن جس کا نام بن مند یہ تقریباً ۸۵۹ سے ۸۴۳
میں تک آرمیوں کا حکمران رہا۔ آرمیوں کا پوشہ کے بعد بن مند کے عہد پر
عسکری طاقت کو بڑھا رہا۔ ساتھ ہی ساتھ سیاست میں لیتے ہوئے یہ یہودیوں
سلطنتوں کو آپس میں لڑا بھی رہا تاکہ وہ آپس میں لڑتے رہیں اور آرمیوں
توجہ نہ دیں۔

جب بن مند نے اپنی عسکری اور فکری طور پر خوب ہی قوت بنا لیا
مصرانی اور اسرائیلی سلطنتوں پر ضرب لگانے کا فیصلہ سب سے پہلے وہ یہودیہ
پر حملہ آور ہوا۔ یہودیہ کی سلطنت کو بن مند نے شکست دی اور غزائے
میں تک کہ یہودیہ کے حکمرانوں سے بڑے قیمتی فوج وصول کرنے کے ساتھ
میں رہی ہوئی قیمتی اشیاء اور برہم کے شایع عمل میں قدر پرانے نوادرات کے
بن مند سب سمیٹ کر دھن لے گیا تھا۔

کچھ عرصے تک سکون رہا اس کے بعد آرمیوں کا پوشہ بن مند پھر حجاز
اس بار اس نے یہودی سلطنت کے دوسرے حصے پر حملہ کر دیا۔ اسے بھی
بدترین شکست دی اور اس کے ایک شہر جلاط پر قبضہ کر لیا۔ یوں حضرت
بعد آرمی اپنے بادشاہ بن مند کے دور میں حرکت کرنے اور انہوں نے اپنے
نئی اسرائیل کو بدترین شکستیں دے کر اپنا ہیکل بنادیا۔

بن مند کے بعد حرائیل آرمیوں کا پوشہ آرمیوں کی تاریخ میں
بڑا جنگجو بادشاہ خیال کیا جاتا ہے۔ اس نے اسرائیل کے خلاف پیش قدمی شروع
جنگی سمت میں دریائے اردنوں تک پیش قدمی کرنا اور بھی جہت میں گرتا
وقت اسرائیل کا پوشہ بن مند کا جو عمل طور پر آرمی کے پوشہ حرائیل کے
پر رہ گیا تھا۔ حرائیل اس پر بھی حملہ آور ہوا اور شکست دے کر اس کے
بچاؤں کو ڈرے اور دس دس دھنیں رہنے دیں اور باقی جنگی سامان حرائیل نے
بچھین لیا۔ ایسا کرنے سے حرائیل کا ایک مقصد یہ ہوا کہ مصر اور عرب کے
وہ اپنے قبضے میں رکھنا چاہتا تھا۔ اس مقصد کے پیش اس نے فلسطین کے
میں فتوحات کا سلسلہ مزید بڑھا دیا۔ یہاں تک کہ اسرائیل کے مرکزی شہر
حجاز دوزا۔ لیکن یہودیوں نے یہ دھم کے عمل میں سہا مع کر رکھا تھا۔

بن مند نے پیش کیا اور اسے واپس جانے پر آمادہ کر لیا۔ اس طرح آرمیوں کے بادشاہ
حرائیل کی اسرائیل کی سلطنت کو اپنے سامنے مکمل طور پر منسوب کر لیا تھا۔
حرائیل کے بعد ایک عرصے میں آرمیوں کا پوشہ بن مند۔ دوسری طرف بن اسرائیل
اور بھی قوت ہو گیا اس کی جگہ حرائیل بن اسرائیل کا پوشہ بن مند۔ حرائیل کے تخت
بن مند آرمیوں کا پوشہ حرائیل اس کے خلاف حرکت میں آیا اور ایک لشکر لے کر
حاکم کی طرف پیش قدمی کر لی شروع کی۔

حرائیل کا پوشہ حرائیل جانتا تھا کہ وہ آرمیوں کے پوشہ حرائیل کا مقابلہ نہیں کر
سکتا۔ آرمیوں کے مقابلے میں بن اسرائیل کا پوشہ حرائیل نے آشوریوں سے مدد
لی۔ اسی وقت آشوریوں کا حکمران تغلت پلاسر تھا۔ جب تغلت پلاسر نے حرائیل
کی مدد سے اسرائیلی بادشاہ حرائیل کی مدد پر آمادہ ہو گیا اور اپنا ایک لشکر لے
آرمیوں پر حملہ آور ہوا۔

دوسری طرف جب آرمیوں کے پوشہ حرائیل کو پتہ چلا کہ آشوری حرائیل کا پوشہ
اس پر حملہ آور ہونے کے لئے پیش قدمی کر رہا ہے تو اس نے یہ دھم کی طرف
آرمیوں کو کہ وہ مرکز تغلت پلاسر کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہو گیا۔ لیکن تغلت
حرائیل میں آرمیوں کے پوشہ حرائیل کو بدترین شکست ہوئی پھر تغلت پلاسر حرائیل
پر شکست دینا چاہتا تھا یہاں تک کہ آشوری بادشاہ تغلت پلاسر نے دمشق کے سولہ
ہائی۔ آرمیوں کے شہروں کو مکمل طور پر پامال کر دیا۔

اس کو ان میں یہودی کا بھی تخت سامنے آیا یہ سیلاب آگیا ہو اور آرمیوں کی جگہ
مصر پر حملہ کیا ہو۔ چھوٹے بڑے شہروں کو فتح کرنے کے بعد آشوری بادشاہ تغلت
حرائیل کے سامنے اپنے لشکر کے ساتھ آکر خیرہ زن ہوا۔ پھر وہ دمشق شہر پر حملہ
آرمیوں کے پوشہ حرائیل نے شہر سے باہر نکل کر آشوری بادشاہ تغلت پلاسر کا
اس حرائیل کو بدترین شکست ہوئی۔ اس جنگ میں آرمیوں کے پوشہ حرائیل کو
کھانا۔ آکر دیا گیا۔ اس طرح آرمیوں کی اس سلطنت کا بھی خاتمہ ہو گیا اور بن
مند پر آشوری عرب قابض ہو گئے تھے۔



اتنا کہنے کے بعد یونان تھوڑی دیر کے لئے راجا مجروحہ وہاں کتا پا گیا تھا۔
مگر آشوروں کے انہوں آرمیوں کی سلطنت کا قاعدہ ہوا ان کی سیاسی اور
قدیمیاں بھی قسم ہو گئیں لیکن اس کی تجارت اور تصعب پر امن مداخلت بعد میں
ہی۔ آرمی تاجروں کے قافے پر رے شام اور محرابے عرب میں کافی عرصت
رہے۔ تجارت کی فرض سے شمال سمت یہ لوگ دریائے وید کے منبع تک پہنچے
ہائل میں انہوں نے اپنے بڑے بڑے تجارتی مرکز قائم کر لئے تھے۔ صدیوں
تجارت انہی آرمیوں کے قبضے میں رہی۔ جس طرح بحری تجارت اس کے کھلاں
میدانوں کے قبضے میں رہی۔ اسی طرح بری تجارت پر آرمیوں کا قبضہ رہا۔
کھانوں سے ارفغان اور افریقہ سے زرگل کار پاروں کے علاوہ تانبہ آرمیوں
دانت وغیرہ خریدتے تھے۔ سمندر کی چھریں بھی لپٹے تھے جن کے لئے
میں شیخ فارس کو کافی شہرت حاصل تھی۔ ان چوروں کی خرید و فروخت سے آرمی
دولت کھاتے تھے۔ تجارت کا یہ سلسلہ اب بھی آرمیوں کے ہی ہاتھ میں ہے۔
یونان جب یہاں تک کہ چکا تو کیرش پر چ میں ہوئی اور کہنے لگی۔
بہت مشکور اور بے حد ممنون ہوں کہ آپ نے مجھے لئے حوریوں اور یوں اور
پر روشنی ڈالی۔ تب تھوڑی سی دھت حوریوں اور آرمیوں کے مذہب
روشنی ڈالیں۔ اس پر یونان بھر کہنے لگا۔

دیکھ کیرش اپنے حوری اور اشوری بھائیوں کی طرح آرمی
دو تالوں کی پوجا پات اور پرستش کرتے تھے۔ ان کے سب سے بڑے دیوتا کا
بھلی اور مرد کا بھی دیوتا تھا۔ اس کی ایک صفت مہمانی کی تھی۔ یہ دیوتا
سے زمین میں قوت نمود بدھتی تھی۔ اس کی ایک صفت تھری بھی تھی اس
طوفانوں اور سیلابوں کی شکل میں نمایاں ہوتا تھا۔ اس دیوتا کا ایک لقب ریمو
مگر بنے اور برسنے والا۔ دیوتا کو ایک بھلی کی بیٹہ پر محبت قیوم رکھا جاتا تھا۔
قوتوں کا نشان بھی سمجھا جاتا تھا۔

آرمیوں نے اس سب سے بڑے دیوتا کا بہت جامعہ ہیرا پوس
شام و لیناں کے دوسرے شہروں میں بھی اس کے بہت سے پیکل اور
تھے۔ شام کے زراعت پیشہ لوگوں کو اس دیوتا سے بڑی محبت تھی۔ آگے
کے ساتھ ساری کی کرلوں کو بھی شامل کر دیا گیا تھا۔ اور اس کے سر کو
سے آراستہ کرنے کا سلسلہ شروع ہو گیا تھا۔ سورج کی کرلوں والے سر کے

ہدک شرم میں قہر کیا گیا تھا۔

یونان کے آرمیوں کی سب سے بڑی دیوی انتاٹس تھی جو حد کی دیوی
تھی۔ یونانی اور مدین اسے شامی دیوی کہہ کر بھی پکارتے تھے۔ یونانی اور
اس اور اس کی پوجا پات سے ایسے ساڑھ ہوئے کہ پہنے یہ دیوی یونان پہنکی اور
ان پوجا پات شروع ہو گئی۔ یونان سے اس دیوی کے بہت اٹلی جا پہنچے اور اٹلی
یونان کے لئے مدد اور جگہ جگہ یادگار میں قہر کی گئیں۔ ایک یادگار میں اٹلی
دیوی کا ایک تخت پر بیٹھ رکھا گیا ہے اور دونوں جانب دو شیر ہیں۔ اس دیوی
کا خاص خواجہ سرا ہوا کرتے تھے۔

کے لئے یونان کو رنگ جانا پڑا ان لئے کہ اسی کو ایڈا نے اس کی
میں دینے کے بعد قتل اس کے کہ ایڈا بڑے بڑے یونان پہلے ہی
کے لئے تھے۔

یونان نے بوقت میری گردن پر مس دیا ہے مجھے تمہارا بھارت تھا۔ میں تمہاری
میں چاہتا تھا۔ میں کب اور کس وقت تمہارے پاس کے پر مار کر محل کا رخ
کے پر ایڈا کہے لگی۔ منو یونان تم اور کیرش آج شام کے وقت تمہارے
کا رخ کر۔ اور میں میں تمہیں یہ بھی بتا دوں کہ نوج اس محل کے اندر قیوم
اور اندر کی روحوں کو کوئی شہنشاہ کے لوگوں کی طرف سے بکرا پیش
کے لئے ہے۔ پھر انھوں نے وہاں کیسے بکرا کو لپیٹ کر رکھا جاتے ہیں۔ اس پر

یونان نے وہاں کو اپنی اصل محل و صورت میں جیس کے محل کا رخ کرنا
سے لگی۔ میں تمہارے اصل محل و صورت میں جیس کے محل کا
میں۔ اس کے اندر قیوم کرنے والے سب کو اور اونا تمہارے ساتھ کیا
دیکھ کر تھے ہیں۔ اس کے بعد اس کے عذاب کوئی تمام کرنے کی کوشش
کے ساتھ ہی ایڈا کا سانس دیتی ہوئی طبعہ ہو گئی تھی۔



نہ سے تھوڑی دیر پہلے یونان اور کیرش سرائے کے کمرے سے اٹھے اور
ان کی طرف چل دیئے۔ راستے میں وہ یودی وودیشی ترک کی چھوڑی کے
نہ اس وقت اپنے چھوڑے کے پھر آگ کا لاؤ روش کے میں ہوا

ساتھ تھیں ہیں۔

اب میں آگ تھوڑی دیر تک کچھ سوچتا رہا پھر وہ بولا اور کہنے لگا دیکھ اجنبی میں
کی طرح ستا ہوں جس طرح اس سرزمینوں کے لوگوں میں مشہور ہے اس
لوگوں کو بتا رکھا ہے۔ دیکھ اجنبی چہ ماہ پئے نہیں کے اس عمل کا اسرار
ایک انتہائی اورچا اور ماہر ساحر اور عامل ان عقاقول کی طرف آیا تھا۔ وہ
سحر کرنے کا بھی بہترین علم رکھتا تھا۔ اس اپنے اس علم کی بناء پر وہ خاص کے
عامل ہوا۔ حسب حادثہ سیلوک اور اوتار نے اسے اپنا لقمہ خرمانا چاہا لیکن اپنی
قوتوں کی وجہ سے وہ ساحرا اور عامل سیلوک اور اوتار کے ہاتھوں سے بچ کر
بھاگا۔ اور روئے ظاہر کے کنارے پہنچ گیا۔ اس دنوں پر باری کا موسم تھا۔
اور اس نے اس کی تارکی میں اس ساحر اور عامل کا وقت کیا وہ ہر صورت میں
ظاہر بنے تھے۔ اور اسے بھاگنے کا موقع نہیں دیا چاہتے تھے۔ دریا کے کنارے
مال اور مائرنے اپنی جاں ان دونوں سے بچانے کے لئے کئی اپنا عمل کیا اور
اس لئے ہوئے اس عامل نے سیلوک اور اوتار دونوں کو محمد کر کے رکھ
دیا۔ اس کے عمل کی وجہ سے سیلوک اور اوتار دونوں حرمت نہ کر سکتے تھے۔ وہ
سیلوک اور اوتار کو محمد کرنے میں کامیاب ہو گیا لیکن سیلوک اور اوتار
دشست جاری ہوئی کہ وہ خود بھی محمد ہو گیا اور اسی داشت کے بارے
میں لکھا ہے دم توڑ گیا۔

اب میں نے سیلوک اور اوتار دونوں کو دریا سے کنارے محمد کر دیا تھا۔
اور وہ ساری رات ہیں پڑے رہے۔ نام نہادی سے بچنے کے لئے سیلوک
اور اوتار نے دھڑیلے سانپوں کی شکل اختیار کر لی تھی۔ لیکن یہ سب سے بڑا عائن
اس کے ساتھ اس دنوں سیلوک اور اوتار جو یہ سمجھان میں صبح سویرے رخ
دار سے باہر کے کنارے گیا۔ جب وہ غار رخ ہو اور دریا کے کنارے چل
پڑا تو اس سے دیکھ کر کنارے کے اور دو چمڑوں بالکل سیدھی کھڑی تھیں۔
وہ ہاتھ تھا اس چمڑوں کو جو دریا کے کنارے اٹھ پانی میں
سب چل کر واپس ہستی میں چاہے کہ وہ چونک سا پڑا۔ دیکھ جا کر اس سے
بہت سی بلکہ سانپ تھے چونکہ ان کے چہرے اور آنکھوں سے عائن نے
دیا تھا۔ باقی سارے جسم پر برف پڑی ہوئی تھی۔ لہذا وہ سانپ کے بجائے
تھے جن پر برف پڑنے کی وجہ سے ان کی رنگت سفید ہو چکی تھی۔

اب میں نے ان دونوں کو دیکھا رہا پھر وہ پچھنے لگا۔

سو ان سرزمینوں میں خطرات میں پڑنے والے دونوں اجنبی اس وقت
شام کا اندیزہ پہنچنے لگا ہے تم دونوں نے کدھر کا رخ کیا ہے۔ اس پر یونان کے
آگ میرے بزرگ ہم نے تمہارے دائیں جانب ہو سکتی ہے اس کی سراسر
لو ہے۔ اب ہم دونوں مہل پیوی ہال کے ساحر نہیں کے گل کی طرف ہیں اور
کہ اس کے اندر جو نہیں نے ایک سحر اور اسرار پھینکا رکھا ہے اسے جاننے
کر ہیں۔

یونان کے اس عائن پر آگ کا چہرہ چلا پڑ گیا تھا۔ تھوڑی دیر تک گریں
کچھ سوچتا رہا پھر کہنے لگا۔ دیکھ میرے عزیز تم دونوں میں پیوی کیوں اپنے تم
اور ملاکت کی وجہ میں آتے ہو۔ نہیں اس سے کیا غرض کہ عائن کے ہاتھوں
اس عمل میں کیا ہوتا ہے۔ اس نے وہاں قیام کر رکھا ہے اگر اس کے ہاتھوں کی
کے اندر وہی اسرار ہے تو تمہیں اس سے کیا۔ ہوتا رہے۔ تم دونوں میں پیوی
میرا ادا رہے ایک دوسرے سے بے پناہ محبت بھی کرتے ہو۔ پھر میں تم کو
سے نظیر ہونا پسند کر رہے ہو۔ اسی پر مختلف کہنے لگا دیکھ بزرگ آگ
نہیں۔ میں تمہیں نہیں داتا ہوں کہ ہم دونوں میں پیوی عائن کے عمل میں
صحیح حادثہ فکس کے اور دوبارہ تمہارے پاس آئیں گے۔ اسی پر آگ فوراً
کارب سے پیوی رہے۔ میں تم دونوں کی سلامتی کی دعا بھی کرتا ہوں اور ادا
تبیہ بھی کرتا ہوں۔ اس پر یونان نے فوراً پوچھ لیا کیسی خبر۔ یونان میں
آگ پر سے لگا۔

دیکھ اسی میرے خیال میں تو جان ہو گا کہ عائن کے عمل میں سیلوک اور
رو میں قیام سے ہوتے ہیں۔ اس عاقبت میں سیلوک کی روح صرف اپنے
دھن سے الٹی سب کی بدترین دشمن ہے اس لئے کہ سیلوک اور اوتار کی روحیں
ہو چکی ہیں۔ اور جو کسی عمل کے اندر جاتا ہے وہ ان کا لقمہ نہیں جاتا ہے۔ اس
نے پانچواں دیکھ بزرگ آگ یہ سیلوک اور اوتار کس پر مہمان ہیں۔ آگ
دیکھ اجنبی۔ اس علاقوں میں ایک نو جوان ہے جس کا نام عائن ہے۔ سیلوک اور
اس اس کے لئے مہمان اور مخلص ہیں۔ باقی سب کے ہوں جانو کہ وہ بد
اس پر یونان نے پوچھا یہ سیلوک اور اوتار کی روحیں عائن نام کے جوان پر

۱۔ یہ محسوس کر بے باق اور کیرش دلوں کے چوں پر اُگی اُگی مسکراہٹ
 ۲۔ چر دلوں میں بیوی نے حق خیر انداز میں ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔
 ۳۔ چر دلوں پہلو پہ پہلو بھاس کے محل کی طرف جانے والی گنڈ غزی پر آگے
 ۴۔ لگے تھے۔

۱۰ کیرش دونوں میزوں کے ساتھ چلتے ہوئے جب محل کے قریب گئے تو
 محل کے قریب جہاں جہازوں اور گھاس پھوس قسم ہو گئی تھی ان
 سے ایک شخص نکلا اور وہ بھی محل کی طرف بڑھ لگا تھا۔ یونان اور کیرش
 دونوں بیٹیاں سیلوک کی زوجہ تھی جو ان کے پیچھے پہلو پکڑنے لگی تھی۔
 حضرت میں چلتی رہی تھی۔ جہازوں سے نکل کر سیلوک محل کے باہر
 آئے۔ پاس سے گزرا ہوا تھا۔ یونان اور کیرش دونوں مزہ آگے بڑھے اور وہ
 پرکھنے لگیں کہ قریب جا کر رکے۔

اور انہیں دلوں نے دیکھا وہ لڑکی شہزادہ کے مدت اشاں کس میں عزت کی تعمیر
 دیوالتی تھے میں صنفی تحریر بھی پر حال "رازوں اور خوشیوں کے طہم
 میں پر ہانپتی کرتوں بھی خوش کن گمانی حدت سے ہائے میں اعلیٰ ہنسی اور
 میں رنگ کے ساگ جیسی پر کشش تھی۔ جس کہ اس کے ساتھ کھڑا
 میں اپنی شکل و صورت اور اپنی مسماں راحت سے لگتا تھا جیسے وہ صاف
 میں جیسے نہ رہتے تھے کے سحر میں کی اعصاب شفق ذلت و کثرت کی
 میں جیسے کسی بشر کو دیکھتا تھا جیسا کہ کوئی انسان ہو۔

یہاں دھول تھوڑی دیر تک چلتی رہی۔ اس وقت سے اس دن کو دیکھتے رہے جب
 اس نے شعلہ اور چلتی ہوئی شعلہ کی طرف دیکھنے لگے تھے۔
 اس میں اور پریشانی لگی ہوئی۔ میرا نام اداکار ہے اور میرے ساتھ یہ میرا شوہر
 ہے۔ ہم دونوں اس قدیم اور پرانے محل کے محافظ ہیں۔

۱۔ اس سے لے کر بعد اوقات تک چلی۔ چوہان اور کپڑوں کے ادوار لگایا۔
۲۔ قسمی جیسے بیٹیاں بھائی ہو کر ان میں گیتوں کے اشعار گزرتے ہوئے ہوں۔
۳۔ قسم گزرتے ہوئے آوازوں کی غمگین جوش مارنے لگی ہو۔ جیسے گیلیاں کی دھن
۴۔ ان میں غم کی ایک طرف سے گزرا کر دیا گیا ہو۔ تھوڑی دیر تک دھڑکی دھڑکی
۵۔ اور کپڑوں کو غلبہ کرتے ہوئے کہہ رہی تھی۔

ہوئی وہ بھی نہیں کے عمل کی طرف چارے ہو۔ آپ نے شاید اس پگھلنے کی
غور نہیں کیا۔ اور اس کی آواز کو سننے کی کوشش نہیں کی۔ لیکن میں اس کی
اپنے پورے ہوش و حواس میں من پکی ہوں۔ اس پر برف نے تھوڑی دیر تک
کیرش کی طرف دیکھا پھر کیرش کا حوصلہ بچھانے کے لئے اس نے اپنے ہوش
مسکراہٹ بھیرتے ہوئے کہا۔ کیرش میں تھما دے ساتھ ہوں۔ تم فکر مند کیوں ہوئی
آگے بیٹے ہیں۔ میں اندازہ لگاتا ہوں کہ کیا ہے اس کے ساتھ ہی دونوں میاں
آگے بڑھتے گئے تھے۔

تھوڑا سا آگے جا کر یونٹ رک گیا اور پٹی دراداری میں اور اتنا ہی دم
میں کیرش کو غائب کر کے کہے لگا۔ کیرش تھوڑا اندازہ درست ہے وہی پر اسرار فر
گنڈھڑی کے پلو پہ پلو مارے ساتھ ساتھ ایک عجیب سی سرسراہٹ جھلکی ہوئی
رہی ہے۔ دیکھو تم گنڈھڑی پر آگے بڑھو۔ میں دائیں طرف بھانجیوں میں رکتے رہ
جز ہے۔ اس پر کیرش نے اور "یونٹ" کا ہانڈ پکڑ لیا اور بڑے پور سے کہنے لگی
آپ کو ایسا ہرگز نہیں کرنے دوں گی۔ اگر گنڈھڑی سے اتار کر چلے جائے تو میں
ساتھ چلوں گی۔ ورنہ دونوں میاں بیوی گنڈھڑی پر من چلیں گے۔ یونٹ کچھ کہے
کہ اسی لمحہ ایسا نے یونٹ کی گرنس پر مس دیا۔ جس پر یونٹ پٹی خاموشی سے
ایسا کی طرف متوجہ ہوا تو کیرش بھی سمجھ گئی کہ ایسا نے مس دیا ہے۔ خداوند
آواز سننے کی کوشش کرتے لگی۔ ایسا کہہ رہی تھی۔

یونان میرے حبیب۔ میں تم دونوں میاں بیوی کی محکمہ میں بٹل ہوں تم ۔
 اداانے درست ہیں۔ سنو۔ ایک قوت واقعی سربراہت پیدا کرلی۔ ولی پگڈنڈی ۔
 پہلو عباس کے گل کی طرف تھارے ساتھ چل رہی ہے۔ اور سنو یہ کوئی اور ۔
 سیوک کی روح ہے جو ایک بہت بڑے سانپ کی صورت میں پگڈنڈی کے پہلو
 تھارے ساتھ ساتھ عباس کے گل کی طرف بڑھ رہی ہے۔ میرا اندازہ ہے کہ
 تم پر لگاؤ رکھ رہا ہے۔ تھارے راہ نہیں روکے گا۔ اس لئے کہ وہ تو چاہتے ہیں کہ
 کے گل میں داخل ہو اور وہ اسے اپنا لقمہ تر مانتا ہے۔ لہذا تم دونوں میاں بیوی غا
 ساتھ بے دھڑب آگے بڑھتے رہو۔ میں بھی سیوک کی روح کے سامنے سسر
 اس پر اپنا آپ ظاہر نہیں کروں گی۔ ہر حال میں تم دونوں پر لگاؤ ضرور رکھوں گی
 بڑھو اور تم دونوں بھی بے شمار قوتوں کے مالک ہو۔ اور اگر کسی موقع پر میں ۔
 تب بھی تم ان سب سے بڑی آسانی کے ساتھ ٹیٹ لیتے ہو۔ اب دوبارہ آگے بڑھو

تم دونوں کوں ہو اور اس گل کی طرف کھین آئے ہو۔ اس پر یوں
باری سلوک اور اوتار کی طرف لہ بھر کے لئے دیکھا۔ پھر وہ ہوا۔ ہم دونوں
ہیں۔ میرا نام یونان ہے اور میری ہی قائم کیرش ہے۔ ہم نے اس گل
اور اس کے امراء میں رکھے تھے۔ جس کی بناء پر ہم اسے دیکھنا چاہتے تھے۔
یہ ان طاقتوں میں آئے ہیں۔ اور ایک قریبی سرائے میں ہم نے قیام کیا ہے۔
اس قدیم اور پرانے گل کو دیکھنے آئے ہیں۔ اس پر اوتار تیز لگا ہوں سے جا
دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی۔ گل کو دیکھنے کے لئے تم دونوں یہاں کیوں ملے
آسکتے تھے۔ رات کے وقت آئے میں کیا راز ہے۔ اس پر یونان ہوا۔

اس میں راز کی کوئی بات نہیں۔ ہم دونوں میاں بھئی نے سوچا تھا کہ
اس گل میں کوئی نہ رہتا ہو لیکن رات کے وقت تو کوئی نہ کوئی اس کی طرف
اس میں ضرور قیام کرتا ہو گا۔ بس اسی غصے کے تحت ہم نے رات کے وقت
سفر کیا۔ اس پر سلوک اپنی بھاری اور بھیاں کی آواز میں چلی اور یونان
ہوئے کہنے لگا۔

لیکن اس گل کی طرف آتے ہوئے لوگ ڈرتے اور خوفزدہ ہوتے ہیں۔
گل کے آس پاس رہنے والے لوگوں نے یہ مشہور کر رکھا ہے کہ اس گل
رہتی ہیں نہ تو خور ہو چکی ہیں۔ اس پر یونان نے کا مجھے اپنے قصے کہنا
شوق ہے اور مجھے روضوں سے ملنے کا اور انہیں دیکھنے کا بھی راجس ہے۔
میں دوسری رہتی ہیں تو واقعی میں جانوں گا کہ میری ایک دیکھنے والی
تم ہم دونوں پر یہ سوالی کرنا۔ اگر اس گل میں دوسری رہتی ہیں تو ہمیں انہیں
موقع ضرور فراہم کرنا۔ یونان کی اس گفتگو کے جواب میں اوتار نے لگی۔

دیکھو ہمارے اپنی مسالوا جہاں تک روضوں کا تعلق ہے تو میں تم پر
واضح کرتی ہوں کہ اس گل میں دوسری ضرور رہتی ہیں۔ اور وہ ہیں بھی آدم
یونان نے فوراً اوتار کی بات کاٹے ہوئے پوچھا اگر وہ دوسری جو اس گل
آدم طور ہیں تو تم دونوں یہاں کیوں نہ تھیں پکارتیں۔ اس پر اوتار
ہم دونوں یہاں کیوں نہ تھیں اس گل کے بھیجے سے غلام چلے رہے ہیں
ہمیں کچھ نہیں کہیں۔ اس پر یونان کہنے لگا۔ اگر تم دونوں یہاں کیوں نہ تھیں
کو اپنے ساتھ گھراؤ تو مجھے امید ہے کہ تمہاری وجہ سے وہ دوسری ہمیں بھی
گی۔ اس پر اوتار اپنے چہرے پر گھراؤ اور تھیں آمیز قسم نکھیرتے ہوئے کہنے لگی۔

دل میاں بھئی اس گل میں ہمارے ساتھ قیام کرنے کا ارادہ رکھتے ہو تو
دش حسی خیال کھول گی۔ تم جب تک چاہو اس گل میں قیام کر سکتے ہو۔
اس گل کے صدر و دوازے کے قریب بندھے ہوئے ایک بکرے پر پڑی۔
کہتے ہوئے یونان نے پوچھا یہ تمہارے گل کے سامنے بکرا کیوں بندھا
ہے۔ اور پھر لپٹا دیکھا ہے۔ اس پر اوتار ہلکا سا قہقہہ لگاتے ہوئے کہنے لگی۔

یہ کوئی بات نہیں ہے۔ دراصل اس گل کے خلاف کی حیثیت سے اس پاس
دکھنا ہماری بڑی عزت اور احترام کرتے ہیں۔ وہ ہر جگہ ہمیں ایک بکرا مہیا
میں انوکھت تیار کر کے ہم پر راہداری اپنے استعمال میں لاتے ہیں۔ تاکہ اس
گل کے اس کی حفاظت کا کام سرانجام دے سکیں۔ اب تم دونوں میرے ساتھ
آئی رہو اور کھڑے رہنا اچھا نہیں ہے۔ اور پھر اب سردی بھی کافی بڑھ چکی
ہے۔ یہاں کی سردی اور لہجہ محسوس کر رہے ہو گے۔ اس کے ساتھ ہی
ہمارے گلے اور گل کے صدر و دوازے کی طرف بڑھے۔ یونان اور کیرش دونوں
میں چپ چاپ اس کے پیچھے ہو گئے تھے۔

اور کیرش جب صدر و دوازے کے اندر داخل ہوئے تو وہ دھک رہ گئے۔
کہ وہاں خود بخود ان کے پیچھے بند ہو گیا تھا۔ سلوک اور اوتار ان دونوں
خلف کھول سے گزرتے ہوئے آگے بڑھتے رہے۔ یونان اور کیرش دیکھتے
رہے۔ میں بھی وہ داخل ہوتے تھے اس کرے کا دروازہ آپ سے آپ ان
ہو جاتا تھا۔ پھر اوتار اپنے چہرے پر خوش کن مسکراہٹ نکھیرتے ہوئے یونان
سے لگی۔ دیکھو یہ کہ تم دونوں یہاں بھئی کے قیام کے لئے ہے۔ ہمارے
گل نے پینے کا سامان ہے وہ تھوڑی دیر تک ہم تم دونوں کو پینا کرتے ہیں۔
دونوں یہاں بھئی یہاں آرام کرو۔ اس کے ساتھ ہی سلوک اور اوتار چلے
گئے تھے۔ ان کے کرے سے نکلنے ہی اس کرے کا دروازہ آپ سے
نکل جاتا تھا۔

اور کیرش اس کرے میں بیٹھ کر تھوڑی دیر تک سلوک اور اوتار کی دہلیز کا
نظر ہے۔ جب کچھ دیر تک وہ۔ ہوئے تو یونان اور کیرش ایک دوسرے کی
اس نکلنے سے دیکھنے لگے۔ اس موقع پر یونان کیرش کو مخاطب کر کے کہہ کرنا
ہے۔ پھر انہیں کچھ عجیب سی آوازیں سنائی دیں۔ تھوڑی دیر تک وہ دونوں
رہے پھر یونان کیرش کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

یہ بات ستاروں کی دریاہوں جیسا ہے۔ اس کا جسم رنگوں کی جھلک،
 دیاں اور جسم کے پھولوں کی مانند ہے۔ اس کے ہونٹ خیالوں کے گلاب' شے
 ہیں۔ اس کے رخسار ریشمی لہلوں، سرخ امچوتی کلیوں کے سے ہیں۔ اس کی
 آنکھیں چمن چمن کی ٹھٹھ اور نقشات پرسانی قدرت کی سی ہے۔ میں نے یہ
 ان دنوں سالوں میں سلیقے خوشبو اور گلابوں کی تازہ ملک ہے۔

یہ امداد میں ارادہ کر چکا ہوں کہ کیرش جیسی مسکن اور خوبصورت لڑکی کو اپنے
 میں ضرور لا کر رہوں گا۔ چاہے مجھے اس پر جبر اور سختی کیوں نہ کرنا پڑے۔
 یہ بات ہے کہ حسن اور خوبصورتی جیسی سب سے بڑی کمزوری ہے۔ لہذا یہ
 صورت میں میرا شمار ہی کر رہے گی۔ دیکھ امداد میں نے ارادہ کر لیا ہے کہ
 اب اس کیرش کو میں اپنے جیسی تصرف میں رکھوں گا۔ جب میرا اس سے بی
 سرے شمار کی طرح میں اسے بھی اپنی خوراک بنا لوں گا۔

اس کی اس مٹھکے کے جواب میں امداد تھوڑی دیر تک تھوڑی جھکا کر سوچتی اور
 اس نے اسے خود سے سلوک کی طرف دیکھا اور کہنے لگی۔ دیکھ سلوک
 معاملے میں تیری ہم خیالی ہوں۔ جس طرح تو کیرش کو اپنے جیسی تصرف میں
 کر چکا ہے اسی طرح میں بھی یونان کو اپنے جیسی تصرف میں رہے کا عزم کرتے
 ہیں۔ اس طرح تو نے کیرش کی طرف خود سے دیکھا اور اس کا جسمانی جائزہ لیا اسی
 یونان کی طرف خود سے دیکھا اور اس کا خوب جسمانی جائزہ لیا۔ میں نے
 یہ وقت کی سم تھپا، لو کی دھن الاٹے طوقاؤں جیسا پیس سے سہ
 ہے جی رتوں کے قصے جیسا قوی، موسم بہار کی آہوں شام کے پہلے انت
 مضبوط ہے۔ اس کی جسمانی امداد وحشت ناک داستانوں کی سماعت، اجنبی
 ماحول میں اپنی خاموشیوں اور غفلتوں کے تصور میں مجھے ستاروں کے رقص
 اس کی جماعت ظلم کی بہتات، ہواؤں کے جوں، وقت کے کمزورے ہاتھوں
 اس کی جانی آزمائشوں کے تیز جھکڑوں، کڑے خولی وقت زندگی کے ہر ہتھار کو
 ستم کی آگ جیسی ہے۔ اس کی مڑاگی آندھلیوں اور ہواؤں کی رفتار میں
 اس کی بارش کی مانند ہے۔ میں نے محسوس کیا کہ یونان اپنی جنس میں ہزاروں
 اسے طوقاؤں، اگر حتی و حالاتی آندھیوں کی طرح ہے۔ میں نے فیصلہ کر لیا ہے
 اس کی جھکڑوں میں ہڈیوں پھٹانے لاوے پیسے اس جوان کو میں ضرور اپنے جیسی
 کر رہوں گی۔ خواہ اس کے لئے مجھے تصدای طرح جبر اور ستم سے ہی کیوں کام

دیکھ کیرش آؤ۔ اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لائیں۔ انسانی اور حیوان
 دونوں پر کر جائزہ لیں کہ ہمیں اس کمرے میں بند کرنے کے بعد سلوک اور
 رہے ہیں۔ اس پر کیرش یونان کے پیسو سے پلو لٹاتے ہوئے بڑی رازداری میں
 یہ نہ ہو کہ ہم اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لا کر یہاں سے نکل جائیں تو وہ
 میں اس کمرے میں آں داخل ہوں۔ اس پر یونان پھر بولا اور کہنے لگا۔ اگر
 ہم دونوں اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لائے ہوئے اس کمرے میں آجودا
 اب دیکھیں وہ دونوں کیا کر رہے ہیں۔ کیرش نے یونان کی اس خبر سے افسوس
 دونوں ممال بڑی اپنی جگہ سے اٹھے۔ اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لائے ہوئے
 سے نکل گئے تھے۔

وہ کمرے سے گزرنے سے بعد یونان اور کیرش جب پھرے کمرے میں
 انہوں نے دیکھا کہ سلوک اور امداد نے کمرے کو فرش پر گرا رکھا تھا اور وہ
 کیرش کے دیکھتے ہی دیکھتے سلوک سے وحشیانہ انداز میں اپنے دانتوں سے کمرے
 کاٹ ڈالا۔ اس کے بعد انہوں نے عجیب سے انداز اور تیزی کے ساتھ کمرے
 اندر۔ کھال اترتے ہی پرسوں کے بھوکے جھڑوں کی طرح وہ دونوں کمرے کے
 پر پڑے تھے۔ دیکھتے ہی دیکھتے کمرے کا سارا گوشت وہ دونوں کھا گئے اور
 نے کھجور کے پتوں سے سی ہوئی ایک ٹوکری میں ڈال کر باہر پھینک دیں اور کمرے
 خون گرا تھا اسے انہوں نے دھو کر صاف کر دیا تھا۔ یونان اور کیرش چونکہ اپنی
 کو حرکت میں لائے ہوئے تھے انسانی اور حیوانی آگے سے وہ ارحصل تھے لہذا
 امداد دونوں انہیں نہیں دیکھ پا رہے تھے اس لئے کہ اس موقع پر سلوک اور
 جیم میں کام کر رہے تھے۔

کمرے کا سارا کپا گوشت کھانے کے بعد لگا تھا سلوک اور امداد دونوں
 عالم طاری ہونا شروع ہو گیا ہو۔ تھوڑی دیر تک جس کمرے میں وہ بیٹھے تھے
 خاموشی رہی۔ اس کے بعد سلوک امداد کو غائب کر کے کہنے لگا۔

دیکھ امداد یہ لڑکی جس کا نام ہمیں کیرش بتا دیا ہے تو نے اسے بڑے
 دیکھا۔ میں نے بھی پوری توجہ سے اس کا جسمانی جائزہ لیا ہے۔ دیکھ امداد مجھے وہ
 اور بڑی اچھی لگی ہے۔ تو نے جائزہ لیا ہو گا وہ میں کے پھولوں، ساگر کی
 پر کشش، افزائ کی تارہوں، کیرش کی، پتھریوں جیسی شہاب، نرم جھڑوں کی اس
 تن کے سندہ میں بحر۔ مشک و جہر جیسی حسین ہے۔ میں نے دیکھا امداد

لیتا پڑے۔

۱۰۰۰

وہ اوتار جو بات میں کہتا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ اس قبرستان میں پہلے صرف ایک ہی رہتا تھا جس کا نام لگا تھا۔ میرے خیال میں اس بولے گورکن کو تم نے بھی دیکھا ہو۔ اس پر اوتار فرما دی۔ اس میں نے لگا نام کے گورکن کو ایک نہیں کی بار دیکھا۔ اس پر سلیوک کہنے لگا۔ اگر یہ معاملہ ہے تو وہ دن ہوئے اس لگا کے پاس رہا۔ مسالوں نے قیام کر رکھا ہے ان دو مسالوں میں سے ایک انتہائی حسین اور پر ہونے سے جس کا نام قصہ ہے اور ایک انتہائی خرمسورت ہے جمال لڑکی ہے جس کا قصہ اور پورن دونوں میں بھائی ہیں اور گورکن لگا کی بہن کے بھائی بیٹا ہیں۔ اس میں بھائی اپنے ماموں لگا سے ملنے کے لئے آئے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ گورکن لگا کے پاس قیام کریں گے۔ میں چاہتا ہوں کہ جب تک ہمارے اس علاقے کے لئے دالے برف اور کیرش کو پوری طرح ہم اپنے اتحاد اور بھروسے میں رہتے اس وقت تک ہمیں چاہئے کہ قصہ اور پوران کو اپنے ہنسی تصرف میں رکھیں۔ اس معاملے میں تمہارا کیا خیال ہے۔ جواب میں اوتار نے پلو خوشی کا اظہار کیا۔

سلیوک میں اس معاملے میں پوری طرح تمہارے ساتھ ہوں۔ میں تو چاہتی ہوں کہ نام کی ابتدا کریں۔ جواب میں سلیوک کہنے لگا تو کچھ میں کہتا چاہتا ہوں وہ سونچ آدمی رات کے قریب جب کہ ہر طرف سناٹا اور ہو گا عالم ہو گا۔ اس میں بھائی کے مدد میں قبرستان کے اندر گورکن لگا کی رہائش گاہ میں داخل ہوئے۔ وہ دیکھتے ہی وہ تین خوفزدہ ہو جائیں گے۔ اسی خوفزدگی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے وہ اٹھاروں گاہم پوران کو اٹھا لیتا اور دونوں کو اپنے اس محل میں لے آئیں۔ ان میں انہیں اپنے تصرف میں رکھیں گے۔ اور ان سے اپنا بی بھرنے کے بعد رات بٹالیں گے۔ کہہ کیا رہے گا۔ اس پر اوتار سلیوک کی تائید کرتے ہوئے

کہا۔ آج آدھی رات کے وقت تمہارے پروگرام کے مطابق ہم ضرور داخل ہوں گے اور ہم اور پوران کو اٹھا کر یہاں لانے کی کوشش کریں گے۔ یہ قصہ میں کامیاب رہیں گے۔ میرے خیال میں اب ہمیں برف اور کیرش چاہئے۔ وہ دونوں اکیلے بیٹھے ہوں گے۔ اور یہ محسوس کر رہے ہوں گے کہ ہم اس علاقے اور بدسلوک قسم کے لوگ ہیں۔ میرے خیال میں ہمیں اٹھ کر ان کے

یہاں تک کہنے کے بعد اوتار تھوڑی دیر کے لئے رکی۔ پھر وہ بولی۔ دیکھو تمہاری طرح میں بھی کچھ عرصہ تک برف کو اپنے ہنسی تصرف میں رکھوں گی۔ دیکھوں گی کہ میرا بی اس سے بھرتا جا رہا ہے تب میں بھی اپنے دیگر شکلوں کی طرح نظر تریا کر اس کا بھی خاتمہ کر دوں گی۔

اس گفتگو کے بعد تھوڑی دیر تک کمرے میں خاموشی رہی۔ گنگا قی سلیوک اور دونوں ہی اپنی اپنی ستوں میں کسی سوچ میں فرق ہو گئے ہوں۔ اس کے بعد سلیوک اپنی گردن سیدھی کی۔ اوتار کی طرف دیکھا اور کہنے لگا۔

دیکھ اوتار اس برف اور کیرش کے معاملے میں ہمیں بڑی احتیاط سے کام لینا چاہئے۔ ہمیں کوئی ایسی حرکت نہیں کرنی چاہئے جس کی بناء پر ان دونوں پر یہ ظاہر ہو جائے کہ انسان نہیں بلکہ وہ بددروہیں ہیں جو انتہائی مافوق الفطرت اور خرق عادت قوتیں رکھتے ہیں۔ ہمیں ان کے ساتھ اپنے سلوک اپنے رویے سے بھی ظاہر کرنا ہو گا کہ ہم ان دونوں ہی انسان ہیں اور ان کے لئے انتہائی مہمان شفقت نرم اور خیر خواہ ہیں۔ تاکہ وہ ہمیں اور بھروسہ کریں۔ ہم پر اتحاد اور بھروسہ کرنے کے بعد ہم ان دونوں کو اپنے تصرف میں لانے میں ضرور کامیاب ہو جائیں گے۔ جواب میں اوتار بولی۔

دیکھ سلیوک اس معاملے میں میں پوری طرح تمہارے ساتھ انتہائی نرمی سے کام لیتی ہوں۔ یہاں پر یہاں ہی رہ جائے گا۔ میں ان دونوں کے ساتھ بڑی نرمی سے کام لیتی ہوں۔ تاکہ وہ ہم دونوں پر کسی بھی قسم کا شک اور شبہ نہ کر سکیں۔ خاموش ہوئی تو سلیوک پھر بولا۔

دیکھ اوتار میں تمہارے لئے ایک نئی جہر بھی رکھا ہوں۔ اس پر اوتار نے سلیوک کی طرف دیکھا اور پھر چھانسی۔ کسی نئی خبر۔ جواب میں سلیوک کہنے لگا۔

دیکھ اوتار تو جانتی ہے کہ ہمارے قریب ہی جو یہودی درویش آرمگ کا محلہ ہے اس کے تھوڑے ہی عاصیے پر پشت کی طرف یہاں کی قریبی بستیوں کا ایک قبرستان ہے۔ اس پر اوتار سلیوک کی بات کاٹنے ہوئے بولی۔ میں نے وہ قبرستان ہی بار دیکھا لیکن اس قبرستان کے حوالے سے تم کیا نئی بات سنا چکے ہو۔ ہمارے استاد عمر اور ہم دونوں کے اسالی محسوس کو بھی اسی قبرستان میں دفن کیا گیا تھا۔ یہ ظاہر ہے کہ ہمارے پاس عجیب و غریب قوتیں ہیں جس کی بناء پر ہم اپنی دلوں کو عجیب انداز میں حرکت میں لاتے ہوئے یہ موجودہ حالت میں زندگی بسر کر رہے ہیں

کمرے کی طرف جانا چاہئے اور ان سے معذرت کرنی چاہئے کہ اس وقت اس کمرے کی کوئی چیز نہیں ہے۔ کل ان کی خوراک اور آرام کا خاطر خواہ بندوبست ہے۔ اوقات اپنی جگہ پر اٹھ کھڑی ہوئی اور کہنے لگی۔ ہاں تمہارا کمرہ درست ہے تمہاری دیر کے لئے پرانا اور کیرش کے پاس جا کر بیٹھتے ہیں۔

اسی وقت پرانا اور کیرش بھی حرکت میں آئے۔ اپنی سری قوتوں کو لاتے ہوئے وہ دہلیس اس کمرے میں پہنچ گئے جہاں تمہاری دیر پیسے وہ بیٹھے ہو۔ پرانا فوراً بولا اور کیرش کو مخاطب کر کے کہنے لگا دیکھ کیرش ہمیں فوراً ایک سری قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے اس کمرے سے نکلتا چاہئے۔ تم دیکھتی ہو دروازے سے ہم اس کمرے میں داخل ہوئے ہیں اس دروازے کے علاوہ اس ایک ہشتی دروازہ بھی ہے جو پیچھے جنگل کی طرف نکلتا ہے۔ یہ دروازہ باہر کی مشعل ہے۔ آگ اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے باہر سے اس دروازے پر اور پھر دہلیس سرائے میں اپنے کمرے کی طرف جائیں۔ یہاں قیام کے دوران ایک اور اوقات کے ایک اور پلو کا پتہ چلا ہے اور وہ یہ کہ دونوں ایک طرح کے جڑی ہیں۔ لہذا اب ہمیں بڑی دیکھ بھال اور احتیاط کے ساتھ اس پر ہاتھ ڈالنا ہو گا۔ پرانا کی اس تجویز سے اتفاق کیا۔ دونوں میاں بڑی اپنی سری قوتوں کو حرکت پہلے وہ اس کمرے سے نکل کر ہشتی جنگل میں نمودار ہوئے۔ دروازے کے باہر اور جنگل کے علاوہ نکل لگا ہوا تھا اسے اپنی سری قوتوں کے ذریعے پرانا نے کھنکھارے بھی اس نے کھول دیے۔ اس کے بعد وہ جنگل میں محل کے گرد پھر لگے۔ سمت جانے کی کوشش کرتے گئے تھے جس طرف یہودی آگ کا مجموعہ تھا۔

جوں ہی سیوک اور اوقات اس کمرے میں داخل ہوئے جس میں انہوں اور کیرش کو بٹھا تھا تو وہ جنگل میں آئے کہ پرانا اور کیرش اس کمرے تھے۔ اس موقع پر اوقات نے بڑی پریشانی سے سیوک کی طرف دیکھا۔ پھر اس نے دیکھی جگہ رازدارانہ آواز میں سیوک کو مخاطب کر کے پوچھا سیوک یہ پرانا اور غائب ہو گئے ہیں۔ اسی کمرے میں تو ہم ان دونوں کو بٹھا کر رکھے تھے۔ اس پر بڑی پریشانی اور جستجو سے سارے کمرے کا جائزہ لیا پھر وہ چنی چنی نگاہوں سے اس کے ہشتی دروازے کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔ دیکھ اوقات اس کمرے کے ہشتی کو دیکھ وہ نکلا ہوا ہے۔ میرے خیال میں اسی دروازے سے وہ باہر نکل گئے ہیں اوقات نے بڑے خوفزدہ سے انداز میں سیوک کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

اس نے اس دروازے کو کھول کر باہر کیسے نکل گئے۔ تم جانتے ہو برسوں سے یہ مشعل تھا۔ اور وہ نکل آیا مضبوط اور پائیدار تھا کہ کل بھی نہیں سکتا تھا۔ اس دروازے کو پرانا اور کیرش کیسے کھول کر چلے گئے۔ کیا اس کا کوئی اور ساتھی اس نے باہر سے دروازہ کھولا ہے۔ اور یہ دروازہ کھلنے کے بعد دونوں میاں بڑی گھبراہٹ میں۔ اس پر سیوک فوراً کہنے لگا۔ دیکھ اوقات یہ بحث بعد میں بھی کی جاسکتی ہے پہلے نکلا۔ دروازہ کس نے کھولا۔ اور کیسے وہ باہر نکل گئے۔ آگ پہلے پرانا اور حرکت کریں اور دیکھیں وہ کس سمت جاتے ہیں۔ جواب میں اوقات نے کچھ بھی نہ کہا۔ وہاں بڑی تیزی سے ہشتی کمرے سے نکل کر پرانا اور کیرش کا تقاب لے

پرانا اور اوقات ایک طرح سے پرانا اور کیرش سے پیچھے بھاگ کھڑے ہوئے۔ یہودی سیوک اور انہوں نے پرانا اور کیرش کو جا بجا۔ سیوک نے آواز دیتے ہوئے۔ "میرے دونوں ساتھی میری بات تو سنو۔ تم کہاں جا رہے ہو۔ سیوک کے ہاتھ پر پرانا اور کیرش دونوں محل کے چھانڈے کے نیچے جنگل میں رک گئے۔ اور اوقات دونوں تیزی سے چلے ہوئے۔ پرانا اور کیرش کے پاس آئے۔ ان میں بڑی چالاکت اور محنت میں کہنے لگا۔ یہ تم دونوں کو کیا ہوا کہ اچانک تم سے نکل کر چل دیئے۔ تب کہ تم نے تو ہمارے اس محل میں قیام کرنے کا فیصلہ کیا۔ اور پھر یہ بات ہمارے لئے مزید تعجب فخر ہے کہ وہ دروازہ تو باہر سے کھول دیا۔ یہی ہے وہ دروازہ کھول دیتے ہیں۔ اس پر پرانا فوراً کہنے لگا۔ ہمارے دونوں ساتھی! تم دونوں میاں بڑی سس اس کمرے میں بٹھا کر چلے گئے۔ یہودی دیر تک اس کمرے میں بیٹھ کر تم دونوں کا انتظار کرتے رہے پھر آیا ہوا کہ وہاں دروازہ باہر سے کسی نے کھولا۔ پہلے کسی نے نکل میں چائی لگا کر نکل کھولا۔ اور دروازے کے دونوں پٹ کھول دیئے۔ جب ہم دروازے کے قریب گئے تو ہم دہلیس کوئی نہ تھا۔ ہم دونوں میاں بڑی باہر نکلے کہ دیکھیں دروازہ کس نے کھولا۔ ہم یہاں تک آئے ہیں اور اس شخص کو ہم تلاش نہیں کر سکے جس نے وہ تار دروازہ کھلنے سے ہم دونوں اپنی حالتوں کے لئے خطرہ محسوس کرنے لگے تھے۔ ہم نے اسے کو تلاش کرنے لگے۔ کیا تم میں سے کسی نے اس عقبی دروازے کو کھولا۔ اس پر سیوک نے اپنے پلو میں کھڑی دہلیس کی طرف بڑی تیزی سے اشارہ کیا۔ دیکھو۔ دیکھو۔ وہاں ہی دیکھو۔ وہاں ہی اشارہ کرنے کے بعد

اس گل میں تم دونوں کو کھانے پینے کی اشیاء وافر مقدار میں میری ہیں۔ اور میرا یہ
 ہے کہ اس پاس کی بستیوں کے لوگ تم دونوں سے وعدوں بھی نہیں کرتے
 تھے۔ تمہارا اداوار دوست ہے کیرش لیکن اس کے ہاتھ ہم تم جیسے مسلمانوں کو
 اس گل میں خوش آمدید کہنے کے لئے تیار ہیں۔ اس پر یونان یسوع کن انداز میں
 اس نام پڑنے میں ہر کسی دور ضرور تم دونوں کی طرف پکار رہا ہے۔

اس بار سلیوک ہوا۔ چونکہ یہ گل تقریباً جنگل میں واقع ہے اس کے ہشتی حد
 رحمت کے ساتھ دور دور تک جنگل پھیلے ہوئے ہے اور اس جنگل میں ہی ہمیں جنگل
 کے سامنے اور دائیں بائیں بھی کالی تھلکیوں میں لپے لپے مانپ پائے جاتے ہیں بلکہ
 اس سے یہ بھی مانگیا ہے کہ اس گل کے اطراف واقع اس جنگل میں بڑے خوب
 لگے ہوئے جاتے ہیں۔ لہذا میں تم دونوں، رحمت کروں گا کہ کسی نہ کسی طرح
 اس گل میں قانون صبح جب تم رخصت ہونا چاہو گے تو ہم تمہاری راہ نہیں دیکھیں
 ت میں تم دونوں کی سلامتی کے لئے کہ رہا ہوں۔

اس وقت اس شخصیت کے خواب میں یونان کسے لگا۔ کچھ سلیوک میں تمہارے فکر
 میں۔ تم میری اور کیرش کی سلامتی پر فکر مند ہو سکتے ہو اب جب کہ ہم دونوں واپس
 اس طرف سے جاتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ تمہارے لئے کون خطرہ اور اندیشہ
 میں اب دونوں سے رخصت کی اجازت لیتا ہوں۔ اس وعدے کے ساتھ۔ چند
 دنوں میں ہر کوئی کر آئیں گے۔ اس کے ساتھ ہی یونان سے کیرش کا ہاتھ پکڑا
 رہا۔ دیکھتے ہوئے سے لگا۔ تو کیرش اب نہیں۔ کیرش چپ چاپ اس کے
 ساتھ۔ تو اس کے ساتھ جا کر یونان اور کیرش نے پیچھے مڑ کر دیکھا سیوہ اور
 اس کے کھڑے تھے۔ ہمارا اس کی طرف سے نکالیں۔ یونان اور کیرش تیزی
 سے لگے تھے۔

اور کیرش تو اس کے ساتھ ہی آئے گئے ہوں گے کہ ایک نام یونان کی طرف
 اس کے ساتھ ہی گھلی اور پریشان کی اور مثال دی۔ اور وہ لے گئی۔ یونان
 اس کے ساتھ جاؤ۔ سلیوک اور اداوار اپنی سرکی قوتوں کو استعمال کرتے ہوئے تم
 کے قدم کے بہت بڑے اثرات کی شکل میں اب میں ان کے ساتھ تمہاری راہ
 میں وہ ہر صورت میں ہمیں واپس گل میں لے جاتا ہے۔ اس کے ساتھ
 اس قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے اس سے بچنے کی کوشش کرتا۔ اس میں
 اس کے چلتی تھی۔ تم فکر مند مت ہونا اگر اس دونوں سے ہمیں دلی تمنا

سلیوک یونان کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

میں ہرگز نہیں۔ ہم دونوں یہاں یہی میں سے کسی نے بھی اس کمرے
 دروازہ نہیں کھولا۔ ہم دونوں کی سمجھ میں یہ بات نہیں آ رہی کہ وہ کون سا ایسا
 جس نے اس گل میں دخل اندازی کی۔ اور ہر سولہ پائے اس نامے کو کھسکا
 کھول دیا۔ اور ہمیں خوفزدہ اور ہراساں کرنے کی کوشش کی۔ ہر حال فکر مند
 ضرورت نہیں ہے تم دونوں یہاں یہی ہمارے ساتھ آؤ۔ اسی کمرے میں قیام کرو۔
 کمرے کو اندر اور باہر دونوں طرف سے مشعل کر دیتے ہیں اور ہر ایک دیکھتے ہیں کہ
 وہ دروازہ کھول۔ یقین رکھو ہم ہر صورت میں اس شخص کو تلاش کر کے رہیں گے
 وہ دروازہ کھول کر تم دونوں کو ہراساں کرنے کی کوشش کی ہے۔

اس ساری گفتگو میں یونان اور کیرش نے محسوس کیا کہ سلیوک اور اداوار
 جھپٹتے تھے۔ اور اس کی آنکھیں لگتا جیسے پتھر کی طرح ٹنڈ ہوئی۔ توڑی ہوئی
 نے باری باری دونوں کو غور سے دیکھا پھر وہ کہنے لگا اب جب کہ ہم اس کمرے
 آئے ہیں تو میرے خیال میں ہم پھر کسی وقت تم دونوں کے پاس آئیں گے۔ اس
 چہرہ کہ ہم دونوں نے تمہارا فانی انتظار کیا۔ جب ہم نہیں لوٹے تو ہم دونوں
 لگایا کہ تم ہم سے بڑے پر خوش نہیں ہو۔ اس پر اداوار نے فوراً یونان کی
 ہوئے کہا۔ ہرگز نہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ بلکہ ہم تو ہمیں اس گل
 آمدید کہتے ہیں۔ یوں جانو کہ تم دونوں کی حیثیت ہمارے یہاں اس گل میں
 عزت و احترام کی ہے۔ دراصل بات یہ ہے کہ گل میں اس وقت تم دونوں کو
 لئے کوئی چیز نہ تھی۔ لہذا ہم دونوں یہاں ہی بیٹھیں اور شرمندہ سے ہر
 میں بیٹھ گئے تھے کہ تم لوگوں کی کیا خدمت اور میزبانی کریں۔ اس اسی سوئی
 دونوں کے پاس لوٹے میں نہیں ناخیر ہوئی۔ اس پر یونان کسے لگا۔

اگر یہ معاملہ ہے تو پھر میں اور کیرش جاتے ہیں۔ سڑنے میں جا کر پڑ
 گئے۔ اس کے بعد پھر کسی دن تم دونوں سے ملنے کے لئے آئیں گے۔ اس
 ہوئی۔ یہ روایت ہے۔ آپ دونوں کو اس طرح ہمارے سے بے یوں اور
 رخصت میں ہونا چاہئے۔ اس بار کیرش اداوار کو مخاطب کر کے کہنے لگی۔
 جب تمہارے پاس ہمیں پیش کرنے کے لئے کچھ ہے ی نہیں تو میں سمجھتی
 کرنا کچھ اپنا ہیں۔ ہم چند دنوں تک پھر آئیں گے۔ اپنے اور تمہارے
 کچھ کھانے پینے کا سامان لے کر آئیں گے۔ میں سمجھتی ہوں کہ وہ

پہنچنے کی کوشش کی تو میں نہیں ہوں اور ان دونوں کے خلاف حرکت میں کوشش کر دی گی۔ اس کے ساتھ ہی ایسا لمس دیتی ہوئی ٹیبلٹ ہو گئی۔
ایضاً کی اس اطلاع پر یونان نے کیرش کے کھن میں کچھ سرکوشی کی نہ کیرش کو بھر کے لئے فکر مند ہوئی تھی بلکہ جب اس نے دیکھا کہ یونان سے مسکراہٹ ہے تو اس نے بھی مسکراہٹ اپنے یوں پر نکھیری تھی۔ بلکہ دونوں آگے بڑھے۔ چند ہی قدم آگے بڑھے ہوں گے کہ ان کے سامنے سیاہ رنگ بڑے اڑھارے کھڑے تھے۔ ان کی آنکھیں چار بڑے بڑے ققموں کی شکل میں تھیں۔ اس کی ہلک بڑا راست یونان اور کیرش پر پڑ رہی تھی۔ وہ اڑھارے ات کہ رات کی تاریکی میں وہ جنگل کے اندر کھڑے ستوں کی طرح دکھائی دیتے تھے۔ ان دونوں اڑھاروں کے حلقے یونان اور کیرش کو پسے ہی مطلع کر رہی تھی۔
تجسس ہی یونان اور کیرش مصنوعی انداز میں چرتک سے پڑے اور پھر ایک دوسرے قہارے والیں بھاگے اور صحابیوں کے ایک بہت بڑے صف کے پیچھے چمے گئے تھے یوں اپنے سامنے بھاگتے دیکھ کر دونوں ڈرے بھی پھرتے ہوئے ان کے پیچھے تھے۔ دوسری طرف یونان اور کیرش اپنی سری قوتوں کو حرکت میں سامنے اور بھاگ کر وہ یهودی دودھیل ٹوٹ گئے پس پالٹو وار ہو گئے تھے۔

دونوں اڑھارے اب جھنڈ کے قریب آئے جس کی اونٹ میں یونان اور پیچھے تھے جب انہوں نے وہاں کچھ نہ دیکھا تو قوی دور کتب دونوں اڑھاروں نے انہوں میں ایک دوسرے کی طرف دیکھا پھر رات کی تاریکی میں دونوں اڑھارے آئے اور چند ہی لمحوں بعد انہوں نے سیلوک اور اومار کا روپ دھار دیا۔
پہلے ہی سیلوک ہلا اور اومار کو مخاطب کر کے کہے گا۔ یونان اور کیرش وہ کہے اسی صف کے پیچھے کر پیچھے تھے۔ ہم نے ان کے پیچھے آنے میں داخل ہوئی بھی نہیں کی بلکہ وہ یوں لکھوں کے اندر کیسے اور کدھر غائب ہو گئے ہیں اس پر وہ دہشتہ ہوئے کہے گئی۔

جہاں تک میں اندازہ لگا چکی ہوں وہ یہاں کہیں نزدیک نہیں ہیں اس لئے نزدیک کہیں بھی مجھے انسانی جسم کی بو یاں نہیں آ رہی وہ یہاں سے بھاگ کر چکے ہیں۔ اس پر سیلوک پریشان کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگا۔ لیکن اس قدر کے اندر وہ بھاگ کر کیسے اتنی دور جا سکتے ہیں کہ ہماری حیثیت سے بھگوا جا رہے اومار جواب دیتے ہوئے کہنے لگا۔

جہاں تک میں اندازہ لگا چکی ہوں وہ یہاں کہیں نزدیک نہیں ہیں اس لئے نزدیک کہیں بھی مجھے انسانی جسم کی بو یاں نہیں آ رہی وہ یہاں سے بھاگ کر چکے ہیں۔ اس پر سیلوک پریشان کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگا۔ لیکن اس قدر کے اندر وہ بھاگ کر کیسے اتنی دور جا سکتے ہیں کہ ہماری حیثیت سے بھگوا جا رہے اومار جواب دیتے ہوئے کہنے لگا۔

جہاں تک میں اندازہ لگا چکی ہوں وہ یہاں کہیں نزدیک نہیں ہیں اس لئے نزدیک کہیں بھی مجھے انسانی جسم کی بو یاں نہیں آ رہی وہ یہاں سے بھاگ کر چکے ہیں۔ اس پر سیلوک پریشان کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگا۔ لیکن اس قدر کے اندر وہ بھاگ کر کیسے اتنی دور جا سکتے ہیں کہ ہماری حیثیت سے بھگوا جا رہے اومار جواب دیتے ہوئے کہنے لگا۔

جہاں تک میں اندازہ لگا چکی ہوں وہ یہاں کہیں نزدیک نہیں ہیں اس لئے نزدیک کہیں بھی مجھے انسانی جسم کی بو یاں نہیں آ رہی وہ یہاں سے بھاگ کر چکے ہیں۔ اس پر سیلوک پریشان کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگا۔ لیکن اس قدر کے اندر وہ بھاگ کر کیسے اتنی دور جا سکتے ہیں کہ ہماری حیثیت سے بھگوا جا رہے اومار جواب دیتے ہوئے کہنے لگا۔

جہاں تک میں اندازہ لگا چکی ہوں وہ یہاں کہیں نزدیک نہیں ہیں اس لئے نزدیک کہیں بھی مجھے انسانی جسم کی بو یاں نہیں آ رہی وہ یہاں سے بھاگ کر چکے ہیں۔ اس پر سیلوک پریشان کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگا۔ لیکن اس قدر کے اندر وہ بھاگ کر کیسے اتنی دور جا سکتے ہیں کہ ہماری حیثیت سے بھگوا جا رہے اومار جواب دیتے ہوئے کہنے لگا۔

محمود پڑے میں داخل ہوتے ہیں اور اسے بتاتے ہیں کہ ہم دونوں جیاس کے ہیں
ہوئے۔ وہاں قہوڑی دیر قیام کیا اور وہاں سے بحفاظت نکل کے اس کی طرف
اس پر کیرش فوراً بولی اور کہنے لگی۔

دیکھ یونٹ میرے جیب۔ ہم ضرور آرگ کے محمود پڑے میں داخل ہو
آرگ کے پاس جانے سے پہلے ہمیں قبرستان کے گورکن ملکا اس کے پاس
بھائی بوران سے متعلق بھی کچھ سوچنا ہو گا۔ آپ نے سیوک اور اوتار کی
آج اسی رات کے قریب گورکن ملکا کی رہائش میں داخل ہو کر تھکے اور
کی کوشش کریں گے اور انہوں نے یہ بھی کہا تھا کہ وہ کچھلی بیروں کے وہ
ملکا کی رہائش گاہ میں داخل ہوں گے اور ضمیر اور بوران کو اٹھا کر محل میں
جہاں وہ ہمیں اپنی جنسی تئیں ڈال رہے تھیں گے اور جب ہی بھر جائے گا
خوراک بنا انہیں گے۔

کیرش کی یہ گفتگو اس کر یونٹ کسی قدر عجیبہ ہو گیا۔ پھر وہ اسے
قہوڑی دیر تک آرگ کے پاس بیٹھے ہیں۔ یہاں سے محل کر سیدھے سرا
گئے۔ وہاں کھانا کھانے کے بعد قبرستان ڈال کر گئے۔ ہر اس ملکا سے
نے والے حالات سے اسے آگاہ کرتے ہوئے ان کی حفاظت کا بندوبست
پر کیرش بے پناہ خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگی۔

یونٹ میرے جیب میں آپ کے منہ سے جیسے ہی الفاظ نکلتے
تے یہ بات کر کے میرا دل خوش کر دیا ہے۔ آئیں اب آرگ سے جیتے ہیں
سوائے کا رخ کرتے ہیں۔ وہاں دونوں میاں بڑی کھانا کھانے کے بعد
رہائش گاہ کا رخ کریں گے اس کے ساتھ ہی یونٹ اور کیرش دونوں
کے محمود پڑے میں داخل ہوئے تھے۔

ہوئی دونوں میاں بڑی محمود پڑے میں داخل ہوئے انہوں نے
درمیان آرگ ابھی تک جاگ رہا تھا۔ سردی چونکہ اپنے حواج پر تھی
مکی مٹی کی الجھن میں آگ سنگ رہی تھی۔ یونٹ اور کیرش دونوں کو
میں دیکھتے ہوئے آرگ چونک سا پڑا اور اپنی جگہ پر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ یونٹ
بڑے بھر یونٹ آرگ کو حلقہ کر کے کہنے لگا۔

دیکھ بزرگ آرگ ہم قہوڑی دیر آپ کے پاس بیٹھنا چاہتے ہیں
داخل اور قیام کا برا تو نہیں مانیں گے اس پر آرگ بے پناہ شفقت

نہ تھا۔ میرے بچ میں تھری آمد پر ہے جو خوش ہوں برا کیوں مانوں گا۔
نہ تھری میں موجودگی سے میرے حوصلوں میرے دلوں میں جھلکی اٹی
نہ تھری آرگ پھر اپنی فست پر بیٹھ گیا۔ اس کے سامنے یونٹ اور کیرش
نہ اپنے ہاتھ انہوں نے مٹی کی الجھن میں جھلکی آگ یا پھیلے دیتے تھے۔ پھر
کے حلقہ کر کے کہنے لگا۔

نہ بزرگ ہم دونوں میاں بڑی اس لئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے
نہ بتائیں کہ ہم دونوں نہ صرف یہ کہ جیاس کے محل میں داخل ہوئے بلکہ
نہ ہم دونوں کا بہترین استقبال کیا۔ ہمیں محل کے ایک کمرے میں بٹایا۔
نہ ہم وہاں سے نکل کر آپ کی طرف آگئے۔ اس پر آرگ حلقہ د
نہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

نہ تم نے کئی بے میرا جی اسے مانا نہیں کو میں ظاہری طور پر تھری
نہ کر رہا ہوں لیکن جیسے مانا میرا اسے تسلیم کرنے کے لئے ہرگز تیار
نہ کہ آج تک جو بھی جیاس کے اس محل میں داخل ہوا اپنی جان سے
نہ سے محل سے باہر نکلتا نصیب نہ ہوا۔ پھر میں کیسے نہیں کر ہوں کہ تم
نہ اور وہاں سے تم سلامتی کے ساتھ نکل آئے۔ اس پر یونٹ پھر

نہ آپ کو تھری اس گفتگو پر جیسے اور اعتماد لڑائی ہو گا۔ آپ نہیں
نہ اور اوتار کا جید بتاؤں۔ جب کہ اس سے پہلے اس کا ہم میاں بڑی
نہ آپ جہاں تو ہیں آپ کو محل کے سارے اندرونی حصہ کی تفصیل بھی
نہ ہمہ کریں تو میں آپ کو محل کے اطراف کی صورتیں بھی بتاؤں کہ اس
نہ اور کس طرف ہم کھانا بنگل ہے۔ یا میں آپ کو یہ محل بتاؤں کہ محل
نہ کے لوگوں نے جو آج بکرا سیوک اور اوتار کے لئے پیش کیا تھا اس
نہ نے یوں ہوتے، الجھی کہ سیوک نے اپنے جیز اور طوفان دانوں سے
نہ فٹ رات ڈال۔ پھر جیب سے دھنیا۔ ادا میں سیوک اور اوتار نے اس
نہ ادا اور پھر سارا بکرا وہ دونوں میاں بڑی جڑے لے کر کھ گئے۔ اور
نہ میں اہل کر دہر پیٹک دیں۔ یہ پند موقع ہے کہ میں نے کسی کو یوں
نہ کا گوشت کھاتے ہوئے دیکھا ہے۔

نہ اس گفتگو پر آرگ چونک سا پڑا پھر وہ بڑے عجیب سے انداز میں

یونان کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔ جو گھٹکو میرے عزیز قہ نے کی ہے وہ اور پختہ ثبوت ہے کہ تم دونوں میاں بیوی یقیناً "عیاس کے محل میں داخل ہو چکے تھے میں کامیاب ہوئے ہو۔ تمہارے اس سفر کے "تمہاری اس کامیابی کے دونوں کو سلام پیش کرتا ہوں۔ اب ہو تمہارا کیا ارادہ ہے۔

یونان بیوی اکندری سے کہنے لگا۔ دیکھ میرے بزرگ آرمگ اس وقت بھی کیرش دونوں سرائے کی طرف جائیں گے کیونکہ ہم بھوک محسوس کر رہے ہیں۔ بعد پھر کسی دوا ہم سیوک اور اوقار سے بنے عیاس کے محل میں رہنا کو خوش کریں گے۔ اب ہم دونوں آپ سے اجازت میں گئے کیونکہ اب ہم کریں گے جواب میں آرمگ مسکرا کے رہ گیا۔ جب کہ یونان اور کیرش آرمگ کے بھوپڑے سے وہ نکل گئے تھے۔



یونان اور کیرش ابھی تو "ای دور گئے ہوں گے۔ وہاں پانچ روہانی حرکت میں لا کر قاتل ہوئی ہے چاہے تھے کہ اسوں نے اپنے پیچھے آرمگ کے ایک ہولناک اور موت کو پکارتی ہوئی چیخ ماری۔ یہ چیخ یقیناً "آرمگ ہی کی تھی۔ کیرش سسم کی مٹی پھر اس نے یونان کا ہاتھ تھام لیا اور خوفزدہ سے پیچھے ہٹ گیا ہے یہ چیخ آرمگ کی ہے چونکہ اسی کے بھوپڑے سے بلند ہوئی ہے۔ لگتا ہے کہ اس نے وحشتانہ انداز میں حمد کر دیا ہے۔ جواب میں یونان نے کچھ نہ کہا۔ ہاتھ پکڑ کر آرمگ کے بھوپڑے کی طرف بھاگ کھڑا ہوا تھا۔ کیرش بھی بھاگتی ہوئی یونان کا ساتھ دے رہی تھی۔

یونان اور کیرش دونوں میاں بیوی جب بھاگتے ہوئے آرمگ کے آسمانے تو اسوں نے دیکھ کر ہنگ کی اچھٹھٹھ کے پاس آرمگ رہیں گے۔ یونان نے آگے بڑھ کر جب اس کا جائزہ لیا تو دنگ رہ گیا۔ اس نے دیکھ کر جسم لپٹا ہو چکا تھا اور اس کے منہ سے خون بہہ رہا تھا۔ یہ صورت حال دیکھ کر فکری مندی سے کیرش کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔ لگتا ہے اسے کسی سانپ نے مار لیا ہے۔ کیرش اپنا منہ یونان کے قہب سے لگی اور کہنے لگی۔ تاریکی میں اوروں کے پاس سے رخصت ہونے کے بعد سیوک اور اوقار کون اسے ڈس سکتا ہے۔ کیرش کی اس گھٹکو سے یونان کے چہرے پر

پہنچ کر گئے تھے۔ اس نے آرمگ کی نعل پر ہاتھ رکھا اس کے چہرے پر ہلکی سی ہمار ہوئی اور وہ کیرش کو قاتل کر کے کہنے لگا آرمگ ابھی زندہ ہے مرا نہیں اس کا رہبر دور کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ اس کے ساتھ ہی یونان اپنی سری سے تھیں لایا۔ اپنے دانت اس نے آرمگ کے بازو میں گالہ دے دیے تھے پھر اس کے ساتھ اس نے سانس کھینچا کہ آرمگ کے جسم میں پھیل ہوا سارا زہر چوس کر وہ منہ میں جمع کیا اور پھر اسے باہر پھینک دیا تھا۔

یونان کی اس کارروائی سے آرمگ سنبھل گیا۔ اس کی جسمانی رگت بھی ٹھیک ہو گئی تھی۔ اس نے بھی بڑھ ہو گیا تھا۔ یونان سمجھ رہی تھی کہ آرمگ کو مارنے میں گیا وہاں پانی پڑا ہوا تھا۔ اس سے پانی لے کر وہ تین بار اس نے غل کی اتنی دیر تک کیرش آرمگ کو اٹھایا اور اچھٹھٹھ کے پاس لا لیا۔ تھوڑی دیر تک آرمگ بیوی کے پاس یونان اور کیرش کی طرف دیکھتا رہا پھر اس کی سسمی سسمی اور خوفزدہ میں رہی۔

دونوں اجنبی اور نا آشنا مصافحہ میرے پاس الفاظ میں چلی جنہیں ادا کر کے اس کا شکریہ ادا کر سکوں۔ دیکھو جو کچھ میرے ساتھ تھا اس کے بعد میرا پتہ میں تم دونوں میاں بیوی نے میرے لئے ناموں کو ممکن کر دیا۔ میں نے دیکھ لیا کہ تمہارا جسم پھیل چکا تھا میرے منہ سے خون بہنے لگا تھا۔ لگتا ہے کہ آرمگ کو اس وقتوں کو اپنے ساتھ حرکت کرتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔ لیکن قہ نے میری اس کو زندگی میں بدل دیا۔ یوں جانو کہ آج رات کی تاریکی میں پہلی بار میں اس وقت کو جانا اور پہچانا ہے۔

اب رہے بچے۔ تم دونوں اس کا عظیم اور رول۔ سلامتی کا خیال اور ایمان ثابت میرے لئے تم دونوں کو ملی انگڑائی سیرابی کھڑی موت کے پیغام مرگ کی حشر سے اسے دل کی آواز دہج کی امید "میت کی صبح" ریت کا کمال میں کر لودار "پختہ" تم دونوں میاں بیوی جبر کی آواز "علت" ہر اہل کی صبح و شام میں ان دنوں زندگی کی عداوتوں کے حلاشی "ہڈیوں کی صراخ اور منہ کا سٹک میل رہا ہو جانے والے نکل کے تھکے ہوئے۔ میں تم دونوں کو سلام پیش کرتا ہوں۔ مجھے ہی زندگی ملی ہے۔ اس کے لئے یوں جانو میرے پاس الفاظ ہی نہیں رہے۔ ان کا شکریہ ادا کر سکوں۔

اب تک کہنے کے بعد آرمگ جب خاموش ہوا تو یونان بولا اور کہنے لگا۔ دیکھ

بزرگ آرمگ تمہیں ہمارا شہرہ ادا کرنے کی ہرگز ضرورت نہیں ہے۔ میں نے یہ
دلوں تمہارے بچوں کی جگہ ہیں۔ میں تمہاری حفاظت کرنا ہمارا فرض تھا۔ اب
بتاؤ کہ ہمارے اس جموہیزے سے لگنے کے بعد تم پر کیا ہوتی۔ کیا فتنہ مچی جس
جسم میں اس قدر زہر بھرا اور تمہارے منہ سے خون بہنے لگا۔ خواب میں آرمگ
کہنے لگا۔ دیکھ یوٹاف میرے بیٹے اگر تم دلوں میں ہی تھوڑی دیر تک نہ
میری مدد میرے جسم کے قفس سے پرواز کر چکی ہوتی۔ میں تمہیں بتاتا ہوں
کی یہاں سے مددگی کے بعد مجھ پر کیا ہوتی۔

دیکھو میرے بچے۔ جب تم دلوں میں سے نکل گئے تو تھوڑی ہی دیر
میرے جموہیزے میں وہ سب سردار ہوئے وہ سیاہ رنگ کے انتہائی دھوپے
میرے قریب آکر وہ لوں اپنے پس انداز کر کھڑے ہو گئے اور بڑے زہریلے امرا
طرف دیکھنے لگے تھے۔ پھر اس دلوں سانپوں کی نگاہیں اکٹریں میں گئی۔ اس
دلوں نے ایک وقت مجھے اس لیے۔ اس کے ذمے ہی میرے منہ سے وہ اور
دھڑک کر بے خبر تھیں۔ اور یہ نہیں سمجھتے تھے وہ دلوں سب جموہیزے
گئے۔ جب کہ میرا جسم بڑا ہو گیا۔ میرے سر سے خون سے لگا۔ اسی وقت
میری جموہیزے میں داخل ہوئے اس کے بعد کیا ہوتی یہ تم دونوں جانتے ہی ہو۔

آرمگ کے اس اکتشاف پر یوٹاف تھوڑوں دیر میں تھک پڑا سوچا
دھکی اور رازدارانہ آواز میں آرمگ کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔ آپ کیا
وہ دلوں سانپ کیسے اور کہاں سے نکل آئے کیا اس سے پہلے بھی کبھی آپ
حادثہ پیش آتا ہے۔ اس پر آرمگ کہنے لگا۔ دیکھ یوٹاف میرے بیٹے۔ حق بات
یہ اس کا جو قدیم اور پرانا عمل ہے اس کے اطراف میں جو جنگل ہے اس میں
نہیں ہے۔ ایسا رہنا سانپ تو بہت دور کی بات اس جنگل میں جہ کہ کھابہ والا
نہیں پاتا جاتا۔ یہ کہ اس جنگل میں ملی کے تو ٹانگہ کے برابر تک کا بڑا خوب
میں پایا جاتا ہے۔ اس کے ہوتے ہوئے کوئی سانپ اس جنگل میں کیسے اور
ہے۔ دیکھ میں تم پر حقیقت واضح کروں کہ جو وہ سانپ میرے جموہیزے میں
اور ہسوں نے مجھے دھماکہ سیوک اور اوتار کے علاوہ اور کوئی نہیں ہو سکتا
انہوں نے مجھے دھماکہ سے تم بھی اس سے علاوہ رہنا قل بھی حرکت وہ ضرور
کر سکتے ہیں۔ اس پر یوٹاف مسکراتے ہوئے کہنے لگا۔ آرمگ میرے بزرگ اب
اپنی اور نہ ہی ہم دونوں کی مدد مٹی کے متعلق فکر مند ہونا چاہئے۔ اب اپنے

اپنی کامی بہترین بدولت کریں گے۔ دیکھ میرے بزرگ آرمگ اب سیوک
طرف سے تمہیں مسلسل خطرہ رہے گا فضا میں چاہتا ہوں کہ آج کے بعد تم
میری بیوی کے ساتھ رہو۔ اور اس جموہیزے کو چھوڑ کر ہمارے ساتھ چلو۔ اس
کا جو اچھا میں تم دلوں سے کرنا چاہتا تھا اس کی بدقسمت تم نے مجھے پہلے ہی کر
لی۔ اس کے لئے میں تم دلوں کا قہر سے غرگزار ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ
وہ اور اوتار مجھے زندہ نہیں چھوڑیں گے۔ پر میں زندگی کے دن بھر باقی رہے
ساتھ گزارنا پسند کروں گا۔

یوٹاف بولا اور کہنے لگا بزرگ آرمگ تم فکر مند نہ ہو۔ ہم سیوک اور اوتار
میری بہترین حفاظت کریں گے اس پر آرمگ فکر مندی کا اظہار کرتے ہوئے
وہ لوں انسان نہیں مدد میں ہیں بلکہ تم دلوں کیسے اور یہ تم ان دلوں سے میری
مدد سے کہ اس پر یوٹاف آرمگ کی وجہ سخت پتائے ہوئے کہنے لگا۔ بزرگ آرمگ تم
میں چل کر وقت کے ساتھ دیکھتے جانا کہ ہم کیسے تمہاری حفاظت کرتے ہیں۔
یوٹاف کی اس تجویز کو قبول کر لیا۔ اپنا مختصر سا ضرورت کا سامان اس نے سمیٹا۔
اور کیرش کے ساتھ چلنے پر رضامند ہو گیا۔ تینوں جموہیزے سے نکلے پھر
لی طرف جا رہے تھے۔

انے میں کھانا کھانے کے بعد یوٹاف اور کیرش اپنے کمرے کی طرف جانے کے
بائے سے باہر نکلے تو یہودی دودیش آرمگ فکر مند اور پریشان ہو گیا تھا۔ پھر
طرف دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا۔

یہ میرے محسن! میرے مہل کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ اب جب کہ رات گہری
ہے تم دلوں میں ہی کس ست کا رخ کرو گے کیا سرائے سے نکل کر تم
مجھے میرے جموہیزے میں لے جا چاہتے ہو یا کہیں اور ٹھکانہ کرنے کا ارادہ کیا
اس پر یوٹاف کہنے لگا۔

یہ میرے بزرگ! جیسے فکر مند اور پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم
میری سیوک اور اوتار کے ہاتھوں تمہاری حفاظت کرنے کا ارادہ لے چکے ہیں۔
اس سے داری کو اپنا فرض سمجھ کر بھائیں گے۔ ابھی ہمارے اسے ایک انتہائی اہم
تاج رات ہی کے وقت ہمیں سر کرنا ہے۔ اس پر آرمگ نے مزید پریشانی کے
ساتھ سے پوچھا یا میں تمہاری اس قسم کی اہمیت جان سکتا ہوں۔
آرمگ کے اس استفسار پر یوٹاف نے اپنے ہونٹوں پر اٹل رکھتے ہوئے آرمگ کو

خاموش رہنے کو کہا۔ پھر اس نے بھی سی آواز میں ایلک کو پکارا۔ جلد ہی ایلک کی گردن پر اپنا ریشی لٹکایا۔ یہ لٹکے ہی پر ناف ہوا اور انتہائی دھیمی آواز میں وہ ایلک کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔ دیکھ ایلک میں ایک انتہائی اہم اور درمیش آگ کے ساتھ کرنا چاہتا ہوں تم دیکھو تمہارے قریب دامن میں ہوں اور اوقار تو موجود نہیں ہیں۔ اس پر ایلک نے تھوڑی دیر کے لئے گردن پر لٹکے ہوا تھا۔ جب کہ پر ناف وہیں کھڑا ہو کر اس کا انگارہ کرنا رہا۔ پھر ایلک نے وہ اور ٹھنکنا اور سکرانی ہوئی آواز میں کہنے لگی پر ناف میرے قریب تم جو میرا کھانا چاہتے ہو مطمئن ہو کر کھو یہاں تمہارے مزدیک اور آس پاس کہیں بھی اوقار موجود نہیں ہیں۔ تم جو کچھ آگ سے کھانا چاہتے ہو کھو میں میں ہوں۔ آگ دیکھو گی اور جب بھی سلیوک اور اوقار نے اوپر آنے کی کوشش کی میں سے آگاہ کر دوں گی۔

ایلک کا یہ جواب پا کر پر ناف بیوی درمیش آگ کی طرف حوجہ لگا۔ دیکھ میرے بزرگ آگ ہم دونوں میاں بیوی اس وقت میں قبرستان کی طرف رخ کر رہے ہیں۔ اس پر آگ نے ہنک کر پوچھا وہ کیوں میرا رات کے اس وقت قبرستان کی طرف جانا کیا خطرناک نہیں ہے۔ اس طرح پر اوقار بیوی جسمانی سے ہم پر حملہ آور ہو کر ہمارا غارتہ کر سکتے ہیں۔ اس پر ایلک نے لگا دیکھ آگ اس سلیوک اور اوقار کی ایسی جیسی جو ہم پر حملہ آور ہوا نقصان پہنچانے کی کوشش کریں۔ دیکھ آگ قبرستان میں جو گورکن رہتا ہے۔ نام لگا ہے اس کی بہن کی بیٹی یوران اور بیٹا قسم اس کے یہاں قیام کئے ہوئے ہیں۔ نین دن سے لگا کے یہاں آکر ٹھہرے ہیں۔ ان دونوں کو سلیوک نے دیکھ کر سلیوک اور اوقار کی محنگو بیوی تفصیل کے ساتھ سنی ہے۔

سلیوک اوقار سے کہہ رہا تھا کہ یہ قسم اور یوران بڑے خوبصورت ہیں اور اوقار دونوں قسم اور یوران کو اپنا بھتیجا قرار دیتے ہیں۔ وہ آج رات کھیل روپ میں قبرستان میں گورکن ملکا کی مہائل گاؤں میں داخل ہوں گے اور وہیں یوران کو اٹھ لے جانے کی کوشش کریں گے۔ وہ ان دونوں کو جیاس کے محل میں کر سلیوک یوران کو جب کہ اوقار قسم کو اپنی جیسی تسکین کا درجہ دیتے ہیں۔ کائی ان سے بھر جائے گا تو پھر سلیوک اور اوقار دونوں قسم اور یوران کو اپنی طرف ان کا غارتہ کر دیں گے۔

آگ ہم نے تمہارے رکھا ہے کہ آج رات جب سلیوک اور اوقار گورکن ملکا میں داخل ہوں گے تو ہم نے صرف گورکن کی حفاظت کریں گے بلکہ اس کے قریب بھی بوراں کی بھی سلیوک اور اوقار سے حفاظت کریں گے۔ اور ان دونوں اوقار کا غارتہ نہیں بنے دیں گے۔

جب یہاں تک کہ چکا تو آگ ہمیں آمیز انداز میں پر ناف کی طرف اشارہ کرتا رہا۔ دیکھ پر ناف میرے عزیز۔ تمہارے اور تمہاری بیوی رات دینی حد تک ملے جتے ہیں۔ میں تم دونوں کو آج سے نیک کا لالچہ کہہ رہا ہوں۔ اس لئے کہ اس کام میں انسانیت کی اصلاح اور بقا ہے۔ اگر تم گورکن کے قریب یوران کو سلیوک کے ہاتھوں پہلے میں کامیاب ہو جاؤ تو میں سمجھتا ہوں کہ تم بہت بڑی خدمت ہے۔ جس کا بدلہ اوقار تمہیں خوب صلہ دے گا۔ اب اس کے تم دونوں میاں بیوی کے ساتھ جانے کو تیار ہوں۔ روانگی سے پہلے

آگ

میں پر ناف نے پوچھا کونسی بات۔ آگ ہوا تھوڑی دیر پہلے مجھے خاموش رہا۔ تم نے بیوی دھیمی آواز میں کسی کو پکارا تھا۔ پھر تم نے اس سے محنگو کی اوقار کی موجودگی سے حلقہ اشتعال کیا۔ کیا میں پوچھ سکتا ہوں وہ قوت میں نے محنگو کی۔ اس پر رات کی تاریکی میں پر ناف نے اپنا ہاتھ بڑے آگ کے ٹٹلے پر رکھا پھر وہ سکرانے ہوئے کہنے لگا۔ دیکھ بزرگ میری ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ میرے اور کیرش کے قبے میں کچھ مافوق الفطرت کی ہیں جس میں نے انہی میں سے ایک قوت کے ساتھ محنگو کی تھی۔ یہ اوقار کے مقابلے میں ہماری مدد کرے گی۔ پر ناف کی یہ محنگو میں کر آگ رات اور اگھینان کی ہلکے پیدا ہوئی تھی۔ پھر بڑے چارے اور شفقت آمیز نے پر ناف کی بیٹہ چہستانی اور کہنے لگا بیٹے تمہاری اس محنگو نے مجھے مزید اشارہ کیا ہے۔ اب گورکن ملکا کی مہائل گاؤں کی طرف چلیں۔ اس کے لئے سے نکل کر قبرستان کی طرف جا رہے تھے۔

پر ناف جا کر پر ناف رک گیا اور شرقی اقل کی طرف دیکھنے لگا تھا۔ اس نے کیرش اور آگ دونوں بھی رک گئے تھے۔ پھر کیرش نے پریشانی سے اٹھ کھڑے ہوئے پوچھا آپ کیاں رک گئے ہیں اور کیا چیز غور سے دیکھ رہے ہیں۔ شرقی اقل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہنے لگا۔ کیرش اوپر شرقی کی

ہوں نے اللہ کریم جنوں کا استقبال کیا۔ اس کے بعد ملائے ان سب کا نہیں میں
 آیا۔ اور جن نشیمن پر پہلے تقسیم اور پورا ان بیٹھے ہوئے تھے ان کے قریب ہی
 میں پر اس نے آرگ پر ہفت اور کیرش کو بیٹھنے کے لئے کہا۔ جب وہ بیٹھے
 میں وہیں بیٹھ گیا تھا۔ کہہ ہالنگ ساتھ تھا جس کے وسط میں ایک بہت بڑا ستور تھا
 وہ لٹریاں بھر دی گئی تھیں اور اس کے اندر آگ خوب بھڑک رہی تھی۔ اور
 اسے ارد گرد پورے کی گدیاں دکھائی گئی تھیں اور انہیں چری گدیوں پر بیٹھ کر
 وہ آپ و ستور میں جلتی آگ سے گرم کرنے لگے تھے۔

پھر اس وقت تک اس کمرے میں خاموشی رہی پھر یونان نے وحشی وحشی آواز میں
 کہا۔ یہ ہفت کے ایسا کرتے ہی تھوڑی دیر بعد ایسا کہنے لگے ہفت کی گردن پر پس
 کے لئے میں دیکھ کے ساتھ ہی ہفت بڑی رازدارانہ آواز میں بولا اور ایسا سے
 میں ایسا اس مکان کے اندر اور اس کے قریب میں دیکھ کسیں سلوک اور اوقات
 میں نے کے درپے تو نہیں۔ اس پر ایسا فوراً ہلکا سا پس دیتی ہوئی صبر ہو گئی
 میں دیر بعد اس نے پھر پس دیا اور بڑی رازدارانہ آواز میں ہفت کو مخاطب
 کیا۔ دیکھ یہ ہفت میرے عجیب تم جو کہہ گورکن ملک اس کے بھانجے تقسیم اور
 اس سے کتا چم ہو بلا ٹھٹھک کہہ ڈالو اس لئے کہ یہاں سلوک اور اوقات نہیں

ہفت جب ایسا کے ساتھ اپنی ٹھٹھک کھل کر چکا تب پوچھا گورکن ملک پورا اور
 صبر کر کے پوچھنے لگا۔ دیکھ میرے عزیز صبر۔ میں پوچھ سکتا ہوں کہ تو راز
 اور وحشی وحشی کواڑ میں کس کے ساتھ ٹھٹھک کر رہا ہے۔ اس پر ہفت بولا میں
 یہ ٹھٹھک کی ہے یہ ایک راز ہے اس پر سے میں تم سب کے سامنے یہ وہ افادوں
 وقت میں تمہاری اپنی ذات تمہارے اپنے بھانجے اور بھائی پوران کے لئے ایک
 ٹھٹھک کرنا چاہتا ہوں۔ اس پر ملک پریشان اور خوفزدہ سا ہو گیا۔ اور کہنے لگا میرے
 اور بھائی پوران کے حوالے سے تم میرے ساتھ کیسی ٹھٹھک کرنا چاہتے ہو۔ اس
 پر ملک۔

یہ ملک۔ عجیب کے محل کو تم سامنے ہو گئے۔ عجیب کے محل کا ذکر آئے ہی ملک
 آرگ۔ مزہ چٹا ہو گیا تھا۔ پھر دیر پوچھنے لگا کیوں اس محل کو کیا ہوا۔

وہاں پھر بولا اور کہنے لگا۔ اس محل کے اندر جو لوگ رہتے ہیں کیا تم انہیں بھی
 اس پر ملک بے حد خوف کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگا۔ دیکھ میرے دن عزت

طرف دیکھو۔ کیسے خوفناک ہائل اللہ رہے ہیں۔ میرا خیال ہے آج رات سو سوا
 ہو گی۔ لہذا اپنی مہم کی کامیابی کے لئے ہمیں مزہ قتل رہنا پڑے گا۔ اس موقع
 آرگ نے بھی مشنی افق کی طرف دیکھا۔ واقعی سیاہ رنگ کے کمرے ہائل مشنی
 ہوئے آسمان پر بڑی تیزی سے پھیلتا شروع ہو گئے تھے۔ کسی بھی بجلی گرج
 بھی پیدا ہونے لگی تھی۔

وہ آگے بڑھ کر قبرستان کے کنارے گورکن ملک کی مائنس گھر پر آئے
 دروازے پر انہوں نے دستک دی۔ دروازہ کھلتے سے پہلے اندر سے کسی کی آواز
 بلند آواز میں پوچھا کون ہے۔ اس پر یودی درویش آرگ پر ہفت کو مخاطب کر
 چپ رہو میں اس آواز کو پہچانتا ہوں۔ یہ گورکن ملک کی آواز ہے وہ مجھے ایک
 اور پہچانتا ہے۔ اور میری عزت و احترام کرتا ہے۔ لہذا میں ہی اس کے ہاتھ
 ہوں۔ لہذا اس کے بعد آرگ نے بلند آواز میں کہا۔

ملک دروازہ کھولو میں آرگ ہوں۔ تھوڑی دیر بعد جب دروازہ کھلا تو یودی
 دروازے کے سامنے کھڑا تھا۔ آگے بڑھ کر اس سے معاذ کیا پوچھ
 کیرش کی طرف اشارہ کر کے کہنے لگا ان دونوں کی طرف دیکھو یہ دونوں یہاں
 میں کا نام ہفت اور یودی کا نام کیرش ہے۔ یہ ایک انتہائی اہم موضوع ہے۔
 تمہارے ساتھ ٹھٹھک کرنا چاہتے ہیں۔ کیا ان دونوں کو میرے ساتھ تمہارے کمرے
 ہونے کی اجازت ہے۔ اس پر گورکن ملک بڑی فراخ دلی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہے
 دیکھ میرے محترم آرگ۔ اس کے لئے میری اجازت لینے کی کیا ضرورت ہے۔

یہ واقعی مجھ سے کوئی اہم ٹھٹھک کرنا چاہتے ہیں تو اس لحاظ سے یہ میرے صاحب
 ہیں۔ اور میں ایک ایسے میدان کی مشیت سے جو کہہ میرے ہاں اس سے ان
 خدمت کروں گا۔ اس پر آرگ مسکراتے ہوئے کہنے لگا نہیں کسی خدمت کی ضرورت
 بلکہ تمہاری بھڑی کے لئے یہ دونوں کہہ کرنا چاہتے ہیں۔ اس پر ملک مزہ منو
 لگا۔ میری بھڑی اور بھلائی میں کرنا چاہتے ہیں تو ہر کیوں کھڑے ہیں اندر آجائیں
 ساتھ ہی یونان اور کیرش دونوں آرگ کے ساتھ مکان میں داخل ہوئے۔ اس
 داخل ہونے کے بعد ملک نے پہلے کی طرح دروازہ بند کر دیا تھا۔

پھر گورکن ملک ان تینوں کو لے کر ایک ایسے کمرے میں داخل ہوا جس
 لوہان لڑکا اور ایک حسین اور جوان لڑکی بیٹھے ہوئے تھے۔ لڑکا کا نام تھا
 اس کی بھانجی پوران تھی۔ ملک جب ان تینوں کو لے کر اس کمرے میں داخل ہوا

صحن۔ عیاس کے اس محل کے اندر جو لوگ رہتے ہیں ان کا یہی ذکر ہے۔
کہ یہاں اگر ان کے خلاف ایک لفظ بھی کہا گیا تو مجھے ہی نہیں میرے بھائی
بھائی کے علاوہ تم سب کا بھی خاتمہ کر دیں گے۔ اس لئے کہ عیاس کے اس
رہنے والے انسان نہیں بلکہ مدھن ہیں۔ اور شاید تم جانتے ہو گے کہ ان کے
اور اوتار ہیں۔

اس پر یونان فیصلہ کن اعزاز میں بولا اور کہنے لگا۔ دیکھو مگر تم سب کو
کو جانتے ہو تو میں انہی سے حلقہ تمہارے ساتھ گھٹک کر چاہتا ہوں۔ مگر
کہنے لگا۔ دیکھو میرے عزیز ایک صحن کی حیثیت سے میں تمہاری جہاد عزت
کرتا ہوں۔ لیکن میں رکھ میرے اس گھر میں سیوک اور اوتار کے حلقہ ہرگز نہ
کرے۔ ورنہ میں اسی وقت رات کی تاریکی میں جسے اپنے گھر سے نکل باہر کر
پر یونان بڑے غور سے ملا کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

دیکھو بزرگ شک۔ اگر آج کی رات تمہارے بھائی قہ اور بوران کے
خطرے، اختیاتی فسطی کی رات ہو۔ تب بھی تم مجھے اس موضوع پر گھٹک کرنے کی
نہ دو گے۔ اور یہ خطرہ سیوک اور اوتار کی طرف سے ہے۔ اس پر ملا مزید
ہوتے ہوئے پوچھنے لگا۔ لیکن سیوک اور اوتار کی طرف سے میرے بھائی اور
خطرہ ہے۔ اس پر یونان بولا اور کہنے لگا۔

دیکھو مگر تو چوری بات کھل کر ہی سننا چاہتا ہے تو ہر۔ لیکن پتہ
اجازت دے کہ میں میرے گھر میں سیوک اور اوتار کے حلقہ گھٹک کر سکوں۔ اس
تو نے اگر آج مجھے یہ گھٹک کرنے کی اجازت نہ دی اور مجھے اپنے گھر سے نکل دلا
جسے یقین دلانا ہوں کہ آج کی رات تمہارے بھائی قہ اور بھائی بوران کی
آخری رات ہوگی۔ یونان کے ان الفاظ سے بورا ملا کر لاپ گیا تھا۔ پھر وہ کپاہاں

آوار میں کہنے لگا۔ دیکھو میرے اہی عزت عزیز صحن اگر تمہاری گھٹک میرے بھائی
بھائی کے حوالے سے ہے اور یہ کہ آج کی رات انہیں جان کا خطرہ ہے اور اسی
پر تم گھٹک کرنا چاہتے ہو تو پھر میں یہی خوشی اور بڑے انتہاک ہے تمہاری ساری
سنوں گا۔ اس پر یونان کہنے لگا۔ دیکھو ملا۔ میں اور میری بیوی کیرش آج شام کے
عیاس کے محل میں داخل ہوئے تھے۔ اس پر ملا فوراً بولا کہے لگا۔ دیکھو یونان
تمہاری اس بات کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ اس لئے کہ جو کوئی بھی
کے محل میں داخل ہوتا ہے وہ سیوک اور اوتار کا شکار ہو کر رہتا ہے۔ اور وہیں

یونان بھر کہنے لگا۔ عیاس کے محل میں ہمارے داخلے اور وہاں سے
لے بزرگ آؤگ کو ان کے طور پر پیش کئے جاسکتے ہیں۔ اس پر کوہ کن ملا
اور میں آؤگ کی طرف دیکھنے لگا۔ آؤگ نے منہ سے تو کہہ نہ کہا جواب میں
میں سر ہلا دیا تھا۔ ویدل آؤگ کی اس حرکت سے ملا بے چارہ مزید پریشان
رات کی طرف دیکھتے ہوئے وہ اتنا آمیزہ میں کہے لگا۔ دیکھو میرے سوز
یہ تو سنا چاہتا ہے کہ میں میری ساری گھٹک غر سے سنوں گا۔ یونان کہے

میں میری بھائی بوراں اور تمہارے بھائی قہ کو کہیں عیاس کے محل میں
میں نے دیکھ لیا ہے۔ گھٹک کو مزید آتے جیسے ہوئے ملا میں تم پر یہ بھی
میں اور میری بیوی کیرش بھی مدھن کی طرف دیکھ مافوق الصلوت تو نہیں
اسی کو استعمال کرتے ہوئے ہم محل میں داخل ہوئے تھے۔ اور ہم نے سیوک
مگر میں قہ۔ یہ گھٹک تمہارے بھائی اور بھائی سے حلقہ ہے۔

ملا آج تو صبحی رات کے قریب سیوک اور اوتار دونوں میں یہی گھٹک
تمہارے اس گھر میں داخل ہوں گے۔ اور تمہارے بھائی اور تمہاری بھائی
نے کی وحش کریں گے۔ کچھ عرصے تک قہ اور بوران کو وہ عیاس کے
پاس رکھیں گے۔ اور جیسی طور پر وہ انہیں اپنے تصرف میں لائیں گے جب
ان سے بھر جائے گا تب وہ دونوں کو اپنی خوراک بنا کر پیشہ کے لئے ان کا
تہہ لگا ملا آج کی رات صرف تمہارے ہی لئے نہیں بلکہ تمہارے بھائی
نے بھی سخت بھاری اور خوفناک ہے۔ میں میری بیوی اور آؤگ اس لئے
آج رات تمہارے پاس رہ کر ہم تمہاری تمہارے بھائی اور بھائی کی
ہمارے حفاظت کریں۔

نہ اس گھٹک کے جواب میں بوراں کی گردن جھک گئی تھی۔ پھر اس نے
میں مدھن کی اور یونان کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔ دیکھو میرے محترم
بوراں اور اوتار دونوں ہی میرے بھائی اور بھائی کو نقصان پہنچانے کا عزم کر
ہیں گی طاقت انہیں اس عزم سے روک نہیں سکتی۔ اس لئے کہ انسان کو اپنی
اور اوتار کا بہترین اور پسندیدہ مشغلہ ہے۔ لہذا سیوک اور اوتار اگر
اور بھائی کو اپنے تصرف میں لائے گا لیصلہ کر ہی چکے ہیں تو میرے خیال میں
میں کوئی بھی مدھن نہیں کہے گا۔ اس پر یونان چھٹی لگے ہو۔

دونوں مل کر سلیوک اور اوعار کی اس بھاری لاکھیا مشر کرتے ہیں۔

اب خاموش ہوا تو ملکا پھر کہنے لگا۔ دیکھ یونان تم اور تساری بیوی کیرش کیسے
 لگے اور میری بھانجی بوران کی شکل و صورت اختیار کر گئے۔ اس پر یونان
 نے ملکا میں اور میری بیوی کے لئے یہ کوئی مشکل کام نہیں ہے۔ اگر تمہیں شک
 نہیں ابھی یہ کام کر کے دکھاتے ہیں۔ اس کے ساتھ یونان نے کیرش کو
 اس کے بعد دونوں مہاں بیوی اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لا دیا۔ اس
 یونان نے قسم اور کیرش نے بوران کی شکل و صورت اختیار کر لی تھی۔ یہ
 ملکا نے ہونے ملکا پریشان اور دنگ رہ گیا تھا۔ پھر وہ یونان کو مخاطب کر کے کہنے

لگا۔ اب مجھے یقین ہو گیا ہے کہ تم دونوں مہاں بیوی سلیوک
 کے بیٹے میں میرے بھانجے قسم اور بھانجی بوران کی حفاظت اور مدد کر سکتے ہو۔
 اب میں تم پر پورا اعتماد اور بھروسہ کرتا ہوں۔ اب جاؤ اس سارے کام
 کے لئے میرے بھانجے اور میری بھانجی کو کیا کرنا چاہئے۔ دیکھ میرے مہاں
 بیٹے ایک گورکن کی حیثیت سے اس قبرستان میں میں آئیں بنی رہنا تھا۔
 اس سے میری سن کا بیٹا اور بیٹی دونوں مجھ سے ملنے کے لئے آئے۔ انہی دونوں
 میں دونوں کو دیکھ لیا ہو چکا اور وہ ان کے در پہ ہو گیا ہو گا۔ بلکہ اب تو میں
 ان کو کہہ گا کہ تم دونوں مہاں بیوی اور درویش ترک مشعل یہاں میرے پاس
 رہو۔ میں میرے لئے یہ عمارت بنائی گئی ہے بہت بڑی ہے۔ اس نے کہ پسے
 اور میں اپنی بیوی اور چھ بچے سے رہتا رہتا تھا۔ اس عمارت میں پانچ کے
 میں۔ انیس میری بد قسمتی کہ اہل ان علاقوں میں طاعون پھیلنے کی وجہ
 سے میرے سارے بچے ہلاک ہو گئے اور میں بد قسمت رہنے لگی تھیں اور
 میرے لئے سے ہائی رہ گیا۔ اب میں اپنی سن کے بیٹے قسم اور بیٹی بوران کو ہی
 مانا ہوں۔ اب میں اپنی جان کی باری لگا کر بھی ان دونوں کی حفاظت کرنے کے
 لئے۔ سو میرے مہاں مجھے یا کرنا چاہئے۔ جواب میں یونان نے ہلا کر کہنے لگا۔

اب میں تک میرا خیال ہے یہ سلیوک اور اوعار اب قسم اور بوران کے پیچھے پڑ
 آئے۔ تم ان دونوں کو دیکھو ان کے گھر بھی صحیح و تہ ہیں یہ۔ ان کا تعجب
 اور حیرت انہیں حاصل کر کے جس کے محل میں سے جا کر اپنی ہوس کا نشانہ
 لگا۔ میری طرف سے تمہیں یہی نصیحت یہ ہے کہ دونوں میں سے کسی کو اب

دیکھ ملکا میں خود ان کے ارادے کو رد کر دوں گا۔ آج کی رات میں
 راتیں گاہ میں قیام کروں گا۔ اور تساری بھانجی اور بھانجے کی حفاظت کروں گا
 کے قریب جب کچھ بیویاں تساری بھانجی اور بھانجے کو اٹھانے جانے کے لئے
 میں تمہیں یقین دے رہا ہوں کہ میں ان کچھ بیویوں کو ایسی سزا دوں گا کہ وہ ہم
 بھگدور ہو جائیں گی۔

یونان کی اس گفتگو سے نہ صرف ملکا خوفزدہ اور پریشان ہو گیا تھا بلکہ قسم
 ہونے اس کے بھانجے قسم اور بوران کے چروں پر ہوائیاں اڑنے لگی تھیں۔
 سے انداز میں دونوں میں بھائی بھی انہیں میں ایک دوسرے کی طرف دیکھنے
 سے اپنے ہاں ملکا کی طرف دیکھنے لگ جاتے تھے۔ اس موقع پر یونان نے ہلا کر
 دیکھ ملکا تو زیادہ پریشان نہ ہو۔ میں سلیوک اور اوعار کے ہاتھوں تساری
 بھانجی کی حفاظت کروں گا۔ اس پر ملکا نے ہلا کر کہنے لگا۔ دیکھ میرے عزیز یہ تم
 نہیں بلکہ ناممکن بھی ہے۔ لہذا مجھے غرض ہے کہ سلیوک اور اوعار کے سامنے
 حیثیت نہیں۔ یہی تم ان کے سامنے غرور اور تم سے کہے۔ وہ بیوی سنی
 بوران کو اٹھا کر لے جائیں گے۔ اس پر یونان کہنے لگا۔

دیکھ ملکا میرے حقیقی تو کسی خوش قسمتی اور دھوکے اور قریب میں جلا
 میرا گھرانہ سلیوک اور اوعار سے ہو گا تو دیکھنے گا کہ میں کیسی بے پناہ قوتوں کا
 اور کیسے ان راجوں کو مار مار کر اس محل کو ان کی رہائش سے خالی کرا لیا
 یونان کچھ مزید کہنا چاہتا تھا کہ ملکا بولا اور کہنے لگا۔ دیکھ میرے عزیز میں چاہے
 کہ تم میرے بھانجے اور بھانجی کی حفاظت کر دو گے۔ اگر تم ایسا نہ کر سکتے تو پھر
 بچے اجل اور موت کا تقدر کرنا چاہئیں گے۔ اس پر یونان کہنے لگا۔

دیکھ ملکا تساری بھانجے اور بھانجی کی حفاظت کرنے کے لئے یہ لاخو
 کچھ دیر تک ہم سب اسی غور کے گرد بیٹھے ہیں جس میں ہر جملہ رہی
 آپ کو گرم رکھتے ہیں پھر کوئی رات سے کچھ پہلے ارگ قسم اور بوران
 کمرے میں جا کر سو جائیں اور آرام کریں۔ جب کہ اس کمرے میں ملکا میں
 بیوی کیرش موجود رہیں گے۔ میں اور میری بیوی کیرش اپنی شکل و صورت میں
 غصہ کرے گا۔ بلکہ ہم تساری بھانجے قسم اور بھانجی بوران کی شکل و صورت اور
 ہونے سلیوک اور اوعار کا انتظار کریں گے۔ جب وہ یہاں آئیں گے اور سنے
 اور میری بیوی کو بوران جان کر ہم پر حملہ آور ہونے کی کوشش کرے گا تو پھر

میں تو ہم تینوں کو جاننے پر کہ انہیں کسی قسم کا شک و شبہ نہ ہو۔ اور اگر ہم
 وہاں پہنچے اور تم ساتھ نہ ہوئے تو وہ شک و شبہ میں مبتلا ہو جائیں گے کہ غلط
 ہے تو قسم اور پوراں کیوں نہ ہوئے ابھی تک۔ لہذا ہم تینوں خود کے اندر جلتی
 پس بیٹھ کر چاہیں گے۔ اور ان دونوں کی آمد کا انتظار کریں گے۔ اور جب
 اس اور دودیش آگ ساتھ والے کمرے میں آرام کریں گے۔ ہاں اس کی آمد
 جاگ جائیں تو یہ کھڑکی کی اوٹ میں کھڑے ہو کر یہ دودیش کی اوٹ میں رہ کر
 ان کے درمیان ہونے والے قاتلے کو دیکھ سکتے ہیں۔

اس تک کہتے کہتے یہ بات جب خاموش ہوا تو جس دوران ہلی مرتبہ ہوئی اور
 وہاں پہنچے ہوئے کسی گئی۔ دیکھ میرے بھائی کیسے ایسا نہ ہو کہ وہ سیوک اور
 اس کے علاوہ آپ دونوں یہاں بیوی کو بھی نقصان پہنچائیں۔ اس پر ہر طرف
 اور اس کی طرف دیکھتے ہوئے کسی لگا۔ میری بات نہ فکر مند نہ ہو مطمئن رہ۔ تو
 آج رات ہم ان کا ایسا حلیہ بگاڑیں گے کہ یاد رکھیں گے کہ کسی سے پاں پڑا
 اور نہ ہو۔ ہم دونوں بھائی بن بھی ساتھ والے کمرے میں جاگ کر یہ سارا
 جوش اور تھک دیکھنے کی کوشش کریں گے۔ اس موقع پر آگ بولا اور کہنے لگا۔
 وہاں پر تو نظر کیوں کرتے ہو میں بھی تم دونوں میں بھائیوں کے ساتھ ساتھ دے
 جائیگا رہوں گا۔ یہ بات بھول اور کہے لگا۔

یہ بات کہہ کر اس وقت وہ کھڑکیوں پر بیٹھ گیا ان کے علاوہ بھی تھارے گھر
 میں کھڑکیاں ہیں۔ اس پر کھڑکیاں بند ہوئے کہنے لگا۔ دیکھ میرے عزیز
 میں کھڑکیوں کی کئی نہیں ہے۔ بے شمار کھڑکیاں ڈھیر کی صورت میں میرے
 ہیں۔ اس لئے کہ قبروں میں دفن ہوئے ہیں۔ اور میں گاہے گاہے میں
 میں کھڑکیاں فتح کرنا رہتا ہوں۔ اس جواب پر ہر طرف سے کچھ سوچا پھر دیکھے

یہ تھا اس خود کے پاس ہم کالی کھڑکیاں فتح کریں گے۔ اور جب رات آدمی کے
 سے رانی ہو گی تب ہم خود میں بہت سی کھڑکیاں ڈال دیں گے۔ اور میں جیسے یہ
 ہے۔ جو قوت میرے پاس ہے وہ ہمیں سیوک اور اوتار کی آمد کی بدولت اطلاع
 دے گی سیوک اور اوتار ہمیں اس کے محل سے نکلیں گے میرے پاس جو عقلی قوت
 اس بتائے گی کہ وہ اوجھڑانے کے لئے محل سے نکل چکے ہیں۔ لہذا اس کی آمد سے
 ہم خود میں خوب کھڑکیاں ڈال دیں گے جب وہ گھر میں داخل ہوں گے اور اس

میں اپنے پاس رکھنا۔ اگر تم نے ایسا نہ کیا تو نقصان اٹھائے دوسری بات
 کہنا چاہتا ہوں وہ یہ کہ تمہاری خواہش کے مطابق میں خود میری بیوی کے
 آگ اب کچھ عرصہ تمہارے ہی پاس قیام کریں گے شاید یہ انکشاف تمہارے
 کہ تمہیں اس کے محل میں داخل ہونے سے پہلے ہم دونوں سیوک اور آگ
 اور اس نے ہمیں ہمیں اس کے محل میں داخل ہونے سے منع کیا تھا۔ اپنی قوت
 کرتے ہوئے ہم اس محل سے نکلے اور دودیش آگ کے پاس آئے۔ لہذا
 نے یہی سمجھا کہ آگ ہم سے ملنا ہوا ہے لہذا آگ سے نکلنے کے بعد وہ
 گئے تو سیوک اور اوتار دونوں ڈھیریلے سانپوں کی صورت میں آگ کے
 نمودار ہوئے اور آگ کو اس لیا۔ ہم دونوں یہاں بیوی ابھی آگ کے
 قوتی دور تھے کہ ہمیں آگ کی چٹیلیں نکلیں دیں۔ لہذا ہم واپس چلے۔
 بھوپڑے میں آئے تو اس کا رنگ بھلا ہو چکا تھا اور اس کے سر سے خون
 بس نکلا میں جی سہی قوت کو حرکت میں لیا۔ آگ کے جسم میں
 تھا وہ میں نے نکال باہر لیا۔ اس طرح آگ پوں جانمات کے جڑوں سے
 پھر زندگی بر کرنے کے قابل ہو گیا۔ اب سیوک اور اوتار آگ کو بھی
 گئے یہ حال کیسے بھی انہیں انکشاف دے گی نہ کسی طریقے سے ہلاک کر
 کریں گے۔ لہذا قسم اور پوراں کے ساتھ ہم دونوں یہاں بیوی کو آگ کی
 بھی کرنا ہو گا۔

یہ ساری گفتگو سن کر غلط قسم اور پوراں تینوں بے جا رہے۔ کچھ پر
 تھے۔ پھر گورنر نے اپنے آپ کو سنبھالا اور کہے لگا۔

دیکھ ہمارے سرواں صمان۔ اب تم بتاؤ ہمیں سیوک اور اوتار سے
 طریقہ کار استعمال کرنا چاہئے اس پر ہر طرف کہنے لگا۔ دیکھ ملک آج رات میں
 ضرور تمہارے اس گھر میں داخل ہو کر قسم اور پوراں کو اپنے ساتھ لے جا
 کریں گے۔ دیکھ ملک جس کمرے میں ہم اس وقت بیٹھے ہیں کیا اس سے
 بھی ہے۔ اس پر غور فرمادے۔

میں کمرے میں ہم بیٹھے ہیں اس سے ملحقہ ایک کمرہ ہے اور دونوں
 میں ایک دروازہ بھی ہے۔ اور چھوٹی سی ایک کھڑکی بھی ہے۔ اور تم ایسا سوال
 ہو۔ جواب میں ہر طرف کہنے لگا۔ دیکھ میں اور میری بیوی کیرٹس تمہارے محلے
 محل میں اسی کمرے میں بیٹھیں گے۔ تم بھی ہمارے ساتھ بیٹھنا تاکہ سیوک

کمرے میں آکر بیٹھیں گے خود میں تو خود سے جلتی ہوئی کھڑیاں لٹل کر رہیں
بیوی کیرش اس پر حملہ آور ہو جائیں گے۔ ملا تم ہمارا ان کے ساتھ قاتل دیکھیں
ان کی کیا حالت کرتے ہیں۔ اس پر ملا خوف لہے سے انداز میں بولا اور کہے گا
دونوں میاں بیوی جلتی ہوئی کھڑیوں سے اس پر حملہ کر گئے تو وہ بھی تو کسی نہ کسی
کریں گے۔ اسی صورت میں وہ ہمیں نقصان نہ پہنچائیں گے۔ یہ بات جواب
میں والا تھا کہ اس بار قسم بولا اور کہنے لگا۔

دیکھو یہ بات جیسا کہ تم بتا چکے ہو کہ وہ میاں بیوی یعنی سیوک اور
بیویوں کے روپ میں ہمارے میاں آئیں گے۔ ہم نے قدیم اور پرانی کتابوں
میں دیکھا ہے کہ پھیل جڑیاں بیوی اسرار قوتوں کے علاوہ بیوی طاقتوں کی مالک بھی
ہوتی ہیں۔ یہی وہ قوتیں ہیں جو ان کا مقابلہ کر سکیں گے۔ یہ بات بولا اور کہنے لگا۔

قسم تو ساتھ والے کمرے میں رہ کر دیکھنا کہ ہم کیسے ان دونوں پر حملہ
کریں۔ اور ہاں ملا تم ایک کام اور کرنا۔ تمہارے پاس کوئی کھڑی تو ہوگی۔ اس
فصل میرے پاس کئی کھڑیاں ہیں۔ یہ بات کہنے لگا کوئی بھی سی و ستر
کے پاس رکھ دینا۔ میں سیوک اور اوتار کو ایک ایک وار وپ کی کوشش
اسی وقت اٹھا اور ایک انتہائی تیز اور سختی سے کھڑیاں لا کر اس نے یہ بات
دی۔ اور کمرے میں اس نے کھڑیوں کا ڈیڑھ ہی لگا دیا۔ یہ بات بولا اور کہنے لگا۔
برگ آگ اب تم قسم اور بوران کے ساتھ اٹھو دو ساتھ والے کمرے
جاؤ۔ تاکہ ہم دونوں میاں بیوی قسم اور بوران کی شکل و صورت اختیار
کریں۔ ساتھ اس نور کے پاس بیٹھیں دو سیوک اور اوتار کا انتظار کریں۔

قسم اور بوران فوراً اٹھ کھڑے ہوئے اور ساتھ والے کمرے میں
گئے۔ یہ بات اور کیرش دونوں اپنی سری قوتوں کو استعمال کرتے ہوئے قسم اور
شکل و صورت اختیار کر چکے تھے۔ اتنی دیر تک اٹھ اور یہ بات کی طرف
کے کمرے میں دونوں میاں بیوی بیٹھیں گھر کا بیرونی دروازہ بند کر کے اور
اٹھ کر آئے۔ اس کے ساتھ ہی ملا باہر نکل گیا۔ اس موقع پر یہ بات نے
دیکھی آواز میں ایسا کو پکارا۔ ایسا شاید وہیں کسی ساری تنگنوں میں رہی تھی۔
کی گردن پر لمس دیا اور کہے گئے۔ کو یہ بات تم کیا کہنا چاہتے ہو۔ اب تک
ہے وہ میں سب کچھ من چکی ہوں۔ میرے خیال میں تم یہ کہنا چاہو گے کہ میں
اوتار پر نگاہ رکھوں اور جب وہ عین اس کے محل سے نکل کر اوجھڑا جائیں تو

یہ بات سنا کر اسے ہلکے ہلکے کہنے لگا۔

یہ تمہارا کہنا بالکل درست ہے۔ سیوک اور اوتار جو عین عین اس کے محل
میں ملا کی اس رہائش گاہ کی طرف آئیں تو ایسا تم مجھے پہلے آگاہ کر دینا
ہے۔ پہلے میں خود میں جلتی آگ میں خوب کھڑیاں ڈال دوں۔ آج میں اس
پہاڑی صیانت کھیل کھیلوں گا۔ اور اس کھیل کے بعد میرے خیال میں آئندہ
ملا کی رہائش گاہ میں داخل ہونے کی کوشش نہیں کریں گے۔ اس پر ایسا
کہنے لگا۔

اب ایسا نہیں ہے۔ وہ جی زمین قسم کی مدد میں ہیں۔ تم کتنی بار بھی اس
پر اور ضرب لگاتے رہو نہیں جس کام کے چپے وہ پڑ جاتے ہیں اسے اس
میں ایسا تک پہنچا کر ضرور چھوڑتے ہیں۔ اس پر یہ بات کہنے لگا۔ دیکھ ایسا
ملا کی بڑا زور و دست انداز ہوں۔ میں اور کیرش دونوں میاں بیوی بھی ان
اپنے حرکت میں آئیں گے کہ انہیں اپنے سانسے رہے اور مجبور کر کے رکھ دیں

یہ کہہ کر سیوک اور اوتار پر نگاہ رکھ کر قسم کی مدد میں اس کے محل سے نکل کر
اس مجھے حیر کر دیا۔ پھر اس کے بعد تم دیکھنا میں کیا کھیل کھیلتا ہوں۔ اس
پہاڑی صیانت میں اتنی ہی کوشش تھی۔ اتنی دیر تک ملا کھر کے اندر رہی
اور اسے ریکر لگانے کے بعد وہاں آ گیا تھا۔ یہ وہ تینوں بیٹھ کر سیوک اور
قسم کرتے گئے۔

قسم کی چار ہی تھیں۔ مشرقی افق سے دو بادل نمودار ہوئے تھے بیوی جڑی کے
پہاڑی شروع ہو گئے تھے۔ یہاں تک کہ ستاروں کا طعنہ پڑ گیا تھا۔ مدد
میں یہاں بنگل جگہ صحتی موت رہ گئی کی راتوں سوتے سنسار میں لہو
اور حاک ناچے دونوں کی طرح پھیل گئی تھی۔

یہ اور کمرے دونوں کے سارے آسمان پر پھیلنے لگی ایسا سا بادل تھا جیسے
کمرے میں وہاں کتوں اور تارکی کے بے انت ترخانے اٹل پڑے ہوں اور
ملا کی حمد کی غبار انگیزی طرقت ملی کراہت شیطانی بد روحوں کے غم اب لہا
کے ہوں۔

یہ کمرے مجھے بادل چھانے کے بعد زور دار آدھی اور طوفان آیا تھا۔ جس
میں انسانیہ میں تعصب کے لا علاج مرض تحریر ابھی جیسا خول و ہراس

نہ دے ہوئے مکان میں داخل ہو گئے جب تو خیر اور اگر انہوں نے دروازے پر
دھکم دھڑک آگے جانا۔ دروازہ کھول دیا تاکہ وہ اندر آ سکیں۔ اس پر ملک
نے بے خوف کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگا۔

اس نے تیر طوفان اور برقی بارش میں جب دروازے پر دستک ہوئی تو میں وہ طاقت
میں سے لڑاں گا کہ آگے جا کر دروازہ کھولوں اور وہ دونوں بدرو میں یعنی سیلوک
میں بیڑوں کے روپ میں گھر میں داخل ہوں۔ میں تو انہیں دیکھتے ہی موت اور
انکار ہو کر رہ جاؤں گا۔

اس پر یونان پھر بول اور ملک کی ہمت بڑھانے لگا۔ دیکھ ملک! ہمیں پریشان
نہیں ہے۔ تم نے اپنی مادی زندگی اس سرمن کی دیر انداز اور خولہ و
گراوی ہے۔ پھر آج ہمیں کیا ہو گا کہ تم اس قدر غور کرنے پر رہے ہو۔ تم
جو کچھ دیکھتے موت کی طرف بھاگے ہو بالکل بے حس ہو چکے ہو گے۔ لہذا ہمت
اور جس وقت تم دروازہ کھولے جاؤ گے جو صحن اور محلی طاقت میرے قبضے
میں آئے گا۔ تمہارے ساتھ ہوگی اور تمہاری حفاظت کرے گی۔ اپنے موقع پر سیلوک اور
تو نہیں کہ وہ تم پر حملہ آور ہوں۔ اور اگر ت دوں بے ایسا کرنے کی
تو تیر رکھ میری محلی طاقت ہمیں ایسا کرنے کی اجازت نہیں دے گی۔ لہذا یہ
میں شہادت ہے کہ اگر سیلوک اور اودار نے مکان کے دروازے پر دستک دی تو تم
میں سے دور ہیں اپنے ساتھ اندر لے کر آؤ گے۔ دروازہ کھولنے سے پہلے ان
میں سے پہچانے کہ تم کون ہو اور رات کی اس تاریکی میں تم نے کیوں دستک دی ہے۔
یہ بات ہو۔ اس کے جواب میں وہ کوئی معقول جواب دیں تو دروازہ کھولنا پھر انہیں اندر
چلے گئے۔ یہ نہیں کرنا کہ اگر وہ مستحق جواب ہیں تو دروازہ کھولنا۔ ورنہ اگر
تم نہیں کھولا تاکہ وہ اندر آئیں اور ہم ان سے نہیں

میں نے کھانے تفریبات پر مانتے ہوئے گناہ گار نہیں رہا۔ معاذ مہمانوں میں جانا ہوں کہ
یہ ہے۔ یہی نہیں تمہاری باتوں تمہارے رویے سے مجھے بڑا حوصلہ اور ہمت
میں حاصل تم فکر مند ہو جو کسی اسوں نے دروازے پر دستک دی میں دروازہ
کا در انہیں ساتھ لے کر کمرے میں آؤں گا۔ یہ بات طے شدہ ہے۔ اب اس پر
نہیں ہوگی۔ ملک کی یہ گفتگو سن کر یونان اور کیرش مطمئن ہو گئے تھے۔ وہ دونوں
ان کی طرف دیکھنے لگے تھے جو انہوں نے خود کے اندر ڈال دی تھیں۔ لکڑیاں بڑی
سے آگ بجھ چکی تھیں۔

پھیلا دیا تھا۔ دروازہ آدھی میں خیر اور مسودہ و حار بارش بھی شروع ہو گئی تھی
خیر جھکڑوں میں برقی بارش نے بدترین طوفانوں کی طرح ہر شے کی رگڑ
کا زہر نکلیں شامیں اور اس صبحوں کا ناثر دھڑکتے دونوں کا جادو اور سنگینی
کے رکھ دیا تھا۔

یونان کیرش اور گودکن ملک آگ بھنے غور کے اور گرد غبار سے
اور اودار کا انتظار کر رہے تھے۔ باہر ہل ہل برقی طرح گرج رہے تھے۔ ٹپکی ٹپکی
پہنک رہی تھی۔ خیر بارش نے ہر شے کو نرم کر کے اپنے پیسے کے ساتھ ہٹا
جھکڑوں مسودہ و حار بارش اور گہری تاریکیوں نے ہر سہرست قیامت کا مارا
تھا۔ رات آہستہ آہستہ رینگتی ہوئی جب آدھی کے قریب گزاری تب ایسا
گردن پر مس دیا یہ لمس ہوتے ہی یونان اچھل پڑا تھا۔ کیرش بھی سمجھ گئی
گردن پر ایسا لے کر دھڑکے وہ قریب ہو کر ایسا کی گفتگو کرنے کی ہمت
تھی۔ لمس دینے کے بعد ایسا بولی وہ کہنے لگی۔

یونان میرے حبیب۔ مستحلو۔ سیلوک اور اودار اس قبر میں نہ رہیں
نئے عیاس کے محل سے نکل کر رہے ہوئے ہیں۔ محل سے نکلتے ہی انہیں
کا روپ و حار لیا ہے۔ وہ بڑی تیرن سے اس قبرستان کا رخ کریں گے۔ لہذا
کے لئے جو کچھ تم کرنا چاہتے ہو کرو۔ تم اور کیرش دونوں فکر مند اور پریشان
میں بھی نہیں ہوں۔ ان پر نگاہ رکھوں گی اور جس موقع پر بھی میری ضرورت
حرکت میں آؤں گی۔ اب تم نہ کچھ کرنا چاہتے ہو کرو۔ اس کے ساتھ ایسا
ہوئی ملیکہ ہو گئی تھی۔

ایسا کے بیٹھ ہوتے ہی یونان نے قریب پڑی ہوئی سرنگھڑیاں
میں ڈال دی تھیں۔ پھر وہ اپنے پاس میں بیٹھ کر کس ملک کو کہنے لگا۔
ملک مستحلو۔ سیلوک اور اودار دونوں پھیلی بیڑوں کا روپ و حار نے کے
محل سے نکل کر دھرم دانا ہو چکے ہیں۔ یہ چیز سنی ہی فکر مند اور خوف
پیدا ہو گیا تھا۔ پھر وہ کہنے لگا دیکھو میرے مہمان مہمان یہ خبریں کر مجھے یوں
لگا ہے جیسے میرے دل کی دھڑکن اور حرکت بند ہو جائے گی اور میں بیٹھ
جاؤں گا۔ اس پر یونان بولا اور کہنے لگا۔ ملک ہمت رکھو۔ ہم دونوں میں یہ
ساتھ ہیں۔ ہماری موجودگی میں وہ دونوں شیطان مدھیں جسیں ہاتھ نہیں لگا
خوفزدگی اور پریشانی کا اظہار مت کرنا۔ اسیں آئے وہ۔ اور سنو اگر وہ اپنی سر

اپنی چھبیس لاکھ بھر کے لئے بند کر لی تھیں۔ اس لئے کہ پچھلی بیویوں کے مدد پر اور اوقار اجتماعی بھیاں اور حیثیت ناک دکھائی دے رہے تھے۔ اس موقع پر ان بیویوں کو غائب کر کے کچھ پوچھنے ہی والا تھا کہ سیوک بولا اور یونانی کی طرف سے کہنے لگا۔

اے اسی اگر میں غلطی پر نہیں تو تمہارا نام فقیر ہے اور تمہارے قریب جو لڑکی ہے اس کا نام یوران ہے۔ تم دونوں انہیں میں بہن بھائی ہو اور گور کن ملکا کے بھائی بھائی ہو۔ کو میں نے جھوٹ کہا ہے اس پر یونانی مسخری قہقہہ پریشان اور خوف کا رنگ لے کر کہنے لگا۔

یہ سارا سارا میں نے سنا تھا۔ یوران نام کی لڑکی اور قہقہہ دہشت بھی دیکھا ہے جو ایک عام انسان کو خوفزدہ وسیع کے لئے کافی ہے۔ ہم نے تو جیسے کہ ہم اور بے بس جان کر پناہ دی ہے لیکن ہمیں کبھی خبر تھی کہ تم ایک عجیب اور ایسے والے ملنے میں سفر کرنے والے ہوگے ہو۔ بسے یہ بتاؤ کہ تم لوگ کون ہو؟ اس نے کہنے سے پہلے کہ میرا اور میری بہن یوران کا نام تم لوگ کیسے جانتے ہو۔ اس بار اوقار نے ایک کھوکھلا قہقہہ لگایا۔ اس کے قہقہے کے دوران یونانی اور کیرش اور ملکا کے ساتھ اس کے دست کسی خوشخوار اور کوم غور چھنے کی طرح خوب نمایاں اور بے خوف اور اس کے چہرے سے حرص و ہوس کے علاوہ بھیاں ہیں اور وحشت ٹھنک رہی ہے۔ یہ کھوکھلا قہقہہ لگانے کے بعد اوقار بولی اور کہنے لگی کہ اگر تم لوگ دردالہ نہ ہو تو میں بھی تم میں داخل ہو کر تم لوگوں کا سامنا کر سکتے تھے۔ ہم دونوں میں سے ایک میں تمہارے سامنے ہم جہنگ جواب نہ نہیں لدا ہم یہ نہیں بتائیں گے کہ ہم ان درگاہ سے آئے ہیں۔ ہاں ہم تمہیں یہاں آنے کی عرض و غایت اور مقصد سے مطلع کر سکتے ہیں۔ اس پر یونانی کہنے لگا چلو میں تم سے۔ بتاؤ تم کس مقصد کے لئے آئے ہو۔ اس پر سیوک بولا اور کہنے لگا۔

اس لئے یہاں آئے ہیں کہ تمہیں اور تمہاری بہن یوران کو اپنے ساتھ لے جاؤں۔ اس پر مسخری انداز میں یونانی نے چونک کر پوچھا لیکن کیوں۔ اس بار اوقار بولی۔ کیوں؟ جواب ہم تمہیں پہلے ہی دے چکے ہیں کہ ہم تمہارے سامنے جواب نہیں دیتے۔ لہذا ہم تمہیں تمہارے کیوں کا کہنے اور کس طرح جواب دیں۔ اس پر یونانی نے ترکی جواب دیتے ہوئے کہنے لگا۔ ہم دونوں بہن بھائی بھی تمہارے سامنے نہیں لدا ہم کیوں کہ تمہارے ساتھ جائیں۔ اس پر سیوک بولا اور کہنے لگا۔ اس

الٹا ہٹا چوک سا پڑا اس کا رنگ ہندی ہو کر رہ گیا۔ اس لئے کہ جی تو اس میں سوسا دھار پادش میں مکان کے چوٹی دروازے پر زور دار دھنگ ہوئی تھی۔ اس دروازے پر یونانی کی گردن پر لٹک رہا تھا اور کہنے لگی۔ دیکھ یونانی سیوک اور اوقار کے بیویوں کے مدد میں اس وقت گور کن ملکا کے دروازے پر کھڑے ہیں۔ اور سیوک کے دھنگ دی ہے۔ لہذا تم دونوں سنبھل جاؤ۔ یہ کس دینے کے بعد ایسا طعنے ہو گئی۔ اس نے ملکا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ دیکھ ملکا دروازے پر سیوک اور اوقار پچھلی بیویوں کے مدد میں کھڑے ہیں اور انہوں نے دھنگ دی ہے لہذا جاؤ اور دروازہ کھول دو۔ اس وقت کی اور اپنی جگہ سے اٹھا اور کمرے سے نکل گیا تھا کہ دروازہ کھولے۔ گور کن ملکا اپنے مکان کے چوٹی دروازے پر گیا۔ دروازے کے سوراخ میں اسے صاف کر دیکھا کہ اسے رات کی آگ میں کچھ دکھائی نہ دے۔ پھر وہ بولا اور کہنے لگا۔ دروازے پر چھپے لگا۔ کون ہے؟ اس نے دروازے پر دھنگ دی ہے۔ دوسری طرف سیوک کی آواز سنائی دی تھی۔

دیکھ یہاں گور کن ہم دو صاف ہیں۔ سڑک رو رہے تھے کہ تمہاری اور بھائیوں کا وہاں سے گئے۔ لہذا تمہارے اس گھر کے علاوہ ہمیں کسی ٹھکانے میں ملے۔ اگر تمہیں یہاں رات بسر کرنے کی اجازت دے دو تو ہم دونوں یہاں یہی تمہارے اجتماعی قہقہہ لگے۔ اور صبح ہوتے ہی ہم یہاں سے کوچ کر جائیں گے۔ اور تمہارے لئے مزید ہمت نہیں نہیں ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ تم ہم لوگوں کے لئے اپنے گھر کے کھوکھلے تاکہ ہم رات بسر کر سکیں۔

ملکا جانتا تھا کہ باہر سیوک اور اوقار پچھلی بیویوں کے مدد میں کھڑے ہیں۔ اس نے مزید کوئی سوال نہ کیا اور ہمت اور جرأت سے اظہار کرتے ہوئے دروازہ کھول دیا۔ وہ بند کرنے کے بجائے وہ اس کمرے کی طرف ہل دیا جس میں یونانی ہو چکے ہوئے تھے۔ ملکا پر ایسا خوف اور ایسی وحشت طاری تھی کہ اس نے سڑک رو رہے دیکھا تھا۔ دوسری طرف پچھلی بیویوں کے مدد میں سیوک اور اوقار دونوں ملکا کے پیچھے اس کمرے میں داخل ہوئے جس میں یونانی اور کیرش بیٹھے ہوئے تھے۔ ملکا نے طرح یونانی کے پیلوں میں جا کر بیٹھ گیا تھا جب کہ اوقار اور سیوک پچھلی بیویوں میں تھے ان بیویوں کے سامنے بیٹھ چکے تھے۔

یونانی اور کیرش بڑے غور اور بڑے الٹا سے سیوک اور اوقار کی طرف لگے تھے۔ دوسری طرف ملکا نے صرف ایک نگاہ ان دونوں پر ڈالی پھر خوف اور دھم

میں جڑوں کے پیچھے 'کھوب' کے توہم میں لو کے عظام کی طرح ہو چکا تھا۔
 کے ہوں ہٹ کر اپنے پاس گرنے کی وجہ سے اوتار کی حالت بھی
 اہل گھوں میں ریت کے گھوں اور صس کی لٹاؤں میں آندھیوں کی
 ان ہو کر رہ گئی تھی۔ پھر سلیوک اٹھا اور روح کو گھاتا۔ دل کو نکش دیتے
 ان تخیروں اور غلبت کیوں میں وہ یونان کو قابض کر کے کہنے لگا۔

انہی گھروں پر ضرب لگا کر اپنی موت پر صراحت کیا ہے۔ اب دیا کی کوئی
 انہوں سے بچا نہیں تھی۔ میں چاہتا تھا کہ جس اور تھماری سن
 ساتھ سے جا کر ایک عزت ایک احترام اور اہل سعادت سے نوازا لیں
 رہا تھی تمہارے مقدر کی سیاقی جس پر پاری ہے۔ دیکھ اب اپنے ہاتھوں کا
 ان کہ میں تم دونوں بس بھائی میرے ہاتھوں مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔
 انہوں نے ساتھ ہی اوتار بھی اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔ یہ صورت حال دیکھتے ہوئے
 انہوں نے انداز میں کیرش کی طرف دیکھا کیرش بھی اٹھ کھڑی ہوئی۔ اور اپنی
 انہوں میں لاتے ہوئے اس نے بھی اپنی طاقت میں دس گنا اضافہ کر لیا تھا۔
 انہوں نے بعد یونان نے کسی بھوکے دودھ سے کی طرح سلیوک اور اوتار کی
 انہوں نے سڑکوں کی طرح عزت اور کہنے لگا۔

انہوں نے گمان تھے اس وہم و غم ملا فنی میں مت رہنا کہ تم اور تھماری بیوی ہم
 انہوں نے ہٹ کر آؤ ہو کر اپنی من مانی کرنے میں کامیاب ہو جاؤ گے۔ یاد رکھو
 انہوں نے ہو لیکن اس سے بڑھ کر فرقی نہیں پڑتا۔ انسان کی عقلیت دنیا کی ہر
 انہوں نے صبح سے بھر ٹیکہ وہ اپنے خدا اپنے رب کا صحیح بندہ ہی کر زندگی بسر
 انہوں نے میرے ہاتھوں کا کے اس گھر میں جو کچھ تو میرے خلاف کرنا چاہتا ہے
 انہوں نے دیکھا جب ہم دونوں بھی تھے جیسے شیطانوں نے خلاف حرکت میں آئیں
 انہوں نے یہاں گھر میرے ہو گئے۔ اس پر سلیوک آگے بڑھا اور کہنے لگا۔ یہ تو ہمیں
 انہوں نے یہاں گھر تلاش کرنے کی دست جس میں اٹھا پڑے گی یا ہم دونوں یہاں
 انہوں نے جب آگے بڑھا تو اس کے پیچھے پیچھے اوتار بھی آگے بڑھی تھی۔ دونوں کو
 انہوں نے یونان اور کیرش بھی ان دونوں سے پھٹنے کے لئے پڑکس اور مٹا ہوا

انہوں نے سلیوک اور اوتار دونوں یونان اور کیرش پر حملہ آور ہوتے۔ یونان
 انہوں نے دوسرے کی طرف مخصوص اشارہ کیا۔ پھر وہ نور کی طرف لپکے۔ بڑی

معاہدے میں تو ہم تہمتی اور جبر کے بھی جس میں اپنے ساتھ لے جاسکتے ہیں۔
 وراثتی ہوئی آواز میں کہا کہ ایسا تو تم دونوں کا باپ بھی نہیں کر سکتا کہ ہمیں
 جبر کے ساتھ یہاں سے اٹھا کر اپنے ساتھ لے جائے۔

یونان کے ان الفاظ سے سلیوک اور اوتار دونوں کے چہروں پر ہلکے سے
 واسے وحشی جذبے 'فلس پرستی کے طوفان' جراثیم کی یادداشتوں کے کرام و نفس
 تھے۔ جب کہ ان دونوں کی آنکھوں میں دہائی ہواؤں 'اولوں کی پوچھا' اور
 آشوب 'روحانی کرب' عظام جڑوں اور شریعہ سرخوہٹوں کے سے بندہ
 تھوڑی دیر تک سلیوک اور اوتار کھانے والی لگاؤں سے یونان کی طرف دیکھے
 سلیوک بولا اگر میں اور میری بیوی دونوں اٹھ کر ہمیں اور تھماری سن پر
 ساتھ لے جانا چاہیں تو کیا تم میں اتنی سخت ہے کہ ہمیں دھکا دے کر روک کر
 کے ان الفاظ سے یونان کا چہرہ مدح کو بھل دینے والے طوفانوں 'نا تھوڑی' کا
 گرم موسموں اور خشک دینے لگاؤں جیسا ہو کر رہ گیا تھا۔ چرود و قس
 سحر و تجر طوفانوں کی شدت موسم کے ساتھ۔ اور روح جان کی پوری توانائی بھی
 ہو اور کہنے لگا۔ دیکھ انجی میں میں چاہتا کہ تو کو ہے لیکن ایک بات یاد رکھو
 گھر کی چار دیواری کے اندر میرے اور مردان کے ساتھ کسی بھی طرح کی بدتمیزی
 کوشش کی تو میں تم دونوں کو اٹھا ہی مار مار کر تھمرا علیہ بکاؤ کر کہ دوں گے۔
 ان الفاظ کا سلیوک نے کوئی جواب نہ دیا۔ بجلی کے کوندے کی طرح وہ اپنی مانی
 کھڑا ہوا اور وحشیانہ سے انداز میں وہ آگے بڑھا۔ شاید وہ یونان و اپنا نشانہ
 چاہتا تھا۔ یونان نے جب دیکھا کہ سلیوک اس کی طرف بڑھا ہے تو وہ بھی طوفان
 اس کی طرف بڑھا۔ سلیوک جو اس وقت کھینچ پائے کے دھب میں تھا آگے
 پر ضرب لگاتا ہی چاہتا تھا کہ اس سے پہلے ہی یونان حرکت میں آوا۔ اپنی سری
 حرکت میں لاتے ہوئے اپنی طاقت میں اس نے دس گنا اضافہ کیا۔ ہوشی سلیوک
 ضرب لگانے کے لئے خاصا میں اٹھا۔ فضا کے اندر ہی یونان نے اس کا ہاتھ اپ
 لیا پھر اس قدر طاقت اور قوت سے یونان نے سلیوک کو اپنی طرف کھینچا کہ
 طرح یونان کی لڑائی چھٹی سے آگرایا تھا۔ اس کے ساتھ ہی یونان نے اپنی
 طاقت کے ساتھ ایک گھونٹ سلیوک کی گردن پر دھاک سلیوک ہوا میں اچھلتا ہوا
 پر پٹھنی ہوئی اوتار کے پہلو میں جا کر تھا۔

اوتار کے پاس گرنے کے بعد سلیوک کچھ بدحواس سا ہو گیا تھا۔ اس کو

ایک بار دونوں بھیجی بیویوں کے روپ میں اس کمرے میں آ کر بیٹھے تھے۔ یہی
 حال میرے دل کی حرکت بنا ہو جاتی۔ یہی حالت میرے قہر کھڑے اٹھ اور
 میں تھی۔ لیکن تم دونوں میاں بیوی نے ان کے خلاف حرکت میں آئے ہوئے تھے
 ۱۰۔ تساری خوں اکوڑ کھاڑی ہوتی ہے کہ تم نے ان پر اپنی کھاڑی کے وار بھی
 ان پر یونانی ہوا۔ ہاں میں نے ان دونوں کے شانوں پر اپنی کھاڑی سے ضربیں
 ۱۱۔ اور ان ضربوں کے گیتے ہی تم نے ان کی چھین اور دھاڑیں بھی سنی ہوں گی۔
 ۱۲۔ اور کہنے لگا۔

یہ یونانی تمہارا کتا درست ہے۔ جس وقت وہ میرے گھر کے گھن میں دھاڑے
 اڑتے تو میں سمجھ گیا تھا کہ تم نے ان پر اپنی کھاڑی سے ضربیں لگائی ہیں۔ ہر حال
 ۱۳۔ پہلے جو کچھ تم نے کہا تھا وہ پورا کر لکھا۔ اب بتاؤ ہمیں کیا کرنا چاہئے۔
 ۱۴۔ وہ بے گار۔

میرے عزیز۔ سیوک اور اوتار کو ابھی تک میں اور میری بیوی کی حقیقت کا
 ۱۵۔ وہ مجھے کور میری بیوی کو قسم ادا ہوا ہی کیجئے ہوئے ہیں۔ ہم دونوں
 ۱۶۔ مل کر جو اس میں سے بھاگنے پر مجبور کیا سے ان کے علاوہ ہم نے جلتی
 ۱۷۔ ان سے ان کے جسموں پر وار لگائے ہیں۔ اور کھاڑی سے ان کے شانے بھی
 ۱۸۔ وہ اپنی اس گفتگو کا انتقام لینے ضرور لوٹیں گے۔ سو میرے مہربان۔ وہ انسان
 ۱۹۔ ایک بار ضرب کھانے کے بعد جہاں سے ضرب پڑی ہو ادھر کا رخ نہیں
 ۲۰۔ ہوتا۔ وہ دو میں ہیں۔ کھاڑی کی ضرب لگنے کے ساتھ ہی انہوں نے اپنی فائت
 ۲۱۔ انہوں کو دھڑک لیا ہے۔ اور اس کے بعد وہ ہم پر حملہ آور ہونے کے لئے کوئی
 ۲۲۔ تلاش کرنے کی کوشش کریں گے۔

ان حالات کے تحت میں کہوں گا کہ تم لوگ پہلے کی طرح ساتھ والے کمرے میں جا
 ۲۳۔ لگاؤ بھی اپنے ساتھ لے جاؤ یہ بھی آرام کر لے میں اور کیرش اس نور کے
 ۲۴۔ وقت گزارتے ہیں۔ اور انہوں نے واپس آ کر اگر ہم پر حملہ آور ہونے کی
 ۲۵۔ ان کو مجھے امید ہے کہ ہم دونوں میاں بیوی پہلے کی طرح ان سے پٹنے میں کامیاب
 ۲۶۔ اس پر ٹکا کئے گا۔

یہ سناں فارے محسن کیا ایسا محسن نہیں کہ تمہارے پاس جو جلتی قوت ہے تم اس
 ۲۷۔ جب سیوک اور اوتار دوبارہ اس گھر کا رخ کریں تو وہ ہمیں پس ہی مطلع کر
 ۲۸۔ ان کی آمد سے پہلے ہی پہلے دیدیش آگے۔ قسم اور ہواں ساتھ والے کمرے

تیزی سے کٹی جلتی ہوئی گھڑیوں انہوں نے لٹائیں اور ان سے انہوں نے منے۔
 ۱۔ پہلے کر دیا تھا۔ جگہ جگہ سے جلتی ہوئی گھڑیوں سے یونانی اور کیرش۔
 ۲۔ اوتار کو دافنا شروع کر دیا۔ یہ ایک انتہائی تھی کہ سیوک اور اوتار یونانی
 ۳۔ سامنے بے بس ہو گئے۔ اور اس کمرے سے بھاگ نکلے۔ اس موقع پر یہ
 ۴۔ میں آیا اور قہر ہی پڑی ہوئی کھاڑی اس نے اٹھائی اور سیوک اور اوتار
 ۵۔ پہلے اس نے کھاڑی بلند کر کے سیوک کے شانے پر ضرب لگائی اور اس
 ۶۔ منے اس نے کھاڑی اگے اور اس سے شانے پر بھی لگا دیا تھا۔

یونانی بے بس وقت سیوک اور اوتار کے شانوں پر اپنی کھاڑی
 ۷۔ نہیں۔ اس وقت سیوک اور اوتار نے ایسی بھانک چھین اور ایسی خراب
 ۸۔ نہیں۔ گویا قبرستان کے سارے سارے اپنی قبریں چھا کر اٹھ خرب ہوئے۔
 ۹۔ فضا کے تیل رواں میں قدرت کے ستور کن سے بغاوت کرتے ہوئے ان
 ۱۰۔ گوری تہوں کو خوں اکوڑ کر کے کاغذ کر لیا ہو۔ یا یہ کہ ان گنت دوستوں
 ۱۱۔ ظالم خیر دلوں کے ساتھ اس۔ لان گاہ جو دشمن سرکش کے ظلم
 ۱۲۔ انسانیت کی عظمت اور اس کے دکھ کو مجموع کرتے پر قتل گئی ہوں۔

یونانی شاید اپنی کھاڑی سے سیوک اور اوتار پر مزید ضربیں لگاتا ہے
 ۱۳۔ اس لئے کہ وہ انہوں کی طرف بھاگنے کے بجائے سیوک اور اوتار ایک
 ۱۴۔ آئے اور دھمکی کی مانند وہ فضاؤں میں تحلیل ہوتے ہوئے اوپر اٹھ کر
 ۱۵۔ سے اوپر چلے ہوئے تھے۔ یونانی انہیں اس طرح روک رہے تھے کہ
 ۱۶۔ ہو گیا تھا۔ کچھ دیر تک وہ لٹاؤں میں کھویا سا رہا۔ پھر اپنی کھاڑی پر
 ۱۷۔ کرتے ہوئے وہ واپس کمرے میں آیا۔ جہاں کیرش کے ساتھ گورکن
 ۱۸۔ فکر مند کھڑا تھا۔ اس موقع پر یونانی نے اپنے آپ کو سینہ بھر دھڑک
 ۱۹۔ کئے لگا۔

دیکھ لگا۔ جو وعدہ میں نے تمہارے ساتھ کیا تھا وہ پورا کر دھاڑ
 ۲۰۔ دیکھتے دیکھ میں اور میری بیوی کیرش کیسے اس سیوک اور اوتار کی طرف
 ۲۱۔ اور انہوں نے سامنے وہ دونوں بے بس ہو کر یہاں سے بھاگنے پر مجبور ہوئے۔
 ۲۲۔ کہ گورکن یونانی کی اس گفتگو کا جواب دیتا ساتھ والے کمرے
 ۲۳۔ یوران بھی نکل آئے تھے۔ سب سے پہلے آگے بڑھا اور یونانی
 ۲۴۔ ہوئے کہنے لگا۔ دیکھ میرے بیٹے جو تو نے وعدہ کیا تھا اسے واقعی پورا

پیش کی ہے جس سمجھتا ہوں یہ انتہائی مناسب اور کارآمد ثابت ہوگی۔
 بدیس اور نئے طریقے، نئے روپ میں نشہ اور بوران پر حملہ آور ہو۔
 اس کے ساتھ ہی سیوک اور اونکار اپنی سری قوتوں کو حرمت میں لا۔ اور
 وہ انتہائی دہریے سانچوں کا روپ دھار چکے تھے۔ اور مجدد آگے بڑھے
 اندر بڑی تیزی سے سرمچاتے ہوئے وہ گورکن ملک کے مکمل کی طرف جا۔

اور پر شباب رات ہواؤں کے کانٹوں، سڑکی لکیوں، فضا کے پر آشوب
 کی صحتی بادش میں سرکا تلاش کرتی ہوئی بڑی تیزی سے اپنی پناہ گاہوں کی
 کی۔ طویل رات کے گئے اندھیرے۔ دھوئیں کی سبک، ماسوں کے
 کی۔ شوریہ فضا سے لپٹنے کو مچی رات کے وقت دیواروں پر چلنے کر
 طبع بودہ منظر پیش کر رہے تھے۔ وقت کے کٹام 7 پروں میں ہر شے
 دراصل میں عرق تھی۔ محوں کی حکایتیں اور دشمن میں حسرتوں کے سبب رات
 کا دکھار ہو چکی تھی۔

وہاں، کمرش، نشہ، بوران، آگ اور کھاتور کے اندر بھٹی ملک کے ارد
 کی گراوے کے لئے جہم کھنگو کر رہے تھے کہ اچانک یوناب کی تڑپ پر
 یوناب کی حالت دیکھتے ہوئے کھکھرش سمجھ گئی تھی کہ ایسا کچھ کتنا چود
 کی سر یوناب کے شالے پر رچے ہوئے ایسا کی کھنگوٹنے کے لئے ہر
 یوناب کی تڑپ، مس وپ کے بعد ایسا بڑی تیزی سے یوں اور یوناب
 کی تھی۔

یہ۔ سبب سمجھو۔ تم سے ایک پار پٹے اور درکھانے کے بعد بیوہ اور
 کی ابتدا کر پٹے میں۔ ویسے۔ تم۔ اور کیرش سے ہمیں صحتی
 کا، اور تم نے اس دونوں کے شادوں پر اپنی کھڑکی سے کھا، لگاتے تب وہ
 کی ت میں دلتے ہوئے دھوئیں کی طرح صدا میں تھیں ہو گئے اور
 کی صحتی کھڑکیوں کے دھوئیں سے اسوں سے نجات حاصل کر لی گئی۔ اسی
 کی صحتی میں اور بادلوں کی طرح تھرتے ہوئے وہ قبرستان سے باہر نکلے اور
 کی میں نمودار ہوئے۔ پھر کہیں میں صدا و مشورہ کرے کے بعد اب
 کی کیلے اور تیز رفتار سانچوں کا روپ اچھا ہے۔ اور بڑی تیزی سے وہ
 کی ہے ہیں۔

اور وہ ایسا کریں گے کہ تم پر حملہ آور ہونے سے پہلے جس سرے میں تم

۱۔ کہ سلیوٹ اور افکار و حواصی بھرنے کے بعد اس کمرے میں داخل ہوں۔ ہم
بہت جلد حرکت میں لاتے ہوئے دفاع کا انتظام عمل کریں۔ تو اپنی قوتوں کو
اور انسانی اور حیوانی گتھوں سے اوجھل ہو جائیں اور سو گیری میں قریب
تو رہا جسے ہم دیکھیں گے کہ اس کمرے میں گھرا و حواصی بھر گیا ہے اور اس
میں سلیوٹ اور افکار اس کمرے میں داخل ہوئے ہیں۔ دیکھیں کہ اس وقت
میں گئے کہ اپنی سری قوت کو حرکت میں لاتے ہوئے اس کمرے میں
اور ایک ہی جگہ بھر دیں گے۔ ہمارے ایسا کرنے سے سلیوٹ اور افکار جو
میں سے روپ میں ہوں گے۔ انتہائی غریب اور غلیظ میں جکا ہوتے ہوئے پھر
جگہ حراہ ہونے پر مجبور ہو جائیں گے۔

لوگ بیٹھے ہوئے وہ اسی میں کبریٰ کبر، دھواں ہی دھواں بھرا ہوا ہے۔ وہ کہتا ہے اس نے وہ ایسا کرنے پر قادر ہیں۔ اور اس گھر کے دھواں کی آواز لینے۔ تم لوگ یہاں بیٹھے ہوئے تمہیں اس کر جہاں واقعہ کر دیں گے۔ جہاں اس نے پہلے یہ نام اٹھ کر لے ہو اور اپنے ساتھیوں کا دفاع کرو۔ میں بھی تمہیں ہو۔ کی نہیں۔ سارے حالات پر نگاہ رکھنا کی اور جب مجھے احساس ہوا کہ میں کہ لپکوں کی۔ فکر مند ہوئے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس کے ساتھ ہی اٹھتا ہوں۔ ہوئی یہ وہاں کی گروں سے علیحدہ ہو گئی تھی۔

اجدا جب یونان کی گردن سے چلے ہو گئی تب یونان ہوا اور خلا
کھلے لگا دیکھ مٹا مٹا جم اور اپنے ساتھ آگ، تھم اور پوراں سے رہا
میں چلے جاو۔ میرے پاں بو خفیہ قوت جب اس نے مجھے اطلاع دے دی
اور اوجھار ایب بار پھر ایک سے اہ اور میں ہم پر حملہ آور ہونے کے سے اس
ہیں۔ دیکھ اب سبوں سے انتہائی رہ رہے اور تھم رفتار ساتھ ساتھ رہا
جو بھی ساتھ آیا ہے دس کر اس کا خاتمہ کرنے کی ویشن کریں۔ اور
پیسے جس کمرے میں مٹھیں ہیں اس میں سے ہاں تاکہ جھڑکیں گے
میں کسی کو کچھ نظر نہ آئے۔ اور اسی محکم کی تار میں وہ یہاں بیٹھنے والے
ن کا خاتمہ کریں۔ لہذا وقت نہ جمع مت کرو۔ پلیس اور لوکار ہانچو
کسی بھی وقت یہاں داخل ہوسکتے ہیں۔ لہذا انھوں اور ساتھ دے لے کر
یونان کی آغوش۔ داب میں کسی۔ کچھ۔ ہاں اور وہ ٹھہ کر ساتھ دے لے
گئے تھے۔ یونان پھر ہو اور کئے گئے۔

ایک میرے دوست ملک۔ کسی کمرے میں قہر داخل ہوئے۔ اس میں
بند کر دیا۔ ہمیں اس بار سلوک اور احاطہ سے۔ انداز میں پتا ہو گا۔
تقدیر اور ہر اس کوراہ سے میں نے اور انہوں نے اس کمرے کا اندازہ
لیا تھا۔ اس کے بعد یہ اب اپنی جگہ سے اٹھا اور کچھ دیا۔ اس میں
میں یا اس کے بعد ساتھ والے کمرے کی دیوار کے ساتھ ساتھ اس کے
پھر وہ کیرٹن کی طرف بچتے ہوئے گئے۔

دیکھ بیرونی اس ساتھ دے کر کے کی دیو رے ساتھ میں نے نہ
کہ اس کر کے میں اس میں ہم بیٹھے ہوئے میں بیٹوگ اور اوہارن اور
شروع ہو ساتھ داسے کر کے میں دھواں داخل نہ ہو۔ اسی کر کے میں

۱۔ یہ علاقہ کن کریمیں اور پر جمال کیش سے پورے پر خوش کن
۲۔ اور ماسی۔ پھر وہ گئے بڑھی یونان کا تھوڑا سا پرم اور گہرا تھوڑے میں
۳۔ یہ یونان کے ہاتھ پر ایک جہل جو وہ اور کشتی آپ سے یہ تھوڑے
۴۔ اس میں کر دیا ہے مجھے نہیں ہے کہ ہم آپ کے سلیوب در دہار کو
۵۔ اس سے ہمارے گھاتے میں تھوڑا سا ہو جائیں گے۔ اس کے بعد دونوں میاں
۶۔ ہاتھ کی تھوڑے سے ایک دوسرے کی طرف دیکھ کر پھر وہ اپنی سری قوتوں
۷۔ ہوئے تھوڑے اور یہ ان آٹھ سے اوچھل ہو گئے تھوڑے

ہی قوتیں کما سکتی ہیں۔ اس کے علاوہ یہ بھی ہے کہ اگر کسی شخص کے پاس کچھ بھی ہے تو اسے اپنے لیے رکھنا چاہیے۔ اگر کسی شخص کے پاس کچھ بھی ہے تو اسے اپنے لیے رکھنا چاہیے۔ اگر کسی شخص کے پاس کچھ بھی ہے تو اسے اپنے لیے رکھنا چاہیے۔

اور سب اسی کمرے میں اپنے اپنے بستر میں کھس کر آرام کرنے لگے۔

وہ روز ہارٹش کا سلسلہ ختم کیا تھا۔ جب سب لوگ صبح کے کھانے سے فارغ ہوئے تو وہاں کو بولی نہیں گزرا اور یہودی درویش آرک کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔ آپ صبر پڑے میں مجھے بتاؤ تھا کہ عیسا کے محل کے ارد گرد جنگل ہے اس میں کوئی پتھر کا خانہ اور سناپ نہ پائے جانے کی وجہ آپ نے یہ بتائی تھی کہ اس جنگل میں خداوند میں پڑی پڑی نسل کے بچے ہیں۔ جواب میں یہودی درویش آرک نے ہانا تھا کہ اس سے پہلے ہی تو کہن مٹا ہوا تھا۔

اب میرے عزیز۔ عیسا کے محل کے آس پاس کے جنگل ہی کی بات میں ہے۔ قبرستان کے ارد گرد بھی بے شمار بچے نہ لے پائے جاتے ہیں۔ بلکہ یہ تو میرے گھر کے پیش کی طرف تھوڑی سی کاٹھیں بندھ جاتی ہیں۔ لیکن تم نے جس شخص کو پوچھے ہو؟ کیا تم اس سے کوئی نام دیا جاچے ہو؟ اس پر یونان درویش نے مسکراہٹ نمودار ہوئی۔ لہذا بھر کے لئے اس نے اپنے پہلو میں

نسل کی طرف دیکھا اور کہا۔

خداوند! براہِ راست ہے۔ میں اس یوں سے سیوک اور ہمارے محل کے درمیان دیکھتے جہاں میں سیوک کے سامنے ان دونوں کو یہ ہے جس کو تم نے ملا کر تم مجھے ایسی جگہ بتا سکتے ہو جہاں مجھے کچھ بولنے دکھائی دیں۔ اس پر وہ کہنے لگا میرے ساتھ آؤ۔ قبرستان میں یہ شمار عقیس ہیں جہاں رہتے رہتے ہیں اس پر یونان نے غور سے کیرش کی طرف دیکھا۔ کیرش نے خدا کو کھڑی ہوئی۔ اور ہر دونوں میوں پڑی گو کہن کے ساتھ بولنے لگے۔

یہ بولنے کے ساتھ یونان، کیرش، قبرستان کے اندر آئے تو اسوں نے ان کو دیکھا اور پرانی قبرستان کے آس پاس جنگل میں دور دورے سے جو کافی بھاڑ کے درمیان سے دور دورے اور ادھر بھاگتے پھرتے تھے۔ ان نے ان کو دیکھتے ہوئے وہ یونان نے عجب کیا پھر اس پر اس نے اپنا سری محل کیا اور انہیں اپنے پاس لے آیا۔ یہ تھا کہ وہ دونوں نیلے ہاتھ کے یونان کی طرف سے دیکھتے ہوئے قریب کھڑا تھا۔ فرما دیتے ہو۔ بچے ہٹ گیا تھا۔ یہ وہ تھا کہ وہ غواڑی کے ساتھ اس کے ساتھ اور بولنے لگے ہیں۔ لیکن جب دونوں نے قریب آکر اس کے پاس پر بولنے لگے تو کھانے کو کچھ اطمینان اور سکون ان موقع پر یونان نے کیرش کی طرف دیکھا پھر پڑی راہداری میں وہ اسے

دیکھا گھر سے باہر نکل کر سیوک اور ہمارے اپنی وقت تہیل کر لی تھی۔ اور پھر یہ بار پھر اسوں نے انسانی روپ دھارا۔ پھر وہ پڑی تیزی سے نکل کی طرف جا رہے تھے۔

یونان نے تھوڑی دور تک ان دونوں کو جاتے ہوئے دیکھا پھر وہ کیرش پلٹ کر آئی کمرے میں آگیا جس میں سیوک اور ہمارے دھرم بھر دیا تھا۔ اس کمرے میں دھواں اور آگ بھری ہوئی تھی۔ یونان اور کیرش ایک دوسرے آئے۔ اپنی سری قوتوں کو انہوں نے اشتعال کیا اور کمرے کے اندر بھری ہوئی دھواں کو انہوں نے تھوڑی دیر تک ایک دوسرے کے سامنے میں بیٹھے اور پھر ان کو انہوں نے اس کمرے میں نہیں لایا تھا۔ پھر چند لمحوں کے بعد یونان کی طرف پر تھوڑی سی دھواں کی کھسکائی اور مسکرائی ہوئی کی مہارت میں اس کھول گیا تھی۔

سنو یونان میرے عجیب۔ اب قریبی آں کر رہا جاؤ۔ سیوک اور ہمارے یہودی عیسا کے محل میں داخل ہوئے۔ میں ان دونوں پر کھڑا رہا۔ انہوں نے پھر کیرش کی وقت تہیل کر کے تھوڑی سی دھواں کی کھسکائی کی۔ اس کے ساتھ ہی ان کے سامنے کھسکائی ہوئی تھی۔ ان کے جاتے سے بعد یونان نے ساتھ والے کمرے کے دروازے پر شک و شبہ نہ تھا تو وہ بھی یہ بعد کھانے کے دروازہ کھولا۔ دروازہ کھلتے ہی یونان نے دیکھا میرے عزیز ایک بار پھر ہم دونوں میوں پڑی نے سیوک اور ہمارے راہی سری قوت نے ہمیں اطلاع دی ہے کہ وہ دونوں میوں کی طرف داخل ہو گئے ہیں۔ لہذا اب تم سب لوگ جاؤ اور آرام کرو۔ مگر میں خداوند ہوں بولی کوشش کی تو میری خیر طاقت مجھے بدوقت طلاق اب مزید فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں ہے تم سب لوگ اسی کمرے میں کیرش دونوں میوں پڑی توہ کے ارد گرد کی پشتوں پر سو جاتے ہیں۔ اس بولی اور کہتے تھے۔ میں میرے ہاتھ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ آپ اور میں ہمیں ہمارے اچھے مہلی ہیں جس کا احساس ہم کسی راہداری میں ہمارے ساتھ اسی کمرے میں آرام کریں گے۔ اس میں بستر دو میوں سب کے لئے بستر لگائی ہوں۔ سب اسی کمرے میں سوئیں گے۔ یہ کیرش اور ان کی اس تجویز سے اتفاق کیا۔ پھر وہ ان لوگوں کیرش نے مل کر سب

مخاطب کرتے کہنے لگا۔

دیکھ کیرش تو بھی اس پر اپنا سری عمل کرتے ہوئے انہیں اپنے ساتھ لے کر جس طرح مجھ سے یہ آتشاکی کا اظہار کر رہے ہیں اسی طرح تم سے بھی یہ اظہار کر کن ملکا کے دیکھتے ہی دیکھتے کیرش نے بھی ان دونوں نعلوں پر اپنا سری عمل جواب میں وہ دونوں نعلے بے چارے کبھی یونٹ کبھی کیرش کے پاؤں پر پھر ہاتھ بیٹھا کر کیرش نے دونوں نعلوں کو اپنی گود میں اغوا کیا تھا۔ دونوں کیرش کے ساتھ کچھ ایسی مازیت کا اظہار کر رہے تھے جیسے وہ چھپکے سے ہنسنے لگے ہوں اور برسوں سے ان کے ساتھ رہ رہے ہوں۔ ہر مل ملکا کے نعلوں کو لے کر یونٹ اٹھ کیرش گھرواپس ہو لے گئے۔

راتے میں کیرش کو مخاطب کرتے ہوئے یونٹ کہنے لگا۔ دیکھ کیرش! اکثر یہ سیوک اور اوقار کبھی بھی شرمے کبھی سانپ کا روپ دھار کر آپ کو پٹتے ہیں۔ اب ہمیں سیوک اور دھار کی مدد ہی سہی بلکہ جیسا کہ میں نے سامنے بچا دکھانا ہے۔ اس طرح ہمیں کچھ عرصہ یہاں قیوم کرنا پڑے گا۔ ان کبھی بھی اڑوحوں اور سانپوں کی صورت میں سیوک اور اوقار یہ بھلاں ہم سے آئے تو ہم ان دونوں نعلوں سے کام لیں گے۔

وہ اس طرح کہ جب کبھی بھی سیوک اور اوقار سانپ کے روپ میں آئیں تو ہم ان نعلوں کی حساست ہی نہیں ان کی قوت میں کمی دیکھ کر ان کے سامنے لڑا کر ان کے چروکتا ان سانپوں اور ان دونوں نعلوں کو لے کر یونٹ یونٹ کی اس محنت سے کیرش کے چہرے پر خوش کن مسکراہٹ کھینچنے لگی یونٹ میرے صیب یہ ایک بڑی تجویز ہے۔ میرے خیال میں ان نعلوں کی لڑائی ایک دن بملاوے کا باعث بنے گی وہاں اس سے وہ یہ اوقار پر ضرب بھی لگا سکیں گے۔ یونٹ یونٹ تیار! مارو دوست سے کیرش کہیں گے۔ کیرش نے جواب میں کچھ نہ کہا کیونکہ وہ گورنر کے دھان پر تھے۔

تینوں اس کمرے میں آئے جس میں یودی دودھل آؤگہ ہوئے تھے۔ خورائی دہر تک ہاتھ خاموشی رہی۔ اس کے بعد یونٹ کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

دیکھ ملکا۔ میرے ہرگ۔ حالات پتہ ایسے ہو گئے ہیں کہ آؤگہ

کا اور ہم بھی کچھ عرصہ یہیں رہیں گے۔ اگر ہم نے ایسا نہ کیا تو تمہارے اور تمہاری بھانجی بوراں کی رنگ خطرے میں پڑ جائے گی۔ اس پر ہم بورا اور ان کے میرے بھائی آپ کو یہ اطلاع کہنے کی ضرورت نہیں۔ میرے ماموں تو پہلے ہی کیرش کر چکے ہیں کہ اب آپ مستقل یہیں رہیں۔ کیونکہ آپ کے یہاں رہنے ہمیں تحفظ اور زندگی کے لمحوں کی حفاظت مل سکتی ہے۔

اس نے ان الفاظ کے بعد خورائی دہر تک خاموشی رہی۔ اس کے بعد یونٹ بولا۔ مخاطب کر کے کہنے لگا۔ جب تمہاری بوراں کے علاوہ میں کیرش اور آؤگہ بھی یہاں رہ رہے تمہارے اخراجات میں خاطر خواہ اضافہ ہو گا۔ میں جانتا ہوں ایک محنت سے تمہارے ذرائع آمدنی کھل جائے گا۔ بعد صبریت کم ہوں گے۔ جس سے میں آپ کے بھانجے اور بھانجی کے ساتھ مشکل سے گزارہ کرتے ہو گے۔ اس مسئلے میں میں کہوں کہ ملکا تم کوئی امتداد اس کھزانہ کا۔ جہاں تک میرا اور بیوی کا تعلق ہے۔ وہ صاحب حیثیت ہیں انکی کے نمونہ کی حیثیت سے ہمارے پاس کچھ نہیں ہیں۔ ہمیں استعمال کرتے ہوئے ہم اپنی دروغ تبلی میں صیب جہاں اضافہ کر سکتے ہیں۔ ساتھ ہی یونٹ نے آپ لباس کے نمونہ ہاتھ لے کر سکوں سے بھری ہوئی بوراں اس نے ملکا کی گود میں رکھ دی تھی۔ چہرہ کہنے لگا۔

یونٹ نے ملکا سے غری ہوئی یہ فیصلہ اپنے پاس رکھ کر اپنے کام میں مددگار تھا۔ کچھ دقت پانے کے لئے خرقہ ہو۔ اور سو اس کے علاوہ کبھی صیب کی مدد کی ضرورت پڑے تو بھانجک مجھ سے کتا میں رہ سکتے ہیں تمہاری بوراں میں گے۔ اس مسئلے میں کبھی غلط کام مت لےنا۔ اس سے کہ میں تم کو کہہ چکا ہوں کہ میں اور میری بیوی ملنے سے مدد کے کی حیثیت سے دونوں ہی مددگار ہیں۔ ہم ہر مسئلے میں تمہاری مدد کے مطابق تمہیں نقدی فراہم کریں گے۔ اب جب کبھی بھی ضرورت ہو مجھ سے کوئی بھی چیز مانگے میں ہلکاپست محسوس

اب کے ان الفاظ کے جواب میں ملکا نے پہلے اس فیصلے کو بھروسہ کر لیا پھر اس کے بعد بیوی مادی اور انداز سے وہ یونٹ کو مخاطب کرتے کہنے لگا۔ ایک مختصر مہماں۔ میرے عزیز۔ تم سے اس سے پہلے خوش آؤگہ اور میرے بھانجے خورائی بوراں کی عزت بچائی ہے تمہارا وہ احسان ہی اس قدر ہے کہ میں اس

جو مکہ نہیں فکر مند اور پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ میں اور میری بیوی
ساتھ ہستی تک چلیں گے۔ یونان کو یہاں تک کہتے ہوئے رک جانا پڑا۔
یہودی درویش آگ بولا اور کہنے لگا۔

یونان میرے بیٹے میں تمہاری اس تجویز سے بھی اتفاق نہیں کرنا اگر تم اور
میں یہاں پہنچ چکے ہوں تو میرے ساتھ قریبی ہستی میں سودا سٹاپ لیے چلے گئے تو بیچے میں
ان وہ جائیں گے ایسی صورت میں اگر میوہ اور اوتار ہم پر حملہ آور ہو گئے
میں انہیں کاغذ کر کے چلے جائیں گے۔ اس پر یونان بولا اور لیصل کن ادا
رہا۔

میرے بزرگ بھرایا کرتے ہیں کہ سارے ہی قریبی ہستی کی طرف سودا
کے رہتے ہیں۔ اس طرح قریبی بھی ہو جائے گی اور یہ اپنی ضروریات کا سامان بھی
کے رہتے۔

یونان کی اس تجویز سے اتفاق کیا۔ اس کے بعد یونان نے گورکن ملکا کی
طرف سے کہا۔ دیکھ ملکا تم اپنے گدھے پر کاغذ ڈالو اور جب کاغذ ڈال چکے تو ہمیں
اس کے بعد سب اکٹھے یہاں سے نکلتے ہیں۔ اس پر ملکا اٹھا اور خوش خوشی وہ
باہر نکل گیا تھا۔

ملکا کے ہوئے بھی تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ اس ست جہاں گدھا ہاتھ دھا جاتا تھا
میں بد ہوئی۔ یہ بھی جیسا کہ ملکا کی تھی اور ملکا کسی نے لہ چھری سے ملکا کا
کے رکھ دیا۔ یہ بھی کہ آگ آگ اور بوران انتہائی خوفزدہ ہو گئے تھے۔
اس پر ہوائیاں اڑنے لگی تھیں۔ ان کے ایک پیچے پڑ گئے تھے۔ اس موقع پر
اور اس تینوں کو غائب کر کے کسے لگا تم تینوں ہمیں ٹیگہ۔ میں اور کیرش دیکھتے
ہے ساتھ کیا جاتی ہے۔ اس پر یونان اور کیرش بھاگتے ہوئے کمرے سے نکلے۔ وہ
نے جہاں گدھا ہاتھ دھا جاتا تھا۔ انہوں نے دیکھ گدھا مرا ڈا تھا اور گدھے کے
پاؤں ملکا کا ملکا کا ملکا کن ہوا تھا اور وہ بھی مر چکا تھا۔ یونان اور کیرش دونوں
میں اسی جی پریشانی اور حسرت وہی حالت میں مرنے والے گدھے اور ملکا دونوں
یہ دیکھ کر جس کمرے سے وہ اٹھ کر بھاگے تھے اس میں بھی ہوسناک
اور خراب ہو گئیں تھیں۔ ملکا کے کسے ملکا کو بھولتے ہوئے یونان اور کیرش
جس کمرے میں آئے جس میں سے اٹھ کر وہ گئے تھے تو انہوں نے دیکھا
میں یہودی درویش آگ بولا اور بوراں کی لاشیں پڑی ہوئی تھیں۔ ان

بوجھ نہیں اٹار سکتا۔ اب یہ نقدی کی قسمی دے کر تم سے مجھے بالکل ہی ڈر کر کر
میرے پاس اللہ نہیں تمہیں استعمال کرتے ہوئے میں تمہارا شکریہ ادا کروں۔
یونان بولا اور کہنے لگا۔

دیکھ ملکا تمہیں میرا شکریہ ادا کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ تم میرے پاس
ہو۔ میں تمہارے بیٹے کی مانند ہوں۔ لہذا تمہیں شکریہ ادا کرنے کی ضرورت نہیں
جانو تمہارے اور تمہارے ہاتھوں کی خدمت کرنا میرے اور میری بیوی کیرش سے
میں شامل ہے۔ میرے خیمے میں تمہارے یہاں کھانے پینے کی اشیاء وافر مقدار
ہوں گی۔ پہلے ہمیں کسی قریبی ہستی کی طرف جانا چاہئے۔ وہاں سے کم از کم
کھانے پینے کا سامان لا کر یہاں جمع کرنا چاہئے۔ اس لئے کہ اگر سرہ میں پاروں
لوہوں ہو گیا تو پھر یہاں کھانے پینے کی اشیاء کی بھی قلت ہو سکتی ہے۔ اور میں
کہہ رہا ہوں۔ اس پر گورکن ملکا کہنے لگا۔

دیکھ یونان میرے بیٹے میرے پاس ایک گدھا ہے۔ اسے میں ہستی کی
جاتا ہوں اور ضروریات کا سامان اس پر بٹھ کر لے آؤں گا۔ اس پر یونان
آگ بولا اور فکر مند لیجے میں گورکن کو غائب کر کے کہے۔

دیکھ ملکا تمہارا اکیلیہ فابہتی کی طرف جانا غریب سے غنی نہیں ہے۔ تم
اس قبرستان کے اطراف میں بے شمار ستیوں میں۔ ایک ہستی یہاں سے وہ
فاصلے پر ہو گی۔ اگر تم اکیلے یہاں اپنے اپنے گدھے کے ساتھ ہستی کی طرف
جاتے ہوئے اور "تے ہوئے تمہارا سامان اور غراؤ میوہ اور اوتار سے ہو سکتا
تم خیل کرتے ہو جنگ میں وہ تمہیں بچ نکلے گا۔ مفع فراہم کریں گے۔ یا وہ تم
رات بھر کی رات اور تکلیف کا انتقام نہیں لیں گے۔ اگر نہیں خبر ہوتی رہے
لیجے کے لئے، لیجے ہستی کی دو کالوں کی طرف گئے ہو تو یاد رکھو وہ راستے میں
روک کر کھڑے ہوں گے اور ہر صورت میں تمہارا غارت کر کے رہیں گے۔ لہذا
تجربہ کرتا ہوں کہ کسی بھی صورت اکیلے قریبی ہستی کی کالوں کی طرف مت جانا
یہودی درویش آگ کے ان احوال سے گورکن ملکا کا رنگ حور اور
بدی ہو کر رہ گیا تھا۔ اس کے چہرے پر ہراساں کرنے والی موت کی پیمیاں
گئی تھیں۔ تھوڑی دیر تک وہ بہشت زدہ سا غمگین اور چپ رہا۔ پھر وہ ہلکے
لیجے میں کہنے لگا۔ اگر یہ معاملہ ہے تو مجھے کیا کرنا چاہئے۔ اس پر یونان گورکن
احاس اور قسمی دیتے ہوئے کہنے لگا۔

کے حلقوں میں ہوئے تھے اور وہ ختم ہو چکے تھے۔

یونان اور کیرش دونوں میں یہی انہی حالات کا جائزہ لینے ہی گئے تھے پشت پر کوئی نمودار ہوا اور دونوں کی گردنیں پکڑ کر کھڑا ہو گیا تھا۔ یونان اور کیرش کی گردنیں پکڑنے والے کی طرف چوک کر دیکھا کہ کوئی خوب قد آور تھا۔ اس نے کوئی سیاہ رنگ کی مہا سے احاطہ رکھا تھا اور چہرے پر بھی اس سے اپنی مہا کے رنگ والا ہوا تھا۔ لہذا اس کا چہرہ دیکھنا نہ جاسکتا تھا۔ یونان اور کیرش نے بہت دیر اس کی حرکت سے اپنی گردنیں پیٹیں لیکن وہ ایسا کرنے میں کامیاب نہ ہوئے۔ ان دونوں کی گردنیں پکڑنے والے نے رگوں میں خوب شک کر دینے والا ایک وقتہ لگا پھر وہ کہنے لگا۔

لگتا ہے ان طاقتوں میں تم ہی جی صورتحال کے وہ وار ہو۔ میرا خیال ہے بہت قوت تم نے کہیں سے حاصل کرنا ہے۔ اور اس پر اترتے ہوئے تم ان کو سر کرنے کے لئے تیار پڑے ہو۔ یاد رکھو تم دونوں اگر سواری بھی جتنے کے عمل میں اپنا مقصد حاصل کرنے کی کوشش کرو تو اس سستے میں تم پر گڑبگڑیل ہو سکو گے۔ اور سو تو اپنی پوری قوت صرف ان دو میں جیسے بتاؤں کہ تم وہ گرفت سے اپنی گردنیں نہیں چھڑا سکتے۔

اس اجنبی اور نا آشنا قوت کی گرفت میں یونان بے چارے کی حالت بھران ہے چارگی۔ الیوں موت کے کالوں اور حس کے سپید ہوں جیسے ختمی۔ کیرش بے چارگی کو اپنی ذات کی شاہد فکر میں تھی اس نے کہ وہ پوری عالم میں یونان کی طرف دیکھ رہی تھی۔ جس کی گردن پر اس طاقت نے اپنی قوت ڈال رکھا تھا کہ یونان کی کمرنگ جھٹ کر رہ گئی تھی۔ یونان کی حالت دیکھتے ہوئے انیسویں میں کیرش بے چارگی ہر کے ماتم لمحوں کی ناکامی سے انیسویں کے معلق سائے میں بھٹکتے دل کے دوسوں میں ہو کر رہ گئی تھی۔ پھر کیرش کے دیکھنے یونان کی آنکھوں میں موت کے گہرے سندھ میں لمحوں کی بارش کا۔ زیست آباد تیرہ اور وقت کا شوریدہ ماتم میں دشمن کے رقص جیسی کیفیت طاری ہوئی اس کے ساتھ ہی یونان اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لایا۔ اپنی طاقت اور قوت نے اس میں اضافہ کیا پھر اس نے اپنے دشمن کو تھک کر جو زور دار مغرب گردن پکڑنے کے چہرے میں لگائی تو اس کی گرفت یونان اور کیرش کی گردن سے ختم ہو گئی اور یہی کے عالم میں کمرش کی ایک دیوار سے ٹکراتے ہوئے فرش پر گر گیا تھا۔

۹ چٹا اور اسے قریب سے انداز میں غائب کر کے کہنے لگا۔ دیکھ حرام خور!۔ گندہ سیدہ بدیتوں کی اولاد میں تو جیسوں کے ظہیر حوادث کے رقص اور موت کی کراہ سوگ کی آج اور زندان کی داستان الم بن کر نکل جانے والا ہے۔ طرف دیوار سے ٹکرا کر فرش پر گرے والا خور! ایک جھٹکے کے ساتھ اندر اور انتہائی خوفناک اور غصیلی آواز میں وہ یونان کو غائب کر کے کہنے لگا کیوں میں رہتے ہو۔ مجھے اس سے انکار نہیں کہ تمہارے پاس جو قوتیں ہیں تمہارے ہوئے تم اپنا دفاع کر سکتے ہو۔ اپنے دل کے دوری پر اللہ رکھو کہ میں تو جاسوس سے صبح اول بن کر نکلے والا طوفان ہوں۔ تیرہ اور سیاہ سر دیووں میں رہا ہوں۔ راجل انیسے والا ہوں۔ اور موت کے تیرہ رہنے سے وقت کے ہزار کی طرف سے کافی بھی خوب جانتا ہوں۔ اس پر یونان بھی دھکی ہوئی آواز میں کہتا تھا۔

اور زور تو نکلتی بھی ہے مجھے اس سے کوئی فرض نہیں۔ لیکن اگر تو یہ خیال رکھو اپنے سامنے زہ اور مغلوب کرے گا تو یہ تیری بھول اور غلط فہمی ہوگی۔ میں ایک جھٹکے کے ساتھ یونان نے اپنی کھوار لٹکایا۔ اس پر اس نے اپنا عمل کرنے لگا اور اپنے زور کو گڑبگڑا دیا تھا۔ یہ صورتحال دیکھتے ہوئے کیرش یونان کے پیچھے کھڑے ہو گئی تھی۔ یہ سارا فعل کرنے کے بعد یونان پھر اس کا غائب کر کے کہنے لگا۔

اس نے اور میرے ساتھیوں کو تو نے موت کے کھاتے کیوں تیار کیا۔ اس پر اس نے اپنے چہرے سے غائب ہٹایا اور پھر دوبارہ اس سے اپنا غائب چہرے اس کے اندر یونان اور کیرش نے جب اس کی طرف دیکھا تو وہ دنگ رہ گیا۔ اس نے دیکھ کر وہ انسان نہیں تھا۔ اس کا چہرہ کسی نہ دیکھے ہوئے صیبا کی طرح کے دو دو انتہائی لمبے اور آخر میں کسی قدر بل کھائے اور جھٹکے اور اس شکل و شہادت نے اسے اور زیادہ ہوشاک بنا دیا تھا۔ اتنی دیر تک اس کی گردن وہ یونان کو غائب کر کے پڑنے لگا۔

یہ بھی تم میرا مقابلہ کرنے کا حزم رکھتے ہو یا میرے سامنے ہتھیار اٹھاتے ہو۔ میں نے میرا کمانہ ماما تو تم دونوں کو میں لمحوں نے اندر موت سے منظر کیوں کے لئے میرا ختم یہ ہے کہ فی انور بلکہ ابھی اور اسی وقت یہاں سے نہ یاد رکھو میں تم دونوں کو یہاں کھڑے کھڑے جدا کر رکھ کر رکھ دوں گا۔ اس پر

ایک ت بھری ہوئی بھینوں کے منہ کھول دیے گئے ہوں۔ وہ آگ بولی جیڑی اور
 اس سے یونان کی طرف چلی گئی۔ لیکن حصار کے قریب آکر آگ رک گئی تھی۔
 اس سے اپنے سامنے اپنی کھوار نکالی جس پر اس نے حمل کر رکھا تھا۔ یہاں سے
 اس نے اپنے منہ سے نکلی ہوئی آگ سے یونان اور کیرش کا خلاف کر دیا۔ لیکن
 اس میں ناکام رہا۔ تھوڑی دیر تک وہ یونان اور کیرش پر آگ پھینکا رہا۔ لیکن
 اس سے قریب کھینچے ہوئے حصار کے قریب آکر رک گئی تھی۔ پھر یونان اپنی سری
 ت میں لاد۔ اس کا ایسا کرنا تھا کہ اس کی کھوار سے ایسی چمک اور ایسی جڑ
 نکلتی جو یہاں پر گرے۔ یہاں کے منہ سے وہ بھڑکنے لگے ایک بچہ نکلا۔ اس
 دونوں یہاں تھا اور نہ کوئی اس کا اتار پھرتا۔ وہ بہا میں قلیل ہوئے ہوئے وہاں
 ہو گیا تھا۔

اس کے اس طرح ہوا میں قھیل ہونے کے تھوڑی دیر بعد یونان اور کیرش
 اور سے کھڑے رہے۔ پھر کیرش بولی اور یونان کو مخاطب کر کے کہنے لگی۔
 اب جی ہوتا کہ تھل تھی یہاں کی۔ میں نے یہی حکم کیا اور پر ہیبت تھل
 میں آئی۔ جس وقت اس نے ہم دونوں کی گردنیں پکڑی تھیں اس وقت
 ہو گیا تھا کہ یہ ضرور کوئی باغی حضرت قوت ہے جس سے ہم دونوں کو بیک
 کرنا ہے اس کر دیا ہے۔ لیکن جب آپ نے اس پر ضرب لگائی اور وہ دیوار پر
 آپ مجھے حوصلہ ہوا کہ ہم یہاں یہی صود اس کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ اس پر
 اچھی مکرانہ میں کہنے لگی۔

وقت یہاں نے مجھے ہے اس کرے کی کوشش کی اس وقت میں نے اپنی قوت
 اس کا کیا۔ پھر وہ میں نے اس کے جوتے میں ضرب لگائی تو ہماری گردنوں سے
 روت گئی۔ اور وہ اس سے گھرا ہوا زمین پر جا گرا تھا۔

اس کے عاشق ہونے کے بعد کیرش بولی اور کہنے لگی۔ یہ یہودی درویش آگ
 اور اس کے مرنے کے بعد ہمیں کیا کرنا چاہئے اس پر یونان کہنے لگا۔ دیکھ
 دونوں میں یہی مل کر ان کو ان کی کرتے ہیں۔ اس کے بعد ہم دونوں یہاں
 اس کے گورکن کی حیثیت سے کام کریں گے اور ہمیں فہمیں گے۔ یہیں
 یہ ہم ہم گے گا ہے وقت وقت سے جیسا سیوک اور اومار پر ضرب لگائے
 میں گے۔ اور مجھے امید ہے کہ ایک نہ ایک روز ہم ان پر قابو پانے میں ضرور
 کامیں گے۔ دیکھ کیرش ہو سکتا ہے کہ ہمیں کافی عرصہ گورکن کی حیثیت سے

یونان جواب میں کچھ کہنے ہی والا تھا۔ کہ اس کو ایسا کرنے کی گھروں پر
 ایسا بولی اور کہنے لگی۔

دیکھ یونان میرے سامنے اس وقت یہاں کی مدح کھڑی ہے۔ مجھے
 یہ تمہارے ساتھیوں کو موت کے گھاٹ اتارنے میں کامیاب ہو گیا۔ دراصل
 اور اومار پر لگا رکھے ہوئے تھی۔ یہ نہ جانے کہاں سے نکلا۔ اور تمہارے
 اور ہو کر ان کا خلاف کر دیا۔ میں اس حادثے پر پوری سخت پریشان اور چشیاں
 یونان بولا اور دھیمی آواز میں کہنے لگا کوئی بات نہیں۔ اس میں تمہارا کچھ
 سے نپٹا ہوں۔ ایسا پھر بولی اور کہنے لگی۔ دیکھ یونان۔ اس کے سامنے مجھ
 ضرورت پڑی تو میں تمہارے ساتھ ہوں۔ ہم تجیں مل کر اسے بھاگ جانے پر
 گے۔ ایسا کی اس گفتگو سے یونان اور کیرش کے حوصلے اور بلند ہو گئے تھے۔
 بولا اور یہاں کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

میں جانتا ہوں کہ تو ذات اور رسوائی کا مارا ہوا یہاں ہے۔ میں جانتا ہوں
 تو دیکھ تھا تو میرے پاس بے شمار علوم تھے۔ اور تو نے ان کے راز اور مارے
 بہت کچھ حاصل کیا تھا۔ مرنے کے بعد اب میری روح سکون کی تلاش میں ہے
 جیسوں کو سکون میر نہیں۔ یہ جو قھیل تم نے نہیں دیکھا ہے سن رکھو لو کہ
 نہیں رہے گا۔ ایک وقت ایسا آئے گا کہ میں میری راہ میں ایسی دیوار ہوں گا
 نہ تو گزر سکے گا اور نہ اسے پھلانگ کر کسی دوسری سمت کو جاسکے گا۔ اس
 زمانہ میں بعد اس کو میری سے بدتر ہوگی جو چند لمحوں کی صلہ ہو کر رہ گئی ہوگی
 یونان کی اس گفتگو پر یہاں نے حیرت زدہ اور چشیاں کے سے اور
 جیسے کہیں خبر ہوئی کہ یہاں کی روح ہوں اور یہ کہ میں نے بار بار اور بار بار
 سے علوم حاصل کئے۔ اس پر یونان نے ایک نقشہ بند کیا پھر اسے لگا دیکھ
 میں نیکی کا ایک نمائندہ ہوں۔ اور نیکی کے نمائندے کی حیثیت سے میں تم سے
 خوب بچاتا ہوں۔ تم ہم دونوں کو ابھی اور اپنی وقت بھانگنے کی دھمکی دیتا ہے۔
 اس دھمکی کے جواب میں میں یہاں سے جانے پر انکار کرتا ہوں اور تجھے بھلی
 تجھے جو کچھ کرنا ہے کر دیکھ۔ اور میری تمہارے لئے یہ بھی پیش گوئی ہے کہ
 مطلوب ہو گے۔ اور انہیں ابھی تمہارا ہی ہوا ہوگا۔

یونان کے اس پہنچ کے جواب میں یہاں حرکت میں آیا۔ اپنے چہرے
 نے نقاب ہٹایا۔ نقاب کا ہٹنا تھا کہ اس کے منہ سے اس قدر آگ نلی جیسے

یہاں قیام کرنا ہے۔ فلان تم پریشان مت ہو۔ اس پر کیرش چاہتوں اور کھانے کرتے ہوئے کہے گی۔

آپ کیسی محنت کر رہے ہیں۔ جہاں آپ ہوں وہ زمانہ ہی کی زندگی ہے اپنی ساری زندگی وہاں بطوری گزار گئی ہوں۔ کیرش کی اس محنت سے بوجھ گیا تھا۔ پھر ان دونوں نے مل کر کھانا آرگ، نسیم اور پوران کو افق کر دیا۔ ان دونوں میاں بیوی سے گورکن کی حیثیت سے اس قبرستان میں قیام کرتے ہوئے شروع کر دیا تھا۔

ایک صبح ہی صبح کھانا کھانے کے بعد جب کہ یونان اور کیرش دیکھنے پر یونان کیرش کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔ کیرش میرا بی چاہتا ہے کہ آج میری رخصت کریں۔ اور دیکھیں سلوک اور اوتار دونوں کس حال میں ہیں۔ آپ سے آئے ہیں ہم نے ابھی تک محل کران کے سامنے اپنی طاقت اور قوت کا مظاہرہ آج میں چاہتا ہوں کہ انہیں بتاؤں کہ گرد باوقی الفطرت انداز میں دوسرے ملک ہو سکتے ہیں تو ہم دونوں میاں بیوی بھی ان کے خطاب ساری کر سکتے ہیں۔ اس اور کہنے لگی۔ میں تو ہر حال میں آپ کے ساتھ ہوں۔ جیسا آپ چاہتے ہیں۔

اس پر یونان اٹھ اٹھا ہوا اور کہنے لگا آخر یہ بات ہے تو پھر تو چلیں۔ جبکہ سے اٹھتی ہوئی وہی یہاں دونوں نبیوں کو بھی اپنے ساتھ نہ لے چلیں۔ آپ اپنے ساتھ مالوس کر رہا ہے۔ یونان نے بیوی مسکور کن۔ انہوں سے کیرش دیکھتے ہوئے بیوی نرم آواز میں کہا اچھا ہوا کیرش تم نے یاد دلایا۔ ان دونوں ساتھ جانا ارادہ ضروری ہے۔ اگر ہمارا ان کے ساتھ نگرانا ہوتا ہے اور وہ صورت اختیار کرتے ہیں تو اس صورت میں میں ان نبیوں کی جسامت اور قوت تک اضافہ کر کے ان کے سامنے اکڑا کر دوں گا۔ ایسی صورت میں میرے ہاتھ سارپ کی شکل و صورت فراموش کر کے اصلی شکل و صورت میں دوبارہ آکر آکر ہوں گے۔ کیرش کو آپ یہاں سے چلیں۔ اس کے ساتھ ہی دونوں نے ایک ایک دوسرا اٹھا دیا۔ اس کے بعد وہ دونوں قبرستان سے نکل کر میدان طرف روانہ ہوئے تھے۔

یونان اور کیرش جب دونوں خیابان کے محل میں داخل ہوئے تو محل ہونے کے بعد وہ پس کمر آگیا تھا ہی میں سلوک اور اوتار بیٹھے ہیں اٹھتی

میں داخل ہوئے سلوک اور اوتار دونوں اپنی جگہ پر اٹھ کھڑے ہوئے۔ پھر یونان کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔ دیکھ ہمارے چند نبیوں کے صحن اس روز اتنا ہمارے یہاں سے کچھ کھائے پئے بغیر ہی چلے گئے۔ اس وقت ہماری بیوی بھی اس لئے کہ اس رات ہمارے پاس کھانے پینے کو کچھ نہ تھا۔ لیکن تم ہمارا تو اگلے روز پھر تو گئے ہیں تم نے ایسا نہیں کیا۔ ہم دونوں میاں بیوی برا بھلا کیا۔ ہر حال میں تم دونوں کا یہاں شکر گزار اور ممنون ہوں کہ تم اپنا کام ہوئے پھر ہماری طرف۔ آج ہو چاہے یہ اچھا تر سے دیر سے ہی پورا کیا ہے ساتھ ہی سلوک نے اپنے سامنے خالی مشتبہ کی طرف اشارہ کیا اور اس کے لئے کہا۔ جواب میں دونوں وہاں بیٹھے گئے۔

یونان اور کیرش نے اندازہ لگایا کہ سلوک اس سے ابھی محنت کر رہا تھا جیسے نہ وہ دونوں دونوں سے حلق کوئی شبہ ہو نہ وہ یہ خیال کرتے ہوں کہ یونان اور کیرش کو ہاتھ ہیں۔ یونان اور کیرش جب اپنی جگہ پر بیٹھ گئے تب اس بار دیکھے گئی تم دونوں میاں بیوی کیا کھاؤ گے۔ میں اس وقت تھوڑی میزبان کے انداز میں حلق میں چاہتی ہوں کہ تم ہمارے یہاں آئے جاتے رہو۔ ہم اس بیٹے کو یہاں ہم چاہیں گے کہ تم میاں بیوی سرائے سے اٹھ کر ہمارے قیام کریں۔ اس پر یونان بولا اور کہنے لگا۔ ہم دونوں میاں بیوی تو کسی اور وقت ضروری طرف آئے ہیں۔

اس بات کا جواب اوتار دینے ہی دلی غمی کہ اچانک سلوک کی نگاہ یونان کو متوجہ کر کے بولنا پڑی۔ جس پر وہ کسی قدر پریشان کا اظہار کرتے ہوئے دونوں میاں بیوی سے اپنی گود میں لے کر کھینچا رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہاں آئے ہوئے کچھ زیادہ عرصہ نہیں ہوا۔ اور تم نے ان دونوں کو اپنے ساتھ مالوس کر لیا ہے۔ اس پر یونان کہنے لگا۔ دیکھ اوتار ہمارا ان طرف آئے کا مقصد یہ ہے کہ تم دونوں میاں بیوی یہ محل خالی کر دو اس میں قیام کر کے نہ صرف یہ کہ یہی نوع انسان کو ایک امت اور نسل میں ملے تم ان سے اپنے لئے قریب مانگتے ہو۔ مگر تم سے ہر اس میں اور یہ وہ شرب میں جھکا ہو چکے ہیں۔ جب کہ میں اور میری بیوی دونوں مل کر ان سے نجات دلانا چاہتے ہیں۔ جو تم دونوں میاں بیوی اور تیار۔ اس سے ان سرزمینوں میں پھیلا ہوا ہے۔

اختیاطی طبیعت کی اور خوشخواری میں کہنے لگا۔ دیکھ سلیوک مجھے اپنے سامنے
 ہاں مسلمان مت سمجھ۔ اگر تو چاہے تو میں ابھی اور اسی وقت تم دونوں کو اس
 جگہ پر مجبور کر سکتا ہوں۔ اس پر سلیوک اور اودار دونوں اختیاتی خوفناک اور
 طعن اپنی جگہوں پر اٹھ کھڑے ہوئے تھے پھر اس بار اودار بولی اور انتہائی
 دھم دھام لپٹنے والے انداز میں وہ یونان اور کیرش کو مخاطب کر کے کہنے لگی۔

اے اودار! تم اپنی حدود سے بچ کر ہمارے ساتھ گفتگو کر رہے ہو۔ تم نے ابھی
 ہماری قوت اور ہمارے مافوق الفطرت ہونے کا اندازہ ہی نہیں لگاؤ۔ ہر
 لمحہ ہم تمہاری اجازت کے بغیر اس محل سے باہر بھی نہیں نکل سکتے۔
 یہاں رہنے کی کوشش کی تو تمہیں طرح طرح کے عذاب پہنچا دیں گے۔
 یہاں رہنے والوں میں ابھی تمہارے جسموں کو چھپوڑ کر تمہاری تلہ پانی کر
 دیتے۔ اے اودار! یونان کے بجائے کیرش میں آؤ اور یہ مخاطب کر کے کہنے

لگتی ہے۔ چھری یہ صفت اور جرات کہ جیسے اودار میں میرے شوہر کو
 حملہ کر دوں میں ابھی تمہارے سامنے کھڑا ہوں۔ تم دونوں نے جو
 طاقت اور قوت کا مظاہرہ کرنا ہے وہ کر دیکھو۔ اس کے بعد وہ اس محل
 میں میرے ہی کیسے طوفانی اور مافوق الفطرت امداد میں تمہارے خلاف
 چلا۔

اس وقت میں سر سلیوک اور اودار دونوں کی تنکھیں انکاروں کی طرح سرخ
 ہو گئیں۔ یعنی فتح امداد میں ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔ پھر پند بچھتے ہی
 وہاں محل کی چھری۔ پھر یونان اور کیرش کے سامنے سلیوک اور اودار کے
 سامنے بڑے زیادہ اور جو غرار ساپ دے۔ تھے جو بری طرح پھارتے ہوئے
 تھے۔ وہاں آگے بچھے ہمارے تھے۔ جس کی وجہ سے سرے کا ہاں اختیاتی
 تھا۔ اس صورت حال کا مقابلہ کرنے سے بے یار و مددگار "کیرش اور"
 وہاں نے جو نئے انداز کے تھے۔ ہاں پر اسوں نے فوراً "ہاں سر ہی محل
 میں بھی دس گنا اضافہ کر دیا اور اس میں رہنے کے بعد اس کی
 وہاں سے اس گنا اضافہ کیا تو نئے دونوں سانپوں کی طرف بچھتے ہوئے
 دونوں کی طرح غارتے گئے تھے۔

اس سے وہ دونوں خوشخوار سانپ لپکے تھے لیکن جلد ہی وہ پھر اپنی پہلی حالت

یونان کے یہ الفاظ سن کر سلیوک اور اودار کی حالت مضاموں میں مبتلا
 کی ہے جیسی 'خیر ذمہوں میں دس بننے جو بڑوں' حسد کے کارخانوں میں
 کڑیوں اور سیال لہروں کی حدت میں کڑت کام جیسی ہو کر رہ گئی تھی۔ یہ حد
 اور اودار سے ایک دوسرے کی طرف دیکھتے ہوئے اپنی رگم غورہ فطرت اور
 کے کرب کو کسی حد تک چھپایا۔ پھر سلیوک بولا اور وہ شعروں کے لرزوں اور
 گھر کی سی تندی میں یونان کو مخاطب کر کے پوچھنے لگا۔

اگر ہم دونوں میاں بوی اس محل سے جانے پر رضا مند نہ ہوں اور
 تمہارا کیا رد عمل ہو گا۔ لیکن ایک بات یاد رکھنا کہ یہ محل ہمارے استودان
 عباس مرچکا ہے لیکن چونکہ ہم دونوں اس کے شاکر ہیں لہذا اس محل پر
 زیادہ حق کسی کا نہیں بنتا۔ جب ہم اس محل کے حقدار ہیں تو پھر دنیا کی
 یہاں سے نکل نہیں سکتی۔ اس پر یونان بھی سر لہروں کی سفاکی اور عظمیٰ
 انداز میں بولا اور ان دونوں کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

سنو سلیوک اور اودار میں تم دونوں کو پدی کے گشتوں سے بھی
 ہوں۔ اگر تم دونوں نے ہمارے کہنے پر اس محل کو خالی نہ کیا اور جو تم نے
 رہا رکھا ہے اسے نہ نہ کیا تو یاد رکھنا میں اور میری بیوی کیرش دونوں محل
 کے شعروں کے لرزوں رنگوں کو دوسری گئے۔ تمہاری حصار دات کے عمل
 گئے۔ تمہارے لوگ تارہ چمک ماند کر دیں گئے۔ اور تمہاری مسرتوں کی
 دواخانہ احساس میں بدل کر رکھ دیں گئے۔ سنو اگر تم اپنی ضد اپنی ہٹ دھرمی
 تو ہم دونوں تمہارے کلمہ نسبت کو بے اثر و ماکوں سے بھر دیں گئے۔ مت جانو
 طاقتوں کے اندر تم لوگوں نے اپنے گھٹاؤں کے کردار کی وجہ سے ایک خوف
 رکھا ہے۔ ہم دونوں میاں بوی بے خوفی کے اسم کی طرح تمہارے خلاف
 گئے۔ اور تمہارے حیاوں کی جھیم اور تمہاری زندگی کے سبھی ماسوں کو جو
 کر کے رکھ دیں گئے۔

یونان کے ان الفاظ سے ایک بار پھر سلیوک اور اودار کی حالت بے
 مظالم کی رہا۔ مخاطب لہروں اور خطاؤں کی کمانوں جیسی ہو کر رہ گئی تھی۔
 مکمل کر بولا اور اچھے شخص کی حدت اور تیزی کے لہروں کی طبیعت کی میں وہ
 کر کے بولا۔ دیکھ ہے میں دلاچار اجنبی جو الفاظ تم نے کہے ہیں کیا تم میں
 جرات ہے کہ اپنے کہے ہوئے الفاظ کو عملی جامہ بھی پہنا سکو۔ اس پر یونان

یہ آگئے اس کے بعد دوسرے ہی لمحے دونوں سانچوں کی آنکھوں سے دھندلی روشنی نکل کر نیچوں پر پڑی کہ غولے جہاں کھڑے تھے وہیں جسم ہو کر رہا۔ یہ صورتحال دیکھتے ہوئے یونان نے فوراً اپنی کھوار بے نیام کی۔ اس پر اسے اور اپنے اور کیرش کے گرد اس نے حصار بھیج لیا تھا۔ پھر کھوار یاہ میں یونان نے اپنا خبر نکل لیا تھا۔ کیرش نے بھی اپنا خبر نکل کر اپنے دھندلی میں لے لیا۔ اس کے بعد دونوں سانچوں نے اس خبروں پر اپنا عمل کرنا۔

دونوں بڑی بڑی حساست واسے نیچوں کا حاکم کرنے کے بعد وہ دونوں کیرش کی طرف متوجہ ہوئے اور بھی حصار دیے والی روشنی اسوں سے نکلی وہی ہی اسوں سے یونان اور کیرش پر بھی بھیجی گئی تھی۔ یونان اور کیرش پریشانی اٹھاتے رہتے ہوئے پتہ چیکے ہٹ گئے تھے۔ اس لیے کہ ان کی والی روشنی سارے یونان اور کیرش کے خبر پر آ کے جمع ہوئی تھی اور یہ ہوتی ہوئی وہیں دونوں سانچوں کی طرف گئی تھی۔ اس سلسلے میں دونوں کے لیے دونوں جانب پہلے چیکے تھے پھر اسوں نے پتہ آنکھوں سے نشانہ دیکھتے ہوئے فوراً خبر نکل کر دیا تھا۔

یہ صورتحال دیکھتے ہوئے یونان بھی کیرش نے پھر ایک دور ہونے لگا۔ اس کا لگاؤ میں دونوں میں یونان نے کئی فیصلے کیا۔ پھر اس کے ساتھ اپنی کھواریں بے نیام کر لی تھیں تاہم وہ خبر انھوں نے پتہ دیا کہ انھیں ہاتھ میں لیتے ہوئے اپنے سامنے ہی رکھے اس کے بعد اپنی توڑی دونوں سانچوں کی حصار سے باہر نکل کر ان سانچوں کی طرف بڑھے تھے۔ اپنی طرف بڑھتا، کچھ کر وہ دونوں سانچوں کی حصار سے باہر نکل کر اپنے سامنے ہونے لگے۔ اس کے بعد وہ پلٹ چلے گئے۔ یونان اور کیرش نے اس کے سامنے سے غائب ہو گئے۔

یونان اور کیرش کے اس طرح اچانک غائب ہو جانے کے بعد یونان نے یونان کی طرف پتہ دیا۔ اس پر اس نے پتہ دیا کہ وہ کیرش کی طرف گئی تھی۔

دیکھ یونان تم اور کیرش دونوں سمیٹ چلا۔ سلیوک اور اسے

یہ آگئے اس کے بعد دوسرے ہی لمحے دونوں سانچوں کی آنکھوں سے دھندلی روشنی نکل کر نیچوں پر پڑی کہ غولے جہاں کھڑے تھے وہیں جسم ہو کر رہا۔ یہ صورتحال دیکھتے ہوئے یونان نے فوراً اپنی کھوار بے نیام کی۔ اس پر اسے اور اپنے اور کیرش کے گرد اس نے حصار بھیج لیا تھا۔ پھر کھوار یاہ میں یونان نے اپنا خبر نکل لیا تھا۔ کیرش نے بھی اپنا خبر نکل کر اپنے دھندلی میں لے لیا۔ اس کے بعد دونوں سانچوں نے اس خبروں پر اپنا عمل کرنا۔

دونوں بڑی بڑی حساست واسے نیچوں کا حاکم کرنے کے بعد وہ دونوں کیرش کی طرف متوجہ ہوئے اور بھی حصار دیے والی روشنی اسوں سے نکلی وہی ہی اسوں سے یونان اور کیرش پر بھی بھیجی گئی تھی۔ یونان اور کیرش پریشانی اٹھاتے رہتے ہوئے پتہ چیکے ہٹ گئے تھے۔ اس لیے کہ ان کی والی روشنی سارے یونان اور کیرش کے خبر پر آ کے جمع ہوئی تھی اور یہ ہوتی ہوئی وہیں دونوں سانچوں کی طرف گئی تھی۔ اس سلسلے میں دونوں کے لیے دونوں جانب پہلے چیکے تھے پھر اسوں نے پتہ آنکھوں سے نشانہ دیکھتے ہوئے فوراً خبر نکل کر دیا تھا۔

یہ صورتحال دیکھتے ہوئے یونان بھی کیرش نے پھر ایک دور ہونے لگا۔ اس کا لگاؤ میں دونوں میں یونان نے کئی فیصلے کیا۔ پھر اس کے ساتھ اپنی کھواریں بے نیام کر لی تھیں تاہم وہ خبر انھوں نے پتہ دیا کہ انھیں ہاتھ میں لیتے ہوئے اپنے سامنے ہی رکھے اس کے بعد اپنی توڑی دونوں سانچوں کی حصار سے باہر نکل کر ان سانچوں کی طرف بڑھے تھے۔ اپنی طرف بڑھتا، کچھ کر وہ دونوں سانچوں کی حصار سے باہر نکل کر اپنے سامنے ہونے لگے۔ اس کے بعد وہ پلٹ چلے گئے۔ یونان اور کیرش نے اس کے سامنے سے غائب ہو گئے۔

یونان اور کیرش کے اس طرح اچانک غائب ہو جانے کے بعد یونان نے یونان کی طرف پتہ دیا۔ اس پر اس نے پتہ دیا کہ وہ کیرش کی طرف گئی تھی۔

دیکھ یونان تم اور کیرش دونوں سمیٹ چلا۔ سلیوک اور اسے

تہوں کو ایک ساتھ مقابلہ کرنے کی دعوت دیتا ہوں۔ پھر دیکھو میں کیسے تسار
نہاں خانوں میں درد و الم کی آگ، چٹا کی چٹکی آتش، تساری غولی انگڑائیاں
کھینچاں بھر کر رکھتا ہوں۔ سونگناہوں کے سیاہ چوہے۔ میرا مقابلہ کرو پھر۔
تمہارے کرد اور بوجھ میں غارت کے طوفان اور عداوتوں کے ریتیلے جھگڑا۔
میں تساری لادوں کے پرالے گنبدوں میں اظہاروں کے بحور اور جتنے صحران
کھڑے کرتا ہوں۔ غیر آدم پر ضرب لگانے والا اگر تم بہت درجات پہنچتے ہو
سے مقابلہ کرے کے لئے اس عداوت میں میرے سامنے آ کر کھڑے ہو۔
کافی دیر تک بٹاؤں پکار پکار کر نہیں، سیوک اور ادکار کو مقابلہ کی
لیکن تاجی اس کی پکار کا کوئی جواب دے گی اور نہ ہی نہیں، سیوک اور ادکار
اس کا مقابلہ کرنے کے لئے اس کے سامنے آتا۔ یہ صورتحال دیکھتے ہوئے ہوتا
دونوں مہاں پیدی کو مستانی سلسلہ سے اوپر بنے ہوئے دیاس کے اس کل
تھے۔ اس بوناف اور کیرش نے مستقل طور پر قبرستان میں قیام کر لیا تھا۔
سے وہ دیاس، سیوک اور ادکار کے خلاف حرکت میں آتے لگے تھے۔

یہ عہد میں مشرقی آرمینیا ایرانیوں کے تسلط میں آ گیا اور مطلبی اور مینا
یہاں پر شیر کر یا لیا۔ آرمینیا کے دونوں بھیلی کے حکمران اگرچہ قدیم
تھے۔ تھے۔ آرمینیا کی خواہ مخواہ حیثیت ختم ہو گئی۔ شاہ پر سوئم زور و عرصہ
اور مختصری حکومت کر کے اس دنیا سے رخصت ہو گیا۔



یہاں سے فوت ہونے پر اس کا بھتی بہرام دونوں شہنشاہ بنا۔ بہرام تخت نشین
ماں کا طہران رہ چکا تھا اس لئے لوگ اسے کہاں شاہ کے نام سے بھی

یہاں قسیم کے بعد ایک شخص خسرو کو مشرقی آرمینیا کا حکمران مقرر کیا گیا اور
یہاں آرمینیا کے تخت تھا۔ اب درمیان کے یہ پاک خسرو پر زور۔ اسے
میں میں درمیان چاہتے تھے۔ ایرانی آرمینیا کو بھی دوسرے تسلط میں آ
یہاں کے بے درمیان شہنشاہوں اس نے طرح طرح سے راجی مشرقی آرمینیا
یہاں آرمینیا۔ اس کے نتیجے میں مشرقی آرمینیا کے حکمران خسرو نے ایرانی
پھر پھیلا اور دونوں کی حمایت کا اعلان کر دیا۔

یہاں بادشاہ بہرام چہارم کو جب خسرو کی اس حرکت کا علم ہوا تو وہ سخت
آرمینیا پر فوج کشی کا ارادہ اس لئے کر لیا۔ آرمینیا کے حکمران خسرو نے
یہاں شہنشاہوں کے کہنے پر کیا تھا اس لئے اسے امید تھی کہ اگر
یہاں آرمینیا پر حملہ آور ہونے کی کوشش کی تو پھر روم بڑاؤں

تہوں کو ایک ساتھ مقابلہ کرنے کی دعوت دیتا ہوں۔ پھر دیکھو میں کیسے تسار
نہاں خانوں میں درد و الم کی آگ، چٹا کی چٹکی آتش، تساری غولی انگڑائیاں
کھینچاں بھر کر رکھتا ہوں۔ سونگناہوں کے سیاہ چوہے۔ میرا مقابلہ کرو پھر۔
تمہارے کرد اور بوجھ میں غارت کے طوفان اور عداوتوں کے ریتیلے جھگڑا۔
میں تساری لادوں کے پرالے گنبدوں میں اظہاروں کے بحور اور جتنے صحران
کھڑے کرتا ہوں۔ غیر آدم پر ضرب لگانے والا اگر تم بہت درجات پہنچتے ہو
سے مقابلہ کرے کے لئے اس عداوت میں میرے سامنے آ کر کھڑے ہو۔
کافی دیر تک بٹاؤں پکار پکار کر نہیں، سیوک اور ادکار کو مقابلہ کی
لیکن تاجی اس کی پکار کا کوئی جواب دے گی اور نہ ہی نہیں، سیوک اور ادکار
اس کا مقابلہ کرنے کے لئے اس کے سامنے آتا۔ یہ صورتحال دیکھتے ہوئے ہوتا
دونوں مہاں پیدی کو مستانی سلسلہ سے اوپر بنے ہوئے دیاس کے اس کل
تھے۔ اس بوناف اور کیرش نے مستقل طور پر قبرستان میں قیام کر لیا تھا۔
سے وہ دیاس، سیوک اور ادکار کے خلاف حرکت میں آتے لگے تھے۔



ایران میں آرمینیا کی وفات کے بعد شاہ پور، عظیم کا بیٹا شاہ پور سوئم
تخت نشین ہوا تھا۔ دوسری طرف روم شہنشاہ وائٹین بھی مر گیا اور اس
شخص بڑاؤں کو بڑھانے لے اپنا شہنشاہ بنا لیا تھا۔

شاہ پور سوئم نے حکومت سنبھالتے ہی آرمینیا کے امور کی طرف توجہ
میں جب آرمینیا کا حکمران مینوں فوت ہوا تو آرمینیا میں افرائیوں کا عالم
لئے افرائیوں کے عالم میں آرمینیا کے لوگ دو گروہوں میں بٹ گئے۔ ایک
مالی تھا دو دوسرا گروہ ایرانیوں کا طرفدار تھا۔ پس دونوں ہی گروہوں نے
ہماتے زیر اور مغلوب کرنے کے لئے جنگ دو دو اور بعد شروع کر دی
رومنوں کا طرفدار تھا اس نے ایرانی مائیں کے خلاف روموں سے مدد طلب
کردہ جو ایرانیوں کا طرفدار تھا اسوں نے روموں کے مدد کی گروہ کے
بادشاہ شاہ پور سوئم سے مدد طلب کر لی تھی۔

رومن ان دنوں اس حالت میں نہیں تھے کہ آرمینیا میں اپنے راجی
مدد کر سکیں اس لئے کہ شمال کی طرف سے ہن قبائل نے حملہ آور ہو

ایک طرح سے ایران کی ساری مملکت کا مسیہ بن گیا تھا۔

بعد بزرگوار ایران کا شہنشاہ بنا۔ اسے بزرگوار کا بھی کہا جاتا ہے۔
 یہاں سے اس نے اپنے تمام بادشاہوں کی طرح حکم چلایا۔ اسے کثیر کشاکش کی
 حالت تھی۔ اس نے حالات سے موافق تھے۔ اس نے کہ رومن سلطنت اس وقت
 بڑھ رہی تھی۔

یہاں سے اس نے رومن سلطنت کے خلاف عداوت کرتے ہوئے
 اس کے خلاف کڑو کر لیا۔ اس کے بعد شہنشاہ کے وحشیانہ اور قیامت خیز
 حملوں نے اس کے دربار پر حملہ کیا۔ اس نے رومنوں کو مزید کڑو اور سب سے کڑے
 میں رومن شہنشاہ بزرگوار نے مسیہ مملکت کی حالت سے فائدہ اٹھانے کی طرف
 توجہ دے کر اس سے حکومت کو سنبھال لیا۔ رومن مصلحت کرنے کی

اس نے بہرہوں سے حکمران کا لقب دیا اور اسی طرح اس نے قیامت خیز
 اس کی متحدہ دولتوں کی حالت میں۔ اس نے یہ نہایت وقت ایسا بھی
 شہنشاہ بزرگوار کے رومنوں کے اثرات کو آکر اپنی قدیم زرتشتی
 اور عیسائیت کا حلقہ گھومتا تھا۔ اس کے نتیجے میں اس نے اپنی سلطنت
 عیسائیوں کو ہر طرح کی کھلی اور دھمکی دے دی تھی۔ یہ کہ عیسائیوں سے
 اس نے رومنوں کے آگے پاس ہے آتش کدہ گرام کے چاروں طرف کر دیے۔

اس نے رومنوں سے شہنشاہ بزرگوار کے حکم کو سنبھال لیا۔ اس نے یہ نہایت
 حکم میں اس کے رومنوں کے خلاف اور سختیوں سے لڑا تھا۔ اس نے اس کو کھلم
 اس نے یہ نہایت سختیوں سے لڑا تھا۔ اس نے اس کو کھلم
 اس نے یہ نہایت سختیوں سے لڑا تھا۔ اس نے اس کو کھلم
 اس نے یہ نہایت سختیوں سے لڑا تھا۔ اس نے اس کو کھلم
 اس نے یہ نہایت سختیوں سے لڑا تھا۔ اس نے اس کو کھلم
 اس نے یہ نہایت سختیوں سے لڑا تھا۔ اس نے اس کو کھلم

اس نے یہ نہایت سختیوں سے لڑا تھا۔ اس نے اس کو کھلم
 اس نے یہ نہایت سختیوں سے لڑا تھا۔ اس نے اس کو کھلم
 اس نے یہ نہایت سختیوں سے لڑا تھا۔ اس نے اس کو کھلم
 اس نے یہ نہایت سختیوں سے لڑا تھا۔ اس نے اس کو کھلم
 اس نے یہ نہایت سختیوں سے لڑا تھا۔ اس نے اس کو کھلم
 اس نے یہ نہایت سختیوں سے لڑا تھا۔ اس نے اس کو کھلم
 اس نے یہ نہایت سختیوں سے لڑا تھا۔ اس نے اس کو کھلم

مذہب اس موقع پر اس کی مدد کرے گا۔ لیکن ایسا نہ ہوا اس لئے کہ خود
 کہ ایرانیوں کے خلاف جنگ کی ابتداء کرے وہ ڈرتا تھا کہ کسی اس کی بھی
 ہو جیسی دولتوں کی حالت شدہ پر اعظم کے دور میں ہوئی تھی۔ لہذا جب
 اپنا لشکر لے کر آرمینیا میں داخل ہوا تو رومن شہنشاہ خود اس کے خلاف غیر
 نے نہ صرف یہ کہ خود کی مدد کرنے سے انکار کر دیا بلکہ مغربی آرمینیا
 میں تھا اس کی مخالفت کا بھی رومن شہنشاہ خود اس نے کوئی خاطر خواہ انتظام
 جب رومن شہنشاہ خود اس کے خلاف ہوا اور مغربی آرمینیا کی بھی
 نہ لی اور نہ ہی اس مسئلہ میں اس نے کوئی مشق آرمینیا سے حکمرانوں
 تب ایرانی شہنشاہ ہرام نے جو صوبے مزید بند ہوئے۔ اپنا لشکر لے کر
 آور دیا۔ ہرام کا مقابلہ کرنے کے لئے مغربی اور مشرقی آرمینیا کے حکمران
 ہو کر ایک لشکر تیار کیا اور اس کے شہنشاہ ہرام کے مقابلہ پر
 رومنوں میں ایران کے شہنشاہ ہرام اور آرمینیا کے دونوں حکمرانوں کے
 جنگ ہوئی۔ جنگ کے شروع میں ہی ایرانی شہنشاہ ہرام وقت کی ہر جتنی
 دھند کے سببوں اور اس کے خلاف ہرام کے دونوں اخلاقیوں اور
 کے دونوں حصوں کے حکمرانوں پر حملہ کر دیا۔ اور اسے پہلے ہی حملہ میں
 کے دونوں حصوں کو تین شکست دی اور اپنے سامنے سے دو بھاگے۔

اس جنگ میں کچھ صرف یہ کہ آرمینیا کے دونوں حکمرانوں کو
 بلکہ ایرانی شہنشاہ ہرام نے مشرقی آرمینیا کے حکمرانوں کو اور مشرقی
 مشرقی آرمینیا کا حکمران تھا اور مشرقی آرمینیا کا راستہ ایران کے سخت
 چونکہ ایرانیوں سے جنگ کر کے ایک طرح سے خوداری کا ثبوت دیا تھا
 کر کے ہرام نے اس قدر فرائض میں اپنے روم اور مشرقی آرمینیا میں
 اس کے بھائی دوم شاہ پور کو حکمران مقرر کر دیا۔

ہرام بھی کچھ دیر حکومت نہ کر سکا اس کے حلقہ کار
 معلومات میں نہیں ہیں لیکن سارے میں کہ یہ خود اپنی صورت
 کہ اس کے لشکر میں عداوت اٹھ اٹھائی ہوئی تھی اس کے نتیجے میں ہرام
 رمانے میں رومن سلطنت میں غیر معمولی تبدیلی رونما ہوئی اور وہ یہ کہ اپنے
 رومن سلطنت کے لئے اسے کر دیا۔ مشرقی سلطنت کا ہم جن میں رکھا
 تسلیم کو اس کا پیہ تحت بنایا گیا۔ پہلی روم کا پیہ تحت البتہ دوم ہی رہا۔

کے قلم دست سے تخت ہلاں تھے لہذا اسے یزگرد گنہگار کہہ کر پکارتے تھے۔
اس کے علاوہ ایرانی شہنشاہ یزگرد نے کوئی دیاہ جنگجو تھا اور نہ ہی جنگ
تجربہ رکھتا تھا۔ اس نے جنگوں میں حصہ لینے کے بجائے اس نے اپنے سر
حریف یعنی رومن سلطنت سے ایچھے دواہ اور تعلقات پیدا کرنے کی کوشش
سلطنت یزگرد کے دور تک وہ بڑے حصوں میں تقسیم ہو چکی تھی۔ اور
دوسری قسطنطین میں لہذا اٹلی کی رومن سلطنت کو نظر انداز کرتے ہوئے
پوری توجہ قسطنطین کی رومن سلطنت کی طرف کی۔ اس وجہ سے کہ اٹلی نے
ایک طرح سے پس منظر اور کٹائی میں جا چکی تھی۔ اور قسطنطین کی رومن
لہایاں اور دنیا کے مختلف ممالک میں مشہور ہو چکی تھی۔

اسی بنا پر یزگرد نے اپنے زمانے میں مشرقی روم کے ساتھ بہت کم
کئے۔ یزگرد کے دور میں قسطنطین کا قیصر روم اریکینس تھا۔ یزگرد نے اس
بہتریں اور عمدہ دواہ قائم کی کہ قیصر روم اریکینس نے اپنے قیصر
تریت یزگرد کے لئے کرنے کی کوشش کی۔ قیصر روم بھی خود اس میں
روم چاہتا تھا کہ اس کی تربیت اپنی طرف ہو۔ قیصر روم اپنے ان دلی
کے متعلق فکر مند تھا اور وہ اسے اپنی محسوس سے بخود رکھنا چاہتا تھا۔ اس
حکم دیا کہ شہزادہ قیصر روم کی تربیت شہنشاہ ایران یزگرد کے سپرد کر دی جائے
یزگرد سے بھی کوشش یہ رو داری قبول کر لی اور اس نے یہ امر
انہید۔ اولی سیاسی اہمیت اس کے پیش نظر نہ تھی۔ یزگرد نے شہزادہ قیصر
کے لئے پہلے تجربہ کار دانشمند و قسطنطین بھیجا کہ وہ شہزادہ قیصر
رسم۔ یزگرد کے لئے وہ نے رومی سائنس کو بخود کیا کہ جو شخص شہزادہ
بدخواہی سے کہ ایران کا دشمن سمجھا جاتا تھا۔ مختصر یہ کہ رومن شہزادہ
تریت یزگرد کے اعطیات کے تحت ہوئے تھے۔ اس طرح یزگرد نے چار
نام پتے ہوئے رومنوں سے ایچھے تعلقات استوار کئے اور جب تک وہ
جنگوں سے بچتا رہا اور اس نے اپنا وقار کے ساتھ رومنوں کے وقار و
دی۔ چنانچہ اس کے دور حکومت میں ایران میں مکمل امن و امان قائم رہا۔
اپنے دور حکومت میں یزگرد نے اپنی بیٹائی رعایا کی رو داری کی طرف
دی۔ بلکہ بیٹائیوں کا یہ مطالبہ بھی اس سے مل گیا کہ حکومت ایران اور
رعایا کے درمیان کوئی گھبراہٹ نہ ہو جائے۔

قسطنطین کی حکومت کی طرف سے بیٹائیوں کا ایک وفد ہشپ مارٹا کی سربراہی
ہشپ مارٹا نے اپنی وجہات اور اپنے وقار اور حیثیت سے یزگرد کو بے حد
اصرار پر یزگرد اس بات پر راضی ہو گیا کہ شاہ پر اعظم کے زمانے میں
رہ گئے تھے ان کو دوبارہ قیصر کرا دیا جائے۔ جو بیٹائی لڑائی قصبہ کی بناء پر
ہو اس میں مارا کر دیا جائے۔

دوبارہ بیٹائی پوریوں کو اجازت مل گئی کہ وہ مملکت ایران میں جہاں چاہیں
رہ سکیں اور اسی بات پر بھی رہا مقرر کر لیا کہ سب کچھ میں بیٹائیوں کی
قد رائے کی اجازت دی جائے جس میں ایران کے مطلق تمام امور طے کئے
جائیں۔ اس میں منعقد ہوئی۔ اور شہنشاہ ایران کی مانتی کی رعایت اس
میں۔ اس کا نظریں میں بیٹائی کی از رو بخیرہ اور اتحاد کے لئے جو فیصلے
اس نے یزگرد سے منظر کر لیا۔ یزگرد کے عہد میں بیٹائی کو فروغ تو ہوا
تھا۔ تاہم جو امور جو اسے بدستور قائم رہے۔

بیٹائیوں کے ساتھ مکمل رو داری برقی۔ ہو سکتا ہے کہ یہ سیاسی وجوہ کی
بیٹائیوں کو۔ قسطنطین کی رومن حکومت اس کی طرف سے مطمئن ہو جائے
تھا۔ بیٹائیوں کی طرف متوجہ رہے۔ دیاہ تر مورتیں اس بات پر متفق ہیں
کہ کام خدائی رو داری کی بناء پر کیا۔ اس لئے کہ لڑائی رو داری اس کی
میں۔ چنانچہ اس سے یہودیوں کے ساتھ بھی مہربانی کا سلوک روا رکھا۔
اس سے یہ سیاسی اہمیت حاصل تھی۔ یہاں تک کہ یزگرد گنہگار کی بیوی یہودی
ہی۔ اس کا نام شوشین دست تھا۔ اور وہ ایران میں یہودیوں کے رئیس کی اکلوتی

صفت کے آخری دور میں یزگرد گنہگار نے بیٹائیوں کے متعلق اپنا رویہ بد
دیا۔ بیٹائیوں کی جاتی ہیں۔ پہلی یہ کہ وہ کچھ عرصہ بعد بیٹائی لڑائی سے
بچا۔ بالذات اب اختیار کر گیا۔

یہ کہ بیٹائی اس زمانے میں اس قدر دلیور اور بے ہاک ہو گئے تھے کہ کسی کو
ان سے تھے۔ اس لئے سخت گیری کے سوا چارہ نہ رہا تھا۔

اس لئے ہیں کہ صوبہ خورستان کے شہر حرزد اور شیر میں ایک بیٹائی پادری نے
یہ تھا یہاں تک حیرات کی کہ ہشپ مارٹا کی پوشیدہ دشمنی کے ساتھ آتش
بلا۔ ایک تھا۔ مہار کرا دیا۔ شہنشاہ یزگرد نے اس معاملہ کے متعلق درودیت

نیا تو ابوائے اپنی بریت کا اظہار کیا لیکن ہٹو نے کلمہ کلا اقرار کیا کہ میں
کدو مساکر کیا ہے۔ ساتھ ہی دین زرتشتی کو برا بھلا بھی کہا۔

اس کے شہنشاہ یزدگرد گھمگھم نے ادا کو حکم دیا کہ آتش کدو کو ۱۰۰
لیکن وہ افکار پر اڑا رہا تو بادشاہ نے اسے مروا دیا۔ اس حالات سے یہ بھی
ایران میں چسائی تکی کدوں کو نقصان پہنچانے اور چسائیت کو فروغ دینے
تھے۔ اس قسم کی دہشت و راز کی وجہ سے یزدگرد کے دل میں چسائیت نہ
گیا اور اس کا شفیق ہاتھ چسائیوں کے لئے آگ حتم بن کر رہ گیا تھا۔

ایران کا شہنشاہ یزدگرد گھمگھم ۳۳۰ میں فوت ہوا۔ ایرانی مورخین اس
محقق ایک عجیب و غریب واقعہ بیان کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ایک روز
یزدگرد گھمگھم جرجان میں شکاری تھت پر بیٹھا تھا اور درباری اس کے سامنے
ایک خادم یزدگرد کی خدمت میں حاضر ہوا اور بتایا کہ محل کے دروازے پر
ہے جس کے منہ میں نہ لگام سے ادر نہ بیٹھ پر دیں۔ یہ گھوڑا نہایت غما
ہے اور خوبصورت بھی ہے۔ آج تک اب خوبصورت گھوڑا دیکھے میں
کہ یہ کسی کے قابو میں نہیں آتا۔ وہی قریب آتا ہے تو دوپٹاں چلانا ہے
مگر جمع ہیں اور اسے دیکھ کر خوش اور مسکراتے ہوئے ہیں۔

اپنے اس خادم کی باتیں سن کر کہتے ہیں کہ یہ گرد نہ رو۔ غلطی کر کے
سے باہر آیا۔ گھوڑے کی خوبصورتی دیکھ کر یزدگرد نے اس کی تعریف کی اور
کہا۔ یہ ان نے یہ ایک نعت غیر حرقہ میرے لئے بھیجی ہے۔ پھر یزدگرد گھمگھم
کے قریب گیا۔ اس کی پیشانی اور ایل پر ہاتھ بھرا جب کہ گھوڑا یزدگرد گھمگھم
چپ خاموش اور سادہ کلام رہا۔

یہ صورتحال دیکھتے ہوئے یزدگرد نے لگام اور دین لائے کا حکم دیا۔
گھوڑے کی زبان پر تھکی دے۔ اس مقصد کے لئے یزدگرد گھوڑے کے پیچھے
گھوڑے نے یزدگرد کے پیچھے اس نعرے سے دوپٹاں مٹائی کہ یزدگرد وہیں
کی روح نفس صبری سے پرواز کر گئی تھی۔

کہتے ہیں کہ یزدگرد کو دوپٹاں مٹا کر اس کا ماتر کرنے کے بعد گھوڑا
ہو گیا۔ کسی کو معلوم نہ ہو سکا کہ وہ کہاں سے آیا اور کہاں چلا گیا۔ ایرانی
واقعہ کو نظر کیا گیا اور لکھا ہے کہ یہ گھوڑا ایک پیشہ سز رنگ سے مسکراتا
دونوں تہا۔ کہ کے مکتب ہو گیا۔

میں یہ کہتے ہیں کہ یزدگرد گھمگھم کی موت کے بعد یہ قصہ میں غریب سے
نہ۔ سرے کی اصل وجہ کسی کو معلوم نہ ہو سکا۔ بات اصل یہ ہے کہ
نہ۔ کہتے تھے۔ یزدگرد کا خاتمہ کر دیا گیا تھا۔

شہنشاہ یزدگرد گھمگھم کی سیرت کے متعلق ایرانی اور رومن متد نظر میں ہوا
اور محض اسے بنو امویہ ایک دل آویز کار اور باموت حکمران سمجھتے ہیں۔
نہ۔ ایک اس کا لقب گھمگھم ہوا جس کی وجہ یہ جاں کی جاتی ہیں کہ اس
دولت جملہ کر لیا تھا۔ ہر محل تاریخی واقعات سے پتہ چلتا ہے کہ وہ ثابت
نہ۔ ہوا تھا۔

باموت سے قیصر روم اریکلیس کی وصیت پر اس کے بیٹے کی تربیت کی
اور اسے کا ثبوت ہے۔ چسائیوں کے ساتھ تو وہ سات سے پیش آتا تھا۔
نہ۔ رومانی ہوئی۔ یہ اس کی وسیع انگلی کی دلیل ہے۔

اسی حالات میں شہنشاہ یزدگرد کی حفاظت کی خاطر بعض باغیوں نے اس پر دست ظلم
میں مورخین لکھتے ہیں کہ یزدگرد کے چاقوئیں ہر گور۔ اپنی تخت
میں سے جو خطاب کیا اس میں کہا تھا کہ میرے باپ نے اپنے عہد
میں اس ملک کو مریخی کا رویہ اختیار کیا۔ لیکن اس کی رعایا میں سے بعض
میں اس کی نگرانی کی باغیوں نے لکھا۔ اس لئے تاجدار میرے باپ نے
نہ۔ رومانی کا خون ملا۔

نہ۔ میں نے جن کے نام شہ پور ہرام نور رہی تھے۔ شہ پور کو یزدگرد
نہ۔ اور میں کا خطرہ متروک کیا تھا۔ جب کہ ہرام کو راستہ تیرہ کے عرب
نہ۔ اس کا باغ گزار قتل بھیجی ہی میں پرورش کے لئے بھیج دیا گیا تھا۔ یہی
نہ۔ میں ہرام گور کے نام سے مشہور ہوا۔ تیرہ ایک قدیم شہر ہے جو کوئٹہ
نہ۔ حاصل پر واقع ہے۔ شہ پور اعظم نے اپنے زمانہ میں اس راستہ کا عمران
نہ۔ بنا تھا۔ اس کے بعد نعل بن مراد نے اس کا جاشین بنا۔ یزدگرد کا بیٹا
نہ۔ تھا کہ یزدگرد چاہتا تھا کہ اپنے بیٹے ہرام کو سرزمین عرب میں بھیج دے تاکہ
نہ۔ سرزمین ہو۔ اس مقصد کے لئے اس نے تیرہ کے نظریاں نعل بن مراد
نہ۔ اس کا پرچاں جو مقدمہ یا اور خواہش کی کہ اس کے بیٹے ہرام و
نہ۔ حال اس کی پرورش کرے۔ نعل بن مراد نے اس خدمت کو اپنے لئے لکھا
نہ۔ ہرام گور کے ساتھ ہرام نعل کے ساتھ بھیج دیا۔

نعمان نے ہرام کی پرورش کے لئے نین واپس مقرر کیں۔ ایک وہ ایران
ساتھ لیتا تھا اور وہ عرب سے منتخب کی گئی تھیں۔ ہرام کی پرورش تینوں میں ہوتی تھی
مقتلی اور پاکیزگی میں جو کہ ہر قسم کے نعمان کے لیے یہ بھی ہمارا شہر کی پرورش
نعمان کی جانتے۔ اس نے ہرام میں ایک بندہ دیا تھا کہ اسے ناکارہ
اس نے ہرام کے ایک دوسرے مندر کو دیا۔ جس کا نام و عرق میں منادی ہے
نعمان اور محل بنانے کے لئے اس کا انتخاب کیا گیا۔

ہرام کے اس مندر نے پہلے سال کے عرصہ میں ایک عظیم الشان عمل
انداز تعمیر کر دیا۔ اسی محل میں ایک گنبد بنا تھا جس کے اوپر گرد بلند ہوا
وہی محل تھا جو بعد میں خورش کے نام سے مشہور ہوا جب یہ محل تعمیر ہو چکا تو
دیجہ کر بے حد خوش ہوا۔ مندر کی تشریف و تہذیب کی اور اسے ہرام و اگر اسے

اسی محل کے ساتھ ایک گنبد بنا بھی دیا گیا ہو گا۔ وہ اس طرح کے
مندر نے یہ محل تعمیر کیا تھا اور نعمان بن عرائش نے اس کی منادی کی تشریف
تو وہ دوسرے مندر اپنی تشریف و تہذیب میں کر اور عرق و تہذیب میں
انتخاب کر کے کہنے لگا۔

اگر مجھے معلوم ہوتا کہ میری ملت رائیگ میں جب کی تو یہاں محل تیار
رہا ہو تو یہ انداز سے ہمارے محل کی طرح چلا سکتی تو یہاں طوفان عمارتوں
ہیں انقلاب بلند ہوا اس کی رگت بھی دیکھی جاتی جاتی تھی۔ اس میں
سلاطین و کھانوں کے لئے لگا۔

نعمان نے اس دوسرے مندر کی جس پر تنگ سنی تو وہ سخت غضبناک اور
اور اس مندر کو انتخاب کر کے کہنے لگا اگر تم اس سے بھی زیادہ خوبصورت محل
تھے تو تم نے کیوں ایسا محل تیار نہ کیا۔ وہ کو مانتوں ہے جس کے سے تم یہاں
گئے۔

چنانچہ نعمان بن عرائش نے حکم دیا کہ اس دوسرے مندر کو اسی محل کی
اونچی چست پر لے جایا جائے جو محل میں نے تعمیر کیا تھا اور اس چست سے
نیچے کر اس مندر کا خاتمہ کر دیا جائے۔ چنانچہ اس دوسرے مندر کو اس محل کی
اونچی چست پر لے کر نیچے کر دیا گیا اس طرح وہ مندر ہلاک ہو گیا۔

نعمان بن عرائش جب فوت ہوا تو ایرانیوں کے شہنشاہ یزدگرد نے اس

محل و اس کا جائزہ مقرر کیا۔ مندر یزدگرد کے بیٹے ہرام کا ہم عمر تھا۔ دونوں
بہن پرورش پائی تھیں۔

ان ذوالش پر اسے علوم سکھائے۔ کہ لے عرب و ایران کے علماء بلائے گئے اور
ان میں سے ایک ہرام کو اس نے ثقافت علوم میں دسترس حاصل کر لی۔ پھر شاہی اور
ہرام ایک بہترین نسل کا بچہ تھا اس کے لئے مخصوص کر دیا گیا تھا۔ جس پر
ان کے اور فن ساری کیا کرتا تھا۔

اسی مندر کے لئے اس محنت و مستانی مشہور ہیں۔ کہتے ہیں کہ ایک دن ہرام اور
ہرام نے ساتھ شکار کو نکلے۔ اس دن کے دور سے دیکھا کہ ایک گور خوار
ایک شیر اس کے تعاقب میں لگا ہوا ہے۔ تو وہاں آگے جا کر اسوں نے
شیر و روج کیا۔ ہرام اور مندر۔ دونوں ناچنے لگے۔ ہرام نے
چلا تو یہ شیر کی پشت سے گزر کر گور خوار کی پشت میں جا گھس رہا تھا اس
سے نکل کر زمین میں آگرا اور پھر دونوں جانور گر کر ہلاک ہو گئے۔

یہ واقعہ کہ جس دن وہ گور خوار کے شکار کے اس مندر کی تصویر کو سنے بنے
یاد پر محفوظ کر دیا جائے۔ چنانچہ وہ محل جس کا ہم بعد میں خوش مشہور ہوا
شکار کا یہ مندر کہہ کر دیا گیا تھا۔ گور خوار کا شکار کرنا ہرام کا خاص مشغلہ
وہ سے وہ ہرام گور کے چم سے مشہور ہوا۔

تو وہ فوت ہوا تو اس کے تین بیٹے سے وراثت و تہذیب کے وارث ہو سکتے
تھے۔ پھر اسے یزدگرد نے امر لایا کہ میرا کا شکار بنا دے۔ وہ سرا و عمارتوں کو
اس کے قتل کر دیا اور وہ انکی مملکت تھیں۔ تیسرا بیٹا کوئی اتنی خاص اہمیت نہیں رکھتا تھا۔

اسی زمانہ میں امرا نے سلطنت اس سے سخت ناراض تھے۔ ان کا خیال تھا کہ
یہ عالم بادشاہ کے استبداد سے اجازت دلا رہا ہے۔ اس لئے وہ کسی ایسے
وزیر پرورد کرنا چاہتے ہیں۔ جو اس کے قتل قدم پر چلے دلاتا ہو۔

ان سے متعلق ایرانیوں کے امرا نے سلطنت کا خیال تھا کہ اس کی پرورش صغرائے
اس لئے اس کا اسلوب عروج کا سا ہو گا۔ دوسرا بیٹا شہزادہ تھا اور پندہ خاص
ہی مرگ کی جڑ سے ہی نور بیسی کی حکومت چھوڑ کر یہاں چلا آیا ہے۔ تیسرا
ایک ہے اور یوں بھی وہ یزدگرد کے کسی بیٹے کو ایرانیوں کی قسمت کا ملک نہیں

اسی کے اہم مسئلہ پر غور کرنے کے لئے تمام امرا نے سلطنت وراثت میں بیٹ

ہوئے آخر سب نے یزید گرد کے بیٹوں کو نظر انداز کر کے شعی غلاموں کے ایک انقلاب کیا اور اس کی اطاعت کا علق اٹھا کر اسے تخت نشین کر دیا۔

ہرام گور ایک مدبر شخص تھا اسے عربوں کی حالت بھی حاصل تھی وہ اپنے حق سے محروم نہ ہونا چاہتا تھا۔ حیرا کے حکمران منذر نے ہرام کے لئے عرب متعظم کیا خود بھی اس کا ساتھ دیا یہ جمیعت مدائن کی طرف بڑھی۔ عرب و غمہ کی مقابلہ ہوا اس میں ہرام نے فتح پائی اور یزید و شعی راہی وراثت حاصل کرے میں ایک ہرام گور کے تخت و تاج حاصل کرنے کے حقیقی ایک اور روایت بھی مشہور ہے۔

ہرام گور حسرو کی تخت نشینی کی خبر سن کر سخت رنجیدہ ہوا اور منظر کے ہر دس ہزار عرب فوج کو ساتھ لے کر مدائن پر حملہ کرنے کے لئے آیا۔ مدائن کے اس نے جیسے اگلے پہلے اس نے اپنی بیٹی بھیج کر یہ ظاہر کرنا چاہا کہ میں عند سر سے نہیں آیا کہے تھے ایرانی میرے بھائی تھے ہیں۔ مجھے یہ گوارا نہیں کہ ارمین کی میدان جنگ بیٹوں اور ایرانیوں کا وہ بیٹوں۔ میں اپنا حق حاصل کرے گیا ہوں۔ حق سے میں کسی صورت دستبردار نہیں ہوں۔

اگر آپ اپنی رسانندی سے میرا حق مجھے دے دیں تو میں شکر گزار ہوں گا۔ و انصاف کو زندگی کا شعار بنا کر حکومت کروں گا اور حق شعی کو بھی فراموش نہیں کروں گا۔ میں یہ اندیشہ آپ۔ اس سے لگائے کے لئے آیا ہوں کہ میں اپنے باپ کا اختیار کروں گا لیکن اگر ان بیٹوں کے وجود آپ لوگ میری مخالفت پر اڑے۔ اسے حق مجھے دینے سے گریز کیا تو لشکر کشی کروں گا اور تم وہ دیکھو گے جو آج تک نہ دیکھا۔

اپنی کی آمد پر ارمین کے امراء نے سلطنت جمع ہوئے اور ہرام کے پیغام پر آ رہے۔ آخر اپنی نے ہاتھ یہ جواب بھیجا کہ آج ہماری مجلس برخواست ہوئی ہے۔ اس کا جواب کل بھیج دیں گے۔ ہرام کا یہ پیغام سن کر ایرانی امراء میں اختلاف رہا۔ کیا اب کچھ امراء ہرام کے حق میں ہو گئے و راستہ تخت و تاج۔

دوسرے دن پچھو اس کے کہ امراء کی طرف سے بولی جواب موصول ہوئے۔ میدان میں آیا اور ایرانی امراء سے خطاب کر کے کہا کہ حکومت پر اس شخص کا نصب و نصب کے خلاف اس کا حق اور ہر اور ہر بھی ہو۔ آپ جانتے ہیں۔

نہ۔ اس سے میرا حق اس شخص پر قائم ہے جس کو آپ لوگوں سے نہیں

تخت و تاج کا مالک بنا دیا ہے۔

محل تک بلوری کا تعلق ہے اس کے لئے امتحان لے لیا جائے۔ ایرانی تاج و تاج و تاج و تاج۔ ہم میں سے جو تاج افغان کے لئے جائے ایرانی حکومت اس کے لئے جائے۔

یہ تاجر ارمین کے امراء نے منظور کر لی و بہت بڑے کمرے کے درمیان میں۔ دو بھوکے شیر زنجیر باندھ کر پھانسی دیئے گئے۔ ہرام نے خسرا کو خطاب کیا کہ ایرانی تاج کے حکمرانوں کو چاہئے ہو تو پہل کر۔ خسرو نے شیروں کے ٹانگی دیکھا تو کہا تاج و تاج و تاج جو تاج پر پناہ حق ہے۔ کیا ہے اور ہرام میں پناہ۔

ہرام گور کمرے کے اندر داخل ہوا ایک شیر اس کی طرف بڑھا اور اس نے اس کے سر پر مارا اور وہ چوٹ کھا کر دور ہٹ گیا اس نے اسے سر اٹھائے گئے آیا تو اسے ہرام گور نے اسے بھی دھیر کر دیا۔ ہرام گور کی اس کامیابی پر چاروں امراء کے سرے بلند ہوئے۔ تلوں کی آواز سے سب گونگ اٹھ کر اسے اس کے لئے کہ امراء نے تاج اٹھا کر ہرام کے سر پر رکھ دیا۔ سب سے پہلے اطاعت کا اقرار کیا وہ خسرو تھا جسے ایرانی امراء نے اس کے تخت و تاج دیا۔ اس کے بعد تمام امراء نے ہرام گور سے دھولاری کا حلق اٹھایا۔

درمیان نے تاج و تخت حاصل کرنے کے لئے ہرام گور سے یہ قسم اس لئے لی کہ وہ صرف چند ہزار عربوں نے ارمین پر حملہ آور ہو کر ایرانیوں کو ہار دیا۔ اور تاج و تخت فرما دیا۔ اس سے چھین کر ہرام گور کے حوالے کر دیا۔ اس وقت دس ہزار کے عرب لشکر کے ساتھ چوٹی اور تاج اور طاقت ہے اس شخص۔ لہذا بعض سر زمین کہتے ہیں کہ ایرانیوں نے اسی بنے کی اور اپنی طاقت کے لئے یہ قسم لگا کر تاج کا ایک حصہ بنا دیا۔ ہر حال حقیقت کچھ بھی ہو۔

بعد میں کا جیسا ہرام گور ایرانی تخت و تاج کا مالک بنا۔

تاج کی بھی عجیب حالت تھی۔ ارمین کے شہنشاہ ہرام کے اور حکومت میں اس نے دو من تخت و دو حصوں میں تقسیم کر دیا تھا۔ ایک حصہ اپنی اور ایک حصہ کے مقبوضہ جات پر مشتمل تھا۔ دوسرا حصہ مشرقی روم تھا۔ اس نے تقسیم قرار دیا گیا تھا۔ مغربی رومین سلطنت پر بدستور بادشاہان سمران و رومین سلطنت کا حکمران ایک شخص و میں کو مقرب کیا گیا تھا۔ و میں اتنا

اصح غیر الشہد ہے وقف اور میراثہ اور انفل قتل لیکن چونکہ رومن سلطنت کا بمقابلہ واشیشین سب سے بہترین سب سے عمدہ اور سب سے ہر دوسرا جرمینل رومن کو مشرقی رومن سلطنت کا پیر دوم مقرر کر دیا گیا تھا یہ سب کچھ دانہ وجہ سے ہوا۔ رومنوں کا یہی بہترین جرمینل واشیشین بعد میں مغربی رومن سلطنت بھی تھا۔

مشرقی رومن سلطنت نے شیشہ و یس کے دور میں جو سب سے زیادہ طاقتور پیش آیا وہ مشرقی رومن سلطنت پر وحشی اور خونخوار بنی قبائل کا حملہ تھا۔ دریائے ایل اور دریائے دونگا کے اس پار برطانی علاقوں سے نمودار ہوئے۔ اس علاقہ شمالی ایشیاء سے کوچ کرتے ہوئے پہنچے تھے اور دریائے ایل اور دریائے دونگا کے ہونے وہ اس علاقوں میں بارہو کی طرح پھٹ پڑے۔ دریائے ایل اور دریائے دونگا کے وحشی قبائل آٹان سے ہوا۔ آٹان چونکہ رومنوں کے ہمسے میں رہے ہونے اور مدتوں رہی ہر کرتے گئے تھے لہذا جب یہ وحشی اور خونخوار رومن قریں کے رہا یہ آٹان قبائل اپنی تمام تر خونخوار اور وحشی ہمت کے ہوج میں قبائل کا مقابلہ بن قبائل کے اس حملہ آوروں کی تعداد کم از کم دھڑ کے قریب تھی۔ اس یوڑھے پہنچے۔ عورتیں جو ان کے ساتھ شامل تھیں ان کی تعداد آٹان کے اندر سے اپنے پیسے ہی حملہ میں اس قبائل نے آٹان قبائل کو ہست و نابست کے رکھ کر بڑی تیزی سے آگے بڑھے تھے۔

آٹان قبائل کے بعد وحشی کل قبائل اپنی سرحدوں پر آباد تھے۔ ان کے طور پر غارت کر کے کے بعد اس قبائل آندھی اور طوفان اور مٹ مار و سلاطین کی ہوجے اور کل قبائل پر حملہ آور ہوئے۔

کل قبائل کی اس باتوں ۱۱ تیسری شمار کی جاتی تھیں۔ ایک عجیب کل رومن کے کل۔ سب سے پہلے وحشی بن قبائل سیاہ رنگ کے کل قبائل ہوئے۔ خواہ کل قبائل بھی اپنے حریف کے دور میں انتہائی وحشی اور خونخوار جلتے تھے اور یہ بھی بن قبائل ہی کی طرح ایشیاء کے برطانی علاقوں سے کل حملہ آور ہوئے اور دور تک اپنا راستہ بناتے ہوئے یورپ ہی میں آباد ہو چکے تھے۔ کل چونکہ خود بن قبائل کی طرح وحشی تھے لہذا انہوں نے ہوجے بن قبائل سے لڑنے کی تیاریاں کیں۔ آخر دونوں وحشی قبائل ایک دوسرے

۱۱ بن قبائل سیاہ رنگ کے یہ کل قبائل ریڈاں دور تک ان کے سامنے نہ ٹھہر سکے۔ بن قبائل کے اس کل قبائل کو بھی بدترین شکست دی اور آٹان قبائل کی طرح ضعیف کر کے رکھ دیا۔

کل قبائل کا حملہ کرنے کے بعد بن قبائل بڑی تیزی سے آگے بڑھے اور اس میں ایک پہنچ گئے جو دریائے ڈینیوب کے قریب تھے۔ یہاں بن قبائل کی ریڈاں سے علیحدہ کل قبائل چار کھڑے تھے۔ اور انہوں نے اپنے سردار ایوب فولگوئی میں بن قبائل سے ٹکرانے کا نام کیا۔ ایوب فولگوئی سے متعلق مشہور تھا کہ وہ کسی میں بے شمار اور ان حملہ آویں میں کسی بھی جنگ میں اسے ہار دیتی تھی۔ اس لیے ان کے ساتھ اس نے فوج لے کر کے مقابلہ میں پہنچا تھا۔ یہ حملہ بن قبائل کو پختہ نہیں تھا کہ وہ اپنے سردار ایوب فولگوئی کی سرکشی کے لیے روم لوٹ کر انیس دہائی بھاگ چلے۔ بھجور رہیں گے۔

اپنے اسی روم کے ساتھ دریائے ڈینیوب کے اس پار برطانی علاقوں سے کچھ فاصلہ پر بن قبائل کی روم لوٹ کھڑے ہوئے۔ کل قبائل کو آپ ہی نہیں تھا کہ وہ اس میں وحشی بن قبائل کے ساتھ زندگی بسر کرتے رہے۔ میں لیا اور ان سے لڑنے کے لیے ان کے خلاف سے خوب واقف میں اس بناء پر وہ بن قبائل کو شکست دینے میں کامیاب ہو گئے۔ خونخوار بن قبائل ایک دوسرے کے سامنے آئے۔ حملہ آور ہوئے۔ بن قبائل کو دق اور وہ تھکے بن رومن پر گرنے پڑے۔ پہلے کل قبائل ہی اندھی حملہ آور ہوتے رومن دور ملک سمون کی طرح بن قبائل پر حملہ آور ہو گئے۔

۱۱ بن قبائل طرف حملہ آور بن قبائل نے کل قبائل کے اس حملہ کا کافی خاص اثر۔ حملہ آوروں کے کے بعد بن قبائل میں ویشہ اور خونخوار انداز میں خواہشوں میں لی غلیظتوں کا موسم کر فتنے طوفانوں اور کرب آواز آوازوں کے انجمنوں طرف سے ہوجے۔ ٹوٹ پڑے تھے۔ کل قبائل طور پر بن قبائل کے حملہ آور رہے تھے۔ دوسرے کل ایک عرصہ سے دریائے ڈینیوب کے اس پار آباد ہو رہے تھے۔ بن قبائل نے سیاست بھی نہیں کر لی تھی۔ اور اب وہ تہذیب یافتہ بن تھے۔ لہذا زیادہ دیر تک وہ وحشی بن قبائل کے حملوں کا براہ راست نہ کر سکتے تھے۔ لہذا زیادہ دیر تک وہ وحشی بن قبائل کو احساس ہوا کہ حملہ آور بن کے حملہ آور بن سے کیسی زیادہ بہتر اور نہیں ریڈاں خونخوار ہے۔ اسی بناء پر بعد ہی

دور تا ممکن نہ ہو گا۔ اور اس پوری دوسری سلطنت کو تباہ و برباد کر کے رکھ دیں۔
 ۱۔ طے کیا کہ کل قبائل کو دریاے ڈیویوب عبور کرنے دیا جائے اور انہیں یہ کہ
 ۲۔ دریاے ڈیویوب کے کنارے کے ساتھ ساتھ آباد ہو جائیں تاکہ جب اس کو یہ
 ۳۔ ڈیویوب کے اس پار کل قبائل آباد ہو چکے ہیں اور دوسری سلطنت بھی ان
 ۴۔ میں رہ رہی ہے تو دوسروں کو یہ امید تھی کہ ایسی صورت میں ان قبائل کو دریاے
 ۵۔ عبور کرنے کے دوسری سلطنت پر حملہ خود نہ ہوں گے۔

۱۔ ان پیش کردہ شرائط میں ان کے اقوام کی حالت خاتمے والے کل کے سامنے
 ۲۔ انہوں نے دونوں شرائط کو تسلیم کر لیا۔ یہاں اس عبور کرنے سے پہلے
 ۳۔ انہیں اپنے سرداروں کے لئے برقیں کے طور پر دوسری سلطنت کے حوالے کر
 ۴۔ دیا گیا تھا۔ اس میں دوسری شہنشاہ دوسرے کل قبائل کو دریاے ڈیویوب عبور
 ۵۔ کرنے کے ساتھ ساتھ آباد ہونے کی اجازت دے دی۔ اور انہیں یہ بھی صاف طور پر
 ۶۔ بتایا گیا کہ ان کے کنارے آباد ہونے کے بعد وہ دوسروں کے ماتحت اور ان کی رعایا
 ۷۔ بن جائیں گے۔ اس طرح اپنے سرداروں کے لڑکوں کو برقیں رکھنے کے بعد کل قبائل
 ۸۔ ڈیویوب کو عبور کیا اور دوسری سلطنت میں دریاے ڈیویوب کے کنارے کھڑے
 ۹۔ ہو گئے۔

۱۔ دریاے ڈیویوب کے کنارے کھڑے ہونے کے بعد انہیں یہاں رہنے کے
 ۲۔ لئے دوسری شہنشاہ پوری کرنے کی تیاری شروع کی۔ دوسری شہنشاہ دوسرے
 ۳۔ دریاے ڈیویوب کے کنارے کے لئے تاکہ کل قبائل کو میر مسیح
 ۴۔ مسیح دوسری دوسری کل قبائل کے پاس سے اور انہیں میر مسیح ہونے کا
 ۵۔ نام دیا۔ دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری
 ۶۔ دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری
 ۷۔ دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری
 ۸۔ دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری
 ۹۔ دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری

۱۔ انہوں نے دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری
 ۲۔ دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری
 ۳۔ دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری
 ۴۔ دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری
 ۵۔ دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری
 ۶۔ دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری
 ۷۔ دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری
 ۸۔ دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری
 ۹۔ دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری دوسری

۱۔ جلد بعد خود اس قبائل نے کل قبائل کی حالت لکھوری ایٹوں یادوں کے قریب
 ۲۔ اندھیری رات کے ستاروں کے ساتھ اس کے سمندر اور دکھ کے سمندر میں
 ۳۔ کر دی تھی۔ یہاں تک کہ وہ وقت بھی گیا کہ وہ لاکھ کل اس قبائل کے ساتھ
 ۴۔ کر بھاگ نکلے ہوئے اور دریاے ڈیویوب کے قریب ان کے

۱۔ یہاں کل کے سرکردہ لوگوں نے اپنے کچھ قصور و عیوب دوسری کی
 ۲۔ قضاہی دروازے اور اس سے درخواست کی کہ ان قبائل میں پر حملہ آور
 ۳۔ کے مقابلہ میں کل کو شکست ہو جائے۔ لہذا کل کی اجازت دی جائے کہ وہ دریا
 ۴۔ کو عبور کر کے دوسری میں سرگرمی میں لگ جائیں۔

۱۔ دوسری کو جب یہ پیغام آیا تو وہ بہانہ فزودہ ہوا۔ اسے وہ طرح کے غمراہی
 ۲۔ کہ اگر وہ شکست خوردہ کل قبائل کو دریاے ڈیویوب عبور کر کے اپنی سلطنت
 ۳۔ ہونے کی اجازت دے گا ہے تو یہ وہ کل پوری طرح مسلح ہیں اور جب دوسری
 ۴۔ سامان بھی ان کے ساتھ ہے۔ لہذا کس ایسا نہ ہو کہ یہ کل دوسری کی سلطنت
 ۵۔ ہونے کے بعد خود اور ہو کر وہ کل چلی اور میری پناہ لیں۔

۱۔ دوسری نے یہ قصور و عیوب دوسری کو یہ بھی تھا کہ اگر کل دوسری سلطنت میں
 ۲۔ ہیں اور ان کے پیچھے تو خود حملہ آور اس بھی دریاے ڈیویوب کے سمندر
 ۳۔ حدود میں داخل ہوتے ہیں تو پھر دوسروں کو ایسی صورت میں باقیان سماں
 ۴۔ چلے گئے۔

۱۔ اس صورت حال سے بچنے کے لئے قصور و عیوب دوسری نے قضاہی میں
 ۲۔ طلب کیا۔ آخر قاضی صلح و مشورہ کے بعد دوسری کے سرکردہ لوگوں نے دوسری
 ۳۔ کہ وہ شرائط کی بنا پر کل قبائل کو دریاے ڈیویوب عبور کرنے کی اجازت
 ۴۔ یہ کہ وہ اپنے سرداروں کے کچھ رشتہ داروں میں سے دوسری کے پاس یہاں
 ۵۔ رہیں گے اور دوسری شہنشاہ یہ بھی کہ دریاے ڈیویوب کو عبور کرنے کے بعد
 ۶۔ ہتھیار اور اسلحہ دوسری کے پاس جمع کروادیں گے۔ تاکہ دوسری کے ساتھ ان
 ۷۔ صورت پیدا نہ ہو۔

۱۔ دوسری کی بیعت نے اپنے قصور و عیوب کو یہ مشورہ اس بنا پر دیا تھا
 ۲۔ دوسری سے کہ اگر وہ کل قبائل کو دوسری سلطنت میں داخل ہونے کی
 ۳۔ اور دوسری ان قبائل کو شکست دے اور اس کا قتل عام کرنے کے بعد
 ۴۔ کو عبور کر کے دوسری سلطنت میں داخل ہوتے ہیں تو پھر دوسری کے لئے

اس کے مقابلہ میں ہنر اسلحہ رکھنے کے ساتھ ساتھ عہدہ سواریاں بھی رکھتے تھے
 موقع پر کل قبائل کی خوش قسمتی کر انہیں اچھا اسلحہ اور سواریاں میر ہوئیں۔
 کہ پہلی روس کے علاوہ روسیہ اور یوکرین میں اس گنت جنگیں تھیں۔ وہ روس
 پر لڑ رہے تھے۔ جنگیں کل قبائل کے ہی جھلی رہے۔ اسیں سب ج
 قبائل کے آگے آگے جھگڑتے ہوئے کل قبائل دریاے ڈینیپرب واپار سے
 اب روس ان پر حملہ آور ہو کر انہیں ہار سکالے کے در پہن تو یہ ہیں
 قبائل کی مدد کے لئے پہنچے۔ لگے یہ اپنے ساتھ سواریاں اور ہنر اسلحہ بھی لئے
 کے علاوہ انہی جنگیں کے ساتھ دہشتی جرمس بھی آکر تھے وہ بھی روسوں کو
 نہیں دیکھتے تھے لہذا وہ بھی اسلحہ اور ہنر سواریاں لئے کر پڑی تھیں سے کل
 کے لئے پہنچے گئے۔ اس طرح روسوں سے ہنر اسلحہ اور عہدہ سواروں کے مقابلہ
 قبائل کو بھی اچھا اسلحہ اور سواریاں میر تے گئی تھیں۔

قصر دوم دوسرے اور اس کا منہ بھر سسٹل اپنے لشکروں کے ساتھ
 یڈریا پول کی طرف بڑھے گئے تھے۔ جہاں کل قبائل۔ پڑ کر آئے
 کل قبائل کو بھی خبر ہوئی تھی۔ روس شمشادہ کے اپنے تھے۔
 بہت بڑا لشکر لے کر ان کی سرحد کے لئے پیش قدمی کر رہا تھا۔ اس وقت
 کی مدد کے لئے پہلی روس دانیہ اور یوکرین سے دہشتی اور عہدہ
 پہنچے تھے۔ روس شمشادہ اور اس کے پیچھے کے قبیلوں سے قتل و کلاں قبائل
 سے ہم لینے ہوئے کہ پہلی روس کے اندر پہلے ہی ایک لشکر گھٹ میں
 میں ہنگ کے عروج کے موقع پر روسیہ کی پشت کی طرف سے
 قبائل کی فتح اور روسوں کی شکست کو چھٹی یاد دے۔ یہ سارے اقلات
 سسٹل اور دہشتی جرمس جڑی تھیں سے روسیہ کی مدد انتظار رہے گئے
 آخر انتظار کی گھنٹیاں تم ہوئیں۔ روس شمشادہ دانیہ اس کا

لشکر کے ساتھ ایڈریا پول پہنچے اور کل قبائل کے لشکر کے ساتھ
 قبائل بھی اپنے دہشتی جنگیں بھائیوں اور حوٹار جرمس کے ساتھ
 اور ہونے لگے تھے۔ جنگ کی ابتدا روسوں نے کی تھی۔ روسیہ کی
 میں وقت کے سپروں کے بدترین کھڑکھڑ اور موت اور مرگ کی رقص
 کی حدت پر کھینے کی لذت کی طرح کل۔ جنگیں اور جرمس بھی
 کا خیال تھا کہ کل ان کے حوٹار حملوں کے سامنے زیادہ دیر تک

اس۔ پہلی فامیل سے روسوں کے جسے کو روک دیا تب روس کی قدر فکر
 اس۔ دوسری طرف کل قبائل نے روسوں کے حملوں کو روکنے کے بعد
 اس۔ اسیت پر اترنے کی ابتدا کی۔
 اس۔ ایک ساحل پر روسوں کے نفوذ متعلق اندھیوں 'خوٹار اور
 اس۔ اسیت میں جنگ خوف کے کدوں 'تردوں کی بکھری دہشتوں' روسیہ کے
 اس۔ اسیت میں اور کرناش اور اس کے حوالیہ کی صورت اختیار کر گیا تھا۔
 اس۔ اسیت جب کہ روسوں اور کل قبائل کے درمیان ایک اپنے عروج پر تھی
 اس۔ اسیت میں اپنے سامنے بجا اور مطلب کرنے کے لئے ہی تھک و شل کر رہا تھا
 اس۔ اسیت میں پہلی روسیہ میں پہلی روسیہ اور عہدہ سواروں
 اس۔ اسیت میں کل قبائل کے اس لشکر سے روسوں کی پشت پر وقت سے بدترین
 اس۔ اسیت میں دہشتی سورج کی تیز شعاعوں اور تھیں کے شرمیں
 اس۔ اسیت میں دہشتی سورج کی تیز شعاعوں اور تھیں کے شرمیں
 اس۔ اسیت میں دہشتی سورج کی تیز شعاعوں اور تھیں کے شرمیں
 اس۔ اسیت میں دہشتی سورج کی تیز شعاعوں اور تھیں کے شرمیں

اس۔ اسیت میں دہشتی سورج کی تیز شعاعوں اور تھیں کے شرمیں
 اس۔ اسیت میں دہشتی سورج کی تیز شعاعوں اور تھیں کے شرمیں
 اس۔ اسیت میں دہشتی سورج کی تیز شعاعوں اور تھیں کے شرمیں
 اس۔ اسیت میں دہشتی سورج کی تیز شعاعوں اور تھیں کے شرمیں

اس۔ اسیت میں دہشتی سورج کی تیز شعاعوں اور تھیں کے شرمیں
 اس۔ اسیت میں دہشتی سورج کی تیز شعاعوں اور تھیں کے شرمیں
 اس۔ اسیت میں دہشتی سورج کی تیز شعاعوں اور تھیں کے شرمیں
 اس۔ اسیت میں دہشتی سورج کی تیز شعاعوں اور تھیں کے شرمیں

اس۔ اسیت میں دہشتی سورج کی تیز شعاعوں اور تھیں کے شرمیں
 اس۔ اسیت میں دہشتی سورج کی تیز شعاعوں اور تھیں کے شرمیں
 اس۔ اسیت میں دہشتی سورج کی تیز شعاعوں اور تھیں کے شرمیں
 اس۔ اسیت میں دہشتی سورج کی تیز شعاعوں اور تھیں کے شرمیں

اپنے بچے کچھ لٹکر کے ساتھ تختیہ میں داخل ہوا اس کے تھوڑی سی دیر میں
 پنشنیں اور جرمیں بھی تختیہ کچھ گئے اور اسوں نے شر کا عاصرو کر دیا۔

تختیہ کی بنیاد رکھنے والے روسی شمشادہ تختیہ نے چونکہ تختیہ کی
 اس طرح کی تھی کہ اس کے ارد گرد ایسی مضبوط سیلنگ تھیں جنہیں عبور کرنے میں
 داخل ہونا انتہائی مشکل اور محال تھا۔ اسی بنا پر کل پنشنیں اور وحشیوں نے
 نے کچھ عرصہ تک تختیہ کا عاصرو جاری رکھا اور شہر میں داخل ہونے کی
 رہے لیکن اس کی ہر کوشش راجھ گئی۔ آخر چند ہفتوں تک تختیہ شہر کی گلیوں
 نکلانے کے بعد کل پنشنیں اور جرمیں قابل ہنگام دروازے انیسویں کی طرف
 کل پنشنیں اور جرمیں قباک کے انھوں روسوں کی بندرگاہوں کے
 قلت کے چند ہی ہفتے بعد تختیہ کا شمشادہ سیلنگ فوت ہو گیا اور اس کی
 میں روسوں کا شمشادہ ایک شخص قیدیوں میں رہا۔

قیوداوسیس ایک انتہائی بڑا سا قافلہ اور دانشمند انسان تھا جس
 پنشن ہوا اس سے کچھ ہفتے پہلے کل پنشنیں اور جرمیں تختیہ کا عاصرو
 دروازے انیسویں کی طرف لوٹے تھے اور تختیہ گروہوں میں شامل ہوا
 وینسویں کے آس پاس شہروں اور بستوں کو دھواں شروع کر دیا تھا۔
 تخت نہیں ہوتی ہر سب سے پہلے ہم جو قیدیوں میں نے کیا وہ وہاں
 لٹکر کی طاقت اور قوت بھل گئی۔ دروازے انیسویں کے دروازے اور اس کے
 چھوٹے چھوٹے گروہوں کی صورت میں جو پنشنیں کل اور جرمیں کے
 نے ان پر قیوداوسیس نے حملہ آور ہونا شروع کر دیا۔ وہ وحشی قبائل کے
 نظر انداز کرتے تھے۔ چھوٹے گروہوں پر حملہ آور ہوا اور ان کا ہلاک
 اس سے بڑی تیزی سے حملہ آور ہوئے اور وحشی قبائل نے قیوداوسیس کو
 قتل کیا۔

دوسری طرف کل پنشنیں اور جرمیں کو بھی خبر ہو گئی تھی کہ
 قیوداوسیس نے اس پر حملہ آور ہونا شروع کر دیا ہے۔ اب اس کے سے اپنے
 سمیت اٹھ کھڑی ہوئی۔ ہوں نہ اگر وہ چھوٹے چھوٹے گروہوں کی صورت
 قصبوں اور شہروں کی طرف مار کرتے تھے تو اس چھوٹے چھوٹے گروہوں پر قیوداوسیس
 اور ہونا اور ان کا خاتمہ کرنا چاہتا تھا۔

اور اگر وہ مارے تھے اور اٹھتے رہ کر ہار رہی کرتے تب اس کے

اور اس نے کہ وہ سب اٹھتے رہ کر اپنے لئے مناسب اور ضرورت کے مطابق
 حاصل نہیں کر سکتے تھے۔ یہ صورت حال کل پنشنیں اور جرمیں قبائل کے لئے
 انتہائی تھی۔

نے روسی شمشادہ قیوداوسیس نے وحشی قبائل کی انہی پریشانیوں سے فائدہ اٹھاتے
 اس بات چیت کی دعوت دی۔ ان وحشی قبائل نے اپنے لئے بڑے قیوداوسیس سے
 کے لئے روانہ کئے۔ یہ جنگجو انتہائی کامیاب رہی۔ روسی شمشادہ قیوداوسیس
 ان قبائل کو اپنے صوبے قبریں میں آنا ہونے کی بات دے دی۔ روسی شمشادہ
 اس پر یہ وحشی قبائل بہت خوش ہوئے اور وہ قبریں میں آنا ہو گئے۔ روسی
 اوسیس نے انہیں اپنے لشکر میں بھی شامل بنا شروع کر دیا تھا۔ اس طرح
 میں قیوداوسیس اس گزرا۔

پنشن کے بعد اس کا بیٹا آرکینیس حکمران بنا۔ اسی آرکینیس ایران کے شمشادہ
 قیوداوسیس کے دور حکومت میں روسوں کا شمشادہ تھا۔ اسی آرکینیس کے بیٹے قیوداوسیس
 درخت ایوان کے شمشادہ پر وگرد کے سپرد کی گئی تھی۔ آرکینیس صرف تیس سال کی
 فوت ہو گیا۔ اس وقت اس کا بیٹا قیوداوسیس درخت جس کی تربیت ایرانی شمشادہ
 قیوداوسیس کے سپرد تھی صرف سات سال کا تھا۔ اس جس وقت روسی شمشادہ آرکینیس
 اس اسات سالہ بیٹا قیوداوسیس درخت ہی روسوں کا شمشادہ تھا۔ اور اسکی تربیت
 قیوداوسیس کے سپرد تھی۔ یہ قیوداوسیس جوان ہوا۔ جوان ہونے تک ایران کا شمشادہ بڑا
 رہا۔ اسی وقت ہو گیا۔ اب صورتحال یہ تھی کہ قیوداوسیس درخت کے مقابل ایران کے
 کا بیٹا ہرام گور تھا۔



یونان اور کیرش ایک روز قبرستان کی اس قریبی جہتی میں داخل ہوئے جس کے
 عمارت کی سرگردی میں ملیبوت اور اودار دولوں کو بیس کے محل میں بکرا مہیا کیا جاتا
 یونان اور کیرش دولوں نے عمارت کی حویلی کے دروازے پر دھک دی۔ عمارت کے
 دروازہ کھولا۔ یونان نے اس مقام سے عمارت سے طاقت کی اہارت لینے کو کہا۔
 بعد وہ غلام ہوا۔ یونان اور کیرش کو اپنے ساتھ لے گیا۔ بہت ہی کے سردار عمارت
 ان خانے میں دولوں کو جانچایا۔

میں آئے بعد بہت ہی کے سردار عمارت اور اس کے ساتھ بہت ہی کے کچھ سرکردہ لوگ

ات اور عزت نہ کرنا۔ اس پر یونان اس سردار کو مخاطب کر کے کہے لگا۔ تم
سب اہل اور احمق قسم کے انسان ہو۔ جس کی سے گفتگو کرنے کے طریق
نہیں ہے۔ کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ میں اور میری بیوی دونوں اپنی ضرورتوں کے
ساتھ فرائض انجام دے رہے ہیں۔ ہر گز نہیں۔ اس پر وہی سردار انتہائی
غصہ کرتے ہوئے کہے لگا۔

یہ بات تو میرے ساتھ انتہائی بدھیری کی جھگڑا کر رہا ہے۔ تجھے خبر ہونی چاہئے
ایک اشارہ کر کے پر میرے ساتھی تم پر غصہ پڑیں گے۔ اور تم دونوں میاں بیوی
دونوں گے۔ خدا میں تمہیں یہ سمجھ کر دے گا کہ گورنر ہی وہ ہے۔ اور وہ
اور وہ ہے۔ وہ اور رہا جینے کی کوشش مت کرنا۔ اس پر یونان بھی آپ سے
اپنی طبیعت کا مظاہرہ کرتے ہوئے اسے مخاطب کر کے کہے لگا۔ میں ہر تم
سے تم انتہائی بدھیر انسان ہو۔ ایسا بچہ انتہائی اور اہل ہو کسی دوسرے
میں سے بات کرنے کا طریق اور طریقہ نہیں تھا۔ میں تمہیں یہ بھی بتاؤں کہ
اگر اوجار کو ہر بچے بکرا دینا بند نہ کیا گیا تو میں اور میری بیوی کیرٹھا دونوں
اور اوجار سے بچ کر تمہارے لئے مصیبت اور آیت کا باعث بن جائیں گے۔

یونان کی یہ جھگڑا جہاں بہتی کا سردار جنگ اور پریشانی ہو گیا تھا وہاں دوسرے
کی جھگڑا دیکھ کر یونان کی طرف دیکھنے لگے تھے۔ ہر جس سرور آدمی
یونان کی طرف سے اپنی تھی جس نے اپنے کچھ ساتھیوں کو یونان پر حملہ آور ہونے کا
یونان بھی سمجھا تھا۔ قاعدہ کہ اس پر حملہ آور ہونے کے لئے اپنے ساتھیوں کو
یونان سے لڑا۔ وہی تیر چار تیر اپنی جگہ سے اٹھ کر یونان کی طرف اپنے
یونان کے اہل ہاتھ ان کی طرف سے یا پھر ان کی سرور لعل شروع کیا۔ وہ سری لعل ہوا تھا
یونان کی لکڑیوں سے ایسی خوفناک جنگ کی چنگاریاں لگیں کہ ان چنگاریوں نے ان
یونان کے اوجار کو اپنا جگہ پایا۔ یونان کی طرف سے تھے۔ اور چنگاریوں کی وجہ سے
یونان کے اوجار اور آدھ زاری کرتے ہوئے واپس گئے۔ اور پھر اپنی مشقتوں کا بار

یونان کے بعد یونان پسے کی نسبت زیادہ مضائقہ اور غمخواری میں ہوا اور ان
یونان کے کہے لگا۔ سنو سستی کے ٹوکوں۔ میں تمہیں واضح کر دوں کہ میں اپنی
ت کے تحت ضروری اور دوسری سستیوں کے قبضوں میں گورنر کی حیثیت سے کام
دے رہا ہوں۔ یہ دیکھ کر تم سے کوئی شخص بھی ایسا نہیں جو مال دولت میں میرا متنازعہ

اس دماغ میں داخل ہوئے۔ یونان اور کیرٹھ دونوں میاں بیوی سے
اٹھ کر ان سب کا استقبال کیا۔ یونان اور کیرٹھ کو دیکھتے ہی سستی کے
چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ نمودار ہوئی۔ پھر وہ جتنی خوشی اور اطمینان کا اظہار
یونان اور کیرٹھ کو مخاطب کر کے کہے لگا۔

میں گورنر کی حیثیت سے تم دونوں میاں بیوی کی فرائض کی ہر چیز
پہن گورنر کی بہت اچھا بہت نیک شخص تھا۔ میں تم دونوں میاں بیوی سے
ثابت ہو۔ ہو۔ کہ تم اس مسئلے میں اتنے محنت سے ملے کے سے تھے۔ اور
یونان اور کیرٹھ سردار غارت اگر تو اپنے ان سرور لوگوں کے ساتھ یہ
تم سے کچھ کہوں۔ یونان کے کہے پر سستی کا یہ حادثہ اور سستی
گئے۔ اس کے بعد یونان اور کیرٹھ بھی اپنی جگہ بچہ گئے۔ پھر یونان سردار
کر کے کہے لگا۔

دیکھ سردار ہم دونوں میاں بیوی اس لئے تیرہ پاس گئے تھے کہ تم
گزارش کریں کہ آج کے بعد یہاں کے قہم اور پرے محل میں سو رہا
میں کر کے قائم نہ کر دیا۔ یونان کی اس بات پر وہاں بھیجے جا رہے
سے پڑے تھے۔ سستی کا سردار غارت تھوڑی دیر تک بچہ بچہ لگاؤں سے
دیکھتا رہا۔ پھر وہ پریشان سے بچے میں سے لگا۔ دیکھ یونان کیا وہی طور پر
پریشانی اور غم کا شکار تو نہیں کہ تو اس قسم کی جھگڑا کر رہا ہے۔ یہ تو
میں کے محل میں بکرا سب کرنا بند کر دیں۔ شاید تو مارا ہو گا کہ میں
دونوں میاں بیوی نے قیام کر رکھا ہے وہ انسان نہیں دیکھیں ہیں۔ اور
بکرا سب نہیں کرتے تو یا رکھا یہ دونوں دیکھیں سستی والوں کا چہرہ
س سستی پر ہی نہیں بلکہ اس پاس کی بستیوں پر بھی قدریں کر تو نہیں گئی۔ اور
پھر وہ انسانوں کو اپنی بلا بٹا شروع کر دیں گی۔ لہذا تمہاری یہ انتہائی
کہ یہاں کے محل میں قیام کرنے والے سیوک اور اوجار ہر سستی
سستی کا سردار غارت جب خاموش ہوا تب ایک اور سردار

مخاطب کر کے کہے لگا۔ دیکھ یونان میں جس شخصیت میں بلکہ تیرہ
میاں بیوی صرف گورنر کی حیثیت سے قبضوں میں اپنے فرائض انجام
اور اوجار کے معاملے میں ہمیں یا کرنا چاہئے یا نہیں کرنا چاہئے یہ
سے زیادہ ہم بہتر جانتے ہیں۔ لہذا آج کے بعد بھی تم سیوک اور

دولوں کو بند کیا تھا۔

میں نمودار ہونے کے بعد یونان اور کیرش دونوں مہاں بیوی صدر
 اور جسے مختلف کمروں سے گزرتے ہوئے جس وقت وہ اس کمرے کی
 میں سیوک اور اومار اور عاش بیٹھے باہم گفتگو کر رہے تھے تو انہیں دیکھتے
 ہوئے اومار کے چہرے پر ہوائیاں اڑنے لگی تھیں۔ وہاں عاش بھی استا
 در نظر منہ ہو گیا تھا۔ پھر اس نے بیوی راداری میں سیوک کو مخاطب
 کیا۔

دیکھ! یہ یونان نام لاگو کر اس کی بیوی عمل کے درونی حصے سے نکل
 رہی ہیں۔ کیا میرے آنے سے پہلے یہ عمل میں ہو چکا ہے۔ جب کہ میرے
 قہقہے ہنسی میں داخل ہوئے تھے۔ اس نے سیوک نے اس کو
 عمل میں کیسے آئے اس کے متعلق قہقہے پر چہرے کی اظہار چپ رہو
 عمل کا اظہار کرتے ہیں۔ سیوک کے کہنے پر عاش خاموش ہو گیا اتنی دیر
 دونوں مہاں بیوی چلتے ہوئے سیوک اور اومار کے سامنے آئی کھڑے

تک یونان اور کیرش دونوں مہاں بیوی نہایت کے انداز میں سیوک
 دیکھتے رہے۔ اس سے بیٹھے عاش نام کے اس جوان نے انداز دیکھا کہ اس
 اور یونان اور کیرش کے سامنے دے دیے سے دکھائی دے رہے
 سیوک اور اومار کو خود سے دیکھنے کے بعد یونان عاش کی طرف
 سے کام میں آیا۔ اور یہاں ان دونوں کے پاس کیا بیٹھے تھے۔ یونان
 اور عاش سے مخاطب ہوا تو وہ پریشان اور غمناک ہو گیا۔ اور پھر
 طلب کیا اس سے سیوک اور عاش کی طرف دیکھ۔ جب سیوک
 اور عاش اظہار کیا تب عاش خود یونان کی طرف دیکھتے ہوئے

ن کارہتے وہاں ہوں جو تم دونوں مہاں بیوی کے قبرستان کے قریب ہی
 واقع ہے۔ میں سیوک اور اومار دونوں مہاں بیوی کا پناہ خانہ ہے۔
 یونان کی خدمت کرنے کے لئے اس عمل میں آتا ہوں۔ وہاں عاش
 سے پتا تھا کہ سیوک یونان اور عاش کی کھانسی کرتے ہوئے وہ کہنے لگا۔
 آپ آپ میں رہو۔ اپنے پاس سے باہر نکل کر گفتگو کرنے کی کوشش

ایک لائے یونان کی گردن پر لمس دیا۔ اس پر یونان خشک کیرش بھی
 کیونکہ وہ جاں مکی تھی کہ ایسا کچھ کہنے والی ہے۔ ایک لائے اپنا ریشی اور
 اس کے بعد اس کی کھنکی اور شیریں آواز بلند ہوئی اور وہ یونان کو مخاطب
 یونان میرے حبیب عاش نام کا وہ جوان جس پر سیوک اور اومار
 وہ اس وقت سیوک اور اومار کے پاس عیاس کے گل میں بیٹھا ہوا ہے۔
 کے سردار عارث اور دوسرے سرکردہ لوگوں کے درمیان سیوک اور اومار
 کرنے کی جو گفتگو ہوئی ہے وہ ساری گفتگو عاش نے سیوک اور اومار
 اور انہوں نے مسکرا کر لیا ہے کہ اگر افسوس بکرا نہ کیا گیا تو وہ نتیجہ
 بہادی پہنچا دیں گے اور یہ کہ تم دونوں کو بھی قصاص پہچانے کی کوشش
 ایک لائے یہ گفتگو سن کر یونان کے چہرے پر عیاس و غصہ اور
 نمودار ہوئے تھے۔ پھر وہ احتیاتی فیصہ کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگا۔ چلے
 ایسی تھیں۔ اور ساتھ ہی ان کے اشارہ عیاس سے کیا کہوں۔ میں اس لیے
 دوزخ کی طرح نچھو کر کے رکھ دوں گا۔ اس مرد پر اپنی ساری ساری
 لاشیں خشکیاں ہوں پائیں گے۔ دیکھ ایسا میں خود کیرش اب بھی
 سری قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے عیاس کے گل میں نمودار ہوتے ہیں
 اومار سے بیٹھے ہیں۔ عاش بھی وہیں بیٹھا ہو گا۔ لہذا اسے بھی کچھ نہیں
 لے گا کہ اسے بھی پتا چل جائے کہ اس سردمیںوں میں صرف سیوک
 انقدر قوت نہیں رکھتے۔ بلکہ ہم دونوں مہاں بیوی حکم ہیں جو سیوک
 مہاں بیوی کو اپنے سامنے زیر کر دیتے والی طاقت اور قوت کے مالک ہیں۔
 اور کہنے لگی۔

یونان یونان تمہاری تیویز بھڑکی اور صدمہ ہے۔ تم دونوں مہاں بیوی
 کو حرکت میں لاؤ۔ اور عیاس کے گل میں داخل ہو کر اومار اور سیوک
 سخت گفتگو کرو۔ انہیں تنبیہ کرو۔ اس سے دھمکی میں بات کرو۔ اور
 تو عاش تم دونوں سے بے حد متاثر ہو گا۔ اور آئندہ وہ پھر دوبارہ
 ٹوٹو رہے کے ساتھ تم سے بھی ارڈر کر رہی ہو کرے گا۔ یہاں
 ایسا نہ بلکہ اس لمس اور یونان کی گردن سے علیحدہ ہو گئی تھی۔
 یونان نے کیرش کو مخصوص اشارہ کیا پھر دونوں مہاں بیوی اپنی
 جگہ پر آئیں۔ اور عیاس کے گل کے اس کمرے میں نمودار ہوئے تھے

• پہلے یہ شخص بولتا اور اس کی بیوی ایسے ہی در راست اور
پہلے ساتھ ایسا سلوک کرتے تھے کہ نکل جائیں میں سمجھتا ہوں ایسی
نکل سے لکھنا نہ چاہتے تھے۔ میں پرستو بولتا اور کہنے لگا۔ "یہ جاس تو
ہو مقرب دیکھے گا کہ ہم بدستہ خونخوار اعداء میں ان دلاویں کی زندگی کا
بہا کر رہا کرو۔ اس کے ساتھ ہی عائشہ اور اہل بیت کے نکل سے
پہلی کی طرف چلا گیا تھا۔

ہونے کے دونوں بعد سیوہ اور تارے جیسے ہوا۔ وہ
 مہاپے ہوئے تھے اور پچھوہو گئی اس۔ اسیارہ گنگ کے عقب سے
 اسے دیکھنے سیوہ کو ہونا اور گنگے۔ اسیارہ گنگ اور اس بڑی بیڑی نے
 دونوں کی ہے۔ دونوں پہلے تارے پاس ما۔ بیڑی ہوا۔ گنگو۔ اسیارہ کہ
 گنگ کے اندر دھل کرے کی طرف سے اسے ہم سے گنگ گنگ کی۔ ہم
 اس سے گنگ نکلتے ہوئے اس پر حملہ کیا لیکن وہ ہمیں کی صورت اختیار
 سے بچ گئے۔ وہ دونوں اسیارہ گنگ کی پشت پر آئے اور پان کی ٹھوکریں
 دینے لگے۔ وہ یہاں سے چلے گئے۔ یہاں تک کہ۔ وہ سیوہ جب
 یہاں پہنچا۔ اسیارہ گنگ سے ہوا اور گنگے۔

اور آواز آتی ہے رات میں حالہ کہ بوقت اور نیرش کی زندگی تفریق
 ہے آج رات سے وقت تم تیار رہنا میں آؤں گا اور ہم میں مل کر
 اور یہ مسئلہ تو ہوں گے اور اس دونوں کا قصہ پال کر یہاں سے
 تو ہی خیال سے وہ میں کہ شکل اختیار کی اور وہ حال میں تھیں ہو
 ۱۰۰

۱۔ دوسرے شہزادہ آریستس مرے۔ اس سے اپنے بچے ابی + دس ایک بیٹا
ہوئے۔ بیٹے کا نام تھیودورس تھا اس کی عمر اس وقت ۷۷ سال
تھی۔ اس کے نام چارے لکیز اور میرے تھے۔ بیٹے یا تھیودورس سے بیٹی
۲۔ دس تھیودورس سے چھٹی تھیں۔ دوسری سلطنت میں حکومت کے
۳۔ بھی کوئی شہزادہ مرے کے بعد اس کا بیٹا ملایق ہوتا تو دوسرے جرنیل
مردت کرتے اور اتنی جگہ خود دوسرے شہزادے بن کر دوبارہ ہوجاتے تھے۔
۴۔ ان خوش قسمتی کہ اس کے باپ کے مرنے کے بعد جب کہ اس کی عمر
۵۔ میں تختہ سلطنت کا ایک ابتدائی نیک اور ایماندار وزیر میرے ۱۰۰ اس

۱۔ کہوہ ماٹس ہمارے پاس لیکن آتا ہے کس عرض سے آتا ہے یہ ہمارا اور ۲۔
بہ تم تیرے فرا کون جاتے ہو بیچ میں دخل اندازی کرنے والے۔

سیلوک کی اس جھنگلو سے پوراں و عین و غضب میں تپے سے باہر
 آگے بڑھا اور اپنے پاؤں کی ایک ٹھوکر اس نے سیلوں کو مارتے ہوئے کہا۔
 یہ تو اچھی طرح جانتا ہے۔ کچھ حشراتِ تم دلوں میںاں بیوی نے چاری
 بد لڑائی۔ وہ۔ میں تم دلوں پر برہم ہوں۔ احمیت بخت کر کے رکھ دوں گا۔

یونان میں سیوک سے پہلے کہ سیوک نے پاؤں کی ٹھوکر کھانے سے پہلے
 امداد میں امداد کی طرف دیکھا۔ اس کے اس طرف دیکھنے سے یونان پر ہوا
 بھی حاصل انداز میں کیرش کی طرف بھاگا۔ یہ جیس کے محل میں ایک
 ہوا گیا۔ سیوک اور امداد دونوں حرکت میں آئے اور اسوں نے اپنی آنکھوں
 سے ٹھوکرانگ آگ نکالی اور یہ ٹھوکر پانی سے یونان اور کیرش کی طرف نکلا
 اسی طرح کیرش اور یونان بھی اپنی سر کی قوت کو حرکت میں آئے ہوئے
 جس وقت سیوک اور امداد کے سر سے ٹھوکر نکلی تو اس وقت سیوک
 نے دیکھا یونان اور کیرش کی صورتیں کی صورتیں کر گئے تھے اور اسوں
 نے اور آنکھوں سے ٹھوکران آگ اس دو جگہوں سے نکلتی تھی اور ٹھوکران
 چھوڑا، اسوں نے آہستہ آہستہ بھاگا۔ لیکن دوسرے دن کے یونان اور کیرش
 کی سیوک اور امداد کی پشت پر ٹھوکرانے سے ہوا اور ہوا سے بھاگا۔
 ایک سخت ٹھوکر سیوک کی گراس پر ہوا۔ داری اور سیوک تل کھا۔ ہوا اور
 اسی موقع پر کیرش بھی حرکت میں آئی اور اس طرح یونان نے سیوک کی
 لگائی تھی۔ اسی ہی کیرش نے بھی اپنے پاؤں کی سخت ٹھوکر امداد کی منہوں پر
 بھی سیوک کی طرف لڑھکتی ہوئی آئی کہ اور جاگ رہی تھی۔

یہ صورت حال جو ہو چنے کے بعد یونان گرجی اور اٹھائی ہوئی تھی۔
سیوت کو غاصب کرتے ہوئے نئے ملک میں سیوت قریب دو سو سالوں میں
ہی مرا کافی ہے۔ اب ہم جاتے ہیں۔ پھر آئیں گے اور تیسرے ساتھ
کریں گے جب تک تم عیسائی کے محل و حال میں کر دیتے تب تک
رہیں گے۔ اور تیسرا دینا ہی مقرر کرتے رہیں گے اس کے ساتھ ہی یہ
اتحاد اپنے ہاتھ میں لیا پھر وہ دونوں میں عیسائی کے محل سے کل گئے
یونان اور کیرش کے جانے کے بعد مائیس — پڑی ہے اور اٹھائی

کا نام استیسی میں تھا۔

جس وقت رومن شہنشاہ آرکینیس مراۃ سلطنت کا سارا کاروبار استیسی پر
اپنا ہاتھ میں لے لیا اور ساتھ ہی ساتھ وہ تاباغ شہنشاہ قیوداویس کی پرورش
لگا۔ استیسی میں نے جو سب سے پہلا کام کیا وہ یہ کہ سلطنت کو قیوداویس
سے نجات دی۔ دوسرا ہوا کام جو اس نے کیا وہ یہ کہ روئے اذنیوب کے کنارے
چار ساری کے بہترین کارخانے لگائے اس سے پہلے قسطنطین کی سلطنت میں
رومن شہنشاہ نے حجاز ساری کی طرف توجہ دی۔ وزیر کی مشیت سے استیسی
فلس نے اس نے روئے اذنیوب کے کنارے حجاز ساری شروع کی۔ اس طرح
قسطنطین کی سلطنت نے لے لیا ایک بہترین عری وڑو بھی تیار کیا۔

پہلی موت نے استیسی میں یہ فساد سلطنت نہ دی۔ اور چند ہی برس بعد
کیا۔ استیسی میں اس کے بعد تاباغ قیوداویس کی بڑی بہن شہنشاہ نے سلطنت
سنبھالنا شروع کیا۔ اس نے آگے کا لقب اختیار کیا۔ اور بڑی دقتوں اور
سلطنت کا کام چلے گئی۔ پھر یہاں تک پہنچیں جس تک قسطنطین پر حکم
یہ مارا عرض ہوا کہ وہی خود اچھے نے شادی نہیں کی۔

اس کے شادی نہ کرنے کی وجہ یہ تھی کہ استیسی تھا کہ اس نے شادی
اس کا شوہر اس سے اس کے بھائی کا بیٹا تخت جین لے گا۔ اس لیے جلد
سب پناہ اور پناہ وا محبت مرنے لگی کہ بھائی کی حفاظت اور اس کا بیٹا تخت
لے اس سے شادی میں کی۔ اسی طرح اس نے اپنی دونوں بہنوں کو قیدی
مشورہ دیا کہ وہ بھی شادی نہ کریں۔ ہو سکتا ہے کہ اس سے شوہر بھی
قیوداویس کو تخت و تاج سے محروم کر دیں۔ اس خطبہ کی طرف اس کی بہنوں
بھی شادی نہ کی۔ یہاں تک کہ قیوداویس جوں جو گیا اور بادشاہت کرنے
گیا۔ جوں جوں اس کے بعد بھی قیوداویس نے اپنی بڑی بہن آگے کا انتخاب
شریک رکھا اور سارے فام اس سے مشورہ اور صلاح سے کیا کرتا تھا۔

قسطنطین کے شہنشاہ قیوداویس نے جب جوں جوں کر انتظام سلطنت
تو سب سے پہلے اسے ایران کی طرف سے محبت اور شادی کا سامنا
طرح کیا کہ ایرانی شہنشاہ یزدگرد نے کسی دور میں جیسا کہ قبول کر لی تھی۔ پھر
حمام کے بار کے تخت اس نے جیسا کہ ترک کر کے اپنا قیدی مذہب اختیار
کا نتیجہ یہ ہوا کہ ایران کی یہاں رہا اپنے بادشاہ کی حمایت سے محروم ہو گیا

ن کو یہاں تک کہ علم و حکم و حکم کرنے کا موقع مل گیا۔

نور و حکم کی وجہ سے ایران کے یہاں کی بچہ تعداد ایران سے بھرت کرتے
ہوئے آئے تھے۔ جب یزدگرد شہنشاہ مر گیا اس کی جگہ اس کا بیٹا ہرام گور
پر ایران کے یہاں کی قسطنطین کی طرف ہجرت کرنے کا سلسلہ جاری تھا۔

نور نے تخت نشین ہوئے ہی ایران کے یہاں کی یہ ہجرت روک دی اور جو
ہجرت کر کے قسطنطین چلے گئے تھے اس کے سے اس نے اپنے قاصد قسطنطین
رومن میں کی طرف روانہ کئے۔ اور ایران سے ہجرت کرنے کے قسطنطین جانے
کا یہاں کا محال کیا۔ قیوداویس نے ایران سے ہجرت کرنے
یہاں کی وادیں دینے سے انکار کیا۔ اس پر ہرام گور نے رومنوں کے
خبردار کو یہ کہہ دیا تھا۔

یہاں پر حملہ آور ہونے کے لئے ہرام گور نے اپنے بہترین لشکر تیار کیا اور
اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ اس نے اپنے ایک جنرل ہرمی کو مقرر کیا۔ یہ ہرمی اپنا حسب و
تقدم بادشاہ ارداویس اعظم سے ملا تھا۔ دونوں کی طرف رومنوں کو بھی
خبر دی کہ ایرانی شہنشاہ ہرام گور ان کے علاقوں پر حملہ کر سوتا چاہتا ہے۔ قسطنطین
قیوداویس نے بھی تیزی اور جلدی کے ساتھ راجوں کا مقابلہ کرنے کے
لیے تیار کیا۔ جنرل ہرمی اور ایک جنرل ارداویس کو اس سے اپنے لشکروں کا
یہاں روانہ کر دیا۔ قسطنطین و جیسی آتی قبائل سے تھا۔ اور یہ سب کا بہترین تجربہ

یہاں شہنشاہ قیوداویس کا خطہ مذکور اگر ایرانی شہنشاہ ہرام گور نے رومن علاقوں
میں پہلے حملہ کر دیا تو ہو سکتا ہے کہ وہ اپنے لئے فائدہ حاصل کرے۔ اس
سبب ہرام گور کے حملہ آور ہونے سے پہلے ہی قیوداویس نے اپنے
بہنوں کو قسطنطین کی طرف سلطنت پر حملہ آور ہونے سے منع کیا تھا۔
اس پر رومنوں نے اپنے لشکر سے ساتھ بھی تیزی اور سرعت کے ساتھ روئے اذنیوب
پر ایرانی صوبہ ارداویس میں داخل ہوا۔ یہ صوبہ اس پانچ صوبوں میں سے ایک
تھا۔ رومن جنرل یوگینی نے ایران کے شہنشاہ ہرمی کے ہاتھوں سے پہلے
یہاں پر سے انیس واپس لیا تھا۔ رومنوں نے اس ایرانی صوبہ پر حملہ آور ہو
خبر تاجی وریڈاوی چھینا دی۔ اور ایرانی قبیلوں اور ہشیموں کی خوب سوت مار
کرنے کے بعد ایرانی جنرل ارداویس وقت کے دھند لگوں میں سے روک

آمدھی مگرم سراہوں میں کرب مسلسل اور سلاہوں کی طرح ابھرتے خیالات کی
 شہر نشین کی طرف بڑھنا شہر کا اس نے محاصرہ کر لیا۔ ایک دن اس نے اپنا
 کمرے کا موقع فراہم کیا اور دوسرے روز اردابور میں نصیب شہر پر آگ کی
 دہکتے خون رنجیوں کی امیری سے رہائی پانے والے تھیں کچھوں اور وقت کی
 آمدھیوں کے سکتے سلاہوں کی طرح حملہ آور ہو گیا تھا۔ ہونسا تھا کہ اپنے اس
 وجہ سے دوسرے جرنیل اردابور میں ایرانی شہر میں کو فتح کرے میں کامیاب
 دوسرے جرنیل اردابور میں ہی رہ گئے تھے کہ ابھی اس سے تین شہر پر حملے جاری
 تھے کہ ایرانی جرنیل مہرزی بھی اپنے لشکر کے ساتھ وہاں پہنچ گیا۔ رات کی
 مہرزی وقت کی بدلیں حدت نکوادیوں کے سامنے میں رقص کرتی حبیب
 مرگ اٹھائے آمدھیوں اور غلام تھے اضطراب کی طرح راموں پر حملہ آور
 ایرانی جرنیل مہرزی رات کی تاریکی میں دور تک دوسرے لشکر میں گھس گیا
 دوسرے اس نے ناقابل تلافی نقصان پہنچا تھا۔ جس وقت سورج طلوع ہوا
 کر کے ایرانی جرنیل مہرزی اپنے شہر کے ساتھ راموں کے سامنے پان کر کے
 اسی دوران دوسرے جرنیل اردابور میں کو یہ جرنیل کے بریل شہر سے
 لشکر کے ساتھ بڑی تیزی سے تھیں کی طرف بڑھ رہا تھا یہ جرنیل اردابور
 انتہائی خوفناک تھی۔ اس سے پہلے ایرانی جرنیل مہرزی کے اس سے لشکر کے
 اسے بہت نقصان پہنچایا تھا اور ان محنت دوسروں کو ات کی تھی اس سے
 گھٹات اندر دیا تھا۔ اردابور میں پہلے ہی مہرزی کا محاصرہ کرے سے پہنچا
 اسے جرنیل نے ایرانی شہنشاہ ہیرام گور بھی ایک لشکر کے ساتھ بڑی تیزی سے
 رخ کر دیا تھا اور اردابور میں ہیرام گور کی آمد سے وہ اور اس سے
 ترک کر دیا تھا۔ فائدہ کہ یہاں رات کی تاریکی میں اس سے محاصرہ
 اردابور میں در تھیں ہوا اور پھر وہ تھیں کا محاصرہ کر کے رات کی تاریکی
 وہ جہ

ایرانی شہنشاہ ہیرام گور جب تھیں پہنچا تھا اسے جرنیل نے راموں جرنیل
 اپنا لشکر کے ساتھ بھاگ گیا۔ راموں کی پہلی کے بعد ہیرام گور نے اپنا
 کے ساتھ توڑ دیا۔ فائدہ کیا اور توڑ دیا۔ ایک شہر اردابور پر حملہ آور ہوا
 سے اردابور کا محاصرہ کر دیا۔ یہ محاصرہ تھیں اس تک جاری رہا۔ میں ہیرام گور
 وہ اس شہر کو سکھڑ کر دیا۔

یہ بعد ایرانیوں اور راموں میں محنت و شہید کا سلسلہ شروع ہو۔ اور دونوں
 رامیوں یہ طے پایا کہ دونوں طرف سے دو جوان دست بدست لڑائی کے لئے
 محنت کا فوجوں فتح پانے اس محنت کو طار اور کامیاب سمجھا جانے جب
 بعد سے یہ رامی ہو گئے تو دونوں لشکروں نے آئے سامنے پہنچا دیا اور دونوں
 یہ ایک جوان مقابلے کے لئے لگا۔

دونوں میں دست بدست لڑائی ہوئی۔ دوسرے جوان نے اپنے پہلے ہی حملے
 سے ہیرام گور زخمی کر دیا پھر لحد کے درپے اس پر قابو پا کر اسے ہلاک
 کیا اور ایرانیوں کے درمیان محاصرہ طے پا چکا تھا کہ اطرا کی کمک میں ہو جیتے
 وہاں ہر پانے لگا۔ لہذا ہیرام گور نے دوسروں کی فتح کو تسلیم کر لیا۔

یہ بعد دوسروں اور ایرانیوں کے مابین صلح کا معاہدہ ہو گیا۔ اس معاہدے
 کے مطابق ہیرام گور کی آزادی کو تسلیم کر لیا۔ اور ہیرام گور کو تھیں جانا چاہتے
 کی حالت مل گئی۔ ہیرام نے راموں کو یہ بھی تھیں دیا کہ وہ ہیرام گور
 کا اس میں کسی قسم کا نقصان نہ پہنچے۔ وہ لگا۔

یہ بعد دوسرے تھیں نے بھی ایرانیوں کو تھیں دیا کہ خود قشت کے بعد واپس جو
 میں آیا ہے وہ وہاں امن و امان سے دوسرے کے اس کے بعد دوسروں سے
 میں گور کا کہ شہر کے دشمنی قیام کی بعد اور بعد کے سامنے وہ ایرانی کی
 تھی۔ گور کر لگا۔

یہ بعد میں جو ہیرام گور پر مظاہرہ ہوئے تھے اس کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ
 اس کے ذریعہ تھا۔ ہیرام گور کی وفاداریوں کے لئے بھی شکوک
 تھیں۔ وہ بھی چہچہ سے تھیں تھے۔ اس کی تھیں تھیں اور تھیں ہو
 میں انسانی سے تھیں ہوا تھا۔ چنانچہ مشرقی چہچ سے تھے ایک ایک شہر
 اس شہر سے باطل تھا۔ لہذا اس کا یہ اثر ہوا۔ ایرانی ہیرام گور قسم کی
 کے محفوظ ہو گئے۔

یہ بعد دوسرے سب سے بڑی امیلی یہ تھی۔ مشرقی تھیں کو ایرانی محنت
 دیا تھا۔ وہ یوں کہ مشرقی تھیں کا محاصرہ گور کا بھلی ٹھکانہ پر تھا۔
 اس کے بعد غارت دیا کر لگا تھا۔ اب وہ محنت ہو گیا تھا مشرقی تھیں کے اسرا
 تھیں اردشیر کو وادیاں مل تھا وہاں آباد ٹھکانا۔ ہیرام گور سے بھی اسے مشرق
 کے تھیں تسلیم کر لیا۔

— میرے حبیب! کچھ میں کہنا چاہتی ہوں اسے فور سے سننا۔ صبح کی رات تم
 میری بھانجہ اور مستعد ہو کر رہنا۔ اس لئے کہ یہاں 'سیلوک' اور اوقات
 وہاں میلان بڑی پر حملہ آور ہونے کی کوشش کریں گے۔ یہاں تک کہ بعد
 — حادثہ ہوئی تو یونان کے چہرے پر بھی بھلی مسکراہٹ نمودار ہوئی۔ چہرہ اچھا
 لگے کہنے لگا۔

۱۔ اپنی قبرستان کی اس رانٹل جگہ میں جس کمرے میں ہم سوتے ہیں۔ میں
اور اس کمرے کے اندر گرد اپنی سری قوتوں کو ظاہر میں لاتے ہوئے حصار کھینچ کر
نہ ولی بھی قوت اس حصار کو عبور کر کے ہم پر حملہ آور نہ ہو سکے۔ کیا تم
میں سیوک اور اوقار ہمارے جیسے ہوئے اس حصار کو توڑ کر ہم پر حملہ آور
ہو گاہب ہو سکتے ہیں۔ اس پر ایمان کئے گی۔

یہ یہ ملک۔ جس کی روح ہے پناہ قوت کی مالک ہے۔ مجھے خطرہ اور ڈر ہے کہ
اسے کینچے ہوئے حصار کو کوئی طریقہ استعمال کرتے ہوئے یہ عیاس تہذکر تم پر
ہوے میں کامیاب نہ ہو جائے اس پر عیاف کہے لگا۔ دیکھو ایسا یہ معاملہ ہے تو
ملاں چوٹی جس کمرے میں سوئے ہیں اس میں حصار میں کینچیں لگے۔ بلکہ
اس میں اضافی دو حیوانی آنگھوں سے لو جھل ہو کر عیاس، سیوک اور اودار پر
میں نے کہ وہ ہمارے خلاف یا طریقہ کار استعمال کرتے ہیں۔ ہی تو یہ کام کرنا کہ
میں خود خود ہونے کے لئے نہیں تو لگنے کے ساتھ ہی عیاس اطلاع کر دینا تاکہ
دیکھ لے ہم بددست کر سکیں۔ اس پر 'ملا ہوئی۔ دیکھو یونان تم دونوں
میں رہو جس ہی عیاس، سیوک اور اودار تم پر حملہ آور ہونے کے لئے اپنی اور
ایک سے نہیں گئے میں عیاس اطلاع کر دینا گی۔ اس کے ساتھ ہی یونان کے
اس دیتے ہوئے ایسا فیصلہ ہو گئی تھی۔

لے جانے کے بعد یہ اب اور تیرش دونوں میاں بیوی مل کر ان دو مہم
کھانے لگے جسے جو ان دونوں میاں بیوی نے چل کر رکھی تھیں۔

۱۔ نذر ترقی ساقی تھی۔ بادش اسی طرح جاری تھی۔ ہاروں کے گرے اور وقت
۲۔ جلی سے چمکے سے فضاؤں کے اندر ایسا سا منہ دیا تھا جیسے تھنہ کی آندھریوں
۳۔ رگ و جاں شروع ہو گیا ہو اور فضاؤں کی بے کراں میں سگتے فاقوں نے
۴۔ شروع کر دیے ہوں۔ صحرائے وقت کے خطیوں میں سرگ کی لکھی ہوئی
۵۔ چمک چمک چمک ہر طرف چھپتی تو یوں لگتے جیسے وہ رگ کی کہ جڑ دینے والے

اور شیر نے دس سال تک حکومت کی۔ لیکن امراء اس کے طرز حکومت سے نفرت کرتے تھے۔ اس لئے انہوں نے بہرام سے استدعا کی کہ کسی ایرانی کو ایرانی کار مقر کیا جائے۔

چنانچہ آرمینیا کے لوگوں کی خواہش کے مطابق ہرام نے اپنے امراء مشورہ کرنے کے بعد ایرانی کے شاہی خاندان سے ایک شخص مرشد پر کو مشرف قسطنطنیہ اور ایرانی آرمینیا کو مملکت ایران کا جرد بنا لیا۔ یہ فاتحہ آرمینیا کے امراء کی کہ تادمش سے ایرانی آرمینیا کی رہی تھی ایرانی بھی ایرانی آرمینیا کی حیثیت ایران کے ایک صوبہ کی ہی ہو کر رہ گئی تھی۔

جس وقت روس اور ایرانی آپس کی جنگوں میں مصروف تھے۔ شمال
 بہت بڑی طاقت اور قوت کو پیش آنے لگی تھی۔ ایک خونی انقلاب رونما
 اور یہ خونی انقلاب ایرانی اور روس دونوں سلطنتوں کو اپنی لپیٹ میں لیے۔
 اور قوت میں تھے۔ جسوں سے ایران کے شمال میں بلخ اور شمال مشرقی
 حکومت قائم کر لی گئی۔ بس کہ قسطنطنیہ کی روسوں کے خلاف
 دیرینے دشمنیوں کے اس پار علاقوں پر تسلط کرنے کے بعد وہاں بھی
 حکومت قائم کر لی گئی۔ یہ علاقے بھی وحشی گن قباصل سے پر اثر تھے۔
 نے حملہ آور ہو کر مکمل قبائل کو وہاں سے ماور بھگایا تھا۔ اور اب اس علاقہ میں
 اپنی حکومت قائم کی تھی۔ اس طرح سے ایرانی مملکت اور روس شہنشاہ
 شمال میں جنوں کی سلطنت آباد ہو چکی تھی۔ اس مملکت نے روسوں اور ایرانیوں
 سے فائدہ اٹھاتے ہوئے باہم مشورہ کیا اور یہ فیصلہ کر لیا کہ ایک وقت ایرانی
 سلطنتوں پر حملہ کر دیا جائے۔ پس اپنے ارادوں کی تکمیل کے لئے اور روسوں
 کو بدترین شکست دینے کے لئے میں بڑی تیزی سے حملوں کی تیاریاں کر رہا تھا۔



اس دور دور دار درش ہو رہی تھی۔ آٹھن پر چار چار گرتے رہتے تھے۔
ہفت دن تھی۔ یونان اور کیرش دونوں مایاں چوٹی شام کا چھٹا بجتا ہے۔
کہ ایکٹا نے یونان کی گردن پر فکس کر لیا۔ یہ فکس پائے ہی یونان چڑھا۔
بھی یونان کے قریب ہو کر سوتے ہو گئی تھی۔ اٹھارہ بجی اور یہی فکس آپ
یونان کو چلب کر کے کہنے لگی۔

میں اور تارک کی۔ بارش اسی طرح جاری تھی۔ قبرستان اور عطاس کے
 پاں میں پڑنے والے تھے جنگل کے اندر یونٹ اور کیرش بیوں کی راشوں کے
 تھے جب کہ ان کے چاروں طرف عطاس 'سیلوک' اوتار اور ان کے کئی اسی
 میں یونٹ اور کیرش کو گھیرے ہوئے تھے طرح شور کرتے ہوئے ان دونوں کی طرف
 منٹا تھا۔ رسی بارش اور رات کی تاریکی میں انھیں کے قیاب 'آدھیوں کے
 سے رہنے والوں کو بادلے جانے والے خولی اشتائے حیات کے طوفانوں میں
 ت کے ماضی سے سحر کی لکیریں مٹا دینے کے ارپ ہو گئے ہوں۔ رات کی
 'جے کو ستاروں' بارش کی ریم 'جیم' نوب 'سلاک' زہر انگلی ہو رہی ہیں
 'ہوئے گا تھا کو وقت کے ہر ترین کی شتہ موت کے شور ہو رہی ہیں سے رہن و مکمل
 'ہوئے اور خون سے نکلی جانے والی داستانیں رتہ کرنے کی تاریاں کرنے گئے
 گل میں چاروں طرف بستیاں اجاڑتی آدھیوں کا سامانی 'ارتعاش' اور شور ہو رہی ہیں

نیل دیکھتے ہوئے یونٹ فوراً حرکت میں آیا اپنی گوار اس نے بے پام کی۔
 'ریش کے ساتھ کھڑا تھا اس کے چاروں طرف اپنی سرئی قوتیں استعمال کرتے
 'ہے حصار کھینچ رہا تھا مگر حملہ آور بدرو میں اسے اور کیرش کو کوئی متصل نہ
 'ان کیم سے یونٹ فارغ ہوا اسی تھا کہ الیٹا نے یونٹ کی گرتان پر پس دو۔
 'تال ریم اور شیفٹ کی توازن یونٹ کو سنبھال دی۔ الیٹا کہہ رہی تھی
 'ہات ٹکر مند ہونے کی ضرورت نہیں کیرش کو بھی سمجھا کہ پریشان مت ہو ان
 'مہر ہوتے۔ حرکت بندی کا اظہار کرو اور 'نیں ہٹاؤ کہ تم ان کے لئے کوئی نرم چارہ
 'یہ چاہیں 'نیں بڑبڑا رہی تھیں۔ ہرگز 'نیں' ستاروں کے اس جنگل میں ان
 'تم کسی بھی وقت حرکت میں آتے ہو اپنی ہر سرئی قوت کو ان کے خلاف
 'نیں نہیں ہوں۔ ضرورت پڑنے پر میں بھی تمہاری مدد کو پہنچوں گی مگر مند

ان اس منٹو سے جلد یونٹ اور کیرش کو کچھ دھارس ہوئی تھی وہاں دونوں
 'چرواں پر خوشی اور امیدیں بخش مسکراہٹ بھی نمودار ہوئی تھی۔ پھر دونوں
 'نسل گئے اس لئے کہ عطاس 'سیلوک' اور اوتار اور ان کی ساتھی بدرو میں ان
 'تدور ہونے کے لئے قریب پہنچ گئیں تھیں۔ یونٹ اور کیرش انتہائی امیدیں
 'ان اس بت کی طرح بے اثر کھڑے تھے جس کا وقت جس کا صلح در جس کی

انتہرت انداز میں لٹا کے اور بند کئے اور ایک بار پھر وہ ایک انتہائی خوف
 کے چپتے کا روپ دھار گیا تھا۔ پھر وہ اس کمرے کی طرف بھاگا جس میں وہ
 نمودار ہوئے تھے۔ انی دیر تک یونٹ اپنی سرئی قوتوں کو حرکت میں لائے
 بیوں کو حملہ آور ہونے کے لئے تیار کیا۔ بیوں اس وقت بیوں نہ رہی تھیں
 اور حسرت میں دس گنا اضافہ ہونے کے باعث وہ چپتے سے بھی زیادہ ہوں
 صورت اختیار کر چکی تھیں۔ خوشی پہنچا ہر انداز سے پہنچ کر۔ میں داخل
 بیوں بھی اس کمرے میں داخل ہو گئی۔ اور چپتے پر پڑے خوشخوار ادا میں
 تھیں۔

شیر جیسی حسرت اختیار کرنے والی یہ دونوں جب چپتے پر حملہ آور ہو
 اصل میں یہاں تھا ان دونوں بیوں کے آگے سے بھاگ کھڑا ہوا۔ سیلوک
 بیوں کے ساتھ بھاگ کھڑا ہوا۔ تینوں کا رخ جنگل کی طرف تھا۔
 برابر ان کا تعاقب کر رہی تھیں۔ یونٹ اور کیرش بھی دونوں بھاگتے ہوئے آئے
 رہے تھے۔

قبرستان سے لختہ جنگل کے عین وسط میں جا کر یونٹ اور کیرش بھاگے
 گئے تھے۔ اس لئے کہ انھوں سے دیکھا کہ ان کے سامنے دونوں بیوں کی
 تھیں۔ جس وقت یونٹ اور کیرش دونوں میاں بیوی ان بیوں کی راشوں کا
 تھے عین اس وقت برقی بارش اور گئے جنگل میں ان کے چاروں طرف ہو رہی تھیں
 والی چھپیں دل کو خیر کی بچھن دینے والے خوفناک قہقہے ہونے لگے۔ وہ
 تہیل کر دینے والے غصہ ناک مدائیں گزرتے وقت کے دھارے و موت کی
 یلگول 'نہیں کی وسعت کو ظلم کی حد میں پہنچنے دینے والی انسان خراشیں
 تھیں۔

یونٹ اور کیرش نے گھبرا کر جب اپنے چاروں طرف دیکھا تو رات کی
 اور جنگل میں انھیں اپنے چاروں طرف 'نیں' 'سیلوک' اور اوتار کے
 خوفناک بدرو میں گھیرے ہوئے کھائی دیتے۔ پھر 'نیں' 'سیلوک' اور اوتار کی
 ساری بدرو میں یونٹ اور کیرش پر حملہ آور ہونے کے لئے اسی طرح اپنی
 غصہ ناک اور مدد کی کا مظاہرہ کرتی ہوئی آتے پڑنے لگی تھیں۔

حسب سنی رہے۔ ایک نہ ایک روز ضرور ایسا آئے گا کہ تم لوہے والوں پر
کھڑے ہو جاؤ گے اور اپنا کوہر مقصود حاصل کر سکو گے۔ اب تم دونوں یہاں
آرام کرو۔ اس کے ساتھ ہی ایسا ہلکا سا سوجھ بوجھ ہونی شروع ہو گئی تھی جبکہ
ان دونوں میں یوپی قمر تن کے اندر اپنی رہائش گاہ میں چلے گئے تھے۔



غافل نے ایک وقت ابرار اور دوسرے خلعت پہنچا کر دی تھی۔ پہلے
ابرار غافل کے حملہ کی تفصیل بیان کی جاتی ہے۔ اس کے بعد دوسروں پر اس کے
حملے کا۔

گورنر نے رات میں چل کر شمال مشرقی علاقوں کے قتل گاہ میں پہنچا جاتا تھا
۔ اس کا یہ کہہ سکتے ہیں کہ آدھ اور ابرار پر حملہ آور ہونے کی خبریں جنگ کی آگ
ہوئے ابرار میں پھیل گئی تھیں۔ بہرام گورنر میں بلا۔ ناگہان کی خبر سے سخت
بے چین اور حیران ہو گیا تھا۔ اس کے کہ وہ جنوں کے ٹائی دن لشکر کا مقابلہ
کے اپنے ملک کے طول و عرض میں پھیل کر بہترین لشکر مہیا کرے اور جنوں کا
حملہ آگاہی میں کی طرف اشارہ کرنے کی تیاریاں شروع کر دی تھیں۔

پہلے بہرام گورنر دوسروں کے خلاف جنگ کی اگرچہ اس کی مہم ناممکن تھی
۔ اب حریف کے ساتھ آہستہ آہستہ شرائط پر صلح کی تھی۔ اس کا قصہ جو
اب اس کے پیش ہے وہ سر ہٹا ہوا تھا اسے بھی بہرام گورنر نے فتح کر دیا تھا۔ تاہم
اب ابرار پر حملہ آور ہوئے اور ان کا مقابلہ کرنے کے لئے بہرام گورنر نے
ان طرف اشارہ کرنے کی لفظی توجہ ابرار کو اپنے مشعل بہرام گورنر کے اس
کوہر۔ آئی۔

بہرام گورنر اشارہ کا ہوا اور وہ تھا۔ اس کا اکثر تاریخ وقت اشارہ میں گزرتا تھا
۔ اس مشعل سے ان میں ایک ہوا دلچسپ واقعہ بیان کرتے ہیں۔

اب اس بہرام نے چاہا کہ اشارہ اور اشارہ کے بارے میں لطف اٹھائے۔ چنانچہ
اس کا یہ کہہ سکتے ہیں کہ اس میں ایک مشعل و شراب اور عطائی ہام بھی تھا۔ بہرام ایک
تھا ایک گھنے والی صورت اس کے ساتھ تھی جو یہاں پہنچنے میں آئی۔ اب

ات اور اس بہرام حلقہ میں پہنچا اور بہرام اشارہ کا چپچہا تھا۔ اشارہ کے

چوڑی کرنے والے پاروں کے درمیان کی طرح خاموش ہو گئے ہوں۔ پورے
کھینچے ہوئے حصار کے اندر اس طرح خاموشی اور بے حس و حرکت تھا۔
چاند اور نیس بلکہ چتر کے بت ہوں جو وہاں اپنا تکبیر سے لا کر بلینہ لے رہے
ہوئے وہ دوسری ان دونوں پر حملہ آور ہونے کے لئے حصار کے قریب پہنچے
کیرش ایک دوسرے کی طرف متوجہ انداز میں دیکھتے ہوئے آدھوں اور
درخت میں آئے۔ دونوں نے اپنے اپنے ساتھ پھیلائے پھر جو اسوں
توہمیں استعمال کیوں تو اس کے ہاتھوں کی انگلیوں سے ایک غولی شعاعیں نکلی
والی بد دھوئیں پر پڑیں کہ وہ چٹخ چٹائی پیچھے ہٹ گئی تھیں۔ میں اسی موقع
کیرش کی پشت کی طرف سے بڑھے والی بد دھوئیں پر پورے پورے کیرش کی پشت
موت کی نیلی شعاعوں کی صورت میں کچھ دھوئیں پشت کی طرف بڑھنے والی
تھیں۔ پورے پورے کیرش سمجھ گئے تھے کہ ایسا حرکت میں آچکی ہے۔ اشارہ
سے بڑھنے والی بد دھوئیں بھی اشارہ اور دوسرا کرتی پیچھے ہٹ گئی تھیں۔

جنگ کے اندر اس طرح خاموشی اور سنا پڑ گیا تھا جیسے وہاں کچھ
تھوڑی سی دیر بعد اٹھانے پورے کی طرف پر تیز نکلے اور اس کے بارے
اور سرور میں ڈوبی ہوئی ایسا کی آواز بلند ہوئی اور پورے کو غلبہ رہا۔
تھی پورے میرے صیغہ میں نکلیں فتح ہو۔ غرر مدت ہو تم اور یہ
یوپی جا کے اپنی ہاتھ لگے میں آرام کرو۔ عطاس! سلوک اور لوہار تو وہاں
طرف ہا چکے ہیں جب کہ اس کی سامنے وہ میں اپنے اپنے سکون کی طرف
دیکھ کر تم دونوں میں یوپی اور میرا پہلا ہی حملہ اس سب کے لئے کارگر ثابت
انہوں نے ہم پر حملہ آور ہونے کی کوشش ہی نہیں کی۔ یہاں تک کہ
خاموشی ہوئی تو پورے ہوا اور کہنے لگا

دیکھ ایسا! میں سمجھتا ہوں کہ وہی میں اب مجھے بدترین دشمنوں سے
عرض تو میں نے کسی دشمن کے سامنے نہیں نکھا۔ میں نے ہر صورت میں
ذریعہ کیا۔ اس پر ایسا عجیب کی اختیار کرتے ہوئے کہنے لگی۔ دیکھ پورے
نہیں یہ بد دھوئیں میں اور بد دھوئیں بھی ایسی جن کی قوت اور طاقت
چاند اشارہ میرے خیال میں تم پہلے شخص ہو جس سے عطاس کی روئے
گلست خوردہ اور ہریت یافتہ کیا ہے۔ وہ عطاس اپنی زندگی میں بھی
کی روئے بھی اپنے دشمنوں کے خلاف من مانا کرنے کی عادی ہو چکی تھی

اور اس جب ہروں کا ایک دستہ سامنے سے گزرا تو اس نے اپنی ساتھی گائے اور
چوہا جٹاؤ کو سنا ہرن مار کر گاؤں بھابھ میں پس حسیں و پر پھل گائے والی ۔
میں جانتی ہوں کہ کوئی ایسی شکار کی صورت ہو کہ بسب پاشلو آپ
ہرن مادہ ہرن کی شکل میں نظر آئے اور وہ ہرن تر ہرن کی شکل میں
بصرام بول۔ یہ تو تونے بڑے ہی مشکل کام کی فراہم کی ہے۔ ہر ماں میں
ہاروی کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔

اس کے ساتھ ہی ہرام گور نے اپنے بھاری اور سخت لوک کے تیرے
 ہوت کے دلوں بیگیوں کو نشانہ بنا کر اس نے باری باری جب تیرے
 دلوں بیگ کوٹ کر زمین پر گر گئے۔ اس کے بیگ کوٹ کر گرنے سے
 ادا ہوں کی صورت میں نظر آنے لگا تھا۔

اس حسین و جمیل گلے والی سے جب یہ صور عمل دیکھی تو اس نے
نشانے کی تعریف کی اور کہا اب میری یہ خواہش ہے کہ آپ بلا میں آئے
میں چودیں۔ بہرام گور اس گلے والی کی اس فرمائش سے کسی قدر ہراس
لے ملا ہوں نے سر پہ نشانہ ہاتھ نہ دھوئی میں نے اپنے پتوں سر کی طرف اشارہ
طرح مارا کہ وہ تیرے پاس کے پاؤں سے نکل کر سر میں چوست ہو گیا حال اس
پاؤں اور سر۔ ملاحظہ کیا کہ تیرے پاؤں سے نکل کر سر میں چوست ہو گیا حال اس

مور عینِ برام گور کے اس شکار کی آیت تلخ یاد دہی۔ رقم کرتے ہیں۔
 ہیں کہ جب اس حسین و جمیل گلے والی نے پے در پے برام گور سے
 فرما میں کہیں تو برام اسٹیل برام ہوا اور صفحے کی حالت میں اس سے
 رہا پ بھانے والی کو لونت سے بچے دے لرا لور کنا تم نے یہ عجیب و
 لے کیس تھیں کہ میں تیرا لہاری میں ناگم رہا۔ کچھ مور نہیں کہنے
 کر وہ رہا پ بھانے والی حسیہ سخت بھوج ہوئی لیکن بعض مور عین
 لونت سے گر کر لہاک ہو گئی تھی۔

برہام گور کی شکار چندی کا اثر خوب و آرت پر پڑا شاعروں اور فنکاروں کو موضوع بنا کر آپ کے حوالے سے مختلف مناظر کی تصویریں بنائیں۔ ساتھ ساتھ نازک خیال کے لئے بھی انہیں برہام گور کی صورت میں ایسا - یہاں جس وقت برہام گور نے اس قبائلی کے حملہ کے

۱۔ نیکوئی میں وقت بھراؤ اور گناہ سے بچو :

مہور کیا اور کوہستانی سلسلے سے ہوتے ہوئے ایران پر حملہ آور ہونے لگے تھے
قبائل ہی تھے جسیں ان بھی کہا جاتا ہے۔ ان کے دور بھی بہت سے نام ہیں
اسیں نے ابھی کہتے ہیں۔ روس انہیں ہنٹلی کہہ کر پکارتے تھے۔ جبکہ ایرانیوں
ہنٹلی کا نام دیا تھا۔ کچھ اقوام و گروہ اسیں سفید بن کہہ کر بھی پکارتے تھے۔
بہر حال جس وقت یہ انی حکمت ایرانیوں پر حملہ آور ہونے کے لئے پیش
تھے اور ایرانی شمشیر برہم گور شکار کھینچے کے لئے آؤر پانچوں کی طرف چلا گیا تھا
لے پکا ارادہ کر لیا تھا کہ وہ جنوں کو خفے حنائف اور خراج لوار کرنے کے وہ
وٹ جانے کے لئے کہیں گے۔ دوسری طرف برہم بغیر کسی مقصد کے آؤر پانچ
نہیں جا رہا تھا۔ شکار کا ایک بہت تھا وہ اندری اندر بن قبائل کا مقتدر
تاریوں میں مصروف ہو گیا تھا۔

آؤر پانچوں کی طرف شکار کے لئے جانے سے پہلے برہم گور نے اپنا
جناب سلطنت مقرر کیا اور تین ہزار سوار ساتھ لیکر کوہستان کی طرف روانہ ہوا۔
س نے پہاڑی اقوام کو اپنے لشکر میں بھرتی کرنا شروع کیا۔ یہیں تک کہ ان
سے پہلے ہی پہلے اس سے کوہستانی مسعود میں جئے والے جنگی قبائل پر
ایک بہت جانتک پکار کر یہ تھا۔ اپنے بن سارے اقوام کو بہرہ گور نے پانچ
کوشش کی۔

اصل میں وہ یہ جانتا تھا کہ ملک کی بہترین فوج کر کے اہلک میں
لوٹ پڑے اور انہیں پہاڑ کے اپنی سر زمینوں سے نکل باہر کرے۔
قبائل کے طاقتور اس کے ماسوں نے جو پانچوں کہ برہم گور ایرانی شمشیر
ہائی تری کے پہاڑ کے بعد خراج قرار ہو گیا ہے۔ یہ جہت کے بعد ان
یراں پر حملہ آور ہونے کے لئے پہلے سے ہی رہا تھیں سے پیش قدمی
میں اس وقت جب ان قبائل ایرانیوں پر حملہ آور ہونے سے لئے رہا
فل ہو۔ برہم گور کوہستانی سلسلے سے اپنے سے لشکر کے ساتھ اہل
رات کی تاریکی میں اس نے ان قبائل کو جنگ کر دینے کا مشابہت
رات کی تاریکی میں برہم گور اپنے لشکر کے ساتھ ع کے حوالہ میں
دونی احارے 'دھنکی' ملتی گھٹائی میں حوالہ کی بہت دور بہترین کرب
لوٹ پڑا تھا۔ دوسری طرف ان قبائل سے بھی اپنے طاقتور کی سرکردگی میں
مل کو روکے کے بعد حوالی حملہ کیا اور وہ بھی برہم گور کے لشکر پر

میں دھار گھنٹوں جیو د تار قتلوں اور محار کے سکوت میں وقت کی ہوساک
لے حملہ آور ہو گئے تھے۔

یہ شہر اور ان قبائل کے گھرانے سے میدان جنگ دھول ڈھونڈ کر اہل
ماں اور اس ملک کی صورت اختیار کر گیا تھا جس میں برہم اہل اور پانچ

سے مقتدر میں ان قبائل کو رات کی تاریکی میں بدترین شکست ہوئی۔ برہم
سے انا کاہیوت رہا کہ ان قبائل کا سردار جو طاقتور تھا وہ بھی اور اس
سے سردار بھی جنگ میں ہلاک ہوئے۔ طاقتور کی خدہ سیر ہو گئی اور بہت سا
سے ایرانی لشکر کے ہاتھ لگا کر خلیج فارس میں لور گرا۔ یہ پنجوں کے ساتھ اس
سے کا تاج بھی تھا جس میں جواہرات ہوتے تھے۔ یہ تاج آؤر کشت کے
سے طاقتور فتح کی یادگار کے طور پر آؤر لور کر دیا گیا تھا۔ یہ فتحی گور
سے شہر میں تھا۔ ایرانیوں کے شمشیر برہم گور نے وحشی میں قبائل کی شکست
سے انا کہ ایک بن کاغذ کیا اور اسیں دورے جسوں سے پور کر کے دم یہ
سے برہم گور کے حریف میں ان قبائل کو اتنی جرات شکست ہوئی تھی کہ جب
سے کا شمشیر وہ تین قبائل کو پھر ایرانی حکمت پر حملہ کرنے کی حرت نہ

سے شکست دینے کے بعد ایرانی شمشیر برہم گور سے ہندوستان کی طرف توجہ
سے اس نے لشکر کشی کی تین ہندوستان کا مہاراجہ شکست اس وجہ سے برہم کا
سے اس سے ایک مشہور دشمن بن قبائل کے شاہی دل و ایران کی سرحدوں
سے ایران و توجہ کیا میں اس سے ہندوستان بھی کھلا ہو گا۔ اس میں ہندی
سے تین سے راجہ شکست نے ایرانی لشکر کا خیر مقدم کیا اور مراں سے اس
سے تین سے فی حدائق اس سے صورت ایرانیوں میں اس سے ہے تھے

سے بھی لکھتے ہیں کہ راجہ شکست سے اپنی بی بی برہم گور کے عقد میں دینی
سے راجہ شکست نے چار ہزار ملازمہ۔ در خوش الحان سو ہزار ایرانی ارہار میں
سے اس نے ایرانی سے مختلف طاقتوں میں سپاہ۔ ایرانی سے بہت پست و کی
سے اس سے ہیں اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ برہم گور ہندوستان
گور کے زمانہ میں خالص مسلم تھے۔

سے چاند حروں میں پرورش پالی تھی جس کا اثر برہم کے مزاج پر پڑا اور

کر لی تھی۔ جن دونوں میں دونوں پر حملہ آور ہوئے۔ اس دنوں میں اسود اور
اس پار آہل بن قباک کا حکم میں اسود اور آہل قباک کے تعلق کا تعلق
قباک کا بدشاہ تدریج عالم میں اپنی جنگی مہارت اپنی خوشنوازی اپنی فتوحات اپنی
شہادت اور دینی کی وجہ سے ایک انتہائی نامور جانا پہچانا اور مشہور کردار خیال

میں اسود اور دوسرے ذنیوب کے اس پار لینے والے بن قباک نے اپنے سردار
کی میں دوسروں پر حملہ آور ہونے کی نصیحت۔ دونوں کے حکم میں قبیلاؤں کو
اس کے اس ارادوں کی خبر ہو گئی تھی۔ لہذا ان کا عقائد کرنے کے لئے اس نے
ایک فکریہ کر لیا۔ بن قباک نے اپنے بدشاہ ایلانی سرکردگی میں دریائے
عبرہ یا رود دوسن سلطنت میں داخل ہوئے۔

طرب رود میں شہنشاہ قبیلاؤں میں دوئم کو بھی بن قباک کی پہل کی خبریں مل
قباک بھی اپنے فکریہ کے ساتھ حرکت میں آیا اور اپنی سرداروں کے قریب وہ
بن قباک کو ہوا۔

ذنیوب کے قریب ہی بن قباک کے بدشاہ ایلانی اور دوسن شہنشاہ قبیلاؤں میں
اس کے ساتھ صف آرا ہوئے۔ بن قباک چونکہ اپنی میں دونوں کے علاوہ
اس کی فوج بھی متصل ہو چکا تھے اس کے حوصلے بلند تھے۔ لہذا اسوں نے حملہ آور
میں پہل کی۔ اپنے بدشاہ ایلانی سرکردگی میں بن قباک کے قریب دونوں میں
اس کے قریب قنصوت کی صمد موت کی بھی فوجوں اور وہ بھی فوجوں میں
اس کی موت کی کھلی فوجوں کی طرح دوسروں پر حملہ آور ہو گئے تھے۔

اس طرف دونوں نے بھی حرم کر رکھا تھا کہ وہ بن قباک اپنی سلطنت میں
میں میں دیں گے۔ میں انہیں پہچانے ہوئے ہو کر دیں گے۔ لہذا بن قباک کے
اس میں دوسرے بھی آہل حرم کی دستک دینے کے حکم آسودہ کے حوالی حاتم
اس کے حکم صحرا میں لڑنے کے سبب اور رگ رگ کو چوستی صلیب کی
اس کی فوج پڑے تھے۔

اس کی زیادہ دیر تک جاری نہ رہ سکی یہ کہ انہوں کے اندر بن قباک نے اپنے
اس سرکردگی میں دونوں کی حالت پہچان کے دھوکے کی چادر ہے جنت لذت اور
بھٹی بنا کر رکھ دی تھی۔ دریائے ذنیوب کے کنارے بن قباک کے ہاتھوں
اس میں شکست ہوئی۔ دوسن میدان جنگ چھوڑ کر بھاگ کھڑے ہوئے۔

اس کی طبیعت شعر کمال کی طرف بھی مائل ہوئی۔ سرزمین لکھتے ہیں کہ یہ
شاعری میں ایک دیوان بھی مرتب کیا۔ یہ دیوان بغداد کے کتب خانے میں موجود
اس کے علاوہ ہرام گور نے رراحت کو ملک کی خوشحالی کا سب سے
ہوئے اس کی بہتری کی طرف بھی توجہ دی۔ کاشتکاروں کو اس کے مراعات
کے لئے ہاتھ کھدوائے۔

اس کے ضلع اردشیر خورد اور ضلع شہر ہرام میں جہاں ہرام گور کی
ضلع ہرام گور نے محل تعمیر کرائے ایک آتش کدہ بھی بنوایا جس کا نام اس
رکھا۔

ہرام گور کی بہتری کے سبب یہ شہر ارد خورد میں بھی اور جہاں
ہرام گور نے چار گاؤں بنائے اور ان میں آتش کدے بنوائے ایک کدہ
لے تھا اور تین اس کے پیش کے لئے اس نے تین بلخ بھی کھدوائے۔
ایک زقوں کا اور ایک سردار جس میں سے ہرام گور میں ایک ہرام
اس کے آتش کدے کے پاس پختہ کر دیا تھا۔

اس کے آتش کدے ہرام گور 420 میں فوت ہوا۔ اس کی وفات
ہیں کہ ہرام گور چونکہ حکمران ہوا خوش حال تھا اس کے شکار کے لئے
ایک ہرام گور تھا۔ ہرام گور میں ہرام گور کا پتہ تھا۔ لہذا اس کے پاس
کھوڑے اس نے اس میں کے کچھے سمیت لڑ دیا تھا۔

کچھے میں راستے میں ایک بہت پرانا کوئل تھا جسے ہرام گور
چھانک کر چلی گیا۔ ہرام گور اس کوئلے سمیت اس اندھے پڑے
پڑا۔ کچھے میں ہرام گور کے ساتھ ہرام گور کے ساتھ ہرام گور کے ساتھ
کھوڑے ہرام گور کے ساتھ ہرام گور کے ساتھ ہرام گور کے ساتھ
پاؤں سے اس کوئلے میں لڑ کر ہرام گور کے ساتھ ہرام گور کے ساتھ
ہرام گور کے ساتھ ہرام گور کے ساتھ ہرام گور کے ساتھ ہرام گور کے ساتھ
گروا ہرام گور کے ساتھ ہرام گور کے ساتھ ہرام گور کے ساتھ ہرام گور کے ساتھ

()

میں ملک دوسن سلطنت میں بن قباک کے لئے کا تعلق کوئلے
قابل اسود اور ذنیوب کے اس پار توجہ تھے اور وہاں اسوں کے ایک

یہ کا وعدہ کیا جس کے جواب میں انہوں نے دلہن چلنے کا وعدہ کر لیا۔ انیل پہلے ہی
 شہر سے لیکر چارپوس تک شہروں اور قصبوں کی لوٹ مار کرتے ہوئے بے شمار
 مال و دولت جمع کر چکا تھا اب وہ مزید ضرورت بھی نہیں محسوس کرتا تھا اس لئے کہ اس
 کا مقصد خود ہی رہا ہو چکا تھا۔ اس پر مستزاد یہ کہ دوسری حکومت اسے خود سات سو
 روپے پر ہی قرضی تھا اس لئے دوسروں سے ملت سو پونے سونا یا اور اپنے لشکر کے ساتھ
 اسے وغیرہ لوہار کر کے اپنی سلطنت کی طرف چلا گیا۔

اس نے شیشہ خیزو دسیس کی بد قسمتی کو انیل کے ساتھ سلسلہ ہو جانے کے بعد وہ
 گرا اور مر گیا۔ اس کی ایک بی بی تھی جس کی شادی مغربی روم میں ایک
 راجہ کے بیٹے سے ہوئی تھی۔ یہی دسویں صدی میں ویشیسم سوئم کے نام سے مغربی
 روم کا شیشہ خیزو تھا۔ خیزو دسیس جب گھڑات سے گر کر مر گیا تو اسے
 اس کی بی بی نے دسیس نے اپنی بی بی اور والدین اعتبار میں لیا بلکہ اپنے بعد
 اسے اور چاہے کے لئے اس نے اپنی بی بی کو بیٹا کو مانا کیا۔

اس خیزو دسیس کا بیٹا تھا اور اس کا دار بار چلائی تھی اس وقت تک
 تھی۔ یہی تھی خیزو دسیس نے جب تخت تاج سوار اور بالغ ہو گیا تب بھی
 اس کے بعض مار پیس سے شادی کر لی۔ خیزو دسیس کی موت کے بعد بیٹا اور
 اس کے بیٹے نے مل کر کچھ عرصہ حکومت چلائے وہیں آخر کار یہ دوسوں بھی
 اس طرح کی جگہ ایک شخص نے تسلیم کیا کہ اس کا دور بڑا امن اور خوشحالی
 میں تھا اس کے ساتھ اس کے تعلقات بہتر رہے۔ اس نے جو اپنے دور حکومت میں
 اپنے کارنامے یاد دہانے کے لئے اپنے لشکر کو انیل کے وحشی قبائل کے مقابلہ کے لئے
 اپنے لئے انیشیا سے جنگجو اب لشکر میں کوئی کرے شروع کر دئے تھے۔ اس طرح
 انیل کے لوگوں کو اپنے لشکر میں شامل کر کے اپنے لشکر کی طاقت اور قوت میں اضافہ
 دیا۔ یہ کہ بعد ایک شخص نے اس کا شیشہ خیزو۔



اس طرف دوسروں کی مغربی سلطنت کے حالات کچھ یوں تھے کہ شیشہ خیزو دسیس
 میں دوسری سلطنت کو وہ حصوں میں تقسیم کر دیا تھا ایک مشرقی روم اور دوسرا
 مغربی روم کا دار حکومت روم اور مشرقی روم کا تسلیم قرار پایا۔
 اس کے بعد دسویں صدی میں پھر یورپ میں اس کے بعد شیشہ خیزو اور انیل کے بعد

بن قبائل نے اپنے بدشاہ انیل کی سرکردگی میں دوسروں کو شکست دینے کے
 پڑاؤ کی ہر چیز کو سمیٹا پھر وہ دوسری سلطنت کے اندر دہلی سے کی طرف چلے
 گئے۔ یہی وہ آگے بڑھے راستے میں آنے والے ہر شہر پر قبضے کو انہوں نے کیا
 یہی تک کہ بن قبائل انیل کی سرکردگی میں دوسری سلطنت کے مشہور دور
 انیل راولپہل کے قہر پہنچ گئے۔ دوسری شیشہ خیزو دسیس نے ہواگ دھڑ کر
 لشکر تیار کیا اور دوسری جنگ کرنے کے لئے وہ انیل راولپہل میں بن قبائل کے
 خیمہ بن گیا۔

انیل راولپہل شہر کے باہر ہونے والی جنگ میں دوسروں نے پہلے کی ابتدا
 تھیں اس کے علاوہ اور اضطراب دشت اور دشت بھی یہاں کی یہی پہلے دوسروں
 طرف سے لڑا کر دینے والے عوام کی طرح اس قبائل پر حملہ آور ہوئے تھے۔ اس
 اپنی مغربی خوشخبری کے ساتھ دوسروں پر فوج پڑے تھے۔ انہوں کے اندر میں
 دینہ وصال گزریوں چھٹوں کو ترستے دشت سیاہ پوش لڑائیوں میں محمد رضا
 کھنڈر ہلا گاہوں کی صورت اختیار کر گیا تھا۔ انیل راولپہل شہر سے باہر بھی بن
 دوسروں کی حالت غصہ کی بنے زدن، خوف و کھم کی قدمن جیسی کہانی ہو رہی
 گلوں۔ انہیں انہی تہذیبی جسامتوں کے لئے دیا تھا۔ انیل راولپہل کے باہر
 کے ہاتھوں دوسروں کو دوسری شکست ہوئی۔ یہاں بھی دوسروں کا شیشہ خیزو دسیس
 لشکر کو لیکر ہواگ گیا۔ دوسروں کے پڑاؤ سے بن قبائل کو ست جھٹکا۔

دوسروں کو انیل راولپہل کے باہر بدترین شکست دینے کے بعد بن قبائل
 سلطنت کے اندر دہلی حصوں کی طرف پیش قدمی کی۔ یہاں تک کہ وہ لوٹ مار کر
 شہروں کو آگ لگاتے ہوئے دوسروں کے بڑے شہر چارپوس پہنچ گئے۔ یہاں
 دوسری شیشہ خیزو دسیس ایک نیا لشکر لے کر اس قبائل کی روانہ روک کھڑا ہوا۔
 چارپوس کے بعد ایک بار پھر دوسروں اور بن قبائل کے درمیان خوفناک
 جنگ ہوئی۔ دوسروں کی بد قسمتی کہ اس جنگ میں بھی انہیں بدترین شکست ہوئی
 قبائل بن کے مقابلے میں بہترین فاتح بن کر نمودار ہوئے۔ لگاتار تین جنگوں
 کھیلنے کے بعد دوسروں کو یقین ہو گیا تھا کہ اب وہ کسی بھی میدان میں بن قبائل
 سے کر انہیں بڑی اپنی سلطنت سے نکل جانے پر مجبور نہیں کر سکتے۔ لہذا اس
 کے بدشاہ انیل کے ساتھ گفت و شنید کا سلسلہ شروع کیا۔
 اس گفت و شنید کے نتیجے میں دوسروں سے بن قبائل کے بدشاہ انیل کو

دیکھئے مغربی رومن سلطنت کے شہنشاہ بنے۔ یہاں تک کہ لارک کے بعد رومنوں کا شہنشاہ بنے۔ یہ دیشین سوئم شرقی روم سلطنت کے شہنشاہ تھیودورس۔ یہ بھی تھا۔ اس دور تک شمال کے خلف قبائل نے "برگنڈین" فریک اور گاتھ وغیرہ رومنوں کی مغربی سلطنت پر حملہ آور ہو کر ان کی طاقت اور قوت میں کٹاک کے آثار پیدا کرتے رہے۔ یہاں تک کہ دیشین نے پوری کوشش کر کے ایک روم کے لشکر کو تفریق بخش۔

لیکن دیشین سوئم کی بد قسمتی کہ بن قبائل کا بادشاہ ایتھل شرقی رومن سلطنت تھیودورس کو قتل دینے کے بعد تسمیع کی حدود سے نکلا اس کے رومنوں کی مغربی سلطنت کا رخ کیا۔ ایتھل چاہتا تھا کہ جس طرح اس نے رومنوں کی طاقت کو اس کے اندر دھکے دے کر لوٹ مار اور بھارت کی جہ نور انہیں اپنے اور مغلوب کیا ہے اسی طرح وہ رومنوں کی مغربی سلطنت میں بھی داخل ہو کر ان کے لئے اور ان کے سامنے ایک قانون ایک نظام قوت کی حیثیت کو قتل دینے کے لئے اپنے لشکر کے ساتھ پوری بقیہ روم کی مغربی سلطنت کی طرف بڑھا۔ رومنوں کی مغربی سلطنت کے لوگوں کو جب خبر ہوئی کہ رومنوں کا شرقی روم واپس اپنے سامنے مغلوب کرنے کے بعد وحشی بن قبائل کا بادشاہ ایتھل اپنے روم کے ساتھ رومنوں کی مغربی سلطنت کا رخ کر رہا ہے تو وہ چونکہ غمزدہ ہوئے اور سے بچنے کے لئے سختی و پکار شروع کر دی کچھ لوگوں نے شروع کر دیا کہ وہ ایتھل سے جان چھڑاں یا اسے لیکن رومنوں کی مغربی سلطنت کے بلحاظ اس کا خراب ہو چکی تھی کہ وہ ایتھل کو پیش کرنے کے لئے کچھ جمع نہ کر سکے۔ آخر کچھ شہنشاہ دیشین اور اس کے مشیروں اور چاہنے والوں نے ایک عجیب و غریب اور استعمال کر کے انہوں نے ایتھل کے حملے سے بچنے کی کوشش کی۔

وہ تجویز یہ تھی کہ دیشین سوئم کی ایک بہن تھی جس کا نام حوریا تھا۔ یہ اس کے حسن اس کی خوبصورتی کا کوئی باب نہ تھا اور اس کی خوبصورتی ہی رومنوں کی مغربی سلطنت میں تھی۔ بلکہ شرقی سلطنت میں بھی اس کی خوبصورتی کے بڑے چہرے تھے۔ آخر یہ تجویز پیش کی گئی کہ حوریا اپنے ماضی کے دربار بن قبائل کے بادشاہ ایتھل سے گفت و شنید کرے اور اسے شکلی دے کرے۔ رومنوں کو امید تھی کہ بن قبائل کا بادشاہ ایتھل حوریا کے حسن و شہبہ خوبصورتی کے چہرے بن کر ضرور اس سے شکلی پر آمنا ہو جائے گا اور اگر اس

تجویز کی گئی تو حوریا مغربی رومن سلطنت کو ایتھل کے حملوں سے بچانے میں کامیاب ہو گئی۔

اس تجویز کے تحت دیشین سوئم اور اس کے مشیروں نے یہ تجویز حوریا کے سامنے پیش کی۔ حوریا نے اسے تسلیم کر لیا۔ بن حوریا رومن قاصدوں کے ساتھ بن قبائل کے ایتھل کی طرف روانہ ہوئی۔ جو اس وقت اپنے لشکر کے ساتھ دریائے رائن کے کنارے پہنچے ہوئے تھا۔ حوریا اور قاصد ایتھل کی خدمت میں پیش ہوئے۔ حوریا کی طرف سے ایک انتہائی پیش قیمت اور بڑی ثواب دہنگھی پیش کی گئی اور ساتھ ہی بن حوریا کے سامنے ایتھل کے سامنے پیش کیا۔ حوریا کے حسن و شہبہ اس کی خوبصورتی اور ایتھل کو اس کا رخ کیا۔ حوریا کو وہ اپنے حرم میں داخل کرنے پر آمنا ہو گیا لیکن ساتھ ہی اسے یہ شرط پیش کی کہ حوریا کے ساتھ شکلی کے بعد مغربی رومن سلطنت کا اوجھڑا کرے۔ حوریا نے اسے اپنے حرم میں لے کر دیا جائے گا لیکن رومن سلطنت نے ایتھل کی اس تجویز کو سے لٹا کر دیا۔ یہاں تک کہ اس تجویز کے تحت مغربی رومن سلطنت حوریا کے حملوں میں بیٹ اور رومن کسی بھی صورت اپنی تجویز کو تسلیم کرنے پر تیار نہ تھے۔ یہ غریب ایتھل کو اس نے مغربی رومن سلطنت پر حملہ آور ہونے کی تیاریاں شروع کر دیں تھیں۔

دوسری طرف رومنوں نے بن قبائل کے بادشاہ ایتھل کو استبداد کرنے کے لئے اپنے ایک مشیر کو بھجوا دیا۔ یہ مشیر ایک انتہائی جگمگ اور خوشخوار جرمن خیل کی جھانکا اور اس میں یہ شکل کے "برگنڈین" فریک اور گاتھ قبائل کے خلاف بہترین کامیابیاں اور فتوحات حاصل کیں۔ چنانچہ ایتھل رومنوں کو کہا اور بتایا کہ "برگنڈین" فریک اور گاتھ قبائل کی فتح یہ ہو چکی ہے کہ وہ ایتھل کو پیش کرنے کے لئے کچھ جمع نہ کر سکے۔ آخر کچھ شہنشاہ دیشین اور اس کے مشیروں اور چاہنے والوں نے ایک عجیب و غریب اور استعمال کر کے انہوں نے ایتھل کے حملے سے بچنے کی کوشش کی۔

وہ تجویز یہ تھی کہ دیشین سوئم کی ایک بہن تھی جس کا نام حوریا تھا۔ یہ اس کے حسن اس کی خوبصورتی کا کوئی باب نہ تھا اور اس کی خوبصورتی ہی رومنوں کی مغربی سلطنت میں تھی۔ بلکہ شرقی سلطنت میں بھی اس کی خوبصورتی کے بڑے چہرے تھے۔ آخر یہ تجویز پیش کی گئی کہ حوریا اپنے ماضی کے دربار بن قبائل کے بادشاہ ایتھل سے گفت و شنید کرے اور اسے شکلی دے کرے۔ رومنوں کو امید تھی کہ بن قبائل کا بادشاہ ایتھل حوریا کے حسن و شہبہ خوبصورتی کے چہرے بن کر ضرور اس سے شکلی پر آمنا ہو جائے گا اور اگر اس

دیشین کے سامنے آئے بن قبائل کا بادشاہ ایتھل ایتھل دو دو الم کی جہ روم میں ایتھل کی بھارتی لٹا کے آزار کی طرح رومنوں پر حملہ آور ہوا اور پہلے ہی حملہ اس نے رومن لشکر کی حالت دکھ کے استعارے "تھیورس" کے روگ جس بنا کے رکھ دی رومن جرمن لوگوں جو انتہائی بلوار اور جگمگ خیل کیا جاتا تھا۔ وہ ایتھل کے سامنے

مہوں کی بے جہت مسافروں میں زندگی کی تلخ گہ شہوں میں گم کے رہ گیا تھا۔ ان
 اٹلانے دو من جرنل اور میں کو بہ ترین شکست دی اور فورس بڑی مشکل سے
 کر اٹلانے کے سامنے سے بھاگا تھا۔ دوائے ڈیویپ کے کتارے دونوں کو
 دینے کے بعد اٹلانے اپنے لشکر کے ساتھ جست و خیز کرتا ہوا ایک شہر سے دوسرے
 بہتی سے دوسری بہتی اور ایک قصبہ سے دوسرے قصبہ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔
 کیا خاک و خون! آگ اور مرگ کا بھس کیا تھا۔ دوسری طرف دوسرے
 نہیں بیٹھا ہوا تھا۔ اسے جب خبر ملی کہ دوائے ڈیویپ کے کنارے اس کے
 اور میں کو بہ ترین شکست ہوئی ہے تو اس نے ایک نیا لشکر تیار کرنا شروع کیا۔
 دونوں کے علاوہ اس نے دھنسی کاٹھ 'برگنڈین' فریک اور دوسرے خوشخوار غیر
 کرنا شروع کیا تھا۔ اس طرح ہن قائل کا مقابلہ کرنے کے لئے فیصلہ دیا۔
 بڑا لشکر تیار کیا اور اس لشکر کی تعداد اس لشکر سے کہیں زیادہ تھی جو اس
 جرنل اور میں اٹلانے کے مقابلے کے لئے تیار کیا تھا۔

دوسری طرف اٹلانے ایک شہر سے دوسرے شہر کا رخ کرنا ہوا اتنی کے مشہور
 طرف پہلے اس وقت تک اور میں بھی سے لشکر کو لشکر کھنچ چکا تھا اور میں
 روم روک کھڑا ہوا۔ اور میں اب مطمئن اور حوصلہ مند تھا اس لئے کہ اس بار
 صیاح کیا گیا تھا اس کی تعداد اٹلانے لشکر سے کہیں زیادہ تھی اس کے بعد دوا
 کنارے سے اس کے ساتھ بھاگنے والے لشکر بھی اس کے ساتھ آئے تھے۔
 سے ہر صورت میں انجام لینے کی قسمیں کھا چکے تھے۔ اس طرح ایک بار یہ
 پر دو من اور ہن ایک دوسرے کے سامنے صف آراء ہوئے۔

دو من پہلے حملہ آور میں ہوئے شاید وہ پہلے اپنے آپ کو دقت تک
 تھے۔ لڑا حملہ آور ہونے میں بھل اٹلائی نے کی۔ اٹلانے دونوں ہاتھوں کی نمک
 جہت کے گھوڑوں کی لڑائی کے حوالہ دینے کے حوالہ دینے کے حوالہ دینے کے
 میں قلم و کندہ کے بحر کی طرح ٹوٹ پڑا تھا۔

دونوں نے بڑی جرات مندی اور کمال صبر کا مظاہرہ کرتے ہوئے
 کو روکا لگتا تھا۔ لہذا اپنے آپ کو دقت تک محدود رکھنا چاہتے تھے اسی لئے
 میں کچھ دیر تک وہ بے جسم آرزوئیں فہم کی غمزدگی میں کھلتے کھلتے
 کرلوں کی طرح سے رہے لیکن اپنی یہ پوزیشن دو من زیادہ دیر تک برقرار نہ
 اس لئے کہ یہ صورتحال دیکھتے ہوئے اپنے لشکر کے آگے بڑھنے والے اٹلانے

بے جہت ہی کوالوں میں جنگی غریب ہند کرنا شروع کیے ہی فہم کے جواب میں
 ان نے لشکر کی مدد سے لشکر کے اندر خیانت کی گہرائیوں میں دھنسی سچوں بے ہی و
 طرف اور ملوہوں کی نوید میں کرندوں کے گیتوں کی طرح گستا شروع ہو گئے
 ان کے لگنے کے بعد لگتا تھا کہ اٹلانے سرکاری میں لڑنے والے ہن خاک و آتش
 طرح پھٹ پڑے ہوں اور وہ جہت سے انداز میں حملہ آور ہوتے ہوئے دونوں
 اور 'فریک' اور دوسرے دونوں کے علاقے دھنسی قباک کے دل کے دروازوں پر
 ایک بے لگے تھے۔

دو من کاٹھوں 'فریک' 'برگنڈین' اور دیگر خوشخوار قباک نے اپنی طرف سے
 ان کی کہ کسی نہ کسی طرح ہن قباک کے حملہ کی مدد تمام کرتے ہوئے ہن پر
 اور میں اور میں کاتھ پر شکست دینے میں کامیاب ہو جائیں لیکن ان کی
 اور میں بیت ہوئی۔ اس لئے کہ اٹلانے اس کے ماتحت لڑنے والے ہنوں نے انوں
 اپنے دشمنوں کی حالت بوند بوند پانی کو ترستے پلوں اور اس مصلحت رتوں بے
 انی اور کھڑی کے ہن غٹوں جیسی کر کے رکھ دی تھی جس میں دیکھنے چاہت کھانا

ان کے میدان میں ایک بار پھر اٹلانے مقابلے میں دونوں کو بہ ترین شکست ہوئی۔
 ان کے مقابلے میں بھاگ کھڑے ہوئے جبکہ اٹلانے اپنے لشکر کے ساتھ بڑے
 اور میں اپنے سامنے شکست کھانے بھاگتے ہوئے دونوں کا تعاقب کیا تھا اس تعاقب
 انی اور میں 'دو من' اور میں صبر کا مظاہرہ کیا کہ بھاگتے ہوئے دونوں کی
 ان کے موت کے گھٹ انکار دو منوں کا سپہ سالار اور میں اور اس کے چھوٹے
 ان کے حلوں سے ایسے خوفزدہ ہوئے ہن پر انی دھشت طاری ہوئی کہ وہ اتنی کی
 ان کے لشکر کی طرف بھاگ گئے وہ جانتے تھے کہ اتنی میں جہل کہیں بھی وہ
 ان کے اٹلانے اپنے لشکر کے ساتھ ہن کا تعاقب کرے گا اور ہر صورت میں انہیں موت
 ان کے رہے۔ لہذا انہیں بڑے شہر میں دو من صحت کے سپہ سالار اور میں نے
 ان صحت سے مدد کرنے سے انکار کر دیا اس لئے کہ وہ جانتے تھے کہ اگر اٹلانے
 ان صحت میں دو من صحت کی مدد کی تو اٹلانے پھر اور شرق صحت کی طرف آئے
 ان کے ہن کی لہجہ سے لہجہ بھاگے رکھ دے گا۔

ان کے اندر کوئی ایسی طاقت نہ رہی تھی جو نہ اور اور دراز دست اٹلانے کو مدد
 ان مرض سے اپنے سامنے آنے والے ہر شہر کو لوٹ کر آگ لگاتا رہا یہاں تک کہ

اس کے فکر کے پاس اس قدر سلاں جمع ہو گیا کہ انشا کے فکر کا حرکت کرنا اور دوسرے کے دیکھا تھا۔ اٹلی پر بن حملوں کے دوران انشا اور اس کے ملازمین قدر ساڈو سلطان اور مل و دولت لگا جس کی گنتی اور شمار تک نہ کیا جاسکتا تھا۔ اسواں اور چانورول اور دوسرے سلطان کو سمیت ہوا انشا اپنے فکر کے ساتھ چلا گیا۔

اس کے چند ہی دن بعد انشا اٹاک اپنے غیر میں موہ لیا گیا اس طرف انشا کی موت پر سکھ کا سانس لیا اس لئے کہ انیس انشا کی طرف سے ہر وقت لگا رہتا تھا۔ انشا نے اٹلی پر حملہ آور ہو کر دونوں کی طاقت اور قوت کو بیک رکھ دیا تھا اور دونوں کی فکری حیثیت پر اس نے ایسی ضرب لگائی تھی کہ جیسا اپنے لئے کوئی فکر تیار نہ کر سکے۔



مغربی رومن سلطنت کا شہنشاہ و شہنشاہ سوئم تھوڑے ہی عرصہ بعد فوج کے بعد ایک شخص رومولوس مغربی رومن سلطنت کا شہنشاہ بنا۔ رومولوس سلطنت کا آخری شہنشاہ تھا۔ رومولوس کے ہاتھ میں کچھ بھی نہیں تھا بلکہ وہ کرچہ و بیکہ کر رہا تھا۔ بڑے بڑے فکروں کو اس نے کل کر کے ہی کاٹ دیا۔ رومولوس کے پاس نہ دولت تھی نہ عسکری حیثیت۔ انشا مغربی رومن سلطنت دیکھتے ہوئے بیٹھ نے یہ فیصلہ کیا کہ مشرقی اور مغربی رومن سلطنت دونوں اس طرح رومولوس کے بعد مغربی رومن سلطنت میں شہنشاہیت کا خاتمہ کر دینا۔ رومن سلطنت کے ساتھ شلک کر دیا گیا اس طرح مشرقی رومن سلطنت دونوں کا پہلا شہنشاہ تھا جو مشرقی اور مغربی دونوں سطحوں کا شہنشاہ بنا۔

دونوں سطحوں کے اس لوہے سے اٹلی کی کثیت کم ہو گئی اور روم شہر قائم ہو گئی اس کے مقابلہ میں مشرقی رومن سلطنت کو خوب اہمیت ملی اور مرکزیت حاصل ہوئی جو اس سے پہلے کسی بھی شہر کو نصیب نہ ہوئی تھی۔ روم پوری رومن سلطنت کا شہنشاہ تھا جس کی حدود پورے یورپ کے فائدہ پہنچی ہوئی تھی۔



ایرانی سلطنت میں ہیرام گور کی وفات کے بعد اس کا بیٹا یزگرد دوم کے لقب سے شہنشاہ بنا۔ یزگرد دوم میں اپنے باپ ہیرام گور کی سی شہانہ صفات تھیں نہ کہ وہ کسی قدر رکھتا تھا چنانچہ اس نے تخت نشین ہوتے ہی امرائے سلطنت کو خطاب کیا۔

اس بات کا اعتراف کرنا ہوں کہ آپ مجھ سے میرے باپ جیسی بہادری کی توقع نہیں کر سکتے۔ جس حکومت کو چلانے کے لئے میں محض وہ قدر سے کام ضرور لوں گا۔ اور ایک نئی کو کسی حال میں نہ چھوڑوں گا۔ باپ کی طرح بیٹے کو دیر تک دوبارہ دل کا جگہ گوش میں بند کر سلطنت کی بہبودی اور فلاح کی تدبیریں کیا کروں

م قاتل سے لیکر یزگرد دوم تک ایرانی سلطنت میں یہ روایت چلی آئی تھی کہ ہر نئے بیٹے میں حکومت کے عہدیداروں کو یہ اجازت تھی کہ وہ بادشاہ کے حضور آکر اپنے اعتراض اور بے وقعتیوں کو جو کہیں واضح ہوں عرض کریں اور اس کا مداوا کیا جائے۔ یزگرد نے اس رسم اس دستور کو ختم کر دیا۔

تخت نشین ہوتے ہی یزگرد دوم کو تین بیٹی بیٹی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ مسئلہ یزگرد کا رومن سلطنت تھی جو گاہے گاہے ایرانیوں سے چمچر خانی کرتی۔ یزگرد نے سب سے پہلے رومنوں کی طرف توجہ دی یزگرد کے دور میں رومن شہنشاہ و بیس تھا۔ رومنوں اور یزگرد کے ساتھ چھوٹی سی ایک جنگ ہوئی جو تاریخ میں نہیں رکھی۔ قیصر روم قیصر و بیس بھی کسی بڑی جنگ کے لئے تیار نہ تھا۔ اس جنگ کے بعد اس نے صبح کی پیش کش کی۔

سلطنت کے معاملہ کی رو سے یہ طے ہوا کہ ایران اور روم کی مشترک سرحد پر کوئی ریل مشترکہ قائم نہیں کرے گی۔ اس کے علاوہ ایک شرط یہ بھی طے ہوئی کہ رومن و روم کے مقام پر جو قابیلیوں کے آگے جانے کا راستہ تھا مستحکم چریاں اور اس کے اخراجات کا کچھ حصہ رومن حکومت میں آدا کرے گی۔ چنانچہ حکومت نے وہی اس شرط کے مطابق چریاں قائم کر لیں۔

یہ مسئلہ جو تخت نشین ہوتے ہی یزگرد کو پیش آیا وہ بن قبائل کے مسئلے سے تھا۔ تخت نشین ہوتے ہی بن قبائل کے چھوٹے چھوٹے گروہ پھر اپنی لالچا ہوں اور نکل کر ایرانی سلطنت پر حملہ آور ہونا شروع ہو گئے تھے۔ یزگرد نے ایک بہت طاقتور فوج تیار کر کے بن قبائل کی طرف روانہ کیا اور انہیں شکست دی یہاں تک

کہ وہ انیس گورکھن سے بھی جہاں ان کی بددش حتیٰ مار سگانے میں کامیاب ہو
معم میں بدگرد نے جو طلاق کا کیا وہاں ایک نیا شہر اس نے بنایا اس شہر کا
شہرستان بدگرد رکھا یہاں وہ چار سال ٹھہرا۔ یہیں سے چل کر بہن عادت کر
گئے۔

اس کے بعد بہنوں کے ایک ذیلی قبیلے ہم جس کا قدارہ تھا اس نے اس
طریقے کا کارخانہ پر حملہ کیا۔ یہ قباکس بار بار پہنچا ہوتے اور پھر بھڑکار کرتے گئے۔
یہ سلسلہ کئی سال تک جاری رہا۔ آخر بدگرد ان ساری پیش قدمیوں اور
کرتے میں کامیاب ہو گیا۔ اس طرح بہنوں کے مقابلے میں اس نے اپنی سرور
کر لیا تھا۔

تیسرا اور سب سے بڑا مسئلہ بدگرد کو تخت نشین ہونے ہی پیش آیا۔
وہ اپنی تبلیغ تھی۔ یہاں بہنوں نے بدگرد کے زمانے میں بدے دور و شور سے
شروع کیا اور آرمینیا کو اپنا مرکز بنایا۔ جس سے حکومت ایران اور ایران
معدوں کو سخت تشویش ہوئی۔ حکومت کو اس وجہ سے اور بھی زیادہ تشویش ہو
جیسا کہ مہنوں کو شوق و شوقین کی پوری حمایت اور مدد حاصل تھی۔

ایرانی معد اب حکومت سے یہ مطالبہ کرتے گئے تھے کہ آرمینیا کے
مہنوں کے اثر میں آکر بیسائیت قبول کر چکے ہیں اسیں اب اپنے قدیمی
جائے اور یہ فیصلہ ہوا کہ یہ کام شفقت اور محبت سے کیا جائے۔ چنانچہ بدگرد
وزیر سرنزی کو اس فرض کے لئے آرمینیا بھیجا لیکن اسے کامیابی نہ ہوئی۔ بدگرد
ایرانی دارالحکومت وائن میں اب یہ محسوس کیا جا رہا تھا کہ جب تک
بیسائیت کا دور رہے گا ایرانی تسلط برقرار نہیں رہ سکے گا۔ آخر امراء نے
کے طور سے سے ایرانی سلطنت کے وزیر سرنزی کے لئے اپنے ہارشاہ بدگرد کی
آرمینیا کے امراء کے ہم لہان جاری کیا۔ اس لہان کی تحریر یہ تھی اس طرح کہ
”ہم نے اپنے مذہب کے اصول اور قواعد جو حقیقت پر مبنی اور مطبوعہ
لکھوا کر تم کو بھجوائے ہیں۔ ہماری خواہش ہے کہ تم جو مذہب کے حق میں اس
اور ہمیں عزت ہو ہمارے پاک اور سچے مذہب کو قبول کر دو اور اپنے مذہب کو ہم
کے متعلق ہم کو پہچانی معلوم ہے کہ وہ باطل اور سب کا تادم ہے۔“

ہمارے اس لہان پر توجہ کرو اور بلیط خاطر اور داریا و رغبت اس
کسی اور قسم کے خیالات کو دل میں جگہ نہ دو۔ ہم نے ازراہ موافقت تم

ن ہے کہ اپنے موعوم مذہب کے اصول جو اب تک ہماری خرابی کا موجب بنے
ہیں انہیں لکھ کر بھیجو۔ اگر تم ہمارے ہم مذہب ہو جاؤ گے تو گرجستان اور آرمینی
ہماری مافوق کی عزت میں گریزے گی۔“

ایں اور بیٹام جب آرمینیا کے یہاں بہنوں کو ملا تو اس لہان کے پیش نظر آرمینیا
کا ایک عام اجلاس ہوا جس میں ملے ہوا کہ بدگرد کے مراسلے کا جواب
ہو۔ چنانچہ ایک انتہائی سخت اور مستفادہ مراسلہ ایران کے شہنشاہ بدگرد کو بھیجا
معلوم ہوا تھا۔

وہ مذہب جس کے حقائق ہمیں معلوم ہے کہ یہ سچا ہے اور سب عقل
میں کا نتیجہ ہے اور جس کی تکمیل آپ کے بعض جہانے اور ہمارے عالموں
پہنچائی سے وہ اس قابل نہیں کہ اسے تسلیم کرنا چاہئے۔ ہم ہرگز آپ لوگوں کی
نہایت اور آگ کی پرستش نہیں کرتے اور زمین اور آسمان پر آپ کے
نام ان میں سے کسی کو نہیں مانتے بلکہ خدا کے واحد اور برحق کی عبادت
ہو رہے ہیں اور آسمان اور ان تمام چیزوں کا پیدا کرنے والا ہے جو ان کے اندر

وہ ملے کے بعد ایران کے شہنشاہ بدگرد نے بڑی شفقت بڑی محبت سے بعض
اور شہزادوں کو جو بیسائی بھوں کی حمایت میں پیش پیش تھے اپنے ہاں دعوت پر
اس قدر دیا کہ دعوت قبول کر لی اور ایران میں داخل ہوئے۔ ایران آکر ان
ہوں نے سلطنت سے نام لیا اور بیسائی ہوئے۔ کے باوجود ایران کے شہنشاہ بدگرد
نے زمین داریا کہ وہ ایران کے رہتلی مذہب کے جڑ ہیں۔ یہ اس زمانے کا واقعہ
تھا کہ وہاں کی جنگ میں مصروف تھا۔ بدگرد کو امراء کی باتوں کا یقین آ گیا۔ لہذا
وہ جاگیریں واپس کر دیں جس کی قبضی کا اس نے حکم دیا تھا۔ تاہم بدگرد
وہ کی کہ اس نے بعض شہزادوں کو برقیل کے طور پر ایران میں رہا کر لیا اور
اپنے معتمد تبلیغ کے لئے آرمینیا بھیجے۔ یہ وہ طرز تھا جب بدگرد نے بہنوں کو
گورکھن سے لٹل باہر کیا تھا۔

اس سے میں آرمینیا کے بعد سارے حکومت ایران کے خلاف بغاوت کی تیاریاں
اور پادری لوگوں کو حکم کلا ایران کے خلاف جنگ پر ابھارنے لگے لیکن
اس بغاوتوں میں دھمکتی چلی آتی تھی جس کی وجہ سے وہ ایک جھڑپ کے
بہر حال حکومت ایران کے خلاف شورش اٹھ کھڑی ہوئی تاہم وہاں کا ایک

ی میں کامیابی حاصل کی۔ عیسائیوں کے دلوں گردوں کی اس چپقلش سے
بعد ایران کے بادشاہ فیروز کے لئے ایک اور مصیبت اٹھ کھڑی ہوئی۔
اس سے پہلے دونوں کے خلاف جلا کر رہے تھے اب انہوں نے
ایک دوسرے کے مرنے کے بعد ایرانی سلطنت کا رخ کیا۔ اس قبائل کی اس رفتار
اور ایرانیوں نے انہیں کے باہم اختلافات کو فراموش کر دیا اور بن قبائل کے
میں رہا رہے۔

قبائل کا نظر ایرانی سلطنت کی طرف بڑھتا اس کی سرکشی کے لئے ایک
کار کے ساتھ ایرانی شہنشاہ فیروز حرکت میں آیا۔ ایرانیوں کی ہنوں کے ساتھ
میں بدھ متی سے اس جنگ میں ایرانی کے شہنشاہ فیروز کو ناکامی اور شکست کا
اس شکست کے بعد ایران کے شہنشاہ فیروز نے سور کے سردار اور انہما کے
میں سے آپس میں مصالحت کے لئے گفت و شنید کئی شروع کی۔

ایرانی شہنشاہ اور بن قبائل کے بادشاہ خوش نواز نے یہ طے پایا کہ ایرانی شہنشاہ
ان دونوں بن قبائل کے بادشاہ خوش نواز سے کر کے باہمی اختلافات کا دروازہ
بند کر دے اس شروع بہ مصالحت تو ہو گئی لیکن بعد میں ایران کے شہنشاہ
شہ کو پورا کرنا ایرانی وقار کے برابری سمجھے ہوئے بنی بنی اور شرابی کے
میں خوش نواز نے رشتہ ازدواج میں منسلک کرنے کے لئے اس کے براب
بن قبائل کے بادشاہ خوش نواز نے اپنے حرم میں داخل کر دیا۔

جلد ہی مکمل کیا کہ فیروز کی بھیجی ہوئی لڑی ایرانی شہزادی نہیں بلکہ ایک
لڑکی تھی یہ خبر ہوئی تو وہ ایران کے شہنشاہ فیروز کی اس بدھمتی پر سخت
میں اور اس نے ایران کے شہنشاہ فیروز سے اس مسئلے میں نظام لینے کا ارادہ

اس کی تکمیل کے لئے انہوں نے بادشاہ خوش نواز نے فیروز کی طرف اپنی
سے یہ اطلاع دی کہ ہوں کے کچھ ہائی قبائل اس کی بات نہ مانتے ہوئے
میں اور ہونا چاہتے ہیں لہذا فیروز اپنے کچھ فوجی سرداروں کو خوش نواز
میں ہونا صرف یہ کہ باقی انہوں کے خلاف اس کی مدد کریں بلکہ خوش نواز
کا فرض بھی ادا کریں۔

خوش نواز کی اس اٹھا کے جواب میں تیس سو فوجی سوار بن بادشاہ خوش نواز
دیکھتے۔ جو بنی یہ سوار خوش نواز کے پاس پہنچے تو اس نے بعض کو قتل

آذربائیجان میں رام فیروز نام کی نئی بستیوں اور شہر آباد کئے۔
ایران کے شہنشاہ فیروز کے بعد حکومت میں ایران میں ایسے دسے دسے ہوا
علم اور ستم ہوئے۔ اس کا باعث یہ تھا کہ ایرانی مملکت میں یہ مشہور ہو گیا تھا
نے دو درستی معبودوں کو زندہ کمال کھینچ کر مرنے والا تھا۔ اس لئے یہودی تو
جنگل پڑا۔ اس سختی اور ستم میں سب سے زیادہ اصفہان کے یہودی فکر ہوئے۔
وقت اصفہان شہر میں سب سے زیادہ یہودی آباد تھے۔

ایران کے شہنشاہ فیروز کے دور حکومت میں عیسائی دنیا میں بھی بہت اچھا
اس طرح کہ عیسائی اس زمانے میں ایک اصول سکے پر سخت ٹکڑے میں جھکے
میں اس پسہ فرتے ہوئے تھے۔

ایک نستوری اور ایک ایک الہی۔ نستوری اس بات کے قائل تھے
جو انکا انداز میں ہیں۔ ایک بڑی اور ایک بڑی۔ اس کے برخلاف ایک الہی
معتقد تھا کہ عیسیٰ کی شخصیت میں یہ دونوں عنصریں باہم مل کر ایک الہی
گئیں ہیں۔ دونوں فرشتے آپس میں سخت کئے رکھتے تھے۔

یہ جھگڑا دو شہر کے تلب میں ہوا ایرانی عیسائیوں کی تقسیم کرنے سے
اختیار کر گیا تھا۔ اس کتب کا ایک نامہ امتداد میں تھا جو پر جوش ستوری تھا
تو ستوری عام ہو۔ سے نکل دینے کے۔ عام میں سب سے پر جوش اور
ایک مسئلے میں تھوڑے عقائد کی اسے جوش سے حمایت کی تھی یہ غیر نستوریوں کا
اغراض کا مطالبہ تھا۔

بادشاہ بظاہر ایک چاہ طلب اور سازشی آدمی تھا لیکن بہر حال وہ ایک
رہتا تھا اور ایک حد تک اسے ایران کے شہنشاہ کی حدت اور مدد بھی حاصل
ایران کے شہنشاہ کو ان پادریوں سے کوئی اثر تو نہ تھا لیکن وہ آجے رہا
فرشتے کو استعمال کرتے ہوئے وہ کالی فائدہ اٹھا سکتا تھا کیونکہ اس کی دہ
عیسائیوں میں ہم دہ ہوں کے ساتھ جو سبھی سرحدوں کے پار رہتے تھے
تھی۔ دوسری طرف روموں کا شہنشاہ روم بھی بڑی مصلحت سے کام لے
دونوں عیسائی فرقوں کے معاملے میں غیر جانبدار بنا رہا پر دل میں وہ ایک الہی
اور ایک نظری فرشتے کی انہو ہی انہو مدد کر رہا تھا۔

تاہم ایران کے شہنشاہ فیروز سے ساز باز سے کام لیتے ہوئے اپنی
کے دلوں فرقوں کو آپس میں لڑا کر اسیں خوب کمزور کر دیا اور اس طرح

اس نے پانچ سو باغی رکھے تھے۔

ن طرف بن قبائل کا بادشاہ خوش نواز بھی بڑا عزیز بڑا حیار بڑا مائل اور دانش
نے بھی خبر ہو گئی تھی کہ ایران کا شہنشاہ میوز بنوں پر حملہ آور ہونے کے لئے
رہا ہے۔ فذا بلخ کے اطراف میں محزلی حصے میں اس نے جگہ جگہ گہرے اور
گہرے کھودوا کر انہیں درختوں کی ہاریک شک شاخوں بنوں اور گھاس سے
قوان گڑھوں سے وہ ایران کے شہنشاہ میوز کے خلاف بہت بڑا کام لینا چاہتا

کا شہنشاہ میوز مشرقی سمت سے بلخ کر بلخ کی طرف پھرا۔ جوں جوں اس کی
سلاخیں گھسیٹتی گئی پھرتے پھرتے وہوں میں ان مختلف
سلاخوں کے لشکر میں جوں پکڑے رہے۔ یہاں تک کہ بن قبائل
میوز کے لشکر کو اس جگہ لے آئے جہاں پشت باسوں نے پہلے سے گڑھے
یہ ساری ارروائی کرنے کے بعد سامنے ن طرف سے بن قبائل کا بادشاہ
لشکر پر حراہوں کے جانب گہ میں گم سم ویراں نیکی کے لہوں میں روح
سود اور ان دیکھے ٹھوں کے پائل کی طرح ٹوٹ پڑا تھا۔

روح میں حراہ کے اندر ہونا تک جنگ ہوئی۔ اس جنگ میں خوش نور کے
لشکر پر حراہوں کو پیا ہونا پڑا۔ اس کا پپ ہونا تھا کہ اس کے لشکر
سلاخوں پہلی تھی۔ اس نے اس کی پشت پر جو پے سے خوش نواز نے گڑھے
میں پھرا اور ان سے صاحب دو تھا ایرانی لشکر انہیں گڑھوں میں کر کر

کا شہنشاہ میوز موت میں ہی مایہ واقع ہوئی اس نے کہ وہ اپنے متعدد
سلاخوں ایک گہرے گڑھے میں پڑا خوش نواز اس ن شکست اور موت سے
ن قبائل کے بادشاہ خوش نواز کو بڑی مقدار میں مہمیت کے حامی میوز کی
تھا۔ مگر اس نے اپنے حرم میں داخل کر لیا۔ ایرانی شہنشاہ میوز ن شکست
ن قبائل ایرانی سلطنت کے مختلف ٹھوں پر قابض ہو گئے وہ ایرانوں پر
ن حراج عام بردیا تھا۔

ن قبائل کے ساتھ جنگ میں ایران کا شہنشاہ میوز مارا گیا اس وقت میوز
میں سب سے زیادہ اثر و سردار تھے ایک فاطمہ سوزا تھا جو شیراز دار ہے
ن زمانے میں سعید و سیاہ کا مالک تھا۔ میوز نے اسے سیستان ن حکومت

ایک معیت کا سامنا کرنا پڑا اور وہ یہ کہ آرمینیا میں اس دنوں زرتشت کے مذہب
زور و شور سے جاری تھی۔ ایرانی حکام اور وہ ارحی جو عیسائیت ترک کر کے
کے پیروکار ہو چکے تھے لی کر یہ مذہبی گم چلا رہے تھے۔

ایرانی آرمینیا اس تبلیغ سے سخت براغزوئے اور برہم تھے لیکن چونکہ وہ ایران
فیروز سے ڈرتے تھے فذا اس مہم کے خلاف وہ کوئی کارروائی نہ کر سکتے تھے۔
انہوں نے سنا کہ ایرانی شہنشاہ میوز کو بنوں کے خلاف جیش قدی میں دلت تھی
سامنا کرنا پڑا ہے تو ان کے حصے جوئے اور حکومت ایران کے خلاف اسوں
بعادت بلند کر دیا۔

اس بغاوت کے نتیجے میں آرمینیا کے باغیوں نے آرمینیا کے پاپ وقت
تجد کر لیا اور ایک ارمینی امیر سلاط کو اپنا بادشاہ بنا لیا۔ اس بغاوت میں کر
بھی آرمینیوں کا پورا پورا ساتھ دیا

ایرانی شہنشاہ میوز کو جب آرمینیا میں اس بغاوت کی خبر ہوئی تو اس نے
اور آرمینیا دونوں ملکوں پر فوج کشی کا حکم دیا۔ جب گرجا تھانوں کو تر
شہنشاہ فیروز اس پر حملہ آور ہونے کے لئے جیش قدی کر رہا ہے تو راجستھان
نے آرمینیوں کا ساتھ پھوڑا۔ فوراً حکومت ایران کی اطاعت اختیار کر لی
مگر حتمیوں کو معاف کرتے ہوئے ایرانی شہنشاہ میوز آرمینیوں پر حملہ آور
بدترین شکست دی۔ اس جنگ میں نہ صرف یہ کہ آرمینیوں کا پانچ لاکھ سلاط
آرمینی فوج کا سپہ سالار وہاں شکست اٹھ کر اپنی جاں بچانے کے لئے بھاگا
تھا۔ کیا گیا اور اس کا حاکم کر دیا گیا اس طرح ایرانی شہنشاہ فیروز
فوز کے میں کامیاب ہو گیا تھا۔

آرمینیا کی بغاوت فرو کرنے کے بعد اب ایران کے شہنشاہ میوز دلت
آرمینیا کے سامنے وہ پائل اور رسا ہوا تھا اس کے مقابلے میں نہ صرف
اولی تھی بلکہ بن قبائل کے بادشاہ خوش نواز کے سامنے اس نے بیٹ کر رہا
تھا اور یہ ایسی بددلی تھی جیسے ہر صورت میں ایرانی شہنشاہ میوز بن قبائل
محمدا لانا چاہتا تھا۔ بنوں کے خلاف گہرے لشکر کشی کے بعد است دلت اور
کرنا پڑا تھا۔ میوز کو تنہا لقی تھا وہ بددلی کے اس حصے کو ہر صورت
دور کرنے کے لئے لے گئے تھے اور چاہا تھا۔ چنانچہ آرمینیا کے حالات
بعد اس نے تیسری مرتبہ بن قبائل پر حملہ آور ہونے کے لئے ایک بہت

سوئپ رکھی تھی۔

دوسرا شاہ پور نام کا ایک سردار تھا جو رے شہر کا رہنے والا تھا ان دونوں کے متعلق اور امرتسار کی مصم پر لکھا ہوا تھا اس میں جب بیوی کی موت کی خبر ملی بیوی کے امیرانی مرکزی شہر اس پہنچے تاکہ نئے بادشاہ کے انتخاب میں مدد دے۔ ان دونوں سرداروں کے اثر و رسوخ اور کوششوں سے فیروز کی موت کے بعد جلال شاہ امرتسار کے تخت و سواگت کا مالک بنا۔



سیوک اور دھار دونوں میں بڑی محل کے دھلی کمرے میں بیٹھے ہمارے
 تھے کہ ان کے سامنے ایک دھوئیں کی ضخیم اور بولے کی صورت میں دھلی
 یہ بولا بالکل عیاں اور واضح ہوا اور دھلی میں دونوں کو پوری طرح
 دھلی کو دیکھتے ہی سیوک اور دھار دونوں میں بڑی اپنی تھکوں پر اٹھ کھڑے
 دھلی اسی طرح اپنے آپ کو پہلے لمبی جھامیں بٹھاپے اور وہ تھک اور چمک
 اسی رنگ کے نقاب میں چھپ کر تھک تھک اور تھک اٹھ کر تھک تھک
 دروازے پر دھلی میں دونوں کو غائب کر کے کچھ صبر کیا چھتا تھا۔ سیوک
 پہلے ہی اور دھلی کو چھپ کر کے رہ گئے تھے۔

اے آقا، نیک ہی صحبت میں ملنا ہو گئے ہیں وہ چاہے یہ جنت اور یہ دنیا
 دیوی نے اور اے عابد میں کچھ زیادہ ہی پرہیزگارے نکلتے ہو۔ دوست ہو۔
 شہوں کر دی ہے۔

— "فائلوں میں سے جو فائلیں تھیں ان کے بارے میں پتہ چل گیا کہ وہ کون سی تھیں۔ ان کے بارے میں پتہ چل گیا کہ وہ کون سی تھیں۔ ان کے بارے میں پتہ چل گیا کہ وہ کون سی تھیں۔"

دیکھ سیوے اور اوعار اگر ان دونوں میں بھی نے مل کر جیتی گئے
 کر تھمارے سے جتن وار بکرا مد کو اویا ہے تو یہ تم۔ ان دونوں یا ہستی
 صلاب کوئی کارروائی نہیں کی اس پنہ سیوے بولا اور سے لگے۔

نام یہ سوچ رہے تھے کہ جب بکرا پیش کرنے کا وقت آئے اور ہمیں - پیش کیا۔
میں اپنی طرف سے کوئی کارروائی کریں گے اچھا ہوا جو آپ آج آگئے خدا آپ
مظہر کے بعد ہم بہتر طور پر اس دونوں میاں بیوی کے خلاف حرکت میں

۱۔ عطاس ہو رہی تھی کا اظہار کرتے ہوئے لگاں دونوں میاں یودی کی کیا تھی
۲۔ اپنے ساتھ ہے بس و مطلوب کرنے کی کوشش بھی کر سکیں۔ دیکھو تم دونوں
۳۔ جاننے کرنے کی وجہ سے میں جس میں طریقہ کنہاں گا میںیں محل میں لاتے
۴۔ ہوتی دلوں کو اپنے سامنے ہے اس دور مجبور کر دو گے لود یہ کہ اس معاملہ میں
۵۔ کیرش بھی تم دونوں کے سامنے عاجز ہو کر رہ جائیں گے۔ جواب میں سلوک
۶۔ لگا اے آقا کیا آپ کا کہیں گے کہ اس پوچھ اور کیرش کے پاس کیا قوتیں
۷۔ اس کی بنا پر وہ ہمارا مقابلہ کرنے میں کامیاب رہا سے علاوہ اس سے پہلے کوئی بھی
۸۔ طرح ہمارے سامنے جسے نہیں پتا جس طرح یہ دونوں میاں یودی جم گئے ہیں۔
۹۔ احساس کسی قدر باقی کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگا۔ دیکھ سلوک اور لوندا اس میں
۱۰۔ سیں کہ پوچھ اور کیرش دونوں میاں یودی کے پاس ہے پتہ طاقتیں ہیں۔ سری
۱۱۔ سلی بھی جنہیں استعمال کرتے ہوئے لب تک وہ ہم پر ضرب لگانے کے ساتھ
۱۲۔ اس سب سے بچنے میں بھی کامیاب رہے ہیں۔ اگر ان کی جگہ کوئی اور آوی ہوتا تو
۱۳۔ میں نہیں جیس کے رکھ چکا ہوتا۔ بہر حال تم دونوں فکر مند مت ہو میں اس عمل
۱۴۔ اس تم پر ایک سے راز کا انکشاف کرنا ہو۔ گو اور بھی مدت سے ایسے انکشافات ہیں
۱۵۔ جس کے اندر موجود نور واسطہ ہیں جس کا ابھی تک اظہار نہیں ہوا ان میں سے تم پر
۱۶۔ ایک راز کو تو میں اس کے بعد میں کئی اور راز بھی تم پر کھولوں گا۔ جواب میں
۱۷۔ نہ کیسے ہی دیا تھا کہ عطاس میں دونوں میاں یودی کی طرف چہرہ کر کے کھڑا ہو گیا
۱۸۔ ہلکے کھینے کھینے رک گیا تھا۔

۱۰۔ اور لوبار کے سامنے کھڑے ہی کھڑے عطاس مٹے کوئی مل گیا جس کے
ہاں اس کمرے کے سامنے دل دیوار بننے کے انداز میں پیچھے ہٹی اور اس کے اندر
دو دروازے ہو گیا تھا۔ یہ صورت حال دیکھتے ہوئے سیلوک اور لوبار کسی قدر پریشان ہو
گئے۔ ان دو دروازوں کمرے میں عطاس کی آواز گونجی وہ سیلوک اور لوبار کو غائب کر کے
وہاں ایک سویرے پیچھے پیچھے آؤ اس کے ساتھ ہی عطاس دیوار کے اندر دوڑنا مٹنے
اور رے کی طرف بڑھا سیلوک اور لوبار چپ چاپ اس کے پیچھے مٹے تھے۔

انہی نطاس اس سے ظاہر ہونے والے دروازے کے قریب گیا۔
 دونوں نے دیکھا دروازے کے قریب بیڑیاں تھیں جو کسی تر خانے میں
 بیڑیاں یا رنگ کے سنگ مرمر کی بنی ہوئی تھیں جن کی وجہ سے وہیں اندر
 گیا تھا۔ کھلی نہ دیکھا تھا جو نئی نطاس نے پہلی بیڑی پر قدم رکھا۔
 اس نے بیڑیوں اور پھر پہلے سارے تر خانے کے اندر مدھنیاں جگہ جگہ
 تھیں۔ دیواروں کے ساتھ پھولی پھولی مندریل شیشی رنگ دی تھیں جو آپ
 روشن ہو گئی تھیں۔ چند بیڑیاں اتر کر نطاس نے مڑ کر دیکھا اس وقت
 اوتار بھی تین بیڑیاں بیچے۔ چکے تھے۔ نطاس نے اپنا کوئی عمل کیا جس سے
 وہ دروازہ بند ہو گیا اور دیوار چلی پہلی حالت پر کچھ اس طرح "گئی تھی کہ اندر
 کوئی جگہ تک نہ کر سکتا تھا کہ یہاں کوئی دروازہ ہے یا بیڑیاں ہیں جو پہلے
 کی طرف جاتی ہیں۔

سیوک اور اوتار ایک بار پھر نطاس کے پیچھے پیچھے بیڑیوں
 انہوں نے اندازہ لگایا کہ وہ صندلی تھیں جو بیڑیوں اور سامنے دھاتی
 میں روشن تھیں ان کی خوشبو سے ساری بیڑیوں اور پیچھے کے پیچھے
 کے سامنے کی خوشبو پھیلی ہوئی تھی۔ تعجب اور شش کے عالم میں سیوک
 کے پیچھے پیچھے بیڑیوں اتر کر ایک تر خانے میں داخل ہوئے۔ اس تر خانہ
 گذرنے کے بعد نطاس سیوک اور اوتار کو لیکر ایک دوسرے تر خانے میں
 اس میں بھی دیواروں کے ساتھ اگلی ہوئی پھولی پھولی صندلی تھیں مدھن
 ٹھنوں کی مدھن میں سیوک اور اوتار نے دیکھا وہ یہاں جس میں وہ داخل
 مدھن میں پہلے تر خانے کی طرح اس کی دیواریں بھی چمک رہی تھیں
 بیڑیوں کے علاوہ سارے تر خانے کی دیواریں بھی سنگ مرمر کی بنی ہوئی
 بیڑیوں اس سنگ مرمر یا رنگ کا جب کہ تر خانے کے فرش اور دیواروں پر
 لگا تھا سبزی اعلیٰ سفید رنگ کا تھا۔

تر خانے کے جس سے کمرے میں سیوک اور اوتار نطاس کے پیچھے
 ہوئے تھے اس میں انہوں نے دیکھا سامنے موٹی موٹی لکڑی کی بنی ہوئی کچھ
 مضبوط بیز پڑی ہوئی تھیں جن کے اوپر بے شمار کھلیں تر کر کے رکھی
 کھانوں کا جائزہ لیتے ہوئے سیوک اور اوتار نطاس کے پیچھے پیچھے آگے
 لے جاتے آگے بڑھا کر ایک کھل کو اٹھایا اس کے بعد وہ سیوک اور اوتار

سب کھانوں کی طرف دیکھو یہ ساری کھانیں انتہائی قیمتی اور غلوپ ہلوں کی ہیں۔
 میں نے بڑی کوشش اور تنگ دود کے بعد حاصل کیا اور ان کی کھانیں انہیں۔ جتنی
 تر کر کے رکھی ہوئی ہیں اس پر وہ سارے علوم و سراج ہیں جو میں اپنی زندگی میں
 سیکھنے سے حاصل کر آ رہا۔ اس میں وہ علوم بھی مرقوم ہیں جو میں سے پہلے شریں
 وہ دور میں وہ فرشتوں ہدایت اور ہدایت سے حاصل کئے تھے۔ اس پر سیوک فکر وندی
 اس میں نطاس کی طرف دیکھتے ہوئے دل در پچھے لگا۔

اوتار ہمیں آج تک یہ معلوم نہ تھا کہ آپ نے اس عمارت کے اندر ایک ایسا تر خانہ
 رہے جس کے اندر علوم کا ایک پورا شہر تھا۔ آپ آقا ہیں تر خانوں میں اگر کوئی
 وہ دور میں سارے علوم کو چرا کر ہمارے ہی طرف استعمال کرنا شروع کر دے تو پھر کیا
 کئے خدشہ ہے کہ یہ جو جگہ اور کیرش دونوں میں یہی لٹے لٹے فن سرزمینوں
 رہے ہیں کہیں وہ علوم کے فن و فنون تک رسائی حاصل نہ کر لیں اور پھر
 حدم کو چرا کر ہمارے ہی طرف استعمال کرنا شروع کر دیں۔ اس پر نطاس نے
 ایک قہقہہ لگایا پھر وہ لہو لہو کئے۔

سیوک بول توں تر خانوں کا کسی کو پتہ ہی نہیں ہے اور نہ ہی کوئی دیوار کے
 دروازے والے اس دروازے کو کھل کر تر خانوں میں داخل ہو سکتا ہے اور اگر
 اسے میں کامیاب ہو جائے اور کسی سری علوم کو استعمال کرے ہوئے دیوار کے
 حوتے میں کامیاب ہو جائے تب بھی وہ ان تر خانوں کے اندر داخل نہیں ہو
 ان تر خانوں کی دو صفات ہیں۔ ان تر خانوں میں جو بھی داخل ہو گا پہلی بیڑی پر
 پہنچے ہی اس کے پاس جس قدر قوتیں اور علوم ہیں ان سے محروم کر دیا جائے گا اور
 نہ جانوں میں داخل ہونے والوں پر وہ دوسری جگہ کے دروازوں کی طرح پھینکتی ہیں اور
 جاتے کر دیتی ہیں۔ لہذا وہیں جاؤ کہ ان تر خانوں کے اندر کوئی داخل ہو ہی نہیں
 لے جاتا ہر علوم کا یہ خزانہ جو میں نے ہلوں کی کھانوں پر محفوظ کر رکھا ہے آج تک نہ
 ست ہاتھ لگایا ہے نہ ہی اس پر کسی نے زبردستی قند کرنے کی کوشش کی ہے۔

نطاس کے اس جواب پر سیوک کسی قدر مطمئن ہو گیا پھر وہ کہنے لگا آقا آپ کا
 رہے ہیں بے حد خوش ہوا ہوں۔ اب مجھے امیدیں ہو چکا ہے کہ کم از کم یہ جگہ اور
 دیوار میں جو ہی علوم تک رسائی حاصل نہیں کر سکتے اور نہ ہی وہ ان تر خانوں
 میں ہو سکتے ہیں۔ اس پر نطاس نے مسکراتے ہوئے کہا "یقیناً" تمہارا یہ خیال درست

ہے اب میں وہ بات کہتا ہوں جس کی خاطر میں تم دونوں کو اس قہر خانے میں اس
نطاس کی اس کھنگو پر سیوک اور لوہار دونوں میاں پیوی نطاس کی طرف خوب
گئے تھے۔ نطاس بولا اور کہنے لگا۔

سنو میرے عزیز! جس عمل کی ابتداء میں اس قہر خانے میں کرنا چاہتا ہوں۔
پہلا عمل ہوں کی اس کھل پر لکھا ہوا جو اس وقت تم میرے ہاتھ میں دیکھتے ہو۔
اور جس ایک بہت تفصیل سے سمجھا دیا ہوں اس کے بعد ہر ایک اس عمل پر
ہیں جو عمل کرنے میں مشتمل ہوں گے اسے تم لوگ پہلے یاد کر لینا کہ جس
کی ابتداء کروں تو اس عمل میں تم پوری طرح میرا ساتھ دے سکو یہاں تک کہ
نطاس کہ بھر کے لئے رکا اور پھر اپنا سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہہ دیا تھا۔

میرے دونوں عزیز سنو۔ جس عمل کی تفصیل میں جسیں سمجھانے لگا ہوں
میں لیتے ہوئے تم ایک انتہائی حرفاک۔ محیر استوں اور انتہائی طاقتور حضرت جنم
اور پھر تم اس سے طرح طرح کے کام اپنے فائدے اپنی منفعت کے لئے لے کے
دونوں میاں پیوی اس کھل پر لکھے ہوئے سارے عمل کا مطالعہ کرنا چاہئے اسے لکھا
کی کوشش کرو اس کے ساتھ ہی ہوں کی وہ کھل نطاس نے سیوک کو سمجھائی
سیوک اور لوہار دونوں نے مل کر وہ قہر خانہ کھل کھلی پھر اس پر لکھی ہوئی
پڑھنے اور یاد کرنے لگے تھے۔

تھوڑی دیر بعد سیوک بولا اور لوہار کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔ ہم دونوں
پڑھ لی سے اور لکھا یاد کر رہے ہیں۔ اس پر جو عمل کرنے کا طریقہ ہے اسے بھی ہم
کچھ لیا ہے۔ اس پر نطاس نے ان دونوں سے ہر ایک کی وہ کھل لے لی۔ وہ کھل
اسے قہر خانہ اور جہل سے وہ انصافی تھی وہیں رکھ دی تھی۔ پھر وہ ان دونوں کو چاہا
کہنے لگا کہ اب میں عملی طور پر یہ کام اور عمل سمجھانے سے سامنے کرتا ہوں اور
موجودگی میں ایک حضرت کو جنم دیتا ہوں جس سے تم میرے موجودگی اور غیر موجودگی
چاہو کام لے سکو گے۔ نطاس کی یہ کھنگو من کر سیوک اور لوہار دونوں کے پاس
اطمینان بھری مسکراہٹ پھیل گئی تھی۔

تھوڑی دیر کی خاموشی کے بعد نطاس پھر بولا اور سیوک اور لوہار کو مخاطب
کئے لگا۔ تم دونوں میرے پیچھے پیچھے آؤ۔ سیوک اور لوہار چپ چاپ نطاس
لئے تھے نطاس ان دونوں کو قہر خانے کے ایک اور کمرے میں لے گیا۔ اس
دست میں ایک بہت بڑا میز لگا ہوا تھا۔ دیواروں کے ساتھ مختلف جانوروں کی جھڑ

ان سمیت لگ رہی تھیں۔ اس کے علاوہ دیواروں کے ساتھ مختلف طرز کے خنجر
ن بھی آویزاں کئے ہوئے تھے۔ نطاس نے سیوک اور لوہار دونوں کو اس میز
پر لے کر کھانا کھانے والی دیوار کی طرف بڑھا۔ دیوار کے ساتھ لکھے
تھے۔ اور خود داخل نما سر اپنے سر کے اوپر کسی آہنی خود کی طرح جھالو تھا۔ اور خود
تھے۔ بعد نطاس انتہائی جھنجک اور خوفناک گئے لگا تھا۔ اس لئے کہ اس اور خود
تھے۔ وہ کھنگو پہلے بیدار ہو کر اپنے ہونے سے وہ اور خود کا حق یہاں مائل
تھے اور دانت باہر کو خوب لپٹاں ہو کر کھنگو دے رہے تھے۔

یہ کہنے کے بعد نطاس پھر حرکت میں آیا۔ اب وہ بائیں طرف والی دیوار
پر چھوڑا ایک خاصا بڑا لہجہ اس نے سمجھا اس کا دست یہاں تک سیاہ رنگ کا تھا۔
تھے۔ اس کے وسط میں گلی میز کے صحن وسط میں ان کھڑا ہوا تھوڑی دیر تک
تھے۔ شاید وہ اپنا کوئی عمل کرتا رہا اس کے بعد اس نے اپنے ہاتھ میں پکڑا ہوا خنجر
تھے۔ خنجر صحن میں بلند ہوتا تھا کہ اس کی نوک سے ہاتھ کی طرح چنگاریاں اٹھیں
تھیں۔ اٹھیں تھیں کہ قہر خانے کے اندر ایک شور ایک طوفان اٹھ کھڑا ہوا۔ جیسے
والی اور وحشی درختے کسی پر ٹوٹ پڑنے کو تیار ہو گئے ہوں۔ یہ صورتحال دیکھتے
تھے۔ اور لوہار کسی قدر پریشان اور غمزدہ ہو گئے تھے تاہم ان کے سامنے نطاس
طرح چپ اور غمزدہ کھڑا تھا۔

نطاس ہی طرح کھڑا اپنا عمل کرتا رہا اس کے ہاتھ میں خنجر جو اس نے صحن میں بلند
تھی طرح اس سے ہاتھ نہا چنگاریاں اٹتی رہیں اور قہر خانے کے اندر وہ کھڑا
تھے۔ وہ شور برابر بلند ہوتا رہا۔ یہاں تک کہ کئی چوڑی جھپ و غریب سی شکلیں
اسے صحن میں داخل ہو گئیں۔ وہ ساری بددھن کر کے اس کمرے کی طرف گئیں
تھے۔ بددھن اور دھن پڑی ہوئی تھیں۔ انہوں نے وہ داخل اور واپس
تھے۔ اس میز کے قریب آکھڑی ہوئیں جس میز کے وسط میں نطاس کھڑا تھا پھر جھپ
تھے وہ بددھن سارے داخل اور ساز پڑے پے نشن انداز میں بجائے لگی تھیں۔

دیر تک احوال وہ اور دوسرے سارے بچے دے اسی طرح نطاس صحن میں خنجر
تھے۔ سیوک اور لوہار یہ سارا تماشا خاموشی سے اور اشتہاک سے دیکھتے رہے۔
بعد ایک انتہائی عجیب صورت اور پر عمل لڑی اس کمرے میں داخل ہوئی
تھی جس جیسے عمر وہ وہ اور کسی کے تابع فرمان رہ کر ہر قدم اٹھا رہی تھی۔

۱۔ ان لوگوں کو کھڑا کیا کرنے کا ذمہ دار ہے اس نے چہنگ کھراچ بھگ اور میرنی کے کسے
۲۔ دیا ہے۔ اگلا اسے اس کی سزا پر صورت میں ملنی چاہیے۔

یہ میرے عزیزو آج جنس بکرا حیا کرے گا میں ہے اگر شہم تک بکرا سے نہ ہو
یعنی ہوئی حادث کی لڑکی کو ہم حرکت میں لائیں گے اس حرکت میں اسے
دے کہ اس کے پیٹ میں گھوپے ہوئے شجر کو جس نکلا جائے گا وہ اس میں
اور اس کے پیٹ پر جو رقم ہے وہی انوار بھر جائے گا اس طرح اسے لڑکی
میت بھی نہ ہوگی۔ یہ لڑکی اب حضرت علی صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے ہوئے ہے۔
اسے شجر نکلے گا یہ انہی کرینے جائے گی۔ اس وقت جو بھی اسے سمجھ جائے گا
قرب کرے گی۔ آج شہم ہونے کے بعد اگر تم چلوں گے لے کر اپنی۔ ہوا تو
اس کے پیٹ سے شجر نکل کر اسے یہ حکم دیا جائے گا کہ یہ قبر میں کے قریبی سنی کے
میتوں اور پہلی لڑکی کو انکا کے یہاں لے آئے پھر وہی یہ تمہارے حکم کی کیا قبول

۱۔ شکی لب میرے غل کی وجہ سے ہواں انقڑت صور قعل انقیر کر چکی ہے :-
 ۲۔ ماہے انسانی و حیوانی آنکھ سے روپوش ہو کر اپنے نام کی تحمیل کر سکتی ہے اور
 ۳۔ انسانی و حیوانی آنکھ کے سامنے بھی آنکھ ہے۔ حق تمام تک اگر تم دونوں کے
 ۴۔ یہ چلتے تو اس کی کے پیٹ سے نچر نکال کر اس کے دروید سے اس کی
 ۵۔ تو تنگ کیا جائے گا پھر ہم دونوں میں یوں ایسا کرنا کہ عاثر کیا اس لڑکی کا عقوم
 ۶۔ رو دیا اس کے جسم کا سارا گوشت لوبج لوبج کر کھا لینا اس کا صرف سر اور چہرہ
 ۷۔ دھاکہ اس کا چہرہ بچانا جائے کہ یہ لڑکی کون ہے اور اس کے سارے جسم کے
 ۸۔ نصف اٹھانے کے بعد اس عنقریب کو پھر غم دے جائے گا کہ یہ جس ستر سے اس
 ۹۔ کے وقت انکار کر لائی ہے وہیں داخل ہے اس کو ادا پائے اور صبح جب ہستی
 ۱۰۔ ماٹ اپنی بیٹی کی یہ حالت دیکھے گا تو پھر میں سمجھتا ہوں کہ اپنی بیٹی کی حالت دیکھ کر
 ۱۱۔ ایک نور کیش پارس چارے گا اور فن دونوں کا ہاں رہنا مشکل اور دوبارہ کر دے

۱۔ آپ صبح کے بعد بطحاس لوہے کے لئے راکھ سہا بخارہ سلیم اور بوجار کو
 ۲۔ کھینے لگا تو آپ اس قرعہ سے نکلے تھے ہیں اور باہر بیٹھ کر انتظار کرتے ہیں
 ۳۔ عہد ہوا۔ کہنے کی صورت میں اس حضرت کو رات کے وقت حرکت میں لائیں
 ۴۔ ساتھ بطحاس اس کمرے سے باہر نکال دیا۔ اور

آہستہ آہستہ بھری چلی چلی ہوئی وہ لڑکی نعلیاس کے پہلو میں میر کے پاس ہوئی۔ نعلیاس جس نے نیپے چہرے اور سر پہ بارخود کا سرچھا رکھا تھا ایک گاڑی میں کھڑی ہوئی لڑکی پر اٹل پھر اشارے سے اس نے اسے اپنے سامنے میں پر اشارہ کیا۔ یہ اشارہ لئے ہی وہ لڑکی چپ چاپ میر پر بیٹھ گئی تھی۔

اس کے بعد عطاس پھر حرکت میں آیا پھر بغیر اس نے اپنے ہاتھ میں
اندر بند کر لیا پھر سے پہلے کی نسبت مزید چنگاریاں نکلنے لگی تھیں یہ عمل
میں یہ بتی ہوئی لڑکی طرح ڈھپے اور تکلیف اور لذت کا اہتمام کرتے ہوئے
سسکیں لینے لگی تھی۔ تھوڑی دیر تک ایسا ہی رہا۔ پھر لڑکی نے اس کے
اس پر فحش طاری ہو گئی ہو۔ اس کے بعد عطاس مزید حرکت میں آیا اس نے
عمل کیا اور اس کے بغیر سے نکلی ہوئی چنگاریاں رک گئیں پھر وہ بغیر سے
میں اس نے بڑی مضبوطی سے پکڑا اور اس نے عطاس میں بند کئے ہوئے
وقت کے ساتھ وہ بغیر میں پہنچی ہوئی لڑکی کے پیٹ میں اس نے گھونپ باغ
کرناک اور اس پر دینے والی ایک چٹ بند ہوئی اور اس کے بعد غصہ شیطانی
عطاس کا بغیر اس لڑکی کے پیٹ میں پار ہو گیا۔ چند گھبرے خانہ کے دیوار
دلم یوں لٹکا تھا جیسے ہاتھ بند ہو گیا ہو اور وہ بغیر میں اس لڑکی کے جسم
ہو۔ کرناک نہیں بند کرنے کے بعد اس لڑکی پر پھر پہلے کی طرح فحش طاری
ہو چکی تھی۔ یہ سارا عمل کرنے کے بعد عطاس نے اپنے سر پر چھایا ہو اگر
کر دوار کے ساتھ لٹکاؤ۔ وہ مداری بھیاک بد رو میں جو اس سارے عمل میں
بھا کر عطاس کا ساتھ دے رہی تھیں وہ حرکت میں آئیں۔ ماز اور دھل
وہیں رکھ دیئے جن سے الف نے تھے پھر وہ باہر نکل گئی تھیں۔ اس سے
عطاس بولا اور سیوک اور لوقار کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

سنو میرے دونوں عزیزو! میں جانتا ہوں کہ تم ابھی تک اس سلسلے میں جنس اور ایک طرح کی جستجو میں جلا ہو گئے یہ وہ میں سمجھتا ہوں، لیکن کمرے میں نمودار ہوئیں اور پھر سارا بچانے لگیں یہ ہر داری سے اس میری مطلع اور فرما ہمارا چلی آ رہی ہیں اور یہ جو عمل میں نے کیا ہے یہ سارا ساتھ راستہ ہیں۔ یہ وہ لڑکی میری لڑکی ہوئی ہے اور جس پر میں لپچے میں ہوں یہ قبرستان سے قریب ترین ہستی کے سردار عمارت کی بیٹی ہے۔ یہ بیٹیاں اور وہ بیٹے جن عمارت کو سب سے پہلے میں نے اپنا عرف اس لئے

۱۔ جسے غشی اور اسے نہ کر اس نے عطاس کے پہلو میں کھڑا کر دیا تھا اور خود اس
نی غشی میں سے اٹھ کے غشی تھی۔ اس موقع پر عطاس نے سیوک اور اوندار
بجٹے ہوئے کہا تم دونوں اسے ساتھ والے کمرے میں لے جاؤ اور اپنے کام کی
میں اسے پھر گہری نیند ملا کے آنا ہوں۔ سیوک اور اوندار ہستی کے سردار
جلی جلی کو اٹھا کے لے گئے۔ وہ عجاری بری طرح جھج چڑھ رہی تھی۔ اپنی مزاحمت
تھا ساتھ وہ میز پر آپ سے آپ لیٹنے والی اپنی من کو بھی حیرت اور کھلب سے
ن تھی۔ سیوک اور اوندار اسے لڑوئی اٹھا کر دوسرے کمرے کی طرف لے گئے

۲۔ ہر حرکت میں آیا مخبر اعلیٰ اور میز پر لیٹ ہوئی رولی کے پیٹ میں پوسٹ کر
ا سیوک نے قیام بھدی اور موٹی ٹکڑی کی بنی ہوں۔ ری سمجھ کر بیٹھ گیا تھا شاید وہ
اوندار سے فارغ ہونے کا انتظار کرے لگا تھا

۳۔ جب بعد سیوک اور اوندار دونوں میاں بیوی واپس آئے اور سیوک عطاس کو
کے لگا کا کام پتے کیم سے فارغ ہو چکے ہیں اس پر عطاس بھروسہ دے کر کہنے
تھا پھر اسے جیسے اٹھا دو سیوک اور اوندار پٹے اور عمارت کی درمیان میں کو خدا
کی حالت یہ تھی کہ صرف چوڑی تھا باقی صرف ڈیڑھ کا ڈھانچہ تھا جسم کا
راہوں سے تھا یہ تھا وہ پڑھا عینک منظر تھا عمارت کی بنی کی لاش پیش
کی طرف بیٹھے ہوئے لہر لہر کے سے عطاس نے چہرہ پر ہنسنے جی
میں چہرہ پر ہنسنے لڑکی کو کھلب کر کے آئے تھے۔ جلی سے اسے اس کے
اور اس کے اور چہرہ پر اس کے اس کی لاش ڈھانچہ تھا وہ لڑکی پر اٹھی
اس نے اٹھا اور دھومیں کی طرح صوب میں تھیں وہ غشی تھی۔ چند ہی
دن اور پھر وہاں میز پر بیٹھ گئی تھی اس پر عطاس ہر حرکت میں آیا پھر اس
پارن قوت سے میز پر لیٹی ہوئی لڑکی کے جسم میں اس سے گھونپ دیا تھا۔ وہ
میں ایک چچ بلند اولی اس کے بعد غلامی عاری ہو گئی۔ لڑکی کے جسم کی اولی
میں وہ سی سمجھ گھونپ سے اولی کا تھا گستاخا پھر رولی کے کسی اجہ میں
رولی پر ہے ہوش اور غشی کی طاری ہو چکی تھی۔

۴۔ پٹے سے بعد عطاس نے سیوک اور اوندار کی طرف دیکھا پھر وہ نے گایا لڑکی
کے گشت اور ہمارے قبضہ میں ہے اسے ساری رات اسی طرح رہے وہ
گے دور اسے باقاعدگی سے ہاتھ میا کرنا اسے اس کا طریقہ یہی ہے کہ یہ سمجھ

لئے تھے۔ میز صاف چڑھ کر وہ اس سے خلع سے اوپر آئے عطاس نے اپنا
دیوار چھا کر اس کا راستہ بلیا تھیں کہ خلع سے باہر آئے اور پھر پستے کی طرح بل
اپنا گل کر کے دیوار میں نمودار ہونے والے راستے کو بد کر دیا تھا پھر وہ گل
در سیال کمرے میں تھیں بیٹھ کر انتظار کرنے لگے تھے



وقت پل پل پہننے سفر کی طرح گزرتا رہا دن کے نصف لمحوں کی حرکت ڈھیل
گئی پھر سورج غروب ہو گیا اور شام رات میں داخل گئی۔ صبح قرعہ میں بھی
طرح تاریکیوں دھومیں کے ہوا کی ہاتھ چاروں طرف پھیل گئی تھی۔ رگ
پل میں تاریکیوں جنوں کی طرح سرایت کر گئی تھی۔ رات کے اندر کی طرح
سمجھوں میں اب کے سلیوں جیسی رندہ حقیقت کی طرح اپنے نکالوں اپنے تئیں
گئے تھے۔ رات گہری ہو کر لں خوابوں جیسی جیوس کن اور جھانک ہو گئی تھی پھر
نہ ہوئے ہوں۔ ہر شے اندر جیسے کی بھاری تھوں سے دب کے رہ گئی تھی۔

ایسے میں عطاس سیوک اور اوندار حرکت میں آئے۔ عطاس نے اپنے
سے پھر ایک بار دیوار کے اندر دروازہ نمودار کیا پھر وہ سیوک اور اوندار کے
دروازے سے تر خلع میں داخل ہوا دیوار پہلے کی طرح اس نے برابر تر
تھیں آگے پیچھے اس کمرے میں داخل ہوئے جس میں حضرت کی صورت تھی
لڑکی میز پر لیٹ ہوئی تھی۔ سیوک اور اوندار نے دیکھا اس کے پیٹ میں مخبر
وہ برابر سانس لے رہی تھی۔ عطاس نے لہر لہر کے سے مسکارا سیوک
طرف دیکھا پھر آگے چوڑ کر ہونے اس نے اس کے پیٹ سے مخبر سمجھ کے
بھٹکے کے ساتھ اٹھ کر بیٹھ گئی۔ سیوک اور اوندار دنگ رہ گئے اس کے پیٹ کا
کے برابر وہ گیا تھا باطل میں جیسے اس کے پیٹ میں کوئی دلم آیا ہی۔ وہ
کر جنسی عطاس تمام انداز میں اس سے بولا اور کہنے لگا جاؤ اور قبرستان
کے سردار عمارت کی درمیانی بنی کو اٹھا کے پیل لے آ۔

عطاس نے یہ علم پا کر اس لڑکی کے یوں پر بھی بھی انتہائی غمگین
ہوئی وہ میز سے نیچے اتری اور دھومیں کی طرح ہوا میں تحلیل ہو کر نکل گئی تھی
تھوڑی ہی دیر بعد باوقی انصرفت انداز میں وہ لڑکی اسی کمرے میں پہلے
نمودار ہوئی پھر اس کی شکل و صورت واضح ہوئی تو وہ اپنی پھولیں بن کو اپنے

نہا جاے گا اس کو کھانا میا کی جائے گا پھر مغز اس کے جسم میں گھونپ دیا جائے گا
صبح دوپہر شام پر پر ہستی جو رات میا کی جائے گی اس لئے کہ یہ لڑکی اب تہ
کام آیا کرے گی اس کے ساتھ ہی عطاس سیوک اور لومار کو لیکر اس تہ ما
نکل گیا تھا۔



دوسرے روز صبح ہی صبح اور کیش دونوں میاں بیوی اپنی قبر میں
میں صبح کے کھانے سے فارغ ہوئے ہی تھے کہ ایلا نے پوچھا لی گریں پر
پوچھا کی حالت دیکھتے ہوئے کیش بھی متوجہ ہو چکی تھی۔ تاکہ وہ ایلا کی کھانے
میں دیکھتے سے بچے۔ ایلا کی شکل عجیبہ اور پیش کن کی آواز پوچھا اور
شکل دی۔ ایلا کہہ رہی تھی۔

پوچھا میرے صیب مصلوب کی مصیبت اور دشواری منہ کھڑی ہوئی
پوچھا نے بڑی بے شکلی سے ایلا کو مخاطب کر کے پوچھا کیونکہ ایلا کھل کر
اور کیسی مصیبت اس پر ایلا کی دور کہنے لگی۔ دیکھ بھی کا سردار رات
ستوں کے سر لود وٹ لود سستی کے جڑوں کا ایک گروہ بڑی تیزی سے تہ
ہم ہے اور دوسرے لی کر تہ دونوں میاں بیوی پر تہ تہ تہ تہ کی کوشش کریں
ایلا نے اس غصہ پر کیش بھاری کارنگہ بھلا ہو گیا تھا اور چہرے پر
لگی تھیں۔ پوچھا کا بھی کچھ مانہ پڑ گیا تھا ہم اس سے اپنے آپ کو
مخاطب کر کے پوچھے گا لیکن سستی کے لوگ اپنے سردار عارث کی
دونوں کے ساتھ یہ ہم دونوں میاں بیوی پر حملہ آور ہونا چاہتے ہیں
اور کھلے گی۔

دیکھ پوچھا سستی کا سردار عارث اس کی بڑی دوسرے اکل خانہ میں اس
انے تو اسوں سے دیکھا اس کی بیٹی صاحب تھی جس میں کی ایلا بیٹی جو سب
دو اٹھی ہوئی تھی۔ دوسری بیٹی اسی طرح پہنے ہوئی تھی جیسے وہ
تھی۔ اتنے بگائے کے سے اس کی ماں نے اس کے اوپر سے چادر پٹائی
فلش کر لیں پر اگر گئی اس کی یہ حالت دیکھتے ہوئے خود سردار اس کی بیٹی
ہوئے جب وہیں آئے تو اسوں نے دیکھا کہ اس کی جو دو بیٹی سن تھی اس
مکھوٹا تھا بیٹی سارے جسم سے گوشت صوب نوبج کر کسی نے کھا ہوا تھا اور

اسٹر دیکھ کر انہوں نے بھی تجھ لگا کہ کچھ تک گزشتہ دن سیوک اور لومار کو
ایلا اور انہوں نے بکرا میا نہیں لیا تھا لہذا عارث کی بیٹی کی وہ حالت سیوک

اس پر تہ سیوک اور لومار کو بکرا نہ میا کرنے کی ترتیب تم نے ہی سردار کو
اور دوسری سستیوں کے سر کردہ لوگ تم جانتے ہو کہ ایلا کرنے پر آمادہ نہیں
اور وہ سیوک اور لومار سے خوفزدہ تھے لیکن تم نے ان سب کے سامنے اپنی
ایلا کر کے ہوئے انہیں بکرا میا کرنے پر آمادہ کر لیا۔

عارث اور دوسری سستیوں کے سر کردہ لوگ انہوں کے گروہ کے ساتھ
روانہ ہیں تاکہ تم سے باز پرس نہیں اور تمہیں باہر میں پیش اس لئے کہ
تہ تم سے اس سے حد کیا تھا کہ اگر سیوک لومار نے سستی کے لوگوں پر
لگی ویش کی تو تم اس کی حفاظت اور دفاع کرو گے میں چونکہ ہم ایلا نہ کر
دوسرے ہم سے باز پرس کرنے اور اس کی سزا دینے اس طرف آرہے ہیں

ایلا نے اسے بھ ایلا جب خاموش ہوئی تو پوچھا نے پوچھے لگا یہ ایلا
ہم بھی تھا کہ سیوک اور لومار پر کچھ رکھ لور اگر تم نے کچھ سیں رکھی تو یہ
ایلا فوراً درمیان میں ہوتی تھی کسے لگی ہیں پوچھا ایلا نہیں ہے میں
اور لومار پر چوری پوری نگہ رکھی تھی اس پر پوچھا کی تہ سخت لوجہ میں ہوا اور
اس میں پوچھا نے نگہ رکھی تھی پر سردار کی بیٹی کا حشر کس نے کیا ظاہر ہے
اس سے سوا کوئی کیا سیں کر سکتا۔ اس پر ایلا بولی ہو کہنے لگی میں نے کل
میں کل کے اندر مجھے عطاس سیوک اور لومار کیں گی کھائی ہیں
میں جواب ہونے پہلے لور تھوڑی دیر بعد تک میں نے اس سب کو کل
میں میں رہا ہم کی دوسرے موضوع پر دیکھ آتے سہار دیکھ تھا اس
میں میں میں عطاس سیوک اور لومار کو وہیں دیکھا اور اس میں
سستی نے سردار عارث کی بیٹی کو عطاس پہ کل میں لکھ گیا ہو۔ اس پر
میں میں وہاں سے لگا۔

انہوں نے ان عطاس سیوک اور لومار کو کل میں نہیں دیکھا اور یہ تو ہے
عارث کی بیٹی وہیں لکھ گیا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ سیوک اور
تہ میں داخل ہوئے اور اس کی بیٹی کا یہ حشر کیا اس پر ایلا بولی اور انہوں
میں میں وہاں بھی نہیں آئے۔ وہ ایلا کر کے تو سردار میں اس پر لگا

... کہنے لگا۔

... دونوں میاں بیوی کو میری بیٹی کے ساتھ پیش آنے والے طوٹے کی خبر ہو
... دونوں میاں سے بھاگ گئے ہیں۔ ان دونوں میاں بیوی نے اہلے ساتھ
... سیوک اور لودار کے مقابلے میں وہ ہماری پوری طرح مدد کریں گے
... میں باہم رہے ہیں۔ ان دونوں کی ہلاکی کے نتیجے میں مجھے اپنی ہر دوسری بیٹی

... کے بعد ہستی کا سردار عارث تھوڑی دیر کے لئے رکا ہوا وہ اپنے ساتھ
... لوگوں کو غلبہ کر کے کہے لگا۔ دیکھو میرے ساتھیو۔ عطاس کے گل میں
... اور بوعار کے لئے ہفت وار ہر اہم۔ ہندہ رکھا تھا اسے بند کر کے
... کی تہ۔ میری تم سے اتنا ہے کہ اس دور میں وقت وہ بکرا جو ہمیں گل
... قحطی کے ساتھ ہندہ دیا جائے اس پر سردار عارث کا حکم سن کر کچھ
... جتنی سے بکرا لیکر گل سے باہر ہندہ دیا جائے۔ ان لوگوں کے جانے کے بعد
... اور وہاں جمع ہونے والے لوگوں کو غلبہ کر کے کہنے لگا۔

... ساتھیو میرے عزیزو اب اپنے اپنے گھروں کو چلے جاؤ جن دونوں میاں
... نے آئے تھے وہ ہماری آمد سے پہلے ہی طوٹے کی خبر سن کر بھاگ
... اب میں قیوم کا کوئی متحدہ اور قائمہ نہیں رہ۔ سردار عارث کا یہ حکم سن کر
... اپنے گھروں کو چلے گئے۔

... کے گل کے برسیاں کر کے میوک اور لودار دونوں بیٹھے باہم گفتگو کر
... سے ایک بیوے اور دھرمی کی صورت میں عطاس لودار ہوا ہر ہانکل
... دیکھتے ہی میوک اور لودار دونوں اپنی جگہ پر کھڑے ہو گئے۔ عطاس نے
... لئے کہا اور خود بھی ایک نشست پر بیٹھ گیا۔ میوک اور لودار بھی اس کی
... بیٹھ گئے۔ گل اس کے کہ میوک عطاس کو غلبہ کر کے کچھ پرہیزا۔
... میں چل کی اور ان دونوں کو غلبہ کر کے کہنے لگا۔

... میرے۔ ہستی کے سردار عارث کی جس لڑکی کو تہ خالے میں ہم نے ایک
... میں رکھا ہوا ہے اسے اب ہمیں راکرنا ہو گا۔ اس پر میوک نے چونک
... کیوں آقا۔ اس لڑکی کی وجہ سے کیا ہم پر کوئی مصیبت اور آفتاوت
... عطاس ہوا اور کہنے لگا نہیں۔ ایسی بات نہیں ہے۔ ہستی کے لوگوں نے
... دونوں کو قبرستان سے نکال دیا ہے یا یوں جانو کہ وہ خود ہی لوگوں سے

رکھتی۔ اس پر یوسف سختی سے بولا اور پچھنے لگا۔

اگر یہ مسئلہ بھی نہیں ہے تو عارث کی بیٹی کی وہ بھیاںک حالت میں
پر ایسا امکان ہی ہے کسی کا فائدہ کرتے ہوئے کہنے لگی۔

دیکھ یوسف میرے عجیب سمجھ نہیں آتی کہ یہ مسئلہ کیسے فوراً
میرے خیال میں اس عطاس میوک اور لودار نے کوئی ایسا طریقہ وراثت
نہ میں دیکھ سکی ہوں اور نہ ہی اصلی اور حیوانی آگہ جس کا مشہور کر سکی
پیسے ہی ہوتا ہوگی ہوں کہ یہ عطاس سب پتہ قوتوں کا مالک ہے میرے جیسے
ماثور الفطرت انداز میں عارث کی دونوں بیٹیوں کو گل میں لے گیا ہوا اور
لے آیا کر وہ وہ اور دوسری کا کسی اور رات کر کے پھر عارث کے گھر
گئے۔ اس پر یوسف تڑپ کر بولا اور کہنے لگا نہیں۔ ایسا ہمیں نہیں آیا
کایسے اس پر ایسا ہوئی اور کہنے لگی گلتا ہے کچھ ہم اور کچھ گرفت
ہوتی چار دی ہے۔ یہ جو ہوں سے عارث کی بیٹی کا یہ حشر کیا ہے اس کا
ہماری کمزوری اور عطاس کا غلبہ ظاہر کرتا ہے۔ ہر حال ہم قیوں کو ہلاک
یہ جانے کی کوشش کرنا ہوگی کہ عارث کی بیٹی کی وہ حالت کس طرح اور
کی۔ ایسا شاید سید کچھ ہستی کہ غموش ہوگئی اس سے تو عارث کے
لوگوں کا شور مچا رہا تھا اس پر ایسا غرور سے ہی توازن میں بھریں اور
دیکھ یوسف تم دونوں میاں بیوی اپنی سری قوتوں کو حرکت میں نہ لاؤ
کھڑے ہو اس سے کہ لوگوں کا سمجھنا اس عمارت میں داخل ہو کر
ہے۔ بیٹا کے اس مشورے پر یوسف نے عجیب سے انداز میں کوشش
میں کیرش اپنی جگہ پر اٹھ کھڑی ہوئی۔ دونوں میاں بیوی نے جلدی جلدی
سلاں سمیٹا کر وہ اپنی سری قوتوں اور عزت میں دھن اور جس سرے میں
دو چش ہو گئے تھے۔

یوسف اور کیرش دونوں میاں بیوی کے روپوش ہوئے کے چند ہی
ایک باہم قبرستان کے اندر گورکن کے لئے ہی اوتی اس عمارت میں داخل
اس جہوم کے آگے آئے ہستی کا سردار عارث تھا اس کے چہرے اس
گتہ تھا کہ وہ سب پتہ نصیبی کی حالت میں تھا۔

عمارث میں داخل ہونے کے بعد عارث نے جب دیکھا کہ عمارت میں
ایک ایک کمرے میں گیا۔ جب یوسف اور کیرش اسے کہیں داخل ہوئے۔

نہ ہے۔ لب ہارے دست یہ کہم ہے کہ اسے اس محل سے باہر پہنچانا ہے جس
مرداروہ بنا کر اس تہ خانے میں داخل ہوتے رہے ہیں اس کے ذریعے اسے باہر
محل سے قریب میں لایا جاسکتا اس طرح یہ بات لگی اور پتا ہو چکا کہ اس
محل میں لایا گیا تھا۔ بعد ازاں اسے پاس اس لڑکی کو اس محل سے نکالنے کا ایک
محل ہے۔ سو میرے دونوں عزیز۔ اس محل کا ایک خفیہ راستہ وہ اپنے غلیظ
تہ خانے کی طرف کے کھڑوت کی طرف جاتا ہے تم اس لڑکی کو اٹھا کر میرے پیچھے
میں اس خفیہ راہروں میں قصدی رہنمائی کروں گا۔ سنو راستے میں جا کر کے
میں کے ساتھ کوئی ایسی شخصیت نہ کرنا جس سے تم یہ شک نہ ہو چکا کہ اسے
میں کا تھا۔ لب تم کو اسے اٹھا کر لے دو اور اس تہ خانے سے باہر نکالیں
لو کہ کا حاتم بھی کر سکتا تھا لیکن اس کے باب سے چونکہ مختلف اور کیش کو
آپ کے محل سے نکل چکا ہے تم دونوں باہر دیکھو کہ اس سے محل سے وہاں
میں کے اقدام کے جواب میں میں اس کی بیوی کو جلاں میں لے کر جاتا ہوں
لو کہ اسے باہر نکالیں۔ اس کے ساتھ ہی سیوٹ اور اوعار اس کمرے سے
نکل گئے تھے۔

میں نے بعد میں کہ اور اوعار ہوسٹ۔ وہ دونوں اس لڑکی کو اٹھا کر لے گئے تھے جواب
میں نے آپ کو تولیہ کرانے اور چھڑانے کے لیے ہین بوجھ کر رکھی تھی۔
میں نے سوچا اور اوعار نے آپ کے پیچھے آنے کو کہا۔ پھر وہ ایک طرف چلا گیا
ایک طرف دوسری طرف۔ خفیہ راہروں میں جس میں عطاس سلوب اور اوعار کی
راہ۔ پھر وہ ایک طرف عطاس اس خفیہ راستے پر چلتا رہا۔ میں نے یہ کہ وہ راستہ
میں میں راستہ نہ ہو گیا تھا وہاں عطاس رہ گیا اور سب سے اور اوعار بھی جو
راہ میں ہوئے تھے ایک جگہ سے ہو گئے۔ اس موقع پر عطاس اپنے کسی سری
میں وہ اس کے رد عمل کے طور پر اس کے ہاتھ میں وہ راہروں میں وہ
میں ایک رات دور ہوا جس میں سے ایک شخص جسک کر گزار سکتا تھا اور اس
میں سے یہ شخص سرسری لگی ہوئی بیڑیاں بھی رکھتی رہے وہی شخص عطاس
میں میں ہو سیوٹ اور اوعار لگی اس سے اپنے پیچھے آئے کو کہا سیوٹ اور
میں اس لڑکی کو اٹھا کر اس راستے سے نکل گئے تھے پھر وہ شخص سرسری بیڑیاں
لے گئے

پھر عطاس نے اپنا کوئی محل کیا جس کے جواب میں اس کے سامنے پھر وہاں

ڈرتے ہوئے ہمارے پاس ہی نور اب ہستی کے کچھ دگ بکر کو لیکر جیسے
لے محل میں کر رہے ہیں۔ لب جب کہ لوگوں نے پھر پکا پیش کر کے
کردی ہے تو ہمیں اس لڑکی کو رہا کرنا ہو گا مگر وہ اپنے باپ کے پاس رہیں
دیکھو تھوڑی دیر تک بکر کو لیکر کچھ لوگ یہاں پہنچ جائیں گے اس کی تو
پہلے ہمیں حادث کی لڑکی کو رہا کر دینا چاہیے۔ تم دونوں میرے ساتھ تو اس
عطاس اپنی جگہ سے اٹھ کر ہوا پھر اس دروازے سے دونوں اندر داخل
خانے کی بیڑیاں اڑتے چلے گئے تھے۔ اس کے پیچھے وہاں پھر وہاں ہو گئی
کمرے میں تھے جس میں حادث کی لڑکی غصہ کی صورت میں بیڑیاں نکل
بیڈ میں بچ کر رہا تھا۔ اس کمرے میں کہ عطاس نے اپنے اس لڑکی
نکارا۔ خفیہ راستے سے وہ لڑکی نکلا۔ دیکھو کہ اس موقع پر عطاس سے اپنے
ہوئے سیوٹ اور اوعار کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

اس لڑکی کی آنکھوں پر پتہ نہ اور اس کی پشت پر اس سے دونوں
کر ہوا۔ عطاس کے سامنے پر سیوٹ اور اوعار دونوں حرکت میں آئے
میں اس لڑکی کے دونوں ہاتھ اس کی پشت پر ایڈ رہی سے اس پر ہوا
نے اس کی آنکھوں پر بھی خوب دھڑ سے پتہ نہ اس کی خفیہ عطاس سے باہر
لیا تھا۔

اس کے بعد عطاس سر پر حرکت میں آیا اپنے ہاتھ میں پھر ہوا خفیہ
لیتے ہوئے اس نے صاف میں جہ مایا اور پتے کی طرح ایک با پھر اس سے
اس کے جواب میں اس شخص کی بوت سے برقی کی طرح چنگاریاں نکلنے لگی تھیں
تک لیا۔ میں رہا میں تک کہ اس سے میرے محل ہوئی لڑکی بے چین
رہت لگی اور اس نے دونوں ہاتھوں و تروا لڑنے کی کوشش کرنے لگی تھی
دیکھتے ہوئے عطاس کے چہرے پر محلی دوش کی مستراہت نمودار ہوئی۔ وہ
نصائح اندر تھا ہوا خفیہ پتہ لیا اور اسے باہر کے ساتھ لٹا دیا تھا۔
نے باخبر وہاں بھی باہر سے لٹا دیا پھر وہ اس کمرے سے باہر نکلا۔
میں اس سے اشارے سے اپنے پیچھے آئے کو کہا سیوٹ اور اوعار چپ چاپ
ہو گئے تھے۔ عطاس ان دونوں و تہ خانے کے ایک دوسرے کمرے میں
مدام اور رازہ اراں آواز میں ان دونوں کو طلب کر کے کہے لگا۔

سو میرے دونوں عزیز۔ لب یہ لڑکی پوری طرح اپنی اصلی حالت میں

ایک راست سا نمودار ہوا۔ اس راستے سے بھٹاس باہر نکلا۔ سلیوک اور لوعار بھی اٹھائے ہوئے باہر نکل گئے۔ سلیوک اور لوعار نے دیکھا کہ راستہ میں قدم ہادی کھنڈرات کے درمیان میں نکلا تھا۔ اس راستے سے نکلنے کے بعد بھٹاس نے اشارہ اس لڑکی کو کیجئے کہ کھنڈ جب سلیوک اور لوعار نے ایک چتر کے قریب لڑکی کو اشارے سے انہیں بھٹاس نے اپنے قریب بلایا جب وہ دونوں قریب آئے تو بھٹاس اس لڑکی کو ہمیں چارہ دے دو۔ اب آؤ اس راستے سے ہم آئے ہیں اس راستے سے چلے جائیں کیس ایسا نہ ہو کہ کوئی ہمیں دیکھ لے کہ وہ کھنڈرات میں ہم کسی جگہ سے داخل ہوئے ہیں۔ یہاں اکثر لوگ اور بوڑھے چرانے والے گزریئے پھرتے رہتے ہیں لڑکی کہ دیکھ کر خود اس کے ہاتھ پر کھنڈ دے دیں گے اور آنکھوں کی پٹی ہٹا دیں گے اپنے گھر چل جائے گی۔ اس کے ساتھ میں بھٹاس پھر اس سے جاننے میں داخل ہوا اور اوقات بھی اس کے پیچھے پیچھے داخل ہو گئے تھے۔ پھر بھٹاس نے اپنی سربراہ استعمال کرتا ہوا اٹھ کر تھلے کے دروازے پر گر دیئے تھے۔

قبرستان سے ہستی کے سردار کو دوسرے لوگوں کے چلنے کے قوتوں میں یونٹ لو کیرش دونوں میاں بیوی پھر قبرستان کی پہاڑی جگہ کے کمرے میں نمودار ہوئے۔ دونوں اپنا وہ صوری سداں اٹھائے ہوئے تھے جو چھوٹے وقت انہوں نے کمرے سے اٹھا کر سداں انہوں نے اپنے سامنے رکھ لیا اس موقع پر کیرش بیوی اور یونٹ کو مخاطب کرنے لگی۔ آپ کیا خیال کرتے ہیں ہمیں اب کیا کرنا چاہیے۔ میرے خیال میں اب ہمیں یہاں رہنے نہیں دیں گے ہمیں اپنا اٹھنا بدل لینا چاہیے۔ جواب میں یونٹ نے اس سوال کا جواب دینا ہی چاہتا تھا کہ اسی وقت ایسا کرنے کی طرف اس پر مس دیا کہتے کہتے یونٹ رک گیا اور ایسا کی طرف متوجہ ہو گیا۔ خود کیرش بھی چہرہ پر کوش ہو گئی تھی۔ اس دینے کے بعد ایسا ہوئی اور کہنے لگی۔

سنو پٹل مجھے فور سے سنو۔ بھٹاس سلیوک اور لوعار ہستی کے سردار بن بیٹوں کو اٹھا کر لے گئے تھے وہ کیسے لے کر گئے اس کا مجھے بھی شک اندازہ نہیں انہوں نے ان دونوں کو کھل رکھا یہ بھی میں نہیں جانی تھی۔ میں تمہیں بتا دوں گا۔ بھٹاس کے پاس بے پناہ قوتیں ہیں وہ سکتا ہے اس نے کوئی قوت استعمال کرتے ہوئے ایسا طریقہ کار استعمال کیا ہو جسے میں نہ دیکھ سکی ہوں۔ ہر حال جو اچھی خبر میں تمہاری ہوئی وہ یہ ہے کہ عارث کی بیٹی اس وقت ہادی شر کے کھنڈرات میں پڑی ہوئی ہے۔ دونوں ہاتھ اس کی پشت پر بندھے ہوئے ہیں اور اس کی آنکھوں پر بھی پٹی ہے۔

اتنے میں نے وہاں ڈالا ہے کس راستے سے وہاں پہنچی ہے یہ پتہ نہیں چل سکا۔ ہم اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لائے۔ ہادی شر کے قدم کھنڈرات میں نمودار ہوئے۔ انہوں کی سری کھنڈرات میں پہنچا۔ تھلے وہ اور اسے اس کے باپ کے پاس پہنچا۔ اس طرح مجھے امید ہے کہ اس کا باپ ہم دونوں سے جو تھا ہے وہ کسی قدر راضی ہو گا۔ مگر ہمدردی خلاف کوئی کارروائی نہیں کرے گا۔ ہم میرے ساتھ آؤ۔ میں ہادی کھنڈرات میں اس جگہ تک ہمدردی رہنمائی کرتی ہوں جس جگہ وہ لڑکی پڑی ہوئی ہے۔ اس کے کہنے پر یونٹ اور کیرش فوراً اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لائے اور ایسا کرتے ہوئے تھے۔

یونٹ رہنمائی میں یونٹ اور کیرش ہادی شر کے ان کھنڈرات میں ایک بہت بڑے کمرے میں نمودار ہوئے۔ وہ لڑکی وہاں چتر کی ٹیک ٹیکٹ ٹیکٹ تھی۔ اس کی حالت دیکھتے ہوئے یونٹ کیرش کو بتا دیا تھا۔ عجیب سے انداز میں دونوں میاں بیوی نے ایک ایک طرف رخ کیا۔ یونٹ نے ہادی شر کے کمرے میں کیرش کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ اس لڑکی کی پشت پر بندھے ہوئے اس کے ہاتھ کھنڈرات میں اس کی آنکھوں سے یہ پٹی ہادی شر کے ہاتھ کی پٹی ہے۔ پہلے کیرش نے اس لڑکی کی آنکھوں پر بندھی پٹی ہٹائی پھر اس کے ہاتھ بھی کھول دیئے۔ قوتوں کے دیر تک وہ لڑکی بڑے عجیب سے انداز میں یونٹ اور کیرش کے ساتھ رہی پھر وہ اپنی جگہ پر اٹھ کھڑی ہوئی اور کہنے لگی۔

میں نے دونوں میاں بیوی کی بے حد شکر گزار ہوں کہ تم دونوں میری مدد کو آئے۔ اس وقت اور پچھنے لگا دیکھ میری بس تجھے یہاں تک لے کر آیا کہ میں نے تیرے ہاتھ پشت پر رکھے۔ آنکھوں پر پٹی ہاتھ دی۔ اس پر وہ لڑکی ہنسنے لگی پھر وہ عجیب سے انداز سے کہنے لگی میری کچھ میں کچھ نہیں آتا کہ میں یہاں کیسے آئی۔ ہر حال میں اس کے اٹھ کر میں اسے اس انداز سے یہ کہہ سنی ہوں کہ مجھے کسی تھلے سے اٹھا کر یہاں لایا گیا ہے۔ مجھ سے کیا حکم ہوا گیا ہے یہ میں نہیں جانتی۔ میں اس کو کوئی ایسی بات بتاتی ہوں۔ اس کو جو چیز مجھے یاد ہے وہ یہ کہ میں نے یہاں سا دیکھا اور اپنے بستر سے اٹھ کر مجھے یوں لگا جیسے میں وہاں ہوں اور۔ انہوں نے یہاں بغیر کسی سبب کے ہادی شر کے ہادی ہوں۔ اس کے علاوہ میرے انہوں نے اس میں آئی اس پر یونٹ بولا اور کہنے لگا۔

یونٹ اس جگہ تک میں سمجھا ہوں تجھے فور تیری چھوٹی بہن دونوں کو بھٹاس میں بنے والی طاقت طاقت قوتوں نے اٹھایا تھا۔ پھر تیری چھوٹی بہن کا تو میں قوتوں

ش کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا تھا کہ اس کی بیوی بول پڑی اور دوسرا کہنے لگا۔

یہ سب تم دونوں کی ہے حد شکر گزار اور محسوس ہوں کہ تم نے کم از کم یہ پہچان لیا کہ اسے کل سے لیکر آئے ہو۔ اس پر یوسف بول لڑ کئے لگا دیکھو۔ ہاں جو سری قوت ہے اس نے مجھے خبر دی تھی کہ سردار عارث کی لڑکی صورت میں پڑی ہوئی ہے۔ اس کے ہاتھ پشت پر بندھے ہوئے ہیں اور اسے جانی ہے۔ اس میں اور یہی ہوئی اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لانے کے لیے تیار ہے۔ تمہاری بیٹی کے ہاتھ کھولے اس کی گھبراہٹ سے پنی ہٹائی اور اپنی بیٹی کے ہاتھ سے اس کے ہاتھ پر چبھتے ہیں۔ یہاں پہنچا دیا ہے۔ دیکھو اس نے ہاتھوں میں۔ سردار اشہر اور سہتی کے ویکر۔ ہم دونوں میاں بیوی کے ساتھ ہیں۔ یہاں تک کہ پر خد اچھتا ہے کہ تمہاری بیٹی کے حوصلے میں ہم دونوں کو جانتی ہیں۔ دیکھ میں جاتا ہوں یہ کام عطیاس سلیم اور لوہار کا بیٹی کو اٹھانے کے لیے ختم کرنے میں انہوں نے کوئی یہاں طریقہ کار استعمال نہیں کرتے ہو سکی یہ کام ہماری عظمت کی وجہ سے میں ہوں۔ اگر میں جبر سے اسے روکتا ہوں تو ہم بھی تمہاری بیٹی کو اس کے ہاتھ سے لگنے دیتے۔

اس کی بیٹی کے سرے کا رخ دیکھ اور صدمہ ہے جس وقت سردار عارث اور اس کے ساتھ بیٹی کا اظہار کرتے ہوئے قبرستان کی طرف گئے تھے اس وقت یہی سری قوت نے بتا دیا تھا کہ لوگ ہر جہل اور ہونے کے لئے اس میں اور یہی بیوی روپوش ہو گئے تھے۔ کچھ سردار عارث میں پھر تھکے ہیں کہ اس دونوں سے نہ صرف تمہاری بیٹی کا انتظام ہوں گا بلکہ انہوں نے ظالم کئے ہیں اس سب کا فن قوتوں سے ایک یہ یک دور حلیہ اپنا ہوا گا۔ غصہ وار بکرا صبا کرتے رہو۔ ہم ہم دونوں میاں بیوی کو قبرستان میں رہے۔ اس میں ہم عطیاس کے محل کی سری قوتوں کے خلاف حرکت میں ضرور ہوں صدمہ ہو چکے ہیں اور ہر صورت میں ہم انہیں میاں اور اپنے ساتھ لے گئے ہوتے ہیں۔

اس منگھو کے جواب میں سردار عارث تھوڑی دیر تک گردن جھکا کر کچھ کہہ رہے تھے۔

یہ عجیب سے صورت میں یوسف اور کیرش کی طرف دیکھا پھر بول لڑ کئے

نے خاتمہ کر دیا ہے اور وہ مر چکی ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ میری بہن بچ گئی۔ اس عکشاف پر تھوڑی دیر تک وہ لڑکی ہونٹ کاٹی دی پھر وہ پھوٹ پھوٹ اٹھی۔ کچھ دیر تک وہ اسی طرح روتی رہی یہاں تک کہ کیرش یوسف کے ساتھ بڑھی۔ لڑکی کا اس نے اپنے ساتھ پناہ کر لیں دی اور سمجھا۔ پھر کیرش ہوں، اٹھ میری بہن۔ ہم دونوں میاں بیوی ہمیں تھکے۔ گھر پہنچا دیں۔ کیرش۔ لڑکی اٹھ کھڑی ہوئی اور کہنے لگی۔

ہم دونوں میاں بیوی کا انداز درست ہے مجھے عطیاس کے محل کی قوتیں تھیں۔ کچھ میرے محسوس کیا یہاں محسوس نہیں کہ عطیاس کے محل میں رہتے ہیں۔ مقابلہ کیا جائے اور اس میں یہاں سے بھاگے پر مجبور کیا جائے تاکہ وہ اس حد تک خودمختاری اور آزادی کا مظاہرہ کر سکیں۔ اس پر یوسف چھاتی تھکتے ہوئے۔ میری بہن اب اس وقت ضرور آگے اس وقت تو تیار باپ مجھ سے ناراض ہے۔ یہاں تک کہ اس سے کہہ کر عطیاس کے محل کی قوتوں کے لئے بکرا رو کر دیا تھا۔ اس کی وجہ سے میرے خیال میں وہ قوتیں تھکے ہوئے ہیں۔ یہاں تک کہ تمہاری بہن کو انہوں نے کھانا ڈالا۔ ہر حال چلو پھر۔ ہوں یہ بیوی ہمیں تھکے پاس پہنچاتے ہیں۔ پھر یوسف نے کیرش کی طرف دیکھتے ہوئے کہا کیرش اس اور میرا ہاتھ بکھڑا اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لائیں اور اس بیٹی کو لیکر اس سے پاس چلیں۔

جواب میں کیرش نے فوراً اس لڑکی کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں سے باقیہ اپنا۔ کیرش نے یوسف کے ہاتھ میں دے دیا تھا۔ دونوں میاں بیوی اپنی سری قوتوں کے لئے لڑنے اور قدیم مادی شہر کے کھنڈرات سے وہ جانب ہو گئے تھے۔ دوسرے ہی لمحے میں سردار عارث کے گھر میں نمودار ہوئے۔ یہ صورتحال دیکھتے ہوئے جس عارث کی پریشانی اور ہمت میں حکا تھی وہاں وہ خوش اور مطمئن بھی تھی کہ یوسف اور کیرش میاں بیوی نے ہاتھ بچھلے ہیں اسے اس کے گھر پہنچا دیا تھا۔

یوسف اور کیرش اس لڑکی کے ساتھ جو کسی سہتی کے سردار کے گھر کے محل میں ہوئے ایک گھر سے ہمتی کا سردار عارث اس کی بیوی اور بیٹی اور بیٹی بھانجے۔ اسے اور مادی مادی وہ اس لڑکی سے لپٹ کر روئے گئے تھے۔ جواب میں وہ لڑکی بھی پھوٹ کر اور دھڑکیں مار مار کر روئے گئی تھی اس لئے کہ اسے یوسف اور کیرش تھا کہ اس کی بہن مر چکی ہے۔ تھوڑی دیر تک یہاں ہی رہا سہی کا سردار عجیب۔

ان کے قدیم کھنڈرات کی طرف جائیں گے اور وہیں ہر چیز کا بخور جاتا ہے اور پھر
ان کے کہیں ان تینوں نے وہاں بھی اپنا کوئی کھنڈ تو نہیں مارا کہ یونان کے اس
کے کثیر غلغلی ہو گئی تھی۔ پھر وہ آہستہ آہستہ اپنے قیام گھر میں چلے گئے



ان کے شیشہ فیروز کے مرنے کے بعد اس کا بھائی بلاش ایران کا شیشہ بنا تھا۔ آہستہ
آہستہ بلاش کو آرمینیا کا شیشہ پیش ہوا اور اس طرح کہ سابق شیشہ فیروز کے زمانے
کا حکمران ملوک آرمینیا کے محلے میں مارا گیا تھا لیکن ارمی فوجوں کا سالار
نکل کر رہا۔

اس شیشہ ایران فیروز کی موت کے بعد صورت حال مختلف ہو گئی اور وہاں نے
لقدار قائم کر دیا۔ وہاں نے نئے پادشاہ بلاش سے استدعا کی کہ آرمینیا کے
لوگوں کو اس میں آکر رہا جائے اور ان کے ساتھ رواداری برتی جائے۔

ایران بلاش شروع شروع میں تو رضامند تھا لیکن اسی عرصے میں ایک ایسا
بادشاہ بلاش سے وہاں کی ہر بات کو تسلیم کر دیا۔

پھر وہیں پیش آیا کہ سابق شیشہ ایران فیروز کے بیٹے قبو نے تخت و تاج حاصل
کئے۔ نئے شیشہ بلاش کے خلاف بغاوت اور شورش برپا کر دی۔ اس سے ایران
میں شورش ہو گئی۔ وہاں نے بڑی دانشمندی سے کام لیا اپنا چاروں لنگر لنگر وہ قبو کے
پیش کی مدد کو پہنچا دیا۔ یہاں اور کئی فوجوں سے مل کر قبو کی فوجوں کو پھل
و محاکم کر سفید بنوں کے پہلے پناہ گزین ہو گیا۔

ان سے اصل مندی کی وجہ سے وہاں کی صلاح تصور کر دی اور جیسا کہ مذہب کی
ادامات کے بعد آرمینیا اور گرجستان دونوں صوبوں کو داخلی خود مختاری حاصل
کرائی اور وہاں کے امراء اور عوام مطمئن ہو گئے تھے۔

شیشہ بلاش پھر ایک پختہ قوی تھا اور وہاں کی لڑائی اور سوار کے لئے دشمن
ان سے حشمت کا پتا ہے کہ جب کسی کسین کی تختی ہوتی تو کھان سے

دیکھ کر یونان میں جاتا ہوں تم دونوں میں بھی ہم لوگوں کے بارے
میں اور وہاں ہو۔ میں یہ بھی جانتا ہوں کہ نطاسی سلیوک اور لومبار ہے پھر
کے مالک ہیں اور انہوں نے ایسا ہی کچھ سری قوتیں استعمال کرتے ہوئے
ہونے دی اور میری بیٹی انہوں نے خاتمہ کر دیا۔ ہر حال تم دونوں میں بھی یہ
گھر اور شہر نہیں ہے۔ میری بیٹی خواہش ہے کہ تم ہمیں اندر سے پاس ہی رہو۔
طرح قبرستان کی قدرت میں قیام نہ کرو اور کن کی حیثیت سے وہیں رہو جس طرح
رہے ہو۔ کوئی تم سے باز نہیں ہو اور گھر نہیں کرے گا میں بہت سی کے ساتھ
دوسری بہت سی کے سرکہ لوگوں کو سمجھاؤں گا وہ تمہارے ساتھ بیٹے جیسا ہی
کے۔ میں تم دونوں کا شکر گزار ہوں کہ تم اور تم میری ایک بیٹی کو زندہ رہا
ہو پھلنے میں تو کامیاب ہو گئے۔

جواب میں یونان بھی شکر گزار انہوں سے حادث کی طرف دیکھتے ہوئے
سردار حادث میں اور میری بیٹی کثیرش تم سب کا شکر ادا کرتے ہیں کہ تم ہم
پر نہیں کر رہے۔ ہم تمہارا اس بیٹا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں کہ تم نے ہم
بیٹی کو قبرستان کی طاقت میں گور کن کی حیثیت سے رہنے کی اجازت دے دی۔
حادث اگر تم ہمیں وہاں رہنے کی اجازت نہ بھی دیتے تب بھی ہم نطاسی کے محل
پاس وادی شہر کے کھنڈرات میں اپنا قیام کر لیتے تم جانتے ہو کہ آرمینیا
لومبار ہے پناہ قوتوں کے مالک ہیں تو ان کے مقابلے میں ہم بھی وہی طاقت
مالک ہیں اور ان قوتوں کو استعمال کرتے ہوئے ہم ایک۔ ایک رادوں قوتوں
ضربہ کریں گے۔ اب تم ہمیں اجازت دو کہ ہم وہاں قبرستان کی طاقت میں
کریں۔ اس پر حادث کی بیٹی بولی اور کہنے لگی بیٹے جنہو کہتا تھا کہ جتو۔ اس
اور لینے لگی دیکھ کر وہاں اور محترم ہیں۔ ہم دونوں یہاں ہی قبرستان جاتے ہیں
اپنے کھانے کا انتظام کریں گے اس کے ساتھ ہی کثیرش نے یونان کو مخصوص
دونوں یہاں بھی حادث کے پہلے سے نکل گئے تھے۔

قبرستان کی طرف جاتے ہوئے اچانک کثیرش کو کچھ خیال آیا وہ یونان
کے کسے لگی یونان میرے حبیب یہ جو سردار حادث کی لڑائی داری شہر کے
پہلی گئی ہے تو اس سے مجھے شک گذر رہا ہے کہ نطاسی سلیوک اور لومبار کا داری
کھنڈرات سے بھی کچھ تعلق ہے۔ اس پر یونان بولا اور کہنے لگا دیکھ کثیرش تو کچھ
مجھے بھی شک ہوتا ہے۔ ہر حال اس وقت تو اپنی قیام گھر کی طرف جاتے ہیں

نبرد کو مزاح کہ اس نے کسان کی مدد کی تھی۔ جس میں مصنفین بھی
حکم اور شرافت کی تعریف کرتے ہیں جس ساری خوبیوں کے بدحواسیہ بدشہ نے
وہود سلطنت کے وقار کو دوبارہ بحال کر سکا۔ اس کی وجہ سے امراء میں اس سے
اطمینان بڑھتی گئی یہاں تک کہ بلاش حارثی سلطنت نے مایہ ناز امراء اس سے
مجھے تھے لہذا اسے قتل سے آزاد کر اسے آزاد کر کے اس کا خاتمہ کر دیا۔

ایرانی شہنشاہ بلاش کے مرنے کے بعد سابق شہنشاہ میں پیدا ہوا تھا۔ اس کا
بلاش کے زمانے میں اسی قتلے ایک بار حکومت اور سرکاری کی غمی نہیں بلاش
پکھن دیا اور یہ بھاگ کر سفید خوں کے یہاں پناہ لینے چلا گیا تھا۔

جب بلاش کے ہاتھوں شکست کھانے کے بعد نو سفید خوں کے خاکی خوش
یہاں پناہ لینے کے لئے روانہ ہوا تو اس کے ساتھ اس کے بعض امراء بھی تھے۔
کے چٹا خوش نواز کی طرف جاتے ہوئے راستے میں قتلے میٹھور کے قید خانہ
میں قیام کیا۔

دشمن کی ایک بیٹی تھی جو انسانی حوصلہ اور پرجہ عمل تھی۔ قتلے کا دل اس
کی۔ آخر دشمن نے اپنی بیٹی قتلے کی رویت میں اپنی بیٹی دھتکار دی تھی۔ آخر امراء
شہنشاہ نو شیرداں غلام کی ماں بنی۔ قتلے نے چند دن بعد اپنی ماں کی بیوی کے پاس
میں قیام کیا۔ وہاں سے روانہ ہوا۔ رواجی کے وقت یہاں کے طور پر اس نے اپنے
ایک انگلیزی دی جس میں ایک باغی تھا جو رات کے وقت بھی چمکا تھا۔ حالات
کے لئے اس وقت بدنام تھے۔ لہذا اس نے اپنی بیوی کو اس کے باپ کے پاس بھیج
پھوڑا اور خود قتلے اپنے سرداروں کے ساتھ اس قبائل کے خاکی خوش نواز کے پاس
گیا تھا۔

قتلے جب اس قبائل کے بدشہ خوش نواز کے یہاں پہنچا تو خوش نواز نے
یہاں پناہ دی اور خاطر قانع میں کوئی فرق نہ آنے دیا۔ اسے دیکھتے ہی وہ
نواز کے حرم میں سابق شہنشاہ میوڑی بیٹی اور قتلے کی بیٹی تھی۔ جو خوش نواز کے قتلے
آمد رتی رہی لیکن دفعہ الوقعی کرتے کرتے خوش نواز نے میں سال گزار دیئے
نواز کو یہ خیال آیا کہ حکومت امراء نے مصلحتاً صلیح میں یہ شرہ بھی قبول کی تھی
سلطان رقم بطور خراج لہو کی جانے لگی لیکن حسب وعدہ اسے وہ رقم لوٹانے کی گئی
لئے قتلے کو آل کار بنا کر خوش نواز نے امراء کے خلاف لشکر کشی کرنے کا فیصلہ کر لیا
چنانچہ خوش نواز نے قتلے کو ایک بہت بڑا لشکر مہیا کیا اور قتلے کو مشورہ دیا کہ وہ

اس کا نزع و تحت چھین لے۔ قتلے نے لشکر کشی کی ابتداء کی تو اس وقت
بقا تھا اور جسے کی ضرورت ہی پیش نہ آئی۔ آخر امراء نے انہیں میں صلاح و
بعد قتلے کو امراء کا شہنشاہ تسلیم کر لیا۔

نہ شہنشاہ بنا اس وقت امراء ایک سردار جس کا نام سوفرا تھا وہ حکومت
پانچ طرح طلب تھا کوئی بھی حکم اس کی مرضی اور رسامندی کے بغیر نہ ہوتا
اس کی عزت اور وقار ایک شہنشاہ کی عزت اور وقار کی طرح تھا۔ وہ دلی میں حکم سوفرا سے مشورہ کر
تا تھا یہاں تک کہ اس کا چاہا لنگر سوفرا کے ساتھ تھا اس
وقت اسے اور زیادہ جتن کر دیا اور وہ اس کی صورت اسے طاقتور اور بہادر
تھا۔

سوفرا کا خاتمہ کرنے کے لئے سازش کی اور اس طرح کہ اس نے سوفرا کو
انتہائی سے دور رکھنے کے لئے اسے شیراز کی حکومت سپرد دی۔ اور
اس سے سوفرا پر طعنہ طرح کی تھمتیں میں لگا کر اس کے ہاں بھرتے۔ قویوں
حالت تیار رکھتا تھا چنانچہ اس نے سوفرا کے باوجود شہر شدہ پور میں اس کو
مروں سوفرا سے قدیم اور دیرینہ رقیبت رکھتا تھا۔ اس رقیبت سے قتلے نے
شش کی اور اس نے شلو پر مہوں کو رے شہر سے پہنچنے مرکزی شہر میں

اس وقت اس نے یہاں پہنچا تو قتلے نے اسے حکم دیا کہ وہ شیراز جاتے اور سوفرا کو
اس کے پاس حاضر ہو چنانچہ شہر پور میں شیراز گیا تو سوفرا کو ساتھ لیکر
اسے پہنچتے ہی قتلے نے اسے یہ کر کے قتلے میں ڈالی اور اس کی قلم
اس پر مرنے یہ کہ انتہا پر دلوں نے اس خیال سے کہ کبھی سوفرا کی خطا
اس کا منصب اسے دوبارہ مل گیا تو وہ ضرور اس کے خلاف کام کرے گا لہذا
اس نے سوفرا کے خلاف قتلے کو بھڑکا کر اسے دلوں میں ڈال دیا تھا وہ لشکر
کی اہمیت سمجھتا تھا تو اس کی جہ نہیں۔ لہذا انہوں نے بدشہ کو سوفرا کے
خلاف بھڑکایا۔ آخر اس سے سوفرا قتل کر دیا۔

حکومت میں دوسرا واقعہ ضرور قابل غور ہے۔ قتلے کا آثار سلطنت میں خور
اور پناہ تھا۔ خور قبائل تورانی اور آلتائی نسل سے تعلق رکھتے تھے۔
اس سے لیکر قتلے حدود تک پھیلے ہوئے تھے۔

نی خور اور صحرا اور تھے اور ہمسایہ ممالک میں تحت و تدابیر کرنا ان

میں امیر کے اقتدار سے خائف تھا اس کی وجہ سے اس نے اپنے سردار سوزا کو
 ہوا دیا تھا۔ ہر حال قبلہ نے مڑی مذہب قبول کر کے اس کے اصولوں پر عمل
 کی تہذیب کی حالت حاصل ہو جانے کے بعد مڑی مذہب کو کچھ عرصے کے لئے خوب

پہ ایک امیر سوزا کو اگرچہ شروع ہی میں قتل کر دیا تھا۔ سوزا کو اقتدار
 سے قوت خائف تھا لیکن اس سوزا کی وجہ سے ایران میں اکثر فتنے پیدا ہو رہے
 تھے۔ خائف کی جرات نہیں کرتے تھے۔ جو فیہ قتل ہوا بلوشتہ کے کئی دشمن
 تھے۔ قبلہ نے مڑی مذہب قبول کر لیا تو یہ مخالف امراء بہت زیادہ براہم ہوئے
 ایک لمحہ کا مذہب قبول کر لیا ہے اور ملین حکومت میں طرح طرح کی بدعتیں
 انہوں نے ایک انتہائی قدم اٹھایا اور اسے قتل و کتلہ سے آزاد کر اس
 سب کو انتہائی شہر کر دیا۔ شروع شروع میں لوگوں کو قبلہ پر اتنا شدید غصہ تھا
 کہ اسے معبود کرتے تھے۔ ہر حال اس کو قتل تو نہ پایا لیکن قلعہ فراموشی

میں مل گیا تھا۔ فراموشی میں محبوس رہا لیکن آخر وہ وہاں سے نکلنے میں
 کامیاب ہو کر فرار کے حلقہ کی قیادت میں مشہور ہیں ایک روایت یہ ہے کہ قبلہ کی
 قتل میں اس سے ملے آئی۔ قلعہ کا کوہ قتل اس پر فریفتہ ہو گیا اور وہ کوہ قتل کو
 قتل کو دہانہ سے نکالنے میں کامیاب ہو گئی۔

روایت یہ ہے کہ تلاش بھی ایک شخص قبلہ کا سہارا تھا اس نے کسی
 ایک سے نکالا۔ ہر حال کوئی بھی ہو قبلہ وہاں سے چل کر بہن قبائل کے
 قتل کے بار کے پہلے پہنچا جس کے حرم میں اس کی بس اور اس کے بہن

سے جاننے لے قبلہ کا ہر پناہ خیر مقدم کیا اور اس کی شادی اپنی بیٹی سے کر
 دی۔ اس قبائل کے بلوشتہ خوش نواز نے قبلہ کو مدد کے لئے فوج دی۔ قبلہ نے
 اس اپنا تخت و کتلہ دوبارہ حاصل کرنے میں کامیاب ہو گیا تو فرار ہوا کیا
 بلوشتہ و خوش نواز نے انہیں ہزار کا ٹکڑا مہیا کیا جسے لیکر اس نے ایران کا

ایران قبلا پہنچا۔ مہاسب جسے ایرانی امراء نے بلوشتہ بنادیا تھا وہ اگرچہ مل و
 دولت حاصل کر چکا تھا لیکن امراء کی کوئی محبت اس کی مافی نہ تھی۔ اس

محبوب مظلوم تھا۔ اس قبائل کا سردار ترخان کہلاتا تھا۔ شروع میں اس کا صدر
 تھا بعد میں اس نے اپنا صدر مقام اقل کو منتقل کیا۔

اس قبائل سے لوٹ مار سے ایرانی تاریخ پر گہرا اثر پڑا۔ اس کی وجہ سے
 کو بھیڑ خور کہنے لگے۔ خور قبائل نے کنگاریہ سے ہوتے ہوئے ولوی کور میں
 دور تک ایرانی شہروں اور قصبوں کو انہوں نے لوٹا۔ آخر ایران کے شہنشاہ قہ
 صاف لشکر کشی کر کے سرکلی کی خور قبائل کی پیش قدمی کو روکا گیا اور انہیں
 سے نکالنے میں قبلہ کامیاب ہو گیا۔

ایران کے شہنشاہ قہ کے دور کا تیسرا اہم واقعہ یہ ہے کہ اس کے دور
 مڑک کا ظہور ہوا۔ اس مڑک نے ایران میں نیا مذہب پیش کیا۔ جسے اشکانی
 صورت کہا جاسکتا ہے۔ اس نے پہلی ہوئیادی سے قبلہ کو اپنا گرویدہ بنا لیا
 اسے کیسے حاصل ہوا تاریخ میں کچھ زیادہ تفصیل نہیں ملتی۔

تاہم جب مڑک سے پہلی بار اپنا عقیدہ اقتدار پیدا کر لیا تو کچھ قلعہ سہیل
 میں روکنا ہوا اس قلعہ سے مراد اس قدر بریجن ہونے کہ جس کی کوئی منزل نہ
 اور متعدد غریبوں کا شکار ہو گئے۔ اس موقع مڑک شہنشاہ کے سپہر میں مارا۔
 اسے بلوشتہ میں اعزاز چاہتا ہوں کہ ایک انتہائی قوی مصلحت کے حصول
 کر۔ قبلہ سے جس مل کی اعزاز دے دی تو مڑک نے کہا۔

اسے بلوشتہ اگر کسی شخص کے پاس تریاق ہو اور وہ ایسے شخص کو
 نے کتا ہو جس کی موت یقینی ہو تو تریاق رکھنے والے کی کیا ضرورت ہے۔
 بلوشتہ ہوا اور کہنے لگا جسے شخص کی سزا موت ہے۔ قبلہ نے ہم
 اگر کوئی کسی کو قہ کر لے اور اسے خزانہ دے اور بھوکا مار دے تو اس
 کا ہے۔ قبلہ نے پھر جواب دیا وہ واجب القتل ہے۔

مڑک نے اسی قسم کی باتوں سے قبلہ کو یہ فرماں جاری کرنے کی
 شخص خد و خیر کرے گا اور محکموں کو نہ اسے گا اسے سزائے موت دے دی
 بعد اس نے مراد کو اسکا کہ امراء کے پاس جس قدر قلعہ جمع ہے لوٹ میں
 مڑک کے اس حکم پر کہ امراء کا قلعہ لوٹ میں قبلہ سے بھی کوئی
 لئے کہ مڑک کا رنگ قبلہ پر ابھی طرح چڑھا تھا اور قبلہ پر یہ بات
 مٹی تھی کہ ایران کے معاشرتی نظام میں دولت کی تقسیم غیر مساوی ہے
 زیادہ تر امراء کے ہاتھ میں ہے۔

لئے اس نے اسی میں مصالحت دیکھی کہ رصاصہ مدی سے تخت و تاج سے دست
چنانچہ اس نے اپنی خوشی سے دوبارہ قہر کو تخت نشیں ہوئے میں مدوی
دوبارہ تخت نشیں ہونے کے بعد قہر یہ محسوس کرنے لگا کہ غلام اور امرا
کے خلاف اس وجہ سے تھا کہ اس نے سرحدی علاقہ قبل کرنے سے اس نے
عسکری سے کام لیکر ظاہری طور پر غزلی مذہب کی حمایت سے ہاتھ انداز کر
دل سے مذہبی ہی کا طردار تھا۔ قہر کے سردار لشکر سے اسے چونکہ قلعہ دار
میں مدوی قہر لے لے اسے ایرانی افواج کا پناہ اور درجہ جنگ بنا
دوبارہ تخت نشیں ہونے کے بعد قہر نے اپنی حکومت کو مضبوط اور مستحکم
کچھ قبل لے لے مصلحت کر دی جسے قبل سے بڑی قوت کے ساتھ فرو کر دیا
لے عرب قبائل کے حملوں کا سدباب کیا جو وقتاً فوقتاً ایرانی سرحدوں پر
تھے چار خرچ عرب قہر کے حریف بن گئے۔

اس قبل کے ہندو خوش و مر سے جو قہر کی مدد کی تھی اس کے لیے
خوش و مر کو قدر رقوم دینے کا وعدہ کیا تھا نہیں۔ قہر دوبارہ تخت نشیں
دیکھا کہ غزلی خلی قہر افواج کے پاس رقوم تھی نہ وہ وعدے کے مدد
دے سکے اس موقع پر رقوم اس کو دے دی۔ راجا جی میں اس کے
مذہب شیشہ تھیوڈس کے مابین ہے ہو قہر۔

اس معاہدے کی ایک شرط یہ تھی کہ ایرانی حکومت بن قہر کی مدد
کے لیے دکن میں ایک مستحکم فوج مقرر کی جس کے غرض دکن میں
کو اگر اقتدار بنی اور دے کی اس سبب میں چونکہ دکن حکومت نے اپنی مدد
کوئی رقم اور کی تھی لہذا قہر نے بعد از اس کہ جس قدر اس نے
دوسروں کی طرف بنتے ہیں وہ دوسروں کے اس مقصد سے لے اس
کرنے کے لیے یہ کچھ سیر دکن اور حکومت تھیوڈس کی طرف دور
دوسری طرف دکن شیشہ نے قہر اور اس طور پر کہ یہاں
مجلس امپریس دکن کا شیشہ نے اسی امپریس کے دور حکومت میں
تسلیب پینے تو امپریس کی خدمت میں حاضر ہوئے اور رقم کا مطالبہ کیا
دکن شیشہ امپریس سے یہ سہارا کہ یہ رقم ادا کی جائے تو اس
قبائل کو وقت رقم ادا کر کے گا جس کی وجہ سے اس کے تعلقات میں
حاصل کے اور بن قہر اس پر چھ دوازیں کے اور یہ ایرانی پر حملہ

۔ ایسٹ انڈیا کمپنی کے اس طرح دوسروں کے مقابلے میں ایرانی کردار ہو جائے گا اور
دوسروں سے جنگ کرنے کی کوشش نہیں کرے گا۔ اس بنا پر دکن شیشہ
۔ رقم دینے سے پہلے ہی کی اور یہ کھلا بھیکہ کہ صلح کے دوران حکومت ایران
اس رقم کا مطالبہ نہیں کیا۔ قہر اب اس رقم کی مانگی کا سال پیدائشیں ہو کہ قہر
اب سے تخت پر فروخت ہوا اور دوسروں کے خلاف جنگ کرنے کا اعلان کر دیا۔

۔ قہر یوں قہر دوسروں پر حملہ آور ہونے میں بڑی تیزی اور تندی کا مظاہرہ کیا
دوسروں کو جنگ تیار کرنے کی باطل مصلحت نہ دی اور اچانک اس نے اپنی فوج
۔ اس جے میں لا کر کھڑی کیں اور دکن سے قلعہ میں قہار مصلحتی اور بیباک
قہر اس نے کامیاب کر لیا چونکہ انوں میں اس سے اس شر کو محسوس کر لیا۔ پھر اس
قہر اس گیا جس کا معجزہ ہم دیکھ کر ہے۔ یہ قہر دکن میں چار مکر ہے جسے دکن
شیشہ پر اس سے فتح یا قہر یہ قہر اگرچہ سبب انتقام تھا لیکن قہر نے چار بار
کی دینے اور یہ قہر فتح کر پا تھا۔

۔ قہر نے بعد ایرانی لشکر کا رول راست دکنوں سے سامنا ہوا۔ دوسروں لشکروں
۔ دکن جنگ ہوئی دکن صبح سے شیشہ تک دکن اور ایرانی ایک دوسرے کو
۔ دکن پہلے دکن سبب اس جنگ میں دکنوں کو شیشہ حلق اور دکن نقصان
۔ دکن دینے۔ قہر میں اسوں نے دکنوں کے ساتھ مصالحت کی ہی کھنگو
۔ قہر اپنی بددی گئی۔

۔ قہر موقع پر ایرانی شیشہ قہر شیشہ پیش رہا اس سے کہ وہ دکنوں کے
۔ اس پہ کو طرہ حیل یا دکن میں اس وقت اس قہر نے خراسان کے
۔ قہر دکن شروع کر دی اور قہر مجبور ہو گیا اور صلح کی طرہ و شیشہ کو اور
۔ قہر قہر کی سرکوبی کے لیے خراسان کی طرف رخ کیا۔

۔ قہر شیشہ قہر نے میدان جنگ کو چھڑای تھا کہ دوسروں نے موقع سے فائدہ
۔ دیکھتے ہیں دکن اور دکن اور دکن دکنوں کا انہوں نے کامیاب کر لیا
۔ قہر میں اس کے شیشہ قہر نے اپنی پہلی قیصر دکن کے پاس بھیکہ کہ اس شرط پر
۔ دکن کے درمیان معاہدہ صلح طے ہو گیا جس کی رو سے دکنوں نے ایک ہزار پونے
۔ دکن کے حوالے کر کے آہ و بچہ اپنے ملک میں لے لیا یہ صلح سات سال
۔ قہر اس نے یہ معاہدہ مدت سال کے نام سے موسوم ہوا۔
۔ قہر اس کا شیشہ قہر دکنوں کے ساتھ جنگ میں مصروف تھا۔ بن قہر کے

پر حملہ آور ہوا اور گرگین کو اس نے بدترین شکست دی اور گرگین اپنی جہل چا
دپوش ہو گیا۔

دوسری طرف رومن شہنشاہ انتھانیس کے خلاف اس کے ایک جرنیل
جاکوت کر دی تھی یہ وہیں بڑا شہر مند سلار تھا اور یہ پلہ قدر ہار تھا۔ یہ
کے کنارے جس قدر رومن لشکر تھے اس کا یہ سلار تھا۔ یہ اپنے مارے
تسلیم کی طرف بڑھا اور سنا یہ کیا کہ وہ تسلیم میں رومنوں کا تسلیم ہو گیا
کر دینا چاہتا ہے۔ دریائے ڈینیوب سے تسلیم کی طرف آتے ہوئے وہ اپنے
اس قتل کی ایک بہت بڑی تعداد بھی لے آیا یہ مداری بن تھے جو بھاری
دھانی کے ساتھ ان کے۔ اتنے حقائق تھے اس بھاری ہتھیار و امید تھی
نے اپنی حکومت کے خلاف حرکت کی تو جنگوں کا سلسلہ شروع ہوا تو اس جنگ
بوت دار کرنے کا عیب واقع ہے مگر اس اسی حرم و ہوس میں وہ دھانی کے مار
تھے

اپنے لشکر کو نیکر دھانی تسلیم کی طرف بڑھا اور مند سلاروں سے
تسلیم کے قہر ہی لینے لشکر کے ساتھ وہ خود دن چڑ گیا۔ دھانی کے
قریب اپنے لشکر سے ساتھ خیر نہ ہو۔ یہ بڑے سلاروں اور جرنیلوں
بہشت چھا گئی۔ بڑے بڑے سلار غیہ غیہ اس۔ ہر دھانم کو لے گئے
سلاروں سے دھانی سے دھاتی کا ہار ویش کر دیا وہ شہنشاہ روم انتھانیس کو
اپنی دروغ شہنشاہی کے لیے کہ میں خدمت سے تعدد کر گیا۔ انتھانیس
سب کو بیکدوش کر دیا اور سب کو اس نے زمین اور جبل میں ڈال دو اور
مکہ مقرر کر دیا۔ جبل میں ڈالے جانے والے حملہ آوروں میں ایک حملہ
بہا کا۔ میں بھی تھے۔ یہی دونوں اشخاص انتھانیس کے بعد یہ جد و جہد رہا۔

ہے۔

میں اور ان دونوں ماموں بھا جانے میں دریا سے لے کر بہت
ساتھ ہوا۔ ہر فاعلم صدر ہونے ہی والا تھا۔ رومنوں کے ایک بڑے
جہل تھا۔ یہ کیا کہ اس کا پارتے تھے۔ اس کا ساتھی اس کا
خارش پر اس دونوں رومنوں سے کیا تسلیم رومنوں سے پہلے سے
انتھانیس سے ملاتا تھا سلار مقرر کیا کہ بلکہ اس لشکر کا یہ سپہ سالار بھی بلایا
دھانی کی جاکوت کو فرو کرنا تھا۔

یہ اپنی بہادری اور دلیری کے ساتھ اپنے بھائی مٹھی کی مدد سے دھانی کا
یہ اس نے بھیرہ خاسلوس کے کنارے دھانی کو بدترین شکست دی اس طرف
یہ اس کے روئے ڈینیوب کے اس پار بھاگ گیا جس تسلیم میں انتھانیس
یہ اس علاقہ فرو ہو گئی۔ تاہم مددی ہی رومن شہنشاہ انتھانیس فوت ہو گیا
کہ رومن لشکر کا سپہ سالار جس رومنوں کا شہنشاہ تھا۔

شہنشاہ اس نے قتل نہیں ہوتے ہی ایرانیوں کے خلاف جارحانہ پالیسی اختیار
رومن سے ایرانیوں کے خلاف اس قاتل کے خاقان سے معاہدہ دوستی کر دیا
یہ اس کے حکمران کو بھی اس نے اپنے ساتھ لے گیا تھا۔ سب کو ساتھ لاکر ایران
پر اور اپنے لئے مفاد حاصل کرے۔

یہ قاتل بھی رومن شہنشاہ کے اس گھوڑے سے پڑا تھا لہذا قہار سے رومنوں
ہوئے میں پل کی اور بیسیاویں کے ملک مگر جسوں کو مسخر کرنے کے بعد وہ
طرف بڑھا اور بڑی تیزی سے اس نے وہاں اپنی فوجیں اتاریں۔

یہ اس میں رومن حکومت ایرانی قریب پہ حملہ آور ہوئی لیکن شکست نصیبی
یہ دھانی تھریز میں بھی ایرانیوں کے مقابلہ میں رومنوں کو بدترین شکست ہوئی
ان جنگوں میں ایک سال گزر گیا۔

یہ اس سال دیوں میں سے کسی حکومت نے جارحانہ کارروائی نہ کی۔ اس ملک کہ
یہ اس حرمی پہ شور رومن جرنیل کی ساریوں سے ایران حملہ آور ہونے
یہ اس سال اور بھی اس میں ایرانیوں نے خلاف صف آرا ہوا لیکن اس
اس کی قسمت میں قسمت تھی رومنوں کی ہر پار شکست سے راس شہنشاہ
یہ اس ہوا کہ وہ مگر کیا اور اس کی جگہ اس کے بھائی سے رومنوں نے اپنا



یہ اس کے تری دونوں ماموں کو ایک را دریائے خاور کے کرے قدم درن شہ
ت میں داخل ہوئے۔ یہ ماری شہر اپنے دور عہد میں عربوں اور
یہ اس کی شہر ہوا تھا۔ جب وہ دریا کے کنارے ماری شہ کے عہد اب میں
یہ اسوں سے دیکھا کہ کنذرات میں بھی بہت سی عمارتیں اپنی تھیں جس کی
توں دینے کے دینے صحیح حالت میں کھڑے تھے۔ کچھ عمارتوں کے بچے کھجے

حصوں کی پیش بھی نہیں کی جارہی جو بڑی بڑی چٹانوں اور بڑے بڑے ستون
 درجے بٹلی گئیں تھیں وہ بھی خاصی اچھی حالت میں کنڈرات میں دیکھی جاسکتی تھیں
 پورٹ اور کیرش تھوڑی دیر تک داری کے کنڈرات میں گھومتے رہے یہاں تک
 اس جگہ آں رکے جہاں مادی شہ کے ششماہوں کے محل کے سامنے آرمیوں -
 نصب تھے وہ دیوئی دیوتا بڑی بڑی چٹانوں اور چٹانوں کو تراش کر بنائے گئے تھے
 بڑے دیوتا کے سامنے پورٹ رک گیا اور بڑے غور سے اس دیوتا کو دیکھنے لگا اس
 ہاں اور پورٹ کو غائب کر کے پوچھنے لگی

یہ اس کا جسم ہے آپ اتنے غور و رشتاک سے دیکھ رہے ہیں اس پر
 اور کہنے لگا۔

یہ آرمی قوم کی سب سے بڑی بڑی اتار غائب کا جسم ہے اور اس پر شہ
 آرمی یہاں طرانی کرتے تھے تو اس دیوئی کی قدر و قیمت اور بڑی عزت لگتی تھی
 پورٹ کے یہ الفاظ سن کر کیرش پہلے سے بھی زیادہ انشاک کے ساتھ اس دیوئی کے
 طرف دیکھنے لگی تھی

اس نے دیکھا دیوئی کا جسم سرخ رنگ کے قیمتی پتھر سے بنایا تھا اور یہ چہرہ
 دیکھنے والے کو تنک سرور جیسا لگتا تھا دیوئی کے چہرے میں ایک شہ کا جسم لگتا تھا
 دیوئی کے ساتھ شیر تھا دیوئی کی طاقت اور قوت کو ظاہر کیا تھا تھوڑی
 سیال دیوئی درختوں کی لکڑی کے لکڑی کے پتھر سے بنایا تھا اور
 قریب ایک بت اور جسے تو دیکھنے لگا۔

یاد رہے اور جسم جس کے سامنے وہ دیوئی کھڑے ہوئے تھے ایک
 پتھر پر حالت قیام دکھائی دیتا تھا اس جسم اور بت کے ایک ہاتھ میں سر
 دوسرے ہاتھ میں شمشیر تھا۔ تھوڑی دیر تک اس بت کو بڑے غور سے دیکھنے لگا
 پھر وہی اور پورٹ کو غائب کر کے پوچھنے لگی۔

پورٹ یہ نہیں کا جسم سے جس کے سامنے ہم ان وقت عزت میں اس پر
 اور اسے لگا۔

یہ بت جس کے سامنے ہم کھڑے ہیں یہ امریوں کے سب سے بڑے دیوتا
 ہے یہ بٹلی اور مرد کا دیوتا خیال کیا جاتا ہے اس کے ہاتھ میں سر شمشیر ہے
 ہاتھ میں جو شمشیر ڈالا ہے یہ چٹانیں ہتھ و مرد کی علامت خیال کی جاتی ہیں
 جن انوں قوم آرام کے دور حکومت میں یہ مادی شہ تہذیب تھا تو وہاں کے

داری کی جاتی تھی۔ آرامیوں، امریوں، خوریوں میں جس قدر دیوتا اور دیویاں تھیں
 وہ سب پر فائیت حاصل تھی۔ بلکہ میں ہوں کہ سکتا ہوں کہ اس حد کو دیوتاؤں
 خیال کیا جاتا تھا اور آرامیوں کی دیکھ دیکھی وہ سری بہت سی اقامت نے بھی حد کو اپنا
 نام لیا تھا۔

پورٹ یہیں تک کہ پتا تھا کہ کیرش چہرے کی بڑی اس سے دیکھا کہ ہن کے سامنے
 اس کے جسم اور بت میں لرزش اور حرکت سی پیدا ہوئی تھی۔ یہ صورتحال کیرش
 پورٹ بھی فکر مادی سے متوجہ ہو گیا تھا۔ اچانک وہ حد دیوتا حرکت میں آیا اور
 ساتھ ساتھ میں ہتھوڑا تھا وہ ہاتھ ایک دم آگے بڑھا اور اس دیوتا نے پہ اس ہاتھ
 سے اسے تھوڑے کی ضرب پوری قوت سے پورٹ کے گالے کی کوشش کی تھی۔

یہ صورتحال دیکھتے ہوئے پورٹ فوراً حرکت میں آیا اور حمل اس کے کہ حد دیوتا کا
 ہاتھ پورٹ کے جسم پر ہوتا اپنے دونوں ہاتھوں کو غصا میں بلند کرتے ہوئے اس
 کو پکارتے ہوئے پورٹ نے فضای میں دوک لیا تھا۔ پھر میں اسی وقت حد دیوتا کا
 ہاتھ حرکت میں آیا جس میں سر شمشیر تھا پھر دیوتا حد نے پوری قوت کے ساتھ
 وہ ہتھ پورٹ کے دے لہا۔ وہ پورا اس قوت کے ساتھ پورٹ کے گالے کا پورٹ
 مایا اور اس پر غشی طاری ہو گئی تھی۔ یہ صورتحال کیرش کے لئے بڑی پریش کن
 رہی بڑی سی جتنی سے یہ ہوش کی حالت میں رہیں پر گرے ہوئے پورٹ کی طرف
 تھی۔

اچانک کیرش مزید پریشان ہوتی ہوئی چوٹ کی پٹی اس لئے کہ سرخ ہتھ لگتا تھا حد
 صاحب قدر اور بھاری دہلی اور پتھر۔ مزید حرکت میں تو لگتا تھا وہ جسم آگے کی
 حد رہا وہ۔ پھر کیرش کے دیکھنے سے جسم اپنے پاؤں سے اٹھ کر زمین پر بے
 حالت میں پڑے ہوئے پورٹ پر گرنے لگا تھا۔

یہ صورتحال حل دیکھتے ہوئے کیرش تڑپ سی گئی تھی۔ حد دیوتا کا بھاری بھر کم جسم
 داری سے زمین پر بے ہوش کی حالت میں پڑے ہوئے پورٹ پر گر رہا تھا اسی موقع پر
 داری اور عوف کی طرح حرکت میں آئی اپنی سری قوتوں کو استعمال کرتے ہوئے
 اسے کوفت کے اندر ہی روک دیا تھا پھر وہ بڑی تیزی سے آگے بڑھی اور پورٹ کو
 سے کی رو سے اور سے گئی تھی۔ کیرش کے اہل رہنے کے بعد وہ جسم پتھر تھوڑے
 پھر اپنی اصلی حالت میں سیدھا ہوا ہو گیا تھا۔

پورٹ پورٹ کا جسم کی رو سے جب دور ہوتی تو پتھر کی بڑی جب اس نے

میں ہوتے ہی سنس نے نین بڑے انکلات جاری کئے۔ پہلے یہ جو غلام قید تھے روپے بانگھے۔

یہ کہ جو غلام قید میں تھے مالکوں کو حق دیا گیا کہ جب چاہیں اپنے ربلی غم کو کر دیں۔

یہ کہ اس نے قدیم روغن دستور منسوخ کر دیا جس کی رو سے باپ خاندان کا نام قائم ہوتا تھا۔ اس نے بچوں کو خاندانی جائیداد کے چھٹل حصے کا مالک قرار دیا۔

یہ کہ بھی حق وراثت عطا کرنے کا حکم جاری کیا۔

یہ کہ سنس نے لوگوں کو غم دیا کہ قہر پہنچا لایا ہوتے ہیں اور قوانین ضرور نہیں پوری کرے کے لئے مانگے جا رہے ہیں کہ انہیں قانونی ضرورتیں ملے۔

یہ کہ قوانین نے ایک اور سخت انجام کیا اور وہ یہ کہ قسطنطنیہ میں کچھ کا ایک مجموعہ موجود تھا جس میں مختلف قانون کے یہاں اور شہنشاہوں کے اس بعد مل محفوظ لیا جاتا رہا۔ روغن سلطنت پہلی تو مختلف قوموں کے رسم و رواج کے تھیں تو انہیں میں شامل ہوتے گئے۔ کچھ کیسا اس پورے مجموعے کو عمل نظر

یہ قوانین بے شمار دستویزوں میں اس طرح بکھرے ہوئے تھے کہ بہت تھوڑے سے محنت سے حاصل کر سکتے تھے۔

یہ کہ قیصر جس نے تمام قوانین کا مجموعہ مرتب کرنے کی کوشش کی اصل کا نتیجہ یہ ہوا کہ اسے قوانین گنڈے ہو گئے لہذا اس نے ایک قانون دان غریب مین کی مدد سے قوانین کا نیا مجموعہ مرتب کروایا۔ اس افراد نے اس کی مدد کے لئے مقرر کئے تھے سل کی مدت میں یہ مجموعہ مکمل ہو گیا۔ شہنشاہ نے حکم دیا کہ اس مجموعے میں جو

میں ہیں اس کے برخلاف تمام پر اسے قوانین منسوخ کیجے جائیں۔

یہ کہ بعد سنس نے انجمن قسطنطنیہ کی دریاہیں بند کر دیں جو ملاطون کے وقت سے انہیں قانون کی صرف وہ دریاہیں سنس نے اپنی رنگیں ایک جیش کی اور انہیں قید کی۔ سنس نے شہر کے تمام جیسے بند کر دیے جس میں اگر تھوڑا کچھ طریقہ عادت عادت ہوتی تھی روغنوں کی سلطنت کے سب سے بڑے کیسا آیا صوفی کے

یہ کہ حکم کو سب پر برتری حاصل ہو گئی۔

ایس کے شہنشاہ قید کے مقابلے میں روغنوں کا یا شہنشاہ جسٹس تھا

میں نہیں بلکہ مقدونہ کی چٹانوں اور غاموش چٹانوں میں کسٹوں کے

تمام لوگ ہاتھ کی منت اور مشقت سے مدد دینا کرتے تھے۔

پاکل گہائی میں بسر ہوئی۔ اس کے تحت سنس ہونے تک وہ گہائی کے

سنس کی خوش قسمتی کہ اس کا بہن سنس کیسروم اسے جس سے ملتا تھا

اس کے پاس نے اسے مقدونیہ سے قسطنطنیہ بلا دیا۔ سنس اصل میں اپنے پاس سنس کی نسبت سے یہ سنس کہ یا۔ مرے والے شہنشاہ

بولادہ تھی لہذا اس کے بعد اس کا بھائی سنس روغنوں کا شہنشاہ

ہی اس نے قیود اور ام کی ایک سنس و میل لڑی سے شادی کر لی تھی

کہتے ہیں شہنشاہ بنے سے پہلے جس وقت سنس کی عمر (37) تھی

روز سڑیوں میں وہ موٹا سا لڑکی ہوتی تھی قسطنطنیہ کی شہر لڑکوں کے وہ

گیا جن میں وہ بڑا ہر و صبر غدا شام کے وقت اس نے دیکھا ہوں چچے

کر رہے تھے کہ یہ لڑکی بڑا چھٹلے کا تھا اور چراغ چلے گا وقت ہو گا تو

دلی پتی عورت دستور اپنے نام میں مصروف تھی وہ بولی تھی اس کا نام

دھیرو سہنے کے نام میں لگی ہوئی تھی اس کے متعلق مشہور تھا کہ

ایکٹر لیس وہ بولی تھی اس کا چہرہ بھی دلدار سمجھا جاتا تھا۔ تاہم اسے جس وقت

قیود اور اسے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ قبرص کے ایک شخص کی بیٹی

لڑکی تھیں۔ باپ مر گیا اور فری کا دور آیا تو لڑکیوں نے رقص و سدا

شروع کی فن میں سے ایک قیود اور تھی ایک امیر تھی اسے سار

سے شادی کر لی جس سے قیود اور کے پہلے ایک بٹی ہوئی بیٹی

قیود اور کو پھرا دیا۔ وہ عماری سازانکا سے پیدل چلتی ہوئی قسطنطنیہ

اسکندریہ میں پھرا آئی۔ خود مختلف شہروں میں دھکے کھاتی پھرتی

پہلی وہ صاف تھری زندگی بسر کرنے لگی تھی۔ اتنے ہیں کہ پہلی عاقبت

قیود اور کو اپنے لئے پسند کر لیا۔

سنس نے قیود اور پر اپنی محبت کا اظہار کیا جواب میں قیود اور

مالک ہوئی کہتے ہیں شہنشاہ بنے سے پہلے ہی سنس نے قیود اور کے لئے

یہ محل سمندر کے کنارے ایک ایرانی شہزادے پرچہ لئے بنایا تھا۔ ۴۴۸

اپنی محبوبہ قیود اور کے لئے خرید لیا۔

فوت ہوا اس وقت ایرانیوں کے ساتھ جنگ جاری تھی۔ لہذا اس جنگ میں
مصل کرنے کے لئے سب سے پہلا حکم جو سنسکرت نے کیا وہ یہ کہ اس کے رومن
میں ساریوں کو اپنے لشکر میں کاپہ ملادنا۔

اس کا قبلہ کر کے کے لئے سنسکرت نے یہیں تک آگیا نہیں یا بلکہ اس سے قبل
اس کی مساجت قبائل سے رابطہ قائم کیا اور انہیں ہمدی رفقات دیکر اس کے رومن
میں اپنے ساتھ لایا اس طرح وحشی مساجت قبل کا حال کیا نظر لیکر رومن

کی مساجت قبل اور اصل قدیم قبائل کی ایک شش تھے جو قدیم رومن دور
میں حملہ آور ہوتے رہے تھے یہ قبائل عراق اور بلوچستان کی طرف کے
مقامات پر آباد تھے۔ اس کا مسکن ہمارے پاس تھا

اس کی مساجت قبائل کا حال کیا نظر لے کر سنسکرت نے اپنے لشکر کو
میں لایا اس کی ساتھ لشکر کاپہ ملادنا اعلیٰ سنسکرت نے اس کی ساریوں کو مقرر کیا اور
اس نے حملہ آور ہونے کا حکم دیا۔ یہی ساریوں اس کی ساتھ لشکر کو لیکر ایرانی حدود
میں داخل ہو کر طرف چلا۔

اس کی طرف ایرانی شمشیر قبو کو بھی رومن کی پیش قدمی کی اطلاع ہو گئی تھی لہذا
اس نے اپنے پہلے ساروں بیروز ساروں کو رومن کی راہ روکنے کا حکم دیا۔ بیروز ساروں اپنے
مقام پر تیار ہوئے اس کے آگے چھاؤں دیر تک رومن اور مساجت قبل کا ساتھ نظر بھی
کی کا تھا۔ ایرانی پہلے ساروں بیروز ساروں بھی اپنے لشکر کے ساتھ رومن اور مساجت
کے سامنے خیمہ زن ہوئے۔

اس نے دو دنوں لشکر ایک دوسرے کے سامنے صف آراء ہوئے اور جنگ کی ابتدا
اس کی ابتدا رومن نے کی اور رومن ظہن تعمیر کرتے تھے۔ محمودیت کی راہ ان
مقامات پر چھڑا چھڑا کر ان کی طرح ایرانیوں پر حملہ آور ہوئے تھے۔ رومن کی
تے ہوئے مساجت قبل کا لشکر بھی زہریلے علاقے کے تھیں اور جرائم کی پاداشوں
اس کی طرح ایرانی لشکر پر لوٹ پڑا تھا۔

اس میں ایرانیوں نے بھی کوئی کسر نہ رہنے دی تھی۔ وہ رومن اور مساجت قبائل
کی دونوں لڑائیوں کی کوچہ کی طرح حرکت میں آئے اور جدائی کے غم ثبت کر کے
دونوں لڑائیوں کی ریس تک اپنے داسے حضرات اور موت کی بھڑکوں کے رومن کی
بھی رومن اور مساجت کے ساتھ لشکر پر حملہ آور ہو گئے تھے۔

عاجیہ پہلے ملک کو ملک کر مدام کرتی ہر جہتی مدام توڑ میں تالی اب کیا
حکم کے لئے جاتی تو لڑائیوں کی ایک خطہ تک اپنے اور حوشوں کے لئے
چلتی۔ تاہم ہمارے پر موقع کے لئے اسے مناسب لباس پہنانے اس کے لئے
کی لڑائیوں میں وہ لڑائیوں کو پھونکی تو ملک دم بخور رہا۔ سنسکرت
ایک خاص صاحب مقرر کر دیا جو اسے بتاتا رہتا تھا وہ محل سے نکلتی تو
سنسکرتی اور اس کے اس پاس آگے پیچھے چلتے۔ بعض لوگ تو یہ سنسکرتی
ہونے اس کے ساتھ ہوتے۔

رومن شمشیر قبو اپنی ملک قبو اور اسے اس قدر مقرر کر کے اس
صرف ملک کے کئے پر جاری کئے

پہلا حکم یہ کہ سبھی کو اپنے کے برابر میراث میں حصہ دنا ہے۔
دوسرا حکم یہ کہ شہر کی حفاظت کے لئے ہر جہتی کابیز اس کی ملکیت
تیسرا حکم یہ کہ کثیر لاکھ غلام نہیں بچھا جائے گے۔
چوتھا حکم یہ تھا کہ ہر خانوں کے مالکوں کو ملے جلے کے لئے

لڑائیوں کو لئے لباس کا رخ دے کر خیر جنگوں میں لے جانے میں وہی
خوراک اور بہت سی دواؤں کے لئے کر انہیں دے رکھتے ہیں اور غفلت کو
ذریعہ بناتے ہیں۔ مالک کی لڑائیوں سے غریب لے جتے ہیں اور سب
ہیں۔ بعض کی اتنے شک ہیں کہ وہ دس دس برس کی بیوی بھی موٹ
نہیں کرتے۔ شہر کو ہر سب آدھوں سے پاک کر دیتے۔

شہر میں آجہانے کے بلوچ سنسکرتی اور قبو اور اسے ہر دوا مل
رکھا جو اسوں نے اپنی جہت کی یادگار کے طور پر شہر میں غریب تھے۔
شہر میں مل کے بلوچ سے مل دیا تھا اس بلوچ کے قریب ہی اسوں نے چھوٹا
جس میں دونوں مہلت کیا کرتے تھے۔

وقت نہیں ہوتے ہی رومن شمشیر قبو کو دو مساجت پیش آئے۔ پہلا کہ
شدید زلزلہ آیا جس میں رومن کا شہر اٹھ گیا۔ چھوٹا گھبراہٹ کی حالت
تو رومن نے اپنی جہت کے آگے زلزلہ پیشوں کے لئے خوراک اور دوا
سنسکرتی سے صرف اس توہین کا وقت نہ کی بلکہ لوگوں کو ڈرا کر اور
لشکر کے ساتھ اس سے یہ بھی حکم دیا کہ پورا شہر اس کو خیر یا جانے ہر قبو
دوسرا حکم جو سنسکرتی کو پیش تھا ایرانیوں کے ساتھ جنگ تھا۔

اس نے صرف اپنی دیوی اسی کی قریں نگہ کی سمیٹ چڑھا دیا۔

اس مژدہ کی دوسروں کے خلاف اس کامیابیوں اور دوسروں کی تہی و بربادی
حالت کے طول و عرض میں عین و غضب کی لہر دوڑ گئی دوسرے حیرا کے حرب
سب حالت حرکت میں آگیا چاہے ہی تھے کہ قہر اپنا فکری لیکر مندر سے اٹھا اور
پھر ریل طاقتوں پر حملہ آور ہونا شروع کیا اس دوران دوسری جنرل بنی
شکر بلر اسی کے شہسہ قہر اور حیرا کے عکسوں منظر کے حصہ فکری کے
دوران اس کے درمیان ہولناک جنگ ہوئی اس جنگ میں بدقسمتی سے بنی
قہر اور حیرا کے عکسوں مندر و شکست ہوئی۔ دوسروں کے ساتھ قہر کے
افری جنگ تھی اسی سبب قہر فوت ہو گیا اور ریل فکری کو پیہ تخت میں دالیں

اس قہر مرنے سے ہوشہ خود اپنا دل عہد ہارہ یا کرتے تھے لیکن بعد میں
سب سلا کی وجہ سے اب یہ شہ خود دل عہد ہارہ نہیں کیا کرتے تھے بلکہ
اس سے مراد جس کو چاہے ہوشہ چاہتے تھے اور اس کے سر پر تلج رکھ
سب موت سے پہلے قہر نے خواہاں دل مقرر کرنا چاہا

اس نے تھے کلکس 'جام اور تو شیروان۔ کلکس صوبہ سے چلا اور تو شیروان
دوسرے جس میں عہدہ رکھنا تھا اس لئے قہر نے اسے نظر انداز کر دیا۔ عام
میں اس نے بھی اس کی وجہ سے وہ بھی دلی عہد کے قاتل۔ سمجھا گیا
اس نے بھی سب سے پہلے چاہا اس نے دلی عہد مقرر کرنے کی اس رسم کو پھر
شہر اس کے حق میں اسی سے سب سے ایک مذہبی رہنما حدان معہدہ
اس مذہبوں تو عہد سے یہ پہلے کر چھوڑا۔ اسے حداد مراد مہار اس
اس لائق نام میں اور ملک حداد کی کا فکری ہو چکے اس سے سب
اس نے اپنی منشی کے رہنے میں صبح کی فکری ہوئی تو قہر نے یہ رہنمائی
شہر شہر اس کو اپنی مہمت میں لے لے اسی طرح اس طرح قہر دوم
شہر ظاہر کی بھی کہ پروگروہ اس کے مہمت جلا بیٹے قہر وہ اس نے بت
اس میں منشی نے یہ امر داری قبول نہ کی۔ اور صبح کی گفت و شنید ناگام

اس مذہب اور دانش مند شہر اس کی مہمت کی کھیلی ثابت اس بات
کا انداز اس سبب تک اس اقوام کو دیر کرنے کے لئے جنگ کرنا رہا آخر

دونوں فکریوں کے چوں گراے سے قلعہ دارا کے ان میں میدان
سبے حال ہستیوں گردش عین اس میں ماسوں کی سوت سوت اور آتے جاتے
بد حال کرتی حرکت کا سلسلہ بندہ کیا تھا

ایرانوں کے جنرل فیروز مرنے نے اپنی پوری طاقت دوسروں سے
بہتری میں بھرتی کر دیا تھا اس کی کوشش تھی کی ہر صورت میں اپنے ساتھ
شکست دے۔ دوسری طرف دوسری فکری ایک خدق کے ہند۔ ایرانوں
آرام قہر اس کی وجہ سے اس کے لئے خاص پہلے کی صورت پیدا ہو گئی کہ
نے غیر ہند ایرانوں سے جنگ شروع کی۔ تھیں کا دھچو آہوا تو دست
ہوئی۔ ایرانی فکری نے دوسری فکری کے دائیں اور بائیں ہند کی پوری طرف
کر دیا تھا اور قہر قہر کا دائیں بائیں ہند کے دوسری فکری ایرانوں سے
کھڑے ہوں۔

لیکن مہمات قابل آڑے آئے وہ بدستور دوسروں کو ہار چکے
کے ساتھ سب سے پہلی ہوئی دیوہر بن گئے۔ ایرانیوں کے ملنے سے پہلے
جب دیکھا کہ مہمات قابل کے فکری ہندوں کی طرف ایرانوں کے
تو وہ بھی مہمات قابل کی طرف دیکھتے ہوئے پھر مرنے کے خلاف
گئے تھے تو وہ دیوہر کی طرف جنگ کے بعد ایرانی فکری ہند ہند ہو گیا

گو اس جنگ میں ایرانی جنرل فیروز مرنے کو شکست ہوئی تھی لیکن
قدر نقصان ہوا تھا کہ انہیں ایرانوں کا تعاقب کرنے کا وعدہ ہوا اس وقت
فکری فتح جب ہوا لیکن یہ بات اس پر بھی واضح ہو گئی کہ دوسروں میں
انہیں قہر اس جنگ میں اگر دھنی مہمات قابل کی مدد دوسروں کو حاصل
کو یقیناً ایرانوں کے مقابلے میں بدترین شکست ہوئی۔ فتح سے دوسروں
ہوئے اور اسوں نے ایرانی تر ہند کا رخ لیا اور دو مہمت پر جنگ
ایرانی فکری تھا اسے شکست دی اور تر ہند کے وسیع حصوں پر اسوں نے
حیرا کا حرب شہر مژدہ ایرانوں کو اپنا طبع رکھتا تھا۔ ایرانوں
بڑے بڑے در خوش توار تعلقات تھے اسے جب خبر ہوئی کہ دوسروں نے
و شکست ہوئی ہے تو وہ پہلے فکری کے ساتھ حرکت میں آیا اور دوسروں
سات پر اس فرخواری اور قوت کے ساتھ حملہ آور ہو رہا تھا۔ شہر سے
ملاقہ اس نے پہل کر دیا۔ ان مہمت دوسری فکری اس نے جنگ فیروز

نہیں بلکہ یہ طریقہ قہ کو ناگوار مگرا اور اپنے معدن معبد سے کما کر کوئی ایسا
 کام سے کہ کشاکش سرکاری لگن بھی ادا کر دیں اور فصل پر انہیں پور اختیار بھی
 دیا۔ اس معبد نے مشورہ دیا کہ زمین کی پیمائش کرا کر کھیتی کیا اور فستوں پر نقد لگ
 دیا۔ قہ نے اپنی رہائی میں زمین کی پیمائش کا حکم دیا تھا لیکن اس کی تعمیل
 کو مشورہ کے ہاتھوں مکمل ہوئی۔

رہنے کا سب سے عام اور خاص واقعہ مزکیوں کی سرکوبی ہے۔ مزوب جس
 کی ابتدا اولیٰ دو ایک شخص چلا کر کاٹتا تھا۔ مزوب مکمل کارہنہ والا تھا اس
 وقت ہے۔ کچھ سو برس پہلے ہیں کہ وہ صوبہ حرمین کے شہر کا رہنے والا
 تھا کہ وہ آخر کاٹتا تھا۔ ایک اور سو برس میں یہ رہتا ہے کہ وہ تھمر کا
 فصل اس وقت پر سب کا شوق ہے۔ وہ بڑی اہل باشندہ تھا۔

نہیں۔ یہ سب پیش کیا اس سے بیشتر مقام اہل دہ سے ملنے جاتے تھے بلکہ کما
 مقام اہل مقام کی اصلاح شدہ صورت۔

میں درخت اور اس کی طرح اور عظمت و قدیم جوہروں کا قائل سے یکس اس
 شخص پر غور کرنا کہ جس طرح نور کا اصل کسی اور سے پر مٹی میں اسی
 اصل بھی کسی تھیں۔ نتیجہ نہیں۔ دونوں کا اصل متعلق ہے۔

کے پھر ملنے کی وجہ سے کائنات وجود میں آئی ہے اور اہل سے عقائد کے
 یہ عقیدہ ہے کہ کائنات کا وجود میں آنا کسی مصوبے کی وجہ سے نہیں تھا بلکہ
 اس سے پہلے ہی اس کی صورت نور کی عظمت پر مٹی کو زیادہ بڑھایا گیا ہے
 میں بھی تھا۔ ہر درخت اہل ملنا جس اقل ہے اسی طرح اس دونوں کا
 اصل ہی ہو گا۔

یہ کتاب ہم مل "سائنس" و "تہذیب" میں اس میں لکھا ہے کہ اس دنیا
 سے دور عظمت کے ملک الگ ہوئے اور اس میں مزوب نے لوگوں
 سے دور کی رہت کی تعلیم کی اور عزت اور عظمت سے بچنے پر زور دیا
 اور زمین عقیدہ یہ ہے کہ حد سے عقل نے ہونے دیں پر زمین کے
 اس میں سب کچھ اس سے فرمیں ہوں اور کسی اور سے اس کی عزت کی مست
 نہ میں سب کچھ اس سے فرمیں ہوں اور اس میں اس کی عظمت پر
 اختیار نہ ہوں۔ یہ حد پار لائن اور روایت کو اپنے سے مخصوص رہتا
 ہے کہ اس سے دولت بیکر مراد میں تہذیب کی جانب اہل دولت و اس

انہیں زہر کر کے دم لیا۔ یہ وہی فائل تھے جس کے ہاتھوں میں کا پب فیور
 آخر سائنس کی تعلیم حکومت مجبور ہو گئی تھی کہ ان قبائل کو سلاطین و خزان
 شروع کر لے۔ ہر مل قہ نے اس فائل کو اپنے سامنے زہر اور مطلب کا
 بیان کا ششہ قہ یہ کہتا تھا کہ ذرا مت پیش ہوگ ملک کی خوشحالی
 ہیں اس لئے اس نے زہری اصلاحات کی طرف خاص توجہ دی۔ قہ سے پہلے
 بلکہ نقدی کی صورت میں لیے فاروان۔ قہ بلکہ کی ہوئی فصل کا ایک چھٹل
 کسٹوں سے لیا جاتا تھا۔

اور ملک سے پہلے دور ہوا اور آپاچی کی صورت نہ ہوئی بلکہ کشاکش
 دسویں صدی سے بیکر دسویں صدی تک بطور ملک لیا جاتا۔ کسی کشاکش و یہ
 سرکاری فاروان کے لئے سے پہلے پہلے فصل کو ہاتھ لگائے
 قبولے اس میں الوقت طریقہ۔ تم کرنے کے لئے یہ علم دیا کہ
 جانے اور فصل کے مطابق ملک کے لئے رقم مقرر کی جائے قہ کو یہ
 کی وجہ سے زمین پر لکھتے ہیں کہ:

ایک دن قہ "موس" پر سوار تھا سب سے پہلے وہیں پہنچے جہاں
 پکارا جاتا تھا وہ قہ کا ہم راگب تھا قہ نے شہر میں اور اس کے نیچے پاتا تھا
 نقاب میں قہ ایک "مٹی" سلسلے کے قریب پہنچا اور اس نے ملک کے قہ کو
 ہے قریب ہی اور۔ اس ایک صورت کہ ہے اس میں اس کا
 مل کے لگ ملک ہوئی۔

قہ نے زمین میں کھینچنے لگے نے انگوٹھ کے ایک حصے کا ہاتھ اٹھا اور
 کھائے اس نے۔ مٹی ہوئی موت جو اس کی مٹی تھی قہ دلی اور
 چیت مارے قہ کو اس صورت کی یہ عزت اور مکمل پیمائش تھی یہ قہ
 اس صورت کے قریب گیا۔ پچھلے ملک یہ انگوٹھ کس۔ ہیں اس اعتبار
 کہ انگوٹھ اس میں اس پر قہ نے سوال کیا اگر یہ انگوٹھ اس میں قہ
 بچے کے ہاتھ سے کھیں پیمائش کا ایک لگ ہے اور اسے قہ سے مل
 جواب دیتے ہوئے کہنے لگی۔

یہ انگوٹھ کا باغ میں ہمارا ہے اور۔ پچھلے ہمارا بیٹا ہے۔ اس میں اپنی
 اختیار میں اس فصل میں ہمارے پوشہ کا بھی حصہ ہے جس ملک میں
 ہے گا اور پوشہ کا حصہ الگ۔ رہے گا ہم انگوٹھ کی اس فصل کو ہاتھ

ششہ قبہ نے اپنے رمانے میں ملک کی آہوی کی طرف توجہ دی۔ چند سٹے
میں کے مطابق قبہ نے شہر قلعہ کی پہلی سیڑھیوں پر اور شہر کے ارمیان

۱۔ وہ ہونہار کی حدود میں اس نے شہر ایکس بنایا۔ اور سلطان کی حدود میں یہ آباد
ہو گیا۔ یہ شہر اس نے بنایا۔ ورنہ اسے بچوں کے کنارے بھی اس نے ایک شہر تعمیر
کیا۔ یہ شہر مشہور ہوا کہ قاری شہر کہہ بھی اسی کا آہٹا ہوا ہے۔ یہ
شہر اس سے پہلے ہی تعمیر اور بنائے بھی تعمیر کر کے سر ملایا اور اس کا شہر
بنایا۔ یہ شہر خدا کی عطا کیے کے بعد اپنی طبعی صورت مر گیا

۱۔ سے پہلے میں کے مشعلہ قبلہ سے اپنے ہیہ و شیراں کے حق میں وصیت
۲۔ کے بعد اراں فاشنلو و شیراں کا کچھ یہ وصیت سر پر کر کے
۳۔ کے لئے رکی گئی تھی جس کا نام بلند قلعہ اس وصیت کے تھوڑے ہی
۴۔ بعد میں پڑا۔

اس وقت اس علاقے کے صدر مقام میں تھا جہاں قبلہ نے سے
 اس سے جب باپ کی وفات کی خبر سنی تو آپ حق حاصل کرنے کے لئے
 اپنے چچا اور امراں کے ترغیب و تحت و غیب اور ہول

میں جاشین عابد کرے کے لئے امرہ کی مجلس منعقد ہوئی۔ ہاں بھی اس
وقت۔ خدا ان مجلس میں ہاتھ سے قبولی کھوالی ہوئی وصیت پیش کردی۔
وہ جس سے دوسریوں کا بھی قیادوس تھے۔ اس میں نہیں تھا کہ ملکی شورشوں کو
دشمنوں ہی - صوبہ بھر میں - ملتا ہے

انہوں نے کلوس کا دعویٰ نہ کر کے قہ کی وصیت پر عمل کیا اور ملک کی
 سر سے سپرد کر دی گئی۔ کلوس نے یہ حشر اپنا حق حاصل کرنے کی کوشش
 ملک میں لگائی ہوئی بورڈ خراسانی جگہ میں وہ حقداروں کی سر میں مارا

تحت نشینی کے مسئلے پر بعض لوگوں کا یہ خیال بھی تھا کہ اس کا بہا بھل
ہے اور حاضری سب پر اس کے بیٹے قہر و تخت نشین کر دیا جائے اور حاکم کو اس
کا راجہ اس سازش کو ویرانوں نے تخت نشین ہوتے ہی تخت سے
ہٹا دیا اس مسئلہ نے بھی تاریخ میں جس کے بارے میں مشہور ہوا ہے بھل
ہے۔ وہ ہے اپنے ہاتھ رنجے کے بعد تخت حاصل کیا۔ برصغیر قبو کے بعد اس کو

طرح مشترک جتنا ہے اس طرح پانی 'آگ' اور 'پھر' میں اضافی مقدار۔
مسائل کی بنیاد قائم کی ہے۔ اس کے ردیک سب برابر ہیں نہ کسی کو اس سے
مٹا ہے اور نہ کم۔ ہر ایک سب کے لئے مشترک ہے۔ یہ کہ اگرچہ اور
مزدک کی یہ تحریک شروع میں مذہبی تھی لیکن بعد میں اس نے سیاسی
ہو گیا۔ مزدک نے شروع شروع میں قبلہ سے ملاقات کی اور اسے اپنا گرویدہ بنا لیا۔
مزدک کے عقائد اختیار کرنے والے اور تحریک کو یہ صرف تقویت حاصل ہو گئی۔
سیاسی رنگ اختیار کر گیا۔

ہندو کی حمایت سے امریکی لوگ دیر ہو گئے۔ اشتراکیت کا پرچار چاروں
جگہ تقبیہ پہ نکلا کہ ہر جگہ سبھوں نے حکومتیں برپا کیں۔ سوٹ مار کرنے والے
فلوں میں گھس جاتے تھے اور مل و اسٹاپ نوٹ دیتے تھے۔ عورتوں کو پکڑنے
اور جاگیروں پر جبر کر لیتے تھے۔ زمینیں رفتہ رفتہ میراثی ہونے لگیں۔ اسی
سبب کہ اتنی کس حد تک سڑکیوں کی وجہ سے ایران میں چھٹی تھی
ایران کے شہنشاہ نے شہر میں مزاحمت کو اس لئے یہ حمایت میں
ایران کے سرکش مرد کے قتل و ختم چاہتا تھا لیکن اس صورت حال
دیکھی تو مزاحمتوں سے باز ہو گیا۔ آخر جب مزاحمتوں سے یہ کوشش کی
جسے بحالی نام سے کہتے ہیں اس کو قبلاً چاشیں مقرر کیا جا۔ جو مزاحمتوں کا پریشانی
میں سبب ہو گیا۔ اس سے مزاحمتوں کے خلاف کارروائی کرنے کا حکم ارادہ
قبلاً نے مزاحمتوں کو پکڑا کھانے کے لئے ایک مذہبی قانون جس سے
کے سرکردہ رہنما سب کو اس نے متاثر کی۔ حکومت دی۔

قوت نے اس فاطمہ میں بڑی، چمکی سی۔ پورے دس اب چونکہ وہی صدمہ
چلتا تھا اس کے لئے مزدور کا کردہ سب سے بڑا خطرہ ابھٹتا تھا اس
میں فاطمہ میں بڑی سرگرمی سے حصہ لیا وہ پہنچتا تھا کہ یہ صورت حال
میں شکست کھائیں۔ مزدور کی پیشگوئیوں سے ذرا ہلکی ملاؤ ادا کر دیا
اس دن اگر کہ لوہہ منارے میں مزدوروں کو شکست ہوئی۔ شکست کا
ایران پہلی مزدوروں پر ٹوٹ پڑے اور اس کا قتل نام شروع ہو گیا۔
سب مارے گئے ان میں خود مزدور بھی تھا۔ اس سب کی عین دیکھ کر
مزدور خندے کا خاطر ہو گیا۔ مزدوریت اگر بلی رہی بھی تو اس کی حیثیت خود
کر رہ گئی تھی۔



یونان اور کیرش میں یوہی ایک روز اپنی قیام گھر کے اس کمرے میں
کے اس میں نور تھا جس میں ملک جلا کر اس کمرے کو گرم رکھا تھا۔
سودی اپنے مرنے پر تھی۔ یونان اور کیرش نے نور میں ملک خوب
قریب ہی انہوں نے نکلا ہوا گاڑیاں رکھا تھا جس میں سے وقتے وقتے
یوہی نکلا ہوا نور میں ڈالتے رہتے تھے تاکہ ملک جلتی رہے اور نور
اچانک یونان سے ایک لمبی لکڑی اٹھ کر چلتا تھا کہ نور کے اندر
انکھٹ کر کے کہ اچانک ہاتھ میں پکڑی ہوئی لکڑی اس سے کمرے سے
لے کر میں اسی محلہ ایسا لے کر و گروں پر کس دوتا کس سے
بھی سمجھ گئی وہ بھی یونان کے آپ کو بھی کھی کھی سے اس کے
لگی۔

یونان اور کیرش دونوں میں یوہی سمجھو۔ میں بھی یونان میں
مستغرق کر آئی ہوں۔ وہ عجیب قسم دونوں میں بچوں کی طرف سے
یونان یونان ایک تھیل یوزمی اور دگر عورت کے ہمیں میں تمہیں
دور سے پر دستک دے گا جلد سیلو۔ اور اور دونوں کو اس سے
میں اپنے ساتھ لگا رہا ہوں۔ یونان ایک اچلی عیب و بیک ہوتی
روپ میں دروازے پر دستک دے گا اور اس کے بعد وہ تھیں
یوہی کے خلاف اور دانی کریں گے۔ لہذا اس کے لئے سے پہلے ہی م
اس پر یونان ہوا اور کہنے گا کچھ ایسا میں سے اس تھیں سے
ایک بندوبست کر رہا ہے اس کے ساتھ ہی یونان یوہی تھیں سے
میں گیا اور وہ بی بی یوہی سولی جلا میں لے کر جس کے ایک طرف
سولی لکڑی کے ہتے لگے ہوئے تھے پھر لکڑی کے دستوں سے پکڑ کر
بھاری سانچوں کو یونان سے نور کی جلتی نور عزتی ہوئی ملک میں رکھا
خواب کر کے لئے گا

دیکھ ایسا من تھیں سے پٹنے کے لئے میں نے یہ بندوبست کر رہا ہے
آئیں گے اور ہمارے خلاف ہوئی اور دانی کر کے کی کوشش کریں گے

یوں ساخوں کو میں پر ایسا برسانیں گے کہ انہیں ہم پر حملہ آور ہونے کے خوف
در سزا ملے گی اس پر ایسا بولی اور کہے گی۔

یونان میں تمہارے اس انتظام سے مطمئن ہوں لیکن اس کے ساتھ ہی ساتھ اس
سے پہلے نور سے تھوڑا سا اپنا سری عمل استعمال کرتے ہوئے حصار بھیج دو تاکہ
اس حصار کو عبور کر کے تم پر حملہ آور نہ ہو سکیں اور تم جب چاہو سوہ کی اس
دھوکے کو استعمال کرنے کے لئے حصار کو عبور کر کے اس پر حملہ کر سکو اس پر
اور کہنے لگا میں ایسا تمہاری یہ بھی تمہارے دست ہے اور میں ابھی اس پر عمل کرتا
ہوں۔ ایسا بولی اور سے لگی

یونان پٹے میری چوری ویت سنو ابھی میں سے اپنی تھک جہاں میں کی یہ پہلی
ہے۔ میں نے دی ہے ابھی یونان سلو۔ اور اور اپنی ویتلی کا بچہ سے لگے
میں۔ یہ وہ تک وہ تمہاری طرف دور ہوں گے۔ اس پر یونان میں تمہارے لئے جو
چیز رہتی ہو سنا چاہتی ہوں اس پر یونان سے ویتلی جیت اور یونان سے جیتا
خواب کے پوچھا اس کا ہم دونوں میں یوہی کے لئے دوسری نہ کیا ہے۔ جواب میں
وہ دہی تھی

میں خبر دیں کہ یونان سلوک اور نور سے پٹنے کے بعد تم دونوں میں
میں شہر دوں۔ میں بھی تمہارے ساتھ ہو گی جہاں ہم نے ملتا ہے وہاں
یہ رہتی ہوں گی اس پر ایسا دیکھ کر دیتے ہوئے یونان نے اس قدر تھیں سے پوچھا
میں میں کئی کئی قسم اور عزتی ہوئی ہے جس میں تاری شولیت سردی
پر ایسا دن اور تک لگی۔

یونان وہ معاملہ دیکھ ایسا ہے کہ اس مقام میں ایک مقام پر تھنے والے اس کے
دونوں کے درمیان نے اندازی کا معاملہ ہے وہ تھوڑا سا کا مقصد میں تم دونوں
دونوں کو ضرور دکھانا چاہتی ہوں۔ میرا خیال ہے۔ اس مقابلے کے تھنے والے اور
میں نے تمہارا ہوں گے۔ اس پر یونان ہوا اور کہنے لگا کچھ ایسا اگر تمہاری تھیں
میں یہ ہے کہ ہم دونوں میں یوہی تھوڑا سا کا وہ مقابلہ نہیں تو ہم ہرگز انکار میں
یونان یونان سلو۔ اور اور سے پٹنے کے بعد جب تم چاہو گی ہم تمہارے ہاتھ
میں کی طرف دور ہو جائیں گے۔ اس پر ایسا خوشی کا اظہار کرتے ہوئے سے لگی
میں میں یوہی سولی سے یونان سلو۔ اور ہوتا کی تھ کا انتظار میں
ہوں گی سارے حالات پر دیکھ رکھوں گی اور جب میں نے محسوس کیا کہ میری طاقت

ضروری ہو گی ہے تو پھر تر کیا میں اس تیل کے خلاف قسمی مہمت میں
حسرت میں آتی ہوں۔ اس کے ساتھ ہی ایسا ہلکا سا لمس دیتی ہوئی بھٹک کر
طیلعہ ہو گئی تھی۔

بھٹک اور کیرش دونوں میاں بیویوں پسے کی طرح خود کے پسینہ کو اب
رکھنے کے ساتھ باہم گفتگو کرتے ہوئے وقت گزارنے لگے تھے۔ رات ہو چلی تھی
تھی آہستہ آہستہ ریختی ہوئی گزرتی جا رہی تھی۔ چاروں طرف خاموشی اور سبک
مگواہ چنچ غروب کی گرمی اور طفق اندر۔ شمش میں پسے طرف و اٹک سے
بھٹی ہو۔ ایک بار آگے بھاگ کر بھٹک اور کیرش سے دیکھا انہوں نے سہجے کی اس
بارد بیسے کے بعد بھٹک کیرش کو غائب کر کے پٹھ کسائی چاہتا تھا کہ اسی کو
لندہ واہ دھنگ ہوئی۔

اس دھنگ پر بھٹک اور کیرش نے چٹک کر ایک دوسرے کی طرف دیکھا
انہوں نے انہیں صبح اس نے نکال دیا۔ اس نے اپنی سری عسل یا اور تار کے سامنے اس
حصار پہنچا دیا تھا کہ اس حصار کو جو اس کے مٹھاس پہنچے۔ اور دھنگ
بیوی پر چٹک حصار اور ہو کر فائدہ حاصل کر سکیں۔ اس کے بعد پوچھ
طرف دیکھا اور بڑی راہروی اور سرگوشی میں اسے غائب کر کے پٹھ

دیکھ کر کیرش تم ہمیں یہ میں دروازہ کھولتوں میں پر کیرش اپنی تہ سے
ہوئی اور سے لگی سس میں آپ کو اپنے میں جانے والی ہو تھی سے اندر
ی وہ تینوں آپ کے خلاف حسرت میں نہایتیں اس نے میں آپ کو ایسا
کی۔ لہذا میں آپ کے ساتھ ضرور خاتون کی بھٹک سے کیرش کی اس ملت کو
اور دونوں میاں بیوی سرے سے نکل کر دوسرے کی طرف بڑھے تھے

دروازہ سے آگے قریب جا کر بھٹک کی قدر چند آؤڑ میں بولا اور پوچھنے لگا
سے کسی کی پیدائی ہوئی وہ تینوں اور لہجہ کی آواز سنائی دی۔ انہیں مٹھاس دھنگ
بڑھیا ہوں۔ دن بھر بھٹک دھنگ کر رہا اور اپنے بچوں کا بیت پاتی ہوں۔ آج وہ
میں صبح دھنگے ہوئے پر ہو گئی رات فل بیت چلی ہے اور سے گرم رہی تھی
رات میں قہقہوں میں عمارت میں سر کر لی جائے۔ میں سے تم دونوں میں
حالات اور رہنمائی کے چہرے تھے میں رہے ہیں۔ میں میں رہتی ہوں کہ تم مجھے
مخصوص بچوں کو رات میں میرے آنے کی اجازت دیدو گے اس پر بھٹک پھر بولا

۴

جو خاتون تیرے ساتھ کون کون سے اس پر باہر سے پھر آواز آتی میرے ساتھ میری
بہن بیٹا ہے۔ دونوں بھی مخصوص اور بھٹک ہیں اور بھٹک دھنگ کے نام میں دونوں ہی
رہتے ہیں۔ اس سے آگے بھٹک لے دیکھ نہ پوچھا بھٹک آگے بیٹھ کر اس نے
دھنگ دھنگ۔

یہ دروازہ کھلا ایک انٹری ڈور اور بڑھی خاتون اندر داخل ہوئی اس سے ساتھ دو
پسے تھے ایک باہر اس نے اپنے دائیں ہاتھ میں دوسرے پاس سے دائیں ہاتھ
سے ساتھ دائیں ہاتھ والے لڑکے دائیں ہاتھ والی کی تھی۔ وہی وہ بڑھی خاتون اندر
ہوئی بھٹک سے دروازے کو پھر رنج گادی۔ پھر وہ دونوں خاتون کو غائب کر کے
بچہ خاتون نے میرے ساتھ آ کر چوکنہ خٹک دھنگے اپنی چار اور سے اس عمارت سے
دونوں میاں بیوی رات سے کر کے لے لے بیٹھے صدارت میں گئے اس کے ساتھ
بچہ دونوں میاں بیوی آگے آگے اس سرے کی طرف پھرتے تھے اس سے انہوں
گئے تھے وہ بڑھی خاتون اور دونوں بچے بھی پیچھے پیچھے اس کمرے کی طرف بڑھے

اس کے دھنگ کے قریب جا کر بھٹک نے کیرش کو مخصوص اشارہ کیا جس کے
جس پہلے کیرش اس کمرے میں داخل ہوئی۔ بھٹک رگ گیا اس کے بعد اس نے
کی خاتون اس کمرے میں اس کے کاشا یا دو بڑھی خاتون دونوں بچوں کو لیکر
اس کمرے میں داخل ہو گئی آخر میں بھٹک اس کمرے میں غل ہو اور جس جگہ
دو بڑھی کیرش حصار پھر کے گئے تھے وہی اپنے تخت سے بھٹک نے حصار کو پھر
کر دھنگ۔ اس کے بعد بھٹک پسے کی طرح کیرش کے پہلو میں بیٹھ گیا تھا

دو بڑھی کیرش کی مدد میں بھٹک اور کیرش دونوں میاں بیوی نے دھنگ بڑھی
تھیں استاد اور مردم آزاری تھیں اور دھنگ کی باتیں اس کے سپت
دھنگی رتوں کی خوشحالی کے سوا کچھ نہ کہتی تھیں اور کیرش اور بھٹک اور
دونوں میاں بیوی اس بڑھی خاتون اور دونوں بچوں کا حصار دیتے رہے پھر بھٹک اور
پہلے پھلتے بچوں اور اندر دھنگ دیتے طوفان اور کیرش حصار دیتی تھیں وہی کی
میں وہ اس دھنگ کو غائب کر کے گئے تھے۔

یہ دھنگا تھے اور میری بیوی کو جو کہ نہیں دے سکتی۔ تو تاکہ مجھے بدلے آپ
میں میں تو تیری آنکھوں میں غائب کر تھیں وہ میں نے دھنگے سارے ارادوں
دھنگوں کو بھی جانچ کر بھٹک کرے ہوں۔ کیا میری طرف سے تیرے سے یہ غائب یا

اور حیران کن نہ ہو گا بڑھیا خاتون تو حقیقت میں بھٹاس ہے اور تم سے ساتھ ۔
 ہیں یہ حقیقت میں سلیوک اور اومار ہیں اور تم خوں نے یہ روپ دھارا ہے
 روپ میں تم تینوں ہم دونوں میاں بیوی پر حسد آور ہو اور ہمیں نقصان پہنچاؤ
 اس منگھو سے وہ تینوں حرکت میں آئے پھر وہ بڑھیا اور دونوں بچوں کا روپ ہم
 اصل روپ بھٹاس' سیوک اور اومار کے روپ میں یونٹ اور کیرش کے
 ہوئے تھے یونٹ اور کیرش نے اتحاد کیا اس سے ان تینوں کی حالت ختم ہو
 ایک صحن' دو کی خولی چٹاں اور دھول ہو کے گرد و کار بھی ہو کر رہ گئی تھی
 بھٹاس بولا اور حشر پرا کرتی غلیظ دھواں دھواں دھواں میں تھکاتی حشر
 وحشت کے بیروں میں چنگھارتے چھتے شعلوں کی طرح یونٹ کو غلبہ کر کے
 دیکھ بنگی کے لٹا کرے تو نے ایسی سب ۔ ہمیں کچھ ہے اور نہ جاچا اور جانا
 تو وہ قہقہے ہیں جو چہن کو دھواں دھواں کی میں تبدیل کر دیتے ہیں ۔ یہ وہ
 جو لوگوں میں طوفان اٹھانے کے انداز پیدا کر دیتے ہیں ۔ ہم اپنے دشمنوں کے لئے
 قہ خاتون میں سوت کی گاڑی تھوٹی سر اور ارد و الم کی شگ بنا کر فرما رہے ہیں ۔
 ہیں ۔ اس پر یونٹ بولا اور بھٹاس ہی کے لئے ۔ میں اسے غلبہ کر کے لیتے گا
 دیکھ بھٹاس تھی اور سلیوک اور اومار تینوں کی ایسی ٹیسی ۔ جو کچھ تم نے مانا
 نکو اس اور بے ہودہ پس سے زیادہ اہمیت نہیں دیتا دیکھ میں تو وہ ٹیسی کا فائدہ ہو
 کے مقابلے میں سیل کش و آہٹ اور آگ کی چٹوں کا دورہ دھواں کر رہے ہیں
 ہوں میں جانتا ہوں کہ تیرے جیسی شیطانی آدمیوں کے سپاہیوں سے کیا بچاؤ
 اس پر بھٹاس پھر بولا اور کہے گا دیکھ بنگی کے لٹا کرے انعامت اڑا ۔ انعامت
 رکھ آج کی رات تیری اور میری چالی دونوں کی زندگی کی آخری رات ہو گی اور
 اہمیت کی اس رات کے مقدور میں عمر نہیں ہے ۔ اس پر یونٹ بولا اور کہے گا، بھٹاس
 تو کیا ہے تو جانتا ہے کہ ایک بار سلیوک اور اومار بھی روپ بدل کر ہی کر رہے ہیں
 تھے ہو میں نے اس کا حشر کیا تھا اس حشر سے بھی بدتریں حشر میں تم تینوں کا لوں گا
 کے ساتھ یونٹ اور کیرش نے جب سے اتحاد میں ایک دوسرے کی طرف دیکھا
 اس طرح دیکھتے سے بھٹاس' سیوک اور اومار بھی شاید سمجھ گئے تھے کہ وہ اس
 کوئی فرد دان رہنا چاہتے ہیں اتحاد تینوں انہی حشر ہوئے گا وہ آگے بڑھ کر
 کیرش پر حسد آور ہوں ایسے جو ہی وہ یونٹ سے پیچھے ہوئے حسد سے قہقہے
 چاہتے رہ جانا پڑا اس صورت حال میں بھٹاس' سیوک اور اومار ٹھٹھہ کر رہے تھے

بھٹاس سے اپنے سر سے حیرت انگیز شگ بنگی وہ شگ اس نے اس حسد
 سے چھپاؤ شاید ایسا کر کے اس نے یونٹ کے پیچھے ہوئے حسد کی قوت
 سے یہ تھا کہ یونٹ اور کیرش بنگی کے کادوں کی طرح اپنی جگہ سے اٹھ
 میں رہیں جو انہوں نے آگ میں رکھی ہوئی تھیں وہ آگ کی طرح سرخ
 ہوں گے پیچھے ٹکری کے سونے دتے تھے ایسے سے ایک کیرش سے بھٹاس کی
 بھٹاس نے سٹول میں اپنی ٹوپی کی دونوں گرم سلاطوں سے یونٹ بھٹاس اور
 وہ ایک سوپے کی گرم اور سر سے سلاطوں سے کیرش نے اومار پر حملہ
 ہوں میاں بیوی نے اگادہ دونوں سوپے کی گرم سرخ ۔ ہمیں اس تینوں کی فینوں
 پر حشر شروع کر دی تھیں۔

کیرش کے اس حمل اور کارروائی سے بھٹاس' سیوک اور اومار بری طرح
 تھیں اور سٹول چھینے لگے تھے یہاں تک کہ وہ یونٹ اور کیرش کے سامنے
 یونٹ اور کیرش دونوں نے اپنی پوری شدت اور غضبناکی سے ان کا تعاقب
 تینوں کے ساتھ وہ ان کی پیٹھوں پر سوپے کی گرم سرخ سلاطیں برساتے رہے
 رہے ہمیں میں جا کر بھٹاس' سیوک اور اومار اپنی سری قوتوں و حرکت میں
 حشر کی صورت میں وہ فضا میں اٹھتے ہوئے یونٹ اور کیرش کی نظروں سے
 رہے۔ یونٹ اور کیرش وہاں میں بیوی تھوڑی دیر تک گھن میں کمرے ہو کر
 رہے پھر وہ واپس اس کمرے میں چلے گئے تھے جس سے اٹھ کر وہ باہر نکلے

بھٹاس' سیوک اور اومار قبرستان سے باہر انسانی روپ میں نمودار ہوئے اس کے بعد
 وہ بڑی حیرت اور جستجو میں وہ بھٹاس کو غلبہ کر کے کہتے گا آکا اس دونوں
 میں ہمیں کچھ نہیں آتی آپ ایک بڑی خاتون کا روپ دھار کر مجھے اور اومار
 میں لکڑی کی قیام گھر میں داخل ہوئے تھے۔ پھر مجھے حیرت اور تعجب ہے کہ
 ۔ فر ہو گئی کہ آپ بھٹاس ہیں اور میں سلیوک اور دوسری اومار ہے کچھ
 ۔ تو اس سے پاس کوئی قوت ہے جو ہماری آمد سے پیچھے ہی اسے مطلع کر دیتی ہے
 ۔ اٹھ آؤ رہنا چاہتے ہیں اگر چہ ت ہو تا جیسے اسے ہماری آمد اور جلیں پانچان کا
 ۔ اس پر بھٹاس وہاں سے لگا

۔ سو کہ تمہارا انداز درست ہے اس کے قبضے میں ضرور ہوئی قوت ہے جو سے

یہ بات ہے کہ یہ دو دونوں جو مقابلے کے لئے آئے ہیں اس کا تعلق عیوں کے قبیلے قضاہ
یہ کام رقیع ہے اور دوسرے کام قعی ہے۔ اس کا اصل ہم قعی میں بلکہ
اسل ہم رہے ہیں یہ چونکہ اس سے دور در کی سرزمینوں میں آگیا ہے
اور ان کی نسبت سے کوئی ات قعی کہنے لگے اور اب یہ زیدی نسبت قعی سے
نہ زیادہ مشہور ہے۔ اس پر حجت پولا اور کہنے لگے۔

[illegible]

۱۔ ایک یہ وجہ سے قصی کہ لڑکا عاتق اس کا بیپ دھب میں مرد ہو قریب سے
 میں بھی رید کا اصل، میں تو کہ میں سے کہ میں اسے رید ہی کے نام سے پکا عاتق
 یہ یہ میں حاضر بہت سہولت کے ساتھ کہ سے رید شاہ کی طرف چلا گیا تو
 میں سے دور کی بنا پر اسے رید سے قصی کہ کر پکارا جانے لگا۔
 شاید مزید کہہ سکی۔ عاتق میں قریب اس سے کہ متاقل کی ابتدا ہونے لگی

اداری آمد اور روانگی کی اطلاع پہلے سے کر دی جاتی ہے لیکن تم جانتے ہو میں
والا۔ اب میں اس پر حملہ آور ہوئے گا وہ طریقہ آج کل کا ہے اور اس
کوئی قوت ہے اسے نہ تک نہ ہوگی کہ میں اس پر حملہ آور ہوتا ہوں
مسلم کی طرف چلتے ہیں۔ اس کے بعد وہ شیوں اپنے و مستحق کل کی طرف
یونٹ اور کیرش اپ کمرے میں آکر بیٹھے ہیں کہ ایسا کرنے پر
میں دو بار دو ہوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہے گئے۔ دیکھ یونٹ میں خوش
سیال بیوی ملے گی کہ عیال کے لیے اور امداد کو دے گا جیسا کہ اب ہم
خوب ہمیں اور کون سے مقرر تھے۔ عیال کے لیے اور امداد اپنے
کی طرف چاہتے ہیں اور وہاں ہمہ اور ہوئے کی کوشش کریں گے
ہوں صبح پھر آؤں گی۔ اس لئے کہ صبح ہم یہاں سے ارمی شہر
گئے اس کے ساتھ ہی ایسا کام کرنا چاہیے ہو گئی تھی۔
دونوں میں بیوی ارمی کے لئے تھی۔

دوسرے روز ساریج طلوع ہوئے۔ تھوڑی دیر بعد برف اور کیش دور
ایسا کی رہسائی میں ریس شہر کی طرف اپنی سر قوتوں کو آت میں لے کر
گئے تھے۔ ارض نام میں وہ عروں کے قید تھانہ کی ہستی کے باوجود وہ
میدان میں بہت سے ایک ایک گول ۱۰ سے کی صورت میں جمع تھے۔ چونکہ
ان لوگوں کے درمیان کوادار ہوئے۔ سوئے دیکھا جیسا کہ ایک ہائی
تھے ان کے درمیان مقابلہ کے لئے پوائے اور پیرش کے دیکھتے ہی کیستے
درمیان میں ہو جگہ صاف تھی وہاں سوکھی سمجھو کا ایک تہہ پکا تا گاڑ دیا کہ
تیر اندازی کا مقابلہ تھا۔ وہ جواں حسوں نے اسی مقابلے میں حصہ لیا تھا وہ
خاصے پر آکر آئے ہوئے اور اسوں نے اپنے اندھوں پر عاں مل رہی تھیں
پر تھوڑا بھر سے ترکش تھے۔

یونٹ اور کیرش دونوں میں پی پی ال ٹوائوں کا حارے رہے تھے۔
ایک دن نے یونٹ کی گروس پر کس ایچ اس کے بعد ایٹک کی دھمکوتی کو
توازی یونٹ کی سہمت سے نکلی۔ کیرش بھی متوجہ ہو کر ایٹک کی یہ کھٹکوتی
کرنے لگی تھی۔ ایک کہہ رہا تھی۔

تھی۔ لڑائی لگا سانس دہی ہوئی برف کی گردن سے علیحدہ ہو گئی تھی۔ مقابلے میں حصہ لینے والے دونوں لڑکوں کو اس پیکر پر کھڑا کر دیا تھا کہ وہیں کرکچور کے تھے کو اپنا ہدف بنائیں۔ دونوں جوانوں نے پانچ پانچ تیر دیتے گئے تھے لے کرکچور کے تھے بہت گتے تھے۔ دونوں جوان حرکت میں آئے۔ دیکھا کہ کرکچور اچھا تھا اس کے پاؤں کرکچور کے تھے میں بہت ہوئے اس کے مقابلے لیے والا دوسرا جوان جس کا نام رفیع تھا اس کے تیر کچور کے تھے میں بہت گتے تھے۔

فقی جب مقابلے بیت گیا تو دوسرا جوان رفیع بڑا غصہ کیا ہوا پہلے مقابلے لینے والے دونوں جوانوں میں گفتگو ہوئی رعب بوجھا اور ایک دوسرے کو غصی کا کئی شروع ہوئیں۔ معاذ میں تک بوجھا کہ دونوں جوانوں میں آپس میں جھگڑا لگی تھی مگر مقابلے کے انتظام کرنے والے لوگ کچ میں آئے اس طرح کچ چھ۔ اس موقع پر ہارنے والا لڑکوں جس کا نام رفیع تھا اس نے طعنہ دینے کے انداز میں فقی کو مخاطب کرتے ہوئے کہ تو ہمارے حادوں سے تو سے میں اگر لڑائی ہو بلور لڑائی دیر اور جرات مند ہے اپنے حادوں میں کیسا نہیں چلا ماتا۔

مقابلہ ہارنے والے جوان رفیع کے یہ الفاظ سنیے یعنی فقی کے دل پر تھمے تھے۔ اس جوان کے طعنہ لینے پر شک ہو گیا تھا کہ شاید اس کا تعلق برصغیر ہے۔ لہذا وہ میدان سے نکل کر سنی کی طرف بھاگا۔ اس موقع پر ایسے بوجھ پائس نہ کہے گئے۔ دیکھ بوجھ یہ یہی تھی فقی اپنے گھر کی طرف بھاگا۔ اس سے اپنی اصلیت کر کے لی کوشش نہ کرے۔ لہذا اس گفتگو سے غصہ انداز۔ تم میں وہی اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاؤ۔ فقی کا تعلق کرتے ہیں بوجھ اپنی ماں سے کیا گفتگو کرتا ہے۔ ایسا کہنے پر برف اور کیرش دونوں جوان سری قوتوں کو حرکت میں لے اسلی اور میوانی آنکھوں سے لومسل ہوتے ہوئے کے تعاقب میں لگ گئے تھے۔

فقی گھر میں داخل ہوا اس وقت اس کا سوتا باپ ریہہ میں سیں تھا لیکن اس نے فخر سے اس سے اپنے بیٹے رواج میں ریہہ واپس نہیں کر رہی تھی۔ رواج فقی خاں سے گا در باپ سے سوتا بھیل تھا۔ اس میں فقی بھائی ہو اپنی ماں فخر سے اس کے پاس آس کی حالت ایسے ہو۔ گھر بہت دور لکھنؤ میں اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ ریہہ سے دیر

نہ ہو گیا تھا۔ فقی قریب آتا برف اور کیرش بھی اسلی لکھوں سے اوچھل کر کھڑے کر رہے تھے۔ قریب آکر فقی نے اپنی ماں فخر سے دست بردار ہو کر بوجھ۔

اب میں ہے۔ فقی کے اس میر متوقع اور اچھا سوال پر ریہہ گھر بہت کا۔ اسلی پریشانی کے انداز میں اپنے بیٹے فقی کی طرف دیکھتی رہی ایک لکھ سے رواج پر بھی اسلی جو فقی کے سوال پر بھی اپنے بھائی فقی کی طرف دیکھتا تھا۔ اس کی طرف دیکھتا رہ گیا تھا۔ حالات کا بارہ پتا ہوئے فخر سے دست بردار ہو کر کے کہنے لگی۔

میں نے بیٹے تیرے باپ کا نام ریہہ بہتم کیسا اس قسم کے قصوں اور خبر سے۔ اس پر فقی بھولا اور کسی قدر غصے کی حالت میں کہنے لگا۔ میرے اصل رواج کا باپ ریہہ میں حرام میں ہے تو انوں نے مجھے طعنہ میں پر فخر سے دست بردار نے ہوئی لڑت اور تکلیف دہ انداز میں اپنے بیٹے کو۔ پوچھ کسی نے تمہیں کیسا طعنہ دیا ہے۔ اس پر فقی بولا اور کہنے لگا دیکھ میں رفیع کے ساتھ میرے تیر اندازی کا مشہور تھا۔ تو جانتی ہے کہ رفیع اپنے تیر انداز شجاع خیال کرتا ہے۔ دیکھ میں تیر اندازی کے اس مقابلے میں میں نے اس سے اس سے گفتگو سے بعد رفیع اپنے سے باہر ہو گیا۔ میرا اس کا حاد بوجھ کچ میں بہت ہم دونوں کو پیچھے ہٹا دیا۔ دیکھ میں اس موقع پر رفیع کے طعنہ سے مجھے غصہ دیا۔ اس نے مجھے کہا کہ تو ہمارے حادوں سے پھانسا ہوا لڑکے اب تو پھر تو اپنے حادوں میں کیوں نہیں چلا جاتا۔ ہارنے والے باپ کی قسم کچ بتانا کیا میں ریہہ میں حرام کا بیٹا ہوں کیا میرا باپ فخر سے دست بردار کے چہرے پر لوائیں اور پریشانی ہی لکھ گئی تھی۔ لکھ سوتی رہی۔ پھر بیٹے کو مخاطب کر کے کہنے لگی۔

بیٹا فخر نے یہ سوال کیا ہوتا۔ کاش تمہیں مس بور کا خیال ہوتا۔ اس کا فخر دیکھتا میرے بیٹے اگر تو مجھ سے کچ ہی سنا جانتا ہے تو قسم میرے بیٹے کی حیثیت اپنے والد کی حیثیت کا فخر ان کی حیثیت سے اس فخر ان سے۔ اس میں تو اس دونوں درجہ۔ دیکھ میرے بیٹے اب میں تم سے۔ یہ میری ماں کی شہن ہے۔ میں اپنی شہن کے یہ بہتم' لکھ میں سو سے ہوئی۔ اس سے میرے دو بیٹے ہوئے ایک ذہرہ جو تیرا

ہوا بھلی ہے ایک تو ایچ میرے بچے تیرا بھلا بھلا زہروں میں نہوں کہہ ہی
وقت میں سے دوسری شعلوں ، شیر خوار بچہ خلد زہر تو کہہ ہی میں رہا میں
ان مردہوں میں لے آئی۔ دکھ میرے بچے تیرا کہ ان میں گھسنے سے
معز سے جس میں تو رہا۔ اور یہ ہلت میرا موجود شوہر و صاحب میں
ہے۔ ایچ زہر میرے بچے تیرے باپ کا نام کلاب میں سوا ہے تیری قوم کا
انہ کے پاس آہ ہے

اپنی ماں کے اس الفاظ سے نفسی فیصد کن انداز میں ہوا اور کسے کا
باپ ربید میں حرام میں لکھ کلاب میں سوا ہے اگر میری قوم میرا اندر قصد
قوم مکہ مکرمہ میں بیت اللہ کے پاس آہ ہے تو اس میری ماں قسم
یہاں ہرگز نہ رہوں گا میں اپنی قوم نے بھلی زہر کے پاس کہ چلا ہوا
کا کہہ ہی لی جتنی اور سردین اور شر کو اپنی مستقل رہائش بنا کر وہاں
بست سعد فخر مدنی لا طہر کرتے ہوئے کسے گئی دیکھ میرے بچے تو

سے کیسے کہ چاہے گا۔ اس نفسی ہوا دیکھ میں ہے تو جو چاہے حرام میں
کہ چوں گا اپنے بھلی ہوا کے پاس مستقل رہوں گا میں سے بھی
میں ارمیں شام نہ جانے مصر ہے نہ دور ہو کر بولی ہو کہ گئی
نفسی میں میرے بچے گرتا شام کی سر میں سے نکل کر کہ چاہے

میری بہت میں چند ختوں تک حج کا مہینہ آئے والا ہے حج کرتے

عروں کے بہت سے قافلے کہ کی طرف جاتے ہیں دیکھ میرے بچے تو چاہے

حج کے لئے کسی قافلے کے ساتھ مل چلے جانا میں تیرے ساتھ

میں راہوں کی ماں کے یہ الفاظ میں گھر فرماؤ گی اور تھوڑی میں نفسی

لی پھر وہ جیلگی گاؤں سے اپنی ماں کی طرف دھیتے ہوئے کہے گا۔ میں

کا میں میں حج سے ہمارا قافلہ اداں گا اور وہ یہاں سے مارا

کے تو میں بھی جاؤں گے ہی قافلے کے ساتھ کہ وہاں وہ ہوں گا

ساتھ جاؤں گا اس طرح نفسی وہاں سے ہٹ گیا تھا۔ نفسی کے

سعد فخر راج جو دوسرے شام ربید بن حرام سے تھا کچھ

فاطمہ بہت سعد کو کلاب کر کے کہے لکھ دیکھ میری ماں تو ہے

کیوں چھپا رہی کہ نفسی میرا کا بھلی میں ہے اور یہ کہ اس

مرد سے اچھا میں چاہے دو میرے باپ ربید بن حرام کا بیٹا

ماں میں کرتا ہوں۔ اب اس سے دوری اس سے بدائی میں کینہ برداشت
کی ماں میں جب حج کا موسم آئے گا تو میں اس کے ساتھ جاکوں گا اور جب حج
میں آئے گا تو میں اس کی منت مانت کر کے اور سمجھاؤں گا کہ آپ ساتھ
میں گا۔ وہ میرا بھلی ہے میرا ہوا ہے۔ میں چاہتا ہوں وہ یہیں رہے۔ پاس
میں سے شیعہ رواج میں ربید بن یہ گنگو میں کہ فاطمہ بہت سعد فاطمہ
میں۔ کم ہو گئی۔ پھر اس سے اپنا ہاتھ رواج میں ربید کے سر پر رکھ کر
میں بولی اور کہنے لگی

میں سے ہے۔ میں نہیں اجازت دیتی ہوں کہ جب حج کا مہینہ آئے

حج کے قافلے کے ساتھ روانہ ہو تو میں اس کے ساتھ جانا۔ پھر جب

ماں کے لئے تو ابھی کسی طریقے سے اپنے بھلی نفسی کو اپنے ساتھ لے آئے۔

میں رواج خوش ہو گیا تھا اور پھر اس منت چلا گیا تھا جس طرف نفسی

تھا۔ وہ بھی جب اپنی ماں کے پاس سے ہٹ گئے تو یہاں اور پھر

رحمہ میں دم کے مقل کے باہر وہ نمودار ہوئے پھر کیرتی میں وہ

میں لگی یہ وہاں میرے حبیب اب نہیں گیا کرتا چلے۔ میں چاہتی

میں رہائش میں اور دیکھیں یہ نفسی میں کلاب جب ان میں

میں یا گریں۔ وہاں میں یہ وہاں سے ہٹا ہی تھا کہ اس میں

میں یا گریں۔ وہاں میں یہ وہاں سے ہٹا ہی تھا کہ اس میں

میں یا گریں۔ وہاں میں یہ وہاں سے ہٹا ہی تھا کہ اس میں

میں یا گریں۔ وہاں میں یہ وہاں سے ہٹا ہی تھا کہ اس میں

میں یا گریں۔ وہاں میں یہ وہاں سے ہٹا ہی تھا کہ اس میں

میں یا گریں۔ وہاں میں یہ وہاں سے ہٹا ہی تھا کہ اس میں

میں یا گریں۔ وہاں میں یہ وہاں سے ہٹا ہی تھا کہ اس میں

میں یا گریں۔ وہاں میں یہ وہاں سے ہٹا ہی تھا کہ اس میں

میں یا گریں۔ وہاں میں یہ وہاں سے ہٹا ہی تھا کہ اس میں

میں یا گریں۔ وہاں میں یہ وہاں سے ہٹا ہی تھا کہ اس میں

میں یا گریں۔ وہاں میں یہ وہاں سے ہٹا ہی تھا کہ اس میں

میں یا گریں۔ وہاں میں یہ وہاں سے ہٹا ہی تھا کہ اس میں

ہم انہیں ضرور اپنے سامنے ذرا اور مطلوب کریں گے۔

پہلے تک کہسے کے بعد ایسا کمر بھر کے لئے رکی پھر وہ اپنا سلسلہ
ہوئے کمر رہی تھی۔ دیکھ پانچ میں جاتی ہوں اس سے پہلے میرا تیرا اور
مطاس سیوک اور اوجار جیسی طاقتور اور گناہ کی دلدراہ قوتوں سے نہیں
میں ہمارے لئے فی چیز ہے کہ مطاس یہ یہ قوتوں کا ملک ہے اور اس سے
بہت ہی بدروسی سیوک اور اوجار کے علاوہ اس کے ساتھ ہیں وہ حادہ۔
مرگت میں ہیں آ رہا لیکن وہ وقت دور نہیں جب ہم اسے پٹی گرفت
کے۔ فی الحال تم دونوں یہاں بیوی اسی سرحد میں قیام کرو اور ہم
ملاقات کا جائزہ لو

یوہاں سے ایسا کہ اس تجربہ کو قبول کر لیا، وہاں وہاں ہوں تھیں
 نکلے اور ہستی کے دہر صحرا سے اور اسی نے ایک سڑک میں قیوم کر دیا۔
 جب حج کا بندہ آتا تو قصبہ میں گلاب حج کے کاروان کے ساتھ ہوتا ہے۔
 اس کا پہلی روح بن رہیہ بھی اس کے ساتھ ہوتا ہے۔ یوہاں دور کے
 چاہے والے حاکموں سے کہ وہاں میں شامل ہو گئے تھے۔

مکہ پہنچے، انھیں حاجیوں کے گاہے سے علیحدہ ہوا۔ اس کا جھل
اس کے ساتھ تھا۔ دونوں مکہ کے لوگوں سے پوچھتے ہوئے ایک گھومتے
اس دروازے پر جس میں کتاب نے دستک دی تھی، تھوڑی سی دیر
تھوڑی سی دیر میں وہاں سے ایک رشتہ دار آیا۔ وہ رشتہ دار
ایک ہاتھ میں لاشی تھی جس سے عورت وہ چتا تھا۔ دروازہ کھلے
پہنچے گا تم لوں ہو اور کہیں میرے گھر کے دروازے پر دستک دی ہے
اس پر انھیں میں کتاب پر ہوا۔ اسے خطاب کر کے پوچھنے لگا کہ
ہوں۔ اس پر وہ اندھا ہوا اور کہنے لگا میرا ہم پرہہ میں کتاب سے
وہ اس کا جھل ہی ہے اور اندھا ہو چکا ہے۔ اس کا اس چلا۔ بھگت
جھل سے پست صاحب نے اس سے پتہ وہ اپنی جھل سے پوری طعن
تھا۔ تھوڑی دیر تک وہ جیسے شوق سے اپنے جھل پر دھڑکتا رہا۔
پوچھنے لگا کیا تم کسی ایسی خاتون کو جانتے ہو جس کا نام غافلہ بنت سعد
تھی میں کتاب کے اس الفاظ سے پرہہ میں کتاب کو اس اور اس
میں کتاب اور راجہ بن ریشہ کے بچھتے ہی دیکھتے اس کی آنکھوں میں

میں نے اپنے تئیں تو کسی قدر سہارا اور ذوق ملی ہوئی تواری میں کہنے لگا۔ خالص ہمت سہرا وہ مجھ کو مل ہی نہیں تھی۔ ہائے تئیں۔ وقت در تھلنے نے جہانوں اور میں کے درمیان دوری کا راز کھلا دیا۔ میں انہیں میں نہیں جانتا تو کون ہے اور خالص ہمت سہرا میری ہل گئی۔ وہ زندہ ہے تو میری دعا ہے کہ جہاں بھی ہو خوش رہے میرے چپ کے مرنے کے لئے ہو۔ تو کسی کے ایک عرصے ربیب بن حرام سے نکاح کر لیا تھا۔ وہ ایسی شہینہ تھی مجھے بھی اپنے ساتھ لے جانا چاہتی تھی پر میں نے کہہ ہی میں رہنا پسند کیا۔ اس پر اس نے کہا۔ میں اور پوچھئے گا۔

[illegible]

میں نے گلاب سے اس اشعار پر ردود میں کتاب کوں بھر لیا تھا۔ ماضی اپنی اس نے
 ایک صاحب نے مجھ کو اپنی پرتی صحت کے ساتھ انہی میں گلاب سے پٹ لیا تھا۔
 یہ وہ اسے پورا کر رہا تھا۔ پھر دو دن بعد اسے گلاب میں لکھ کر لایا تھا۔
 ماضی نے اس پر انہی کوں اور کہنے کا کہ میرے ساتھ میرا بھائی سے یہ ہم دونوں
 کا مورچہ سے سونا اس کا نام "راج بن راجہ" ہے۔ اس پر وہ کہہ رہا ہے کہ
 یہ وہ گلاب میں اس سے ماضی کوں اس پر وہ ان میں راجہ خود کے پڑھ رہا ہے
 یہ وہ ماضی سے اپنے ساتھ پٹ لیا تھا۔ پھر وہ اس کوں کوں ماضی میں
 اس نے ماضی میں گلاب کوں راج بن راجہ نے راجہ کے ماضی میں لکھ لیا تھا۔
 یہ وہ ماضی میں گلاب میں یہ وہ ماضی میں راجہ کے ماضی میں لکھ لیا تھا۔
 یہ وہ ماضی میں گلاب میں یہ وہ ماضی میں راجہ کے ماضی میں لکھ لیا تھا۔

۱۰۔ یہاں ہم ہوا تو درجہ میں برید نے پے بھلی فکس میں غلاب ہوا اس مدت پر
۱۱۔ کی روشنی کی ۔ وہ وہاں اپنی میں قاطعہ مدت سحر کے پاس چلے لیکن فکس میں
۱۲۔ وہاں صحن سے اٹھ کر آیا ۔ تب درجہ میں ریت پر ہے چارہ عجوبہ ہو کر ریح کے

کھانے کے ساتھ ارمیں شام کی طرف لوٹ آیا تھا۔



یونان اور کیرش دونوں میں یوں ایک مرد مکہ کی مراۓ میں اپنے گھر
ہوئے تھے کہ کیرش یونان کو مخاطب کر کے کہے گئے۔ اب جبکہ ہم نے مکہ کی
میں قیام کر لیا ہے تو آپ مجھے مکہ اور اس کی حکومت کرنے والوں سے حالت نہ
مائیں کے تاکہ میرے علم میں پہل پہل رہے ہوں اس وقت وہ آپ کو ان کے
آتے رہے ہوں گے لہذا اس شہر کے بارے میں حالات خوب جانتے ہوں گے
بول اور کہیں لگا ہوں میں تجھے اس شہر کے حالات بتاتا ہوں۔ سو

اللہ کے ہی ابراہیم علیہ السلام نے اپنی والدہ کو مختلف مشقتوں پہ گاہ اس
آپ کو کہ وہ ایک سینے میں جڑے ہے۔ آپ نے اپنے درجہ اسحق علیہ السلام
مغرب میں ارمیں شام میں "ہو باک" اپنے بھائی سے اس کی قربت پر
سرمیں میں اپنے بیٹے اسماعیل کو کہہ کر اس کا مسل چھوڑ کر مغرب میں
انہیں پہل پہل کرتے تھے یہ تھا۔ بوقت صبح اسماعیل اور اس کے
دوسرے کی حالت کر سکیں۔

اس کے علاوہ ارمیں حبیب السلام کے بیٹے قیسریہ بن تھوڑے سے تھے
آپ کو کہ اللہ کے نبی اسماعیل کی شادی ہو حرم۔ سردار ارمیں نے بھی
عرب و قدیم حکمران قبیلہ تھا۔ خدا خلق کا کائنات میں اپنے بھائی سے
حرم جس میں اسماعیل کی شادی ہوئی تھی وہ تھا میں آپ کو کہہ دوںے تو بہت
معدہ پر جتنی تھی اور مدد ہی یہ لوگ اس قدر بچل گئے کہ مغرب میں
اس کا بھائی تھا جس کی طرف اس کے جیسے جس تک بچل گئے تھے۔ اس کے
آپ تھے وہ بھی اس کی پچھلیاں شام کی سرد سے عاصی بھائی کے صحن
تھے۔

اس طرح ایک ہی ماپ کے درجہ پہل اور مصر کے قدیم علم و تمدن
میں بچہ سردار بچہ ارمیں نے رکھیں اس کے قصے میں آئیں۔ شہر
دنیا کی تہذیب پر وہ گفت کر سکتے تھے اور عرب و اندلس میں بھی
وفاقی اعتبار سے بیٹ کا قبل تخیل ہمارا ثابت ہو تھا۔ جب اللہ کے ہی اسماعیل
ہو جرم تھا کی سرمیں پہ خوب بچل گئے تو بولتا کہ بولتا کہ تیسرا

میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لکھی جاتے ہیں جو اسماعیل اور بنو ہاشم کے درمیان
ہوئی تھی جس میں جو اسماعیل اور بنو حرم و لکھ نصیب ہوئی۔ اس طرح بنو ہاشم کی
میں کہ میں بنو حرم کی سلطنت خوب مستحکم ہوئی جو عین سب تک قائم رہی
میں تیس کے بعد بنو ہاشم تھوڑی دیر کے لئے رہا پھر وہ اپنا مسلہ کلام جاری رکھتے
تھے۔

میں کہ بنو حرم مکہ میں ایک ریاست اور بولتا کہ سلطنت کے ایک تھے مگر جب
میں کہ اللہ تعالیٰ کو توڑا خلق خدا کو توڑا اور دروازہ بھلا حرم محرم کی حرمت و
انتہا و دامن بد باہر سے آئے داسے مسافروں کی حرمت، آہ اور بل و متاع کو
میں کہ جب بیت اللہ پر چڑھ جاتے، اہل دار، بازار کو لالہ۔ بلیا۔ حرام سب
میں کہ یہ کہ کعبہ کے اندر قبیلہ بنو حرم کے دو بیٹے مرد اور عورت
میں کہ بنو حرم جیسے قبیح جرم۔ فارغ ملک کیا

میں کہ مقدور کا ستارہ گردش میں تھیں اس کا حال و حال اور گرفتاریت اور
میں کہ بنو حرم کی دھار ہو گیا۔ سب بنو حرم اس امت میں جتنی اس گناہ اور
میں کہ آپ نے تب ہی کے بادشاہ بنو حرمی حادثہ مفاہم میں امر عربی سے اپنی قوم
میں کہ ہوئے میں مخاطب کر کے کہہ

میں کہ نبی خود اللہ تعالیٰ سے ہوا۔ اللہ تعالیٰ کی بے حرمتی سے باز آ جاتے اچھی
میں کہ اس قوم کے ہیں اس گناہ کی حرمت و حرمت کو پہل کیا وہ چاہا وہ پہا ہولی
امت و رسالت کی دشمنی سے سامنے ہے یہ۔ ان کے افعال بد کی پاداش
میں کہ دوسری قوم مسلمانوں کے لئے اور قتل و حارب ہو چلا

میں کہ آپ کا شلہ ماسی بنی اس کا صلہ ہمارے کی روکنا نہ کرتے ہوئے کہیں لگی ہم نے
میں کہ عرب ہیں اللہ کی امانی قوت ابدست ہے اللہ سے پاس سبیل عرب
میں کہ۔ ہمیں اس فلسفہ سے شک ہے۔

میں کہ اس نے بے دلوں کی اصلاح کی پوری کوشش کی لیکن جب اس نے دنیا
میں کہ اس کی اب اولی اسید نہیں تو اس نے کعبہ شریف کی قیمتی اشیاء کو چاہا ہم زم
میں کہ رات سے مٹی سے بھر دیا اس سے سونے کے دوہری ہو کعبہ شریف
میں کہ تھے اس کے علاوہ خزانہ کعبہ خلاف دور قلعی دار کھوار میں بھی چاہا ہم زم
میں کہ بنو حرم زم کو اس نے بھرا دیا تھا۔

میں کہ بنو حرم کی بدعتی ہوئی اور اس طرح کہ وہ خزانہ پر حملہ آور ہوئے

یہ قبیلہ سہا میں آہ تھا۔ ایک ماہ نے پیش گوئی کی کہ ساہیہ لوٹ جائے گا۔
ہر طرف چاہی چاوتے گا۔ زار کے مارے اکثر قبائل وہیں سے وطن چھوڑ کر منتقل
تبدل ہو گئے۔ یہی طرح حیدر بھی ترقی و وطن کر کے متعلق شہر سے گزرتے
مکرمہ چاہو چکے۔ وہیں اس نے اقامت گاہ بنائی۔

یہ خزانہ کے سردار عمر بن ابی نے اپنے ایک سردار کو سرداروں کے پاس
بہیں یہاں کچھ عرصہ تک قیام کی اجازت دیدی جلتے۔ مگر مکہ کے سردار نے
گراوش بہ سخت لحد تک دور پریم ہوئے اور اسوں نے عادی شدت سے ان
خزانہ کو وہیں رہنے سے منع کر دیا۔ اس پر سو غرہ کے سردار عمر بن ابی نے
کہ مگر انہیں غرضی مکہ میں رہنے کی اجازت نہ دیدی گئی تو وہ بہادر شمشیر بیاں
گئے۔

یہاں تک کہسے کے بعد یہاں چند لوگوں کے لئے رہا یہ وہ کیوں ہو
لگا۔ کچھ کیش سو خزانہ اسرا۔ عمر بن ابی نے محنت اس کی جس سے وہ
کی غیر اعلیٰ اس سے پہلے ہی حربہ ہمت کی نصرت سے اٹھانے لگا۔
جی ایک بار اوش شام میں کسی ضرورت کو اس بلکہ کے شہر مبارک میں تو
لے بت پرستی کرتے تھے۔ یہ صورت حال دیکھتے ہوئے عمر بن ابی جو خون
عائقی سے ادھل پام ناہیبت خرید لیا جسے اس کے اندر دم و دم پر حسب
عہدت شہر میں رہا۔ ان کی تھی۔

یہ حال جب ہو پریم سے ہر خزانہ و مکہ میں تبد ہوئے سے منع
جنگ ہوئی۔ آپ نے حرم اور سو خزانہ میں نوبت جنگ ہوئی اور یہ جنگ
ہوئی رہی خوب کارر کر۔ یہاں حرم و شہر فاش ہوئی اور حرم
رہے اسوں سے مکہ پر قبضہ کر دیا۔ اس طرح حرم نے مکہ سے
قام ہو گئی اسی دور میں ہوا امیل کے کچھ لوگ ہر خزانہ کی خدمت میں حاضر
ہوئے مکہ میں بادشاہ کی اجازت طلب کی۔ یہ خزانہ سے ہوا امیل و مد میں
دیکھی۔ اس طرح سو خزانہ و مکہ پر فکری کرتے ہوئے تھیں پانی سہیل
سن کل اس کا ایک پل شد شد میں بن رہا کہ فاکروں ہے

یہاں تک کہسے کے بعد یہاں سے حاکم ہوا تو پیش پڑی نصیبت
سے یہاں کی طرف مینے ہوئے تھے گئی۔ میں آپ کی منہاں ہوں کہ
کے حکمرانوں اور ان کی قدیم تاریخ سے متعلق مجھے تحصیل سے بتاؤ۔ آپ

مرئی سرائے میں قیام کرنے کے بعد حالات کا جائزہ لیں گے اور دیکھیں گے کہ
ہے اپنے آپ کو اب یہاں کیسے ٹھہرا کر رہا ہے۔ جس جگہ کے کارروائی کے
میں شام سے یہاں آیا تھا وہ کارروائی تو واپس چا پکا ہے۔ حتیٰ کہ اس کا بھائی
بہ بھی اس کارروائی کے ساتھ لوٹ چکا ہے اب دیکھئے کی بات یہ ہوگی کہ یہ
اب ایک یہاں رہا کر کس قدر ہلچلیاں یہاں حاصل کر رہا ہے۔

نہیہ مزید یہاں سے کچھ کہتی کہ یہاں چھ میں ہوں پڑا اور کیش کو طلب
کا کیش تو اسے کھانا کھانے چلیں صوف گئی ہے۔ کیش کچھ کہتے کہتے رک گئی
نہیہ ساتھ اٹھی اور یہاں کے ساتھ ہوئی۔ دونوں یہاں رہی کھانا کھانے کے لئے
جائے کی طرف چلے گئے تھے

یہاں یہ کار کا میلہ لگا تو اس میلے میں قسبی س کاہلے بھی شرکت کی۔ اس
کے ساتھ تھوڑی اور لوگوں حرب و حرب سے دوسرے مقابلے ہوئے اس سب
کا کتب نے نظروں میں رکھا۔ یہ میلہ کی روزہ جاری رہا۔

جب اس میلے کا شام کے وقت اختتام ہوا تھا اور لوگ اپنے اپنے گھروں کو
رہتے تھے ایک بوڑھا بڑی تیزی سے قسبی بنی طلب سے پاس آیا اور اسے
اس سے کہا۔ وہ کچھ جب کے بیٹے میں جیتا ہوں تو بھی اس سردیمینا میں یا ہے پر
اس میں محمد بن عمر و اس کے بیٹے میں ملیاں کلابی حاصل کر کے تو بے شہرت اور
اور کتب حاصل کر کے جو یہاں سے یہاں رہے وہ کسی جہاں کو نصیب نہ
ایر کتب مجھے ایک کچی ہستی سے تھوڑی طالب بھیجا ہے وہ اس سردیمینوں میں
بے شہرت اور بڑی اہی وقار سے وہاں سے منا چاہتی ہے اس پر قسبی بنی طلب
بڑی تیزی سے اس بوڑھے کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھیں وہ مجھے منا چاہتا
وہاں کتب کو اسے کتب میں بے شہرت سے منا چاہتی ہے۔ اس پر
آپ نے اس بوڑھے کو طلب کرتے ہوئے پوچھا۔

اس سے اور اس کا کتب میں بے شہرت ہوں ہے۔ اس پر قسبی بنی طلب کو
اسے وہاں کتب کے اسے لوگوں تو اٹھی میں جاتا یہ قسبی بنی طلب کو
اس کا نام اور عمر میں ہے۔ مکہ تھی اس کی اکثر کچی بی سے اس کا نام ہے اس
میں بنی طلب اپنی تہہ پر کھڑا کر کچھ سہتا رہا پھر وہ بوڑھے کو طلب کر کے

اس کا نام کی لڑکی ہے نہیں۔ بوڑھے نے اپنی اٹھی سے ایک طرف اشارہ کرتے

ہوئے کہا وہ دیکھو وہ سامنے سفید رنگ کے گھوڑے کے پاس جو لڑکی کھڑی تھی۔
 عکراں کی بیٹی جیسی ہے۔ اس پر قنص بن کلاب بولا اور کہے گا سفید رنگ کا وہ گھوڑا
 پاس جیسی ہم کی وہ لڑکی کھڑی ہے وہ تو میرا ہے۔ اس پر بوڑھا مسکراتے ہوئے
 لے کب کہا ہے کہ وہ گھوڑا میرا ہے۔ دیکھ تو حواس گھوڑا تو وہ تصدای سے
 گھوڑے کے پاس کھڑی ہو کر رہی تھی تصدای انتظار کر رہی ہے وہ تم سے بچ کر رہا
 اس کے قریب ہی جو سرخ رنگ کا گھوڑا ہے وہ جیسی ہے اب تم جانا
 صرل جیسے اس کے لئے بھگا ہے۔ اس پر قنص بن کلاب چپ چاپ اس
 پسندیدہ صرل اس کے گھوڑے کے پاس کہ کے عکراں کی بیٹی جیسی کھڑی تھی
 قنص بن کلاب اسی چند قدم ہی بھر بڑھا تھا کہ بوڑھے سے پھر آواز
 روکد قنص بن کلاب اپنی ہڈی رات آواز دہا جو قدم اٹھا ہوا قنص بن کلاب
 اور اسے طلب کر کے کہنے لگا۔

ایک اس کلاب میں ایک بات کہہ کر اس سے کہنا تھا کہ اس کا دراصل تیرا
 جو پیغام مجھے ملا تھا اس کا مرکزی بند تو میں تر سے کر رہا تھا اس سے
 نے مسکراتے ہوئے کہا میں کہہ سکتا ہوں کہ تو اب کہہ۔ اس میں وہ بولا اور
 دیکھ اس کلاب میں ہم کی یہ لڑکی جو مدد کے لئے لڑکی بیٹی ہے۔ جب سے
 ہوا ہے تب سے یہ تصدای کا گھوڑا ہی پر نگہ رکھے ہوئے ہے۔ قنص بن کلاب
 ملاؤں حیثیت حاصل کی ہے اس لئے یوں جانو کہ تم اب اس کی پادشاہی
 ہو یوں جانو یہ جیسی نہیں ہے تم سے محبت کرنے لگی ہے۔ کچھ میں اب
 کسی عور کو کہہ کے عکراں میں جیسی سے پاس بھیج سکتا ہے تاکہ
 سے اس کی بیٹی جیسی کو طلب کرے۔ اس پر قنص بن کلاب بولا کہ تم سے
 طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

دیکھ میرے برادرگاہ یہ تو ہے یہی بات کہہ دی۔ یہ تو بہت ہی بات ہے۔
 میں اس شام سے کیا ہوں ان سڑیموں میں جیسی ہوں۔ اس میرا ایک
 وہ لہجہ ہے۔ یہی میرا پیغام لیا کہ کے عکراں میں جیسی سے پاس
 پر وہ بوڑھا بولا اور کہنے لگا۔

دیکھ اس کلاب تو اس کی لڑکی۔ اگر تیری رشتہ مدد ہو تو میں جیسی
 آؤں گا۔ تیرے اندھے بھائی زہرہ کو اپنے ساتھ لے جاؤں گا اور پھر زہرہ
 کے عکراں میں جیسی سے اس کی بیٹی جیسی کو طلب کرے گا اس پر قنص

برادرگاہ تم کہیں بات کرتے ہو۔ غلیل بن جیش مجھے جانتا ہی نہیں ہے تو وہ پھر کہے
 اپنی بیٹی جیسی کا ہاتھ میرے ہاتھ میں دینے پر رضامند ہو جائے گا۔ اس پر بوڑھا
 قنص بولا اور اسے کہنے لگا۔

یوں اس کلاب یہ کلام تصدای نہیں ہے۔ یہ کلام جیسی کا ہے تیرا کلام اس معاملے پر
 رہا ہے۔ اگر تو اپنی رشتہ مندی ظاہر کرے کہ تو جیسی کو اپنی زندگی کا رشتہ بنائے
 اس بات پر تو یہ سارا کلام جیسی خود ہی کر لے گی وہ اپنے باپ سے اس مسئلے میں اپنی
 یہ خود کشواہی کی اور اس جیسی کہ کے عکراں میں جیسی ہے۔ اور رہا وہ کسی
 صورت اپنی بیٹی کی بات نہیں ٹالے گا۔ اس بوڑھے نے یہ گفتگو سے کے بعد قنص بن

کلام جیسی پر ایک کچھ سوچا رہا۔ پھر وہ پہلے کن انداز میں بولا اور کہنے لگا۔
 ایک یہ ہے بزرگ پہلے مجھے جیسی سے ملے دو۔ اس سے گفتگو کرنے کے بعد پھر میں اپنا
 کہ اس پر بوڑھا جیسی قدر خوشی اور امیدیں کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگا۔ یہ
 نہیں کہہ سکتا کہ جیسی تم جیسی سے ملو۔ اس پر قنص بن کلاب پھر بولی تیزی سے اپنے
 کی طرف بڑھا تھا جس کے پاس جیسی کھڑی تھی۔ اپنے گھوڑے کے پاس قنص بن
 کلاب کا اس سے دیکھا وہ لڑکی جس کا نام اس سے ہی بتایا تھا وہ گھوڑے کے روپ
 کے عکراں میں جیسی پر غلیل بن جیش کے غم کی علامت جیسی شہاب، غلیل بن جیش کی
 کلاب۔ غلیل بن جیش کی جیسی اور غلیل بن جیش کی جیسی اور غلیل بن جیش کی جیسی
 اس میں پر کشش تھی۔ اس کے گلابی رشتہ دار اب اس کے سرخ بالوں کی شہریت
 اس میں ان لڑکیوں میں غلیل بن جیش کی لڑکی۔ غلیل بن جیش کی لڑکی ایک کوندے
 کے لڑکے کا طرفان بنائے ہوئے تھے۔

جیسی بن کلاب قنص بن جیش سے بطور اور اس کے ساتھ رہنا پھر اس نے اس کی
 اس میں آگے والے ہوئے پوچھا اسے دست غلیل کیا تو نے مجھے اس بوڑھے کے
 پتہ لگا۔ اس پر وہ لڑکی بول کر کہنے لگی ہیں میں نے ہی جیسی بلایا ہے۔ اس پر قنص بن
 کلاب سے پوچھتے ہوئے پوچھا کہ تم کیا کہنا چاہتی ہو۔ جیسی بولی اور کہنے لگی کیا اس بوڑھے
 میرے حوالے سے جیسی کچھ نہیں کہہ۔ قنص بن کلاب نے صاف اور پتہ لگا
 جان کر کہنے ہوئے کہنا شروع کیا۔

یہ دست غلیل اس بوڑھے نے تو مجھے یہ بتا ہے کہ تم مجھے پتہ کرتی ہو اس پر جیسی
 دلی اور تصدای اس معاملے میں کیا رد عمل ہے۔ قنص بن کلاب بولا اور کہنے لگا
 یہ دست غلیل تم جیسی لڑکی کا کسی سے محبت کرنا ایک نعمت اور سعادت سے کم نہیں ہے

اور ایک خوبصورت ورنو مندرجہ ذیل ہے اس کے مقابلے میں جس بھی امتیاز کی
کوشش اور دراز قدمی ہے، خدا میاں بیوی کی حیثیت سے یہ دونوں خوب نہیں
آپ ہم بھی کہ کی طرف کوچ کرتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ ان دونوں کے حالات
میں کیا فرق ہے۔ کیرش نے ہوائ کی اس جوڑ سے اتفاق کیا پھر وہ دونوں میاں
میں مکات کے میدانوں سے نکل کر کہ شری طرف جا رہے تھے۔

یہ لے کے بعد قس بن کلاب کا پیغام کہ کے حکمران مہل کے پاس پہنچا تو ظیل
کلاب کے اندر جوہر تیار اور شہادت کے اوصاف پہلے ہی دیکھ چکا تھا اور اس
میں نہ تو شرف قیامت سے نوازا اس طرح قس بن کلاب اور جی بہت ظیل رشتہ
میں منسلک ہو گئے۔

یہ شری کے بعد قس بن کلاب کہ کے خدا ان ظیل کا منظور نظر بن گیا ہے
میں سے ظیل قس بن کلاب کو اپنا حاشیہ بنانے سے متعلق بھی سوچے لگا تھا۔
مگر اس نے لڑا وجہ سے کہہ کی چاہیاں بھی کبھی ظیل جی اور قس بن کلاب کے
درمیان چٹا چھوڑا دونوں میاں بیوی کہہ کا دروازہ کھول کر زیارت کرتے۔ جس بیماری
شہرہ آفاق ہے کہ اس نے کہا تو اس کی تربیت قس بن کلاب ہی کے سپرد کر دی یہ
کہا جاتا ہے کہ ظیل کی وفات کے بعد اس کے بیٹے ابو شہام سے قس بن کلاب نے
وہ شہاد کے عوض کہہ کی قوت خرید لی تھی۔

جب قس بن کلاب کی ولادت شرافت منور اور مسلم مانی جانے لگی اور مال و دولت
اس کے پاس خردائی ہو گئی تو قس کے دل میں کہہ مطلق کی حکومت کا شوق
پیدا ہوتا ہے کہ اس کا خیال تھا کہ کہ کے موجود حکمران بنی قریظہ کی نسبت کہہ کی حکومت
میں کیا تربیت کا میں زیادہ حقدار ہوں کیوں کہ میں سیدنا اسماعیل کی خالص اولاد قریش
میں پیدا قریش کا زیادہ حق ہوتا ہے کہ وہ ان علاقوں کی حکمرانی اور کہہ کی تربیت کے
میں یہ مقام حاصل کرنے کے لئے قس بن کلاب نے قبیلہ بنی کلاب اور ارض شام
میں اپنے باپ کے قبیلہ قضاہ سے مدد طلب کی۔

بنی کلاب کے قبیلہ بنی کلاب نے فوراً اپنے مسخ ہواں قس بن کلاب کی سرکردگی میں
میں چند ہی عرصہ بعد قس بن کلاب اہل رابع بن ربیع بھی اپنے قبیلہ کا
میں اپنے پاس آتی کیا کہ قس بن کلاب کو یہ طاقت اور قوت حاصل ہو گئی تو
اپنے اس نے کہہ کا قبیلہ صوفہ کے خلاف حرکت میں آنے کا ارادہ کیا۔

اور صوفہ کے دور میں وہ کہہ کے بنی قریظہ کو اس کی طاقت سے بچا تھا۔

اور پھر تم جیسی لڑکی کی پسندیدگی کا جواب نہ دیا بھی کفرانِ نعمت ہے۔ فلا میں
دل کے ساتھ یہ کہہ نکلا ہوں کہ اگر تم مجھے پسند کرتی ہو تو میں بھی تم سے
ابتدا کرتا ہوں اس پر جی کے چہرے پر کمری مسکراہٹ نمودار ہوئی اور ۲۰۰
مہلوں میں ڈوبی اور شیرینی اور رس بکھیرتی ہوئی تازا میں کہے گئی۔

اسے ابن کلاب اگر تم مجھے اپنی رمدی کا ساتھی چنا پسند کریں چکے ہو
بہت ظیل کہہ کر کیوں پکارتے ہو۔ اس پر قس بن کلاب بول اور کہنے لگا۔
مجھے پسند کرنے کی ابتداء کر چلی ہے تو پھر مجھے ابن کلاب کہہ کر کیوں پکارتے ہو
میں نے ایک نقدہ لگایا اور کہے گئی ہیں تو پھر معاملہ یہ ہے ہوا کہ تیج سے تم
میں تمہیں قس کہہ کر پکارتوں گی۔

تھوڑی دیر تک خاموشی رہی پھر جی بولی اور پوچھنے لگی کہ اس بوزمے
تم سے کہہ کیا جواب میں قس بول اور کہنے لگا بوزمے نے مجھے کہا تھا کہ کہہ
عزیز کہہ کے ماتم ظیل کے پاس بھیج کر اس کی بیٹی جی کا رشتہ طلب کرنا
جی کیا مجھے ایسا کرنا چاہیے۔ کہیں ایسا نہ ہو تمہارا باپ جو کہہ کا حکمران ہے
طلب کو ٹھکرا دے۔ اس پر جی فوراً بولی میں ایسا ہرگز نہیں ہوں، نکلا میں
کے درمیان اپنے باپ کے گل میں یہ بات ڈال دوں گی تم کسی بھی وقت اپنے
بھیج سکتے ہو اور جی تمہارا بیٹی عزیز تمہارے لئے مجھے طلب کرے گا تو میں
دلائی ہوں میرا باپ انکار نہیں کرے گا۔ اب میں جاتی ہوں میرے ساتھ کی
جی ہے چینی سے انتظار کر رہی ہوں گی اس کے بعد جی اپنے گھوڑے پر سوار
گئی تھی۔ جبکہ قس بن کلاب بھی اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر کہہ شہر کا رخ کرے۔



ہوائ اور کیرش بھی قریب ہی کھڑے ہو کر یہ ساری گفتگو سن رہے تھے
کہہ کی طرف روانہ ہو گئے تب کیرش ہوائ کو مخاطب کر کے کہنے لگی۔

ہوائ میرے حبیب تمہارے خیال میں یہ بھڑکی نہیں رہے گی۔ اس پر
کہے لگا۔ دیکھ کیرش میرا ارادہ ہے کہ اس شہر میں رہتے ہوئے یہ قس بن
کلابیاں حاصل کرے گا کہہ کا حاشیہ کی جی جی کا اسے پسند کرنا اور
انہماک اس قس بن کلاب کے لئے ساری کامیابیوں اور کامیابی کے
وہ گا پھر تو یہی ہے۔ اور کی جوڑی جی خوب رہے گی۔ جہاں قس

مستحق ہے اور جس قدر لوگ قصی اور اس کے لشکر کے ہاتھوں قتل
 ہوئے ہوں اس کے لئے نہیں ہے اور یہی اس سے کوئی بازپس کی جائے
 دی ہو خواہ اور اس کے حاجی تھے جو ہر کے ہاتھوں قتل ہوئے ہیں اس کا
 حصہ واجب الادا ہو گا۔ اس لیے کے بعد کہ کی حکومت قصی کے سپرد کر
 اس طرح قید خواہ سے کہ کی حکومت قریش میں منتقل ہو گئی تھی۔



سرائے کے کمرے میں اکیلی منی حقی سب کہ یونان کہیں باہر گیا ہوا تھا
 یونان بھی اس کمرے میں داخل ہوا اور کیرش و خطاب کر کے کہنے لگا دیکھ
 اس کا ہوا رہتا ہوں۔ اس پر کیرش بولی اور بڑے خشن اور جرات سے
 جواب دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی۔

مجھے یہی مبارکباد دے رہے ہیں۔ اس پر یونان بے پناہ وحشی کا اظہار کرتے
 گئے۔ کیرش۔ سو خواہ اور جو ہر کے مقابلے میں قصی بن خطاب اور اس کے
 اس وجہ کو بہتر فتح نصیب ہوئی ہے۔ اس فتح کے نتیجے میں اب کہ کی حکمرانی
 قریش میں منتقل ہو گئی ہے اور اب قصی بن خطاب کہ کا حکمران ہو گیا ہے۔
 اس کا شک۔ کیرش کے یہاں پر بھی مسکراہٹ پھیل گئی اور وہ بھی جواب میں
 قصی کی اس کامیابی پر بھی تب کو مبارکباد دیتی ہوں کیا ایسا نہ کریں کہ ہم
 یہاں بیٹھیں اور اس فتح مندی اور حکمرانی میں قصی بن خطاب کو مبارکباد دیں۔
 اس کی اس تجویز سے اظہار یا پھر وہ دونوں یہاں بیوی سرائے سے نکل گئے



عطاس نے محل میں سلیک اور اوجار دونوں یہاں بیوی محل کے وسطی کمرے میں
 تھے کہ اہلک ان کے ساتھ عطاس نمودار ہوا۔ عطاس کو دیکھتے ہی سلیک اور
 ابی جک نے اٹھ کھڑے ہوئے اشارے سے عطاس نے ان دونوں کو پیٹنے کے
 یہ دونوں اپنی شست پر بیٹھ گئے تب عطاس بھی ان کے ساتھ ایک نشست
 ان دونوں کو خطاب کر کے کہنے لگا۔

یہ دونوں حریف۔ میں تمہارے ایک دشمنی رکھتا ہوں اس پر اوجار نے

ابتداء اس طرح ہوئی کہ قبیلہ صوف کے ایک شخص غوث کی والدہ کے ہاں اور
 تھی اس نے اللہ تعالیٰ کے نام نذر مال کر اگر اس کے ہاں بیٹا پیدا ہوا تو اس
 خدمت کے لئے وقف کر دے گی۔

جب خداوند نے اسے لڑکا عنایت فرمایا تو اس کا نام غوث رکھا گیا۔
 کی اور غوث اپنے ماموں کے ساتھ مل کر بیت اللہ کی خدمت پر حاضر ہوا۔
 کے لئے سب سے پہلے قبیلہ صوف ہی گیا کرتا تھا جب اس قبیلے کے لوگ رہی
 جاتے تب دوسرے لوگوں کو رہی کرنے کی اجازت دی جاتی تھی۔

اب قصی نے یہ فیصلہ کر لیا تھا کہ اب یہ خدمت وہ خود ہی انجام دے گا
 اپنے لڑا لشکر کے ساتھ منی میں جرات کے پاس پہنچ گیا۔ جب قبیلہ صوف
 کے مطابق وہاں آئے تو قصی نے دعوت کی اور کہا کہ ان خدمات کے اظہار
 تمام ہی نسبت لڑا ہوا تھا۔

قریشین کے درمیان سنی کے مقام پر ہولناک جنگ ہوئی طرفین سے
 مارے گئے اس جنگ میں ہی صوف کو بڑی شکست ہوئی۔ قصی بن خطاب
 نصیب ہوئی۔

اس جنگ میں قصی بن خطاب کے بھائی راج بن ربیعہ نے بہتر حد
 قبیلہ صوف کو شکست ہوئی اور دشمن کا زور ٹوٹ گیا تب راج بن ربیعہ منی
 نے قصی سے درخواست کی کہ لوگوں کو اب رہی کے لئے جانے کی اجازت دیں
 اپنے بھائی راج بن ربیعہ کے کہنے پر قصی نے لوگوں کو رہی کی اجازت دی کہ
 قصی کی اس کامیابی اور فتح پر کہ اور ان سرزمینوں کا حکمران قبیلہ

انہیں فکر دامن گیر ہوئی کہ کیس کہ کی حکومت ان سے جہنم نہ جانے
 نے قصی بن خطاب سے جنگ کرنے کا عزم کر لیا۔ چنانچہ کہ کے نواح میں
 اور بنی خزاعہ کے درمیان ہولناک جنگ ہوئی اس جنگ میں بھی قصی بن
 راج بن ربیعہ اس کے ساتھ تھا۔ قصی بن خطاب کی خوش قسمتی کہ میں ان
 جنگ زوردار پر تھی تو جو خواہ سے صبح کا پیغام بھجوایا۔ دراصل سو خواہ
 کہ اگر جنگ تھوڑی دیر مزید جاری رہی تو قصی بن خطاب کے مقابلے میں
 شکست ہوگی لہذا اسوں نے صبح کی درخواست دی آخر ایک شخص جو منی
 اور حالت مقرر کیا گیا اور یہ کہا گیا کہ اس کا فیصلہ قریش کو قبول کرنا ہو گا۔

سحر بن حلف نے فیصلہ دیا کہ قصی بن خطاب کہ کی حکومت اور

چمک کر پچھا آقا کیس خوشخبری آپ لے کر آئے ہیں۔ اس پر عطاس گہری
 کیسے لگا۔ تم دونوں کے لئے خوشخبری ہے کہ یوسف اور کیرش دونوں میاں پر
 دلع ہو چکے ہیں۔ کئی ماہ گزر چکے ہیں وہ اپنی قبرستان کی رہائش گاہ میں سکس دیکھے
 کے یکم ہو گئے۔ آقا کہتا ہے کہ عطاس کے محل میں رہنے والے بدناموں سے
 ہیں میں سمجھتا ہوں ان کا یہاں سے چلا جانا ہمارے لئے بڑا سہو مند اور مصدقہ
 اس پر سلوک بولا اور کہنے لگا

آقا اگر یوسف اور کیرش واقعی یہاں سے بیش کے لئے جا چکے ہیں تو میں
 یہ ہماری خوش قسمتی ہے۔ ویسے آقا ان سے حلق میں ایک بات ضرور کہوں گا
 ہمیں کسی ایسے بدتریں کسی ایسے خوشخوار اور درندہ صفت دشمن سے پناہ
 دونوں میاں بیوی یہاں ہمارے مہارے میں جم جاتے تو مجھے حدت لاحق ہوتا
 ایک روز وہ ہم دونوں کو اپنے ماتے مطلوب کر لیں گے۔ اس پر عطاس بولا
 دیکھ سلوک تمہارے گھڑاے کسی حد تک درست ہیں۔ اس نے روم
 بیوی کے پاس بے شمار توشیں تھیں۔ اگر کوئی عہ آدھی ہلوے منڈیے میں
 میں اسے پانی کی طرح کھال کر رکھ دیتا لیکن میں نے اس کو نگاہوں سے دور
 پاس بے شمار سری توشیں ہیں جن کو استعمال کرتے ہوئے اسوں نے ہم
 مطلوب ہی کرنے کی کوشش کی اور اس میں اسیں اکثر پیشکارینی حاصل
 لوگ اب خوش اور مطمئن رہو کہ وہ دونوں میاں بیوی یہاں سے جا چکے
 ہی عطاس اپنی سری توشوں کو حرکت میں لایا اور وہاں سے غائب ہو گیا تو



کہ کا عسکران نے کے بعد کہ کی تھنی معاشرتی اور معاشی اور سیاسی
 بن کلاب نے ایسے عقیم و فتنی کارنامے انجام دیئے جن کی یادگار عرصہ دور
 قوم کو ترقی کی جس شہر کو پھر کسی بن کلاب نے گھڑوں لیا وہ بدترین اپنا
 مکتی۔ اس نے اپنی مکتی کے دوران چند بہترین علم سر انجام دیئے
 پہلا کام شہر الحرام کی رسم کی ابتدا کرنا تھا۔ اس رسم کے تحت
 میں پر یہاں یا جاتا ہوتے ہیں کسی سے مزائد میں پر غ روش
 تاکہ عرفات سے آنے والے طائفہ واد کے اندھیرے میں رہتے
 ہو۔ روایتی سنائی جاتی تھی کہ اس کے ایک ماہ کے

کی منہ حب و سلم کے علاوہ حضرت ابو بکر صدیقؓ اور عمارؓ اور سیدنا حمزہؓ کے دور
 ہماری دہلی رہا۔

کتاب کا دوسرا سب سے بڑا کام یہ تھا کہ اس نے کعبہ کے قریب ہی ایک پیش
 در ایٹیں محل قلعہ کر لیا جس کا دروازہ کعبہ کی طرف کھلتا تھا اس محل کا نام دارا
 بہ قریب جب کسی خاص اور اہم کام کا مشورہ کرنا چاہتے تو سب اسی محل میں
 مشورہ کیا کرتے تھے۔ یہ قریب کا شہر بنی ہل یا دارالسنن ہاؤس تھا مدوہ کا محظ
 دی کا سنی مجمع قوم ہے۔ قوم سے اتباع کی جگہ کو اراہۃ جمع نمود یا دارالندوہ

۔ جس سے حلقہ سہو بھی نہیں ملے جاتے تھے۔ مثلی تیار ہوں کے
 حلقہ سہو بھی نہیں ملے جاتے تھے۔ شہر بنی ہل یا دارا کی دیکر قومی قربت
 سہو ہوتی تھی۔ تھاری قاطع جب کہ سے دونوں ہوتے تو ان کی قاطع ہدی
 کی ساقی خنی اور جب وہ سفر سے واپس آتے تو کسی کے غسل و شرب کا
 لے پئے دارالندوہ ہی میں اترتے تھے۔

۔ عقل کے بعد دارالندوہ کا محل اس کے بیٹے عبدالدار کے تصرف میں آیا۔
 دارا سے حکیم بن خرام کی ملکیت میں آیا۔ جس نے امیر سلویہ کے عہد خلافت
 دارا میں فروخت کر دیا۔

۔ اس میں عقل بنی کی کہ حکیم نے پہا دارا کی عزت و شرف کو بچ ڈال
 میں حکیم بن خرام نے اسے اسام آجائے کے بعد عزت و شرف صرف اللہ
 کی طاقت میں ہے۔ ایک وقت وہ بھی قہار باد عایت میں یہ مکان
 دارا کے عوض فروخت ہوا تھا۔ بکر میں نے تو ایک لاکھ درہم میں

دارا قہار باد سے بڑا کام سقاہی اور دلفی کا ہے یعنی خلق کو پانی پانا اور
 دارا دارا ملک کو ایام حج میں کھانا کھانا خدام حرم کا سب سے بڑا منصب

میں قریب کے مجمع سے خطاب کرتے ہوئے کہا تھا کہ تم خدا کے زیر
 اور نیک خدا کے مثلی ہو اور جانی حضرت خداوند کے معزز صہوں ہیں ان
 دارا صہوں سے باد عزت و عہد کے خدا میں خداوند کے
 صہ اور پیچے کا انتظام کیا کہ۔ ان کی صہ سے ہر صہ دارا

وقت تک جاری رکھو جب تک وہ کہہ کر سے رخصت نہیں ہو جاتے۔
 قریش نے اپنے سردار قصی بن کلاب کے اس قسم پر غصہ میں سے
 رضاد و رعبت اپنے دل سے حصہ نکال کر قصی کے سپرد کر دیتے جس سے وہ
 رقم جمع ہو جاتی پھر اس مل سے حج کے دنوں میں کہ سفر اور منی میں
 کھانے کا انتظام کیا جاتا

اس کے علاوہ حجاج کے لئے پانی کی سہولت بھی پہنچائی جاتی مگر
 حوض بنا کر اس میں پانی جمع کر دیا جاتا تھا جس سے طاقی حیراب ہوتے تھے
 قوم میں مسلسل جاری رہا یہاں تک کہ آفتاب اسلام طلوع ہوا اور اس
 زیادہ تقویت پہنچائی گئی۔

جب قصی بن کلاب بیت اللہ کی قوت اور کہہ کر کی حکومت
 ہو گیا تو اس نے اپنی قوم کو تمام اطراف سے بلا کر کہہ میں آپ کیا
 تھوڑے فاصلے پر چاروں طرف اس نے قریش کے مکانات بنائے
 درمیان فاصلے کا نام اس نے عمارش رکھا جسے اب حرم یا محفل کہا جاتا
 مکانات کے دورے بیت اللہ کی طرف رکھوائے اور ہر دورہ
 کیا تاکہ حرم میں آنے کی آسانی ہو جو مصعب اور خدمت اللہ کے
 لئے اپنی قوم قریش نے لوگوں کو دیکھیں اس کا خیال تھا کہ جو خدمت اللہ کی
 ہیں وہ دین کا جو ہیں انہیں تبدیل کرنا چاہئے اور مانو ہے۔

قصی بن کلاب پہلے شخص تھا جسے حکومت نصیب ہوئی اور اس
 اطاعت کی اور کعب کی تمام خدمات مثلاً "تقلید" "حاجہ" "رطل" "نذر" اور
 انہیں اس نے خود کہہ کر سفر کے ہادی حصہ میں اہمیت اختیار کی
 قصی بن کلاب نے حجاج کی خدمت اور وسیع کاری کے پیش

ت بہت زیادہ جدت پیدا کی حجاج کے لئے نہایت مہنگاوار قسم کے پتھر
 پانی میں سمجھو اور انگوٹھ لگا کر وہ زیادہ اسے خوش و آفتاب بنا دیا
 کہ دلوں کے لئے وہ بہت حد پہنچا وہ مشروب تھا اس طرح رہا

جب تک صدق کہ کہہ کر میں رہے اس کو مقدور ہر نعمت
 جاتا یہ طریقہ خلفائے راشدین کے دور تک جاری رہا اور اس
 سلاطین اور اقتدار انہوں سے اس نیک دستور کو قائم رکھا
 تجارت اور مکاریوں کا قدیم اور باہریت پیش جیسا

ت کو منظم کیا قصی کے حکم سے موسم سرما میں جس سے تجارت کی جاتی
 ملک شہر سے تجارت کا سلسلہ بڑھایا جاتا قریش کے یوہاری اشیاء و کتب
 تھے اگرچہ عرب میں ہونے والے اور بدلتی کا عام دورہ تھا مگر قریش کے دروں
 نہ کیا کرتے تھے۔

اس واقعہ تک کہ کہہ کر تھا جس سے بیت اللہ ہے اور کہہ کر کی عظمت اللہ عرب کے
 ہونے لگی اس لئے وہ قریش کو حیران نہ مینا لہ کے پادری سمجھتے تھے وہ
 حکم کرتے تھے ای بنا پر اس سے نکلوں کہ راسخ و امیر ہیں تھا۔

ان کے لئے وہ مکہ سے بیت اللہ کے مینے میں مکہ کو لے کر گیا اسی میں
 لے کر گیا اسی وجہ سے رکھا گیا کہ اس میں قریش کے سارے تجارتی
 میں عمل ہو کر آرام سے بیٹھ جاتے تھے

اس موسم لہذا سے کہ قریش کے قافلے وہ نہیں رہا لوگ مشتمل ہو
 سہا چاند "چرا" لگی اور دوسرا سہلی تجارت ہوتا تھا جن کے ساتھ وہ
 رہا کرتے تھے

اس کے چار بیٹے تھے عبداللہ اور عبدالعزیز عبداللہ اور عبد۔ یہ قصی کا
 تانہ تانہ ہیں جسے بعد اس کے بیٹے عبداللہ کو اس کا تانہ مقرر کیا گیا
 اس سے غصہ میں سمجھتے تھے۔ قصی نے قوم کی بیویوں کا طرہ و حالت غصہ کرنا
 لکھا تھا اس کے بیٹے عبداللہ کے ایک حد تک اور بھی اس رعیت
 واسطے ہوئے اور اس نے بھی قصی بن کلاب کے وہ نہیں کہ لے
 رہا قصی بن کلاب نے فوت ہونے پر وہ طرہ سے روزے جاری کی



اس نے طوحت سمجھنے کی داخل اور کی طرف خاص توجہ دی
 راہ تھا اس نے ملک کی بدلتی کو دور کرنے اور بکریوں کو
 لے لئے بہت اہمیت انہوں نے انہوں میں وسیع نہ کیا

اس کے عقائد کی طرف انہوں کے لئے ملک تھے اس سے اس کا صفایا
 ہر جہہ استعمال کیا نوٹرواں کی سخت گیری اور مذہب سے ملک کے
 دلوں قائم ہو گیا اور تمام امور معمول کے مطابق چلے گئے

کے گل کھیل میں لک کر کو توکل لوہ اس کے وزیروں کے خلاف ہاداریں ہائے
بہ کیس کیس سے تو ہائیں جسکی کے خلاف بھی ہائے کی خضی

یہ پتہ لوگوں نے یہ مطالبہ کیا کہ سینٹ خارج کے گھر سے پر جو پہرہ لگاے
یہ جانیں۔ ذہب یہ مطالبہ پورا نہ ہوا تو بھوم نے مزاحم سپاہیوں پر
دھم دھم نکالوں میں لگا دی۔ پھر بہت سے لوگ تادیب کے آفسس
گئے۔ سونے سے ملتی ہوئی کھاس پاس سے بھری ہوئی گاڑیاں محل کے درجی
پر تھیں۔

میں رہا ہوں اس کے فضلے دور دور تک ہے۔ پھر چتا چہ ایس لمانہ سے
جہ سے گئے یہ صوفی میں جا کر رہا ہوں میں یہ کہ جاہل کر

اور فی جہت میں نے قسم دیا کہ پہلا دھوم کے میدان میں گھڑاؤں اور دھڑکیوں میں وہ جھگڑا تھا کہ اس طرف توگہ مطمئن ہو جائیں گے نہیں تو کوئی نہ ہو گا یہ مطالبہ شروع کر دیا کہ اس دور میں وہ طرف دیا جائے۔

شانِ نسب محمد سے انکو کر متار عماموں سے مشورہ کیا یہ مشورہ شعلی
 و انوار وقت پر ہوا۔ صاف ایسا کہ عقیقہ کے کشتیوں میں سوار
 ہوا۔ صوفی کی طرف متوجہ رہے تھے۔ اس وقت اسے احساس ہوا کہ واقعی
 اس کی زندگی یہ صورت حال کیجئے ہوئے حسنی سے ہے جو خواہوں نے
 اس کی طرف رو دیا۔ اسے تھکاپ کے حد تک پہنچنے پر رائے
 یہ ہے کہ اس میں سے یہ طرف رو دینے کے لئے لوگوں کو شکایت

میلے۔ حد درجہ اور فنی ملا دے اطلاق کرتے کے سے
اب اس طرف ادا ہے اسی بات کے لئے چوسا میں
میں رہا تھا اس طے میں دایوں سے اب درپوں اور کوتال کے
میں اب اس طرف مٹیں کو ہٹا کر کسی اور کہ دوسوں فاشنلہ بنایا

بہت بڑے سکوں سے کام کر رہا تھا اسے ابھی تک یہ امید تھی کہ غنی
 رہا جائے گا جب اسے یہ خبر ہوئی کہ لوگ اس کی جگہ کسی اور کو

اپنے داخلی امور درست کر کے بعد نو شیریں حرکت میں آیا اور چاروں طرف توجہ دیتے ہوئے دو دروازوں کی طرف مائل ہوا تھا اور دروازوں کے شیشے اس نے صلیبی چشمہ کشی کی۔

رومنوں کے شیشہ شکن نے اپنی شیشہ نوشیرواہی کی اس پیش کش کو
 بیا اس لئے کہ شیشہ شکن افراط اور اتالی میں حکومتیں رونہ ہو رہی
 سب سے پہلے شیشہ شکن اس خدوہوں کو فرد کرنا چاہتا تھا اس لئے وہ بھی مشرقی
 چھوڑا خلاف مصداق کہتا تھا پتاچہ وہاں حکومتوں کے ماہین 172 میں
 گیا اور شرط مندرجہ بالا ہے پتاچہ

اول یہ کہ حکومت تھیں۔ اس کو سول سو چھ سو ساڑھے نو
کے دوسرے تھیں کی حفاظت کے لئے کیا کرے گی
دوسری شرط یہ ہے پتی کہ وہ جن سلطنت اپنا صدر مقام ہیں
قلعہ دار ہوں۔ اس کے لئے میں یہ کہ

کے تھے اس سے دیکھ رہا ہو جاؤ گی کہ۔

چھ مہینے شہرہ تھیں۔ یہ موسم اور اعلیٰ سندھو نیشہ کے لئے اچھا تھا۔
اس دوران روزانہ شیشو شیش کے خلاف، طرح کی خدائیں تھیں۔
تھیں۔ پہلی سم کی جلا میں تبدیل شدہ میں ہوا جو میں تھیں۔
بغیر شیشو کے اور دوسرے علاقوں میں کی تھیں۔ سب
کی حالت کی حد مطلوب ہوا۔

مکہ میں حکومت اسے لے کر یہاں آئے۔ یہاں اس نے ایک عمارت بنوائی۔
 کہ وہاں اس کی قبر ہے۔ اور یہ عمارت اس کے نام پر ہے۔ اس کے
 موت کی خبر آئی تو اس نے کہا کہ میں اس سے خفا تھا۔
 اس کو کہتے ہیں کہ اس کے بیٹے اس کے گھر پر آئے۔
 کا نام اس کے گھر پر ہے۔

اس صورت حال میں لوگ ششہذا میں آئے اور یہاں لوگ ہوا۔
 وہ لوگوں نے اس حدیث کو دہرایا اور لوگوں کے لئے جو
 ہستیوں نے ایک یہ کام کیا کہ تقاضیوں کے کھیل کے میدان پر،
 اور روضہ کا انتظام کر دیا لیکن اس سے وہ لوگوں کے دلوں کو سنا۔

کی اور وہ محل کی طرف چلا گیا اس کی غیر معمولی میں لوگوں نے سابق قیصر دوم
 سے ایک عجیبہ پنشن کو اپنا ششہ منتخب کر لیا۔ یہ صورت حال ابتدائی نازک تھی
 ۔ اس کے حامیوں اور مشیروں نے مشورہ دیا کہ شیشی کو تسلیم چھوڑ کر
 چل جانا چاہیے جس موقع پر شیشی کے حامیوں اور اس کے مشیر اس کو یہ
 مشورہ دے تھے اس وقت شیشی کی جگہ خیمہ لورا بھی دہلی میں تھی اور وہ ساری
 عمر اور انعام سے محروم تھی۔ جب یہ فیصلہ ہو چکا کہ شیشی اور اس کی
 سے نکل کر کسی اور چلے جانا چاہیے تب ملکہ اپنی جگہ سے اٹھی اور وہ
 مشیروں اور وزیروں کو مخاطب کر کے کہنے لگی۔

۱۔ مختلف قسم کے چھوڑ کر جانے میں مستعد و راستہ کھلا رہا ہے۔ جواز
۲۔ اس کے پاس حصارِ برائے خزانہ موجود ہے لیکن اگر وہ چلے جائے گا تو جلاوطن
۳۔ اس کی صفحہ میں وہ کالور اگر میں تسلیم میں نظر آ رہا تو کیا ہوتا اگر
۴۔ ہے تو جائیہ میں تو میں راہوں کی میرا عقیدہ تو یہ ہے کہ ہر لوگ ایک مرتبہ
۵۔ اداں لباس پہن لینے ہیں اس میں بھی وہ لباس ادا نہیں چاہیے۔ جس روز
۶۔ چھوڑ دینے کے میں سمجھتی ہوں اس دور میرے لئے زندگی میں کوئی دلچسپی

سوارز کے یہ الفاظ سن کر دامن مشتعل ہے مگر حاکم نے اس سے
 جواب دینے کے بجائے بیعت و فرو کرنے کا ارادہ کر لیا چنانچہ اس نے اپنے
 بیٹے، حم یا کہ وہ محسن کے چوتھے والے دروازے کی حفاظت کرے جبکہ
 دیگر بیٹے سارے کو حکم دیا کہ وہ اپنے اور پوشوں کے ہمراہ غلام گردنوں سے
 لٹک کر چلے جائے اور باقی بیٹوں کو گرفتار کر لیا جائے۔

۱۰۔ فیروز سے بھی ایکہ نام لیا اس سے اپنے ایکہ جرنیل نری کو امیروں
 ۱۱۔ ہم دو کہ وہ بنی ساریوں سے آئے آگے رہے اور اس کا رستہ صاف
 ۱۲۔ اس نے کہ وہ باقی بندوں کو وہ رقم پیش کر اپنے ساتھ ملائی کی کوشش
 ۱۳۔ میں شہنشاہ سے خلاف حالت پہنچنے نہ پائے چنانچہ ملک کی فراہم کردہ رقم
 ۱۴۔ وہ رقم باقی سرداروں میں تقسیم کر دی اور جب بنی ساریوں کے
 ۱۵۔ کو بنی بیدری سے مارنا شروع کر دیا تو شہر کا امن و امان خراب
 ۱۶۔ تھے۔ اس طرح بندوں میں رقم تقسیم کرے اور بنی ساریوں کی
 ۱۷۔ کرنے کے بعد شہنشاہ میں ہلکتا غرو ہو گئی تھی۔

روانوں کا ششہلہ ایک کارآمد کرچکے ہیں تو وہ فکر مند ہوں اس موقع پر ان مشیروں سے مشورہ کیا اور مشیروں نے یہ صلاح دی کہ پہلے ہی مرحلے میں معاملات کی تو اس کے خلاف فون کو استعمال کر کے امن وامان قائم کر لیا جائے۔ موقع پر کتنی ہی جاہلی ضائع ہو جائیں پر اس تو ہو جائے۔ سرکاری ای بورڈ عمل کی حفاظت کے لئے اپنے دو جریوں کو مقرر کیا ایک بنی ساریس اور دوسری دونوں نے اپنے اپنے علاقوں کے ساتھ شہر کی حفاظت کی دوسری ان کے گھار میں دو تک سنبھالیں کی جگہ اور دوسرے کو انھیں شہر سے لے کر آخر تک اور شہر کے اپنے محل میں بنی ساریس کو محدود کر دیا گیا جاتے بنی ساریس اپنے مقام اور فکر کے ساتھ باہر نکال اس وقت ہوتا تھا کہ شہر میں جنگ جھڑپیں ہو سکتی تھیں لیکن یہی شروع ہو سکتی تھیں لوگوں نے کہا دیا تھا کہ یہاں پر ہے سبھی میں درگاہ تھی جو گئے تھے انہیں اسٹیٹس اور خاص بات فکر جوئی کی شکل میں دیا گیا تھا۔ انھیں خبر نہ ہوئے عوام انتظام رکھ دیں گے تو یہ شہریت میں بھی قائم ہو جائے گا۔ تیس دو سو طرف حسین سے عمل کی حفاظت کرے گا۔ ان کے لئے

کرسے ناشار یہاں طریق اختیار کیا گیا ہے چنانچہ انہوں نے پادریوں کو
 قلم، قوام و غصہ مرد محترمہ خدا جلالت پسنے سے بھی بدتر صورت اختیار
 جلالت اس کے ہوتے ہوئے انہوں نے ان کے اسٹیشن
 اٹھائی بہ وقت عہد درج نام ہو گیا تھا شرمیں ان بدت درجہ اٹھائی
 منشی نے اپنے کچھ سالہاں و غصہ یہ کہ شرمیں منادی کراری حال
 ہند میں کھیلوں کے میدان پوڑہ مردم میں اپنے لوگوں سے رویدا کھنگھو
 یہ طالع ہتے ہی لوگ حق و باقی کھیلوں کے میدان میں
 وقت یہ کھیلوں کے میدان میں پھر منادی کرنے والے سے
 مناجاہ کرتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

شہنشاہ شہنشاہ اس تمام حرکت کے لئے رحم کا وعدہ کرتا ہے۔
ہیں کسی کو محرم نہیں کہنا چاہئے گا اور۔ کسی کو قصاص پہنچایا جائے۔
اس پر مجمع سے کو اور اس لئے گلیں کہ شہنشاہ پر کسی بھی ص
اور۔ اس ہم اسے اپنا شہنشاہ کے لئے تیار ہی نہیں ہیں۔

میں ایک سو بیس عقب آدمی بیس کے ساحل پر جا پہنچے اور وہاں لوگوں کو
آگاہ کر دیا جو دونوں کے حامی تھے۔

اس طرح تشدد سے جانے والے اس ایک سو بیس مسلح جوانوں نے ایک سو
بھی پھیلادی کہ سارا جیلا کے گورنر نے روسوں کی حکومت پر قبضہ کرنے والے
قائیں کے خلاف بغاوت کر لی ہے۔ سارا جیلا کے لوگوں نے دغلا سے اپنے
تسلیم سے انداز طلب کر لی ہے۔

اس خبروں کے نتیجے میں دغلا جو دوسری افریقہ پر قابض ہو گئے تھے اس
جہاز پہنچے ہزار سپاہیوں کے ساتھ سارا جیلا کی حکومت کو فرو کرنے کے لئے
صرف افواج تھی جازنگ سارا جیلا میں کوئی بغاوت نہ اٹھی تھی اور دغلا کا دانی
اس مدافعتی کو فرو کرنے میں مصروف ہو گیا جو تشدد سے پہنچنے والے یہ
جوانوں نے بڑا کر دی تھی۔ اس کے علاوہ کچھ مزید لوگ بھی تاجروں کے کسی
سے افریقی شہر قرطاب پہنچ گئے اور وہاں کی مقامی آبادی کو بچے چکے سمجھ کر
کی قوی قوت پہنچے وہاں ہے لہذا وہ ہراساں ہوئے اور دغلا کے خلاف
کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے۔

تسلیم سے مدافعتی کے وقت تسلیم نے اپنے حریفوں میں ملایس و
سوہن دینے تھے اور تسلیم تھا کہ تسلیم ہر حکم سے حکم کھاتے تھے۔ ساتھ میں
بیلی ساریس کی اور وہاں پر نگاہ رکھنے کے لئے ایک دھواں باندھ سارا سارا
ساریس کے ساتھ روانہ کر دیا تاکہ ملاح اس پر نگاہ رکھے اور بلی
کر خود سر اور خود مختار ہوئے۔

تسلیم سے روانہ ہونے کے بعد اپنے قریبی علاقے کے ساتھ بلی
پہنچ گیا اور وہاں کے آتش فشاں پڑا تھا کے سامنے نظر انداز ہوا۔ یہاں
بعد بلی ساریس مرید گئے تھے۔ سب کے مشہور ساحل کی بندرگاہ کنائن
جہاز تھا۔ ونگر انداز ہونے کا حکم دیا۔ یہاں بھی چند روز اس نے اپنے
کا حکم دیا اس کے بعد وہ افریقہ کی طرف روانہ ہوا۔

خوش قسمتی سے ہوا موافق تھی اور دوسرے ہی دن سمندر کا
بلی ساریس افریقی ساحل پہنچ گیا۔ افریقی ساحل پر پہنچنے ہی بلی
رہات سے اپنے لشکر کے لئے کھڑے خریدے۔ ساتھ ہی سخت ممانعت
وہ کہ ہم بیک وقت دو دشمنوں سے نہیں لڑ سکتے اگر سوٹ مار کی

وہ کے ساتھ ہو جائیں گے اور ہم لوگوں کے خلاف بدترین سلوک کریں گے۔ افریقہ
ساحل پر پہنچ کر بلی ساریس کو جب یہ پتا چلا کہ افریقی حکومت پر قبضہ کرنے کے
کار کے سارا دغلا نے فطرتی گرا دی ہیں تو بلی ساریس برا خوش ہوا اور اس
انداز میں کہ سب سے پہلے قرطاب پر حملہ کیا جائے گا اور شہر جلا کے اندر محصور ہو
جائیں گے خلاف نہ ختم ہونے والی جنگ کی وہ ابتدا کر دے گا۔

قرطاب شہر سے اس میل باہری بلی ساریس اور دغلا لشکر کے درمیان ہونا
ہوئی۔ اس جنگ میں یقیناً دغلا کا بل تھا۔ ہاتھوں بلی ساریس کو بدترین
خونریزی ہوئی اور قریبی سم کا ساحل ہو جا۔ لیکن اس موقع پر اس قبائل کے وہ لشکر جو
اسی وقت مار کرنے کے لئے رضا دارانہ طور پر بلی ساریس کے لشکر میں شامل ہو گئے
وہ دغلا کے ساتھ یہ اس قبائل اپنی وحشت اور بددیانتی میں سب قبیلوں پر فوقیت رکھتے
تھے۔ دغلا کے مقابلے میں روسی جنرل بلی ساریس کو شکست ہونے لگی تو وحشی
ان کے مقابلے میں سینہ نہیں کر کھڑے ہو گئے۔ یہ ایسی بے جگری ایسی خونخواری
تھی کہ دغلا کو انہوں نے پیچھے ہٹا دیا۔

بلی ساریس نے جب دیکھا کہ انہوں کے مقابلے میں دغلا پہا ہوئے ہیں تو اس
شہر سے فائدہ اٹھایا اور پوری طاقت اور قوت سے اس نے پہا ہوتے
ہوئے پر حملہ کر دیا۔ دغلا بھاگ کر قرطاب شہر میں محصور ہونا چاہتے تھے لیکن بلی
دغلا کے افسر یہاں نہیں گئے دیا۔ اس طرف جانے والے راستے اس نے راک
دھماکوں کا اس نے ٹھوس قتل عام کیا اور خود شہر میں داخل ہو کر بلی ساریس نے
دغلا کو لپکا۔ اب وہ شہر میں محصور ہو کر اپنے لشکر کو منظر کرنے کا تھا تاکہ دغلا
بلی ساریس کے قرطاب کا محاصرہ کریں تو ان کا مقابلہ کیا جائے۔

وہاں کسی دور میں ان قبائل کی طرح وحشی اور دغاوت تھے لیکن اقلیت تشدد
ان میں سے گزرے کے بعد سب یہ افریقہ تک پہنچے تو یہ اپنی پرانی عادات کو
بلی ساریس کے ساتھ رکھتے تھے۔

دغلا اب ہر روز حمام پہنچ کر غسل کے عادی ہو چکے تھے۔ بلی اور تری کی
نہ خوراک ان کے دست حوالوں پر موجود ہوتی تھی۔ شہر زیور اور ایرانی ریشم
میں اس اور کھڑکوں میں وقت صرف کرتے یا شکار کھیتے رہتے۔ امراء اپنے ہاتھوں
الف وحموتوں کا انتظام کرتے جن رقص و سرور کی محفلیں گرم ہوتیں اور بھانڈے
نے غرض وہ ہر مصروفیت کے خواہاں تھے جو جنسی تحریک کا سارو مسائل ہم پہنچا

تے ہوئے بنی ساریس کو قہر شدہ و دغال بادشاہ کے ساتھ پہلی فرصت میں
 بنی ساریس کی اس عظیم ہدایت پر جنس کے سارے گلے شکوے دور
 بنی ساریس سے خوش ہو گیا تھا۔

اس کے تفسیر پہنچتے ہی ایک بہت بڑا جلوس نکلا گیا جس میں دغال
 بھی شامل تھے۔ مسیس دیکھیں پتار کی جھلی۔ ایک گاڑی تھی جس
 میں احتیاج ہوا تھا۔ اس گاڑی کے ساتھ ساتھ راہب لگے پاؤں چل رہے
 تھے۔ اس میں ایک لیل کے تمازت لگے ہوئے تھے یہ پادشہ سے رہا ہونے
 کے بعد ہوتے کرتے لگے تھے۔ ان جہاز میں امت شاد شمع اس ہدایت کی
 حکومت کا صندوق اور سرپرش تھے یہ سب حکمت واپس ہو و حکم محمد اوسینہ

شہنشاہ نے کچھ دن تک اپنے جرنیل بنی ساریس کو آرام کرے کا
 حکم دیا۔ ایک عظیم عری بیڑہ اور لشکر دے کر اس نے اسے سسلی کی طرف روانہ
 کیا۔ بنی ساریس اپنے پسے لشکر کے ساتھ افریقہ کا رخ کر رہا ہے لیکن
 اس نے اپنے جرنیل بنی ساریس کو حکم دیا تھا کہ وہ ہر صورت میں سسلی
 نہ لے کہ وہاں سے نکل کر اٹلی پر اور پھر دوسرے علاقوں پہ اپنا قبضہ مستحکم کیا جا
 سکے۔ بنی ساریس اپنی عری بیڑے اور لشکر کو لیکر سسلی کی طرف روانہ

ہوا۔ اس کے بعد شہنشاہ نے دو ہفتے کام کے بعد نام جو رومن شہنشاہ جنس
 کی تعمیر کی تحلیل تھی۔ مجھے کئی سال سے کیا صوبہ کی تعمیر کا کام جاری
 رہا۔ انوں تھیل کے میدان پر دو ہفتے کے ستونوں سے اوپر اٹھتے تو وہاں
 غارت نے لگے۔ ہلایک جنس کو یہ اطلاع ملی کہ وہاں میں عمودی شکاف
 کی ایک عری بیڑے پر ایک سو میں فٹ اوپر لگا گیا ہے۔

تعمیر کے دور آدموں سے پوچھا گیا یہ ستون عری بیڑے کا جوہر سبھاں میں ہے
 ہر دور سبھاں میں ہے۔ جنس کے حکم دیا تعمیر جاری رکھی جائے پھر دیکھا

حکم کے مطابق تعمیر میں کی گئی۔ گنبد جگہ جگہ بنایا گیا۔ جگہ عری بیڑوں پر
 لگاؤں میں تھا ہوا سے بھر دیا گیا۔ چنانچہ یہ قدرت اب تک بدستور قائم

کئی تھی۔

قرطاجہ پر قبضہ کرنے کے بعد بنی ساریس نے تہمت تہمت دغال قبائل
 کو جگہ جگہ شکست دینے کے بعد دوسرے شہنشاہوں اور ہندو گاہوں پر قبضہ کیا
 کر دیا تھا۔ یہاں تک کہ دغال کا وہ عری بیڑہ جو ساریس کی الوابوں پر مبنی تھا
 اس کے سے گیا ہوا تھا وہ عری بیڑہ جب ہوتا تو ہکا بکا رہ گیا تھا کیونکہ اس
 ہندو گاہوں پر دوسوں کا قبضہ ہو چکا تھا۔ اس طرح بنی ساریس نے انڈیا
 سارے عری بیڑوں پر قبضہ کر لیا تھا اور سارے لشکروں کو اس نے موت کے گم
 دیا۔ بنی ساریس کو ایک اور بھی قاعدہ ہوا اور وہ یہ کہ دغال لشکراں خاندان کا
 خزانہ ایک جہاز پر لاد کر ہسپانیہ روانہ کر دیا گیا تھا لیکن اس کی مدد تھی کہ راستے میں
 آگیا اور جہاز پھر افریقی ساحل پہ آگیا اور خزانے سے بھرے ہوئے اس عری
 ساریس نے قبضہ کر لیا تھا۔

دوسری طرف رومن شہنشاہ جنس کو جب افریقہ میں بنی ساریس کی
 خبریں ملیں تو اس نے بنی ساریس کو حکم دیا کہ افریقہ میں حالات درست کرنے
 قرطاجی جزیروں پر حملہ آور ہو اور وہاں سے بھی ہاتھیں نکالیں اور ہاتھ پر صلیا کر دے۔
 افریقہ میں حالات درست کرنے کے بعد بنی ساریس کا رخ کیا "ساراجیا" فرانس پہنچا
 ہوا۔ ہاتھوں پہ حملہ آور ہوتے ہوئے اس نے ہاتھوں کو تحلیل طور پہ لیا کر دیا۔
 لشکر کے ساتھ ہاتھوں کا حملہ جاری رہا جو اٹلی طارق تک جا پہنچا۔ اس طرح
 کچھ دھرم رومن سلطنت کے تسلط میں آگیا تھا۔

افریقہ پر دوبارہ اپنا تسلط قائم کرنے کے بعد رومن نے پھر وہاں اپنے
 دفاعی حلقے قائم کئے طرامس عرب اور لیبیا کو مار کر اسوں نے اس کا نام لیبیا
 تپس کو ہا یہ ایسم کا نام دیا۔ طرابلس اور مشرقی الجزائر کو تھیبیا جگہ طرابلس
 مراش کو مار بٹانہ کے نام سے موسوم کیا گیا۔

اسی اٹلی میں قرطاجہ سے تفسیر کے شہنشاہ جنس کو یہ خبریں پہنچیں
 بنی ساریس سے یہاں کی فوجداری اختیار کر لی ہے اور اس نے افریقہ میں اپنا
 میں قیام کیا۔ وہ یہ کہ وہاں اپنے آپ کو افریقہ کا خود مختار حکمران سمجھنے لگا۔
 رومن شہنشاہ جنس کے درباریوں سے یہ خبریں سنیں تو اسوں سے یہ کہنا شروع
 بنی ساریس شہنشاہ سے تڑا ہوا ہے۔ یہ خبریں سننے کے بعد شہنشاہ نے حکم دیا
 ساریس فریق کے سابق دغال بادشاہ کو لیکر فوراً "تفسیر" پہنچے۔ چنانچہ

تیا صوفیہ کے معامروں نے ایک نیا طرز تعمیر کیا تھا جس میں صوفیہ کی
فکرت سے کام لے رہا تھا۔ وہ اسے تصوف کے پرانے گرجوں سے بالکل مختلف
تھا۔ اس کی آواز تھی کہ یہ گرجا وضع قطع میں سارے گرجوں سے الگ تھک
سبکی گروہوں کا مرکز اجتماع بن جائے۔ طرز تعمیر کی تبدیلی کی بنیاد تعمیر کا پیش کردہ
رفتہ روی روایات قسم ہو گئیں۔ لاطینی ہون چال کا رواج بھی قسم ہو گیا۔ لاطینی
لاٹینی ثقافت کی جگہ فروغ ملے گا۔

پھر ایک روز واقعہ جس میں صوفیہ کے گرجے کے افتتاح کے لئے آ
گرجے کے قریب "کر اپنے گھوڑے سے اترا تو اس نے ایک تیا صوفیہ سے
سامنے مناہوں نے جس میں کاسک مرمر کا ایک ست بڑا مجسمہ بنا ہوا تھا۔ جس
لوگ جمع تھے اپنے منہ اور تیا صوفیہ سے گرجے کی عمارت کو دیکھتے ہوئے
آواز کی کہ کاش سلیماں علیہ السلام نے اس پر بیٹھتے ہوئے تیا صوفیہ کے
ہوتے کیونکہ وہ دیکھتا تھا کہ اس کا بنایا ہوا گرجا ہر طرح اور ہر لحاظ سے بے

جہ بلکہ اسے سے بڑھا ہوا ہے۔
بحر حال افتتاح کے لئے جس میں اس عظیم الشان گرجا کے سامنے ہے
اترا۔ وہیں سے گزرتے ہوئے اس نے تاج سر سے اتار دیا اور گرجا میں
تصوف اعظم کے اعظم سے رکعت حاصل کی۔

اس عظیم الشان گرجے کے اندر پہنچ کر اس عظیم الشان عمارت
بادشاہ کی اس آمد پر جس کے شعلے چاروں طرف رقص ہونے لگے تھے۔
اور پیالوں میں رنگ رنگ کے چراغ برآمدوں انسانوں کے سروں پر اور
میں جبرک پردوں کے وہ پل نقوش اور مقدس صوفیہ کے وہ دار کپڑے کی
روی تھیں۔ مریم مدرا سے اوپر ایک چرے کے وہ نقوش ابھر رہے تھے۔
مریم تھے جن کے درپے ان دیکھے خدا کی مرضی پوری ہوئی جس میں مریم
فرشتے تھے صوفیہ نے اپنے ہار دور پر پہنا رکھے تھے۔

جس میں کو تیا صوفیہ کی تراش ہے وہ پسند آئی۔ اس موقع پر تیا صوفیہ
میں ولادت مسیح کے گیت گانے میں جس میں سے ایک شخص روایات کو حاصل
کیا اس لئے کہ وہ ولادت مسیح کے گیت گانے میں ماہر تھا۔ اس طرح وہ
تقریب میں جب دونوں کے شہنشاہ جس میں نے تیا صوفیہ کے گرجے میں
وقت تک وہ ان شہنشاہ جس میں جس کا ہونا تھا۔



طرح موسم گرجا میں نئی ساریوں سسلی کی طرف روانہ ہوا لیکن سر کی

تیا صوفیہ کے گرجے کے افتتاح کے علاوہ جس میں نے نئی ساریوں کی روایت کی
یہاں کام کیا وہ یہ کہ اس نے لوگوں کی بہتری کے سے کچھ عمارت جاری کئے
شعبوں کے لئے محکمات مقرر کئے اور اس کو حکم دیا کہ ماہر سے
لوگوں کا نیکو جائے جس کی وجہ سے مصافحات کی تہائی کم ہو رہی تھی اور شر
میں وہ رہی تھی۔ عام دستور چلا رہا تھا کہ دولت مند لوگ بڑی بڑی رہائش گاہیں
دیتے تھے پھر ان عمارتوں سے وسیع مال فائدہ اٹھاتے تھے۔ جس میں سے عمارتوں
است موع قرار دی۔

نہت غور انہوں نے خلاف بھی جس میں نے بہت حد قوانین جاری کئے۔
ان عمارتوں کے لئے کسی کو کچھ نہ رہا۔

اور یہ کہ کہ اپنے ملائے کے قلعوں اور شہروں میں خود جائے اور اپنے نام
تک ہر اس عمارت سے سے سندوش ہونے کے بعد پچاس روز تک وہیں رہے تاکہ
سب یہ جائے اور اس کے خلاف شکایات کی سماعت ہو سکے۔

پیش اور مقامی جس سرایہ آمد کے ذمہ دار ہوں گے۔
علاوہ جس میں نے انہوں کی سماعت کے لئے خاص عدالتیں مقرر کر دیں جو
ان کے زیادہ سے زیادہ پچاس روز کے اندر مقدمے کا آخری فیصلہ صادر
کئے جس میں سے کہ جس میں کیا جاتا تھا ان کی تقرری پر اس سے مندرجہ ذیل
قر۔

یہ کہ برتر اور توانا درمیان میں اور جراثیل کی قسم ان جاہل انہیں پر کھاتا
یہ کہ انہوں میں ہیں کہ میں اپنے انکا جس میں اور اس کی ملک قیود اور کی خدمت
میں ایجاب دل گا۔ میں قسم کھاتا ہوں کہ عمارتوں کے حصوں اور تحفظ کے
یہ کہ یہ ہے۔ سندھوں گا۔ میں قسم کھاتا ہوں کہ عمارتوں کے ساتھ ہوں گا
یہ کہ اولی فائدہ غناؤں گا۔ اپنے ایک دل آقاؤں کی ساری رعایا کے حقوق کی
یہ کہ اگر یہ ملک پر۔ کہ اسے تو اپنے آپ کو بہت دہندہ یسوع مسیح کے بیٹے
جس میں گئے۔ مجھے یہاں اس طرح کی بد اسبابی نہی کا برص اور قاس صحت اسباب

سری مقصود اخفا رکھی گئی۔ اس لئے کہ عام لوگ سمجھتے تھے کہ بنی ساریس اور
وغیر اہل قلعہ ہے وہ ایک بار پر افریقہ کا رخ کر رہا ہے۔ جبکہ مدینہ شریف
بنی ساریس اور اذرارہ امداد میں یہ امکانات دیئے تھے کہ وہ پیچ واپس
جائے کہ اس گاتھوں سے مجھ سے جو سسلی پر قاضی ہو چکے تھے۔
ساریس کے لئے تمام انتظام خاص ضیاء سے لئے گئے تھے۔ جہز اب
سندھ میں بھی سزا رہتے تھے۔ کوئی امر ایسے چنے گئے تھے جس میں
حکومت مسلم تھی۔ اس کے علاوہ اس کے ساتھ خاصا ہوا فکر تھا جس پر
اجرا کیا جاسکتا تھا۔

یہاں پر معاملہ بھی چون پڑے کے علاوہ قلعہ اس کے علاوہ جگہ میں
دینے بھی شامل تھے تاکہ ضرورت کے وقت اس کی مدد سے جنگ کی جاسکتی ہو
اس امر بھی بنی ساریس کو پہلے کی طرح پورے اعتبارات سے دیکھ
اسے تاکید کر دی گئی تھی کہ سسلی پہنچنے پر نگر انداز ہونے سے
بھی گھبراؤ اور طور طریقہ ایسے رکھ سیمہ تم اتفاق وہاں جا غصہ ہو۔ سسلی
احساس تک نہ ہونا چاہئے کہ اس کا مقصد جو بڑے پر قاضی ہونا ہے۔
ساریس کو یہ بھی حکم دیا تھا کہ اگر باہمی سسلی پر قلعہ کی صورت مل جائے
ورنہ نگر انداز افریقہ چلے جائے۔

بنی ساریس پہلے کی طرح سسلی کی بددعا کرنا۔ میں اپنے ہی بیٹے
انداز ہوا اس نے اپنے شہریوں کے بھوتے بھوتے دستہ اطراف میں بھیج
فلک و صورت اور اطوار سے بظاہر معلوم ہوتا تھا کہ وہ سسلیوں کی حیثیت
مقامات کا معائنہ کرتے ہوئے ہیں۔ لیکن باہم بنی ساریس کے لشکریوں
قائمی کی چوکیوں پر حملہ کرتے ہوئے اس کا قتل عام شروع کر دیا۔ اور اس
انہوں نے قلعہ کر لیا۔

حکومت ہدیکوں پر قلعہ کرنے سے بعد بنی ساریس نے اپنے لشکر سے
حوار کے ساتھ بھوتے بھوتے شہریوں پر قلعہ کر لیا۔ اس کے بعد وہ اپنے
سسلی کے دوسرے بڑے شہر سارا کیو پر حملہ آور ہوا۔ اس شہر پر بھی
قلعہ کر لیا۔ سارا کیو پر قلعہ کرنے سے بعد بنی ساریس کی قوت میں خاطر
تھا۔

اب باقی سسلی کا مرکزی شہر پارس مد گیا تھا۔ اس پہ بنی ساریس

قرآن یہ جو بڑے کا منظم مقام تھا اور اس کے ارد گرد فصیل تھی۔ اور
وہاں پہنچنے والوں کو آرام کرنے اور سستانے کا موقع فراہم کیا اور اس
میں اس کے بعد وہ سسلی کے شہر پارس پہنچے۔ اس حملہ آور ہوا۔ گاتھوں
بنی ساریس کا محمد اب جو خاک آبادیاد مشیار تھا کہ اس نے، وحشی کا قلعہ
پہنچے۔ اگر صرف دوسری ساریس پر حملہ آور ہوتے تو یقیناً انہیں کا قلعہ
بانت پر مجبور کر دیتے لیکن بنی ساریس کے لشکر میں جو بنی قتل و افتر
ایک نہ پہنچے۔ وحشی بنی قابل رات کو تاریکی میں پارس شہر
اس کا ہوا تھا کہ اس کو قتل فصیل سے اڑا کر شہر میں داخل ہونا شروع
کئے۔ اور انہوں نے کھول دیئے۔

اسے سمجھتی بنی ساریس اپنے لشکر کے ساتھ خفاں بلدب کی طرح
اور شہر پر اس نے قلعہ کر لیا۔ شہر بقیہ ہونے کے بعد بنی ساریس نے
اپنی شہری کے چھوڑ دیئے۔

اس کی گاتھ قباکی کے خلاف سسلی میں کھڑیوں سے روکھی شہنشاہ
اور مدینہ شریف ہوا۔ اور اب وہ اپنی پر حملہ آور ہونے کے مصوب بنانے
کے لئے اس کا قلعہ حاصل سے حملہ آور ہو کر دونوں سے حکومت میں
وفاقی میں پسند سردار تھیو اور تھا۔ اس نے اپنی پر قلعہ کیا اور وہاں
ہوا۔ اور اپنی کا انتظام اس نے بڑے اچھے طریقے پر کر لیا۔ اور سب
دارانہ تھا۔ بظاہر وہ مشرقی سلطنت کے فرمانرواؤں کا دانا تھا۔ کسی
شہر شیریں ہونے کی حرارت اور صحت نہ ہوتی تھی۔

اس کا سردار تھیو اور جب اپنی کا شہنشاہ بنا تو اس نے اس میں علم و فضل
کا قلعہ سے اپنی میں دو توبوں کو ممتاز زمین حیثیت حاصل تھی۔ ایک
بیش۔ تھیو اور اسے بتا میں دونوں سے اچھا بتا دیا کہ یہ تھیں
اس کا نام لگا اور تھیو اور اس نے اسے قید میں ڈال دیا۔

اس میں سے طبع کے متعلق وہ توبہ بھی جس کی بنا پر اس کی ضرورت
یہ توبہ سے ایک وہاں حاصل کے درجے تھیں اس کے ساتھ مدد اور
دی۔ ایوان قلعہ کے ارقاں میں سے صرف یہ شخص اس میں
اور وہ توبہ تھا۔ جس کا پرانا دوسری سلطنت کے سات علم
تھا۔ تھیو کی اس پر تھیو اور اس سے حد تک۔ لہذا

کے لئے مقرر ہوا اور وحشی اقوام سے لڑنے کے لئے بھیجی گئی تھیں۔ لہذا اور
 وحشیوں میں بیخ شروع کر دی۔ وہ آرمی حبی سے اقل تھا۔ اس طرح
 اس جنگ کی وجہ سے آرمی عقیدے کے بڑھ کر ہو گئے۔

انہیں اور افریقہ کے علاوہ سبکی میں حکمران ہوئے تو انہوں نے پندرہ فیصد
 دولت و مائے دولت تمام کیا۔ یہ کہہ دینے والی سے پوپ کو قحطیہ ہوا
 ہے۔ یہ بھی سمجھا کہ وہ شلیٹ کے عقیدے کو ہر سمت پھیلانا چاہتا ہے اور
 اس کے ساتھ کرنا چاہتا ہے۔ پوپ کو انہیں سے یہ بھی سمجھا کہ گاتھ وڈاں
 یہ آرمی عقیدے کے بڑھ کر ہیں لہذا پوپ کو چاہئے کہ انہیں میں اس کا
 لئے چاروں طرح اس کا ساتھ دے۔ پوپ نے اس کے لئے مالی جہاز
 کی دیات سنیں نے اسے دے کر انہیں روانہ کر دیا تھا۔

اس سے سب سے زیادہ یہ لگایا گیا تھا کہ وہ انہیں میں دوسرے جیسے کامیوں
 اور انہیں ایک معصوم اور پر قوت ظفر کی صورت رکھتا ہے تاکہ جب
 انہیں اپنی پر حملہ آور ہو تو پوپ کے اٹھنے کرنے والے ان لوگوں سے جھگڑیں
 نہ ہو۔

پوپ کو اپنے سے مستعمل کرنے کے ساتھ ساتھ انہیں نے انہی کے گاتھ
 ایک اور بیان کیا۔ اس نے اپنے ایک حامی قاصد کو انہی میں تیار
 کیا۔ انہوں نے اس طرف اشارہ کیا جو شلیٹ کے قائل تھے اور دوسرے
 اس قاصد سے اسے کام لگایا گیا کہ فریک سرداروں کو سمجھا کہ وہ
 انہیں دوسرے میں دوسروں کی دوسریں۔ اس لئے کہ فریک در دوسرے دوسروں
 قائل میں جب کہ گاتھ قابل ترویج عقیدے سے بڑھ کر ہیں۔ اس کے
 ساتھ سنیں نے فریک سرداروں کے سے دیر۔ درخت کی رشت
 قاصد اپنے مقصد میں کامیاب رہا۔ درخت لٹے اور دوسری فیل ہونے پر
 ساتھ دیتے ہوئے گاتھوں کے خلاف لڑنے پر آمادہ ہو گئے تھے۔

انہی میں گاتھوں کے شیشہ تھیواڈ پر رعب اور خوف طاری کرنے
 کے ایک اور چال چلی۔ سنیں نے یہ بھی پتہ چلایا اپنے ایک حامی آدمی کو
 تھیواڈ کی طرف انہی روانہ کیا۔ پھر نامی نے انہیں بڑا قتل اور چپ
 کو ہتھکڑوں میں باہر تھا۔ سخت مارنے حالت میں بھی اس پر کبھی
 ہوتی تھی۔ سب سے بڑی بات یہ کہ کوئی اسے خرید نہ سکتا تھا۔ اس کا

تھیواڈرک نے سبھی اور عیشیوں کو قتل کر دیا تھا۔

آخر انہی میں گاتھ قتل کا پہلا شیشہ تھیواڈرک جلد ہی فوت ہو گیا
 مرنے کے بعد اس کی صرف ایک بیٹی تھی جس کا نام املا سنٹا تھا۔ اس میں
 قتل جو ہر مہینہ تھے۔ میں گاتھ ایک عورت کو حکمران ماننے کے لئے تیار نہ
 املا سنٹا نے اپنے خاندان میں تھیواڈرک سے شادی کر لی۔ تھیواڈرک کے مرنے میں
 تھیواڈرک کی طبیعت میں بڑی متاثر نہ تھی۔

انہی شوہر۔ جوش کی حالت میں ایک دن اس وقت انہی جاتی کو قتل
 میں میں لڑ رہی تھی۔ اور تمام دولت کر کے گاتھوں کو معلوم ہو چکا تھا
 کی دولت اسے قتل ملا تھا اور جو ان کے محبوب سردار کی بیٹی تھی اسے قتل
 اس وجہ سے وہ تھیواڈرک کے دشمن بن گئے تھے۔ اور تھیواڈرک کو ہر وقت معلوم
 گاتھ موقع پاتے ہی اسے مار ڈالتے تھے۔

جن دنوں دوسرے شیشہ سنیں انہی پر حملہ آور ہونے کے منصوبہ
 دنوں تھیواڈرک گاتھوں پر حکومت کر رہا تھا۔ انہی حملہ آور ہونے سے پہلے
 مختلف چالیں چلیں۔ پہلی چال اس کی یہ تھی کہ اس سے پوپ کو سندھ سے
 لایا اور اس کے ساتھ مشورے کے بعد انہی کے گاتھوں سے نجات حاصل
 بنایا۔ سنیں نے پوپ کو سمجھا کہ ہم لوگ دوسرے جیسے بڑھ کر ہیں
 حکومت کرنے والے گاتھ آرمیوں کے بڑھ کر ہیں۔

تھقیہ کا شیشہ اور سارے ہاتھ شلیٹ کے قائل تھے۔ یہ
 انہیں کا اتحاد معصوم مزدور اور ناہالی سے بھی ہاتھ ہوتی تھیں تو کتنا
 نجات کا آریہ ہے۔ تھقیہ کے لوگ کہتے تھے ایک معمولی انسان ایک عمارت
 کی نجات اور دواؤں قبول سکا ہے۔ اگر مریم نے ایک معصوم بچہ حنا
 کہا جاسکتا ہے۔ سب کہ درحقیقت وہ تھی۔ اس طرح دوسرے جیسے
 کرتے تھے۔ مریم کو خدا کی ماں اور جیسی اس مریم کو خدا کا بیٹا قرار دیا۔
 دوسری طرف انہی نے حکومت کرنے والے گاتھ آرمیوں کے بڑھ کر
 ایک مسیح بدگت تھا۔ اس نے رعب کے اندر جس قدر خرابیاں تھیں
 کوشش کی۔ اس سے عیسائیوں میں اس عقیدے کا بڑھ کر کیا کہ مسیح بدگت
 انسان تھا۔ لہذا اسے نیل کا یہ معمولی درجہ مل گیا تھا۔ مغرب میں
 جب وہ خوب طریقہ پر پھیلا۔ تھقیہ کا ایک ہتھ جو آرمی عقیدے کا

میں یہ فرا دیا گیا کہ وہ موقع۔ موقع اور گاہے بگاہے وہ گاتھوں کے شمشیر
خداست میں عام ہو اور اس پر یہ انکشاف کرنا ہے کہ اگر شمشیر تھکے
کی گئی نہ خود۔ جنگ شروع ہو جائے گی جس میں تھیوڈاڈلی اپنی زندگی بھی
جائے گی۔

یہ سارے تھکاتے نے کے بعد پیشیں نے اگلی پہ حملہ آور ہوئے
سے پہلے اس نے اپنے جرنیل علی ساریس کو حکم دیا کہ وہ سسلی سے نکل
آئے۔ اس کے بعد سسلی نے اپنے دوسرے جرنیل سنڈس کی سرانجام
نظر دیا اور اسے حکم دیا کہ وہ اسیلے انیسویں سے مغرب کی جانب
قدی رہنا حاصل۔ اس سگہ جگہ سے جہاں کسی زمانے میں سابق رومی
نے اپنے ایک محل تعمیر کیا تھا۔ سسلی نے اپنے جرنیل سنڈس کو حکم
دیا کہ وہ سسلی پر حملہ کرے۔

یہ ساریس نے اپنے ہونے والے حکم کو گاتھوں کی ایک کھجور سمجھ کر
پتہ چل کر تھکے اور دوسرے سسلی کے یہ فوج بھی چلے
لئے کہ وہ اسے نہیں حراق سے ملے۔ وہ اس کی باتوں کو پاس نہ
طرف سے وہ فوج کا ملک جلی سمت سے پہلی جگہ پر فوج بھیجے۔
سنڈس نے۔

گاتھوں کے شمشیر تھیوڈاڈلی نے اس سے اس میں طرف سے
ہوا تو وہ جانتا تھا کہ اس کے یہ وہ پہلے ہی اگلی شمشیر اور تھکے
پہلی کو قتل کرے۔ اس نے اپنے سے فوج اس سے طرف سے بھیجے۔
تھیوڈاڈلی نے اس سے اس سے فوج اس سے طرف سے بھیجے۔
فوج اس سے اس سے فوج اس سے طرف سے بھیجے۔
کرنے کا بھی وہ وہ پہلے پہلے اس میں حالات سے اطلاع ہے۔
پہلی شمشیر پر اسے وہ فوج ہوا اور فوج شمشیر مانتے سے لئے تیار
صورتحال تبدیل ہو گئی۔ اس چپ کے مشورے سے یہ سارا منصوبہ
دوسری جانب ہو گیا۔ اس میں گاتھوں قتل کا یہ فوج کا حکم
تیار ہوا اور اس جنگ میں سنڈس کا جیسا مارا گیا۔ اسے بیٹے کے بارے
ایک ہون طاری ہوا کہ اس نے گاتھوں قتل کے خلاف مصلحت کی جب
نے فوج اور گاتھوں کے لشکر کے درمیان ہونا تک ہوئی۔ اس نے

اسے اس میں وہ نہ ہوئی۔ اس سے بہت سی ساریس اس کا ہوا ہوتا
جلی ہونے سے اسے ہی ساریس کے جیسے میں دھل جائے۔ اس واقعہ کی
اس میں اسے ایک نیک صاف اس سے اس کی فوج کی ہائی بھی اور اس
اسے طرف سے اس کے شمشیر فوج میں رہا ہے۔ اس نے تم بھروسہ
اس میں اسے وہ دیا کہ ہمیں کوئی تھکوا نہیں کی سیرمال آگ ہمیں باقاعدگی
اس میں اسے ہم بھی عداوت نہیں کرتے۔ یوں ہی ساریس افریقہ میں عداوت کرو

ساتھ تھپتھپانے سینہ کے خطرناک راستے سے گزرتا ہوا جونی اٹلی میں جاتا تھا۔
 اٹلی کے گاتھ کمانڈر کو بڑے عمدے اور احاطہ کا لالچ دے کر بنی ساریس
 ساتھ لایا۔ پھر وہ اپنے لشکر کے ساتھ شہل کی طرف پیش قدمی کرنے لگا جب کہ
 اٹلی بھی سواروں میں ساحل کے ساتھ ساتھ پیش قدمی کر رہا تھا۔ یہاں کی بندرگاہ
 پر اٹلی کر بنی ساریس کو اپنے لشکر اور بحری بیڑے کے ساتھ رک جانا پڑا۔ یہ نیا
 ہی زیادہ سودی تاجر آباد اور افریقہ کے بندر بھی کئی تھے اور اس میں آباد تھے۔ لیکن
 انہوں نے کوئی بھی فیصلہ نہ کر سکا کہ گاتھوں کا ساتھ دے یا بنی ساریس کا ساتھ دینا

اور جب یہاں کے لوگوں نے دیکھا کہ بنی ساریس کے لشکر کی تعداد کم ہے تو مقابلہ
 کیا تو ہوا۔ بنی ساریس بڑا کامیاب ملار تھا لیکن لوگوں کا دل سود بیٹنے کی
 اس میں نہ تھی۔ اسے اپنے بیڑے کے لئے بندرگاہ کی ضرورت تھی۔ لہذا اس نے
 یہاں پہلے دو روز قسطنطنیہ کرے گا۔ یہ ارادہ کرتے ہوئے بنی ساریس نے یہاں
 اور کامیاب کر لیا تھا۔

اس وقت میں پھر تک جاری رہا اور بنی ساریس کی تشویش بڑھتی گئی۔ افسر بے دلی
 سے ہوئے ملاتے تھے۔ سوار گھمڑے کی دھڑکی سے پہلو تھکی کرتے تھے۔
 وہاں پہلے تھی کہ گاتھوں کا ایک پچاس ہزار کا لشکر بڑی تیزی سے یہاں کی
 رہا ہے۔ یہ جو ستنے ہی رومن ٹانپ گئے اور وہ یہ سوچتے گئے کہ پچاس ہزار گاتھ
 کا یہاں پہنچنے کا کس طرح اڑا کے رکھ دے گا۔

رومن ایک عجیب، اچھے فیلڈ کمانڈر تھے۔ بنی ساریس کی تمام مشکل حل کر
 سول نے وہ نالی توڑ دی تھی جس سے شہر میں پانی جاتا تھا۔ بنی ساریس نے ایک
 دیوار کا درا جا کر اس کی کیمیت دیکھ کر اسے وہ دیکھتا ہوا نالی کے مقام پر پہنچا اور یہ
 انہوں نے کیا کہ اس راستے سے وہ شہر کے اندر داخل ہو گیا ہے۔

بنی ساریس نے اس اطلاع سے فوراً فائدہ اٹھا دیا۔ اس شہر کو سمجھ کر دیا کہ جنہیں
 انہوں نے موقع دیا جاتا ہے۔ پھر اسی رات تاریکی میں زور پوٹ سواروں کو اسی راستے
 میں ہونے کا حکم دے دیا۔ اس اور دوسرے دشمنی دے اس راستے سے یہاں شہر میں
 آئے اور شہر کے اندر اسوں نے موت مار کرنے کے ساتھ ساتھ انہوں نے شہر کے
 ہر جگہ حوالہ دیئے۔ اس طرح بنی ساریس اپنے لشکر کے ساتھ شہر میں داخل ہوا
 شہر پر اس نے قبضہ کر لیا تھا۔

کرنے میں کامیاب ہو گیا اور جن باقی افسروں نے اس سے مدد مانگی اس
 مخالف کر دیا۔

بنی ساریس افریقہ کی اس بھارت کو فوج کرنے سے قانع ہو ہی تھا۔
 جرنیل جرنیل ایک بہت بڑے لشکر کے ساتھ افریقہ پہنچ گیا۔ ساتھ ہی وہ
 یہ حکم بھی دیا کہ بنی ساریس فوراً اپنے لشکر کے ساتھ افریقہ سے اٹلی چلا
 اور صوری صوم پوری کرے۔ اس بنی ساریس اپنے لشکر سے ساتھ اٹلی چلا
 افریقہ میں آئے ہی اعلان کر دیا کہ میں یہاں اپنے لئے نہیں بلکہ تمہارے
 اڑا کر کرنے کے لئے آیا ہوں۔ اس سے لشکریوں کی جھل جھلک اڑا دیں
 اس حمل سے افریقہ میں کھل اٹھی اور ان حمل ہو گیا۔

رومن جرنیل سسٹین نے جب تک اٹلی کے گاتھوں کے خلاف نہ ہو
 جنہیں وہ شکست ہو چکی تھی۔ وہاں میں رومن لشکر و بدترین شکست ہوئی اور
 ان کے کالی آدمی مارے گئے۔ اس اٹلی میں گاتھوں سے جو حصے مدد
 تالانق بادشاہ قیودانڈ نے حیرت خیزہ، عمدہ شہر۔ کہہ تھا اس سے
 جنہیں کے پاس اس سے ہوا تھا وہیں تھا۔ گاتھ کے رو سے یہی
 جانتے۔

اس دوران ایک اور حادثہ پیش آیا اور وہ کہ رومن شہنشاہ
 خاص کا صدمہ پہنچا تھا کہ وہ گاتھ قبائل کے شہنشاہ قیودانڈ پر غلبہ اور شکست
 لئے مقرر ہوا تھا اسے قیودانڈ سے قتل کر دیا۔ قیودانڈ کو کسی درجہ سے
 حقیقت میں سسٹین کا پاس جب پہلے نے ایک قیدی درجہ سے قتل کر دیا۔
 حملہ کرنا ہے تو اسی کر دے لیونگ گاتھوں کی قیودانڈ کو توڑ دی ہے۔ اور گاتھ
 تلوپڑی والے بادشاہ قیودانڈ کی قیادت گاتھوں نے لئے رکھ پائے۔ وہ
 سب کچھ کر لیا تھا۔

پھر کا یہ پیغام ہی طرح گاتھوں کے بادشاہ قیودانڈ کے ہاتھ لگا۔
 قیودانڈ نے ہٹ کر قتل کر دیا۔ ہر حال رومن شہنشاہ سسٹین نے جب اٹلی
 اس پر قبضہ کرے کی تلاش کی تھی۔ عمدہ کی ابتداء کا حکم رومن جرنیل بنی
 تھا۔ بنی ساریس کے دماغ بہت کم تھے۔ تاہم اس نے اپنی سے قیودانڈ
 اٹلی پر حملہ آور ہونے سے پہلے اس سے غلط خرید کر جہازوں میں بھرا دیا
 اس نے سسٹین میں پھوڑی تاکہ وہاں کاظم و ضبط بے قرار رہے پھر وہ

پہلے ہر ایک طرف سے اس سے اٹھنے والے دھڑلے بخارات بخاریوں کا
 ہوئے تھے۔ خود بخاریوں کے ٹکڑے میں بھی اس گندی دھول کی وجہ سے
 بڑے آلودہ تھے۔ لہذا شر کے اطراف کی صفائی کر دی گئی تھی۔ اور غلط پانی کے
 استعمال سے بچا گیا۔

ان کے شیشہ بستیں نے سیاست سے کام لیتے ہوئے اٹلی کے شاہی حصوں میں
 فرینکوں کو جگہ آپس میں لڑا دیا تھا۔ لہذا بخاریوں کو بغیر کسی گناہ اور
 عیب کے آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ دست و گریب رہیں گے۔ لہذا اسے
 باغ کو مضبوط بنانے کا خوب موقع مل گیا۔

حالات بخاریوں کی امیدوں اور خواہشوں کے ساتھ پڑا کھائے۔ اس لئے
 سیاست کی وجہ سے ہر فرینک گاتھوں سے گھرائے تھے انہوں نے اندازہ لگا
 لیا بھی طرح گاتھوں پر قابو کر انہیں شکست فہم دے سکتے اور فرینکوں نے یہ
 کام کیا تھا کہ جب اسی طرح جاری رہے تو گاتھ بہت آہستہ آہستہ ان پر حملہ آور
 ہو کر ان کا خاتمہ کر دیں گے۔ لہذا دونوں وحشی قبائل کے درمیان ٹھنک ہوئی۔
 اسے آپس میں صلح کر دی۔ اس طرح ٹھیل کے گوشوں میں گاتھوں اور فرینکوں
 ہونے والی جنگ کا اختتام ہوا۔ اب فرینک ایک طرف ہٹ کر انتظار کرنے لگے
 اور گاتھ جب قبائل میں گھبراتے ہیں تو اس کے کیا نتائج نکلتے ہیں۔

اب کے ساتھ تک ختم ہونے کے بعد گاتھ قبائل نے ایک بہت بڑا قدم اٹھایا۔
 ان کا سر ہو کر رومشل کے خلاف برسرِ پیادہ ہوا چاہتے تھے۔ بہت سے پہلے
 کے امیدوار یہ کہ اسوں سے بچے بہت بادشاہ حیدر آباد کو قتل کر دیا۔ اور
 انہوں نے ایک شخص کو اپنا بادشاہ تسلیم کر لیا۔ جو ایک آزمودہ کار
 کے ساتھ ساتھ ایک بہترین جنگجو اور مرد جنگی تجربہ رکھتا تھا۔ نئے بادشاہ
 ارادگی میں گاتھ اب دوم شہر کی طرف بڑھے تاکہ بخاریوں پر حملہ آور ہو
 اس سے جانی کرایا جاسکے۔

ان طرف بخاریوں کو بھی گاتھوں کی دوم شہر کی طرف پیش قدمی کی اطلاع
 اندازہ شد اس لیے ان کے ساتھ نکلا اور پہنچا تھا کہ شہر سے باہر گاتھوں کا
 ایک دستہ اور انہیں شکست دے کر بھاگ جاسے پر مجبور کر دے۔ لہذا
 دور دراز سے بادشاہ کے قریب گاتھوں کی آمد سے پہلے ہی پہلے اس نے اپنے
 لئے چڑیاں کام کر لی تھیں۔ تاکہ گاتھوں کا مقابلہ احسن طریقے سے کیا جا

سکے۔ پہلے پہل کرنے کے بعد بخاریوں نے نہایت کی حفاظت کے لئے چھ
 لکھ وہاں چھوڑا۔ ہر دو بڑی تیزی سے دوم شہر کی طرف بھاگ۔ دوم شہر اس وقت کار
 سے خالی پڑا ہوا تھا۔ اس لئے دونوں کے شیشہ بستیں کے کیمے پر فرینک
 کوستانوں کے اس پار رہنے والے گاتھ قبائل پر حملے کر دیتے تھے۔ لہذا اٹلی میں
 شیشہ بستیاں فرینکوں کا مقابلہ کرنے کے لئے ٹھیل کی طرف اپنے ٹکڑے ساتھ
 تھیں۔ گاتھوں کی اس غیر معمولی میں بخاریوں بڑی تیزی سے ان کے چھوڑ دی
 دوم شہر پر وہ قابض ہو گیا۔ اپنے ٹکڑے کے ساتھ شہر میں محصور ہوا اور بڑی تیزی
 نے غلہ اور ضروریات کی دیگر اشیاء شہر میں جمع کرنی شروع کر دی تھیں۔ وہ
 فرینک کے ساتھ جنگ سے فارغ ہونے کے بعد گاتھ ضرور دوم شہر کا کام
 اور ایسی صورت میں بخاریوں کے پاس کھلی امید ہونا چاہتے۔ ہر حال دوم
 کرنے کے بعد گاتھ قبائل کا مقابلہ کرنے کے لئے بخاریوں بڑی تیزی
 کرنے لگا تھا۔

شہر میں قیام کے دوران بخاریوں نے اندازہ لگا دیا کہ گاتھوں سے ہر
 دوم کی حالت بدل کے رہ گئی تھی۔ وہ شہر میں سبک خیز اور تھیلی تو سہارے
 کے اندر اور اطراف میں گندگی پھیل چکی تھی۔ دوسروں کے دور حکومت میں
 کتب خانے تھے وہاں صرب ایک کتب خانہ بنائی رہا تھا۔ صحت و حرقت میں
 طور پر کی گئی تھی۔ دروازے باہر کے پانی سے قائم تھے۔ ابلی ہر ایک
 دروازے کے دہانے پر آٹھام کی جو درگاہ تھی اس میں بہت بھرتی تھی۔

شہر میں محصور ہونے کے بعد بخاریوں نے شہر کا علم و نشان اپنے
 لیا۔ شہر کا اس نے یا تو آل متبر کیا جس کے دور شہر کا نظم و نسق یہ
 اپنے ساتھ وہ متبر لے کر آیا تھا۔ اس کے درجہ سے اس نے بڑی تیزی سے
 کرنا شروع نہیں۔ تاکہ ضرورت کے وقت شہر کی حفاظت کی جائے۔
 جاری کی گئیں۔ شہرے اندر سے مزید مددیں بھرتی کئے گئے تاکہ اگر گاتھ
 جنگ میں مصروف ہو تو نہ ملکر شہر کی حفاظت اور نظم و نسق بحال رہیں اور
 ہونے والے ہتھیاروں اس سے ملتی نہایت دقت شروع کر دی تھی۔

اس کے علاوہ شیشہ بستیں کی طرح فصیل کے خلف حصوں کی حفاظت
 لئے بخاریوں نے فوجی دستے مقرر کر دیے تھے شہر کے داخلی میدانوں
 بنائے کا تھم بکڑ گیا تھا۔ اور اس کی درگاہ پر کسی نے توجہ نہیں دی تھی۔ اس

یہ شر کے اندر طرح طرح کی افواہیں اڑنے لگیں۔ کبھی یہ افواہ اڑتی کہ تھوڑی دیر
کاٹھ شرمیں داخل ہو جائیں گے۔ کبھی دوسری افواہ اڑتی کہ گاتھوں نے شر کی فیصل
یہ جگہ سے توڑ کر شرمیں داخل ہونا شروع کر دیا ہے۔ رات کی تاریکی میں بنی
شر کی فیصل پر مینا ہوا تھا کہ اس کا ایک اشرہ ہکا بھکا آیا اور بنی ساریوں سے
کاٹھ فیصل توڑ کر اندر آ گئے ہیں۔ ابھی وقت ہے آپ اپنے فکروں کے ساتھ یہاں
بھاگ جائیں۔

بنی ساریوں سے امیہن سے اپنے گھولے پر سوار ہوا ایک ایک گلی میں بھرا
سار شرمیں نظر آتا تھا۔ شاید یہ ساری افواہیں گاتھ جاسوس جو شرمیں موجود تھے وہ
ہے تھے۔ یہ داخل بنی ساریوں نے اپنے فکروں کو حکم دیا کہ وہ فیصل پر مقررہ جگہ پر
رہیں۔ شرمیں تو ابھی اس نے امیہن دلایا کہ میں ہر صورت میں تمہارے کاٹھ
کو گھست دے گا۔

دوسری طرف کاٹھ فتح کے چین سے لبریز تھے۔ انہوں نے دوم شر کے لوگوں کی
ایک پیغام بھجو دیا جس میں انہوں نے شرمیں کو برا بھلا کہا کہ تم لوگ بنی ساریوں
سے ان کے حکموں میں گئے ہو۔ اس کے علاوہ گاتھوں کے سنے بادشاہ و شمس نے بنی
ساریوں کو پیغام بھجوایا کہ دوم شر کو تارے حوالے کرنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ اگر تم ایسا
نہیں کرتے تو ہم باہر نکل جانے کی اجازت دے دی جائے گی اور اگر تم نے ایسا نہ
کیا تو شرمیں کے ساتھ تمہاری بھی گردن کاٹ دی جائے گی۔

جب میں بنی ساریوں سے کھلا بیٹھا کہ وقت آنے والا ہے کہ جب ہمیں سر
کاٹھ نہ ملے گی۔ کسی مصدائی میں بھی تم پہنچانے لے سکو گے۔ دوم ہمارا ہے اور
اب اس جب تک زندہ ہے کبھی ہتھیار نہیں ڈالے گا۔

دوسرے روز گاتھوں نے دوم شر پر حملے شروع کر دیئے۔ شر کے لوگ بنی ساریوں
کی مخالفت کا سرچشمہ قرار دے رہے تھے۔ اس لئے کہ انہوں نے دیکھا کہ کاٹھ
فیصل پر جب حملے شروع کئے تو ان کے کامیاب کرنے والے فکری جب شر کی
دیمے تو انہوں نے بڑے بڑے متحرک ہرج مائجے تھے۔ حسین قتل کھینچے تھے۔ ان
یوں کو کھینچے ہوئے تل جب شر کی فیصل کے قریب آئے تو بنی ساریوں نے جو
تیار کی تھیں ان کے درجے سے پتھر پھینکے۔ بیلوں کے ساتھ ساتھ ان بیلوں
کاٹھ جو ذرہ پوش کاٹھ تھے وہ بھی پتھر گرنے سے مارے گئے اس طرح دو تین بار اپنے
دائے پھیلانے ہوئے گاتھوں نے دوم شر کی فیصل پر چڑھنے کی کوشش کی لیکن ہر

نیکے۔ گاتھ اس قدر غصہ اور غضبناک تھے کہ آتے ہی انہوں نے کوا دیکھا۔
جذبہ اس جوش کے ساتھ وہ بنی ساریوں کے فکروں پر حملہ آور ہوئے کہ پہلے ہی
انہوں نے اس چوکیوں کو حدم اور بھاد کر کے رکھ دیا۔ جو بنی ساریوں نے اس
کے دفاع کے لئے بنائی تھیں۔ چوکیوں کی تباہی و بھاد کی کے بعد مددوں اور گاتھ
کے درمیان ہولناک جنگ پھڑکی تھی۔ اس جنگ میں بنی ساریوں مرتے مرتے
ہو رہے تھے کہ کچھ مدد بنی ساریوں کا ساتھ بھڑک کر گاتھوں سے جائے تھے۔
اطلاع دے دی کہ بنی ساریوں غاکسری گھڑے پر سوار ہے۔ جس کی پیشانی
اطلاع لئے یہ گاتھ قبائل نے اس جگہ اپنے فکروں کا پورا انداز ڈال دیا۔ جہاں بنی
شور جنگ کر رہا تھا۔ گاتھوں کا یہ حملہ اتنا زور دار اور دشمنانہ تھا کہ بنی ساریوں
کے زور اور جوش کو برداشت نہ کر سکا اور اپنی گھست حسیم کرتے ہوئے یہاں
بھاگ کھڑا ہوا اور دوم شر کی طرف بھاگا۔

گاتھ اپنے سامنے بھاگتے ہوئے بنی ساریوں اور اس کے فکروں سے
تھے۔ چاروں طرف دھول ہی دھول دھواں دھواں تھی۔ وہ کسی کو دیکھائی نہ
ساریوں اپنے فکروں کے ساتھ جب دوم شر کے دروازے پر پہنچا تو اس نے
دروازے بند تھے۔ اس دھت ہوئے ساتھ ساتھ عورت ہو رہا تھا۔ گھوڑوں کے دو
چاروں طرف غبار ہی غبار اور گرد ہی گرد اٹھ رہا تھا۔ لہذا شر کے کامیوں
غبار میں شاید بنی ساریوں اور اس کے فکروں کو نہ پہنچا تھا۔ اس
گھولہ اتنی دیر تک گاتھ بھی حاقب کرتے ہوئے وہاں پہنچ گئے تھے یہ
ساریوں کے لئے انتہائی خطرناک تھی۔ آخر اس نے ایک چال چلی جو تیار
وہ اس طرح کہ دروازے کے پاس اس نے اپنے فکروں کو منظر
اور حاقب کرنے والے گاتھوں پر حملہ آور ہو گیا۔ گاتھوں سے کچھ
بھی فوج نکل آئی ہے اور بنی ساریوں کے ساتھ مل کر ان پر حملہ کر دیا۔
اپنی صفوں کو منظم کرنے کے لئے پیچھے ہٹ گئے۔ گاتھوں کا پیچھے ہٹنا تھا
قرآن اپنے فکروں کے ساتھ مزاحمتی دیر تک شر کے کامیوں نے فیصل
اس کے فکروں کو پہچان لیا تھا۔ لہذا انہوں نے دروازے کھول دیئے۔
اپنے فکروں کے ساتھ شرمیں داخل ہو کر محصور ہو گیا اور شر کا دفاع
نہیں

سورج غروب ہونے کے بعد تاریکی جب پھیل گئی تو اہل شر پر دست

اور جب شرکی فیصل کے اوپر سے بنی ساریس کے حکم پر سبکدوش ہو گئے۔
تو وہاں میں بنی اور گاتھوں کے اندر ہوش مارے جاتے تو وہی طور پر گاتھ
کچھنے والے ہتھوں کے آگے بڑھنے کا سلسلہ بن کر رہا۔

اب شر پر قبضہ کرنے کے لئے گاتھوں نے ایک نیا طریقہ استعمال کیا اور
دوہانے نامی ہوش مارا ہوا اتحاد بیٹھ اسجد کے مقبرے تک جاتا تھا۔ گاتھ
گزرے ہوئے بیڑیاں لگا کر مقبرے پر چڑھنے لگے۔ وہاں بنی ساریس کا ایک
دستوں کے ساتھ مقبرے کی حفاظت پر مامور تھا۔ اس لئے کہ مقبرے پر چڑھنے سے
شر میں داخل ہو جانا آسان تھا۔ چنانچہ اس سارے نے حکم دے دیا کہ مقبرے سے
مرمری تختے نصب ہیں انہیں توڑ توڑ کر دشمن پر برساؤ۔ اس سارے کے اس حکم
مطابق بنی نے ایسا ہی کیا۔ پتھروں کی یہ بارش ایسی سخت تھی کہ گاتھ اپنے لیے
نیچے اترے اور ہماگ گڑے ہوئے۔ ہوش مارے یہ عمل بھی ناکام رہا۔

دوسری طرف گاتھ بارہانے والے نہیں تھے۔ اس لئے کہ وہ بیڑیوں
علاوی تھے۔ اس قدر تسلی سے وہ بنی ساریس کے سامنے بے بس ہوئے۔
تھے۔ وہ عمل کے طور پر انہوں نے شر کے اندر گھر مستقل چھاؤنیاں بنا لیں،
اندر نہ پہنچ سکے اور دوہانے نامی ہوش مارے کو بھی روک دیا گیا تاکہ کوئی جہاز دوم شر
تک نہ آ سکے۔

اس کے علاوہ گاتھوں نے پانی کی وہ بنی بھی توڑ دی جس کے دروازے
پہنچا تھا۔ اس کا ایک نتیجہ یہ ہوا کہ دوم شر کے تمام پانی سے محروم ہو گئے۔
کے لئے دروازہ قسطنطنیہ کی طرف بھی ختم ہو گیا۔

شر کے مضائقے سے جو لوگ شر میں ہر گھسور ہو گئے تھے وہ ان میں
ہو گئے۔ وہ کہتے تھے کہ یہ کیا مملکت ہے۔ شر کو دشمن کے حوالے کر کے
لینا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ اگر شر گاتھوں کے حوالے ہوتا ہے تو انہیں
گاہ اور تانہ پھل میسر ہوں گے۔ اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ پہلے
محاسن میں جا کر نہائیں گے۔ بنی ساریس نے حکم دیا کہ مضائقے کے
لگنا چاہئے ہیں وہ جانتے ہیں وہ لوگ جو شر کے محاصرے سے تھک آچکے
نکل گئے۔ گاتھوں نے بھی ان سے کوئی قرض نہ کیا تھا۔ گاتھوں نے چونکہ
محاصرہ کر لیا تھا۔ شر میں وہ پانی بھی نہیں آئے دے رہے تھے۔ خوراک بھی
میں آتی رہ کر دی تھی۔ لہذا اس موقع پر بنی ساریس نے ایک خدا لکھ

انہیں جسٹس کی طرف روانہ کیا۔ اس خدا کا متن کچھ یوں تھا۔
انہیں نے شیشہ کے احکامات کی قسطنطنیہ کی ہے۔ اور دوم شر کی تکیاں شر پر قبضہ
کے بعد تھک چکے ہیں۔ وحشی گاتھوں نے ہم پر اس طرح حملے شروع کئے
کہ ان کے لیے شر پر قبضہ کر لیں گے۔ ہائی رہے ہمارے حالات تو کاش یہ بہتر
نہ ہو۔ قدر میرے ساتھ لکھ رہے اس کے ساتھ گاتھوں کا مقابلہ کرنا آسان نہیں رہا۔
وہ بڑے رتھے پر پھیلا ہوا ہے اور سندھ سے منتقل ہے اس وجہ سے رسد نہیں

کے اندر رہنے والے دونوں کی روش ہمارے متعلق بھی تک امچی ہے لیکن
وہ سے ان کی روش بدل بھی سکتی ہے۔ ان کی وہ سی ماہی کی آزمائش ہوا
کہ وہ صبر سے شیشہ پر صدمہ تحمل پیش نظر رکھتے اگر وحشی کا سہا پہ ہوئے تو ہم اعلیٰ
نہاں دیکھ جائیں گے۔ اور ہماری فوج چاہے ہو جائے گی۔ ہمارے متعلق عام رائے
اسے دوم شر اور ان کے شر میں کو برادر کر دیا۔ جنہوں نے ہم سے دلاواری
کے اپنی حفاظت خطرے میں ڈالی۔

وہ تک زندہ ہوں شر نہ چھوٹوں گا تاہم سب کچھ آپ سے صاف صاف کہہ
دے گا۔ یہ کہ ہمارے لئے خاصی بڑی رسد کے ساتھ ساتھ اتنا لکھ بھی روانہ
کرنا۔ ان خداؤں میں گاتھوں کے مساوی ہو جائیں اور پھر اٹ کر ان کا مقابلہ کریں
وہ ہم کریں۔

اس کا یہ خلائی کے بعد دومین شیشہ جسٹس فوراً حرکت میں آیا۔ سب
کے کہ کیا سے قسطنطنیہ رکھنے والے ترکوں کا ایک لشکر بنی ساریس کی مدد کے
لئے آیا۔ یہ ترک انتہائی جنگجو اور غرور تھے وہ جانتے تھے کہ گاتھوں نے دوم
شر پر قبضہ کیا ہے۔ اور وہ انہیں دوم میں داخل نہیں ہونے دیں گے۔ ترک چونکہ
دشمن کے خوب واقف تھے اس لئے کہ ماضی میں انہوں نے مشرق میں
شر کی طرف ہماگ جانے پر مجبور کر دیا تھا۔ لہذا ان ترکوں نے خان
دوم شر کی طرف بڑھے۔

اس کا یہ بدوش وال چال خوب کامیاب رہی اور وہ آسانی سے شر کا محاصرہ
کے پاس سے گزرے اور رات کی آدھی میں وہ دوم شر میں داخل ہو

وہاں سے آئے کے بعد انہوں نے وحشی سار قائل کا ایک لشکر بھی بنی

مہا کی ہتھ پڑا ہونے لگی۔

شر کے اندر جو پہلے سے دامن لگا رہے تھے اور جو اب تک گانھوں کے باقت
تے آئے تھے۔ بنی ساریس کے ساتھ دھجے ہوئے اب تلکیں بڑا شت کرنے
ہو گئے تھے۔ اب انہوں نے خود بنی ساریس سے اصرار کرنا شروع کیا کہ
دست بدست جنگ کرنے کے لئے شر سے باہر نکل کر میںے کرنے شروع کیے
ہیں۔ ایک دفعہ بنی ساریس کے پاس گیا اور اس سے التجا کی کہ گانھوں سے
لے کر کے فتح حاصل کی جائے۔

بنی ساریس نے انہیں سمجھانے کی کوشش کی کہ میرے پاس کوئی فتح کا جادہ تو
میں کے پاس ہی صرف حیر کن استعمال کرتے ہیں۔ سواروں کے پاس تلواریں
ہوتی ہیں۔ حیر کن نہیں ہوتے۔ لہذا جادہ فوج سے ساتھ پڑتا ہے تو ہم ان سے
جیتیں۔ سواروں سے مقابلہ ہوتا ہے تو ہم اتنے فاسلے پر ان پر تھر چلاتے ہیں جہاں
میں فوراً ہرچیز کوئی کام نہیں دے سکتیں۔

میں دست بدست جنگ میں ہمیں نقصان اٹھانے کا اندیشہ ہے۔ شہروں کا زور جب
بنی ساریس نے شر سے نکل کر حملہ کر دیا۔ وہ گانھوں کے کیمپ کے اندر پہنچ
گئے۔ شر فکریوں نے اسے گمراہ یا تہم پینی مشکل سے بنی ساریس اپنے
میں کے ساتھ اس گمراہ سے لگا۔ اس جنگ میں دونوں کو خاصا نقصان پہنچا۔ اور
ان مشکل اپنے بچے گئے فکروں کو لے کر دوبارہ شر میں داخل ہونے میں کامیاب

اب موسم خزاں ختم ہوا تو بنی ساریس نے ہر طرف رسد اور ٹک کے لئے اپنے
بچے۔ اس کے علاوہ اس نے اپنے ایک جرنیل پر دو کھین اور اپنی بیوی انطویا کو
لے کر تاکہ وہاں سے وہ ٹک حاصل کریں۔ بنی ساریس کی بیوی انطویا نے
وہاں ہی اور غصا ہوا فکروں سے لے کر وہ دم آگئی۔ اس سے بنی ساریس کو
بہت ہوا۔

اس ششما مشین نے بھی بنی ساریس کی مدد کے لئے اپنے ایک جرنیل جان کو
ماریوں کے ساتھ دم کی طرف روانہ کیا۔ یہ جان انتالی دیر اور جراحہ جرنیل
سے خوریز میں کہہ کر پارا جاتا تھا۔ یہ خوریز جان اٹھا۔ سو سواروں کے ساتھ
اسے مائل پر اترا اور مدد پہنچ گیا۔ اس کے آنے سے بھی بنی ساریس کو بڑی
مدد ملی۔ اب بنی ساریس نے گانھوں پر حملہ آور ہونے کا بھرپور طریقہ شروع کر دیا

ساریس کی مدد کے لئے پہنچ گیا۔ یہ سوار قبائل دی تھے جو بعد میں اسلامی
کھلائے تھے۔

ترکوں اور سوار قبائل کی طرف سے ٹک لے کر بنی ساریس اور اس
جوصلے ہند ہو گئے۔ اب اس نے اپنے حق میں غنی ویش قبائل سے کام لیا۔
پہلے ان 'دوسرے ترک اور تیسرے سورت گانھ سے لڑائی کا طریقہ اس سے
کہ ہر مددہ بن 'ترک اور سورتے شر سے باہر نکل کر گانھ قبائل پر حملہ
انہیں بے پناہ نقصان پہنچا کر تیزی سے شر کی طرف لوٹے۔ جب گانھ ان سے
ہوئے شر کے قریب آتے تو شر کی فیل کے اوپر سے کشتیوں کے اڑتے
دیکھتے ہوئے انہوں کی بادش گانھوں پر کی جاتی۔ اس طرح اس طرف سے
ساریس نے گانھوں کو بے پناہ جانی اور مالی نقصان پہنچانا شروع کر دیا تھا۔
دم شر کا رتبہ چونکہ بہت وسیع تھا اس لئے گانھوں کا کیمپ بھی ختم
نکھرا ہوا تھا۔ بنی ساریس کے تحریک کار سوار ایک چھوٹی کمانڈ کرتے ہیں
کر دیتے۔ رات کی تاریکی میں سورت بن اور ترک باجہ نکلتے اور جو گانھ قریب
تھیں مار کر ختم کر دیتے اور گھوڑوں پر خود قابض ہو جاتے۔

ان حملوں کے علاوہ بن 'ترک اور سورت قبائل نے یہ سلسلہ بھی شر
خالی گاڑیاں سے کر میدانی علاقوں کی طرف نکل جاتے۔ گانھوں کو جب چاہے
نقاب کے سے تیار ہوتے۔ اس لٹا میں معلوم ہوتا کہ سورت بنی گاڑوں
قریب پہنچ گئے۔ گانھ جب ان پر حملہ آور ہونے کی کوشش کرتے تو پہلے
فیل کے اوپر سے ان پر چر اور آگ برساتی جاتی۔ اس طرح بنی ساریس
نقصان پہنچانے کے لئے مختلف حربے استعمال شروع کر دیتے تھے۔

اس قسم کی جنگ کرتے ہوئے بنی ساریس نے گانھوں کو تنہا
کے علاوہ اپنی رسد اور ٹک کا سامان فراہم کرنے کے لئے روئے اور
لانے کے لئے بنی ساریس نے مستقل دائی پھولی پھولی کشتیاں تیار
دروائے باہر کے راستے جو رسد اور ٹک لے کر ہر سلسلہ منتقل ہو گئی تھیں۔
گانھوں کی ناکہ بندی ان کشتیوں کو نہیں روک سکتی تھیں۔ اس لئے
گھڑے ہو کر کشتیوں پر صرف تھر برساتے تھے۔ جب کہ بنی ساریس
کے لئے کشتیوں کے دونوں طرف ٹکڑی کے ٹکڑوں کی دیوار کھڑی کر دی
کشتیاں سامان لے کر بحفاظت دم پہنچ جاتی تھیں۔ اسی شکل میں

فصل۔ وقتے وقتے سے گزرتے ہوئے اس کے نظریوں کے دتے شمر سے نکل کر آور ہوتے۔ انیس بے پناہ تصنیف پہنچتے، انیس کے عالم میں جب کاغذ اس ہوتے شمر کے قریب جاتے تو ان کی غموں اور ملک سے خوب تواضع کی جا کاغذوں کا نظریہ گشت کرنا ہی کم ہو گیا فصل۔

جنگ بہ طول پکڑ گئی تو کادھ اپنی کاسہلی سے ہانکل مایوس ہو گئے اور
 صلح کی بات چیت شروع کر دی۔ امن کا ایک وفد ایک اعلیٰ ترسیل
 ساروس کے پاس پہنچا اور کہا کہ لڑائی فریقین کے لئے مصیبت کا باعث ہے
 بہتر یہ ہے کہ صلح کی شرمیں ملے ہو جائیں۔ انہوں نے بنی ساروس سے
 ہشتنگ کے قوانین کا احترام کرتے ہیں۔ ہم نے اپنے یہاں دشمن کانوں کی
 ہے۔ بنی ساروس کو چاہئے کہ یہ حقائق ششہ تک پہنچا دے۔ اور ہم
 اب تک اسے مل چکا ہے اسے کافی جانے اور اپنا فکرنے کر دیکھیں چاہئے
 اس پر بنی ساروس نے جواب دیتے ہوئے کہا کہ آپ لوگوں کا ششہ
 ہے۔ یہ میرے آقا کی سرکھن ہے اور اس مال کا کر کر رہے ہو۔ جس مال
 ششہ ہشتنگ ہے۔ یہ شمر جس میں ہم بیٹھے ہوئے ہیں یہ اصل میں دشمنوں کا
 کا ہر مال و دولت مگر دشمنوں کا ہے۔ خداوند میں یہاں سے جیوں گا اور
 پر اکٹھا کروں گا جس کا تم ذکر کرتے ہو۔ اس پر کانٹوں کے سائندے نے ہر
 ہم سسلی تھمارے حوالے کرتے ہیں۔ افریقہ پر قبضہ بھلا رکھئے
 خاص اہمیت حاصل ہے۔ اس پر بنی ساروس کہنے لگے۔

میں آپ لوگوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور اس کے جواب میں پورا دل سے دعا کرتا ہوں کہ آپ کو دینا جو سب سے بہت بڑا ہے۔ مجھے امانت ہے کہ اس تجویز کو دیکھ کر آپ لوگوں کو بعض اہل کامیاب کہتا ہے دیکھتے ہیں جس میں نیکو شرعی امور اور ہم سالانہ خراج بھی ادا کرتے رہیں گے۔ بنی ساریوں پر عمل اور کسی کا مجھے شہنشاہ کی مالک میں کوئی حصہ کسی کو دینے کا اختیار نہیں تھا۔

تاکام رہی۔ اس کے بعد کاغذوں نے یہ تجویز پیش کی کہ ہم صلح کی کھٹولہ۔

دوسرے شہنشاہ شمس کی طرف بھیجے ہیں۔ بنی ساریوں نے اس تجویز کو دیکھ کر

میں نے جنگ لڑی کر دی گئی اور کاغذوں نے اپنا ایک وفد شمس سے کھٹولہ

لئے کھٹولہ روانہ کر دیا۔

جنگ عین مینے کے لئے لڑتی ہو گئی۔ دشمنوں نے اپنے سیر

میں نے ایک نئی ساریس لے جنگ کے التار سے پورا فائدہ اٹایا اور میں نے
وادی بنی قریظ کے لئے راستہ کھول دیا اور دریا نے تاجہ کے راستے روم کے لئے بے
حد بھی آئے گا۔

۷۔ حدود گاتھوں نے جتنے قلعے غلے کے حصے بنی ساریوں نے ان سب پر قبضہ اپنے کاغذ دستے مقرر کر دیئے۔ گاتھوں نے احتیاج کہ کہ الٹے جنگ کی تیس کی جا دیں بلکہ توڑی جا رہی ہیں۔ بنی ساریوں نے اس احتیاج کا کوئی

۱۰۔ چاہے ہر گناہوں کے ششہند و شمس کو بے حد غصہ آیا۔ تاہم چونکہ وہ اور تھا فدا کوئی عمل قدم نہ اٹھا سکا۔

اور ان بلی سارویس کو دو بیٹیاں ملی۔ جن کی والدہ سے گاہوں کے مقابلے میں
 اور اس میں چار نانہ ہو گئیں۔ ایک بیٹام گانھوں کے شنشہ و - جس کی
 - تھانہ اپنے شوہر سے طریت کی بنا پر راج شہر کو دونوں کے حوالے کرنے
 " سر بیٹام اہلی کے استقب اعظم کی طرف سے تھا جس نے راجس کو ترطیب
 بے شہر گانھوں کے قبضے سے نجات دلانے۔

ماریس نے ساراویس کے دستے ادھر ادھر پہنچے شروع کر دیئے۔ جو جا جا پہنچا ہے
 ۱۔ ملانہ اپنے جرنیل خورشید جان کو بنی ماریس نے تاکید کر دی کہ جہاں جائے
 ۲۔ لیسوں پر قبضہ کرے ٹیکس واپسی کا راستہ کھلا رکھے۔ جان نے اپنے حصے
 ۳۔ ساتھ پیش قدمی کی اور ایک شہر رو منی پہنچ گیا جو انڈیا ملک کی مشہور بندرگاہ
 ۴۔ شہر دیونا صرف ایک روز کی مسافت پر تھا۔ اس پوریشوں نے قاصدوں کے
 ۵۔ ن ایک طرح سے کمر توڑ کر رکھ دی تھی۔ اسی دوران بنی ماریس کو خبری
 ۶۔ ہندوستان کی طرف سے اس کی مدد کے لئے ایک بحری بیڑہ اور لشکر کو ناکہ
 ۷۔ نے دیا جب بنی ماریس فوراً ساحل پر پہنچا اور اس بیڑے کا استقبال کیا اور
 ۸۔ رو کیا کہ اداوی لون کا کماندار نری تھا جو بنی ماریس کو اچھا نہیں سمجھتا
 ۹۔ تھا۔ کا ایک خط بھی نری لایا تھا۔ دو خطاری نے بنی ماریس کے حوالے

اس خطا میں نری کو چاریت کی جتنی حق کی سلطنت کی بیہود کے لئے ۔
 ہو اس میں بنی ساریس کی فراہم داری کرے۔ بظاہر بنی ساریس کو ہزار
 لیکن اسے یہ احساس ہو گیا تھا کہ بیہود سلطنت کی قید لگا دی گئی ہے اور
 تو بیہود سلطنت کا غور پیش کرتا ہوا حکم ماننے سے انکار کر دے گا۔
 نری نے آتے ہی یہ تجویز پیش کر دی کہ سہت فوج اور نئی فوج کو مل کر کام
 کرنا چاہئے تاکہ جلد سے جلد آخری فیصلہ ہو جائے۔ بنی ساریس نے
 ملک ہے۔ اس نے نری کو سمجھا چاہا کہ لڑائی مناسب نہیں ہے۔ لہذا
 حواگی کے لئے مطلع کر دینا چاہئے۔

نری اصل حقیقت سمجھ رہا تھا۔ اس نے بنی ساریس سے کہا
 کہ۔ اس لئے کہ فوجیں جاندار تک گاتھوں میں گھس گیا تھا۔ نری کے
 لئے اسے ایک طرح سے کھیر لیا تھا۔ اور اس کی جان خطرے میں پڑی تھی۔
 کہ بنی ساریس فکر کے ایک حصہ کے ساتھ جان کی مدد کے لئے چلا
 عدم موجودگی میں وہ گاتھوں کے خلاف اپنی مرضی سے قدم اٹھا سکے۔

اپنی دونوں جب نری اور بنی ساریس کے دو حیرانہ اختلافات ہوئے
 کہ ہستان انہیں کے دونوں سے وحشی برہمنی قبائل کا تعلق ہوتا تھا
 میں داخل ہونا شروع ہو گئے۔ چونکہ وہ گاتھ قبائل ہی کے بنائی تھے
 کہ صرف ہوا کہ اگر یہ وحشی برہمنی قبائل کے ساتھ مل گئے تو
 قبائل پر قابو رکھنا اس کے لئے مشکل اور ناممکن ہو جائے گا۔

ان بنی دونوں ایک اور مصیبت نمودار ہوئی تھی کہ اسی زمانے میں
 آسمان پر ایک دم دار تارہ نمودار ہوا۔ اس کا سر مشرق کی طرف تھا
 تھے کہ یہ اپنے پیچھے آتش دم چھوڑنا جاتا ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ اس کی
 سی ہے اس دم دار ستارے سے حلقہ دوسرے شیشہ بننے لے اس وقت
 اس نے کہا۔

خدا کی قدرت سے آسمان زمین پر حوازن کھڑا ہے۔ ایک ستارہ
 ہے۔ یہی سمجھا جاتے کہ یہ دیکھنے والوں کے لئے ایک نشان ہے البتہ
 ہونے کے حلقہ کچھ نہیں بتایا جاسکتا۔ اس دم دار ستارے کے نمودار
 دوسرے شیشہ جس کے دل میں یہ خیال اٹھ کھڑے ہوئے کہ اس
 بنی ساریس۔ گمراہی کا قلم رکھنے کا جو انتظام کیا ہے تو وہ درست ہے۔

اس کے اس پار سے وحشی برہمنی قبائل کے نمودار ہونے پر آسمان پر ہزار
 صائی دینے کے علاوہ اس دونوں بنی ساریس کے ساتھ ایک تیسرا بڑا حادثہ بھی
 اور یہ کہ اس نے اپنے ایک پہ سلاہر قسطنطین کو چالشی دے دی تھی۔
 یہ یوں ہے کہ قسطنطین نے دیوتا شمس سے نکلے ہوئے ایک دوسرے امیر سے
 ان نسبت جتنی ہوئی لے لی تھی۔ ان مجنوں کے دستے خالص سولے کے تھے
 اور میرے خواہشات جڑے ہوئے تھے۔ جب اس دوسرے امیر نے اپنے
 قسطنطین سے طلب کیے تو قسطنطین نے وہ فخر واپس کرنے سے انکار کر دیا۔
 اس امیر نے قسطنطین کی اس مردانگی کی شکایت بنی ساریس سے کی۔ بنی
 ساریس نے ان دلائل کی حفاظت کو بہت اہمیت دیا تھا۔ لہذا اس نے قسطنطین کو
 ساریس کا کہ جس دوسرے سے اس نے وہ دونوں فخر لے چس فوراً واپس کر
 ساریس کا یہ حکم پا کر قسطنطین بڑا غصہ ہو گیا۔ اس نے نہ صرف یہ کہ فخر
 ساریس کو رد کیا بلکہ جوش میں سوچا کہ وہ بنی ساریس پر حملہ
 بنی ساریس کو قتل کرنا چاہتا تھا لیکن بنی ساریس نے سے بکڑا اور اس
 قسطنطین کو گرفتار کر لیا۔ بنی ساریس نے اسے موت کی سزا دے دی۔
 کسی حد تک بنی ساریس پر تھا ہوا کیونکہ وہ موت کی سزا سننے کر

اس کا بنی ساریس کو ڈر اور خدشہ تھا۔ کہ انہیں کے دوسرے نمودار
 وحشی برہمنی قبائل نے اپنے بھائی بدھوں گاتھوں کے ساتھ گھوڑ کر لی اور
 وحشی قبائل حملہ ہو کر۔ پس کے قصبوں پر حملہ آور ہونا شروع ہو گئے
 بنی ساریس اعلیٰ درجہ کو فانی تربیت دے رہا تھا۔ اس نے اپنے
 اور اسروں کو اس کام کے لئے ٹھن بہت میں بھیج دیا تھا کہ ملک۔ بنے کی
 تربیت یافتہ دھاتوں کو برہمنی اور وحشی گاتھ قبائل سے مدد استعمال کیا

یوں جنگ کے طور پر چاہتا تھا تاکہ وحشی قبائل کو تھا کر جنگ ختم کرے
 کہ جسکی جنگ جلد سے جلد ختم کرنا چاہتا تھا۔ نری کو یہی تاہم نہیں
 ختم کر سکتا۔ نری طرف بنی ساریس نری اور جسکی کی س دے سے
 وہ چاہتا تھا کہ پہلے وہ اپنی مدد کے لئے تیار کرے اس کے بعد برہمنیوں
 قبائل کے خلاف حرکت میں آئے۔

بعد ایرانیوں پر حملہ آور ہو اور ان سے اپنے پرانے انتقام لے لے کہ شمشاد
جلد مدی سلطنت پر حملہ آور ہو اور مشرقی سرحدوں کو خطرے میں آں دے۔
رفت کا کوئی سامان نہیں۔ یعنی ایرانیوں کے لئے یہی بہتر ہے کہ اس گونا گوں
میں وہ دوسروں کی مشرقی سمت پر حملہ آور ہوں تاکہ دوسروں کی دن بدن بڑھتی
ادبک ہو جائے۔

اس کے شمشاد و جنس کی طرف سے یہ اطلاعات ملنے پر مدائن (یہ شہر مدینہ کے
دور سے کوئی پچیس میل جنوب مشرق میں ہے۔ یہاں پہلے حکماء کا محل تھا۔
اسے دوسرے کرتے تھے۔ اس شہر کا پرانام یہاں سے جب سلوکس اس پر
ان کے اس شہر کا نام سلوکس کا رکھا۔ اس کے بعد ساسانیوں نے اس پر
سے اراکھوت بنایا۔ نوشیرواں نے اس شہر میں ایک بڑا محل بنایا۔ اس کی
دوبارہ تھی۔ اور اس کے انبار ابھی تک باقی ہیں۔ عرب اس محل کو کراکر کر
عربوں نے اس شہر کا نام مدائن رکھا۔ مدینہ کی جمع ہے مدنی سے شہر۔
دور شہر آباد ہو چکے تھے اس لئے مدائن مودوں نام بھجوا گیا۔ نوشیرواں کے
ابا ایوں مدائن بھی کہتے تھے۔) شہر میں ایک محل بنائی گئی تھی۔ اس موضوع
نوشیرواں افسانہ خجندیہ سے سوچنے کا تھا۔ پھر وہ دوسروں پر حملہ آور ہونے
کا ارادہ سے تیار ہوا رہے لگاتار۔

مصر میں مذکورہ منور کو ایک بیوی چوکی اور تیار تھی۔ اس کی حیثیت
وہاں وہاں سے کچھ عرب تاجر ہیں کاریم اور عرب کی خوشنویس لے کر
ان کے دوسروں کو ان کے پاس وقت مدائن کے حلق خاص خطرناک

نارواں نے دوسروں کو یہ بھی بتا دیا تھا کہ انہوں نے شمشاد و جنس نے
ان کے پاس بیٹھے تھے۔ وہ راہبوں کے ہمیں میں مقدس مقامات کی
تلی سے قطعیت ہوتے ہوئے مدائن پہنچے اور شمشاد سے کہا کہ جنس
حاصل کرنا ہر ماہ اور یہ قوت حاصل کرے کے بعد وہ ایرانیوں پر حملہ
و اس سے پہلے ہی ایرانیوں اور دوسروں کے خلاف اعلان جنگ کر دیا جائے۔
اس کو یہ معلوم نہ تھا کہ شمشاد ایرانیوں کے ہاتھوں کے شمشاد و جنس کو کیا
میں ہوں گی ان اطلاعات پر جنس فکر مند ہو گیا۔ اس نے حیاں کرنا
لی میں جنگ بلا تاخیر شروع ہو جانی چاہئے۔ جنس اور انہوں کو حلیہ بنا کر

انہی دوسری ساریوں اور برسی کے درمیان اختلاف رائے اور مخالفت
پر تھی۔ لہذا اس مخالفت سے گاتھوں کے شمشاد و جنس نے فائدہ اٹھاتے ہوئے
کے شہر میاں کا محاصرہ کر لیا۔ اس محاصرہ میں گاتھوں کے شمشاد و جنس
برگزیوں کو بھی اپنے ساتھ لایا۔ اس طرح گاتھوں اور برگزیوں نے مل کر
میاں شہر کا محاصرہ کر لیا۔

یہی ساریوں نے اپنے لشکر کا ایک حصہ اپنے دو مکانداروں کو
فرستادہاں پہنچ کر مصدوقین کی امداد کریں۔ وہ دونوں مکاندار بھی ساریوں کے
پہنچ کر تھے لہذا وہ چاہتے تھے کہ یہی ساریوں کے بجائے یہ حکم انہیں
سے ملے۔ اصل میں وہ دونوں مکاندار میاں جا کر وحشی گاتھوں اور برگزیوں کا
ہونے دار تھے۔ اور خوفزدہ تھے کہ کہیں وہ برگزی اور گاتھوں کے ہاتھ
جائیں۔ اس لئے وہ مدائن چلا رہے تھے کہ ایسا حکم انہیں بھی ساریوں نے
طرف سے دیا جائے۔

اس طرح میاں شہر کی مدائن کے لئے تاخیر ہوئی اور مدقت دوسروں
کو کوئی مدد نہ پہنچ سکتے کے باعث مصدوقین نے برگزیوں اور گاتھوں کے
دینے۔

وحشی حملہ آور شہر میں داخل ہوئے تو لوگوں کو بے بسی و غم کی حالت
انہوں نے گرفتار کر لیا۔ میاں شہر کے حاکم کے حاکم کے کمرے کے کمرے کے
لوگوں کے لئے مال دیا۔ فتح مدینہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے میاں سے
دستے گاتھوں کے شمشاد و جنس نے راجہ شہر کی طرف روانہ کئے تاکہ وہ
میاں شہر کا محاصرہ دہی راجہ کا بھی کریں۔ اس کے علاوہ گاتھوں سے
ایک اور بھی قدم اٹھایا۔ اس نے قاصدوں کے دو گروہ راہبوں کے بھیجے
شمشاد و جنس کی طرف روانہ کئے۔ یہ راہب مقدس مقامات کی مروت
سے قطعیت سے ہوتے ہوئے مدائن شہر پہنچے اور شمشاد ایرانیوں نوشیرواں سے
جنس مغرب میں خواہ مخواہ رہ چکے تھے اور برابر طاقت بڑھاتی
کیونکہ مشرقی جانب شمشاد ایرانیوں سے اس کی صلح ہو چکی تھی۔ گاتھوں نے
لے اپنے راہب لے قاصدوں کے درمیان سے ایرانیوں کے شمشاد و جنس کو
کیا تھا کہ کیا شمشاد ایرانیوں یہ ساری صورت حال دیکھتے ہوئے خاموش نہ رہے
بیٹھا رہے گا۔ یہاں تک کہ اس کے دیکھتے ہی دیکھتے کم اہل حسنین روانہ

اس کے لئے جلا وطنی کی سزا تجویز کی تھی اور اسے اپنے پاس بلاوا۔ اسے تہ خانوں میں با اطمینان زندگی بسر کرنے کا موقع فراہم کیا۔

میں نے اپنے دل سے یہ سوچا کہ میں نے اپنے کامد بھرا کر کاتھوں کے شمشاد و شمس کو
 دیا کہ کاتھوں کا شمشاد و شمس دریا نے پائے پار ایک حکومت بنا لے اس کا
 نام لیکس وہ روموں کے شمشاد و شمس کے نائب کی حیثیت سے زندگی بسر کرے
 اس کے شمشاد و شمس نے اس تجویز کو قبول کر لیا۔ شمس کے لئے و شمس کا
 نام حیدر افغان تھا۔

میں، جنہیں کے ساتھ یہ معاملے ہو رہی تھیں کہ جس کے پاس یہ چیز پائی کہ
اسے یہ معاملہ قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ اس پر سب تیراں رہ گئے۔ اس
سے اطلاع ملی کہ گاتھ بلی ساریس کو محبوب میں منتقل ہوا ہے۔ وہ گئے
بلی ساریس نے یہ شخص منظر کر لی ہے۔

جراثیم سے ہمیشہ ہی نہیں بلکہ قحطی پر ایک کھلی سی گرجی۔ انہوں نے سوچا کہ اگر یہ کام خیر کرے ہیں اٹلی کے باشندوں نے اس کی عمر فی میں ہر قسم کی مصلحت کی ہیں۔ اور اس نے مدعا کو محفوظ رکھا ہے۔ اٹلی پر اس کا قبضہ ہے۔ بیڑہ رہا ہے اور افریقہ اسے غوراً شہنشاہ تسلیم کر لے گا۔ اگر ایسا ہو گا تو پہلی ساریوس ملک میں ہمیشہ کی نصیب اور عزت قسم ہو کر رہ جائے گی۔

وہ بھی سارے ہی ایک سوچی سمجھی مہارت کے تحت کام کر رہا تھا۔ اس نے اپنے
اور رفیقوں کو منع کیا اور کہا کہ اگر پورا ملک اعلیٰ شہنشاہ مشینیں وصول جائے
اور انہیں بھی اس کے ہاتھ لگ جائے اور کچھ مشینیں کے سامنے سر تسلیم خم
کیا، اس صورتحال کو تمام صورتوں پر ترجیح دے دیں۔ اور یہ سب کچھ
فائنل کے بغیر ہی کر سکا ہو۔ اعلیٰ سارے ہی کے رفیقوں اور مشیروں نے
یہی اس تجویز سے اتفاق کیا۔

حق ہو تا تھا کہ بجلی ساریس نے اپنے شہنشاہ ہونے کا اعلان کر دیا۔ گاتھوں اور اس کے مشیروں اور رفیقوں نے بجلی ساریس کو شہنشاہ بنانے کا فیصلہ کر لیا۔ اس ایک شرط عامہ کی کہ اطاعت طلب رعایا میں گاتھوں کے شہنشاہ و رئیس اور کاندھرا کی مجلس شوریٰ کے مدد لیا جائے گا۔

انہوں نے بیلی ساریس کی اس شرط کو منظور کر لیا۔ چنانچہ بیلی ساریس اپنے ساتھ رہتا شہر پہنچا۔ شہر کے دروازے کھلے ہوئے تھے۔ اور اندر گاتھ بھرے

دکھنا چاہتے تھے کہ وہ سرحد پار کے دشمنوں کے خلاف رومنوں کے دہائی
 دیں۔ جیٹھن نے یہ بھی فیصلہ کیا کہ پہلی ساریس کو فرج کے ساتھ لشکر
 کہ اگر ایرینوں کا شہنشاہ نو شیردان روم پر حملہ کرے تو اس کی مدد کرے۔
 اسی سال رومن سلطنت میں چند اہم واقعات رونما ہوئے۔ پہلا
 کے کچھ کارکنوں نے رائل "نہ حک" چنے اور کلمی شہرے کو ملا کر ایک
 کر لیا جو جنگ میں بڑا سودمند ثابت ہو سکتا تھا۔ اس ماہے کا نام آئسٹ
 اور اہم کام جو ہوا وہ یہ کہ جیٹھن نے سرحدوں کی حفاظت
 چڑکیاں قائم کر دیں اور اس کی صورت یہ تھی کہ کافی ہندی کے اوپر پنڈوں
 کر لیا جاتا۔ اس میں ایک یا دو برج بنا دیتے تھے کبھی کبھی فخریہ پیش آتا
 کے نوک بال جہاز کو اور مویشیوں کو لے کر اس جگہ میں چلے جاتے۔
 دشمنوں کا مقابلہ کرتے۔

تیسرا اہم واقعہ جو سی سال روٹا ہوا ہے کہ اس سال وقت ۱۲
من بدلا گیا۔ پہلے روا کی تائیس سے برس کا حساب کیا جاتا تھا۔ اب نہ
سنوں کا حساب عیسٰی طبع اسلام کی پیدائش سے ہوتا ہے۔ اس سال ۱۲۵۰
کے بجائے ۱۲۵۱ عیسوی قرار دے دیا گیا۔

چوتھا واقعہ جو رونما ہوا وہ یہ کہ مشرق کے - یعنی اردو ہی راستہ -
 سے ان ممالک - آسامی، مہاراشٹر، پنجاب، گجرات، سندھ، بلوچستان، -
 جس ۲۷ - ہندوستان کے مشرقی حیرے ان کی بہت افزائی کی اور قسطنطنیہ
 مکہ -

پانچواں جو اہم واقعہ پیش آیا وہ یہ کہ بیشک اس فکر میں مصروف
اور مغربی کلیساؤں کا تفرق ختم کر کے تمام مذہبی مذاہب کو یکساں
کو مشرقی ترکھوڈیکس کلیسا پر ترجیح دینا شروع کر دی تھیں اس کی علامت
ترکھوڈیکس کلیسا کی علامت ہی رہی۔ وہ بیشک سے بھی کمزور اور اچھا نہ تھی
دھل نہ دیا جائے۔ بلکہ لوگ مذہب میں جس جس مسلک پر قائم ہیں
جائے۔

ملک نے اپنا پورا مکان راجپوتوں کے لئے وقف کر دیا تھا۔ جب
کے لئے ایک نیا عایشان محل تعمیر کروایا جس کا نام پیرور کا گیا۔ یہاں
سے آئے ہوئے مہدی راجپوتوں کو یاد دے دی تھی۔ منشی نے اپنے

ہوئے تھے۔ یہی ساریس نے گاتھ سرداروں کو بلایا اور کہہ دیا آپ لوگ اس
لوٹ جائیں۔ چنانچہ بہت سے سردار اپنے اپنے گھروں کو روانہ ہو گئے۔
ہونے کے بعد یہی ساریس نے فوراً اپنے لشکر کے ساتھ خراسان اور شام کی
دیا۔ اس کے بعد وہ گاتھ سردار شرم میں باقی بچے ان کے لئے اس نے اطلاع
سب سردار مدینہ شمشادہ جسٹیس کے امیر ہو۔ وہی تو تھا شمشادہ سپہ اور یہی
اس کا فخر تھا کہ

یہی ساریس نے شمشادہ ہونے کا اعلان صرف ایک ساراش کے تحت
ساراش کے تحت وہ گاتھوں کو اپنا مسلح اور فراہم ہونا چاہتا تھا۔ اور یہ
کامیاب ہو گیا تھا۔ اس طرح انکی میں لڑائی قسم ہو گئی اور یہی ساریس نے
بہانے بلکہ چار ملک لے لیا۔ ہر گاہوں میں غلے کے جہاز گھبرے ہوئے تھے
اتار کر اس نے ضرور حمد لوگوں میں تقسیم کر دیا۔ اس دوران یہی ساریس
واپس جانے کا حکم ملا اور وہ اپنے لشکر کے ساتھ خراسان روانہ ہو گیا۔



اور کہ میں کسی بن محاب کے بیٹے عبد مختلف کے بعد اس سے تھے
حاکم بنے۔ اس کا اصل نام مروہ تھا۔ ہاشم لقب تھا۔ عرب میں سردار کا پورے
کہا جاتا ہے۔ اس کا اسم فاعل ہاشم ہے یعنی مدنی کا چورا کہہ والا۔ یہ
کے بعد یہ کہہ کے حتمی ہوئے۔
ان کے مروہ سے ہاشم بنے کا سبب کچھ اس طرح سے ہے کہ ایک
وقت قحط کا شکار ہو گیا۔ لوگ بالکل تارار ہو گئے۔ عورت اور بچے
دیا۔ انہیں کہیں سے بھی خوراک میسر نہ آتی تھی۔ مروہ کو قریش کی حالت
اور اپنی دولت ساتھ لے کر ادھ شام کی طرف ہجر کیا۔

وہاں سے بہت دیر بعد وہاں میں روئیاں خریدیں۔ ساریس اور حمیدوں میں
پہنچ کر کہہ کر لائے۔ یہاں پہنچ کر تمام لوگوں کی دعوت کی۔ روئیاں اپنے
اوتھ جن پر روئیاں لٹی گئی تھیں انہیں نزع کر کے پانی دی، لوگوں میں پانی
بڑی پے توں میں الٹ دیں۔ اور روئیاں کا چورا اس میں ڈال کر تیرے بنایا
خوب پیٹ بھر کر کھانا کھایا۔ قحط کی جان بڑا مصیبت کے بعد پہلی بار فراوانی
انہیں کھانا نصیب ہوا۔ اسی سبب سے اس کا نام مروہ سے ہاشم مشہور ہو گیا۔

بعد قحط کے لانے میں ہاشم نے اپنا یہ معمول بنایا تھا کہ وہ قلعین سے
یہ روئے اس کی روئیاں بکواتے اور تیرہ تیار کیا جاتا اور وہ اپنی قوم کی
ذریعہ زیرک اور مدد تھے اپنے فرائض کو نہایت خوش اسلوبی سے سرانجام
دیتے۔ میر چشمی سے کہا تھا کہ۔ انہوں نے منی میں چری عوض بنا کر پانی
پانی، پانی اور حسیں معاملات کی بدولت انہوں نے قریش کی تہارت کو چار

شمشادہ سے ہاشم مراست کر کے یہ فعل جاری کر دیا کہ جب قریش کا مال
میں آئے تو اس پر لگے نہ لگایا جاتے۔ اس کے ساتھ ہی جٹ کے
ی قسم کا حکم نامہ حاصل کیا۔ چنانچہ جب قریش کے کاروان تہارت
آتے تو قیسر مردم بڑی عزت و حرمت سے۔ تاہم مقدم کر دیتے۔
قوات اور راہنی کے باعث راستے محفوظ نہ تھے۔ مگر ہاشم نے مختلف قبائل
اس سے مقدم کیا کہ وہ قریش کے کاروان تہارت کو ضرر نہیں پہنچائیں گے۔
میں مسوں نے تہار کی سر زمین میں قریش کے لئے وہ تہار کی سفر راج کے
نہ ہوا گری۔

ان کے لشکر اور خورد و نوش کی سموت کیم پہنچانے کے لئے ہاشم ہر سال بہت
دیر قریش کی بڑی فرائض سے اس معاملے میں ان سے تعاون کرتے۔ ہر
اس رقم سالہ پیش کرتے۔ ہاشم کا یہ نام دم کے قریب بڑے بڑے عوض بنا کر
مروہ نے تنوں کے پتے سے بھر دیتے۔ کہہ غلہ سنی اور عورات میں تقاضے کو
یہ جو عروں کا اٹھان مرتبہ کہتا تھا۔ اسے حاج کی حیثیت کرتے
تھی مدنی پھوپھار۔ اور ستو کا حملہ بنا کر پیش کرتے۔ جب تک حاج نہ ملے
تھیں ہو جاتے تھے یہ پراہمن کی حیثیت کرتے رہتے تھے۔

تقریبی ایام میں ہاشم آخری مرتبہ جب تہارت کے لئے شام جا رہے تھے
وہاں میں چند دن کے لئے قیام کیا۔ عرب کے بازار میں ایک عورت پر آپ
کی حرکت و سکنات سے شرف و فراست چلتی تھی اور وہ عورت حسن و
جذاب ظہیر تھی۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ اس عورت کا نام سہمی ہے اور
مادہاں سے تعلق رکھتی ہے۔ ہاشم نے اس عورت کے متعلق یہ معلومات
نے بعد اس کے لئے شادی کا بیظام بھیجا۔ جو قبول کر لیا گیا۔ اس طرح ہاشم کا

کلیع سلفی نام کی اس خاتون سے ہو گیا۔

سلفی سے شادی کرنے کے بعد باہم بوی کو لے کر شام کے سفر پر آیا اتفاق سے غزوہ کے مقام پر آپ کا انتقال ہو گیا۔ اس وقت سلفی امید سے ٹھہر کرپ لوٹ آئیں اور ان کے محل سے ایک لڑکا پیدا ہوا جس کا نام شیبہ رکھا گیا۔ تقریباً آٹھ برس تک ٹھہرپ میں اپنی والدہ کے ہاں پرورش پائی۔ اسی دوران میں سلفی کو ان واقعات کا علم ہوا تو انہوں نے مدینہ پہنچ کر بچے کی تلاش دی۔ ان کی آمد اور تلاش کی اطلاع جب سلفی خاتون کو ہوئی تو اس نے سلفی مطلب کو اپنے ہاں مقیم دل مصلح رکھا اور ان کی طرف خدمت و عبادت کرنے لگی۔ سلفی پر یہ ظاہر کیا کہ وہ اپنے بچے شیبہ کو اپنے ساتھ رکھ لے جانا چاہتا ہے۔ بوی فراخ دل سے ایسا کرنے کی اجازت دے دی۔ لہذا چوتھے دن سلفی شیبہ کو ان کے ہمراہ رکھ روانہ کر دیا۔

جب سلفی مطلب اپنے بچے شیبہ کو لے کر مکہ میں داخل ہوئے تو یہاں ان کے بچے سوار تھا۔ قریش نے اسے دیکھ کر کہا یہ عدا مصلح ہے۔ جی ہاں۔ ایک روایت میں ہے کہ خود سلفی نے کہا تھا کہ یہ میرا غلام ہے۔ اس سے شیبہ کا نام عدا مصلح مشہور ہو گیا۔

عدا مصلح بڑے خوبصورت، جیسیم، لچیم، انشور اور فصاحت و بلاغت سے معمور تھا۔ وہ عرب کے قاضی، قریش کے سردار، مد شریف اور عظیم الشان تھے۔ ایک نظر دیکھ لیتا تو پتہ چلتا کہ یہ خدا کا رسول ہے۔ اس کے مطابق خداوند کی طرف سے ان کا پورا مہینہ عبادت میں گزارا۔ غزوہ اور مساکین کو کھانا پکانا جانوروں اور پرندوں کو بھی کھلانے پلاتے تھے۔ شراب نوشی، عرم و عورتوں اور لڑکیوں کو رندا و درگور کرنے سے سخت بکھر تھے۔ اپنی اولاد کو بھی علم سے بچنے کی تلقین کرتے رہتے تھے۔

اپنے بچا مطلب کی موت کے بعد حاجیوں کو کھانا کھانے اور پانی کے سپرد ہوئیں اور تمام مرگ انہیں بحسب و خوبی انجام دیتے رہے۔ ان کے لئے مکہ میں کئی حوض بنائے۔ حسین کنوؤں کے پانی سے پھر دینے لگے۔ ان میں زم زم کا کنواں بڑا تھا۔

مکہ میں عدا مصلح پہلے شخص تھے جسوں نے خطاب کا استعمال ایک مرتبہ یمن کے ایک حمیری سردار کے گھر گھرے ہوئے تھے کہ اس

عبد ہاشم کا رنگ بدل دیا تو آپ تو ان نظر آئیں مگر چنانچہ اس نے حجرہ میں مندی کا خطاب لگایا اور پھر اس پر دوسرے چڑھا دیا۔ جب آپ وطن لوٹنے لگے تو عدا مصلح نے اس طرح کہ میں بھی اس کا روانہ چل نکلا۔

○

یہ دور یونان اور کیرش دونوں میں بوی جب مکہ کی لڑائی سرائے کے اپنے سے ہوئے تھے کہ کیرش بولی اور یونان کو خطاب کر کے کہنے لگی۔ یونان! اب تک جتنے دشمنوں پر ہم نے ہاتھ ڈالا ہے۔ اس میں ہم نے اپنے سارے ہر ایک میں دیر اور مطلب کیا ہے حتیٰ کہ کڑا پیش روغ پر ہم نے است کے وارہل کو بھی اپنے سامنے زیر کر کے رکھا ہے لیکن یہ مصلح! سلوک اور امن ہیں جیسے ابھی تک ہم زیر نہیں کر سکے۔ کیا اس تینوں کے معاملے میں شکست اور ہلاکت کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔

اسی میں کھنگو، یوسف کے چہرے پر ہلکی ہلکی مسکراہٹ نمودار ہوئی۔ چند طائفہ کے ساتھ رہا پھر وہ کہنے لگا۔ تمہارا دوست ہے کیرش میں ات اپنی ہلاکت اور ہمیں لڑنے کا بھی شک میں اس کے خلاف کوئی برا حربہ استعمال کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔ میری ایسا حربہ باہم بات میں ہمارے لاکھوں تیروں قوتوں کے سامنے مجھے شکست کا سامنا کرنا پڑا ہے۔

یہ سن کر جب سے میں ہمارے کھنڈرات کی طرف سے مکہ کے اس محترم و عزیز طرف آیا ہوں تب سے میں مصلح، مسیو اور اولاد کو اپنے سامنے رہا اور ان کے طریقے سوچا رہا ہوں۔ انہیں اپنے سامنے شکست خوردہ کرنے کے لئے میں ایک ترکیب آئی ہے۔

یہ سن کر اتفاق پر کیرش چمک سی پڑی پھر بوی بے چینی بوی بے تکی میں اس سے کہہ دیا کہ میں نے اپنے بچے کو چھوڑ دیا ہے کہ وہ ان کے ذہن میں آئی ہے۔ جسے ہم اس تینوں بوی کے گماشتوں کو اپنے سامنے سرگرم کر سکتے ہیں۔ اس پر

اس سے بچنے کے لئے فی الوقت میرے پاس وہ طریقے ہیں۔ پہلا یہ کہ کوئی ایسا

دور اللہ اور دہان کرے جو جس کے اندر میں فن تینوں کو بند کر دیا اور
اور ان کی ساری ہڈی کی قوتوں کو ختم کر دیا اور یہ کرنے کے بعد
کے خلاف اپنی بدترین قوتوں کو حرکت میں نہ لائیں گے اور یہ جگہ
ہو سکتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کا کوئی ایسا کرم ہو جس پر میں اپنا عمل
کو اس کرم میں جموں کر کے رکھ دوں۔ دیکھ کیرش میرے پاس اپنے
استعمال کر کے ہی تینوں کو پھر کی طرح جلد اور ختم کر سکتا ہوں۔ مگر
کچھ عرصہ پسے مجھے اپنا عمل کرنے کا موقع مل جائے اور پھر وہ تینوں کسی
اس کرم میں گھسنے پر مجبور نہ ہوں۔ تب مجھے اس عمل میں کامیابی ہو
دو سرا عمل یہ ہے کہ میرے سامنے کسی غیر انسانی شکل و صورت
میں لٹا کر اپنے عمل کو انہوں اور ان کی تمام طاقتوں 'قوتوں اور فن کی
کی طرح ختم کر کے رکھ دوں یہ وہ طریقہ ہیں جس میں استعمال کرتے ہو۔
پاسے میں کامیاب ہو سکتا ہوں۔ اور مجھے امید ہے کہ کبھی نہ کبھی دست
میں ان تینوں پر اپنا یہ ختم استعمال کرنے میں کامیاب رہوں گا۔

کیرش جواب میں کچھ کہتا ہی جانتی تھی کہ اسی طرح کیرش کی
مخصوص رہنمائی پس دید۔ اس پس پر پورے جب چرنا کیرش بھی متحرک
مٹی تھی کہ ایسا اس موقع پر کچھ کہنا چاہتی ہے۔ پس دیکھ کے بعد
دیکھ پورے میں تھماری اور کیرش کی ساری گفتگو سن چکی ہوں۔
تم 'نطاس' سلوک اور اوقات پر کرنا چاہتے ہو کچھ تو اس کا وقت فن
الفاظ پر پورے اپنی جگہ پر ایک طرح سے اچھل سا چڑا پھر وہ جی ب
پر چنے لگ۔ وہ کیسے ایسا؟ جواب میں ایسا نے کتنا شروع کیا۔

سنو پورے 'نطاس' کے عمل میں داخل ہوتے ہی باتیں جگہ
طرف سے بند ہے۔ صرف چھوٹا سا ایک دروازہ اس میں ہے جس
ہوا جاسکتا ہے۔ اس کے علاوہ اس کرم میں کوئی روشنی ہے
کھڑکی ہے وہ کمرہ ایک عرصہ سے کسی کے زیر استعمال میں رہا ہے
بھت پر ایک عرصہ ہوا کسی نے مٹی بھی نہیں ڈالی۔ جس کی بنا پر
وہ جگہ سے اس کرم کی بھت بھی چلتی ہے۔ ایسا میں تک کہ کسی
چرے پر خوشی ہی خوشی اور اطمینان ہی اطمینان پھیل گیا تھا
مظاہرہ کرتے ہوئے کہنے لگ۔

یہ ایسا تو ہے میری ساری ہی مشکل آسان کر دی ہے۔ اسی کرم میں 'نطاس'
دور اوقات کے خلاف استعمال کروں گا اور یہ جو کرم کی بھت چلتی ہے اس
میں اس کو طلب دینے کا یہ حکیم اللہ میں طریقہ استعمال کروں گا کہ وہ تینوں جگہ
تے کہ کسی نے ان کی قوت اور طلب میں جھکا کیا تھا۔ اب جی یہ بات رہتی ہے کہ
وہ ایک کرم اس کرم میں بند کیسے کیا جائے گا اس پر ایسا پھر یہی اور کہنے لگی۔
تو پورا آسان طریقہ کار ہے کوئی مشکل تو نہیں۔ ایسا کے ہی الفاظ نے پورے
چرنا کے رکھ دو اور پھر وہ وہ جی ہے تپتی کے سے انداز میں پوچھنے لگا وہ
یہاں ہیں اور کہنے لگی۔ دیکھ پورے اور کیرش تم دونوں میں جی اسی وقت اپنی
حرکت میں لاؤ۔ 'نطاس' کے عمل کے اس کرم میں عرصہ ہو جس کا میں
ہے۔ اس کرم تک میں تم دونوں کی راہنمائی کروں گی۔ کرم میں جو عمل تم
دور اس کے بعد میں تم میں یہ بتائی ہوں کہ فن تینوں کو پاک کر اس کرم
یہاں تک کہ درہاں جہاں تک 'نطاس' سلوک اور اوقات کا تعلق ہے وہ تینوں
ہی شر کے عذر رفت میں ہیں۔ وہ تینوں وہاں محوم پھر میں سے بلکہ یوں چلو
وقت جس کی بھت اسی قوتوں ہی قائم ہے اس کے پیچھے بیٹھے وہ عرصہ ہی
ان میں آنے کا موقع مشورہ کر رہے ہیں۔ لہذا جب تک وہ ساری کے کھڑکات میں
وقت تک تم 'نطاس' کے عمل کے اس کرم میں اپنے عمل کی تکمیل کر سکتے ہو۔
تو کہ انہو پہلے اپنا کام مکمل کر اس کے بعد میں تم میں جہاں جی کہ ان تینوں
اس کرم میں کیسے لایا جائے گا۔ میں تک کہنے کے بعد ایسا خاموش ہو گئی اس
پورے نے مخصوص انداز میں کیرش کی طرف دیکھا تھا۔ پورے کا اس طرح دیکھا تھا
ہو وہی جی ایک ساتھ اپنی جگہوں پر اٹھ کھڑے ہوئے۔ پھر وہ اپنی ساری قوتوں کو
نے اور ایسا کی راہنمائی میں وہ 'نطاس' کے عمل کے اس کرم کی طرف چل
اس کا ایسا دکر کیا تھا۔

دور کیرش دونوں میں جی اس کرم میں داخل ہوئے تو انہوں نے دیکھا
کے مطابق وہ کمرہ واقعی 'نطاس' سلوک اور اوقات کو بند کرنے کے لئے بڑا
پہلے سے ایک دروازے کے علاوہ اس میں کوئی کھڑکی کوئی روشنی نہ تھا
بہت سے غور اور توجہ کے ساتھ اس کرم کا جائزہ لیا پھر مڑا اور اپنے پیچھے
وہ چل کر کے کہنے لگ۔ دیکھ کیرش میں اس کرم میں اب اپنے عمل کی ابتدا
کرم سے باہر کھڑکی ہو چاہیے میں اپنی ذات کو اس عمل سے محفوظ رکھوں

کا اس کے بعد پھر میں اس کمرے میں وہ عمل کروں گا۔ اس لئے کہ اگر میں نے اس عمل سے خود میری اپنی ہی باطنی انطردت قوتیں ختم ہونے کا اندیشہ ہے۔ لہذا سے باہر نکلی رہوں۔ 'عطاس' سلیوک اور لوقار پر نگاہ رکھنا کہ کس نے وہ ماری شر کے سے لورنہ آ لکھیں۔

یونف کے کہنے پر کیرش فوراً کمرے سے باہر نکل کر کڑی ہو گئی تھی۔ پہلے اپنے آپ پر عمل کیا تاکہ جو عمل وہ اس کمرے میں کرنا چاہتا تھا اس کا وہ نہ ہو ایسا کرنے کے بعد یونف حرکت میں آیا۔ کمرے کے فرش اس کی دھاندلی پھٹ پر اس نے وہ عمل کر دیا تھا جس کی وجہ سے کمرے میں داخل ہونے صرف ماری سری قوتیں متعلق اور ختم ہو کر وہ جالی خیم بن گیا وہ وہاں ایسا محسوس ہو جاتا تھا اور باہر نہ نکل سکتا تھا یہ سارا عمل کرنے کے بعد یونف کمرے آیا۔ صرف دروازے کا بند اس نے خالی چھوڑا تھا اور عمل نہ کیا تھا تاکہ 'عطاس' اور لوقار کو اس دروازے سے اندر داخل کرنے کے بعد پھر وہ اندر نہ کر دے۔ یونف جو بھی اس کمرے سے باہر آ کر کیرش کے قریب کھڑا ہوا ایسا گردن پر لمس دیا اور کہنے لگی۔

دیکھ یونف مجھے خوشی ہے کہ تم اس کمرے میں اپنے عمل کی بجائے 'عطاس' سلیوک اور لوقار ایسی تک تینوں ماری شر کے کنڈرل میں بیٹھے ہو تم دونوں میاں بیوی ایسا کہہ کر کنڈرل میں آتا ہوں۔ تم دونوں میں سے شعلے بن کر ہوا پر بس چلو۔ ایسی صورت میں وہ تھوڑے آگے آگے رہا ہو گئے۔ ظاہری بات ہے کہ وہ اپنے اسی عمل کا رخ کریں گے۔ اس لئے کہ اس جم کر تھرا متقابل کر سکتے ہیں۔ لہذا جو بھی وہ اس عمل میں داخل ہونے کے لئے سانس کی طرف سے میں اپنے شعلوں اور ایسی مدد سے اس کا استعمال ہے جس اور جھار ہو کر اس کمرے میں داخل ہوں گے جس میں تم نے عمل میں کے داخل ہونے کے بعد تم دروازے پر بھی اپنا عمل مکمل کر لیتے ہو۔

تویر کے مطابق کمرے میں محسوس ہو کر وہ ہانسی گئے۔ یہاں تک کہنے کے بعد ایسا جب خاموش ہوئی تو یونف کے ہاں مسکراہٹ نکھر گئی۔ پھر وہ کہنے لگا ایسا یہ طریقہ کار بتا کے تو نے میرا دل لپ تو نہیں رہا اور اسی طرح حرکت میں آنا جس طرح تم نے ذکر کیا۔ ماری کے کنڈرل کی طرف جہتے ہیں۔ اور وہاں سے فن تینوں کو ایک

نے ساتھ ہی یونف اور کیرش اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لانے اور 'عطاس' کے ماری شر کے کنڈرل کی طرف پلے گئے تھے۔

یونف کے کنڈرل کے وسطی حصے میں یونف اور کیرش اس جگہ آئے جہاں پہلے پر بڑی چٹان کی ٹکڑی لگے 'عطاس' سلیوک اور لوقار بیٹھے ہوئے تھے۔ شاید اس اہم موضوع پر گفتگو کر رہے تھے۔ یونف اور کیرش نے ایک چٹان کی لوت کو بھر کے لئے فن تینوں کو دیکھا پھر دونوں میاں بیوی معنی خیز انداز میں ایک طرف دیکھتے ہوئے اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لائے۔ اگلے ہی لمحے انہوں نے ہوا کی اور اپنے آپ کو انہوں نے آگ کے مرکزے ہوئے شعلوں اور بھلائی شعلوں میں تبدیل کر لیا تھا اس کے بعد دونوں میاں بیوی فتح مندی کی طرف 'یونف' کے بخور 'شعلہ' قدرت کی گرم رو 'چٹان' آفرین سندھ اور موت رانی شعلوں کی طرح 'عطاس' سلیوک اور لوقار پر حملہ آور ہو گئے تھے۔

اور شعلوں کے فن اچانک شعلوں سے 'عطاس' سلیوک اور دقت کی حالت دیران بیت جیسی ہو کر رہ گئی تھی۔ اس وقت انہیں کچھ نہ سوجھی نہ وہ جہاں کا دروازہ اپنا دفاع انہیں یاد رہا بلکہ وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑے ہوئے اور ہچکے تھوڑے طور پر کی جھکی گئی موبوں میں بھڑکی گزرتی دھول کی طرح وہ ماری شر کے لگ کر اپنے عمل کی طرف بھاگ کھڑے ہوئے تھے۔

اور جلی شعلوں کی صورت میں یونف اور کیرش موت و مرگ کے رقص میں پہاڑی کے سیلاب کی طرح اس کے پیچھے لگ گئے تھے۔ اب صورتحال یہ تھی کہ وہی کھڑا سوار اپنے ہاتھ میں کوزا لئے اپنے آگے آگے بدل رہے تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ اسے یہ بھی علم تھا کہ اس طرح یونف اور کیرش بھی 'عطاس' سلیوک کی طرح بھلا دیئے والی آگ کی طرح بدل کر رہے ہوں گے اس کے عمل تک لے

کے بعد دروازے کے قریب آتے ہی 'عطاس' سلیوک اور لوقار نے سانسے میں داخل ہونا چاہا لیکن اس لئے سانسے کی طرف سے ایسا حرکت میں آئی اور ان سے اس پر سندھ کے ضعیفہ رقص 'ماری' غولی اصل اور بد بختی کے اس کی طرح آگ کے شعلے لپکے تھے۔ اب 'عطاس' سلیوک اور لوقار نے بب اس میں آگ کے تعاقب میں ہے اور سانسے بھی آگ کے جھڑپے والے استقبال کے لئے تیار ہیں تو وہ جلتے مستقبل اور اندھیری دھول کے ٹکسوں

طلب ملاری کرتا ہوں۔

اس کے ساتھ ہی بوجھ اٹھانے کے اندر گیا اور پانی کا ایک برتن اٹھا لیا۔ پھر بوجھ نے
بوجھ کر کے کھد دیکھ کیرش اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لادو۔ ہم دونوں میاں
میں کی بھت پر نمودار ہوں۔ بوجھ کے کھنے پر عمل کرتے ہوئے کیرش فوراً
قوتوں کو حرکت میں لائی اور دوسرے ہی لمحے وہ دونوں میاں پوری اس کمرے کی
دھار ہوئے تھے۔ میں اس کو پھر ایسا نے بوجھ کی گردن پر لیس لہ اور اس
دھار کی جس جگہ سے وہ کمرہ پارش کے دونوں میں پہنچا تھا۔

میں نے اس کے بعد بوجھ نے جس برتن میں پانی تھا اس پر اپا کوئی عمل کیا اور
نے اس میں جگہ لٹا دی۔ جس سے وہ بھت چلتی تھی۔ تھوڑی دیر بعد جب
میں نے اس کمرے میں گرنا شروع ہوا تو بوجھ اور کیرش نے سنا اس کمرے کے
میں آج بھرتے خود کرتے اور دھار کرنے کی توانی بند ہونا شروع ہو گئی
میں بوجھ نے مسکراتے ہوئے کیرش کی طرف دیکھا اور کہنے لگا۔

میں نے اس پانی پر میں نے اپنا سری عمل کیا اور جو پانی یہ پانی ٹپک کر کمرے میں
اس پانی کی وجہ سے وہ تینوں ایک مطلب اور نصرت میں جکا ہو گئے ہیں۔ اب یہ
نصرت دتے دتے سے میں ان تینوں کو دتے رہوں گا۔ اس پر کیرش کچھ کہنے ہی
بجائے بوجھ کی گردن پر لیس لہ اور کہنے لگی۔

وہ میرے حبیب! یہ جو طریقہ تم نے انیسوں بوجھ اور نصرت میں اپنا ہے یقیناً
"دب" ہے۔ میں اس پر جس میں مہار کھو دیتی ہوں۔ اب دونوں میاں پوری میری
ہو۔ ہمیں یہاں سے ابھی کہہ کی سرائے کی طرف نہیں جانا۔ اس تھوڑی
دور جانا ہے جو مصر سے میں اور ہمیں سے مصر کی طرف جانی ہے۔ وہاں کچھ
ہو رہا ہے۔ لگتا ہے ان علاقوں میں بھی کوئی انقلاب رونما ہونے والا ہے۔ چلو
میں جا رہا ہوں۔ اور دیکھتے ہیں وہاں جمع ہونے کے بعد وہ کیسے اور کس
عمل کا اہتمام کرتے ہیں۔ ایسا کہہ کے بوجھ اور کیرش دونوں اپنی سری
میں لائے پھر وہ ایسا کی رہنمائی میں میں کی طرف کوچ کر گئے تھے۔



ساتھ صلح کا مطالبہ کرنے کے بعد دونوں نے ایک بڑی پشیمانی سے نہایت
میں نے جسے اہمیت کے ساتھ اکی اور شمالی فریق کے خلاف جنگ جاری

جیسے اس اور اس کے ہونے تھے۔ پھر انہوں نے آؤ دیکھا نہ تھا۔ انہیں
کمرے کی طرف بھاگے جس کا دروازہ کھلا ہوا تھا اور یہ وہی کمرہ تھا جس
کیرش ان سب کو بند کرنے کا حزم کیے ہوئے تھے۔

نظاس' سلیوک اور اومار چونکہ اختلافی پر حواس کے عالم میں تھے تو
دیکھا نہ تھا۔ میں بھاگ کر تینوں میں کمرے میں داخل ہو گئے۔ تینوں کا اس
ہونا تھا کہ اسی وقت بوجھ اور کیرش اس کمرے کے دروازے پر نمودار ہو
سری قوتوں کو عمل میں لادو۔ اس کی سری قوتوں کا عمل میں آنا تھا کہ میں
فہم ہو گیا اور وہاں دوجہ ہوا ہو گئی۔ لگتا تھا اس کمرے میں کبھی کوئی دور
یہ سارا کام انجام دینے کے بعد بوجھ کے چہرے پر سب باندھ خوشیوں اور
تھے اس طرح کیرش کی بھی عجیب حالت تھی۔ اس کے سکتے اور
جوں شد بوجھ کے چہرے پر جھڑک مسکراہٹ اور نصرت کی مسکراہٹ تھی۔ اس
شکر گزاری کے موقع پر بوجھ کو بھت کچھ کہنا چاہتی تھی کہ یہ پانی
پانی کہ وہ بھاگ کر خوشی سے بوجھ سے پٹ گئی تھی۔ بوجھ نے اس
لیا تھا کچھ ایسے ہی جیسے زندگی کے اسرار اور نصرت کے جمل ایک
ہوں۔ جیسے گرم رو گرداب اور رقص موت میں ایک دوسرے میں مانگی
دستی اور شرافت نفس ایک دوسرے سے منظر ہو گئے ہوں۔

بوجھ اور کیرش دونوں میاں پوری ابھی ایک دوسرے سے پہنچے
موقع پر ایسا نے بوجھ کی گردن پر لیس دیا۔ کیرش بھی سمجھ گئی تھا
کے پہلو سے پہلو مار کر کھڑی ہو گئی تھی۔ ایسا نے بوجھ کی گردن پر
مسکراہٹوں میں ڈوبی ہوئی آواز سنائی دی۔ ایسا کہہ رہی تھی۔

بوجھ میرے حبیب میں تم میں پوری کو اس کھلیائی پر مہار کھو
خوب نظاس' سلیوک اور اومار سے سوک گیا کہ تم ان تینوں کو اب
لائے جیسے کوئی خوشخوار گزرا اپنے راز کے چاروں کو اپنے آگے
ایک بار پھر تم دونوں کو مہار کھو دیتی ہوں کہ ان تینوں پر جلاؤں سے تم
گئی ہے۔ اس موقع پر بوجھ بولا اور کہنے لگا۔ دیکھ ایسا تو نے کہا تھا
نے نظاس' سلیوک اور اومار کو بند کیا ہے ابھی بھت لوچہ سے چلتی
بھت اوپر سے کس جگہ سے چلتی ہے۔ اس پر ایسا بولی ہیں میں
کیا کرو گے بوجھ کہنے لگا میں ایسا تو دیکھتی جا میں کیسے اس جگہ سے

رہی۔ اس طویل عرصے میں رومنوں کے باہر جرنیل جلی ساریس کو لایا گیا تھا۔

جلی ساریس کی کامیابیوں سے نوٹیروں کو خطرات لاحق ہوئے مگر یہ وہ فوجیات کے لئے جس طرف سے قاریغ ہو کر مشرق کا رخ کر لے جس دنوں نوٹیروں کے حلقہ میں سوجوں میں فوق قاضی دلوں اٹلی اور آرمینیا کے حصے کے پاس آئے انہوں نے رومن فوجیات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اگر ایسی سوجوں سے جنگ چھڑی مئی تو ممکن تھا کہ پھر رومنوں کا مقابلہ کرنا ایرانیوں کے لئے مشکل تھا۔ اس صورتحال سے نوٹیروں غصہ مگر منہ ہوا اور یہی سمجھا کہ معہذا صلح ختم کر کے خلاف جنگ کی ابتدا کر دے۔

لہذا رومن شہنشاہ ایرانیوں کی طرف سے مطمئن تھا اس لئے وہ اپنی فوج سے غافل رہ کر اپنی پوری توجہ مغربی سرحدوں کی طرف کئے ہوئے تھا۔ نوٹیروں نے یہ حق ہوئی طاقت کو روکنے کے لئے حرکت میں لیا۔ اپنے جرات فکروں کو لے کر وہ قدیم کی۔ پہلے وہ دریائے فرات کی طرف بڑھا دریائے فرات کو عبور کر کے وہ شام پر حملہ آور ہوا اور پہلا شہر اس نے طوقانی تھوڑے میں فتح کر لیا۔ اس شہر میں نوٹیروں نے خوب لوٹ مار کی بلکہ قتل و غلامی میں بھی کسی قسم کی کمی نہ رہنے دی۔ شام کے اس شہر میں قتل و غلامی سے نوٹیروں یہ چاہتا تھا کہ اس کی آواز شام کے لوگوں میں بکھی جائے۔ اس کے بعد وہ شام کے دارالحکومت کی طرف بڑھا اس کی دولت کا شہو دور دور تک پہنچا ہوا تھا۔

لہذا انطاکیہ تک پہنچے پہلے زلزلوں کی وجہ سے بری طرح تباہ ہوئے۔ پہنچنے بھی نہ پائے تھے کہ نوٹیروں نے شہر پر حملہ کر دیا جس کی وجہ سے وہ شہر اس پھیل گیا۔ نوٹیروں کا یہ حملہ ایسا تھا کہ رومنوں نے یہاں نہ کیا تھا لہذا نوٹیروں نے جڑی آسانی سے انطاکیہ فتح کر لیا۔ اور یہاں کے پر نوٹیروں کا قبضہ ہو گیا تھا۔

رومنوں کے خلاف اس جنگوں کا مقصد نوٹیروں کے اس شہر کو اپنی سرحد سے کرنا تھا اور نہ ہی وہ اس سرحد میں حکومت کرنے کا کوئی خیال رکھتا تھا۔ چاہتا تھا کہ یہاں بھی پہلے جیسا کہ اپنی ہیبت کا سنگ بنیاد پانچھ حصے کے لئے اسے برباد کر دیا جاتا تھا۔ انطاکیہ کو فتح کرنے کے بعد نوٹیروں ایک شہر ایک قبضے سے دوسرے قبضے اور ایک ہیبت سے دوسری ہیبت کی طرف آ رہے تھے۔

یہاں پہلا گیارہ لاکھ لاکھ رومنوں کی سلطنت میں شامل تھا اس کے ہر شہر پر قبضے کے لئے خوب ہتھیاروں میں وقت نوٹیروں یہ سب کچھ کر چکا تو دوسرے جوتک نوٹیروں نے جنگ کی ابتدا کرنے کی پوزیشن میں نہیں تھے لہذا انہوں نے صلح کی پیشکش کی۔ اس صلح میں شام پر حملہ آور ہو کر بہت کچھ حاصل کر چکا تھا لہذا وہ بھی صلح پر آمادہ ہو گیا۔ صلح کی حسب ذیل شرائط مقرر کی گئیں۔

پہلی شرط یہ تھی کہ رومن حکومت پانچ ہزار پانچ سو پانچ رومنوں کے شہنشاہ کو واپس کرے گی۔

دوسری شرط یہ تھی کہ رومنوں کو ہتھیار دے دوسرے قلعوں کی حفاظت کے لئے رومنوں کو پانچ ہزار پانچ سو پانچ نوٹیروں کو واپس کر دے گا۔

تیسری شرط یہ تھی کہ رومنوں کے لئے دس سو اس حصے میں رومن اس وقت کے متعلق آئینے کی سکت نہیں رکھتے تھے۔ لہذا انہوں نے رات آئینہ اور اس رسوا کو واپس تسلیم کرتے ہوئے نوٹیروں کے ساتھ صلح کا سہارا لیا تھا۔

صلح کے بعد نوٹیروں انطاکیہ شہر کی بندرگاہ جسے سیلیوکس کہہ کر پکارا جاتا تھا۔ تیسرے روم کے شہنشاہ پانی میں حمل کیا اور شام کی طرف اس کے یہاں سیدہ اپنی بیوی اور بچے و نیاز دی۔ اس تقریب کے بعد نوٹیروں نے واپسی اختیار کی۔ اس سرزمین پر ہی 'ایس' دارا اور کئی دوسرے شہروں کے لوگوں نے نوٹیروں کو قتل کے طور پر پھانسی دے دی تھی۔

شہنشاہ کا شہر شہنشاہ کے لئے نوٹیروں نے فتح کیا تھا۔ فن قیصر کے لحاظ سے یہ شہر تھا۔ نوٹیروں انطاکیہ شہر کی خوبصورتی اور اس کی قیصر سے اس قدر اس نے اپنے فکروں میں شامل قیصر کے باہروں اور مصلحتوں کو حکم دے کہ انطاکیہ شہر پر وار کر دیں۔ اس مصلحتوں نے نوٹیروں کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے انطاکیہ پر حملہ کیا۔

انطاکیہ پر حملے کے بعد نوٹیروں جب اپنے مرکزی شہر میں پہنچا تو اس نے اسی شہر میں انطاکیہ جیسا ہی شہر بنانے کا حکم دیا تھا۔ جب یہ شہر آباد ہو گیا تو اس کا نام دیموکرٹیا رکھا گیا۔ ایک طرح سے بالکل نیا ہو گیا۔ انطاکیہ شہر جیسا تھا۔ اس وقت تک مکمل ہو چکی تھی۔ نوٹیروں نے انطاکیہ کے لوگوں کو دعوت دی کہ وہ اس شہر میں آکر آباد ہوں۔

اس کی دعوت پر انطاکیہ شہر کے اس مکتوب کو اس نے شہر میں آباد ہونے

جنگ میں بھی دونوں کو بدترین شکست ہوئی۔ اور دوسرے لشکر میدان جنگ پر کھڑا ہوا۔

دونوں نے یہ صورتحال دیکھتے ہوئے ایرانیوں سے پھر صلح کی درخواست کی۔ اس صلح کی درخواست کو قبول کر لیا۔ اور یوں دارکا کے سلسلہ میں دونوں میں صلح ہو گئی لیکن اس صلح سے دارکا کے عسکروں کی مشکل حل نہ ہوئی۔ دونوں کے ساتھ کچھ اختلافات پیدا ہو گئے جس کے تحت میں دونوں گورنر پر نگرانی کا الزام لگا کر اور پھر اسے گرفتار کر کے قتل کر دیا۔

لشکر دارکا نے اپنے عسکروں کے قتل ہونے پر سخت براہم ہوئے اور ایرانیوں کا سارا ہتھیار چاہا۔ لیکن ایرانیوں نے انہیں ہتھیار منسوب نہ کھلا دیے۔ کر سرنے والے عسکروں کے چاہیوں نے دونوں سے مصالحت کرنی۔ مصالحت کر دیا کہ ان کے عسکروں کے قاتلوں کو سزا دی جائے اور مقتول کے چاہیوں مقرر کیا جائے۔

دارکا میں جو ایرانی سوار تھا اس نے جب دیکھا کہ اہل دارکا کے ساتھ ساز باز کرنی شروع کر دی ہے تو وہ دونوں سے وعدہ ہاتھ کر کے ایرانی جرنیل اپنے لشکر کے ساتھ دونوں کی ایک فریق چوکی کی طرف مقام پر تھی۔ اس چوکی میں دونوں کی تعداد بہت کم تھی۔ اس لیے لشکر چلے گئے کہ اتنے میں دشمن جرنیل نے چل چلی اور یہ خبر مشہور کر دی کہ لشکر پہنچنے والا ہے۔

یہ سننے ہی ایرانی سوار نے فوج کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا۔ ایرانی طاقت دو حصوں میں تقسیم ہو کر دونوں کا مقابلہ نہ کر پائی۔ اور ہوتی اور دونوں نے انہیں وہاں سے نکل باہر کیا۔

اس شکست سے نوشیروان کو یقین ہو گیا کہ دونوں سے جو بھی شرمندہ تعمیر ہو سکے گا اس لئے کہ دونوں کا قریب ہوا مضبوط تھا۔ ہار لازماً پر حملہ آور ہوتے اور قبضہ کر لیتے تھے۔ اس کے علاوہ دارکا بھی دارکا پر ایرانیوں کا قبضہ برقرار رکھنا ممکن نہ تھا۔ نوشیروان کو اس کے حصوں کا بھی سامنا تھا اس لئے اس نے دارکا کے سلسلے میں کسی نہ کیا اور دارکا سے گھر خلاصی کرانے کی خاطر اس نے خاموشی اختیار کی۔ لیکن جنگوں کے بعد ایک بار پھر دونوں اور ایرانیوں نے

جنگ کی جس کے نتیجہ میں ان دونوں کے درمیان باقاعدہ صلح کا معاہدہ ہو گیا۔ جس کا سبب ذیل تھیں۔

۱۔ حکومت ایران دارکا کو خالی کر دے گی اور دوسرے حکومت اس کے عوض نہیں دے گا۔ حکومت ایران کو دارکا کو ادا کرنا رہے گی۔

۲۔ جیسا کہ دونوں پہلی مصالحت میں کامل آزادی ہو گی۔

۳۔ حکومت ایران تھانہ کے دونوں کی حفاظت کرے گی۔

۴۔ ہم کھد دارا کو ایرانی فوج کا مرکز نہیں ٹھہرایا جائے گا۔

۵۔ صلح پچاس سال تک کے لئے ہو گا۔

۶۔ صلح دونوں حکومتوں کے لئے تہہ مدار تھا۔ اہل اس بات پر مطمئن تھے کہ اس کے چھڑے میں چلا گیا ہے لیکن اس کے عوض دوسرے گراں قدر رقوم دیئے گئے۔

۷۔ دونوں اس بات پر مطمئن تھے کہ انہیں دارا کے عوض ایک انتہائی آباد علاقہ دیا جائے گا جس کی سیاسی اعتبار سے بڑی اہمیت ہے۔ تو گویا یہ شرائط نے قابل قبول تھیں۔ اس معاہدہ سے پتہ چلتا ہے کہ دونوں فریق اب بڑے تھے۔



اور کوشش دونوں میں ہوتی رہی کہ دارکا کی راہنمائی میں کچھ قہزم سے میں مل کر دارکا میں رہیں۔ انہوں نے اس وقت کے ایک بلند نیلے پر نمودار ہوئے۔ اس کے علاوہ دوسرے نیلے پر چند عرب ہواں چھٹے کسی مسئلے پر باہم متفقہ کر رہے۔ نمودار ہونے کے بعد یونانیوں نے دارکا کو غلبہ کرنے پر پھانسا۔ دارکا میں لے آئی ہو اور یہاں ہمارے لئے لیا جلی کے کاموں میں حصہ چنے۔ دارکا کے اس پر ایسا یونانی کی گروں پر لگا۔ اس دیکھتے ہوئے کہتے

۸۔ اس نیلے پر قم دونوں میں چابی نمودار ہوئے ہو دارا اس کے بائیں پاس۔ جس کی طرف دیکھو۔ ایسا کہ کہنے پر یونانیوں کی کوشش دونوں میں طرف دیکھا تو وہ دنگ رہ گئے۔ صبرا کے اس حصے میں جہاں تک ان کی طاقت ہی جیسے نصب تھے۔ لگتا تھا صبرا کے اس حصے میں اچانک کسی نے

۱۔ ریتوں عزیزانہ کر مغرب کی طرف دیکھو کوئی اردان اس سمت آ رہا ہے
 ۲۔ یا تو میرے عزیزانہ امیرا دل کتا ہے کہ آئے والا یہ اردان ہوا دم کے
 ۳۔ پس ہو سکتا۔ اس لئے کہ ہوا دم ہی تجارت کی فرض سے مصر کی طرف گئے
 ۴۔ اور ان دونوں امی کے رونے کی امید کی جا سکتی ہے لہذا مجھے امید ہے کہ ہوا دم
 ۵۔ اردانوں کو محل کرنے کے بعد ہمارے قہر کی طرح ادھر کا رخ کر رہے

۱۔ ان تک کہنے کے بعد وہ جوان بہت خاموش ہوا تو اس کے ہماروں ساتھی بھی
 ۲۔ کڑے ہو گئے اور اپنی آنکھوں کے اوپر ہاتھ تھامے ہوئے وہ بڑے غور
 ۳۔ کی طرف دیکھنے لگے تھے۔ بعد میں دھول لہ۔ لہذا ان ہوتی ہند سے ہند تر ہوتی

۱۔ جوان کے اس طرح پکارنے پر یونان اور کیرش دونوں میاں یو کی مغرب
 ۲۔ پہنچے گئے تھے۔ انہوں نے دیکھ واقعی کوئی بہت بڑا اردان اس شاہراہ پر سفر کر
 ۳۔ رہا ہے اس کی طرف آتی تھی۔ اور یہی شاہراہ تجارتی شاہراہ کہلاتی تھی۔
 ۴۔ اردان کی وجہ سے دور دور تک گرد و غبار کے ہاب اٹھ رہے تھے اور یہ
 ۵۔ انہوں کی طرف ہند ہوتے جا رہے تھے۔

۱۔ وہ دھول اور سی تھی اصل میں وہ تجارتی شاہراہ تھی جو یمن سے قحار
 ۲۔ اور ہوا دم کے پاس سے ہوتی ہوئی مصر کی طرف چلی گئی تھی۔

۱۔ اور کیرش دونوں میاں یو کی نیچے پر کھڑے ان عرب نوجوانوں کی طرح مغرب
 ۲۔ کی طرف دیکھ رہے تھے کہ ان کے دیکھتے ہی دیکھتے اب ان کے سامنے
 ۳۔ ہوا تھا اور اونٹوں کی بہ خوب تھیلیاں صحرائی رک۔ اپنے میں سستی و
 ۴۔ گی تھی۔ اس پر یونان اور کیرش کے سامنے نیچے پر کھڑے۔ ان عرب نوجوانوں
 ۵۔ پہل پار مغرب میں اڑتے ہوئے گرد و غبار کو دیکھ کر اپنے ساتھیوں سے
 ۶۔ ۱۰۔ دور ہند توازن میں کہنے لگے۔ میرے بھائی! میرے ساتھیو! میرا اندازہ
 ۷۔ ہوا دم ہی کا اردان ہے اور دیکھو یہ کس طرح اس مال سے بڑے
 ۸۔ ان جو یہ اپنے لئے مصر سے خرید کر لائے ہیں۔ یونان کیرش اور ان عرب
 ۹۔ میں نیچے ہوا دم آدہ کاروں آگے بڑھا اور جہاں پہلے سے ہوا اسٹیل
 ۱۰۔ سے پات پہننے پر خیر زں تھے وہاں ہوا دم بھی خیر زں ہونے لگے

میںوں کا صحرا کا ارد کر رہا ہو۔

۱۔ ان دونوں میاں یو نے یہ بھی دیکھا کہ صحرائی فہم ان میںوں کے
 ۲۔ بھی بکریاں اونٹوں اور گھوڑوں کے رچوڑ پیٹھے تھے۔ اس وقت لہری لہری را
 ۳۔ رہی تھی۔ اس لئے شرقی کوساؤں کی چٹنوں کے پس منظر میں سورج ص
 ۴۔ صحرائی پر نہ۔ اپنے آشیانوں سے نکل کر مدی کی تلاش میں اڑنے لگے تھے
 ۵۔ منظر کو دیکھتے ہوئے یونان اور کیرش تھوڑی دیر تک خاموش رہے پھر یونان
 ۶۔ کو مخاطب کر کے کہنے لگے۔

۱۔ دیکھ ایسا ہائیں طرف ہوا صحرا کے اندر نیچے فہم ہیں یہ میاں کسی
 ۲۔ رکھا ہے۔ جس میں شامل ہونے کے لئے تم ہم دونوں میاں یو کو اس
 ۳۔ یہ ہو جس نیچے پر تم نے ہمیں سودا ہونے کا کہا ہے اس کے سامنے جو کچھ
 ۴۔ ان سے ہماری کوئی عرض و خیریت ہے۔ اس پر ایسا لانے کا سافقت ہو گیا
 ۵۔ دیکھ یونان میرے صاحب یہ جو سامنے نیچے فہم ہیں یہ کسی ملک

۱۔ یہ عربوں کے مختلف قبائل ہیں جو یہاں خیر نہ ہیں۔ ان میں بہت
 ۲۔ عمول ہو ملاقہ اور ہو قاب ہیں۔ یہ سب قبائل اللہ کے ہی ایمان والے

۱۔ اور تم دیکھتے ہو کہ صحرا کے اندر ان کے نیچے دور دور تک پہلے ہو
 ۲۔ میاں یو کو اس طرف اس لئے لائی ہوں کہ اس قبائل کا یہاں بھی ہونا

۱۔ نہیں۔ میں سمجھتی ہوں کہ یہ قبائل یہاں خیر دن ہو کر کسی کا اندازہ
 ۲۔ اکثر و بیشتر یہ یمن سے مصر کی طرف جاسے والی شاہراہ پر صحرائی گامدوں

۱۔ آتے جاتے رہتے ہیں۔ یہ اکثر مصر کے ساتھ تجارت کرنے ہیں اور جو
 ۲۔ ان کا یہاں پرانا رہنا مجھے لگتا ہے کہ یہاں کوئی انقلاب نہ ہوئے والا

۱۔ تم دونوں میاں یو کو اس طرف دالی ہوں۔ اب تم اس صحرائی قبائل
 ۲۔ دیکھو کہ یہ ان سرزمینوں میں کیا انقلاب ہوا کرتے ہیں۔

۱۔ ایسا کے خاموش ہوئے پر یونان اسے مخاطب کر کے کچھ پریشان
 ۲۔ خاموش ہو رہا اس نے کہ اس کے قریب ہی نیچے پر جو عرب بیٹھے

۱۔ وہاں مغرب کی طرف دیکھتے ہوئے کھڑے ہو گیا اور جو اسے اس
 ۲۔ کچھ فاصلے پر دھول دھول لگتے سے دیکھ دھول دے رہے تھے۔

۱۔ لہذا اس جوان نے خوشی اور مسرت سے چلائے ہوئے اپ
 ۲۔ کر کے کہا۔

دیکھ کر وہ لڑکھائی میں لڑنے لگا اور ایک دس سالہ بچہ
 اس کی سرکرتا ہے۔ اس کا خیرہ بیٹہ میرے خیمے کے پاس نصب کیا

میرے بعد عامر بن لہوہ پھر رکا دہرہ بولا اور کہنے لگا فہمو وہ اس
 میں ہے میں اسے دیتا ہوں۔ اور اس سے تمہاری ملاقات کرنا ہوں۔
 عامر بن لہوہ اپنے خیمے کے قریب ہی ایک جیسے کی طرف منہ کرتے
 تھے۔ لگا۔ طفل! طفل تم کہاں ہو بیٹے جلدی سے بھاگ کر میرے

پہلے ایک جوان اس کی طرف آگیا۔ وہ ایک قریب آیا تو سب نے
 اس کو مارا۔ وہ خوب مضبوط کڑیوں اور دھیرے جسم کا جوان تھا۔ اس کی
 ریشہ سازی کی سر عالم تاب کی سی روشنی کی پنک تھی۔ اس کی
 شان روشن دلوں میں تروہ دین میں غیبان اور فکر کو جگ رنگ کرنے
 کے لیے تھی۔ اس نے آتے ہی جب سب کو سلام کیا تو یوں لگا گویا
 اس کی بلندی خیر اور سمندر کا خوش ہو۔ عامر بن لہوہ کے پاس آکر
 ان کو ان میں پوچھا۔

لہوہ کیا آپ نے مجھے کواڑ دی۔ عامر بن لہوہ کے چہرے پر ہلکی
 سی ہنسی تھی۔ پھر وہ بڑی شفقت بڑی نرمی اور پرانہ محبت میں کہنے لگا۔ طفل
 بچے بیٹہ جاؤ۔ یوں چونکر میں نے جس ایک انتہائی نطن کام کو کرنے
 میں میرے بیٹے یہ جوان ہو اس وقت میرے سامنے بیٹھے ہیں یہ ایک
 بڑا آئے ہیں۔ اور میرے خیال میں ان کا مسئلہ تم ہی حل کر سکتے ہو۔
 لہوہ نے طفل نام کے اس نوجوان سے ان پانچوں عرب نوجوانوں کے
 ساتھ مل کر تعارف کر دیا تھا۔ تعارف کے بعد آئے والا وہ نوجوان طفل
 پوچھے لگا۔

لہوہ اس نوجوان کو کیا مسئلہ پیش کیا گیا ہے۔ جس کا حل یہ مجھ سے
 عامر بن لہوہ کے کہنے سے طفل ہی طفل بن حبیب کی ماں زہرا بنت
 حبیب بھی وہاں آگئی تھیں۔ انہیں دیکھتے ہوئے عامر بن لہوہ کی
 ماں بھی باہر نکل کر دہرہ اور جدل کے پاس گھڑی ہو گئی تھیں۔ عامر بن

دیکھ کر عامر بن لہوہ زیر ہونے والوں میں ہم پائی بھی
 کے اس بد شکل 'حبیب دار اور زشت مد لوجوان نے قتل کر دیا تھا
 سب کو جہت جزا قتل دی ہے۔ دیکھ کر عامر بن لہوہ متاثر ہوا
 عظمت اور بڑے شعلوں کی طرح محسوس ہوتا ہے۔ وہ صحرائی
 چالاک ہے۔ اور میں نہیں گھوڑے کو کھانا بھی خواہ جاتا ہے۔
 جہاں تک ہم سب اس کی ذات کا اثر نہ مانگتے ہیں اس
 جوان حبیب سا صحرائی چالاک اور ظلمانی شخصیت کا نام ہے۔ وہ
 طرح اپنے عمل کی ابتدا کرتا ہے۔ اور مرگ کے کھیل یا دہم سے
 اپنے مقابل کو بچا کر رکھتا ہے۔ یوں لگتا ہے اس کی ناکرانی
 کوئی ظلم کر کام کر رہا ہو۔

یہاں تک کہنے کے بعد وہ عرب نوجوان غلام بن کھلاں صحرائی
 بعد وہ دہرہ بولا اور کہنے لگا۔ دیکھ کر عامر بن لہوہ ہم سب
 ہیں کہ آپ کے قبیلے میں کوئی ایسا جوان موجود ہے جو سزا ہی دے
 سکے؟ آپ کے قبیلے کی قد سے پہلے ہم پانچوں اور یہ دلوں میں
 کر اسی موضوع پر گفتگو کر رہے تھے۔ دیکھ کر عامر بن لہوہ
 قبائل کے جوانوں کو ہرا کر اور قتل دے کر ایک طرح سے اس
 کر دیا ہے۔ نمونہ کے ساتھ اپنے بزرگوں اور قومیت سے ساتھ
 سامنے ہم نہ دیکھانے کے قابل نہیں رہے۔ یہاں تک کہنے کے
 خاموش ہو گیا۔ عامر بن لہوہ تھوڑی دیر تک خاموش رہ کر پتہ
 بولا اور ان سب کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

میرے عزیز! تم لوگ جانتے ہو کہ میرا اپنا کوئی بیٹا نہیں
 بیٹیاں ہیں۔ مگر میں میرے قبیلے میں ایک ایسا جوان ہے جو سزا ہی دے
 کے ہر عمل میں بچاؤ دے گا۔ اس جوان کو میں نے اپنا بیٹا بنا رکھا ہے
 اپنے منے بیٹے اور میری بیٹیاں اسے اپنے منے بھائی کی طرح پسند کرتی
 بڑا مقبول اور عزیز ہے۔ اس لئے کہ میرا کوئی بیٹا نہیں۔ جس جوان
 ہوں اس کا تعلق میرے ہی قبیلے سے ہے اور اس کا نام طفل بن حبیب
 یہاں تک کہنے کے بعد ہوا آدم کا سر اور عامر بن لہوہ پھر
 کے بعد پنا سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے وہ کہہ رہا تھا۔ سو میرے

لہوہ نے ایک گہری نگاہ پر ڈال کر اس نے لعل بن حبیب سے مراد متعلق ساری گفتگو کہہ دی تھی جو قہوم بن کندن نے اس سے کہی تھی۔
 لعل بن حبیب نے چند باتوں تک کچھ سوچا پھر اس نے اپنے قبیلے
 بن لہوہ کی طرف دیکھتے ہوئے اس قدر سے انداز میں پوچھا۔ مجھے بلا
 سے آپ کی کیا فرض ہے۔ عامر بن لہوہ کہنے لگا۔

دیکھ نہیں میرے بیٹے میرے بیٹے میں چاہتا ہوں کہ تم یہ محسوس
 کعب کے بیٹے سراق بن عدی سے مقابلہ کرو۔ میرا دل کہتا ہے کہ تم
 گئے اور اس صحرائے کے اندر ہمارے قبیلے کی خوب شہرت اور نامور
 بادشاہ کے ساتھ۔ یہاں تک کہتے کہتے عامر بن لہوہ رک گیا۔
 سردار عدی بن کعب بنو مدینہ کا سردار ہلال بن اہیب بنو غناتہ کا سردار
 اور جو کعب کا سردار عمار بن حبیب بن سلمہ سے نمودار ہوئے۔ شاہ
 ملنے آ رہے تھے۔ اس چاروں نے قہر آ کر عامر بن لہوہ کو سلام
 عامر بن لہوہ نے انہیں کر ال چاروں سے معافی کیا۔ اس کے
 لوگ بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے بھی اس چاروں سرداروں سے معافی
 آنے والے وہ چاروں سردار بھی صحرائی جنگی ریت پر بیٹھ گئے تھے۔
 ہلال بن اہیب نے عامر بن لہوہ کو مخاطب کرتے ہوئے پوچھا۔
 صبر چاہتا کیا رہا۔ عامر بن لہوہ کہنے لگا۔

میں اور میرا قبیلہ وہاں گرم محفل "دفعن بلدان" خوش نہیں
 تھے۔ جس سے ہم نے خوب نفع کیا ہے۔ اس بار جو کعب کے
 پوچھا کہ ہمارے آنے سے قہل کسی اہم موضوع پر گفتگو ہو رہی تھی؟
 جواب میں عامر بن لہوہ کہہ رہا تھا۔ ہماری گفتگو کا موضوع
 سراق بن عدی تھا۔ اس پر سو محسوس کے سردار عدی بن کعب
 موضوع تھا لیکن کسی نے نہ سے۔ اس پر عامر بن لہوہ نے قہوم بن
 کرتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

یہ سن کر مجھے ہنسا رہا تھا کہ تمہارے بیٹے سے قتال ملے "نیزہ" اور
 قبائل کو متفرق اور زیر کر دیا ہے۔ اس بار پر ہم سب نے ل
 میرے قبیلے کا ایک جوان تمہارے بیٹے سراق سے ہر قسم کے
 گا۔ اس پر عدی بن کعب نے چونک کر پوچھا۔

میں سن رہا ہوں ہے اور کہتا ہے جو میرے بیٹے سراق سے مقابلہ کرے گا اور کیا میں
 دل سکوں گا۔

عامر بن لہوہ نے اپنے سامنے لعل بن حبیب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے
 بیٹے سے یہ باتوں مقابلہ کرے گا کہ یہ تمہارے قریب بیٹا ہے۔ اس کا نام
 ہے۔ عدی بن کعب اس بار لعل بن حبیب کی طرف دیکھتے ہوئے مخاطب
 سے کہنے لگا۔

اس اپنے باپ کو بلاؤ تاکہ تمہارے اور میرے بیٹے کے درمیان ہونے والے
 متعلق گفتگو کی جائے۔ لعل بن حبیب جواب میں کچھ کہتا ہی چاہتا تھا کہ اس
 اس قبیلے کا سردار عامر بن لہوہ ہل چلا۔

عدی بن کعب اس لعل بن حبیب کا باپ سرچکا ہے۔ اب تم یوں جانو کہ میں
 اب تک ہوں۔ اس موقع پر قہر بن کعبی ہوئی لعل بن حبیب کی ماں نے
 میں وہاں بیٹھنے والے لوگوں کو مخاطب کر کے کہا میں ذہرہ بنت کلاب اس لعل بن
 ہوں اور ایک ماں کی حیثیت سے اپنے بیٹے لعل بن حبیب کو اس مقابلے میں
 اہانت دیتی ہوں۔

صبح پر عدی بن کعب بڑے غور اور بڑی توجہ کے ساتھ لعل بن حبیب کی
 رہنے لگا۔ دیکھ لیں حبیب میرا بیٹا بد شکل ہے اس لیے ہر وقت اپنے
 اپنے رہتا ہے۔ کاش وہ کوٹا اور اکڑے بدن کا جوان نہ ہوتا تو میں اپنے
 میں اسے ایک ناقص تفسیر جوان بنا کے سامنے لاتا پھر بھی میں نے اس کی
 شش محنت اور سعی کی ہے۔ دیکھ لیں حبیب اگر تو نے میرے بیٹے سراق کو
 کچھ اہم باتیں کہیں تو رب کی قسم میں تجھے سو عمرہ اور فخر قسم کی بکریاں انعام

بجائے جب خاموش ہوا تو عامر بن لہوہ بڑا اور کہنے لگا۔ دیکھ کعب کے
 سراق لعل بن حبیب سے جیت گیا تو ایسی ہی سو بکریاں میں تمہارے بیٹے
 کا جس کا وعدہ ابھی تم نے لعل بن حبیب سے کیا ہے۔ اگر تمہیں کوئی
 مقابلہ آتی ہی ہے۔ پھر کو متفق کر دیا جائے۔

کہنے لگا۔ مجھے شکور ہے۔ تم لوگ جب چاہو اس مقابلے کا انعقاد کر
 لے۔ میرا بیٹا ہر ملک ہر میدان میں ہر قبیلے کے جنگجو اور سردار کو شکست
 دے گا۔ یہاں تک کہنے کے بعد عدی بن کعب چند لمحوں کے لئے رکا اس

کے بعد وہ لعل بن حبیب کو قاضی کر کے کہنے لگا۔

اسے ابن حبیب اپنی پوری تیاری سے آنا میرا بیٹا دلا چکا ضرور ہے۔
میں وہ آدمی اور لڑکا ہوتا ہے۔ دیکھ ابن حبیب میرا بیٹا جب اپنے
ہے تو زندگی کے صحرا میں موت کی اندھی چاب کا سہا ہاتھ دیتا ہے۔ وہ
کہتا ہے تو رشتوں کی اوریاں کاٹ کر شیش جہاں میں شام کی اداسیاں بھر دیتا
کسی کے خلاف اپنی تلوار کو بے پیام کرتا ہے تو اس کے آئینہ دل کے
وقت کی چشم بیدار میں چھنے وہ وہ لکھوں کی طرح ہٹا کے رکھ دیتا ہے۔

دیکھ ابن حبیب میرا بیٹا سراقہ دلا چکا اور بظاہر کنوڑ کنوڑ سا مسرا
مقابل پر نبضِ فطرت، ترانہ طغیانی، غنائے لاہوتی اور سستی میں صحرانگ
طرح وارد ہوتا ہے۔ اور اپنے پیچھے دریاؤں کے اضطراب، شعلوں کی بے
وہشت کے علاوہ کچھ نہیں چھوڑتا۔ جہاں تک کہنے کے بعد سردار میں
خاصوش ہوا تب لعل بن حبیب بولا اور کہنے لگا۔

دیکھ عدی بن کعب شکست و جھنڈی میرے اس شہرِ حرم کے بلند
تاریکیوں کے کارواڑوں کو راہبری اور راہنمائی سے ہمکنار کرتا ہے۔ اس میں
شاہی میرے اس رب کے پاس ہے جو ریاضت و ہجر کو ضرور کرتا ہے۔ اس
کاروانی اور نامرادی میرے اس عہد کی طرف سے ہے جو وقت کی بخار سے
موتے لوگوں کو حلق ہٹا کرتا ہے۔ ابن کعب کوں کامیاب رہتا ہے۔ کوں
ہے کوں مطلوب کوں کامیاب بن کے نمودار ہوتا ہے۔ اور کوں کامیاب
فیصلے مقابلے کے بعد ہی لوگوں کے سامنے آتے ہیں۔ ہر حال تم لوگ مقابلے
شکست اور فتح مندی کا فیصلہ تو مقابلے کے میدان میں ہو گا۔ کے
لعل بن حبیب ہوتی ہے۔ وہ سموات و ارض نے پیش کیے سعادت و بھلا
میدان میں لگی وہ میرا حرم، میری عزت رکھے گا۔

لعل بن حبیب کا خطاب سن کر عامر بن لہوہ خوش ہو گیا تھا۔
طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ لعل میرے بیٹے تم اپنے فیصلے میں جا کر آرام کرو۔
سڑکی تھکاوٹ سے نہات مل جائے گی۔ اور تم اپنے آپ کو مقابلے
کے اس پہ لعل اللہ اور اپنی ماں جس کے ساتھ وہ اپنے جیسے کی طرف
بن گلاں بھی اپنے ساتھیوں کے ساتھ بے خوف اور کیرش کو لے کر وہاں
نہایت دل کے پانچ سردار وہیں بیٹھ کر باہم گفتگو کرنے لگے تھے۔

نہایت کے لئے ایک خیمہ مہیا کر دیا تھا۔ اور ضروریات کا سارا سامان بھی
وہاں پہنچا اور کیرش کے حوالے کر دیا تھا۔



پھر کے قریب ہو آدم، ہو قاپ، ہو صحن، ہو عاتقہ اور ہو درانیہ کے
پائے اور بوڑھے ایک کھلے میدان میں جمع ہو رہے تھے۔ یہ وہ میدان تھا
جس پر ابن حبیب اور سراقہ کے مقابلے کا انتظام کیا گیا تھا۔ مقابلے کے منتظرین نے
اس کے دو کھونٹے پہلے سے گزر رکھے تھے۔ شاید پتے نیزہ بازی کا مقابلہ

وہ جب اس جھوم کو انتظام کرنا چاہا پھر لوگوں کے بھوکے اندر سے لعل اور
نہایت کے سوار نمودار ہوئے اور میدان میں۔ رنگے دونوں کے گھوڑے سفید
تھے۔ میدان میں گڑھے ہوئے کھونٹوں کے دونوں جانب لوگوں کا خوب جھوم
تھا۔ اور سراقہ دونوں مقابلے کے لئے تیار تھے۔ اور قبیلہ ہو قاپ کے اس
نہایت کے رہے تھے جو کھونٹوں کے پاس کھڑا تھا جسے منصف مقرر کیا گیا تھا۔ اور
وہ بھی سفید رنگ کی جھنڈی تھی۔

پھر گڑھے نے وہ سفید جھنڈی بلند کی، لعل اور سراقہ دونوں نے اپنے
لوگوں کی بھی۔ دونوں کے ہاتھیں ہاتھ میں پڑے تھے اور ہاتھیں ہاتھ میں دونوں
میدان میں تھم رہی تھیں۔ کھونٹوں کے قریب جا کر اچانک لعل نے اپنے
ہاتھ اٹھا ہوا اور سرانیزہ بھی اپنے ہاتھ میں تھام کر دونوں کھونٹوں کی
میدان پر لا پھرا اپنے گھوڑے کو ایک سخت سمیزگانی اس کا گھوڑا سراقہ سے
اور لعل نے اپنے دونوں نیزوں سے دونوں کھونٹوں کو اکٹھا کیا۔ اس
نہایت کے سامنے کرنا چاہا اس لئے کہ جس وقت وہ اپنے کھونٹے کے قریب پہنچا
بلند ہی اپنے کھونٹے کے علاوہ لعل اس کا کھونٹا بھی اپنے نیزے سے اکٹھا

اس میں وہ مختلف نیزوں سے دونوں کھونٹوں کو کھینچتا تھا۔ انتہائی مشکل کام
تھا۔ سراقہ بن عدی لعل کی اس کارکردگی پر شرمندگی محسوس کر
گئے۔ لوگ حلقہ اندر میں لعل کو داد دے رہے تھے۔ تھوڑی دیر
اور شروع ہوا۔ جہاں سے مقابلہ شروع ہوا تھا۔ وہاں اور حلقہ ختم ہوا

در اور جسم رنگ در حالی لڑکی کو غائب کر کے پرچہ۔

لڑکی جگہ آئی ہو یا قمری سراقہ ہو۔ اس پر اس لڑکی نے ندامت میں اپنی زبان سے کہ۔

ان باتوں میں ہدی ہوں۔ پھر وہ لڑکی بے چاری اہانکہ اس اور افسر، ہر مہرے میں کسے گئی۔ دراصل میرے باپ کے ہاں کوئی لڑکی نہیں تھی اس کا۔ اس نے بیٹوں کی طرح میری پرورش کی جب۔ اس نے مجھے بد شکل اور بد خلق بنا کر۔ کوئی میری شکل دیکھے اور۔ عی مجھ سے غائب ہو۔ میں نے۔ اور ان کو ان مثالوں میں شکست دی۔ یہاں تک حیرت ہے کہ آپ ہاں سہلی سے میٹ گئے۔ میں آپ کے ہاتھوں اپنی شکست تسلیم کرتی ہوں۔

میں نے جب بڑے غور اور تعجب سے اس لڑکی کو دیکھا پھر دوبارہ اس کا نام سراقہ ہی ہے۔

میرا حال کے حال میرے من میں ہل اور ایک بار اس بات میں۔ جب بہت ہوں۔ میرا نام سراقہ میرے باپ سے مشہور رہا ہے۔ ایک بیٹی ذات پر غور رہا کہ میں نے قبائل کے بڑے۔ سورہوں کو۔ میں نے اور مطلوب کیا۔ پر آہستہ آہستہ میرے پاس کا بڑا دکھ ہوا۔ میرے۔ کہنے کے بعد میں بہت ہدی جب خاموش ہوئی تو مہل چلے۔ ایک۔ لڑکی سے فہم کو دیکھا پھر اس نے بیٹی نگہاری سے پرچہ یا قمری سے۔ ابھی کہہ دی۔

میں میں سر ہا کر کہا میں وہاں تو کون میں جا کر کہ دونوں کہا۔ میں نے۔ میں آپ سے مقابلہ نہیں کر سکتی۔ آپ ایک طوفان ہیں۔ میں ہوا۔ میرا آپ کا کیا مقابلہ۔

میں نے مہل میں خاموش رہ کر کچھ سوچتے رہے۔ اس کے بعد میں نے بیٹی میں ہدی منت کرنے کے امداد میں مہل سے کہنے لگی۔ اب جو آدم کے۔ ان کے فرزند میرا راد را رہی رہے رہا۔ اگر لوگوں کو خبر ہو گئی کہ میں لڑکی میں اٹھیں گی۔ اور بنی جوانوں سے میں نے مقابلہ جیتے ہیں وہ میرے۔ کہے کہ ان کا مقابلہ ایک لڑکی سے کر کے اس کی توہین اور دلت کی گئی۔

میں نے دردی بیٹی اپنا حیت میں بید کو غائب کر کے کہ اٹھو۔ اپنے چہرے

تو وہاں بھی ایک ایک نصف ایک ایک سرخ ہندی لئے کھڑا تھا۔

جب گزروں کا مقابلہ شروع ہوا تو دونوں گھوڑے تقریباً ساتھ ساتھ تھے۔ سراقہ اپنے گھوڑے کو سمیز لگا رہا تھا۔ شاید وہ یہ مقابلہ جیت کر اپنا بے تھا لیکن جو فی وہ آگے نکلنے کی کوشش کرتا مہل بھی اپنے گھوڑے کو اپنے کا دیتا اس طرح سراقہ مہل سے آگے نہ نکلنے پڑا تھا۔

جس جگہ مقابلہ ختم ہوا اس سے ذرا فاصلے پر مہل نے اپنے گھوڑے پر پاؤں کی کلی ٹھوکریں ماریں۔ گھوڑا ہنستا آہستہ سے بڑھتا آہستہ بڑھتا آہستہ تھا۔ سراقہ کے گھوڑے سے بھی گز آگے نکل کر مہل نے گزروں کا وہ تہہ تھا۔

دونوں گھوڑے چونکہ سر ہٹ رہے تھے اس لئے وہ اس جگہ۔ گئے تھے۔ جہاں مقابلے کی ابتدا تھی۔ مہل اور سراقہ دونوں نے اپنے گھوڑوں کی کوشش نہ کی تھی۔ مقابلہ دیکھنے والے لوگ اب پیچھے رہ گئے تھے۔ اس کے ذہن میں یہ نہ تھی کہ وہ اپنا گھوڑا سراقہ کے قریب لایا۔ پھر سراقہ سراقہ کو اس کے گھوڑے سے اچک گیا۔ اور اسے اپنے ایک ہاتھ میں لے کر اسے صحرا کی ریت پر بری طرح چک دیا تھا۔ سراقہ سے چارہ کوئی ندامت طرح ریت پر گرا اور اس کے چہرے سے غائب تر گیا تھا۔

مہل میں صیب نے جب ریت پر گرے ہوئے سراقہ کی طرف دیکھا۔ کیا۔ اس سے دیکھا سراقہ مرد نہیں لڑی تھی۔ اس کی حوا بھی کھل گئی تھی اور گردن نکل ہو گئی تھی۔ مہل نے دیکھا اس کی گردن سرخ سوٹے تھی۔ مہل نے آٹھوں میں 'میں' شاہ' تراوت لگی اور روٹے مہل کا۔ انتہائی خواہش ہوئی کہ وہ اس کی طرح تڑا رہے اور پر کشش تھا۔ اس بہت متاب لڑکی کے لب ہتھوں پر ہٹا سا جسم نمودار ہوا۔

اسے اس کا گھر ٹاپ اور حسن صدف جمال اور گھرا ہو گیا تھا۔ اس موقع پر بہت حوا کی پوری طلسم آرائی چھائی تھی۔ اس زہرہ جمال لڑکی سے مہل کی طرف دیکھا پھر اس کی نگاہیں شرم و غائب میں آپ ہی آپ ٹپک رہیں۔ یہ صورتحال دیکھتے ہوئے مہل میں صیب تھوڑی دیر تک قیہ تھا۔

راہ۔ اس کے بعد اس نے اپنی آنکھیں مٹا شروع کر دیں۔ شاید اسے اپنے ہاتھ نہیں۔ تھا۔ اس کے بعد وہ اپنا گھوڑے سے اڑا اور اس کا

پر نقاب ڈالو اور چلی جاؤ میں اپنی موت تک تمہارا راز رازی رکھوں گا۔
 بے غم ہو جاؤ۔ کسی کو کالوں کان جبر نہ ہونے دوں گا کہ سراقہ حقیقت
 خوبصورت اور پرکشش لڑکی ہے۔

نعل بن حبیب کا یہ جواب سن کر سید خوش ہو گئی تھی۔ پھر
 پر نقاب ڈال گیا۔ اور اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر وہ دہاں سے چلی گئی تھی۔
 گھوڑے پر سوار ہو اور اس کے پیچھے پیچھے ہو گیا۔ وہاں جا کر سید
 سے باپ کو بتایا کہ وہ اپنی شکست تسلیم کرتی ہے۔ اور یہ کہ وہ نعل
 کوئی مقابلہ نہیں کرے گی۔ مری میں کعب نے بڑی فراخ دلی سے اس
 کو اس مقام کے بعد ہواؤم کے ہواں میں بن حبیب کو اپنے اندر
 اپنے جیوں کی طرف جا رہے تھے۔

یونان اور کیرش دونوں میاں بیوی بھی اس موقع پر لوگوں کے
 تھے۔ جب لوگ اپنے اپنے جیسے کی طرف جا رہے تھے تو یونان اور
 طرف چل دیئے تھے۔ راستے میں کیرش نے یونان سے پوچھا کہ
 سراقہ بن مری سے مقابلہ جیت کر حیرت فاش ہو چکی ہے۔ میں نے اپنے
 کسی شخص کو اب کمالات کا مظہر کرتے دیکھا ہے کہ وہ ایک وقت
 اپنے دائیں بائیں دونوں گھوڑوں کو گھوڑے کی پیٹھ پر بیٹھے ہی بیٹھے
 بہر حال یہ ایک انتہائی بہادر و جرات مند اور دیرنوجواں ہے۔ اور یہ واقعی
 کا حقدار تھا۔

کیرش کی اس مہنگم کا جواب کوئی جواب دینا ہی چاہتا تھا۔ اس
 پر ایلیا سے مس رہا۔ کیرش بھی حیرت ہو گئی تھی۔ کس دے کے بعد
 دیکھ یونان اس نعل بن حبیب کے ساتھ جس سراقہ کا متاد
 لڑکی ہے اور لڑکی بھی کمال کی حسین و پرکشش ہے۔ دراصل ہواؤم
 کعب کا کوئی بیٹا نہیں اس کی واحد اولاد صرف ایک لڑکی ہی ہے۔
 مری ہے اس سبب بہت مری کی پرورش اس مری میں کعب نے اپنے
 ہر لڑکے کو حرب و صرب میں اہر بنا دیا۔ اس نے اپنی بیٹی سید کو لڑکا
 کا نام سراقہ بتا دیا۔ وہ لوگوں سے یہ بھی کہتا رہا کہ چونکہ اس کا بیٹا
 اپنا چھوڑا کھانپ کے رہتا ہے۔ اور یہ کہ وہ کرتا ہے اور مہنگم
 کی بیٹی سے مہنگم کر کے کوئی یہ نہ جان سکے کہ وہ لڑکا نہیں لڑکی ہے۔

سراقہ دونوں گھوڑوں کو دوڑاتے ہوئے آگے نکل گئے۔ آگے جا کر نعل بن
 کو اس کے گھوڑے سے الٹا کر زمین پر پھینکا اس موقع پر سراقہ کے
 باپ نے کہا۔ تب نعل بن حبیب پر واضح ہو گیا کہ وہ لڑکا نہیں لڑکی ہے۔ اس
 حقیقت میں سید بہت مری ہے نعل بن حبیب نے اس سے وعدہ کیا ہے
 کہ وہ ظاہر نہیں کرے گا۔ جواب میں سراقہ نے اس کے ساتھ مزید مقابلہ
 کیا ہے۔ ایسا کر کے اس نے اپنی شکست اور نعل بن حبیب کی فتح مندی
 ہے۔ اس پر یونان اور ایلیا کو حجاب گھٹکے کہنے لگا۔

یونان و کیرش فوج نے ہم پر کئے ہیں کیا یہ سب ہتھیار کسی سے سنے ہیں
 میں نے اپنی بولی اور کہنے کی۔ میں تم دونوں میں بیوی سے کسی سنائی
 کہ میں نے جو کچھ کہا ہے یہ سب کچھ میں نے اپنی آنکھوں سے
 دیکھا ہے۔ یونان شاید ایسا سے کچھ کہتا کہ کچھ جواں اس سے لے لے تھے۔
 کچھ وہ دونوں میاں بیوی پہلو پہلو پہلے ہوئے اپنے شے کی طرف



یونان و کیرش کے اندر بدو حید اور کلکش کرنا ہوا اور اپنی مرضی پہ گاموں
 پہا تھا۔ رات ہو گئی تھی۔ برٹے کے رگ دپے میں تاریکی گھس گئی تھی۔
 وہاں پہاٹل گھڑیا تھا۔ بے داغ بیدوں آسمان ستاروں سے سج گیا تھا۔
 ہند ماں اور میں کے ساتھ مفا کھانے کے بعد مہنگم رہا تھا کہ کسی
 سے سے پکارا۔ نذر دور سے کسی نے نود وں تھی۔ نعل بن
 سے سے جیسے سے باہر آؤ بیٹے۔

اور میں کے پاس بیٹھے ہوئے نعل نے اس کو راز کو پہچان لیا تھا۔ وہ اس
 راز میں لہوہ کی نذر تھی۔ لہذا اپنی جگہ پر بیٹھے ہی بیٹھے نعل بن
 راز میں پکارتے ہوئے کہا مارین لہوہ اندر جائے باہر کھڑے آپ کیوں

کعب کے اس اشارے کے جواب میں تھوڑی ہی دیر بعد مارین لہوہ نعل بن
 میں داخل ہوا۔ اس کے پیچھے ہواؤم کا سردار مری بن کعب اور اس
 بن حبیب بھی تھی۔ نیچے میں ملتی دو مشعلوں کی مدد میں نعل بن

حبیب نے دیکھا، تب اس وقت اپنے بلو میں جسم پر قوس و قزح کے رنگ لہاس پٹنے ہوئے تھے۔

تین آگے بڑھ کر نیچے میں چھٹی ہوئی چمی چادر پر بیٹھ گئے تھے۔ کعب کی بیٹی نبیلہ کو ہچکچاہٹ لگی وہ لڑکی چونک کر بھول گئی حبیب کی اس ادنیٰ فنی لڑاؤ سے غور اور غور سے اس کی طرف دیکھنے جا رہی تھی۔ کعب نے گفتگو کا آغاز کرتے ہوئے بھول بن حبیب کو مخاطب کر کے کہا۔
 دیکھ ابی حبیب یہ جو لڑکی میرے ساتھ آئی ہے یہ میری بیٹی ہے۔
 آج تک میری بیٹی کا چہرہ کسی نے نہ دیکھا تھا۔ تم پہلے جہاں جس سے
 لڑاؤ میں تمہیں ہی اپنی بیٹی سے شادی کی پیش کش کرتا ہوں۔ کیا تم
 ملاقات میں قبول کرتے ہو۔

بھئی میں کعب کے اس الفاظ پر بھول بن حبیب کی ماں رہو۔
 بھول بنت حبیب پریشان اور حیرت زدہ ہو کر رہ گئی تھیں اس کی سمجھ میں
 نہ آیا کہ کیا معاملہ ہے۔ اس موقع پر زہرہ بنت کعب بھی گئے کا ارادہ رکھ
 بیٹا بھول بن حبیب اس سے پہلے ہی کہ تھا اور اپنی کہیں جوتانے اور
 بن کعب کو مخاطب کر کے کہے لگا۔ جو پیشکش آپ سے مجھ سے کی ہے اس
 ماں کا کام ہے۔ جو بیٹی بھول بن حبیب خاموش ہوا اس کی ماں زہرہ
 لگی۔ میں اس گفتگو کا مطلب سمجھ رہی تھی اور تبھی سے کہیں کیا معاملہ
 بن کعب پر ہوا اور سے لگا۔

دیکھ میری ماں میرے ہاں کوئی بیٹا نہیں۔ یہ میری بیٹی ہے۔ اس
 میں نے بیٹوں ہی کی طرح اس کی پرورش کی ہے۔ لڑائی اور جنگ سے
 اور ماہر کیا اسے ہی میں نے سرفرو کے نام سے اپنا بیٹا مشہور سے رہا۔
 اسی سے تمہارے بیٹے بھول بن حبیب کا مقابلہ ہوا۔ بھول چہرہ پر
 لڑاؤ میں کھستا ہوں کہ بھول ہی وہ جوان ہے جو میری بیٹی سے
 ہے۔ دیکھ میری ماں میں نے اپنی بیٹی کی پرورش بڑے ناز و نعم سے
 ہی لڑکی لگتی ہے لیکن بڑی جرات مند، بڑی دلیر، بڑی وفادار اور مجھے
 کی خوب خدمت کرنے والی ثابت ہو گئی۔

گفتگو تھا زہرہ بنت کعب کے ذہن میں ساری بات تھی کہ
 ایک نگاہ نبیلہ پر زانی پھر اس کے قیمت خیر حسن اور بے مثل

ماں۔ دیکھ بھئی بن کعب میں شادی کی اس پیش کش کو قبول کرتی ہوں۔ اگر
 بھول بن حبیب کو اس قابل سمجھتے ہو کہ وہ تمہاری بیٹی سے بہت بڑی کا
 پانچ سو سے بڑی میری بیٹی اور میرے بیٹے بھول بن حبیب کی امانت ہے۔
 لہجہ نے زہرہ بنت کعب کے اس جواب پر سے پناہ بخشی اور اطمینان کا
 ہے۔ ماں۔ دیکھ میری ماں اس پیش کش کی قبولیت پر میں تم دونوں طرفوں کو
 ہوں۔ میں اس سے پہلے ہی اپنے سارے قبائل کے سرداروں اور سرکردہ
 ہوں کہ بھئی بن کعب کا سرفراز نام کا لڑکا اصلیت اور حقیقت میں لڑکی ہے۔
 ہے۔ اب وہ سارے سردار اور قبائل کے سردار ہو گئے ہیں۔
 ہے جو باغی ہو گئے جو باغی میں بدو سے بدست رہے ہیں۔ تاکہ وہ کوئی
 اور قبائل کو اپنی نہ کریں۔ مجھے امید ہے کہ بچے قبائل کے سرداروں پر
 اپنی رے کو کھینچیں گے۔

بھئی کے بعد جو آدم کا سردار عامر بن لہجہ چند عموں کے لئے رکاب چکے
 اور دو چار بڑا اور کہہ رہا تھا دیکھ بھول میرے بیٹے میں تمہیں بھی ایک
 ہے اور وہ یہ کہ بھئی بن کعب نے مقابلہ کے شروع میں دعوہ کیا تھا کہ اگر
 آؤ تو تمہیں سو بکریاں دے گا۔ میرے بیٹے بھئی بن کعب اپنے وعدے پر
 کے مطابق یہ تیس سو بکریاں دے گا۔ اور تمہارے بیٹے کی خوشی میں
 میں نے اس طرح کے امید ہے کہ تمہاری مقیم مالی حالت مضبوط

ہے۔ کے بعد عامر بن لہجہ پھر تھوڑی دیر کے لئے رکاب اس کے بعد وہ
 عامر بن کعب چاہتا تھا لیکن اسے خاموش ہو جانا اکیلا جیسے سے باہر
 اور ایک سنگسار شروع ہو گیا تھا۔ کھرا کر اٹھ کھڑے ہوئے اور
 ہوں نے دیکھا لیکن سے باہر بے شمار لوگ اور حرا اور جہاں دڑ کر
 ہاں دیکھتے ہوئے سب پریشان اور فکر مند ہو گئے تھے۔ اس موقع پر
 ان جانتا ہوا عامر بن لہجہ کے پاس آؤ اور اپنی پھولی سانسوں میں اسے

قبیلوں کے جو حرا چھپا دیں پکڑے سمندر تارے گئے تھے وہ ایک بری
 امانت ہے کہ جھٹ کے بادشاہ بجاشی نے ایک حرا پر غور نہیں پر حملہ آور
 ہوا۔ ادا ہے یہ غور نہیں کے ساحل پر سنگسار ہونے کے بعد اسی

۱۔ ٹوک اندھیرے میں دوپٹوں کو گئے تو زبردستی کلاب حرکت میں آئی۔
۲۔ ہاتھ پکڑا دو بارہا غصے میں آئی۔ ٹھن کی بہن بدلتا ہوا حسیب بھی
۳۔ اور بیس کا دوسرا ہاتھ اس نے پکڑ لیا۔ تینوں دھارہ اسی تہی چادر پر آ
۴۔ بدلنے سے جب کے کندھے پر ہاتھ رکھتے اور خوشی میں چلنے ہوئے گئے۔
۵۔ اس کا رہے پاس ایک اور نیا ٹیڑھ بھی ہے۔ جو اس بارانی مصر سے غریب
۶۔ مہرین شادی ہو جائے گی۔ تو ہم اپنے لئے دو غصے نصیب کیا کریں گے۔

۱۰۔ یہ بہت اچھا اور میٹھا میٹھا ہے۔ اس سے یہ مصرعے خرید لیا۔ کہا: "اے میرے بھائی! اس پر نوبہ نے شرمیلی کی آواز میں کہا میں اپنی بیٹی سے نکاح کر رہا ہوں۔" وہ بھی میرے ساتھ کھائیں۔ دہرہ اور جندہ نے بھی اس کا ساتھ دیا۔ ان پر کہنے کے علاوہ آپس میں خوش کن گفتگو بھی کرنے لگی تھیں۔

عد قبائل کے ان ٹیموں کے شر سے جنوب کی طرف ایک جڑا لشکر
 اہل کے سردار نعل بن حبیب اور چند دیگر پیدہ پیدہ جوان بھی وہاں
 تھے۔ لشکر دو ایک کر دکھ گیا تھا۔ پھر اس میں سے دو درمیان عمر
 کے لڑکوں کے ساتھ اپنے گھوڑے و لڑاتے ہوئے اس کے قریب آئے اور
 انہیں سبھی ڈھک کر کے پوچھا تم کہاں لوگ ہو اور کس غرض سے یہاں
 آئی ہو؟

۱۰۔ سب سے پہلے اور نواداروں کے جواب میں ہوا ارم کے سردار عامر بن
— مدنی ہاں دوسری اور بڑی بے باک کا مظاہرہ کرتے ہوئے تما شروع
میں حاستہ تم کوں لوگ ہو اور کس فرض سے ہیں کے اس سائل پر
— ہوا تم لوگوں نے ہمارے متعلق پوچھا ہے تو میں تم سے یہ کہتا کہ ہم
— جہدہ رہا ہیں ہم خانہ بدوش لوگ ہیں اور جگہ جگہ میں دیں بھی
— نہ کرتے ہیں ستم نوادارو جگہ جگہ خیرہ رہا ہوا یوں جانا ہمارا پیشہ
— ہے کہ وہ ہو کہیں سے آئے ہو اور کس عرص سے تم نے میں کے

+V

طرف آ رہا ہے۔ کہے کہ انہوں نے ہمارے جوانوں کو جو ماضی پر مہم
مست بھائیے ہوئے رکھا۔

مذہب دوم کے اس جوان کے اس انکشاف پر حاضرین فہرہ نہ ہو چوں میں اذہا ہم بھر اس نے ذات دینے کے انداز میں کہا اے علیؑ کو کیا ہے تو اس سے ہمارے قبائل میں ٹکڑے کیوں بچ گئی ہے۔ ہم تو خانہ بدوش قبائل ہیں ہمارے پاس نہ کوئی جائیداد ہے۔ جس کی ہم حفاظت کریں۔ ہمارے حاضرین فہرہ اذہا کا اور اپنے پیلوں کی طرف دیکھتے ہوئے اس نے کہا۔ میرے قبیل میں اگر جہاں کا ٹکڑا ہے تو پھر ہمیں اس کے پہ سالار سے بات کرنا ہوگی۔ تاکہ وہ پہنچائے۔ اؤ قبائل کے دوسرے سردار ہلاں میں ایسے مصلحتوں کو ساتھ لے کر اس سے بات چیت کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ اس کے بعد وہ مہمل بن حبیب کی طرف دیکھتے ہوئے کہے لگا۔

لعل میرے لیے تم بھی میرے ساتھ آؤ۔ اگر مجاہد کے
ساتھ ہماری جنگ کی کوئی صورت بن گئی تو تم اپنے تزلزل کے ساتھ

اس موقع پر وہ مولوں کے مردانہ ہڈی میں کھپنے لگے۔
 دیکھتے ہوئے کہا۔ یہ میری نئی میری بچی تم میں جنم لے رہی ہے۔
 کے پاس رہا۔ میں ان حقدوروں کا قضاہ نہ کر سکتا تھا۔
 پر نفل میں جیسے کسی ہلکا زہر انت کاہل فوراً بولی لود ہڈی میں۔
 تھی۔

اے بھائی اب جب کہ میں اور میری شہزادی قمر نے وہاں سے طے کر دی ہے تو یہ ہمارا غیر لب قسماری بیٹی ہے۔ یہ رہنے کا حق رکھتی ہے۔ تم واپس ہے اسے لینے مت کہ یہ محلہ ہفت ہفت کی حیثیت سے رات اسی خیمے میں بسر کرے گی۔

اس موقع پر عدل بر صیب نے اپنے قریب ہی کوئی
ہت کدب کے اس فیصلہ پر غصہ کے چہرہ پر آردہ انگہ طرات
اس کی بڑی بڑی مسکری آنکھوں میں نیم کی تھلک اور مسکری مایوس
عدل حاضرین السہرہ اور عدلی بن کعب وہاں سے بٹے گئے تھے۔

اس پر بن گئے تھے اسے سواروں میں سے ایک بولا اور کہنے لگا میں
 لہجائی کا سپہ سالار ہوں میرا نام ابو محمد ہے پھر اس نے اپنے دائیں طرف
 سوار اپنے ایک ساتھی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا یہ میرے ملازم
 متیوم امیر ہے ان شرم داس کی ایک آنکھ خراب تھی اس نے اسے
 ہم میں پر حملہ آور ہونے کے لئے آئے ہیں اور تم لوگوں کو ان
 مدد کرنا ہوگی ہم ابھی اور اسی وقت یمن کے مرکزی شہر صفا کی طرف
 لوگوں نے ہمارا ساتھ نہ دیا تو سب سے پہلے ہم تم پر حملہ آور ہوں گے
 اور یوڑھوں کو قتل کر دیں گے اور تمہاری عورتوں اور بچوں پر زبرد
 لوگوں نے ہمارا ساتھ دیا تو ہماری فتح کی صورت میں ہمیں حاصل ہو گا
 لوگ بھی حصہ دار ہو گے۔ اس کے علاوہ ہم تمہارے قبائل کو کھانے
 کرنے کے بھی پائندہ ہوں گے تمہارے ہر دھن سے ہم تمہاری حفاظت
 کیا تم لوگ اس سلسلہ میں کیا کہتے ہو۔

ابو محمد کی اس گفتگو پر عیسیٰ بن جیب کے چہرے پر وحشت نے
 تقویم اور غلاظتوں کے بخنور چمکی کیفیت ظاہر ہو گئی تھی۔ جبکہ
 آنکھوں میں کرب و الم کی پورش خون میں تھمتے عوام کو ہراساں
 جوش مارنے لگی تھی۔ اس موقع پر انتہائی عیسے اور کچھ نیر لعل
 قلاب کر کے کچھ گناہاں چاہتے تھے کہ عامر بن عیسیٰ سے لعل سے عیسیٰ
 ہوئے اسے پانے سے روک دیا اور پھر وہ خود پانی پری اور پانی
 غلاب کر کے کہنے لگا۔ دیکھ ابو محمد جو شرانگہ تم نے کہی ہیں اس
 دینے کو تیار ہیں ہم تمہارے عیسیٰ بن کر یمن کے اندر جو بھی تم کا
 ساتھ دیں گے۔

ابو اودم کے مہار عامر بن عیسیٰ کا یہ لعل بن کر ابو محمد
 سکرانہ لہذا ہوئی تھی پھر وہ خوشی کا اظہار کرتے ہوئے عیسے کا
 مدد لینے لگا ہے اس طرح تم ہمارے حوالے سے ان سر زمینوں
 فوائد حاصل کر سکتے ہو۔ اب جبکہ تم لوگوں نے ہمارا ساتھ دینے کا
 کی تیار کرنا ہم ابھی یہاں سے صفا کی طرف روانہ ہوں گے پانچ
 یمن اور دیگر جواں ابو محمد کے ساتھ سے ہٹ گئے پھر وہ اپنے چیموں
 تھے۔

جیسے میں داخل ہوا تو خلیفہ کا باپ اور سو بھائیوں کا سردار عدی بن کعب بھی
 خلیفہ زہرا اور جندہ جو عیسے میں بھی چڑی چادر پر بیٹھی ہوئی تھیں اس
 عدی بن کعب بھی اس موقع پر عدی بن کعب نے اپنی بیٹی عیسیٰ کو
 عیسیٰ بن کعب میری بیٹی جوش کے بادشاہ کا سالار ابو محمد اور اس کا
 عیسیٰ بن کعب پر حملہ آور ہونے کے لئے اس ساحل پر اتارے ہیں ہم دونوں اس
 عیسیٰ بن کعب کے ساتھ ایک جوار فکڑ ہے انہوں نے ہمیں اس جنگ میں
 عیسیٰ بن کعب کے ساتھ دیکھ کر ہمارے چیموں کو لوٹ لیں گے اور عورتوں اور
 بچوں کو قتل کر دیں گے۔

ابو محمد نے خبر لیں کہ کب جوش کے ہمارے ساتھ ہمارے قبائل کی فضا
 عیسیٰ بن کعب کے ساتھ کر جائے گو عامر بن عیسیٰ اس سے تمہارے کامد کر
 عیسیٰ بن کعب کی اسلافات کی صورت کسی بھی وقت نکل سکتی ہے اور وہ
 عیسیٰ بن کعب ہو سکتے ہیں۔ عیسیٰ بن کعب کی صورت میں میری نسبت یمن کا خلیفہ
 عیسیٰ بن کعب اور مناسب ہو گا۔ جب تم دیکھو کہ ایسے حالات پیدا ہو رہے ہیں
 عیسیٰ بن کعب کے خلاف اپنا خلیفہ چھوڑ کر یمن کے پاس آ سکتی ہو آج سے یمن کی تم
 عیسیٰ بن کعب سے ہماری جان بچوٹ جائے تو میں تم دونوں کی شادی کر دوں
 عیسیٰ بن کعب سے تمہارے ساتھ ہو رہا ہے۔

ابو محمد کی گفتگو سے عیسیٰ بن کعب کی نظر میں خوشی اور چشم باد و انجم جیسی
 عیسیٰ بن کعب کی طبیعت اور سکون میں اس کی حالت داس آسمان کے نقش و نگار
 عیسیٰ بن کعب ہو گئی تھی۔ ابو محمد کے ساتھ جانے کے لئے عیسے سے
 عیسیٰ بن کعب کہ زہرا بنت کعب نے اس کا چہرہ پکارتے ہوئے عدی بن کعب سے

عدی بن کعب کیا آج کی رات عیسیٰ میرے پاس نہیں رہ سکتی۔ آج سے یہ میرے
 عیسیٰ بن کعب اور عیسیٰ بن کعب ہے۔ دیکھ سردار عدی بن کعب تو عیسیٰ بن کعب کے
 عیسیٰ بن کعب اور بھروسہ کر سکتا ہے۔ عدی بن کعب نے سکرانے ہوئے کہا اسے
 عیسیٰ بن کعب بنی اور یمن کی امانت ہے اس کے حوالے سے میں تم پر اکتفا
 عیسیٰ بن کعب پر کعب گا۔ تو تم جب تک ہا ہو۔ عیسیٰ کو اپنے پاس رکھو
 عیسیٰ بن کعب میں امانت لینے کی بھی ضرورت نہیں۔ تم عیسیٰ کو رکھو اب
 ابکہ کوئی کی چاریاں کھل کر دوں۔

یہی جس کعبہ مزا اور چلا گیا ہلیل نے اپنی ماں کو مخاطب کر کے کہا
 اکیڑ کر مہاں سمیٹ لیں اور کوچ کی تیاریاں کریں۔ ہلیل کے اس انداز
 چاروں حرکت میں آئے اور کوچ کرنے کے لئے ہلیل اور ہیلہ خیر اکیڑ
 لہرو اور چنلہ اپنے نیچے کا اسیٹ سمیٹ رہی تھیں۔



یونان اور کیرش دونوں مہاں یہی نے عرب قبائل میں رہتے ہوئے
 سواروں کا بندوبست کر لیا تھا۔ جس وقت عرب قبائل حبشہ کے حملہ تور
 میں کے مرکزی شہر صفا کی طرف روانہ ہوئے تب یونان اور کیرش بھی
 سوار اس کے ساتھ ہو گئے تھے۔ جس وقت وہ صفا کی طرف روانہ ہوئے
 گھوڑے کو یونان کے گھوڑے کے قریب لائی پھر وہ اشتغالیہ سے اور
 مخاطب کر کے پوچھے گئے۔

یونان میرے حبیب۔ میں پر حملہ تور ہونے والے حبشہ کے یہ
 سرزمینوں میں تھے ہیں۔ میں کے ساتھ ان کا کیا تگازہ ہے اور کیوں یہ
 کے لئے میں کے مرکزی شہر صفا کا رخ کئے ہوئے ہیں۔ کیا آپ اس سے
 سکتے ہیں۔ اس پر یونان بولا اور کہے لگا۔ اس قبائل کے اندر رہتے ہوئے
 سرزمینوں کے متعلق جانتا ہوں یا جاں سکا ہوں وہ نہیں بتا سکتے ہوں۔ گزشتہ
 لوگوں سے بھی میری اس سلیب میں گفتگو ہوئی تھی ان سے بھی مجھے
 کے اس سرزمینوں پر حملہ آور ہونے کی وجوہات کا پتہ چلا ہے۔

سنو۔ کیرش میں کا ایک باشندہ تو ہاں اسد ابو کرب ہوا کرتا تھا وہ
 اور ہوا تھا۔ جہاں یہودیوں سے متاثر ہو کر اس نے دین یہود قبول کر لیا
 وہ یہودی خاندانوں کو وہ اپنے ساتھ میں لے گیا تھا۔ میں میں اس نے
 یہودیت کی اشاعت کی اس طرح اس کی اس وجہ سے میں میں کافی
 یہودی مذہب قبول کر لیا۔

انہی دنوں ایسا ہوا کہ عیسائی مشرقی میں داخل ہوا شہر
 میں کے لوگوں کو بت پرستی کی برائی سمجھائی اور لوگوں کو خدا کے واحد
 تبلیغ سے اللہ عزوجل عیسائی ہو گئے۔ بحران میں عیسائی ہوئے والوں
 قائم کر لی اس لوگوں کا نظام عین سردار چلائے تھے۔ ایک سید جو قابل

کی معاملات اور معاہدات اور لشکریوں کی قیادت کا دورہ دار تھا۔
 ملک جو داخلی معاملات کا نگران ہوتا تھا اور تیسرا اسٹیب یعنی ہشپ جو خارجی
 تھا یعنی عرب میں۔ نگران کو بڑی اہمیت حاصل تھی۔ یہ ایک بڑا تجارتی اور
 یہاں چڑے اور اسلحہ کی صنعتیں خوب زوروں پر چل رہی تھیں۔

اس کے متوجہ پادشاہ زونواس سے ایک خط بھی اس نے نگران پر جو خط
 کا گزرا تھا مل کر دیا تاکہ وہاں سے عیسائیت کا خاتمہ کر دے اور اس کے
 ریت اختیار کرنے پر مجبور کرے۔ اس پر زونواس نے وہاں کے لوگوں
 اس ریت کی دعوت دی لیکن ان لوگوں نے نکار کر دیا اس پر زونواس نے
 اس کو قتل کر دیا اور اس کی بیوی روا کے ساتھ اس نے اس کی دونوں
 سے اپنی دونوں بیٹیوں کا خون پینے پر مجبور کیا۔ پھر اسے بھی قتل کر دیا۔ اس
 اس سے عیسائیوں کے استغفار کی بیڑاں تھر سے نکال کر ملا دیں پھر اس نے
 ہم کھدوائے اس گڑھوں میں اس نے آگ روشن کروائی عیسائی عورتوں
 رہی اور رہبروں کو اس نے اس آگ میں پھنکوا دیا۔ کہتے ہیں مذہبی طور پر
 ہزار تک عیسائی اس حادثے میں مارے گئے۔

اس حادثے سے ایک عیسائی فوجوان دوسالہاں بچ نکلا اور وہ بھاگ کر حبشہ
 فی کے پاس پہنچا اور میں میں زونواس کے ہاتھوں ہونے والی ظلم کی ساری
 یہ کہ۔ حبشہ کا بادشاہ نجاشی یہ کہہ کوئی بحری بیڑہ نہیں رکھتا تھا لہذا اس نے
 ہت ایک قاصد کے ذریعے قیصر روم کے گوش گزار کئے۔ چنانچہ رومن شہنشاہ
 اپنی ذمہ داری کی طرف روانہ کیا اب ان بحری بیڑے کو استعمال کرتے ہوئے
 کے ساحل پر اترا ہے۔ جس سے ساتھ ہم ابھی صفا شہر کی طرف جا رہے

ہے بعد ازاں قسطنطنیہ دیر کے لئے رکا پھر کہنے لگا دیکھ کیرش یہ ساری
 ان مذہب کی رومن سلطنت اور حبشہ کے حکومت کے ہاتھ تھکوں سے ہوئی
 کے حکمرانوں کے پاس کوئی بحری بیڑہ نہیں لہذا رومنوں نے یہ بحری بیڑہ
 اس بحری بیڑے میں حبشہ کی حکومت کا لشکر میں پر حملہ آور ہو رہا ہے۔
 یہ حملہ آور ہونے کے لئے مذہبی ہوجے کا اعلان کیا جا رہا ہے اور یہ
 رومن میں کے حکمران زونواس سے مرنے والے عیسائیوں کا انتقام سے

ان کے شہروں پر بھی قبضہ کرتے ہوئے حبش کے لشکر نے پورے یمن پر قبضہ کر لیا۔ بعد ازاں محمد بن حنفیہ نے یمن کے مختلف شہروں میں اپنے والی مقرر کیے۔ ان کے ساتھ صفات میں قیام کیا۔ پانچویں عرب قبائل بھی شہر کے باہر نجد میں رہتے تھے۔ ان کی توقع رکھتے تھے کہ حبش کے لشکر کا سالار انہیں یمن کی فتح سے روکے گا۔ لیکن حبش سے انہیں خبر نہ ہو سکی۔ لیکن حبش کے لشکر کے سالار ابو بکر نے اپنے سے صاحب انکار کر دیا تھا۔

ان کا سپہ سالار ابو محمد نہایت جبار اور متکبر انسان تھا۔ اس نے یمن کی فتح کے بعد حبش پر قلم و تشدد شروع کیا۔ کسی کی جان کسی کا مال اور کسی کی شہریت محفوظ نہ تھی اس سے وہاں کے لوگ روٹ کر نجد اور خرماء کی طرف بھاگنے لگے۔ وہاں وہ ہر شخص کو جو اس کے سامنے آتا بچھ کی طرح کاٹ کھاتا تھا۔ ان کے ناک و خون، آتش و آگ، دولت و سوائی اور موت و غلبہ کا یہ منظر دیکھ کر لوگ بھاگنے لگے۔



یہ شام رات میں داخل ہوئی تھی۔ جائے کی سرد لگ بھگ ہو انہیں طوفان طعن میں گرفتار کیا۔ شب اپنے پورے شعور و ہوش میں پھیل گئی تھیں اور سحر میں انہیں شام ہو گئی تھیں۔ بھلے اپنے غصے میں بیٹھ پڑے۔ ان اور یمن کے ساتھ ان کی حکومت میں جیسے سے باہر کسی نے اسے ہمارا بھل بھل ذکر باہر آؤ۔

یہ سب انہیں بد آدم کے سردار عامر بن مہم نے بتا دیا ہے۔ میرا تعلق جو ہے۔ قبائل کے سردار جو مہم کے سردار بنی بن کعب کے جیسے میں جمع ہوئے۔ ان کا نائب سالار امیرہ اور اس کا ایک ساتھی مدیاں بھی وہاں موجود ہیں۔ یہ سب انہیں بتا کر چاہتے ہیں کہ انہیں اسوں سے ہمیں بلا دیا ہے۔ بھل بن حبیب ان سے جانتے کے لئے اجازت دیتا ہے۔ چاہی تھی کہ اس کے بولنے سے پہلے ان میں جڑی اور بھل کو مخاطب کر کے کہنے لگی ہو تو بیٹے لیکن مدعی آ

لیکن اس کے پیچھے معاشی اور سیاسی اغراض بھی کام کر رہے ہیں۔ اصل محرک سیاسی اور معاشی وجوہات ہی ہیں اور سیاسی مقاصد بھی۔ زبان کچھ حیثیت نہیں رکھتا۔

سنو کیرش بدس سلطنت جب سے ملک شام پر قابض ہوئی تھی اس سے کوشش تھی کہ مشرقی افریقہ، ہندوستان، اندیشیا و نیمہ کے ممالک اور کے درمیان جس تجارت پر عرب صدیوں سے قابض رہے آ رہے ہیں اسے نکال کر وہ اپنے قبضے میں لے لے تاکہ اس کے منافع پورے حاصل ہوں اور عرب تاجروں کا واسطہ درمیان سے ہٹ جائے۔ اسی مقصد کو حاصل کرنے کے لئے پچیس سال قبل مسیح میں شام پر ایک بڑا لشکر بدس جنرل گلاوس کی قیادت میں حجاز کے منہل ساحل اس بحری راستے پر قابض ہو جائے جو بحری عرب سے شام کی طرف ہوتا تھا۔ شامی حکمرانوں کی حالت نے اس مقصد کو ختم کر دیا۔

اس کے بعد بدسوں نے اپنا جنگی بیڑہ بحیرہ احمر میں بھیج کر دیا۔ کو اس تجارت سے محروم کر دیا جو بحیرہ احمر سے گزرتے تھے اور صرف باقی رہ گیا تھا۔ اسی بحری راستے کو قبضے میں لینے کے لئے اب بدس نے بحیرہ احمر کی حکومت سے گٹھ بند کیا ہے۔ انہیں بحری بیڑہ مہیا کیا ہے۔ انہیں ذریعہ بدس یمن پر حملہ آور ہوں اور عربوں کی بحری تجارتی راستے پر حملہ آور اسے ختم کر دیا جائے۔ دیکھ کیرش میرے خیال میں یمن پر حملہ آور ہے۔ اب جبکہ ہم دونوں ممالک پہنچے ہیں ان عرب قبائل کے ساتھ مل کر ہونے والے لشکر میں شامل ہیں۔ دیکھتے ہیں آگے حالات کیا پیش آتے ہیں۔ کیرش یہ بات کی اس ساری گفتگو سے کسی قدر مطمئن ہو گئی تھی۔ غاموشی سے عرب قبائل کے ساتھ صفائی طرف بڑھ رہے تھے۔



آخر حبش کا لشکر صفائی طرف پہنچا۔ صفائے حکمران اور درمیان جنگ ہوئی۔ اس جنگ میں یمن کے حکمران کو شکست ہوئی اس اور اس کی میری حکومت کا خاتمہ ہو گیا۔ یمن کے مرکزی شہر صفائے گم اور امیرہ کا قبضہ ہو گیا اور پھر

جانا اور سنو آئی دلہہ بننے کو اپنے ساتھ لیتے آنا وہ آج پورا دن اوھر آئی اور
نے اس جوان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تم جاؤ میں آتی ہوں۔

وہ جوان چلا گیا مطلق اپنے جیسے میں آگیا۔ جلدی جلدی اس نے اور
آہلی خول چہ حالیا کر سے بندھی ہوئی چڑی پٹی میں اپنی تھوڑ اور غیر در سے
کی طرف دیکھتے ہوئے اس نے کہا، کچھ میری میں اہل جوش سے اسے مجھے لگا
گئی ہے۔ انہم تم فکر مند نہ ہونا میں جلدی ہوتی آؤں گا۔

اس کے ساتھ ہی مطلق تیز قدم اٹھاتا ہوں نیچے سے باہر نکل کر
جدا کر نیچے کے دروازے پر دونوں میں نئی اسے پہنا ہوا دیکھتی رہیں۔ جب
میں وہ ان دونوں میں نئی کی نگاہوں سے اوجھل ہو گیا تب وہ پہلے کی طرف
اپنے بستر میں گھس گئی تھیں۔

مطلق جب بندھ کے باپ عدی بن کعب کے نیچے میں داخل ہوا
قبائل کے سرداروں کے علاوہ جوش کے لشکر کا نائب سالار امیر اور اس
دیوں بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ عامر بن صمد۔ اٹھائے سے مطلق کو اپنے
کہا اور جواب میں مطلق بن صبیح حارثی سے اپنے قبیلے کے سردار عامر
میں جا بیٹھا تھا۔

عدی بن کعب کا چہرے کا وہ خیر جس میں وہ سب دگ بیٹھے ہوئے
اور مونے ہارے کی چادر کی مدد سے اس جیسے کو کئی کہوں میں تبدیل کر
وقت یہ سب لوگ نیچے کے ایک کمرے میں موجود تھے۔ مطلق جب عامر
بجٹ گیا تب امیر نے اپنے سامنے بیٹھے عرب قبائل کے پانچوں سرداروں
ہوئے کہا۔ کیا اب میں اپنی محفل کا آغاز کر سکتا ہوں۔

جواب میں ابو ادم کے سردار عامر بن صبیح نے بولتے ہوئے کہا۔
اپنا دعا کہہ سکتے ہو۔ میں مطلق بن صبیح کا انتظار تھا کہ آگیا ہے تم
جوان ہے جو ہمارے سارے قبائل میں سب سے زیادہ باہمت اور ات
دن ہے اس پر امیر نے ایک گاہ بڑے غور سے مطلق پر ذلن نگہاری کی
ہوئی ایک نگاہ عرب قبائل کے سرداروں پر بھی ڈالی اس کے بعد وہ کہہ دیا
میرے بیٹے تم لوگ اس صحرا کی عزت و حرمت ہو تم بے شک
بحر حال ان سرداروں سے تمہارا تعلق ہے اور اس تعلق کو کوئی بھی تو
سکتی۔ ابو عمر نے فتح کے فائدوں میں تمہیں اپنا شریک بنانے کا وعدہ پورا

مطلق کیا ہے میں اسے تم سے ملتا ہوں کیونکہ وہ میرا ہم وطن

ہوں وہ میں کے لوگوں پر مظالم کر رہا ہے ایسے ہی وہ کل قصور سے
کا تم غنہ بدوش عرب بحر میں چھلی کی طرح آزاد اور گردش و ہر
میں خود رہو۔ دم و اہام کا بیماری ابو عمر یہاں لوگوں پر ظلم و تشدد
میں۔ عداوت کچھ نہیں کر رہا بلکہ میں یہ کہتا ہوں کہ اس کے یہ مظالم اور
میں کے اچھے وہ کھل کر لوگوں کے سامنے ہیں۔ اس وقت ایسا ہوا تم
دو ایک اور خان کا مکمل ہی مکمل ہو گا۔

سہ صحرا کے فرزند۔ اگر تم دگ میرا ساتھ ہو تو ہم سب مل کر یہ
میں کو نیست و نابود کر کے یہاں کے لوگوں کو ظلم و تشدد سے بچا کر
میں سے ہٹا کر رکھتے ہیں۔ سنو صحرا کے فرزند ابو عمر کے لشکر میں میرے
میں جس حیثیت سالار کے اس کا نظریوں پر رعب اور خوف ہے میں
میں تمہاری مدد کا محتاج ہوں کیا اس نیک کام میں تم سب قبائل میرا
انکباب رہا کر سکتا ہوں۔

اس وقت کے جواب میں سب عرب سردار خاموش تھے اور وہ سوالیہ انداز
میں طرف دیکھ رہے تھے۔ شاید انہیں میں صلاح مشورہ کرنے کے بعد وہ
میں اس موقع پر مطلق بن صبیح نے بولتے ہوئے پوچھا۔ اسے امیر
میں کہہ کہ کل تم بھی یہ سمجھتے تھے کہ وہ چاہے اس پر امیر نے پوچھا
میں والے ہو۔

جواب دیتے ہوئے کہا دیکھ امیر ہم سب دین ابراہیمی کے پیروکار ہیں
میں میں بھی آج سے اس دین کے ماننے والوں میں شامل ہوا ہوں اور
میں کہتا ہوں میں جوش تم لوگوں کے لئے ظلم و اصرار حالی و
میں کہہ ہوں گا۔

دار اور اس کے بیچ میں بیٹھا ہوا مطلق بن صبیح چند خاموش
میں رہے۔ آخر وہ کسی فیصلے پہنچ گئے اس کے بعد عامر بن صبیح
بو امیر ہم تمہارا ساتھ دینے کے لئے تیار ہیں۔ ابو عمر سے ہاں
اپنے لئے ایک فرض بنا لیا۔ امیر نے بے پناہ خوشی کا اظہار کرتے
میں سے ہوا چاہیے۔

یہاں تک کہنے کے بعد امیرہ کا شاید وہ کچھ سوچ کر مزید کچھ کہنا چاہا۔
طرف دیکھتے ہوئے وہ کہنے لگا۔ دیکھ لعل بن حبیب تمہاری یہاں آمد سے
کے سردار عامر بن عبد اللہ تمہاری بہت توصیف و تحریف کر چکا ہے۔ اس پر
سامنے دیکھتے ہوئے میں سمجھتا ہوں ابو عمر پر قابو پانے کے لئے یقیناً تم
کہتے ہو۔

امیرہ دراز کا بھر کئے لگا دیکھ ابن حبیب آج کو صبحی رات کے وقت
قریب جنگجو ہواں تیار رکھنا میرا یہ ساتھی جو میرے ساتھ بیٹھا ہے اس کا
حصص لینے آئے گا اور قسملوی راہنمائی بھی کرے گا جس تک یہ کے
سرخ ساتھیوں کو چٹانوں کی اوٹ میں بٹھاتا۔

دیکھ ابن حبیب ابو عمر ابھی تک اپنے لشکر کے اندر جیسے میں تھی
تک وہ منا کے محل میں غفل ہو جائے گا پھر اس پر قابو پانا ہمارے لئے دشوار
جائے گا۔ اپنے ساتھیوں کو بتا دینا کہ خطرے اور ضرورت کے وقت میں
پروں کا ایک تیر چھوڑوں گا جب یہ تیر دکھائی دے تو فوراً ابو عمر کے
ہو جائیں اس سے آگے کیا کرنا ہو گا یہ ہم انھیں سمجھا دیں گے۔

یہاں تک کہنے کے بعد امیرہ دم پینے کو دراز کے بعد اس
طرف دیکھتے ہوئے پوچھا کیا میری یہ تجویز تم لوگوں کو قبول ہے؟
سردار عامر بن عبد اللہ نے اپنے دوسرے عرب سرداروں سے گفتگو کر
جاننے کی کوشش کی پھر سب کی شاید تائید حاصل کرنے کے بعد اس
امیرہ ہم اس سے اتفاق کرتے ہیں اور پوری طرح تمہارے ساتھ ہیں۔

امیرہ اپنے ساتھی ہڈوں کے ساتھ اٹھتے ہوئے بولا میں اب
وقت میں ایک مخصوص جگہ پر تمہارے قبائل کے ساتھ لعل بن
ہڈوں اسے لیے آئے گا اور اسے وہاں تک پہنچا دے گا۔ اب تم
جانا ہوں۔ من رکھو اگر ہم سے بڑی کامیابی سے ابو عمر کا خاتمہ
زندگی میں میں ایک انتساب بنا کر دوں گا اور ان طاقتوں میں تم
کر سکو گے اس کے ساتھ ہی امیرہ اپنے ساتھی ہڈوں کے ساتھ
یہ سارے معاملہ ہو چکا تو عرب سردار بھی اٹھ کر ہڈی بن کعبہ
اس موقع۔ لعل بن حبیب بھی جب اسے لگا تو ہڈی سے اسے
میں منہ۔ مجھ تم سے کام ہے۔ لعل پر اپنی جگہ پر جم کر

امیرہ دنی دروازے کی طرف دیکھتے ہوئے پکارا۔ امیرہ یہاں آ جاؤ
یہ ہیں۔ اب یہاں صرف میں اور لعل ہی ہیں۔

جیسے کے اس کمرے میں داخل ہو گئی تھو وہ دروازے پر لٹکتے ہڈے
ن گفتگو سن رہی ہو وہ آ کر اپنے باپ ہڈی بن کعب کے پاس بیٹھتی ہوئی
اب اس جیسے میں جو گفتگو ہوئی ہے وہ میں ساتھ داسے کرتے میں پر اسے
اس کی ساری سن چکی ہوں۔ جس مہم کے لئے لعل کو تیار کیا گیا تھا میں
اس سن رہی ہوں۔ اس پر ہڈی بن کعب نے مسکراتے ہوئے کہا۔

کچھ ستم لعل کی امانت ہو میرے ہی۔ اس کا تم پر ذمہ دار ہے
وہ نے لایا ہوں لے کی اہمیت تمہیں لعل ہی دے سکتا ہے اس نے کہ
کچھ کا ساتھی اور مستقبل کا ملحق بنا چکا ہوں۔ وہ نے اس بار ہڈی
ساتھ لعل کو سے لعل کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا کہ آپ مجھے اپنی
مہم کے

ن القاد پر لعل بن حبیب دراز کا مسکرایا پھر پڑ مسکراتے پر قابو
میں میں سر ہڈو تھا۔ سدا نے بھر پور احتجاج کرتے ہوئے پوچھا لیکن
میں میں شامل کرنا نہیں چاہتے کیا آپ یہ سمجھتے ہیں کہ میں کعب کے
دار کی کا مظاہرہ نہ کر سکتی گی۔ اس پر لعل کہنے لگا دیکھ سدا بات
میں یہ ہے کہ کسی لڑکی کو ہم مہم میں شامل ہونے کی امانت نہیں
دیتے۔ ہڈو نے اپنے اہلکار میں کہا۔ اس سے پہلے جب سردار کی حیثیت
میں یہاں آیا کرتی تھی اس امانت تو میں لڑوں۔ تھی اور مجھے ہر مہم
میں کعب اب اس مہم سے لئے میں لڑی ہو گئی۔ اس پر لعل پھر
میں سے لگا۔

سات در تھی اس وقت تیرا مہم سے کوئی تعلق نہ تھا۔ تیرے باپ
میں را مشورہ کر رہا تھا اور یہ کے بھانجے لوگ تجھے سزا دے کر
میں چلے ہیں کہ تم سزا دے نہیں دے ہو اب ہو کہ یہ بھی جان چکے
میں کا ساتھی بنا دیا گیا ہے۔ لہذا اب تم ایک لڑکی کی حیثیت سے اس
مہم میں

میں مہم مطمئن ہو گئی تھی وہ مزید کچھ کہنا ہی چاہتی تھی کہ لعل
میں میں کعب کو مخاطب کر کے پوچھے لگا۔ آپ نے مجھے روکا تھا کہ

۱۔ جواب میں کہ یہ خوش ہو گئی تھی پھر وہ اپنی جگہ پر اٹھ کھڑی ہوئی۔
۲۔ جسے سے نکل گئے پھر وہ دونوں ہاتھ میں ہاتھ والے دور دور تک
۳۔ بچوں کا گزرتے ہوئے اس طرف جا رہے تھے جہاں بھیل کا قبیلہ ہو
۴۔ وہ صبر اس تھا۔



۱۔ اسے صبح رات سب کی تلاش میں لگائی تھی ہر طرف تھکان مہر
۲۔ اس نے فرحت بخش و شیریں سکون تھا۔ اس نے وہیں سترے مٹیوں کی
۳۔ گاتے کسی صاف کی طرح اپنی مقررہ جگہ کی طرف رواں تھے۔ اس نے
۴۔ اٹھتے اور دیوالی بے ثباتی پر چلے چلے مسرا دی تھی۔ لعلی سرد
۵۔ اس نے حاشی میں چٹانوں سے ٹکرا کر مایوس سا مہر رہی تھیں ایسے
۶۔ وہیں میں بھیل اور اہمہ کا مسرہ سنا تھی وہاں ایک چٹان کے پاس سے

۱۔ یہ کامیابی میں سے کچھ کٹا ہی چاہتا تھا کہ اس چٹان کے ایک
۲۔ وہ مسرہ اور مسرگوشی میں اس نے کامیابی میں وہیں وقت پر آئے
۳۔ اس نے اپنے جیسے میں گاتے بھانے والی عورتوں کو قارغ کر دیا
۴۔ یہ مسرہ ہے۔ اب اس پر قابو پانا ہمارے لئے آسان اور سہل ہو
۵۔ یہ صبر و پیرہ دار ہوتے ہیں۔ منہیں ہم یہ آسانی تجھ کے اندر

۱۔ اس نے بھیل و غائب تھے ہوئے تھے۔ بھیل بھیل رہا ہے اور اس
۲۔ رہا تھا اس بھانوں کے پیچھے مستعد و پار گئے۔ ہیں کی بھی لگائی
۳۔ یہ حالت پر کامیابی کے لئے تیار ہیں۔

۱۔ اسے رفا پر وہ اپنے ساتھی کو غائب کر کے گئے گا۔ وہاں وہاں تم
۲۔ اس میں اور بھیل اپنی مہم کا آغاز کرتے ہیں۔ تم میرے اشارے کے
۳۔ انکار دینا۔ یہ کہتے ہیں کہ وہاں چٹانوں نے پیچھے چلا گیا تھا جہاں
۴۔ صحت میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اہمہ آگے بڑھا وہ بھیل ہاتھ تھامتے ہوئے
۵۔ ساتھ ساتھ ہم دونوں بھلی سپہ کام کی ابتدا کریں۔ بھیل پاپ

آپ کچھ کٹا چاہتے ہیں

۱۔ جواب میں بھلی بن کعب نے نہایت محبت و شفقت میں کہا میں
۲۔ روکا تھا جیسے کہ اس مہم میں احتیاط سے جس لینا اب تم رہ رہت کاب
۳۔ میں ہو جو بھلوں کے سردار بھلی بن کعب کے کھر کاظم اس بھی ہو
۴۔ کے بھی بیٹے اور بھلی کی آخری امید ہو اس مہم میں کامیاب رہے ہیں
۵۔ ہے اہمہ تمہاری ارگرواری سے خوش ہو کر میں کی حکمت میں رہیں
۶۔ نکل کر دے۔

۱۔ بھیل کچھ سوچتے ہوئے کہے گا۔ اہمہ اور مگر سے مکی براہ راست
۲۔ ہو گا۔ اس پر بھلی بن کعب نے باجی کے لہجہ میں کہا مثل و صورت
۳۔ ہر حال میں کے امید اور باطن کی جبروت وہ رب قدیر و کبیر ہی رہتا ہے۔
۴۔ ہمارے لئے اب مہم سے بھی بدتر مہم پر تھکوا ہوتے ہوئے کی کوئی
۵۔ خلاف بقاوت میں اس کے وہ جگہ جگہ اس کے نظریوں اور
۶۔ شروع کر دیں گے اور انکی بدتر حالت کریں گے کہ یہ بھلی سے کب
۷۔ مجبور ہو جائے گا۔ بھیل غڑا ہو گیا اور وہاں میں اب چل جائے۔ بھلی
۸۔ چینی سے میرا تھکا کر دی ہوں کی جب تک میں جاؤں گا سیر
۹۔ اس پر بھلی نے صحت سے کیا ہمارے پیچھے میں اس تھا۔ میں ہے
۱۰۔ اس میں چاہتا۔

۱۔ بھلی کی اس بات پر بھلی بن کعب نے ایک بھر پر ہنسنے کا
۲۔ چہرے پر بھی مسرہٹ میں مکی تھی پھر وہ بولا اور آئے گا۔ یہ
۳۔ تو تمام قافلے کے خیموں سے وسیع و عریض ہے۔ ایک تو ہاں نہ
۴۔ میرا انتظار کر رہی ہوں گی وہ صبر سے رات کی مہم کے لئے مجھے
۵۔ کے چارہ ہوں۔

۱۔ اس موقع پر وہ پہلے اپ باپ کی طرف ہوا۔ مہم
۲۔ آپ احاطہ میں تو میں مکی کے ساتھ وہاں رات رہا ہے۔
۳۔ میں ان کی بات اور بھلی کے پاس رہاں کی۔ وہ میری ضرورت کہ
۴۔ بن کعب نے بخوشی سمجھا لی تھیں اجازت طلب کرنے کی سزا
۵۔ پہلے ہی کہہ چکا ہوں کہ تم مکی بھیل سے جیسے میں ساتھ رہا ہے۔
۶۔ مکمل آزادی ہے اس لئے کہ تم بھیل کی مدد کی سامی ہے۔

۲۔ خدا اس موقع پر اس نے دیکھ کر غصے کے باہر جو دونوں کاٹھ بٹھے تھے، سب سے ختم کر دیا تھا اور ان کی مائیں ملک کے اللہ کے پاس پڑی تھیں۔ دیکھتے ہوئے ایسا دوبارہ غصے میں آیا اور اتالیک منہایت سے اس دیکھتے ہوئے کہا شروع کیا۔

۱۔ شیخ تم نے قرع میری حال پچا کر مجھ پر وہ احسان کیا ہے جس سے
میرا دل نہ ہو سکوں گا میں ایں صیبت قسم یسوع مسیح کی لمحے خبر۔ حق
۲۔ انت اپنے جیسے گے اندر اپنی صحت کے لئے غیر محتاط بھی دکھا
۳۔ پشیمان طرف سے اگر تم نے ایں عاملوں خط آور نہ ہوتے تو
۴۔ میں گروں کت کر اس جیسے میں ہی۔ فی دیکھ ایں صیبت۔
۵۔ اگر تم نہ ہو۔ تو سے واقعی وہ ہر سر خوار رہے ہو میرے لئے
مخلص تھا۔

۱۔ اے تیرے بھائی پر جو احادیث کی تھا اس پر مجھے ہرمان پورا توڑنا تھا۔
۲۔ اے تیرا ساتھ دینے والا وہ کر چکا اور جو مجلس مجھ پر احادیث کرتا ہے
۳۔ حالت میں اپنی جہل اپنا حق میں بھی مٹا دینے کے لئے تیار ہو جاتا
۴۔ وہ اس منگو سے ایسا مٹاڑ ہوا کہ اس نے آگے بڑھ کر طفیل
۵۔ مینا وک کہ دیکھ بھلیں جس جیب میرے عزیز میں تھی سے ایک
۶۔ روپے۔ اب بھڑکی جس میں اب تائب مقرر کرتا ہوں اسی کی اس پیش
۷۔ اور غموش رہ کر کہتا ہوں ہمارا بھلا ہوا اہل کئے گا۔

میں نے اس پیش کش کا شکر ادا کرتے ہوئے یقین تو جانتا ہوں کہ ہم تو خدا سے لئے نہ انکس کی تلاش کے علاوہ ہم بھی مصر میں شام میں کسی نہ کسی میں رہی حالت کے لئے ہم تہمت کا پیشہ بھی کرتے ہیں۔ ہم نے اس لیے اور بھی کر سنبھال سکوں گا۔

۱۔ داب رہے کے لئے کچھ سوچا مگر وہ اپنی شفقت سے کہنے لگا: دیکھ
میں بھی چھ جاؤ، عہد تمہارے لئے خالی پڑا رہا کرے گا اور اس کا
اعمال بھی سے ملتا رہ کرے گا۔ اب رہے میں تک کہے کے بعد رکا پھر سی
۔ بھلی کی طرف دیکھئے ہوئے پچھانم لوگوں کے مصر اور شاہ جہاں کی
اب اس لئے کہ وہاں تم تجارتی مال کا میں دیں کرتے ہو اور خوب منفع
۔ یہ لیا کرتے جاتے ہو۔ میں نے سنا ہے وہاں چند غلطیوں کے علاوہ

• چپ ابرہ کے ساتھ ہو لیا تھا چپ چپ دونوں چٹانوں کے اندر ہی بیٹھے گئے تھے۔

پتلاؤں سے گل کر جلا ہوا اور میدان شہر ہوا تھا ابھی وہاں سے
اتھ بکڑ کر سے بھی بیٹھتے ہوئے اس نے کہا سو بھل ہمیں یہاں سے
بڑھنا ہو گا۔ اس لئے کہ اس سے آگے اگر کسی کی نگاہ ہم پر پڑے گی تو وہ
کا۔ اس لئے کہ رات کے وقت اگر کسی نے مجھے ہمارے ساتھ دیکھا
گا۔ اس ملک کا اکھار وہ ابو ہم سے کہے گا کہ وہ ابو ہم ضرور
کرنے پر تیار ہو جائے گا۔ لہذا تو رہیں یہاں حاکم اور آگے ہمیں
تھوڑی دور آگے جا کر ابو ہم رک گیا ایک ہونے جیسے کی طرف
لڑتے ہوئے تھا۔ وہ ماسے زہر ابو ہم کا ہے۔ اس کی ہماری جلیں
میرے ساتھ ساتھ آؤ۔ دونوں پر شیوں کے پھونکے آگے جو سے
اپنے اپنے شیوں میں کہہ کر نیند سوئے ہوئے تھے اور باہر تین غصہ
میں رہی تھیں۔ ابھی سے پچھلے سے گل میں سرگوشی کرتے ہوئے تھا
بھل بھل تم جسے کے دونوں پہرہ اور اس سے نیند لینا۔ میں اندر
نام تھا کہ وہاں کا۔ اس پر بھل پورہ دہانے لگا دیکھ ابھی تو غرمت
میں ہی ابو ہم کے خیمے کے باہر پہرہ دینے والے دونوں کلاہوں کا
بھل کے اس جواب پر غصہ ہو گیا دونوں بڑھتے ہوئے تھے
ابو ہم کے خیمے کے نزدیک جا کر انہوں نے دیکھا خیمے کے باہر
اور باہر وہ محافظ پہرہ دے رہے تھے۔ وہ دونوں کھڑے ہو گئے۔ بھل
چھٹے ٹیک میں سے نکل کر اس پر حملہ کر دیا۔ بلکہ ابھی
داخل ہو گیا تھا۔ باہر نگار میں غصے کی آواز اس کی ابو ہم کا
میں داخل ہوا تو ابو ہم اپنے ہنر کے قریب کھڑا تھا۔

ایہہ آگے بڑھ کر اس پر اپنی کھوار برسلا چاہتا تھا کہ خیمے سے
 کھوار ہونے اور آگے بڑھ کر انہوں نے ایہہ پر حملہ آور ہوا چلا گیا
 میں داخل ہوا اور طرفائی انداز میں حملہ آور ہوتے ہوئے ایہہ پر
 دلوں بجالوں کو اس نے صحت کے گھٹا انار دیا۔ اب ایہہ کو صحت
 اپنی کھوار برسائی اور اب کھوار فار قیام کر دیا اور کھوار خیموں میں
 ہوئی تھی۔ وہ تجزی سے باہر آئی اور خیمے سے باہر چلتے الاؤ سے ایہہ

اعراب رہے حاضر ہوتے ہیں ہم بھی اللہ کے گھر کا طواف کرنے جاتے
ہے تہذیب بھی کر لیتے ہیں۔ اور دروازے کے رہنے والے لوگ اس گھر
کی طرف اللہ سے چلے آتے ہیں۔

یہ خاموش ہوا تو امیر بولے اور پوچھا میں حبیب اس گھر کی کچھ مجال
میں نہ گا اس گھر کا ایک منقول ہے اور اس کی کچھ مجال اور صفائی کا
میر کی قدر دلچسپی جیتے ہوئے پوچھا کہ سن کل اس گھر کا حق

ن گھر کا منقول عبدالمصعب ہے۔ یہ شخص انتقال خیرات دراز قد اور علی
کا حقیقی قبیلہ قریش سے ہے جو اللہ کی طرح اللہ کے نبی اسماعیل

کو بہت عطا امیر کی دہلی میں مزید اضافہ ہوا تھا کہ وہ پھر بڑے
میں شخص کا نام عبدالمصعب کہیں ہے کیا وہ کسی مطلب نامی شخص کا
مطلب اس کے بچا کا نام تھا۔ اب امیر سے یوں جستجو سے پوچھا

میں کہ ابھی بات میں کہ ابھی بات میں وہ کسی کے عطا نہیں رہے اصل
اور تھا جو بن تراشم کے لقب سے پہچانے جاتے ہیں۔ علی میں
کہا جاتا ہے اس کا نام عامل ہاشم ہے یعنی روٹی کا پتھر کر کے
میں اس کا سبب میں سے کہ ایک ہا کہ میں سخت قد ہا لوگ
ت۔ اس نے اس کا اصل کہ یا اس میں نہیں ہے میں خوراک
میں کی حالت دار پر ترس تو اپنی دولت لیکر شام اسرا یا اور
میں پڑ بورچوں میں بھر کر در اونٹوں پر در در

میں در تک لوگوں کی دعوت کی روٹیوں کا چوراہا دینی اونٹ
میں میں راج کر کے جڑی بڑی انگلیوں میں پکایا اور دیکھیں بڑی بڑی
میں کا چوراہا ان میں الٹ کر دو دینا اور الٹ کہ کو خوب پیر کر کے
میں اس کا نام ہاشم مشہور ہو گیا کیونکہ اس طرف کی دعوت اور
میں ان کے لئے گئے تھے۔

کا اپنے تنگ جوتوں پر اس نے زیاں پھیری چروہ دوبارہ کہہ دیا
میں کی عرض سے شام جا رہا تھا کہ راستے میں اس نے شرب میں

صرف پناہی پہاڑ میں پھر وہاں تم لوگوں کو کیا ملتا ہو گا۔ امیر کی اس
علیل بن حبیب کچھ کہنے ہی والا تھا کہ امیر کا ساتھی مہیان جیسے میں داہلو
مناصب کرتے ہوئے نہ کہنے لگا۔ کچھ آقا پانچ ہزار ہمارے لشکر اور
پہنچ گئے ہیں۔ خواب میں امیر تھوڑی دیر کے لئے گھری سوئی میں ا۔

میں ا۔ ہزار ہزاروں کو جیسے کے اور گھر لگا ہوا ہمارے
میں گئے اپنے ہاتھوں سے کو کہ وہ اپنے لشکر میں جک جک بھیل
مشہور کرنا شروع کر دیا کہ رات امیر اور ابو ہاشم میں تلخ فانی ہوا
کہ ہمیں میں میں ہی۔ پڑا رہتا جیسے بلکہ اردگرد کے اور علاقوں پر ہم
پر قبضہ کرنا چاہیے تاکہ ہمارے لشکروں کو اور مال نصیحت ہاتھ
جائیں۔ اور ابو ہاشم سے اس صورت سے اتفاق نہ کیا اور آپس میں
صورت اختیار کر لی اور ابو ہاشم نے امیر پر حملہ کر دیا لیکن اس نے
اب ابو ہاشم کو زیر اور مطلوب کرنے کے بعد امیر کی لشکر کا سرا
میں دیا۔ پھر اس ہمارے لشکروں کو کو کہ لوگوں کے کا

راہ۔ تم دیکھو گے کہ ہمارے لشکر ہمارے خلاف محاذ آرائی کے
تعداد کریں گے اور سو ہزار کچھ لوگ شہر کے اندر بھی رہے
درست رکھنے کے لئے ہمارے ہزار ہا لشکر پڑا ہے اس کے
ہونے سے پٹ پٹ پانچ جلی چاہیے تاکہ آنے والی صبح ہم ابو
ادریوں کا اندر لے لیں۔ یہ وہی من مٹھگو کے جواب میں
ہوئے باہر نکل گیا تھا۔ میں کے حاسے سے بعد امیر سے چر نہیں
ہوئے کہ میں حبیب تم چاہے کہتے کہتے رک گئے تھے۔ تم مجھے تا
شام کے علاوہ کہہ یا نہ جانتے ہو صبح میں مدین آتے تھا۔
خواب میں نہیں بول اور نہ گے۔

کچھ امیر کہ میں خدا کا ایک گھر ہے جسے ہمارے برک
اسماہیل نے علی آپ رب کی رضا مندی سے تعمیر کیا تھا
اسے حضرت آدم سے تعمیر کیا تھا لیکن طوفان نوح میں اس
رب کی طرف سے تادمی ہا اس جگہ پر یہ گھر ابراہیم اور اسماعیل
میں اور شام میں اور فلسطین اور دیگر دور دراز کے علاقوں

حیب کی یہ حالت دیکھتے ہوئے امیر نے غصہ کرنا لے کر کہا میں تو بے بسی
تو یہ دم سنجیدہ ہو گئے ہو تو میرے خیال میں چلے ہیں۔ امیر اور بھیل
دو طرفہ سرخ جواہروں کے ساتھ وہ جھوٹے کے اس شہر کے بھولی جھوٹے کی

کے لئے نئی صبح کے آغاز سے ساتھ طلوع ہوا اس کے حایوں نے خبر
اور تمام لیا اور امیر کو بلا دہرے ظاہر کیا اس پر دیکھنے سے میں امیر کے
اور تمام اور امیر کو مقصود ثابت کیا اس کا تیرہ یہ تھا کہ لشکر میں کسی
امیر کے خلاف اور ابو عمر کی صحت میں وہی آواز نہ کی اس طرح
امیر کی اطاعت کو اپنی گردن کا جواہر لیا تھا پھر یہ عمر کو ماضی کی یاد اور
نہیں اس طرح بھلا دیا گیا تھا

عمر قبا میں کہ خوب نواز خوراک مال و زر سے اس کی خوب مدد کی کہ وہ
بھیل میں حیب کی بدولت ہی وہ جو عمر کو قتل کر کے اس کی جگہ خود لشکر کا
مقامی قتل کی مدد سے امیر نے قریبی پانچوں سے سب رنگ کا پتھر
وہ خیر کر کے شریع کیا اور جو مصروفی کے لئے اس شہر سے غیب و رودیدہ

تیار ہو گیا تو امیر نے اسے سونے چاندی سے مجلے اور جواہرات سے
دونوں حصے کے پتے گواہ دیو اور پرتی رواہ رکھ لی کہ اس کا رنگ

ایک مدت ہوا یا قوت نصیب یا جس نے اس معبد کو اور زبیرہ پر اسرار بنا
شہر شہر اٹھان کر دیا کہ آئندہ کوئی شخص بھی کہ میں غ کرے نہیں
میں اس معبد کا احترام و طواف کیا رہے گا اس سلطان سے عرب قبائل
طرت پھیل گئی۔ بھیل میں حیب نے بھی امیر کے پاس آنا جانا ترک کر
یہ سب معاشرے سے باہر قہر کر لیا تھا یہ ایک مالی شان عمارت تھی اور
اس نے اسی سرخ پتھر سے اپنے رہنے کے لئے ایک محل بھی بنا لیا تھا۔

امیر اسی معبد میں بیٹھا تھا کہ اس سے اپنے وہ۔ سم راز اور بھیل میں
عمر کی دیر بعد جب وہاں اس کے سامنے آکر بیٹھا تو امیر نے بے چینی سے
اپنے ہونے پر پھر اس میں تم نے دیکھ تارے تھی سے غم دینے کے

قیہ کیا وہاں بازار میں اس کی نظر ایک ایسی لڑکی پر پڑی جس کی حرکات
شرافت و فراست چلتی تھی اور حسن و جمال میں سبے نظیر تھی

ہاشم کے معلوم کرنے پر پتہ چل گیا کہ اس لڑکی کا نام سلی ہے اور اس
سے ہے ہاشم نے لڑکی کے والدین کو اس سے شادی کی درخواست کی اور
سلی سے اس کا نکاح ہو گیا ہاشم اپنی بیوی کو لشکر شام کی طرف روانہ ہو
حری کے مقام پر اس کا نکاح ہو گیا۔

اس وقت سلی امیر سے تھی اور اس کے بہن سے ملا پیدا ہوا
شیر رکھا اس لئے سے تھا۔ آٹھ برس عرصہ میں اپنی والدہ سے
بہن ہاشم کے بھائی مطلب و ان اہانت کاظم ہوا تو اس نے عرصہ ہی
حاشا کرنا شروع کیا

زوارک کر بھیل نے لشکر عمر کر پڑے کی طرف دیکھ وہ بڑا متاثر و رانی
بڑی دلچسپی سے یہ سارے واقعات سن رہا تھا۔ بھیل کتا چلا گیا۔ سلی
تہ اور بھیل کو حدش کر کے کی اطلاع ہوئی تو اس نے اسے بد بھلا
میں دن صباں رکھا اس کی خدمت و دلہن کی اور چوتھے روز اس کی رہا
کے ہزار روانہ کر دیا

جب مطلب کہ میں اعلیٰ ہو تو یہ کہ میں دھوم دھماکا اور شہر پر اس
تہ لوگوں نے بھی مطلب کوئی غلام خرید کر دیا ہے لہذا اس نے
عمر مطلب یعنی مطلب کا غلام کتا شروع کر دیا کیونکہ اس وقت اس میں
مطلب کا سہما ہے۔ تب سے وہ پید کے بجائے عمر مطلب کے نام سے
فصل آج کل سب کا متولی ہے۔

بھیل میں حیب بہت خاموش ہو گیا تب امیر چند جملوں تک عمر
رہا پھر اس نے عمر سے بھیل کی طرف دیکھ اور کہا اگر تم کے پاس
معاشرے میں قہر لیا جائے اور لوگوں کو کہانے کہ وہ کہہ کی بجائے
وہ بدلت کریں تو بھیل تو بھیل کا یا ر و عمل ہو گا۔

امیر کی یہ گفتگوں کر بھیل میں حیب کے چہرے پر ناہیدہ گی اور
لہذا وہ نے پھر اس نے جسٹس نگاہوں سے امیر کی طرف دیکھنے
کہہ اللہ کے غم پر دشمنوں کا قہر کہہ بیت اللہ ہے۔ اس کے
طواف اور زیارت کرنے کے بجائے ان صحراؤں کے لوگ زندگی پر

پانچ سو کوئی بھی ابھی تک ہمارے اس پائے ہوئے معبد کے طواف کو نہیں کر کے گروہ در گروہ اور کاروان کے کارواں کعبہ کا حج کرنے کے کارخ کر رہے ہیں۔ ہماری سکی اور بے غریبی نہیں ہے۔

امیر کی یہ گفتگو سن کر عیدان نے گہری سوچ اور فکر کے بعد کہا۔ آپ شام و شوکت اور پڑھانے کے علاوہ اسے پراسرار بنائیے پھر دیکھیں وہ کس طرف بھاگے پھرتے ہیں۔ کعبہ کے کعبہ کو خدا کے دربار تک نہیں لے لے وہ لوگوں کی توجہ اور احترام کا مرکز ہے وہاں میں امیر لے چوکت کر دیکھتے ہوئے پھرتے دیکھیں وہاں اس معبد کو میں کیسے اور کس طرح پراسرار بنادوں شام و شوکت میں کس طرح اضافہ کروں جو کچھ میں کر سکتا ہوں تو میں کر پانا لے پھر کہا

دیکھ امیر اول تو معبد کے لئے مکان و پیرہ دار مقرر کریں جو اس کی شان اور صفائی کا خیال رکھیں اس کے علاوہ مصر سے باہر چاروں طرف سے اس معبد کے یہاں محرمات و معتزل کاروائے انجام دیں۔ اس طرح معبد کی حیثیت یک ظلمت کو جانے لگی اور اس کے لئے لوگوں کے دلوں میں عزت و احترام و درکسی نہ لہزہ طاری ہو گا وہ اس ظلمت کو میں اپنی شمشیر اور نذرانے لیکر آئیں گے اور طرف جانے والوں کا رخ اس طرف مڑ جائے گا۔

امیر وہاں گیا یہ خوب اس کرپے حد خوش ہوا پھر وہ اسی خوشی میں عیدان تم نے بالکل درست کہا ہے میں آج ہی اپنے اس نئے معبد کے لئے ہوں اور کل سے میں مصر کی طرف اپنے آدمی روانہ کروں گا جو وہاں سے ساتھ لیکر آئیں گے اور اس معبد کو ظلمت کو میں بدل کر اس کی شان و اضافہ کریں گے۔

دیکھ عیدان مصر سے آنے والے ان چاروں لوگوں کے لئے پیش رو بن جائے اور انہیں یہاں بد کر بھی اسیں ڈال دیا کروں گا۔ اس گفتگو پر امیر اور عیدان طرح سے مطمئن ہو گئے تھے۔ پھر امیر اور عیدان وہاں اس معبد سے اس طرف جا رہے تھے۔

دیکھ عیدان مصر سے آنے والے ان چاروں لوگوں کے لئے پیش رو بن جائے اور انہیں یہاں بد کر بھی اسیں ڈال دیا کروں گا۔ اس گفتگو پر امیر اور عیدان طرح سے مطمئن ہو گئے تھے۔ پھر امیر اور عیدان وہاں اس معبد سے اس طرف جا رہے تھے۔

دیکھ عیدان مصر سے آنے والے ان چاروں لوگوں کے لئے پیش رو بن جائے اور انہیں یہاں بد کر بھی اسیں ڈال دیا کروں گا۔ اس گفتگو پر امیر اور عیدان طرح سے مطمئن ہو گئے تھے۔ پھر امیر اور عیدان وہاں اس معبد سے اس طرف جا رہے تھے۔

پانچ سو کوئی بھی ابھی تک ہمارے اس پائے ہوئے معبد کے طواف کو نہیں کر کے گروہ در گروہ اور کاروان کے کارواں کعبہ کا حج کرنے کے کارخ کر رہے ہیں۔ ہماری سکی اور بے غریبی نہیں ہے۔

امیر کی یہ گفتگو سن کر عیدان نے گہری سوچ اور فکر کے بعد کہا۔ آپ شام و شوکت اور پڑھانے کے علاوہ اسے پراسرار بنائیے پھر دیکھیں وہ کس طرف بھاگے پھرتے ہیں۔ کعبہ کے کعبہ کو خدا کے دربار تک نہیں لے لے وہ لوگوں کی توجہ اور احترام کا مرکز ہے وہاں میں امیر لے چوکت کر دیکھتے ہوئے پھرتے دیکھیں وہاں اس معبد کو میں کیسے اور کس طرح پراسرار بنادوں شام و شوکت میں کس طرح اضافہ کروں جو کچھ میں کر سکتا ہوں تو میں کر پانا لے پھر کہا

دیکھ امیر اول تو معبد کے لئے مکان و پیرہ دار مقرر کریں جو اس کی شان اور صفائی کا خیال رکھیں اس کے علاوہ مصر سے باہر چاروں طرف سے اس معبد کے یہاں محرمات و معتزل کاروائے انجام دیں۔ اس طرح معبد کی حیثیت یک ظلمت کو جانے لگی اور اس کے لئے لوگوں کے دلوں میں عزت و احترام و درکسی نہ لہزہ طاری ہو گا وہ اس ظلمت کو میں اپنی شمشیر اور نذرانے لیکر آئیں گے اور طرف جانے والوں کا رخ اس طرف مڑ جائے گا۔

امیر وہاں گیا یہ خوب اس کرپے حد خوش ہوا پھر وہ اسی خوشی میں عیدان تم نے بالکل درست کہا ہے میں آج ہی اپنے اس نئے معبد کے لئے ہوں اور کل سے میں مصر کی طرف اپنے آدمی روانہ کروں گا جو وہاں سے ساتھ لیکر آئیں گے اور اس معبد کو ظلمت کو میں بدل کر اس کی شان و اضافہ کریں گے۔

دیکھ عیدان مصر سے آنے والے ان چاروں لوگوں کے لئے پیش رو بن جائے اور انہیں یہاں بد کر بھی اسیں ڈال دیا کروں گا۔ اس گفتگو پر امیر اور عیدان طرح سے مطمئن ہو گئے تھے۔ پھر امیر اور عیدان وہاں اس معبد سے اس طرف جا رہے تھے۔

دیکھ عیدان مصر سے آنے والے ان چاروں لوگوں کے لئے پیش رو بن جائے اور انہیں یہاں بد کر بھی اسیں ڈال دیا کروں گا۔ اس گفتگو پر امیر اور عیدان طرح سے مطمئن ہو گئے تھے۔ پھر امیر اور عیدان وہاں اس معبد سے اس طرف جا رہے تھے۔

سے کہنے لگا۔

دیکھ مگر اس میں کوئی شک نہیں کہ ایک بہتر خبر لے کر آیا ہے۔
یونان اور کیرش دونوں میں یہودی نے اپنی کسی مخالف قوت کو اپنا
البتہ میں جلا کر رکھا ہو گا۔ پہلے تم یہودی تفصیل حاصل کرو۔ ابھی
کے لوگوں میں کھل چلا اس عمل کے متعلق کھل تفصیل حاصل
تھا اس کے متعلق جاؤ۔ یونان اور کیرش سے حلقہ بھی ان لوگوں
کو۔ ہو سکتا ہے اسوں نے بھی کسی وہاں رہائش رکھی ہو۔ اس سے بعد
تاؤ۔ میرا دل کتا ہے کہ یونان اور کیرش نے اپنی کسی مخالف قوت
کے درپے بند کر کے عذاب اور انہوں میں جلا کر رکھا ہو گا۔

دیکھ میرے عزیز اگر ایسا ہے تو پھر جن قوتوں کو یونان اور کیرش
بند کر کے عذاب میں آں رکھا ہے اسے میں رہا کرانے کے متعلق
ہوں اسے میں رہا کرانے کے بعد اپنی قوتوں ہی کو میں یونان اور کیرش
کروں گا۔ اگر وہ قوتیں واقعی دور اور طاقتور ہوں تو مجھے امید
شاید میں یونان اور کیرش کو ایک بار پہلے سے دور اور مغرب
جاؤں۔ اب تم جاؤ۔ کچھ عرصہ اپنا لوگوں کے اندر رہ کر یہودی معاشرہ
کے بعد میرے پاس آؤ۔ تاکہ میں سنے اپنا وہاں یونان اور کیرش
سکوں۔ عراذل ایسے حکم سے کہ اس کا سہمی ہو اس کے پاس سے جاؤ۔



شہزادہ وٹیروں کو اپنی دوستی میں پہلی بار انہوں سے بلا پڑا۔ یہ ترکوں کے
بڑے قبیلے تھے جو اپنے اصل گھراؤں سے ہجرت کے شمال سے انہوں کی
تھے۔ جب میں جس کو سننا چاہتا تھا یہ آکر کھڑے تھے وہاں کے منادی
میں سے جس سے سس کر کے وہاں جی سبک قائم کر لی جہاں تک کہ
سلطنت کی سرحدیں انہوں کے ساتھ نہ ملتی تھیں۔ تاج کے نقشے پر دونا
میں آ پنا خاقان ایک غصہ طعن تھا۔ یہ مدعی قوت ہو گیا اور ایک
میں۔ مگر۔ اپنا خاقان بنا۔ لیکن اس کی حکومت کا زمانہ بھی بہت مختصر
تھا۔ اس کا بھائی انہوں ترکوں کا خاقان بنا۔ یہ دو پہل ترک گھراؤں تھا جس
سے دوستانہ روابط قائم تھے۔

یہاں تک کہ خود وٹیروں نے ترکوں کے خاقان موٹاں سے تعلقات استوار
کئے۔ انہوں نے اسے وہاں کے دشمن بن کر اور دوسرے قبائل کے
دشمن بن کر رکھا تھا۔ اگر وہ ترکوں کے ساتھ اپنے تعلقات اچھے رکھے
تھے۔ یہ ترک مستقل میں رہ کر رہا کرتے تھے۔ یہ ترکوں کی مدد سے وہ شمال سے
آئے۔ وہاں قبا ئل کی پلکار کو روک سکتا ہے۔

یہ ترک تہوں سے اپنے تعلقات بہتر اور استوار کرنے کے لئے
وہاں کے خاقان کی بیٹی کا رشتہ مانگا جو ترکوں کے خاقان سے تھیں کہ لیا اور
یہ شہزادہ وٹیروں سے ہو گئی اس طرح دونوں حکومتوں کے تعلقات استوار
کئے۔ شہزادہ اور وہی عہد اسی ملک کے ملن سے ہوا تھا۔

یہ پہلے میں قبائل دونوں ہی میں اپنی سلطنت کے لئے بھی دور میرے
دشمنوں نے ترکوں کے ساتھ اپنے تعلقات بہتر بنا لئے تو اس نے ترکوں کو
معاذ استعمال کرنا پڑا۔ وٹیروں کا خیال تھا کہ بن قبائل ہو اگر کوئی دیر کر
دیتی نہ ہو اس میں بار بگاڑتے ہیں۔ لہذا اپنا پھر ایک نظر تیار کر

میں نے اس سے بھی گفتگو کی تھی۔ اس حالات میں ایرانی درویشوں کے خلاف حملہ آرا ہونے کے لئے بڑی تیزی سے جنگی تیاریاں کر رہے تھے۔



میں تاریکی خوب گہری ہو چکی تھی۔ رات اپنا کھل دروازہ کر لی جا رہی تھی۔ اس کی میں زہرا بنت کلاب اور بس جہاں آپ جیسے کے باہر بھاگتے ہوئے تھے کہ میری بھانجی ہوئی وہاں اس اور بھائی کے پاس بیٹھے ہوئے اس نے پوچھا۔

میں نے عرض کیا کہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے مارا گیا۔ وہ اس کی کہا جاتی ہو۔ اس کی ہاتھی ہات کا مطلب نہیں سمجھا۔ جواب میں میں نے کہا کہ اس کے لڑاؤ پر پھیلے ہوئے کہا۔ اس نے کہا کہ اس کے ہاتھ میں لہو ہے۔ اس نے گندگی اور نجاست پھیلا دی ہے۔

اس انکشاف پر بھل میں حبیب تھوڑی دیر تک خاموش رہا تھا اس کے بعد میں منکراہٹ تھی پھر اس نے معیہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہہ دیا کہ میرے بھائی۔ یہ کام میرے قبیلے کے آدمیوں نے کیا ہے۔ اور ایسا انہوں نے میری اور میری بیوی کے خلاف کیا ہے کیا ہے۔ اس پر زہرا بڑی فکر مند کی اور پریشانی میں پڑ گئی۔

اس کے بعد وہ میری بیوی کے پاس گئی اور وہ اس کے پاس سے پوچھ پچھا کر رہے ہیں۔ وہ کہہ رہے تھے اس نے معیہ کی صفائی تو کی ہے لیکن وہ آدمی چاہتے ہیں کہ وہاں نہ گئی اور نجاست پھینکی ہے۔

اس باتوں سے بھل میں حبیب کی حالت کھیل کی تشکیل میں بگڑنے لگا۔ اس نے میری بیوی کی طرف اشارہ کیا کہ میری بیوی نے اس کی صفائی کی ہے۔ پھر بھل اشاری نصے میں طرح پٹی جگہ سے اٹھ کر ہوا اور زہرا کی اور حسیل آواز میں کہنے لگا۔

زہرا کی میں حسیل میں وہ سب اگر حالات ایسے ہی رہتے تو ہم۔ میری بیوی نے اس کی صفائی کر دی تھی۔ ایک دفعہ تم میری بیوی میں تھوڑی دیر کے بعد سے بڑی فکر مند کی اور پریشانی میں بھل میں حبیب کا کام کرنا۔ وقت گزر رہا ہے۔

میں نے اس سے ترکوں کو تڑپ دی کہ وہ بن قبائل پر حملہ آور ہوں جو اس وقت پر حملہ آور ہو کر انہیں نقصان پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔

اس تڑپ کے تحت ترک بن قبائل کے خلاف صف آراء ہوئے۔ جانتے تھے کہ ترک وہ وحشی قبائل ہیں جنہوں نے انہیں بار بار کرانہ ہمارا جانے پر مجبور کر دیا تھا۔ ہر حال وہ ترکوں کے سامنے جنگ کے لئے تیار ہوئے۔ جنگ میں ترکوں کے ہاتھوں بن قبائل کو بدترین شکست ہوئی۔ اس جنگ میں بھی مارا گیا۔ اس طرح بن قبائل سے ایرانیوں کی جان بچوت گئی۔ بن قبائل کے بعد نوشیرواں نے ترک قبائل کی توجہ غزوہ قبائل کی طرف دہلی۔ جو گاہے گاہے سر اٹھاتے اور ایرانی سرحد پر لوٹ مار کرتے رہتے تھے۔ ترک ان پر بھی حملہ آور ہوئے اور انہیں ہر جنگ شکست دی۔ اس حملے کے ہزاروں افراد ترکوں کے ہاتھوں قتل ہوئے۔ اس طرح ترکوں نے بھی نوشیرواں کی جان بچا دی تھی۔

نوشیرواں کا چچ نند درویش حکومت کے ساتھ بچاؤ مارا صلح کا معاہدہ کیا۔ اس دوران وہ پھوٹی ہوئی حالتوں کو ختم کر کے اپنی سلطنت کو بالکل پر امن بنا دیا۔ جب اس نے ترکوں کے ہاتھوں بن قبائل اور حرہ قبائل کا غارت کر دیا تھا تو ہوئی کہ کوئی ایسا بھی مقصد آسکتا ہے کہ ترک بن قبائل پر حملہ آور ہو کر چلی پھیلا سکتے ہیں۔ نوشیرواں کو یقین تھا کہ اگر ایسا ہوا تو وہ ترکوں کی راہ میں اور ترک پھیر اور پھرتا کرتے ہوئے اس کے مرکزی شہر اس میں ٹکرانے لگے۔ گو ترکوں نے نوشیرواں کے لئے بن قبائل کو شکست دی تھی غزوہ قبائل تھا لیکن ترکوں کی بن خدات کو فراموش کرتے ہوئے نوشیرواں نے اس کے لئے میں آئے کا فیصلہ کیا۔ اس کے لئے نوشیرواں نے یہ ساز بٹا کر ترک سلطنت پر حملہ آور ہوتے رہتے ہیں۔ اگر لڑی کرتے ہیں اور اس کے ہیں۔ اس مقصد کے لئے نوشیرواں نے ایرانی سرحدوں کو محفوظ کرنے کا ار سرفہ اختیار کیا۔ نوشیرواں نے جب ترکوں پر یہ الزامات لگائے تو ایرانی لشکر پر شب خون مارنے لگے۔

ترکوں نے ایک سردار سمہ نے درویش حکومت کے شہنشاہ کی سرحدوں پر حملہ کیا۔ اور ہمارے بعض قلعوں کو تو نوشیرواں کے کے رکھ دیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ایرانیوں اور درویشوں کے مابین

اجازت ہے۔

ان بات کی اس سنی کر کے بعد اس ستلوں والی راہداری میں داخل ہو
نے سے بچے بھاگ۔ بعد میں اپنی پارلی بیوری اور دانشمندی سے کام لیا اور
نے بچے چھپ کر کھڑا ہو گیا۔

ان کے پاس سے گزرتے گا تو اس کے سامنے دروازے کی طرح اس
والی اور اس کے بچے کی طرح دو بیڑی لڑائی لڑائی لڑائی لڑائی لڑائی

والی لڑائی بھی بعد میں تھکیت کر ایک طرف دیکھیں اب بعد میں
دیکھیں کہ جب وہ دونوں کے ساتھ ٹھہریں گی تو ان کے بعد میں ایک
کھڑی اور وہ دونوں کے سامنے اور پتھر کے سامنے ایک لڑائی لڑائی
سے ایک لڑائی تھی۔ پھر وہ بچے اڑا اور ٹھہریں سے جو ایک لڑائی لڑائی

سے جو بعد میں تھکیت کر ایک طرف دیکھیں اب بعد میں
دیکھیں کہ جب وہ دونوں کے ساتھ ٹھہریں گی تو ان کے بعد میں ایک
کھڑی اور وہ دونوں کے سامنے اور پتھر کے سامنے ایک لڑائی لڑائی

سے جو بعد میں تھکیت کر ایک طرف دیکھیں اب بعد میں
دیکھیں کہ جب وہ دونوں کے ساتھ ٹھہریں گی تو ان کے بعد میں ایک
کھڑی اور وہ دونوں کے سامنے اور پتھر کے سامنے ایک لڑائی لڑائی

سے جو بعد میں تھکیت کر ایک طرف دیکھیں اب بعد میں
دیکھیں کہ جب وہ دونوں کے ساتھ ٹھہریں گی تو ان کے بعد میں ایک
کھڑی اور وہ دونوں کے سامنے اور پتھر کے سامنے ایک لڑائی لڑائی

میں نے ایک بار غور سے اپنے سامنے کھڑی ہوئی بھٹی کی طرف دیکھا
دیکھ کر بعد تو کسی سے مت کنا۔ میں اس وقت اچھ کے مسجد کی طرف ہوا
میں بید کچھ کتا ہی چاہتی تھی کہ اس سے پہلے ہی بعد میں حبیب کی ماں
نے بعد کو بڑے شفقت اور پیار بھرے انداز میں کتا شروع کیا۔

بعد میں میرے بیٹے ایسا کوئی بھی قدم نہ اٹھاتا جس سے تم کسی مسجد
گرتا ہو کر رہ جاؤ۔ پہلے تم پر میری اور بعد کی ذمہ داری تھی اب
بھی تم پر اس بڑی سے خدا میرے بیٹے میرے بیٹے میں حبیبیں تھیں اور
جو بھی قدم اٹھاتا اس کی امید کے ساتھ اٹھاتا۔ اس پر بعد میں بڑی
وسیع کے انداز میں ماں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

اسے میری ماں تم فکر مند مت ہو۔ جس کام میں تم نے ارادہ کیا
جلد ہی تمہارے بعد اور بعد کے پاس لوٹ آؤں گا۔ اس کے ساتھ
مٹ گیا۔ رہا۔ خدا۔ اور بعد اسے فکر نہ کی اور پریشانی میں جانا ہوا کہ
اپنی ماں۔ میں اور بعد کے پاس سے مٹ کر بعد میں حبیب
کے قریب آیا۔ اس نے دیکھا بعد کی سنبھلی کر دی تھی اور حسب
پہرہ دے رہے تھے۔ وہ بعد کے سامنے اور وہ بعد کی پیشانی طرف
بعد میں بشت پر گیا پھر وہاں سے وہ دیکھ کر بشت کیا اور ماں
رنگ کر وہ آگے بڑھنے لگا تھا۔ پھر ایک پہرہ دار کے قریب جا کر بعد میں
کی طرح اٹھ کھڑا ہوا۔ ایک حبیب کی حیران کنش میں اس نے پہرہ دار
سے اس نے اپنے ہاتھ سے بند کر دیا پھر کر کے خیر نکال کر اپنے
ذبح کر دیا تھا۔

ایک پہرہ دار کو ختم کر کے کے بعد بعد میں حبیب نے اس کی لڑائی
ہذا ایک طرف تاریکی اور اوت میں اٹھ دی تھی۔ دوسرا پہرہ دار
بعد میں اپنے ساتھی سمجھا۔ لیکن جب قریب آتا تو اسے شک ہوا کہ وہ بعد میں
ساتھی کے لباس سے نہ ملتا تھا۔ اس نے حادثاتی ہوئی تواضع میں پہرہ دار
بعد میں بڑی بے پروائی اور بے عزت انداز میں بعد کی اوچی اپنی
ستلوں والی چھت دار راہداری میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

مجھ سے حبیبیں کوئی غصہ نہیں۔ میں بعد دیکھنے آیا ہوں۔ اس
ہوئی اور میں کتا اس وقت تم بعد کے اندر میں چاہتے۔ لوگوں کو

صل کی طرف بھاگتے ہوئے میں پہرہ دار نہیں پر گر کر لوٹنے لگے تھے۔

ان کے دوسرے ساتھی سر بند سے ہو کر ادھر ادھر کوئی "زادہ" میں تھے کہ ایک بار پھر کیے بائیکٹ تھرچے اور ان پہرہ داروں میں سے گر کر لوٹنے لگے تھے۔ "خزئی پہرہ دار و شیا" غدار میں وہاں سے جاگے۔ یہاں پہلے ہم اس طرف بھاگا جس طرف سے حجر پر سائے گئے تھے۔ وہاں پڑھا تھا کہ پھروں کی ایک اوٹ سے صوبہ نوادر ہولی اور آگے بڑھ چیب کے ہاتھ تھمتے ہوئے کہا میں جانی ہوں اس موقع پر آپ کھ کریں گے نیل یہاں رہنا، دونوں کے لئے انتہائی خطرناک ہے۔ خدا سے بھاگ نہیں۔ اس بعد آپ جو بھی مجھ سے سوال کریں گے میں کہ۔

جواب میں پہلے صیب نے مر سے کچھ نہ کہا چپ چاپ کھڑا ہوا۔ اپنے غیموں میں آرام سے کو وہ ایک چٹان پر بیٹھ گیا۔ طرف دیکھتے ہوئے اس موقع پر حیرت وہ آواز میں پوچھا یہ صیب کیسے پہنچ گئیں تھیں۔

صیب نے بڑے پیر سے کہا میں کہہ چکی تھی کہ آپ صیب کی آئے۔ آپ جیسے پیچھے میں بھی تھیں جو کر دھر آگئی تھی۔ بے زار کی ماں اور اس دونوں کو مطلع کر دیا تھا۔ میں نے ارادہ کر لیا تھا کہ نہ ہو آپ کو ظہر۔ کہوں گی۔ جب "نصو" پہرہ دار آپ کی طرف ہوئی تو مجھے یقین تھا کہ اس "نصو" پر بھی آپ جاہل پائے لیکن ایک اور تکی دیکر وہ بھی آپ کو وہاں دیکھ بیٹے اور بعد کہ آگ لگے وہ لئے میں نے اس پر تیر پلہ اس کا جانتا مر دیا۔ میں نہیں جانتی۔ آپ کر زیادہ دیر وہاں رہیں لیکن صورت میں وہاں آپ کے سے غارت بن گیا۔ صیب بن صیب تھوڑی دیر تک ہی طاقت بڑی محبت اور ہوشیاری کی طرف دیکھا رہا۔ چہ وہ خوش کن آواز میں کہے گا۔ دیکھ رہا ہے پر بڑا احساں کیا ہے۔ اٹھ پہرہ داروں کے ساتھ اٹھ کر میں واقعی خدا اس پر امید نے جدہات اور روایتی کن آواز میں کہ۔

خدا کے لئے مجھے یہ احساں دلائیے کہ میں نے آپ پر کوئی فرض تھا۔ قدرت حالات۔ وقت اور ہمارے ہاں باپ ہمیں ایک اور

صابت آپ کی دہر داری اور آپ کی حفاظت میرا فرض ہے۔ میں نے اپنا صاب صیب نے بات کا رخ بدلتے ہوئے کہا کیا تم اپنے دادا کا کر آئیں۔ اور "ہولی اور کسے" لگی۔

میں آپ کے یہاں سے اٹھ کر اپنے جیسے میں آئی تو ہمارے س آپ کے ہاں۔ لہجہ پیشہ کسی اہم موضوع پر گفتگو کر رہے تھے۔ اگر میں انہیں بتا دیتا تو مجھے دھرت آتے۔ بچے اور آپ کی حفاظت کے لئے فی جواہروں کے ساتھ اس سے ممکن تھا۔ برہ کے شکار۔ کے ساتھ ہمارا ہوا جانا۔ اس سے نقصان نہ ہوتا۔ اس سے میں جاہل کو بتائے بغیر پوری چوری طرف تکی تھی۔

اور اٹھتا ہو گیا اور صیب کو مخاطب کر کے بولنے لگا۔ اٹھ لیہ وہ دونوں وہاں میں تو گفتگو ہوں گے تو چل کر انہیں اپنی کار آں بتاتے ہیں۔ بلکہ سے اٹھ کھڑی ہوئی پھر وہ دونوں اپنے غیموں کی طرف چل دیے۔



وہ جہر کے محل میں سویا ہوا امید ایک دم بڑھا کر دھین تھا اس سے یاد تھا کہ وہ خود کر بیٹھا تو اس نے دیکھا اسے ایک والا اس کا تھا۔ امید نے پرکھلی اور اشتعال۔ اس کی طرف دیکھتے ہوئے مجھے اس وقت کیوں لگا۔ اس پر عموں نے اگلائی ہوئی آواز میں کہا

تک لگا دی تے۔ میں بھی آپ کو بتاے تو تھا۔ آگ لالے والے کو اس کا اہل ہوئی وہ پہرہ داروں کو بھی موت کے گھاٹ اتار دیا ہے صرف یہ کہنا ہے آپ لگانے والا اٹھتا تھا تھا۔

ر کے چہرے پر مہر اور باغی چھا چکی تھی جلدی جلدی اس لئے صاب کا عموں بھی اس کے پیچھے پیچھے تھا۔ وہ دونوں مل کر تل کر آسمانوں نے دیکھا معبد چل کر راکھ ہو چکا تھا اور آگ بے بجتی چا۔ اور یہ سیاہ ہو کر زمین پر گر گئی تھیں۔ برہ نے ایک لمبی سانس کھینچ کر

کہا۔

آہا کس قدر محنت سے میں نے یہ معبد تعمیر کرایا تھا۔ میں نے یقیناً "مکین کے مقامی باشندوں یا خانہ بدوش عربوں نے اسے کتبہ کے بجائے اس معبد کا حج اور طواف کرنے کو کہا تھا۔

جواب میں میں نے بھروسہ اور عقیدتی کا اظہار کرتے ہوئے عربوں کے خلاف جواب کارروائی نہ کرنا چاہیے۔ اسوں نے معبد کو جس کی سزا اس میں ضرور ملنی چاہئے۔ ورنہ وہ اللہ سے خلاف میں بھی کر سکتے ہیں۔

ایرہ نے چند عاتقوں کے نظرات کے بعد نما شروع کیا اور ابو عمر نے اس پر سختی کی اور میں نے خانہ بدوش عربوں سے ساتھ مل کر حکومت اس سے چھین لی۔ اگر میں نے بھی سختی کی تو ظلم کے خلاف اٹھ کھڑ ہو گا اور میں یہی چاہتا کہ میرا انجام بھی ابو عمر جیسا۔ کات دول کا جس کی بناء پر سول سے معبد کو شک لگائی تھی۔ اس کے کا بھروسہ ہی ایک معبد صفا میں تعمیر کروں گا کہ دور و نزدیک سے لوگوں کو حرام و طواف کریں۔

یہاں تک کہ جسے سے بعد ایرہ تھوڑی دیر کے سے وہاں پہنچے ہوئے کہہ رہا تھا۔ کیجئے۔ یان میں پر قصد کرنے کے بعد جو اقرار میں سے ہاتھ میں نہ کر کے اس میں استعمال کروں گا۔ دتہ کی میں ایک سرائیکہ کے ستونوں کے ساتھ اور دوسرا سرائیکیوں سے جانے گا اس طرح پوری عمارت یکجہت زمیں پر چھانے کی ہو سرائی ہوگی۔ اور آئندہ یہاں نے والی کسی بھی معبد کو وہ شک نہیں گا میں اس میں سرائی دینے میں اب دیر نہ کروں گا۔ میں یہاں سے سے کوچ کروں گا۔ اس خانہ بدوش عربوں کو بھی میں اپنے ساتھ آگھوں سے اپ معبد کی بنیادی اور مسابری کے منظر۔ کچھ میں یہاں گفتگو کرنے کے بعد سڑ اور وہیں محل کی طرف چلے گئے۔ دوسری طرف میں میں حبیب اور سعد نے بھی اپنی سزادوں کو مطلع کر دیا تھا۔

○

میں نے ساری خوب ہونے کے قریب تھا۔ مگر قزوم کی طرف سے اٹھنے کے بعد شمع رنگ میں ڈوبے گئے تھے۔ مغرب میں قزوی کر نہیں گئے تھے۔ کچھ طلبات کا شہود حوصلے لگا تھا۔ میں اپنی ماں اور بہن کے ساتھ رہا۔ شعلہ تھلا اور اوس میں بچکے گل ترکی طرح حسین مدیہ جیسے میں رہا۔ بڑی محنت میں میں میں کی طرف دیکھتے ہوئے اس نے اپنی شدہ شروع کیا۔ آپ ذرا باہر جائیں باہر ہوا اور دوسرے ہماروں قبیلوں کے نے آپ پانچوں قباک کے سرداروں کو بلایا ہے میرا اندیشہ ہے اس سے متعلق گفتگو کرنے کے لئے دیا ہو گا۔ اس سے گفتگو میں غلطیوں اور الجھے کی صورت میں جب۔

میں نے حبیب نے عدلی عدلی اپنی ما کے بیچ رہا بہن کی بھر سہرہ خواہاں رہا۔ یا سوار اپنی کھوار اور شہری بنی وہ کمر سے پادھ کر اپنے کھے لہجہ۔ اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہ۔ ہم سب کو اس نے دیا ہے نہیں۔ میں سے کچھ کے بھر چپ چپ اپنے قباک کے ساتھ رہا۔

اس کی خانہ بدوش قبیلوں کے پانچوں سرداروں اور غلیل بن حبیب کی سزادوں میں اس میں پوسے سے ایرہ اور حرات بیٹھے شایہ ای کا ہوا۔ اور میں نے سب کا پناہ کہ جو مقدم کیا اور اپنی اپنی جگہ سے کھڑے۔ اس سے مصافحہ کیا۔ جب سب لوگ کمرے کی نشستوں پر بیٹھے۔ سب دعاؤں کے لئے جگہ۔

اس قباک کے سرداروں میں تم یہ اعلان کروں کہ میں اپنے لشکر کے ساتھ آ رہا ہوں۔ کاراہ لڑ چکا ہوں۔ اور بعد میں یہاں سے کہہ کر گا اور وہاں سے واپس کرے۔ واپس آؤں گا۔ قباکچوں سرداروں میں اس میں میرے ساتھ ہو گئے۔

میں نے حبیب کا رنگ غصے اور غضب کے بارے میں کچھ نہ سنی۔ کیا تھا۔ جو وہ کچھ کہتا ہی چاہتا تھا کہ میری ہی کتبہ نے اس پادوں سے اشارہ کیا میں نے بڑی مشکل سے اپنے آپ پر قابو پایا اور لہجہ سے ایرہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا شروع کیا۔

آپ اس ارادے سے باز رہ کہ اس خدا کا گھر ہے جس نے ابراہیم کو

اور انہوں نے اشدی کا ثبوت دیا ہے اب تم روگ جانتے ہو۔ پانچوں
اور اعلیٰ ائمہ کے نقل سے انہی کو باہر نقل گئے تھے۔

۴۴۔ جس تک وہی سہری یا حبیب تنگ نہ ہو سکوت پیدا نہ کر لعل ہی حبیب

نہیں وہ اب درمیں کہہ رہے تھے ایک فیصلہ کا ارادہ کیا ہے اس
وقت ہم کو ڈر رہی ہے اس سے کہہ پر عمل آور دینے کا ارادہ کر کے
میں قلب میں خوف گھونپ رہا ہے۔ ہماری قدیم رسومات پر دست داری ہے۔
اور اس فائنات ہونے کے طلاق ایک اساطیری وجود رکھتا ہے۔ آپ لوگ
میں وقت پر تقدیر کی دست داری کو کٹ کر رہے کہہ کے طلاق بقاوت کھڑی
رہتا ہے کہ اس کی بصیرت دوار کے اس پار تک نہیں جا سکتی۔

۱۔ بے ہوشی، غم، خفاش رہا۔ چند دنوں تک لگا تھا اس نے رک کر
۲۔ گریں، مغموم گردن، غمزدہ اور میں متاثر ہوا کیا۔

ایک نیکو ہمسوار نہیں تھی، میرا میں نہیں چتا تھا مگر اے فرزندِ رسد میں
- بوج کر جاؤں گا میں سحرانے عرب میں چلے ہوئے خارِ ہوشِ قبلہ کہ

میں انہیں ایسے کے خطرے سے آگاہ کر دیا کہ ہر سکا ہے کہ خانہ ہوش
 بہت کم ہو گا ہے اور وہ اپنے اس بل کے ساتھ رہے۔

۱۔ رات۔ رات۔ سبیل و نھار ہے وہی طرہ اور ہدی کی اس طاقت کے
۲۔ گان رہا بارش۔ کھا اور درش انا ہے وہی اس کو تھیل اور اس کو

یہ کونسا عہد ہے اور انہیں کہہ کر پارتے ہیں اور اسی رب کی دعا میں
عزت اور سرکشی کھڑی کر دیا گیا۔ میں اپنے شوق کے آخری قطرے

یہ ہے اس کے حوالہ جنگ لڑوں گا۔ آپ لوگوں سے اتنا ہی ہے کہ
یہ ہے۔ میری بہن کا خیال رکھنا۔

ماہر ہوا تو صرف بر کعب لے بھاگتی ہوئی قوار میں کھانا ڈالتی : یہ لڑکھائی

ایمان محسن کو شہ زوری نقاش کو حکمت موسیٰ کو محبت ایوب کو صبر و
جمال یحییٰ کو خود آگاہی سلیمان و سلوت اور عیسیٰ کو سچائی عطا کی وہی آدم
بشارت دیتا ہے۔ کتب اسی خدا کے نام پر کائنات و حرمت والا گھر ہے مجھے
نے اس گھر پر حمد لیا تو تم پر بڑا غضب اور قہر کا عذاب نازل ہو گا میں
تم سے کہتا ہوں کہ اپنے اس ارادے سے باز دو ورنہ تیری حالت افسوس
مہرت بخیر کی ہل اتنا کر لے گی۔

حرب میں عامریں لہروں کی طرف دیکھتے ہوئے ابھرنے لگے۔
میں کسی عذاب کی قدر سے اترنے والا نہیں میں جو ارادہ کر رہا ہوں

کہوں گا اگر کعبہ کا فائدہ ہے تو میں دیکھتا ہوں وہ اپنے گھر کی حفاظت کرتا ہے کیونکہ ہر گھر کا مالک اس کی حفاظت اور دیکھ بھال کا ذمہ دار ہے۔

تمہیں صرف یہ بتانے کے لئے دیا ہے۔ اس سلسلے میں تم لوگ بھی رہے
تم میں سے اس بارے میں کسی نہ کوئی اعتراض و احتجاج ہے۔

اس بار نعل بن صیب بچے اختتامی صے کی حالت میں کہا۔
دیکھ اہمہ ہم دوط مندرجہ کعبہ اس صے میں کچھ عکر شامل ہو سکتے ہ

ہمارے لئے ایک ایسا ہی درخت بن جوار ملتا ہے۔ یہ درخت ایسا ہے کہ

ابراہیم نے اسی چہرہ پر سہ علم سے اس گھر کی تعمیر کی تھی اور چہرہ
میں ایک نئی چیز تھی جس کی وجہ سے وہاں قتل میں سمجھا جاتا تھا۔ اسی کی وجہ سے

تاکہ وہ تم سے خدا کے کھر کی مخالفت کرے ہم کعبہ پر اس خطے نہ

ابھو نے چیز ٹاھوں سے فیل کی طرف رکھتے اور کہتے ،

اس پر بغل میں صیب ہاتھ کہتے ہی والا تھا کہ عام بن لہیر،

ساتھ ضرور دیا۔ تب دیکھا کہ میں اپنی کتابیں بھی ساتھ لے گیا تھا۔

یہ تو وقت تھا کہ تم لوہ کی بربادی کا منظر دیکھتے ہو یا میرے

جہاں نہیں ہے۔ میں آج رات ہی تھوڑی شادی اپنی بیٹی سے رہے
سرور بنا کر کو تیار ہوں۔ بھلا جو عموں بخوشی نہیں اپنا سرور لے
میں نے صحت کہا نہیں ایسا نہیں ہو سکتا۔ میں پہلے کعب کی حفاظت
اپنی شادی سے متعلق سوچوں گا۔

تھوڑی دیر تک خاموشی جاری رہی۔ اس کے بعد عامر بن لعل
لعل بن حبیب کو گئے لگاتے ہوئے کہل

اے فراز! ابرہہ تم اپنے آپ کو اکیلا اور تنہا کہیں عموں
قبائل کے جوانوں پر مشتمل ہمارے لئے ایک نظر تیار کریں۔
میں دوش ہو جاؤں غیب اور پوشیدہ طور پر ہمیں ہرج مہج کرنے
کعب پر حملہ آور ہونے کے لئے یہاں سے کوچ کرے گا تم اس
بارے کا سلسلہ شروع کرو۔

گو ابرہہ کے لشکر کی تعداد اس قدر زیادہ ہے کہ تم اس کا کچھ
سکتا ہے اس دوران دوسرے کی قبائل بھی اٹھ کھڑے ہوں۔
مزاحمت کھڑی کرنے میں ہامیب ہوں نہیں۔ ہم تمہیں رات کو
گے لوں کے ساتھ تم آج ہی یہاں سے کوچ کر کے سوار کے
سکتا ہے ابرہہ ہماری گھرائی شروع کرے اور تم کچھ بھی نہ
دوسرے قبائل کے سرداروں نے بھی حاکم بھری اور غلام

اس کے اس قبیلے کی برپور حمایت کی۔ اس موقع پر لعل بن
ہوا اور کہا میں اپنی ماں اور بہن سے مل لیتا۔ اسی دیر تک آپ
والے جوانوں کو تیار کریں۔ میں آج رات ہی انہیں لے کر یہاں
لعل کی اس رائے سے سب نے اتفاق کیا۔ چنانچہ عدی بن
اٹھ کر جیسے سے نکل گئے تھے۔ لعل اپنے جیسے میں داخل ہوا
پورے کی پادری پر لٹا اور اٹھ بیٹھی تھیں۔ اس دونوں کے ساتھ
تھی اس میں آگ مل رہی تھی۔ اور دونوں نے سردی سے اپنے
آگ پر پیرا کئے تھے۔ وہ آپ اور عامر بن حبیب شاید ہی
کا انتظار کر رہی تھیں۔ لعل کو جیسے ہی زہرہ بنت کلاب کو
کہنے لگی۔

شکر ہے تو آگیا میرے بیٹے۔ تم نے صحت دیر کر دی۔ میں

میں رات نہ جانے کہاں رہ گئے ہو۔ دیکھ میرے بیٹے خیریت تو ہے تو مجھے
اب بھرا کھرا سا لگتا ہے۔

لعل بن حبیب اپنی ماں کے پہلو میں انجلیش کے پاس بیٹھے ہوئے کہنے لگا۔
میں مست ہوں۔ میں پر جا رہا ہوں ایک ایسے محترم اور مقدس کام کے
لعل مجھ پر فرض بنتا ہے۔ اس پر زہرہ بنت کلاب نے پریشان ہو کر پوچھا۔
اے آپ اس وقت تو کہاں جاتے گا۔

کعب نے ماں سے ابرہہ سے گفتگو اور عدی بن لعل کے غیب میں ہونے
سبیل سے سکھ کر دیا تھا۔ لعل جب خاموش ہو تو اس نے دیکھ زہرہ بنت
کعب کی ہمد و مساکت تصویر بیٹھنی تھی۔ وہ اطمینان اور ان دیکھی سوچوں
میں لعل بن حبیب کے فیصلے نے سے پریشان اور غمگین کر کے رکھ دیا

یہ جانب دیکھتے ہوئے لعل بن حبیب نے کسی قدر بھرائی ہوئی آواز میں
یہاں کہا جس میں میرے اس فیصلے سے دکھ ہوا ہے اس میری ماں ابرہہ قدرت
میں سے وہ نہ کہے کہ اور ہماری بیگنی کے مرکز کعب کو گرانے چاہا ہے۔ دیکھ
ہمیں گھبراہٹ اس کی حفاظت ہوا فرض اویں ہے۔ یہاں تک کہنے کے
نہی دیر کے لئے رہنا مجھ کو کھانا چاہیگا۔

خبرماری کے اندر بیٹھے ہوئے کہ راہ دکھانے کے لئے کوئی تو ہو کوئی تو
نہل ہوئی چاہئے اور یہ وہی چاہئے یہ مشعل میرے ہی جیسے لاکھوں نہ ہو۔
وہی تو ہو جو وہاں میری قدرت اور فو میں قدرت کی حفاظت کے لئے نکارے
ت دیکھ میری ماں لیک کہنے والا ہمارا اپنا بیٹا ہی کیوں نہ ہوتا چاہئے۔

یہاں یہ راتیں یوں ہی سہری اور دن یوں ہی شامے رہیں گے لعل خزاں
اس کی راتیں آتی جاتی رہیں گی لیکن کعب کی حفاظت جیسے نیک اور ہر از
وہی میری ماں بار بار نصیب نہ ہوں گے۔ کچھ میری ماں ابرہہ کعب کو گرانے اور
ہاں ہے اسے میری ماں کیوں نہ تھا مینا وقت کی شرم میں کسی نے جگہ اور
میں میں کسی نے شرم کا اسانہ کرے۔ لوگ اس نیک کام کے سلسلے میں ہمارا نام
سے جانے والے اور اسی میں محفوظ کریں اور دیکھ میری ماں چشم یزداں اور لعل
ماں کو حید بن کے انہیں گئے۔

لعل بن حبیب کی اس ساری گفتگو کے جواب میں زہرہ بنت کلاب تھوڑی دیر تک

گردن جھکا کر کچھ سوچتی رہی پھر شاید اس نے کچھ فیصلہ کیا اس لئے کہ اس
شعقت و محبت میں اپنے ساتھ پٹاتے ہوئے کہا اے فرزند عمر تو ایک بھائی
ہے میں تمہارے سارے یعنوں سے محل طور پر اتفاق کرتی ہوں۔

سن نیل میرے بچے میرے بیٹے تم تو میرے اکلوتے بیٹے ہو قسم ادا کرو
اگر میرے بیٹکوں میں سے ہوئے تو میں ان سب کو بائیس کھرا پھریں کر کے فوراً
اسے فرزند میں بخوش تمہیں اپنے ساتھیوں کے ساتھ یہاں سے کوچ کرنے کی
ہوں۔

اپنی ماں، بہا بہت کلاب کے ان الفاظ پر نیل بن حبیب خوش ہو گیا تھا
آگے بڑھا اور اپنی ماں کو اپنے ساتھ پٹاتے ہوئے کہے لگا دیکھ میری ماں تو
خوش کر دیا ہے نیل بن حبیب مزہ پٹا تھے والد تھا کہ رک گیا اس لئے کہ
اسی موقع پر ہدی بن کعب اور سیدہ دو لون پانی داخل ہوئے تھے۔ وہاں
موقع پر آگئی اور آگے بڑھ کر اس نے رے رے سے بلیہ کو اپنے ساتھ لپٹا لیا تھا
کعب نے آگے بڑھتے ہوئے نیل بن حبیب و فاطمہ کرتے ہوئے کہا شوخ رہو
نیل نیل میرے بیٹے جس قسم کی تم انتظار کر رہے ہو۔ کہہ کارب تمہارے
کامیاب اور کامرانی ملے کرے۔ کچھ میرے بیٹے میرے بچے بلیہ بھی تمہارے
ایہد کے خلاف جنگ میں حصہ لے کے لئے ضد کر رہی تھی بین فی اعل میں
روک دیا ہے تمہاری میر سوہرگی میں یہ تمہاری ماں اور سن کے پاس
نبیلہ اب تمہاری ہے میری طرف سے تم دونوں کو اعزاز ہے تم دونوں دن
اور رات کی ناریکی میں بہت چاہو ایک دوسرے سے مل سکتے ہو۔

اس موقع پر سبیل و خلیل سید بڑے شوق بڑے انصاف سے نیل کو دیکھ
تھی۔ ہدی بن کعب نے اپنی گفتگو جاری رکھتے ہوئے پھر کہا شہداء کیا۔ نیل
میرے بچے تم اپنی ماں سن اور اپنے بیوڑ کے متعلق فکر مند نہ ہونا میں اس
حفاظت و کفالت کروں گا۔ آؤ اب ہمیں اپنے بیٹوں کے مطلب میں سب مردار
مسخ جوانوں کے ساتھ تمہارا انتظار کر رہے ہیں۔ میں تمہیں لیے آیا ہوں۔

یہ سننے کے بعد زہرا بہت کلاب فوراً آگے بڑھی اور اپنے بیٹے نیل کو اپنے
ساتھ لپٹا لیتی بار اس کی پیشانی چومی پھر اس کا گل بڑے پیار سے چھتھانے
نیل میرے بیٹے میرے بچے ماں میرے فرزند اس رزم حیر و شرم میں خدا کرے
بن کر ابھرو۔ دیکھ میرے بیٹے میں ہم وقت ہمیں کامیابی ہمیں کامرانی کے لئے

کچھ میرے بیٹے جان بوجھ کر اپنے آپ کو خطرات میں مبتلا نہ کرو بڑی احتیاط
جو بھال کے ساتھ میرے بیٹے ایہد کے لشکر پر شب خون مارنے کا سلسلہ شروع

ہاں سے سننے کے بعد نیل بن حبیب آگے بڑھ کر اپنی بس جندل کے پاس آیا اور
ساتھ بھیرا اس موقع پر جندل بھی بے چاری ٹھکیں اور اسروہ ی نیل بن
بہت گئی تھی۔ جندل سے علیحدہ ہو کر نیل بن حبیب نے ایک چٹائی اور ہودلی
ان چودہ ہدی بن کعب کے ساتھ ٹھکے سے نکل آیا تھا بلیہ بے چاری کسی
اور بھیتوں میں دکی کر کے طرح چپ اور اس غازی اسے جیسے سے باہر جانا
کی بند نیل لپٹا کھڑا کر اس کی نگاہوں سے اونٹن ہو گیا تھا۔

رعدی بن کعب بیٹوں کے اس شر کے محسوس میں آیا وہاں سنگھار
پس بچ قبائل کے پانچ ہزار مسخ جوان اپنے گھوڑوں کے ساتھ کھڑے تھے ان
لہجہ گئے علاوہ دیگر سردار بھی تھے۔

سب کے ساتھ نیل بن حبیب کو دیکھتے ہی عامر بن لہجہ دوسرے سرداروں
نیل بن حبیب کے قریب آیا اور اس کے گھوڑے کی گردن پر ہاتھ پھیرتے
شروع کیا۔

سب کے بیٹے میں نے یہ قبائل کے پانچ ہزار مسخ سردار تمہارے لئے جمع کر
دئے ہیں۔ ساتھ یہاں سے کوچ کر جاؤ اس لشکر کے پاس کم از کم دس یوم کی
ادوات بھی ہے ہفت صودرت ہم تمہیں ان جوانوں کے لئے خوراک اور
کپڑے دیں گے۔

یہ سننے کے بعد عامر بن لہجہ قہقہوں اور کے لئے رکا پھر وہ دوبارہ نیل بن
لاہور کر کے کہہ رہا تھا۔ دیکھ نیل میرے بیٹے اب تم یہاں سے کوچ کر جاؤ ان
دوایوں ویریاں رکنا بھی پر از خطر ہے۔ ایہد اس حرامی جنم کی بھلیوں
اور یہ بھلیاں خود اس کی ذات ہی کو جلا کے رکھ دیں گی۔

نیل میرے بیٹے اگر ہم اسے کعب پر حملہ کرنے سے نہ بھی روک سکے تو بھی مجھے
ایم کا خدا اور رب سوات و ارض ہے اپنے گھر کی امانت و بے رحمی
کا اور ایہد اور اس کی قوم پر ایسا عذاب نازل کرے گا جو آنے والی
محبت کا سامان ہو گا۔ جاؤ میرے بیٹے اب کوچ کر جاؤ۔ خداوند شفیق و شکور
خدا کرے گا۔

اس کے ساتھ ہی مہل بن حبیب اپنے گم ڈسے پر سوار ہوا ان کے
کے اندر آیا اور بند آواز میں اسیں مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ اے مہل
سالار مہل بن حبیب ہوں اور تم سے مخاطب ہوں ہم اپنے خدا سے
لئے یہاں سے کوئی کریں۔ مہل بن حبیب کی اس پکار پر سارے لشکر
میں لپک لپک کر شریعہ کیا۔ مہل بن حبیب کے کہنے پر سب
سوار ہوئے اور مہل انہیں لے کر اسی طرح کی اوت میں مصرع کی
گھا۔



اگلے روز جب سورج پر حاتہ یوسف اور کیرش ان خان ہوش
جیسے سے باہر آئے اس وقت مشرق سے سورج طلوع ہو کر فانی
کر کیرش نے یوسف کو مخاطب کرتے ہوئے پوچھا۔
اس مہارک موقع پر چند مہل بن حبیب بیچ بزار کے ایک
کوستانی سلسلہ میں روپوش ہو گیا ہے تاکہ اگر وہ جب اپنے لشکر
ہوئے تو وہ اس پر شب خون مارنے کی ابتداء کرے۔ اس میرے
کیا کرنا چاہئے ہمیں بھی مہل کے لشکر میں شامل ہو کر ابراہیم کے
والے نیک کام میں حصہ نہ لینا چاہئے۔
کیرش کی اس گفتگو کے جواب میں یوسف تھوڑی دیر تک
بمردہ کہنے لگا۔

دیکھ کیرش کعب خداوند قدوس کا گھر ہے اور انہی سر زمینوں
ہوئے والا ہے جو کعبہ ہی نہیں آئے والی نسوں کا پاساں ہے۔
دل کتا ہے کہ اگر ابراہیم کعبہ پر حملہ آور ہوتا تو ابراہیم اور اس کے
دو چار ہو جائیں گے۔

دیکھ کیرش جس کام کی ابتداء مہل بن حبیب نے کی ہے وہ
ہے اور ابراہیم کا رب مہل بن حبیب کو اس کا اجر دے گا۔ مہل
حبیب کے لشکر میں شامل ہونے کے بجائے ان خان ہوش
کے لشکر کے ساتھ خانہ کعبہ کی طرف بڑھیں گے پھر اپنی
اگر کعبہ پر حملہ آور ہوا تو اس کا کیا حشر ہوتا ہے۔ ہاں کیرش

ان پلیس اور ان سے پوچھیں کہ اگر اسیں کسی چیز کی ضرورت ہو تو ہم
یوسف کی اس تجویز سے اتفاق کیا پھر وہ دونوں میاں یوسف مہل بن
کعب کے خیمے کی طرف چل پڑے تھے۔
یوسف یوسف اور کیرش دونوں میاں یوسف مہل بن حبیب کے خیمے کے
ایک موقع پر یوسف نے زور سے کھانسی کر پٹی سوجھو کی کا اظہار کیا۔
یوسف آواز میں پکارتے ہوئے کہا۔ اے مہل کی ہمارے محترم ذرا خیمے سے باہر
یوسف رہتا چاہتا ہوں۔ اس پر اس پکار کے جواب میں تھوڑی ہی دیر بعد زہرا
یوسف کے خیموں جیسے سے نکل کر دوڑا لے کر آگئی ہوئیں۔ انہیں دیکھتے
پوچھنے لگا۔

کعبہ یا تم مجھے جانتی ہو اس پر یوسف بولی اور کہنے لگی۔ دیکھ ہمارے
یوسف کی ماں زہرا بنت کعب ہی نہیں اب ان سب قبائل کے افراد آپ دونوں
جانتے ہیں۔ یوسف کی اس گفتگو پر یوسف ہوا اور کہنے لگا دیکھ میری ماں
تو ہے ہمارے ساتھ ایسی گفتگو کی۔ ہم دونوں میاں یوسف اس لئے آئے
یوسف کی غیر موجودگی میں اگر زہرا بنت کعب کسی چیز کی ضرورت محسوس
کرتی تو میرا بیوی اس کی خدمت کے لئے حاضر ہیں اس کے ساتھ ہی یوسف
یوسف کی ایک حسیلی تھوڑی اور زہرا بنت کعب کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا
اب میری اور میری بیوی کیرش کی مٹی میں ہے لہذا یہ نقدی کی حسیلی
سب کی غیر موجودگی میں اسے اپنے کام میں لاؤ۔

یوسف اب وہ نقدی کی حسیلی بیٹے ہوئے چٹکی رہی تھی۔ یوسف پھر بولا اور کہنے لگا
میں تجھے اپنی ماں کہہ کر پکار چکا ہوں مائیں اپنے بیٹوں سے ہوں نقدی لیتے
میں اس کے ساتھ ہی یوسف نے زہرا بنت کعب کی وہ حسیلی زہرا بنت کعب
کہنے لگا۔

یوسف کی ماں میں اور میری بیوی دونوں تم لوگوں کے قبائل کے جموں
یوسف نے یہ دونوں میاں یوسف تھوڑی طرف آتے جاتے رہیں گے اس کے
میں چہ کی ضرورت محسوس کریں تو مجھے پیغام بھجوادیں میں آپ کی ہر
محسوس گا۔ زہرا بنت کعب کے علاوہ جملہ اور ایسے خیموں نے یوسف کا
یوسف کی طرف چلے گئے تھے۔



کی خوش ہوتی کی طرح بھگتی ہوئی بھیل کی ماں کے نیچے میں داخل
وقت بھیل کی ماں رہو بہت گلاب اور بس بدل بہت حبیب دونوں اپنے
مہم اور پیشانی جیسی ہوئی تھیں۔ ان دونوں ماں بیٹی کو یہ تو خبر ہو گئی
شہر پر بھیل نے شب خون مارا ہے لیکن کسی نے انہیں یہ نہیں بتایا تھا کہ
اتر رہا تھا۔ یہ بھی نہیں جانتی تھی کہ شب خون مارنے کے بعد بھیل

ماں بیٹی اپنی جگہ پر اٹھ کھڑی ہو میں دونوں تہ چہرے پر کسی
کو میں تھا شاید انہیں یہ سے کسی اچھی جہ کے بننے کی امید تھی اس
پر۔ یہ بھی سحر کے دور بھی دوست تھی۔ زہو سے قریب آکر اس نے
سورہ آواز میں گنا شروع کیا۔

بابا سے پہلے۔ اس میں کے شب خون سے حلق مسلولت حاصل
میں سے انہوں نے دہس آکر بابا کو بتایا ہے کہ بھیل سے امیر کے ظفر
مارا ہے۔ وہ وہ امیر کے بیٹکوں لٹکریوں کو کاٹ کر بھیل میں

حلق کے متعلق یہ خبر سننے کے بعد بھیل کی بہن جتوہ کے ہوتوں۔ مگر
تھی۔ وہ خوشی میں آتے جہ زرد اسلہ انداز میں ملبے سے پٹ گئی
تپ کے پر۔ یہ بھی کس ہی سکون تھا۔ پھر اس نے بھی تہ بھیل
اس کی اس کے بعد اس نے گنا شروع کیا۔

بہن بیٹی امیر ایم کا رب تھیں وہ بھیل کو خوش اور سلامت رکھے۔
امیر کے قلب کافر پر ضرب لگانے میں کامیاب رہا۔ کاش اب
ن اور شہل سحر کے قبائل جاگ چکے ہوتے۔ تو امیر کو کعب کی طرف
کر رکھ دیتے۔

بہن بھیل کی ماں توڑی دیر کے لئے رکی پھر وہ اپنا مسلہ کلام
کہہ کر رہی تھی۔

نہ۔ محبوب سے شہل تک راستے میں ہوا زو ہو قارو۔ ہو قارو۔ ہو قارو۔ ہو
نہ۔ ہو حیدر۔ ہو بزل۔ ہو قہب۔ ہو حیدر القیس۔ ہو بک۔ ہو طے۔
نہ۔ ہو دیگر کئی غنہ بدوش قائل سحرے عرب میں اپنے بیٹوں
میں جیسے آسمان پر ستارے ہوں اگر یہ سب غنہ کھڑے ہیں تو جس

تیسرے روز امیر نے ایک جزار لشکر کے ساتھ منشا سے کوئی
اس کے لشکر میں شامل تھے۔ دریاں ہتھیوں کی مد سے وہ کد کی کا
چاہتا تھا۔ بہن کی حفاظت کے لئے اس نے اپنے رفیق کار میں کوئی
منشا میں پھوڑا اور خود وہ پانچوں عرب قبائل کو لے کر بھی لشکر
تیزی سے سحر کی طرف بڑھے گا تھا۔ بہن کے و استانی مسئلے سے
میں داخل ہوا تو اس وقت سورج غروب ہو گیا تھا فضا میں تاریکی
تاریکی میں سے سحر کے اندر سے چٹک بھیل اپنے لشکر کے ساتھ
کے دور دور تک پہلے ہوئے لشکر کے پچھلے حصے پر اس نے شب خون
بھیل بن حبیب اپنے لشکر کے ساتھ امیر کے لشکر کے پچھلے حصے
تھا جیسے کوئی تیز نوک اور دھار کا ٹیڑھی سی۔ تیز میں دسے مارا۔ اس
عرب اور اونٹوں کے صدی حال بھی اسی کی طرح شعلہ ہوا بہن بن
تھے۔

سحر کے اس حصے میں ایک شورش عظیم ہو گئی تھی۔ بھیل کا
بدوش عربوں کے حملے میں ایک عجب سا مہل انوں سرد تھا۔ وہ تہ
چھا گئے تھے۔ اور یوں پھر گئے تھے جیسے کوئی چشم بیڑوں و جنگ کا استعارہ
اثر غنوں کے کوستانوں اور امیروں کو منور کرنے کے لئے اترتا ہے

بھیل بن حبیب کی رہائی میں خانہ بدوش عرب نذر دور سے
لے کر طوفانی بھری سوجوں اور شوریدہ سر بہن خیز آمدنیوں کی طرح
تھے۔ اس کی آوازیں گرج کی طرح دہلی اور گوار میں چٹکتے شعلوں کی طرح
رہی تھیں۔

جب تک امیر سبیل کر اس لشکر کے حصے کی مدد کو پہنچتا اس
کے بیٹکوں کو بھیلوں کو کات کر ب نشان بھوکوں کی طرح سحر کے
گنا تھا کوئی لوری بھرتا ہو جو اپ کام لے کے حاشوش ہو گیا ہو۔ یا وہی تہ
پر اسرار سایہ ہو ہو نہ میرے کی چوٹی ہی میں قلیل ہو کر رہ گیا ہو۔
توڑی دور تک بھیل کا توقف آیا لیکن جب وہ اسے نہ پا سکے تو باج
ہوٹ گئے۔ امیر سے کسی اور شب خون سے بچنے کے لئے وہیں اپنا
حکم دے دیا تھا۔ پانچوں جاں بدوش عرب قبائل بھی امیر کے لشکر سے
ہو گئے تھے۔ امیر بھیل کے اس کامیاب شب خون پر ایک طرح سے گھبرا

ملوں اور شب خوں سے محفوظ رہنے کے لئے اس نے یہاں ایک ترکیب
تیار کی۔ اس نے کوستانی سسلے میں چاروں طرف اپنے لشکر کے کچھ حصے
میں سے کچھ حصے بھیجے کے باہر بھی شامل تھے۔ انہیں امیر سے ہدایت کی کہ
آؤں اور تو اس پر کد پھینک کر سے روکا کر غار کیا جائے اور یہی ہو۔

یعنی بن حبیب بن امیر کے لشکر پر حملہ آور ہونے کو آیا تو کھات میں
سے لشکر کے خلف حصے کے ساتھیوں پر ٹوٹ پڑے۔ کوستان طائف
والی قریب تھا کہ بنی امیر کے لشکریوں کو مارا جاوے۔ امیر کے
میں سے قریب جانے کا موقع مل گیا۔ اس نے بنی امیر کے ساتھ ہجرت کر اسے بھیج
کہ کہہ دے کہ امیر اس کا قہر اس کے ساتھی خانہ بدوش عرب اپنا
خود حملہ کرے۔ بربر کے ساتھیوں نے بنی امیر کی ہماری اور دہلی
کا قہر۔

اس وقت لعل بن حبیب بن امیر نے اپنے لشکر کو ہدایت دی کہ
اس سے پیش یا کہ جس وقت لعل بن حبیب اس کے خیمے میں
تھا کہ اپنے ساتھیوں پر چڑھا ہوا تھا۔ امیر کے ساتھیوں نے لعل کو
مریاد کی اور اس وقت وہ دہلی میں تھا۔ بنی امیر کے آگے پیچھے
خلافہ کرتے تھے کہ مہاراجہ لعل حملہ نہ کر دے۔

اس وقت بنی امیر میں لشکر ہونے لگا۔ بنی امیر کی طرف دیکھا رہا کہ اس سے
پہنچا اسے۔ دوش حص میرے کس محل اور محل نے جس میرے
نہیں رہنے کا قہر کیا۔

بنی امیر میں حبیب بن امیر کو کہا جاتے تھے کہ انہوں نے اتفاقاً خود ملی اور
شہر بنا دیا۔ دیکھ امیر کیا تمہارا یہ ارکان ہی تمہاری چٹنی اور ہماری کا
میرے پر حملہ آور ہو رہے ہو۔ وہ خدا کا گھر ہے اس پر امیر نے نرم
شروع کیا۔

اس طرح اس نے دقت حلہ آور ہو کر شب خوں مار کر مجھے اس
وقت سے ہرگز نہیں۔ تمہارے ساتھ مل پائی ہزار جوان ہیں اور یہ
ان سے بھی نہیں ہیں۔ تم باقی میرے خلاف صف آراء ہوئے ہو۔ اگر
انہوں نے ساتھ تھا میں نے ایسا نہیں کیا۔ تم میرے محسوس ہو۔
یہی میں پہلی سب۔

طرح ستارے انہیں کو مدد مل کر دیتے ہیں اس طرح یہ بھی امیر کی مدد ملی
تکتے ہیں۔ کاش وہ میدان کعبہ اب تک ایک ہو کر امیر کے لئے سد راہیں
زبردست طاب چند کامیوں تک پہنچی رہی پھر اس نے سید سے
میری بچی تو آج رات میں وہ لعل کی ہدایت میں تمہاری موجودگی سے
بامٹ ہو گی۔ بنی امیر میں سید نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا شہر
دیکھ میری ماں میں خود بھی ہمارے کمر کر آئی ہوں کہ آج کی رات
کے پاس رہوں گی۔ پھر انہیں خیمے کے اندر ملتی آگ کے پاس بیٹھ کر امیر
ہونے والے حالات پر گفتگو کرتے لگے۔

دوسرے روز صبح ہی صبح امیر نے اپنے لشکر اور عرب قبائل کے
کیا۔ دھیرے کے قریب بنی امیر کے سرائے تیار کے اندر سے گزر رہے تھے
نیوں کے اندر سے لعل بن حبیب اپنے لشکر کے ساتھ نمودار ہوا اور
نے حملہ کر دیا تھا۔

امیر اس بار اپنے لشکر کے پیچھے حصے میں تھا اس نے یہ اہتمام
کہ اگر لعل بن حبیب حملہ آور ہو تو اس سے بچ جائے لیکن اس طرح
نے دانشمندی کا ثبوت دیا۔ اور وہ پیچھے حصے کا بجائے امیر کے لشکر
آؤں ہو گیا تھا۔ اس بار بھی لعل بن حبیب نے امیر کے لشکر کے پیچھے
دیکھ دیا صحرا کی ریت خون آلود اور امیر کے لشکریوں میں خوف
تھا۔

امیر کے لشکر میں کچھ لوگ ایسے بھی تھے جو غارت گری پر
لعل لعل بن حبیب جس ان پر شب خوں مارا یا حملہ آور ہونا تو
مقابلہ نہ کرتے بلکہ اہتمام پیچھے ہٹ جایا کرتے تھے لعل امیر
لگاتار کے بعد جب واپس ہوا تو امیر کے ان پندہ لشکریوں نے اس
کے پیچھے سے اور قدیم نیوں پر مشتمل صحرائے کے لئے اس
راستوں سے خوب واقف تھا۔ جس کے نتیجے میں یہ مقابلہ بھی
پھر کامیاب ضرب لگاتار کے بعد اپنے لشکر بچا کر نکل گیا تھا۔ امیر
مرے والے لشکریوں کی لاشوں پر آہیں بھرنے اور حملات کے جاری
تو ہر حال اپنا کام کر کے جا چکا تھا۔

امیر آگے بڑھتا رہا یہاں تک کہ اس نے طائف کے گھر

میری موجود محبت و محبت سب قصادی وجہ سے ہے اس لئے تم میرے ساتھ
 بھی سخت اور بھی تک کاروائی میں قصادی جان نہ لینے پر مجبور ہوں۔ اس
 میرے غم ہے۔ تم اس وقت تک میرے ساتھ ایک ایسی کی حیثیت سے رہو گے
 میں آپ نام کی تکلیف نہیں کر لیتا۔ اس کے بعد میں تمہیں رہا کر دوں گا اور
 گھر جہاں چاہو گے جا سکو گے۔
 ابراہیم یہاں تک کہ رات میں کیونکہ اس کا ایک کانٹا جیسے میں داخل
 کر کے خوب غم کرتے ہوئے اور سڑھاتے ہوئے کہنے لگا۔

اے آقا اور یہ خواہش ہے ایک ایسے آدمی کو پکڑا ہے جو باتوں سے
 وہ اس وقت جیسے سے رہا کہ اب اس وقت اس کے اہل خانہ اور بچہ وہ
 ہیں کسی یہ دوسرے۔ اب تو اس کا پاس نہ ہو اور ہمارے لئے کوئی فیصلہ
 کر دے۔ وہ ایسی مشکل کرتا ہے جو عام آدمی کی سمجھ سے باہر ہے۔
 ابراہیم اس مشکل کے بعد تھوکی یہ بچہ سوچتا رہا پھر دو ہوا اور فیصلہ کر
 لگا۔ اس کے ساتھیوں و رفیق رہنے وہ اس کو انبلا ہی میرے پاس بھیج
 گیا تھوڑی دیر بعد آپ ساتھ ایک بچے کو لایا جو عمر میں چار سال
 جسم خوب بھرا ہوا تھا۔

ابراہیم نے ایک سالہ بچہ اس پر ڈال پھر نصیب سے جس کی آنکھوں سے پانی
 کہاں سے آئے۔ وہ دریا کی دھار سے نکلتے گروہ سے تھے۔ اس کی
 کی بھر پور تھیں جس کا پیر ہمارا مٹا جس جس میں گرائے تھے۔
 مستقل تھا۔ وہ بچہ بچہ میرے اہل خانہ کے ساتھ رہا۔

ابراہیم نے ایک سالہ بچہ اس پر ڈال پھر نصیب سے جس کی آنکھوں سے پانی
 کہاں سے آئے۔ وہ دریا کی دھار سے نکلتے گروہ سے تھے۔ اس کی
 کی بھر پور تھیں جس کا پیر ہمارا مٹا جس جس میں گرائے تھے۔
 مستقل تھا۔ وہ بچہ بچہ میرے اہل خانہ کے ساتھ رہا۔

ابراہیم نے ایک سالہ بچہ اس پر ڈال پھر نصیب سے جس کی آنکھوں سے پانی
 کہاں سے آئے۔ وہ دریا کی دھار سے نکلتے گروہ سے تھے۔ اس کی
 کی بھر پور تھیں جس کا پیر ہمارا مٹا جس جس میں گرائے تھے۔
 مستقل تھا۔ وہ بچہ بچہ میرے اہل خانہ کے ساتھ رہا۔

ابراہیم نے ایک سالہ بچہ اس پر ڈال پھر نصیب سے جس کی آنکھوں سے پانی
 کہاں سے آئے۔ وہ دریا کی دھار سے نکلتے گروہ سے تھے۔ اس کی
 کی بھر پور تھیں جس کا پیر ہمارا مٹا جس جس میں گرائے تھے۔
 مستقل تھا۔ وہ بچہ بچہ میرے اہل خانہ کے ساتھ رہا۔

ابراہیم نے ایک سالہ بچہ اس پر ڈال پھر نصیب سے جس کی آنکھوں سے پانی
 کہاں سے آئے۔ وہ دریا کی دھار سے نکلتے گروہ سے تھے۔ اس کی
 کی بھر پور تھیں جس کا پیر ہمارا مٹا جس جس میں گرائے تھے۔
 مستقل تھا۔ وہ بچہ بچہ میرے اہل خانہ کے ساتھ رہا۔

میری موجود محبت و محبت سب قصادی وجہ سے ہے اس لئے تم میرے ساتھ
 بھی سخت اور بھی تک کاروائی میں قصادی جان نہ لینے پر مجبور ہوں۔ اس
 میرے غم ہے۔ تم اس وقت تک میرے ساتھ ایک ایسی کی حیثیت سے رہو گے
 میں آپ نام کی تکلیف نہیں کر لیتا۔ اس کے بعد میں تمہیں رہا کر دوں گا اور
 گھر جہاں چاہو گے جا سکو گے۔

ابراہیم یہاں تک کہ رات میں کیونکہ اس کا ایک کانٹا جیسے میں داخل
 کر کے خوب غم کرتے ہوئے اور سڑھاتے ہوئے کہنے لگا۔
 اے آقا اور یہ خواہش ہے ایک ایسے آدمی کو پکڑا ہے جو باتوں سے
 وہ اس وقت جیسے سے رہا کہ اب اس وقت اس کے اہل خانہ اور بچہ وہ
 ہیں کسی یہ دوسرے۔ اب تو اس کا پاس نہ ہو اور ہمارے لئے کوئی فیصلہ
 کر دے۔ وہ ایسی مشکل کرتا ہے جو عام آدمی کی سمجھ سے باہر ہے۔

ابراہیم اس مشکل کے بعد تھوکی یہ بچہ سوچتا رہا پھر دو ہوا اور فیصلہ کر
 لگا۔ اس کے ساتھیوں و رفیق رہنے وہ اس کو انبلا ہی میرے پاس بھیج
 گیا تھوڑی دیر بعد آپ ساتھ ایک بچے کو لایا جو عمر میں چار سال
 جسم خوب بھرا ہوا تھا۔

ابراہیم نے ایک سالہ بچہ اس پر ڈال پھر نصیب سے جس کی آنکھوں سے پانی
 کہاں سے آئے۔ وہ دریا کی دھار سے نکلتے گروہ سے تھے۔ اس کی
 کی بھر پور تھیں جس کا پیر ہمارا مٹا جس جس میں گرائے تھے۔
 مستقل تھا۔ وہ بچہ بچہ میرے اہل خانہ کے ساتھ رہا۔

ابراہیم نے ایک سالہ بچہ اس پر ڈال پھر نصیب سے جس کی آنکھوں سے پانی
 کہاں سے آئے۔ وہ دریا کی دھار سے نکلتے گروہ سے تھے۔ اس کی
 کی بھر پور تھیں جس کا پیر ہمارا مٹا جس جس میں گرائے تھے۔
 مستقل تھا۔ وہ بچہ بچہ میرے اہل خانہ کے ساتھ رہا۔

ابراہیم نے ایک سالہ بچہ اس پر ڈال پھر نصیب سے جس کی آنکھوں سے پانی
 کہاں سے آئے۔ وہ دریا کی دھار سے نکلتے گروہ سے تھے۔ اس کی
 کی بھر پور تھیں جس کا پیر ہمارا مٹا جس جس میں گرائے تھے۔
 مستقل تھا۔ وہ بچہ بچہ میرے اہل خانہ کے ساتھ رہا۔

اور وہاں سے لے گئے۔ اس کی ماں۔ بہن۔ عیب اور سرداراں قبائل

بیت میں بند کر کے اس پر دو خانوں کا پہرہ لگا دیا گیا تھا۔ وہاں کی
 رہا ہوا تھا کھوں دی گئیں تھیں اب اس کے ہاتھ پاؤں رسیوں سے

بوند کے بعد جب شام آتے ہیں اعلیٰ مٹی تو بہرہ کے لشکر کا ایک
 رہا کر گیا۔ اس نے کہا ہے۔ برتن سے اور ریت پر رکھے
 سے کھول دیں۔ بھیل جب بند کر دیا جائے گا تو ابرہہ اور آدمی

بہرہ کے لشکر میں کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو ابرہہ کے لشکر پر حملہ
 میں بھی ان لوگوں میں سے ایک ہوں۔ اس نے اپنے ہمراہ
 اور اسے بھیل کے سامنے ریت میں دھتے ہوئے کہا۔ تم
 میں طبع تمہارے ہاتھ پاؤں رسیوں سے باندھ کر چلا جائیں گے۔ بعد میں

تھے اور وہاں خاموش ہو گیا تھا کیونکہ باہر پہرہ دینے والے ایک محافظ
 ایک سرحد کو کچھ کر رہی چلا گیا تھا۔ اس کے بعد اس کو جاننے

میں تم ابرہہ کو لوگ سمجھتے ہیں؟ اس شخص سے اپنی رسیاں کاٹ
 اور۔ یہ تمہیں سے رابطہ قائم کیا ہے اگر تم بھاگے میں کامیاب ہو
 میں پر نظر۔ مجھوں سے دو فرما گئے اور تمہارے آدمی تمہارے
 سے۔ اب اس جیسے سے نکل کر وہاں تک پہنچنا تمہارا کام ہے۔
 یہاں دو آدمی وہاں تمہارے لشکر ہوں گے ان کے ساتھ دو بارہ

نہاں ہو سکو گے۔ جو شمال مشرق میں یہاں سے پانچ میل کے فاصلے پر
 رہا جائے اور پانی پینے کے بعد مٹی کا پال ریت پر رکھتے ہوئے کہا تم لکر
 سے نکل کر اپنے ساتھیوں تک پہنچنے کا سامان کر لوں گا۔ میں
 ابرہہ کے لشکر ہو کر میرے فرار کا اس قدر سامان کر رہے ہو۔
 اچھا۔ لہذا اس کو ان سے برتن سمیٹتے ہوئے کہا اب میں جاتا ہوں۔ تم

دو محافظ بھیل میں حبیب کو جب وہاں سے لے جانے لگے تو باہر
 اندر آیا اور بہرہ سے اس نے کہا۔ باہر خان بدوش عرب قبیلے کے سردار
 جو بھیل کی ماں ہے اور دو لڑکیاں جس میں ایک بھیل کی مسو بہ اور ایک
 بھیل سے ملنا چاہتے ہیں۔ وہ ایک دم اپنے تحت سے اٹھ کھڑا ہوا اور بہرہ

بھیل کو باہر لے۔ بھیل نے دیکھا وہاں پانچوں خان بدوش تو
 کے علاوہ اس کی ماں رہرہ بنت کلاب۔ اس کی سکن جنڈل بنت حبیبہ
 ہیں۔ بلیہ کی حالت قابلِ رشک تھی۔ اس کے چہرے سے ایسا گلستا تھا۔
 حالت پر چوٹ چوٹ رہا ہے گی۔ رہرہ اور جنڈل دونوں بھاگ کر
 تھیں۔ اتنی دیر میں ابرہہ بھی اپنے سے باہر آئے۔ حاضرین غصہ
 مظاہر کرتے ہوئے اس موقع پر ابرہہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

اے بہرہ۔ بھیل بن حبیب کہ چھوڑ دے۔ اسے اپنے انتقام
 تمہارے صرف جو کچھ لیا ہے وہ اس کے صبر کی پکار ہے اور اس کے
 لڑکی جذبات کا نشانہ ہے۔ کچھ ریاکار قبائل سے سوگ
 طور پر وہ تمہارا کچھ۔ لگاڑ میں گئے اور باقی قصاص انہیں کے
 منکج میں تم بھی تہ تیغ ہو گے۔ یہ ہماری آنکھ دانا اور دانا ہے
 بلی کا مسو بہ ہے۔ جو بھاری اس کی حالت دیکھ کر بیت کی طرح
 اندر سے چاری رو رہی ہے۔

ابرہہ نے بڑی دوش طبعی سے جواب دیتے ہوئے کہا۔ ہو اود
 ہو۔ بھیل میرے پاس ایسا ہوتے کے باوجود تیار ہے اس کی
 صاحب عزت مہمان کی ہے۔ اس موقع پر بھیل کی ماں رہرہ
 تھی کہ ابرہہ اسے مخاطب کرتے ہوئے پہلے ہی میں پڑا اور تھنے لگا۔
 اسے طاقتور صرف بھیل کی ماں ہی میں میرے سے قابل
 کر اپنے جیسے میں چلی جا۔ بھیل کی حالت میرے یہاں ایک معجز
 اگر اسے نقصان پہنچا جائے گا تو بھی نہیں پہنچا سکتا۔ کیونکہ
 موجودہ شہر اور عظمت کی بے دم سے ہے۔ اس نے ابو عمر
 وقت میرے پاس رہے گا جب تک میں ارادے کی تکمیل نہیں
 بعد یہ آزاد ہو گا جہاں چاہے رہے۔ سے کوئی قرض نہ کرے گا

۱۔ یہ وہ تھی کہ نلیل اس کے ارادوں سے روکے اور کعبہ پر حملہ کرنے سے باز رہا۔
۲۔ اس نے امیر کے لشکر میں خوف و ہراس پھیلایا اور قتل کیا۔

صیب کا خیال تھا کہ اس کی دیکھ دیکھی صحرائے عرب میں پھیلے ہوئے ان
ہ کے ظلال اٹھ کھڑے ہوں گے اور امیر کبیرؒ پر حملہ کرنے سے باز رہے
ہ گا امیر اپنے لشکر کے ساتھ مکہ کے قہب پہنچ گیا۔ ان تاریخ سے
ہ اس ہو گیا اور اس نے اپنے سارے ساتھیوں کو اپنے قبیلے میں چلے
۔ دیا تھا۔

ایسے اپنے فکر کے ساتھ طائف اور مکہ کے ارہماں کے میدانوں میں
 اور یہ کامیاب السراپا گھوڑا دوڑاتا ہوا ایسے کے قصبہ آیا اس وقت ابھی
 رات تھی۔ اٹھاروں میں اندیرا چھایا ہوا تھا ایسے کے اس سر نے ایسے کو
 دیکھا تھا۔

۱۔ سے ایک فرخیزی کہنے آیا ہوں۔ بلبل بن حبیب نے چے ساتھیوں کو
 اور اپنے تپ کو اسی نے ہمارے حوالے کر دیا ہے۔ شاید وہ آپس میں
 ہر دہائی ہوا ہے۔ وہ اس وقت اپنے گھونٹ سمیت ہماری گرفت
 ہے۔ اسے نہتا کر کے اس پر حملہ مقرر کر دیئے ہیں۔

۱۔ پر حوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا یہ بہت ہی اچھا ہوا۔ میں سمجھتا ہوں
بل صیبت ٹھیک تھی۔ بہر حال اس پر کڑی نگاہ رکھو کہ اب تھوڑی ہی دور
- میں اے اے سامنے طلب کروں گا اور پھر اس سے مشکوک کروں گا۔

۱۔ ایسی لوٹ گیا تھوڑی سی دیر بعد سراج طلوع ہو گیا اور ایسا کہ
 ۲۔ سراج میں چرنے والے پھیل بیگروں۔ گھوٹوں۔ اونٹوں کے راج قلوں پر
 ۳۔ پھر اس نے قلیل عین حبیب کو طلب کیا۔



میں مایوسی میں اپنے سنہری تخت پر بیٹھا تھا کہ غفلت کو اس کے سامنے
• سی قدر مسکراتے ہوئے اور طرے انداز میں پوچھا کیا تم میرے لشکر
لے لے کر لے کرے تھک گئے ہو یا تم نے اپنے آپ کو میرے حوالے کر

۔۔۔ جا جانے والی نگاہوں سے ایک ہوا ایسہ کی طرف دیکھا پھر اس نے

فلت شب ختم ہو مکی تھی سورج لانی چڑھ آیا تھا۔ عدی بن کعب
داخل ہوا۔ بعد دو روزے کے قریب ہی کھڑی تھی شاید وہ اس کا بڑی سے
قراری سے انتظار کر رہی تھی۔ اپنے باپ کو دیکھتے ہی عدی نے پوچھا ہا ہا
مل کر آ رہے ہیں وہ ابہد کی امیری میں کیسے ہیں۔

جواب میں عدی بن کعب کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ نمودار ہوئی۔
عدیہ کو مخاطب کر کے کہے اگا۔ "میرے میری بیٹی۔ میری بیٹی۔ تو خوش قسمت
اب امیرہ کا امیر نہیں رہا۔ پچھلی رات اس نے وہ رسیاں کاٹ دیں جس
پاول جھکڑے ہوئے تھے۔ جس خیمے میں وہ بند تھا اس پر وہ حفاظت پہرہ دے
نے۔ جیسے اپنی رسیاں کاٹنے کے بعد ان دونوں حفاظوں کو بھی لٹا
گیا۔ اب وہ امیرہ کی امیری میں نہیں۔ امیرہ اس کے بھاگ جانے پر
میری بیٹی تو خوش قسمت ہے کہ تو علیٰ بیت جہاں رخصت کی مسووم ہے وہ
ہرمند انسان اور جوان ہے۔ کعب کی حفاظت میں جو وہ امیرہ سے برسرِ
اس نیک کام کا اجر ضرور دے گا۔

یہ خبر سن کر سب کا وحشی سے دو ٹھوس ہواں جسم تک سا لٹا تھا۔
اس کی وحشی اور سرت باہر سے خوشبو کی طرح محسوس کی جا سکتی تھی۔
اس کی آنکھوں اور اس کے جسم کے ہر حصے سے پھول کی طراوت اٹھ رہی تھی۔
تھوڑی دیر تک خادوشی رہی ہر بوب نے چمکنے ہوئے سما جاتا تھا یہ
ہاں اور بہن کو بھی سنا دلی۔

عدی بن کعب نے اپنی شفقت اور افسوس دہش میں کہا میری بیٹی !
 اُمّیں یہ خبر سنا کہ وہ دونوں ہاں میں بھیل کی اسیری پر افسوس اور حزن
 بھیل کی اسیری پر انہوں نے بھلا ترک کر دیا ہے۔ بعد کسی حزن میں
 کلیس بھرتی ہوئے بھاگ گئی تھی۔ عدی بن کعب وہاں کھڑے ہوئے
 دیکھے جا رہا تھا۔



امیرہ کی امیری سے رہا ہونے کے بعد نعلیل نے امیرہ کے نکاح
 وسیعے تھے۔ امیرہ پر چلا اور اچانک حمل آئی نے صغرائے قمار اور ط
 اور وہ صرا حمل اس کے شک کی پشت پہ طائف کے گوستاروں میں

بڑی بے باکی سے کہا۔ مجھے اس کا اعتراف ہے کہ میں تم سے کعبہ کی عبادت
 ناکام رہا ہوں۔ تم اب مجھے معصوب کر دو۔ میں اسے اپنی ناکامی کی سزا سمجھتا ہوں۔
 گا۔ لیکن یاد رکھنا مجھے امید ہے کہ کعبہ کا رب اپنے مگر کی حفاظت ضرور کرے گا۔
 اس پر امیر نے کہا نہیں تمہیں میں معصوب نہیں کر سکتا۔ تم اب میرے
 میرے مہلے ہو۔ تم آزاد اور باوقار طور پر زندہ رہو میں نے تمہاری ماری نہ
 کر دیا اور سلو۔

یہاں تک کہتے کہتے امیر خاموش ہو گیا کیونکہ اس کا ایک محافظ بھی
 اور اس نے کہا اے مالک عبد المطلب نام کا ایک شخص آپ سے ملنے کے لیے آیا ہے
 ہم سوار کرنے آئے ہیں۔ وہ اس کا متلی اور نگران ہے اس پر امیر نے

تھوڑی سی دیر بعد امیر کے خیمے میں ایک نہایت دبیر اور خیرہ شخص
 کا خوبصورت جوان اندر داخل ہوا۔ اس کے چہرے سے نصاحت و بلاغت اور
 عظیم الطبعی اور شرافت مہاں تھیں۔ یہ حضور کے دادا شیبا بن حبیب تھے۔
 اندر داخل ہوتے ہی عبد المطلب کی نظر محض بن حبیب پر پڑی تو انہیں
 پوچھا تم یہاں۔ پھر آگے چل کر اسوں سے ملنے سے معاف کیا اور کہا میں
 تم کعبہ کی حفاظت کے لیے امیر کے لشکر پر جو شب خوش مار رہے ہو۔
 داستانیں میں تمہارے قبیلے کے لوگوں سے سن چکا ہوں۔ قسم کعبہ کے
 شرافت تمہاری بے لوثی کا یہی تقاضہ تھا۔ ایسا کر کے تم نے عربوں میں اپنی
 کیا ہے۔

پھر عبد المطلب امیر کے خیمے میں قلی زمین پر بیٹھ گئے۔ دھلی میں
 پہلو میں بیٹھ گیا امیر عبد المطلب کی شخصیت سے اس قدر متاثر ہوا کہ اس
 سے انز کر رہا بھی زمین پر بیٹھ گیا اور بڑے احترام کے ساتھ اس نے عبد
 میں نے سنا ہے تم عربوں کے قاضی اور قریش کے سردار ہو۔

جواب میں عبد المطلب نے بڑی بے انتہائی سے کہا تم نے جو کچھ
 اس پر امیر نے پوچھا تم کس عرض سے میرے پاس آئے ہو۔ عبد المطلب
 کے جن جانوروں پر تم نے قبضہ کر لیا ہے ان میں میرے بھی دو سوار
 میرے اونٹ مجھے واپس کر دو۔

امیر نے یہ درخواست ہو کر کہا جب میں نے تمہیں دیکھا تو میرے دل میں

و احترام پیدا ہوا لیکن تم نے ایک حقیر مطالبہ کر کے اس عزت کو ختم کر دیا۔
 میں نے کہا کہ تم کو نیست و نابود کرنے آیا ہوں اور تمہیں اپنے اونٹوں کی پڑی
 تمہارا حق کہ تم مجھ سے یہ اچھا کر دو گے کہ کعبہ کو سوار نہ کروں۔
 میں عبد المطلب نے کہا اونٹ میرے ہیں اس لیے مجھے ان کی فکر ہے جس کا
 انسانی اس کی فکر اور حفاظت کرے گا۔

عکبر اور نضر میں کہا تمہارا خدا کعبہ کو میرے ہاتھ سے نہیں بچا سکتا۔ اس
 نے پائیدگی اور برافروختگی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ تمہیں اختیار ہے جو
 میرا خدا اپنے مگر کی حفاظت سوار کرے گا۔ کیا تمہیں متا سکتا رہا
 وہ پہل میں سلیم تھا کعبہ کی مقدس سرزمین پر مدح و ثناء ہونے کا ارادہ کیا تھا
 اس نے اوپر کا رخ کرنا تھا اس سے ایک دور قلی موت نے اسے قتل کر

رہا ہو گا جو جہنم کے اور صف اور نائیلہ نے جو ایک دوسرے کو پسند کرتے تھے
 میں بدکاری کا ارادہ کیا۔ تو ان دونوں کے چہرے مسخ ہو گئے اور دونوں پھر
 اٹکے۔ اہل مکہ سے ان دونوں کے چہرے جھونک کر اٹھا کر ایک کو کھانا دیا اور
 دوسرے پر پھینک دیا۔ یہ دونوں بت اب بھی وہاں دیکھے جاسکتے ہیں۔

اس کے احترام کو پامال کرنے پر میرے خدا نے جو جہنم بنوا تھا اور جو خیرہ کو
 دیا تھا۔ تم بھی اس فعل بد سے باز رہو۔ شاید تمہارے آخری دن آگے ہیں میرا
 ی اور قوم کو سزا کرے والا ہے۔

امیر نے کہا تو پھر اپنے خدا اور سے دعا کرو کہ وہ تمہارے کعبہ کو میرے حملے
 عبد المطلب نے کہا کہ وہ خود ہی تم پر ایسا عذاب نازل کرے گا جیسا اس نے
 سدوم اور حمودہ شہر میں کیا۔ جس طرح اس نے مدو و ثمود پر سخت آزمائی اور
 عذاب نازل کیا۔ میرا خدا وہی تو ہے جس نے ابراہیم کی حالت سرور اور موسیٰ کی
 اس کو قتل کیا۔ وہ مالک الرقاب اور ذو القوتہ انتہی ہے۔ جس نے طوفان نوح کی
 میں تم جیسے خطا کار اور فتنہ گردوں کو اس زمین سے پاک کیا۔

میں ایشیاء میں کسی کو ثابت اور دوام نہیں۔ اگر ہماری زبان چپ رہی تو کیا
 قادر ہم پر ہو خدا نے جن و عرش و فرش ہے وہ تجھے معدوم و نابود نیست و فنا کر
 میرا رب امیر معج و شام میں وہ اس شہر کے لوگوں کو دل زندہ اور غم گزیدہ نہ
 سے گا اور پھر اے امیر جیسا کہ پرانے کائنات اور نظم آسمانی صحائف اور کتب سے

حوالے سے یہ بتاتے آ رہے ہیں کہ یہی اس آخری نبی کی جائے پیدائش
خاص و عام اور غیر مکرکام ہو گا۔

عبد المطلب جب غاموش ہوئے تو امیر نے کہا جتو چلے جاؤ۔ تمہارے
مل جائیں گے۔ عبد المطلب نے طفیل بن حبیب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے
ایسی جگہ سے اسے بھی رہا کر دیا۔ جس جگہ نہایت دیر ہوئی کہ آئندہ
شہر ناک یا نقصان نہ ثابت نہ ہو گا۔ یہ کعبہ کی حفاظت اور حرمت کے لئے
کرا رہا ہے۔ اب ہم کعبہ کی حفاظت کعبہ کے مالک کے سپرد کرتے ہیں وہی
ہے حرمی کی سزا اور تمہارے فعل کی سزا کا وہ گناہ۔ میں اس کی ہر
گناہ کا کہ اسے ساتھ لیتا آؤں گا۔ اسے چھوڑ دے۔

امیر نے بغیر کسی ہچکچاہٹ کہ وہاں تمہارے اپنے ساتھ لے جاسکتے
ہے۔ اس سے کوئی باز پرس نہ کی جائے گی عبد المطلب طفیل کو لے کر
کل گئے انہوں نے دیکھا اس خیمے کے قریب ہی وہ نوباحی کھڑے تھے جو
عمارت گرانے کا کام لینے کے لئے ساتھ لایا گیا تھا۔ ان میں جو سب سے
باجی تھا اس کا نام محمود تھا۔

اس موقع پر طفیل بن حبیب نے عبد المطلب سے کہا آپ ذرا رکیجے مجھے
کے ساتھ بھی اپنا فرس ادا کر لینے دیجئے۔ عبد المطلب رک گئے طفیل بن
حبیب سے باجی محمود کے پاس گیا اور اس کے کھن میں کہا۔

"دیکھ محمود تو جہاں سے آیا ہے وہیں صحت و سلامتی کے ساتھ لوٹ جا
وقت خدا کے بلند امن میں ہے۔ امیر تم سے کعبہ کو گرانے کا کام لینا چاہتا
کا گھر ہے اور اس کے سامنے والوں کا عزیز ہے اگر تو نے اس ذلیل اور حق
لایا تو خدا کے سامنے ہوا بد ہو گا۔

اس گہری عقلیت و حرمت کی بدولت رفعتوں کا حصول عقلمندوں کی
افراط کی رونق و فہم ہوتا ہے۔ امیر کعبہ پر حملہ کرنے والا ہے اور میرا
کرنے سے قبل وہ تاریخ کے قافلے میں بکلوں کے اندر اذنی رست نور لہاں
تھوڑے میں بکھر جانے والی اداں عمر کی طرح حشر اور پر اکندہ ہو جائے گا۔ عمل
کعبہ کو سہارا کرے تھا کافر تھے اس پر نزول کرے گا اور اس کی حالت تو
ال مدوم و محمود سے بھی زیادہ ہوناک اور بدترین ہوگی۔"

پھر طفیل بن حبیب نے ہاتھ میں پکڑا ہوا محمود باجی کا ہن چھوڑ دیا اور

باجی بھی فوراً زمین پر بیٹھ گیا۔ طفیل کے ہونٹوں پر کمر طمیتاں اور ناشی لی
میں لگی تھی۔

وہاں عبد المطلب کے پاس آتا تو اس نے دیکھا وہاں باجیوں عرب قاتل
اور اس کی ماں زہرا بنت کلاب کے علاوہ بیلہ اور اس کی بیوی جودہ بھی
ہر بنت کلاب نے آگے بڑھ کر طفیل کو پٹا پٹا اور اسے پیر کرنے لگی جودہ
جانی سے پلٹ گئی تھی۔ اس موقع پر عبد بھی آگے بڑھی اور طفیل کا بازو
سے کہا میں تپ کو آپ کی پہلی سارا تھارہ لیتی ہوں۔

وہاں جس بات سے اس کی آواز پھار رہی تھی۔ شہر اور میل دور و نزدیک
میں تھی اور اس کے ہاتھوں کا لکس صبح آوازی کی تہید کی طرح نکلا۔ فرس
میں پر سرور تھا۔ آج بیلہ کے چہرے پر شعلے کی ہی چمک اور خوش کن مرقوم
ان تھی وہ اپنے قلب و فکر سے عجم و شادان تھی۔

حبیب ابھی تک اسی کے خیالوں میں کھویا ہوا تھا کہ عبد المطلب نے اسے
بہت بڑا نقصان پہنچا ہے۔ قاتل کو لے کر سامنے والے پہاڑوں پر چڑھ جاؤ میں
تمہارا سہارا ہوں کہ وہ بھی پہاڑوں پر چڑھ کر اپنے تپ کو محفوظ کر لیں۔
جیسا ہے کہ امیر کے کعبہ پر حملہ آور ہونے سے قبل ہی کوئی "تشنہ دہن"
اب اس پر نوبت نہ ہو۔ کعبہ اپنے فعل بد کے حلقہ سوجھنا تک موصول جائے

۔ کہ شہر کی طرف چلے گئے جب کہ طفیل اپنی ماں "بیلہ" اور سرداران
تھا اس طرف جا رہا تھا جہاں ان کے قبیلے کے لوگ خیمہ زن ہوئے تھے۔
ان کے ساتھ پہاڑوں پر چڑھ گیا اور عبد المطلب شہر میں آئے اہل مکہ کی
امت کے ساتھ وہ کعبہ میں داخل ہوئے اور اس کا پرچہ پڑ کر بڑی عاجزی و آو
ہی سے دعا کی کہ اسے پروردگار عالم تو اپنے گہری حفاظت کر میں یہ سب ہو

عبد یہ لوگ شہر میں مٹری کرنے لگے کہ متوقع طراب سے بچنے کی خاطر پہاڑ
پر عبد المطلب بھی اہل مکہ کے ساتھ پہاڑوں پر چڑھ گئے تھے۔

اب بیلہ کی ابتدا ہوئی اس نے ہاتھوں کو آگے بڑھانے کے سے محمود باجی
ان وہ اپنے کام ہی نہیں لے رہا تھا۔ قبل ہاں نے اسے ہنسی کر رہا
"اٹھو اٹھو اٹھ کر کھینچا مکروہ اپنی جگہ سے ہلا تک نہیں جب انہوں نے اسے

میں کی طرف چلا چلا تو فوراً اٹھ کر چل پڑا۔ شام کی طرف چلا چلا
کی طرف بڑھایا تب بھی اٹھ کھڑا ہوا لیکن جب اسے کعبہ کی طرف دیکھا
اور ادا براہ آگے نہ بڑھا۔

اسی اثناء میں سمندر کی طرف سے پرنیوں کے غل کے غل
پرنے پر پاندھے جب قریب آئے تو لوگوں نے دیکھا ہر پندے
برابر تین ٹکڑے اٹھائے ہوئے تھے۔ یہ ٹکڑے اپنے پاؤں میں اور تیسرا ہاتھ
کی پیاس بچھ گئی ہو اور کوئی قدم اور طرفوں اٹھ کھڑا ہوا ہو۔

ان پرنوں نے سر کے لشکر پر سب باری شروع کر دی اور
کے لشکر کو چہانے ہوئے کھس پھس کی طرح ہیں کے رکھ دو قاعد
کعبہ پر میرے کے خلاف تھے۔ امیر کے صرف ایک ٹکڑے جس
میں کعبہ اب زہر پھیلا کہ اس کا سارا جسم ٹھوٹے ٹھوٹے ہو کر گر پڑا
اٹل کہ اور خانہ بدوش عرب قبائل پھانسل سے یہ ملوا مقرر دیکھ
گیا اور واپس بھی چلا گیا تھا۔

امیر اور اس کے لشکر کی جانی اور خاتمے کے بعد طوقانی بارش
برسا کہ سیلاب کی صورت حال پیدا ہو گئی یہ پانی امیر کے چہ شد
سمندر کی طرف سے گیا۔ اس طرح وہ میدان پھیلنے کی طرح ساف متروک
خانہ بدوش عرب قبائل نے امیر کے لشکر کی جانی پر رات
میں انہوں نے بھل اور میدان کی شادی کر دی۔ آگے روز شر
کعبہ کا طواف کیا اور پھر وہ تزاوی اور امن کے گیت گائے ہوئے ہیں
کر رہے تھے۔



یونان اور کیرش دونوں ممالک جی ایک دور کے سے تقریباً
جیل نور پر نمودار ہوئے۔ تھوڑی دیر تک وہ ارد گرد کا نظارہ کرتے
اور آسٹ آئیر لیمے میں یونان نے اپنے پہلو میں کھڑی کیرش کو چھ
دیکھ کیرش یکہ وہ سر زمین ہے جس میں آلے والے آخری
اس رسول کے گئے تک ہم اپنی زندگی کے دنوں کا ساتھ دے
سکیں اس پر ایمان لائیں اور اس کی اطاعت و فرمانبرداری اختیار

زمین و آسمان کے مالک اور خداوند سے التجا و التماس ہے۔ کہ وہ ہمیں
نیک ان سر زمینوں میں رہنا نصیب کرے۔ یہاں تک کہ کے بعد یونان
اور اس کی تائید کرتے ہوئے کیرش بولی اور کہنے لگی۔

یہ ہے حبیب میرے بھی خیالات آپ جیت ہی ہیں میری بھی التماس ہے
اور وہ دکھائے کہ ہم آلے والے رسول کا اتباع اس کی فرمانبرداری کر
لیں یا اب ہمیں نہیں کہ ہم فی الحال اسی سر زمینوں میں قیام رکھیں۔ اور
میںوں میں کعبہ انتخاب طور پر ہوا ہے۔

یہ ہے بعد کیرش تھوڑی دیر کے لئے دیکھ پھر وہ دوبارہ بولی اور کہنے لگی
یہ ہے حبیب میں نے اپنی آنکھوں سے جو کعبہ کے اطراف میں ہیں کے
دیکھا ہے اس سے مجھے یقین ہو گیا ہے کہ یہ خدا کا کعبہ ہے اس
کا طواف اٹھانے کو کسی سال کام میں دیکھ یونان میرے حبیب کسی طرح
سے پندے آئے انہوں نے ٹکڑے پیچھے اور امیر کو نیست و نابود کر کے رکھ
والی جلد آئے اور ان سر زمینوں میں جو شرک و بدی کے طوفان اٹھے
میں دھوکے کے۔

اس موقع پر میرے کعبہ کہتی کہ اسی وقت ایسا یونان کی گردن پر
تے رک گئی اور ایسا توستے کے لئے وہ یونان کے چھو سے پہلے کے
میں لینے کے بعد ایسا یونان اور کہنے لگی۔

میں تمہاری اور میراں باہم ساری ٹھٹھو گوس چلی ہوں فی الحال تم
میں ایسا کام نہیں کہ تم ان سر زمینوں سے نکل کر نہیں اور۔ وہ سال
کا تو مجھاس سیلاب اور اوقات میں گھرے میں بند ہیں اور رگت گاتے
میں پناہ طلب سے دوچار کرتے رہتے ہو اس مسئلے کو جان رکھو۔ پر میں
میں دیتی ہوں کہ فی الحال تم اسی سر زمینوں میں قیام کرو ہو سکتا ہے
کے دوران ہی خداوند ان سر زمینوں میں اپنا آخری رسول مبعوث کرے
میں تمہارے اس رسول کے تابع فرمانبردار اور مطیع بن زندگی آ رہا۔

یہ ہے بعد ایسا جو غامض ہوئی تو یونان مسکراتے ہوئے کہنے لگا کچھ
نہ ہے تمہاری آمد سے پہلے میں اور کیرش واقعی یہاں قیام کرنے سے
رہے تھے اب جبکہ تم بھی تائید رہی ہو تو میں کہہ کی اسی نواہی سراسر میں
میں اس سے پہلے میں نے قیام کیا تھا۔ ایسا نے یونان کی اس تجویز سے

اتفاق کیا۔ پھر اس سرائے میں قیوم کرنے کیلئے یونان اور کیرش دونوں ممالک سے اتر کر کہ شہر کی طرف جا رہے تھے۔



ایک روز عبد المطلب مقام حجر میں سو رہا تھا کہ خواب میں کسی نے کہا کہ تیرے عزیز امیر از میں اسے قاضی کرتے ہوئے تھا۔ اسے عبد المطلب کو کہو۔ اس خواب کے دوران عبد المطلب نے آواز دینے والے کو قاضی پر پھینکا یہ عجیب کیا چیز ہے تو اس پر اشارہ کرنے والا غائب ہو گیا اور خواب ختم ہو گیا۔ عبد المطلب کسی قدر پریشان تھا اور یہ سوچنے لگا تھا کہ آخر یہ اشارہ کی طرف اشارہ کر رہا ہے۔

دوسرے روز پھر عبد المطلب جب اپنی آرام گاہ میں سو رہا تو خواب میں اسے کئے والا عبد المطلب کو قاضی کرتے ہوئے کہا رہا تھا۔ دیکھ عبد المطلب کو کہو۔ عبد المطلب یہ خواب دیکھ کر ہر پریشان ہوا اور آواز دینے والے کو پوچھنے لگا۔ کچھ یہ یہ کیا چیز ہے؟ عبد المطلب کے اس طرح پوچھنے والا پھر غائب ہو گیا اور خواب ختم ہو گیا۔

دوسرے دن کے بھی خواب نے عبد المطلب کو مزید پریشان کر دیا۔ وہ تھا وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ یہ اشارہ کس کس طرف مل رہا ہے اور کچھ تیسرے روز رات کے وقت خواب میں پھر آواز دینے والے نے آواز دینے کو قاضی کر کے کہا۔ اسے عبد المطلب اٹھو اور مشن کو کہو۔ عبد المطلب پر پھر دیکھ آواز دینے والے یہ سہم کیا چیز ہے؟ تیسرے روز بھی عبد المطلب نے آواز دینے والا پھر غائب ہو گیا اور اس کے اس طرح غائب ہونے پر پریشانوں اور پرانگوں میں مزید اضافہ ہو گیا تھا۔

چوتھے روز جب عبد المطلب اپنی حاکم میں سو رہا تو خواب میں اسے عبد المطلب کو پکارتے ہوئے عبد المطلب اٹھو اور رزم کو کہو۔ اب اس کی سمجھ میں آ رہا تھا۔ اس نے پکارنے والے آواز دینے والے کو قاضی رزم کیا شے ہے؟ اس پر خواب میں آئے والے پکارے والے اور اسے کہہ رزم دو چیز ہے جو کبھی نہ سوئے گا اور اس کا پالہ۔ کم ہو گا۔ وہ بڑے گروہوں کو حیران کرے گا۔

عبد المطلب کو رزم اس وقت یاد اور خون کے درمیان خواب اسے گھونٹنے والوں کی ہستی کے قریب ہے۔ یہاں تک تھکے اور کھنگھو کرنے کے بعد وہ گواہ دینے والا غائب ہو گیا تھا۔

اب سمجھ گیا تھا کہ خواب میں اسے کیا بتایا جا رہا ہے اور یہ سب کچھ وہ دوسرے روز عبد المطلب نے اپنے بیٹے عارض کو ساتھ لیا اور اس کچھ کی بات کہ جس کی خواب میں ایسی نشانہ کی گئی تھی۔

عارض میں وہ چیزیں ظاہر ہونا شروع ہوئیں تو دہلی تھیں تو عبد المطلب نے اس پر قہقش کے لئے آئے اور سرکہ لوگ تازہ گئے کہ جو کچھ عبد المطلب نے خواب میں وہ انہوں نے پایا ہے کیونکہ کھدائی شروع کرنے سے پہلے عبد المطلب کو اپنے خواب کے متعلق تفصیل سے آگاہ کر دیا تھا۔

تیس دن دیکھتے ہوئے قہقش کے سوا عبد المطلب کے پاس آئے اور مطالبہ کیا کہ اسے کئے گا ہی میں تم ہمیں بھی حصہ دار بناؤ گے اس پر عبد المطلب نے کہا کہ اسے خواب میں یہ سب کچھ بتا کر مجھے تم سب میں متاثر کر دیا گیا ہے۔ پھر ان سب چیزوں کا اقرار ہوا کہ ان کے دوران یہاں نمودار ہوں گی۔ انہوں نے سرور میں اس کی تائید کیا اگر تم نے ہمیں حصہ دار نہ بنائے جگ کریں گے اس پر عبد المطلب نرم پڑ گئے اور ان کی بات مان لیتے ہوئے کہا عارضی سے پہلے اپنے اور میرے درمیان کوئی حالت مقرر کر لیں گے۔ ان کے درمیان اتفاق کر گئے۔

اسی اس تصور کے خواب میں اہل قہقش نے حالت کے لئے ہی سعد کی پیش پا جو اس وقت ارض شام میں اپنی قبیلہ میں رہتی تھی عبد المطلب نے تسلیم کر لیا جس دنوں فریقوں نے ایک دن مقرر کیا وہ اس روز عبد المطلب کے دوسرے سرکہ سردار ارض شام کی طرف روانہ ہو گئے اور ان کے ساتھ ان کے حامی اور ساتھی بھی روانہ ہوئے تھے۔

اپنے مخالف گروہ کے آدمیوں کے ساتھ جب ارض شام کی طرف جانے لگے تو اس کوئی سے قہقش نے خداوند کے حضور نذر دہانی کر دی تھی وہ اور دو جماعت کو بھیج کر قہقش کے مقابلے میں ان کی حفاظت دل ہوئے تب وہ ان بیٹوں میں سے ایک کو اہل اللہ کے پاس خداوند تقدوس کے لئے قربان کر دیں گے۔

یہ میرے ساتھیو میرے عزیز۔ یہ فیصلہ جس حالت سے مجبور ہو کر دے رہا
مجھے امید ہے کہ تم میری اس تجویز سے اتفاق کر گئے۔ عہد المصلح کی اس تجویز
کے سارے ساتھی وہیں رک گئے اور ہر کوئی اپنے لئے گڑھا کھودنے لگا جبکہ
وہاں بھی وہیں رک کر عہد المصلح کی ٹھکانہ کی اور بے بسی دیکھتے ہوئے غرضی
ان کا اظہار کر رہے تھے۔

سارے لوگوں نے اپنے لئے ایک ایک گڑھا کھود لیا تب لوگ صحرا کے اندر تپتی
جھلکتی آگ اور اپنی اپنی موت کا انتظار کرنے لگے۔ یہ صورت حال دیکھتے ہوئے
میرے ساتھیو دوبارہ اپنے ساتھیوں کو طالب کرتے ہوئے کہنے لگے۔

میرے عزیز۔ قسم خداوند کی۔ اس طرح اپنے آپ کو موت کے آگے ڈال دینا
میرے لئے بے فائدہ ہے نہ کرنا اور کوئی سچی اور جوشہ۔ کرنا بڑی کمزوری کی بات

۔ ہم لوگوں کے حسوں میں ہمت و شکت ہے اطراف میں کسی ہستی کی
نہایت ہے۔ کوئی تبدیلی اور ہستی مل جائے وہاں سے ہمیں پانی میسر ہو جب دیکھیں
بے تلاش جاری نہیں رہی جا سکتی اور جسمانی طاقت اور شکت جواب دے گئی ہے
لوگوں کے پاس ہوش آئیں گے اور اپنے آپ کو موت کے رحم و کرم پر چھوڑ
دیں۔ میرے رفیقو ہمت نہ کرو۔ کڑے ہو شاید خداوند کسی نہ کسی ہستی میں ہم
موجود ہو پانی کسی سخت صحنی حیثیت فرما دے۔

مصلح کی اس منظر سے ان کے ساتھیوں کو کچھ حوصلہ اور تہمت ہوئی۔ لہذا
انہوں نے اپنے پر سب اپنی جگہوں سے اٹھ کر اپنے آگے پانی کی تلاش میں
نکل کر لوگوں کے بھی ان کے ساتھ جانے کے لئے تیار ہو گئے تاکہ دیکھیں اب
کیا کرتے ہیں اور ان پر کیا گزرتی ہے اور یہ کیسے موت کا ظار ہوتے ہیں۔ وہ
صحرا کے اندر وہ لوگ مارے جاتے گئے اور ہم دائیں چکر دم اور اس کے
پانی جانے والی ساری چیزوں پر قبضہ کر لیں گے۔

مصلح بھی اپنی جگہ سے اٹھے اور اپنی اونٹنی کی طرف بڑھے۔ جب وہ اپنی اونٹنی
پر چڑھا تو اس نے گھبراہٹ سے گھبراہٹ کر اپنی اونٹنی کو اٹھایا تو جب اونٹنی اٹھنے لگی
تو اس نے زمین میں دھنسا اور ایسا ہوا کہ وہاں سے نیچے پانی کا ایک چشمہ بر نکلا۔
عہد المصلح اور ان کے ساتھی بے حد خوش ہوئے صحرا کے اندر اچانک نیچے
نکلے ہوئے دیکھ کر وہ بے چارے اپنی اپنی ساریوں سے اتر پڑے۔ بھاگ کر وہ پتے

اس کے بعد وہ مخالف گروہوں کے لوگوں کے ساتھ ارض شام کی راہ
لیگے۔ راستے میں صحرا کے اندر سے گزرتے ہوئے عہد المصلح اور ان
پاس پانی ختم ہو گیا۔

عہد المصلح کے کسی بھی ساتھی کے پاس پانی نہ رہا تھا اور انہیں اس
پاس لگی کہ ہر ایک کو اپنی موت و ہلاکت کا چین ہو گیا وہ مخالف لوگ جو
ساتھ تھے اور زمزم کا فیصلہ کرانے شام کی ٹھکانہ کے پاس جا رہے تھے
موجود تھا۔

عہد المصلح نے اس سے پانی مانگا لیکن اسوں نے پانی دینے سے انکار
پیش کیا کہ ہم خود بھی تم لوگوں کے ساتھ اس بے آب و گیاہ دشت میں
ہمیں بھی اسی آفت و مصیبت کا خطرہ لاحق ہے جو تم پر اس وقت پڑا ہے
جسے قاپلی جیسے کہ خود اپنے آپ کو بھی موت و ہلاکت کے خوف
اس پر عہد المصلح نے اپنے ساتھیوں کو طالب کرتے ہوئے کہا۔

سنو میرے عزیز۔ میرے ساتھیو تم جانو کہ ہم میں سے ہر ایک
ہو چکا ہے اور پاس کے باعث میری ہی نہیں ساری حالت بھی قحطی و
میرے ساتھیو مخالف گروہ والوں کے پاس پانی ہے لیکن وہ چاہتے
ہے کہ اسے اپنے لئے لے لیں۔ اس ضرورت کے وقت وہ ہمیں پانی دینے سے
لوگ مجھے بخود کہہ کہ اس موقع پر مجھے کیا کرنا چاہئے۔

عہد المصلح کی اس منظر کے جواب میں ان کے ساتھیوں نے
سارے رفیقوں کی ترغیب کرتے ہوئے کہا۔

اے عہد المصلح۔ جو بھی آپ ہم میں گئے ہم چھوٹی کریں گے
کبھی۔ فیصلہ کریں۔ ہم تو ہر صورت حال میں آپ کا ساتھ دیں گے۔
تو بھی ہم آپ کے قاتلوں کے خلاف سینہ سپر ہو جائیں گے۔ اگر مسلح
ہوئی تب بھی ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ اس پر عہد المصلح نے ان سے
ہوئے کہ۔

دیکھو میرے ساتھیو۔ میرے رفیقو۔ اگر ایسا ہے تو میرے ساتھ ہر شخص
لے ایک گڑھا کھودے۔ جب کوئی پاس کے باعث جاگ ہو جائے تو اس
دھاریں گے جو اس نے حوالہ اپنے لئے کھودا ہو گا۔ یہاں تک کہ غریب
رہ جائے گا اور سارے قافلے کی سست اس شخص کا ہے گروہ نکل رہا۔

م کو دینے کے بعد ان کچھ چیزیں بھی لی تھیں جن کا فیصلہ کرنے کے لئے عہد
ہو یا اور ان کو کما اور عجیب طریقہ کار استعمال کیا۔ اس نے اہل قریش کو جمع کیا
عہد کر کے کیا۔

اب چیزیں زم زم کے کھودنے سے لی ہیں میں ان پر انکی دعویٰ نہیں کرتا۔ ان
چیزوں کے لئے میں چھ تیر مقرر کرتا ہوں۔ پھر یہ تیر جبل ۱۱ پر ڈالے جائیں۔ اور
چیز کا تیر نکلے وہ چیز اسی کی ہو گی۔

اہل قریش نے اتفاق کیا لہذا چھ تیر لے گئے اس میں سے دو زور تیر کہتے تھے
میں۔ یہاں رنگ کے دو تیر عہد المصلب کے لئے اور سفید رنگ کے دو تیر اہل
مکہ کے لئے منتخب کئے گئے تھے۔

اب تیروں کو لے کر لوگ کہتے تھے اللہ میں داخل ہونے اور وہاں جو شخص جبل پر
چڑھ کر تیر انہوں نے اس کے حوالے کئے کہ وہ اس تیروں کو جبل پر ڈالے تاکہ

میں سے جب تیر ڈالے تو کہتے تھے اللہ کے دونوں زور رنگ کے تیر ہونے کے
لئے نکلے۔ عہد المصلب کے دونوں سیاہ رنگ کے تیر سفید کھادوں اور
نکلے۔ جب کہ قریش کے دونوں سفید تیر کسی بھی چیز کے لئے نہ نکلے تھے۔

اب کے دو دونوں ہیں کہتے تھے اللہ میں نصب کر دیتے گئے تھے۔ یہ پہلا سونا
کہتے تھے کہ اللہ کو مزیں کیا گیا تھا۔ جبکہ کھادوں کو عہد المصلب سے کہتے تھے اللہ کے
کا دیا تھا اس کے بعد زم زم پر عہد المصلب کی حکایت تسلیم کر لی گئی اور حجاج
۱۱۔ عہد المصلب نے اپنے ذمے لئے لیا تھا۔



وقت گزرتا رہا۔ عہد المصلب نے سو اپنے دس بیٹوں کے لئے نذر ہلی تھی

اہل مکہ کا یہ بات ایک دن اس کے پاس سے گزری۔ وہ دیکھ کر بڑھ کر چلے گئے۔

خیش کے قریب آئے جی بھر کے پہلے سب سے پانی کا اور اپنی آنکھوں سے
انہوں نے اپنے منگھیرے بھی بھر لئے تھے۔

اس سارے نام سے فارغ ہونے کے بعد عہد المصلب نے اپنے مخالف
کو مخاطب کرتے ہوئے کہا شروع کیا۔

یا ماشر القریش۔ (اے اہل قریش) خداوند نے ارض شام کے اس ہے
کے اندر ہمیں پالی عنایت کر دیا ہے۔ گو اس سے پہلے جب ہمارے پاس پالی
اور ہم زندگی اور موت کے کنارے کھڑے تھے میں نے تم لوگوں سے پالی مانگا
پالی دینے سے انکار کر دیا۔ لیکن میں تم جیسا دیکھا اور دیکھنا نہیں
خداوند نے ہم پر رحم و کرم کرنے ہوئے دور دراز کے دشت میں چشمہ جاری
تم لوگ بھی تو سیر ہو کر پانی پو۔ اپنے منگھیرے بھی بھرو۔ ہاتھ نہ بھی
مستفید ہو۔ کوئی تمہیں منع نہیں کر سکا۔ تم ہمارے صدمہ ہو قضا حرام میں
اس چشمے میں تم بھی ہمارے ساتھ برابر کے حصار ہو۔ اس پر مخالف گرد
آئے انہوں نے بھی سیر ہو کر پانی پیا اور اپنی اپنی ضروریات کے مطابق
بھر لئے تھے۔

اس کے بعد ارض شام کی کابٹ کے پاس جانے کے لئے جب وہاں سے
تو عہد المصلب کے مخالف گروہ نے وہاں کھڑے ہو کر باہمی صلاح و مشورے
کیا پھر ان میں سے ایک جو اس کا سرکردہ تھا وہ کوئی تحریی بعد آنے کے
کے پاس آیا اور اسیں مخاطب کر کے کہنے لگا۔ اے ابن ہاشم اب
سلیسے میں تمہارے ساتھ کوئی جھگڑا عکرا نہیں کریں گے۔ جس ذات
تمہارے ساتھیوں کو اس پر سے اور بے آب و گیاہ حصار اور دشت میں پالی
ہے بے شک اسی نے تمہیں زم زم عنایت فرمایا ہے۔ میں اے ابن ہاشم
کر فیصلہ کیا ہے کہ اب زم زم کا فیصلہ کرانے ارض شام کی فائد کے پاس
کہ لوٹ جائیں۔ عہد المصلب اور ان کے ساتھیوں نے اپنے مخالف گروہ
بے حد پسند کیا پھر وہ خوشی خوشی اس حصار و دشت سے واپس مکہ کی طرف
مکہ واپس جا کر عہد المصلب نے دوبارہ زم زم کی کھدائی کا کام شروع
دوبارہ کھدائی نہ کی گئی تھی کہ وہاں سے سونے کے دو ہریں ملے اور یہ سونے
تھے جنہیں بنو جرم سے اس وقت وہاں دیا گیا تھا جس وقت انہیں مکہ کی خدمت
کر کے مکہ سے نکالا جا رہا تھا۔ اس کے علاوہ وہاں سے سفید کھادیں اور

تو ایسا ہوا کہ اس کے ہاں دس بیٹے پیدا ہوئے اور جو ان ہو گئے تب عبد اللہ
نذر پوری کرنے کا خیال آیا۔ اس پر اس نے اپنے سارے بیٹوں کو جمع کیا اور
کر کے کہا۔

سنو میرے فرزندوں۔ میں نے نذر مانی تھی کہ اگر میرے دس بیٹے ہوں
جو ان ہو گئے تب میں ان میں سے ایک کو کہتے ہوئے اپنے خداوند کی خدمت
قرآن کر دور گا۔ اب تم میرے دس بیٹے ہو۔ دس کے دس جو ان ہو چکے ہو
سمجھنا ہوں کہ اس نذر کے پورا کرنے کا وقت آگیا ہے۔

عبد المطلب کے سارے بیٹوں نے اس مسئلے میں باپ سے اتفاق کیا اور باپ
نے ہمارے باپ۔ یہ نذر پوری کرنے کے لئے کیا طریقہ کار استعمال
ہے۔ اس پر عبد المطلب نے کہا تم میں سے ہر کوئی ایک عہد لے اور اس عہد
کو میرے پاس لے آئے۔

سب بیٹوں نے ایسا ہی کیا۔ تب عبد المطلب ان سب کو لے کر کہنہ لڑ
ہو کر جبل بیت کے پاس آئے اور اس جبل بیت سے ٹال لینے کا یہ طریقہ کار
کے پاس ہر وقت سات حجرے رہتے تھے اور ہر حجرہ پر کچھ نہ کچھ لکھا رہتا تھا
ایک حجرہ ہاں۔ دوسرے حجرے خالی لکھا تھا۔ جب کوئی کام کرنے کا
تھیوں کو دوسرے تھیوں میں ملا کر حرکت دی جاتی اگر ہاں والا تیرا تھا تو وہ
لیجے اور نہیں والا تیرا تھا تو وہ اس کام سے باز رہتے تھے۔

تیسرے حجرے پر تم میں سے اور چوتھے پر ہم میں سے نہیں لکھا ہوا تھا
میں ملا ہوا لکھا تھا۔ جب کسی لڑکے کا وقت یا کلام ہوتا یا کسی میت کو دفن
سب میں شک ہو تو ایسی صورت میں سوا درہم اور نذر کرنے کے لئے وہ حجرہ
سامنے پیش کئے جاتے۔

پھر جبل کو مخاطب کر کے کہتے کہ فلاں کے ساتھ ہم اس طرح کا معاملہ
ہو بات حق میں ہے وہ ہمارے لئے ظاہر کہ اس کے بعد تھیوں والے
کو حرکت دے۔ اور پھر جو حجرہ اس کے مطابق عمل کرتے تھے۔

ایک حجرہ پانی لکھا ہوا تھا جب پانی کے لئے کتواں کھودا جاتا تو وہ
دوسرے تھیوں کے ساتھ ملا کر حرکت دلاتے۔ پھر جس طرح کا حجرہ
کرتے تھے۔

پہلی عبد المطلب اپنے بیٹوں کے ساتھ جبل کے پاس تھیوں کو حرکت

اور جو نذر انہوں نے مانی تھی وہ بھی اس تھیوں والے سے کہہ دی۔ پھر اس سے
میرے بیٹوں کے یہ حجرہ کار نکلا اور یہ وہ حجرے تھے جس میں سے ہر ایک پر ان کے
نام لکھے ہوئے تھے۔

اب جب اس تھیوں والے شخص نے حجرہ کار نکالے تو عبد المطلب کے سب سے
بزرگ عبد اللہ کا نام نکلا۔ گو عبد اللہ عبد المطلب کے سب سے جوان لڑکے اور
بڑے تھے اس کے باوجود عبد المطلب نے اپنے ایک ہاتھ سے اپنے بزرگ کا ہاتھ تھاما
اور اسے ہاتھ میں ایک حجرہ اور دوسری چھری تھام کر عبد اللہ کو سبیل اور نائیلہ تھیوں کے
لئے لے گئے تاکہ اپنے بیٹے کو اپنی مانی ہوئی نذر کے مطابق خداوند کی خدمت کی نذر

عبد المطلب اپنے فرزند عبد اللہ کو نذر کرنے لگے تب قریش کے سرکردہ لوگ
اس سے انہ کر عبد المطلب کے پاس آئے اور عبد المطلب کو مخاطب کر کے کہہ گئے
عبد المطلب تم یہ کیا کرنے جا رہے ہو۔ جواب میں عبد المطلب نے بغیر کسی
کلام کہا۔

میں نے نذر مانی تھی اور اس نذر کی تکمیل کے لئے میں اپنے بیٹے عبد اللہ کو نذر
جا رہا ہوں۔ اس پر قریش چلا آئے اور کہنے لگے خدا کی قسم اسے ہرگز نذر نہ
دیا کر آپ نے ایسا کر دیا تو ہر کوئی اپنی نذر کے بعد اپنا بچہ یہاں لایا کرے گا اور
خداوند کرے گا۔ اس طرح بچوں کی نسل کشی شروع ہو جائے گی۔

عبد المطلب کی بیوی اور عبد اللہ کی ماں فاطمہ بنت مر کے قبیلے کے ایک شخص مغبوین
نے اسے مارا۔

اب عبد المطلب قسم خداوند کی ایسا ہرگز نہ کرنا جب تک آپ بالکل مجبور اور بے
ہوش نہ جائیں۔ اگر اس عبد اللہ کا فدیہ ہمارے مال سے ہو جائے تو ہم ضرور ادا کر دیں
عبد المطلب کے دوسرے بیٹوں نے بھی عبد المطلب کو معذور دیا کہ ہمارے بھائی کو
خداوند میں اسی وقت قریش کا ایک شخص تھا اور اس نے عبد المطلب کو مخاطب
ہونے کا شروع کیا۔

عبد المطلب غریب میں ایک کابھہ رہتی ہے جس کا نام سراج ہے۔ اس کے مال
والے۔ شیطان یا روح ہے۔ اس کی مدد سے وہ چھپی ہوئی باتیں جانتی ہے۔ پس تم
خداوند کو لے کر وہاں جاؤ اور اس کابھہ سے اس مسئلے کا حل دریافت کرو۔ اگر اس
میں ہمارے اس جو ان بیٹے کو نذر کرنے کا حکم دے دیا تو تم کو اختیار ہو گا جو چاہو

نہی آند سے بڑھ کر قتل ہوں وقت مجھ سے گزرتا چلا گیا تھا۔



درا حرازل غیاث کے کھڑات میں کسی چیز کا جائزہ لے رہا تھا اس کا ایک
اس کے سامنے آیا۔ اسے دیکھتے ہی حرازل چونک سا پڑا۔ شاہدہ شہر سے کسی
واقعہ رکھتا تھا۔ شہر کے نزدیک آئے پر حرازل اسے غائب کرتے ہوئے پہلے
پہنچا تھا کہ شہر نے بولنے میں پہل کی۔ حرازل کو غائب کر کے کہنے لگا۔

تو آپ کے لئے ایک انتہائی اہم مسئلہ بنی اور انتہائی اہمیت کی خبر لے کر آیا
تھا۔ میں میں اس خبر سے آپ اپنے اور اپنے لواحقین کے لئے مسرت سے فائدہ
لے رہے تھے۔ اس پر حرازل فوراً بولا اور کہنے لگا۔ یہ خبر بڑی اور کیرش کے حوالے
میں ہے۔ شہر بولا اور کہنے لگا آپ کا اذکار درست ہے آگاہ۔ یہ خبر بڑی اور کیرش
تو نہیں۔ سر حال میں سے حوالہ تو ضرور رکھتی ہے۔ آپ کو یاد ہو گا آپ نے
میں سونا قتل اس پر حرازل بولا اور کہنے لگا۔

اور مجھے یاد ہے۔ جس ماری شہر کے قہر میں بیاس کے گل سے حلق معلوم
کی اور داری لگتی تھی۔ اس پر شہر بولا اور کہنے لگا۔

تو اس گل اور وہاں وقت سے بڑھ کر کیرش کے جانے سے حلق
معلومات اکٹھی کرنے کے بعد آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں۔ اس پر
شہر بولا اور کہنے لگا میں نے شہر کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے
کا واسطہ ہے تو پھر کو کہتے کیوں ہو۔ بولس میں شہر کہہ رہا تھا۔ اے آگاہ بیاس
میں ایک بہت بڑے ساحر بیاس نے اپنے لئے قہر کیا تھا وہاں کارہنہ والا تھا۔
میں نے ساحر طوم اس نے مجھے پھر پہل میں اتارنے والے دو فرشتے ہاروت اور
ماکی اس نے بہت کچھ حاصل کیا۔ پھر وہ ماری شہر کی طرف چلا گیا۔ ماری شہر کے
میں نے غلام کے کنارے اس نے اپنا گل قہر کیا اس گل کے اندر ہاروت کی
میں نے اس نے سارے وہ طوم بھل کر دیئے تھے جو اس نے پہل سے مجھے
میں نے فرشتوں سے حاصل کیے تھے۔

میں ہوا کہ بیاس اس دنیا سے گزر گیا۔ پھر اس گل کے اندر بیاس کی طوم
میں سے وہ دو میں رہنے لگیں۔ ایک مدح سلوک کی اور دوسری اذکار کی۔ یہ
میں نے اور کسی در میں یہ بیاس کے شاگرد رہ چکے تھے پھر ایسا ہوا کہ ان

کہو۔ اور اگر اس نے کوئی ایسا حکم دیا جس میں تمہارے اور تمہارے بیٹے کی
سے لگنے کی کوئی صورت ہو تو پھر تم اسے قبول کر لیتے۔

عہد المطلب کو یہ مشورہ پسند آیا۔ لہذا وہ اپنے بیٹے اور کچھ معزز لوگوں کے
سے شہر روانہ ہوئے۔ شہر کی وہ کالہد جس کا نام سراج تھا ان لوگوں میں سے
میں وہ لوگ شہر سے غیر پہنچ گئے۔ اس کالہد سے ملے اور سارا واقعہ اس
کہا۔

جواب میں اس کالہد نے کا تم سب لوگ شہر چلو۔ وہ روز قوم کہو۔ میں
سچا پوچھ کر اس اہم بات کا فیصلہ کروں گی میں عہد المطلب اور ان کے ساتھ
شہر پہنچ گئے۔

شہر پہنچ کر دوسرے روز جب عہد المطلب اور اس کے ساتھی اس کا
تو اس نے پوچھا تم لوگوں میں مذہب کی کیا مقدار ہے۔ ان سب نے
اونٹ۔ یہ جواب سن کر اس کالہد نے تھوڑی دیر کے لئے کچھ سوچا پھر وہ ایسا
ہوئے کہنے لگی۔

تم سب لوگ واپس کہ چلے جاؤ اور اپنے بیٹے کو وہی اونٹوں کے پاس رہو
اور اونٹوں پر بیٹوں کے ذریعے قرعہ ڈال لو۔ اگر فیصلہ تمہارے بیٹے کے حق میں
اونٹوں کی تعداد بڑھاتے چلے جاؤ یہاں تک کہ خداوند تم سے راضی ہو جائے اور
بیٹے کے بجائے اونٹوں پر قرعہ نکل آئے جتنے اونٹوں پر قرعہ نکلے اوتھے اونٹوں کو
اس طرح تمہارا خداوند بھی تم سے راضی ہو گا اور تمہارا بیٹا بھی ذبح ہو۔
گا۔ یہ فیصلہ سن کر سب خوش ہو گئے۔ اور واپس چلے گئے یہاں تک کہ سب
کہ پہنچے۔

کہ کچلنے کے بعد عہد المطلب اپنے بیٹے عہد لاد اور دس اونٹوں کو لے
میں داخل ہوئے اور پھر تیر لاکھ تو حیر عہد اللہ ہی کے نام لگا۔ یہ فیصلہ ہوئے
المطلب نے دس اونٹ اور پچاس اونٹ اس طرح اونٹوں کی تعداد میں ہو گئی کہ
عہد اللہ ہی کے نام لگا پھر اونٹ پچاس کر تیس کر دیئے گئے تھے پر تیس اس بار
کے نام لگا۔ اس طرح اونٹوں کی تعداد بڑھتے بڑھتے جب ۳۰ ہو گئی تو حیر عہد اللہ
اونٹوں پر نکل آیا اس کے بعد تین مرتبہ ایسا ہی کیا تو حیر اونٹوں پر ہی لگا اس
اللہ کے بجائے عہد المطلب نے ۳۰ اونٹوں کی قبیلہ دے کر اپنے بیٹے کو چاہا تھا
اس بات کا فیصلہ ہونے کے بعد عہد المطلب نے اپنے بیٹے عہد اللہ کو واپس

سلیوک اور اوقار کو برفان اور کیرش کی اس قید سے آزاد کراؤں گا۔ بلکہ
پہلے ساتھ ملاتے ہوئے تینوں کو برفان کے خلاف کچھ اس طرح استعمال کروں گا کہ
تا ہے کہ ان تینوں کی مدد سے میں برفان کو ضرور اپنے سامنے منسوب کرنے کی
دراں گا۔ یہی میری سب سے بڑی آرزو ہے۔ اب آؤ دونوں یہاں سے دھڑلے
دارے عباس کے محل کی طرف کوچ کریں۔ شہر نے عوازیل کی اس تجویز سے
دونوں اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لانے اور نینا شہر کے کھڑکات سے وہ
مہار کے کنارے عباس کے محل کی طرف کوچ کر چکے تھے۔

یہی سری قوتوں کو حرکت میں لانے والے عوازیل اور شہر دونوں اس کمرے کی
دوار ہوئے جس کے اندر برفان اور کیرش دونوں نے عباس۔ سلیوک اور اوقار
کو رکھا تھا۔ عوازیل نے دیکھا اس کی ہمت پر ایک درخت تھا جو پانی سے بھرا ہوا
ہوئے پانی نکالنے کے لئے قریب ہی مٹی کا ایک پیالہ بھی رکھا ہوا تھا۔
دونوں چروں کو پہلے بڑے غور سے دیکھا۔ وہ اس موقع پر وہ اپنے ساتھی شہر کو
کے کچھ پوچھنے ہی والا تھا کہ شہر پہلے ہی بول پڑا اور عوازیل کو مخاطب کر کے

کہا۔ مٹی کے اسی پیالے میں پانی لے کر برفان اس پر مٹی عمل کرتا تھا پھر پانی سے
وہ برتن کے قریب ہی جو قدرے پست اور گہری جگہ ہے یہاں وہ پانی گراتا تھا اور
پانی کے ذریعے کمرے میں جب داخل ہوتا تھا تو اس کمرے کے اندر عباس۔
اوقار جو بند ہیں وہ ایک طرح کے طراب اور کرب سے بھرنا ہو جاتے تھے۔
اب میں عوازیل نے کچھ بھی نہ کہہ بھرہ آگے بڑھا۔ مٹی کا پیالہ اس نے بڑے
پانی سے بھرا بھرہ ہمت پر چنہ گیا پیالے کے بھرے ہوئے پانی پر بھرہ اپنا کوئی
تھوڑی دیر تک خاموشی طاری رہی پھر جب عوازیل نے اپنا وہ عمل ختم کر دیا
تو وہ اور اپنے ساتھی شہر کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

اس شہر پانی سے بھرے ہوئے اس پیالے پر میں نے اپنا عمل کر دیا ہے۔ دیکھ اب
یہ قوتوں کو حرکت میں لانے والے اس پیالے میں بھرے ہوئے پانی میں طول کر
کر آیا ہونے کے بعد تو حرکت میں آؤ اور پیالے میں جس قدر پانی ہے وہ تو اسی
پانی میں برفان پانی اغزیل کر عباس۔ سلیوک اور اوقار کو طراب میں جلا کر آ

یہاں تک کہنے کے بعد عوازیل کو بھر کے لئے رکا۔ بھرہ وہاں اپنا سلسلہ کام

مرا میوں میں برفان اور کیرش کتے۔ بار بار انہوں نے اوقار اور سلیوک کے پاس
کو بھی اپنے سامنے لگا دکھایا۔ اسے آقا یہ ساری مطہات اس محل سے قریب
میں نے حاصل کی ہیں۔ اس کے بعد میں نے محل میں قیام کیا اور اس اوقار میں
دیکھوں برفان اور کیرش اگر اس محل کی طرف آتے ہیں تو یہاں کیا کرتے ہیں۔

دیکھ آقا۔ میرے اس قیام کے دوران ایک روز برفان اور کیرش اس محل
آئے۔ محل میں داخل ہونے کے ساتھ ہی بائیں جانب جو کمرہ ہے اس پر وہ
قوتوں کو استعمال کرتے ہوئے چڑھنے پھرنی کا ایک برتن برفان نے اپنے قریب
پر اس نے اپنا کوئی محل کیا بھرہ پانی اس نے ہمت پر آہستہ آہستہ اٹھا۔ وہ
کام ہمت سے وہ پانی کمرے میں پٹا اور پانی کا ہمت کے ذریعے اس کمرے میں
کمرے کے اندر اتنا درجے کی چھ دیوار کچھ اس قسم کی مثال دیکھ کر چپے
تین ہتھیاں ناقابل برداشت اذیت میں جلا ہو کر رہ گئی ہوں۔ اسے آقا بھرہ
دونوں میاں بھری کچھ دیر تک پانی گرا کر یہاں عمل کرتے رہے اس کمرے میں
چھ دیوار کی آوازیں سنائی دیتی رہیں پھر برفان اور کیرش وہاں سے چلے گئے۔
سارا صحر دیکھ کر آپ کی طرف چلا آیا ہوں۔

اپنے ساتھی شہر کی یہ ساری گفتگو سے کے بعد عوازیل گردن جھکا کر
سچا رہا۔ بھرہ اپنے سامنے کھڑے اپنے ساتھی شہر کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔
دیکھ شہر ہماری اس گفتگو سے میں سارا محالہ سمجھ گیا ہوں۔ میں
سلیوک اور اوقار کا تعلق ہے ہے شک وہ ہمت زیادہ سری قوتوں کے مالک
جہاں تک میں سمجھتا ہوں اس کے مطابق برفان اور کیرش نے اس تینوں کو
اور منسوب کر لیا ہو گا۔ میرے خیال میں جس کمرے کے اوپر سے برفان
کمرے کے اندر ضرور برفان اور کیرش نے مل کر عباس۔ سلیوک اور اوقار
کا۔ اور ان پر وہ اپنا عمل کر کے انہیں بے بس اور بھور کر دیا ہو گا کہ وہ
ہکتے۔ اس طرح اس کمرے میں بند کر کے برفان اور کیرش دونوں نے انہیں
کر رکھا ہو گا۔

یہاں تک کہنے کے بعد عوازیل تھوڑی دیر کے لئے رکا بھرہ وہاں
کے کمرہ رہا تھا۔

دیکھ شہر اب میں نینا شہر کے ان کھڑکات سے حرکت میں آؤں گا
خاور کے کنارے عباس کے محل کا رخ کروں گا تم میرے ساتھ ہو گے۔

جاری رکھے ہوئے کہہ رہا تھا۔

دیکھ کر تجربے ایسا کرنے سے پانی اس چھت سے کمرے میں چھپا کر رکھا۔ ان لکھوں کے ساتھ میں بھی اس کمرے میں داخل ہو جاؤں گا اور ہر عمل کے اندر یونٹ لے کر رکھا ہے اس سے میں ٹھوکر دوں گا اس لئے کہ اس رہنے کے لئے یہاں بھرے پانی پر میں نے پہلے ہی اپنا عمل کر دیا ہے۔ کمرے قتلوں کے ساتھ اندر جانے کے بعد میں اپنی اصل شکل و صورت میں آؤں گا۔ میں جو اس نے عمل کر رکھا ہے اس کا فائدہ کروں گا اور پھر کمرے سے میں سلیوٹ اور اوتار کو یونٹ کے خلاف استعمال کروں گا۔

غوازیل کی یہ گفتگو سن کر اس کا ماضی خیر سے متاثر ہو کر رہ گیا۔ آپ بے فکر رہیں۔ جس طرح آپ نے کہا ہے میں وہی ہی کروں گا۔ اس کے بعد غوازیل حرکت میں آیا۔ اپنا عمل اس نے کیا پھر وہ مدد و حوصلہ کی صورت اختیار کر گیا اور یہ دعواں پانی سے بھرے ہوئے پائے کی طرح پانی کے اندر تحلیل ہو گیا۔ اب ہونا تھا کہ شہر حرکت میں کیا اور چاہے اس نے آہستہ آہستہ اس جگہ غوازیل کو جہاں یونٹ پانی غوازیل کر لیا۔ اور اوتار کو طرپ سے دوبارہ گرتا تھا۔

ایسا ہونے کے بعد پانی جو کمرے کے اندر چکا تھا نہیں لکھوں کے اس کمرے میں داخل ہوا۔ کمرے میں داخل ہونے کے بعد اس نے اپنی فکر اختیار کی۔ اس کے بعد ہر عمل یونٹ لے اس کمرے میں کر رکھا تھا اسے اس دوا۔ ایسا ہونا تھا کہ کمرے کے دائیں چاہے وہ دروازہ تھا وہ دوا کے اندر نہ وہ دروازہ غوازیل نے کھولا۔ اور بلند کواڑ میں وہ کہنے لگا۔ دیکھو یہاں۔ سلیوٹ تینوں باہر آجائے۔ اب تم یونٹ اور کیرش کی امیری سے رہا ہو چکے ہو۔ اس غوازیل خود بھی اس کمرے سے باہر نکل گیا تھا۔

غوازیل کے پیچھے ہی پیچھے یہاں۔ سلیوٹ اور اوتار بھی کمرے سے باہر نکلا۔ یہاں تھوڑی دیر تک غوازیل کو غور سے دیکھا رہا۔ پھر اس کے چہرے پر مسکراہٹ ہوئی۔ پھر وہ غوازیل کو مخاطب کر کے کہنے لگا دیکھو یہاں ابھی تو نے ہم پر کیا کیا ہے۔ ہم تو سمجھتے تھے کہ قیامت تک اس کمرے میں ہم ایک طرپ دیکھ رہے ہیں لیکن تو نے ہمیں اس امیری سے نہایت دے کر ہم پر دست بردار نہیں تو کھن ہے۔ اس پر غوازیل بولا اور کہنے لگا۔

خیر۔ سنا۔ مجھے جانتے اور پہانتے ہو گے۔ چونکہ میں اس وقت انسانی شکل و صورت میں ہوں اس لئے تم مجھے نہیں پہانتے۔ دیکھو میں غوازیل ہوں۔ اس پر یہاں سے بھاگنا اور غوازیل سے پتہ کرنا۔ اس پر سلیوٹ بھی بڑے ہوش ادا میں کہنے لگا کہ۔ پھر یہاں سے بھاگنا اور کہنے لگا۔

یہ سوز اور محرم غوازیل۔ ہم تو جس ایک عرصے سے جانتے اور پہانتے ہیں۔ ماضی میں تمہارے ہی دم فم سے ہمارا کامیاب چل رہا ہے۔ میں ایک بار پھر یہاں سے بھاگنا اور کہنے لگا کہ تم آگے وقت میں ہم تینوں کے کام آئے۔ کبھی یہ تینوں مل کر تمہارے اس احسان کا بدلہ ضرور چکا نہیں گے۔

یہ غوازیل کہنے لگا جس میں صبر اس کام کا بدلہ چکانے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ اصل مقصد اور مدعا یونٹ اور اس کی بیوی کیرش کو اپنے سامنے رہے اور ہے۔ اور یہ وہی دونوں جہاں بیوی ہیں جہاں نے اپنا کوئی سری عمل کر کے تم سے اس میں بند کر دیا تھا جس میں نے اپنی کیرش کو ختم کر دیا اس لئے کہ یہ ماضی نے خیر ہی تھی کہ یونٹ اور کیرش نے تم تینوں کو یہاں بند کر دیا ہے۔ اب کیا اور تمہیں یہاں سے نجات دلا دی۔ اگر تم میری مدد کرنا ہی چاہتے ہو اور یہاں کا مجھے کچھ صلہ و عطا چاہتے ہو تو پھر یونٹ اور کیرش کو مطلوب رہنے میں دیکھو ساتھ قتلوں کرو۔

یہ جب خاموش ہوا تو یہاں سے بولا اور کہنے لگا۔ کچھ غوازیل ہم تمہاری کیسی اور کہہ کر سکتے ہیں۔ یونٹ اور کیرش دونوں جہاں بیوی لگتا ہے بہت دراز دست و پا کی گئی ہے ہمیں اپنے سامنے اس طرح دیر اور مطلوب نہیں کیا جس طرح ان جہاں نے اس کمرے میں بند کر کے ہمارے ساتھ معاملہ کیا۔ ایسا معاملہ تو یہاں کسی ہوا ہی نہ تھا۔ اور نہ ہم اپنے لئے ایسی جگہ اور ذلت کی امید رکھتے تھے۔ غوازیل تمہاری اس یونٹ اور کیرش کے ساتھ کیا دشمنی ہے۔ اس پر یہی حلق اور خفیل کواڑ میں بولا اور کہنے لگا۔

یہاں۔ میری اور اس یونٹ کی دشمنی تو آدم سے چلی آ رہی ہے۔ یہ بشارت ہے اس کا خلیل یا تقسیم سے چلا آ رہا ہے۔ اور میں یہ تسلیم کرتے ہوئے رہا کہ آدم سے لے کر اب تک میں اور وہ دونوں اب تک اس گت ہار رہے اور اس گت میں اکثر دیشتر یونٹ مجھ پر غالب رہا۔ اس پر یہاں سے بھاگنا ہو کر کہنے لگا۔

دیکھ اور دیکھ دونوں کو اپنے علوم نخل کرنے پر مضامیر ہو جاؤ تو میں ان دونوں کو
اسی وقت میں بلا سکتا ہوں۔ اس پر عباس خوشی اور اطمینان کا اظہار کرتے
نکلے۔

یہ عوازیل اب تم ہم تینوں کے لئے جی ڈی حرت اور محرم و مستحرم ہو۔ اب جب
سادا ساتھ رہے گا ہم تمہاری کوئی بات ماننے کی صحت اور جرات نہیں کر سکتے۔
ہم نے تم کو اپنے احسان کے ہمیں ایسا دیا کر رکھا ہے کہ ہم تمہارا ہر ک
کام کریں۔ لہذا میرا خیال یہ ہے کہ تم اسی اور اسی وقت سطون اور دودھ کو بلاؤ
کہ وہ علوم نخل کرنا شروع کر دوں گا جو میں نے ہاتھ کے پے ساموں اور وہاں
اے خداوند کے فرشتوں ہدایت اور مارت سے حاصل کیے تھے۔

یہ عوازیل یہ سارے علوم میں نے ہر لون کی جہ سے جتنی کمال پر ملاحظہ کر رکھے
کمالیں اس کل کے اندر ایک حصہ خانے میں رکھی ہوئی ہیں۔ یہ کمالیں ہر لون
میں اور ان کی قوتیں اور خود یہ کمالیں ابھی تک مکمل نہ ہوئی ہیں۔ جیسی
میں تمہیں اس سے کہ ان کمال پر بھی میں نے اپنا ایک عری عمل کر رکھا ہے۔
... کمالیں اور ان کی وہ تحریر بوسیدہ نہیں ہوئے پائی۔

اس کا یہ جواب سن کر عوازیل خوش ہو گیا تھا مگر اس نے اختتامیہ انداز میں
فرمایا اپنے ساتھی کی طرف دیکھ پھر اسے کہنے لگا دیکھ مگر توجہ سطون
دونوں کو بلا کر عوازیل کا یہ حکم سننے ہی شروع نہیں کی طرح وہاں سے عاقبت

میں ہی دیر بعد مگر کے ساتھ سطون اور دودھ دونوں جیس کے کل کے
ہوئے۔ عوازیل نے پہلے سب کا تہیں میں غبار کیا اس کے بعد عوازیل
دودھ کو طلب کر کے کہنے لگا۔

میرے عزیز۔ کیا تم نے تم دونوں کو یہاں آنے کا کوئی مقصد بیان کیا ہے۔
بولے اور کہنے لگا آقا مگر نے ہمیں تفصیل کے ساتھ بتا دیا ہے کہ آپ نے
میں طلب کیا ہے۔ اس پر عوازیل بولا اور کہنے لگا۔ سطون اگر تم دونوں میں
میں چکے ہو تو پھر آج بلکہ ابھی عباس سے وہ علوم حاصل کرنا شروع کر دو جو
میں سیکھانے لگا۔ اس کے بعد تم دونوں میں یوں کو ایک بار پھر بولے اور اس
پیش کے خلاف حرکت میں آگیا ہے۔

سطون اس میں کوئی شک نہیں کہ باطنی میں ہے شک کئی مواقع پر تم بولے پر

دیکھ عوازیل یہ بولے کچھ ایسا ہی دراز دست اور زبردست انسان ہے
بھی غالب رہا۔ حالانکہ تم آدمی اور طوکانوں جیسی قوت رکھنے والے ایک صہ
عوازیل بولا یوں جانو میں اپنی ساری قوتوں ساری طاقتوں کے اندر اکثر دہشت
کے مقابلے میں ہے بس ہی رہا ہوں۔ میں اگر تم میرے ساتھ تھان کہ تو میں
کہ اس بولے اور کیرش کو ہم وہ سزا دیں گے کہ وہ اپنی ساری جگہیں کاہنا ہوں
کر کے رہ جائیں۔ عباس نے پوچھا عوازیل میں کس طرح تمہاری مدد کر سکتا
عوازیل بولا اور کہنے لگا دیکھ عباس میں نے سن رکھا ہے کہ تمہارے
سری علوم ہیں۔ تمہارے پاس وہ علوم بھی ہیں جو تم نے ہاتھ سے حاصل کیے
پاس وہ علوم بھی ہیں جو خداوند کے نازل کردہ فرشتوں ہدایت اور مارت سے
حاصل کیے۔ اگر تو یہ سارے علوم میرے کسی ساتھی کو سکھا دے تو ان علوم
لائے ہوئے میرا وہ ساتھی بیٹھا بولے کو اپنے سامنے دیر کے سے رہے
عوازیل کی اس گفتگو کے جواب میں عباس نے تھوڑی دیر کے سے رہے
کہنے لگا۔

دیکھ عوازیل تمہارا کتنا درست ہے ہم چہ کہ جتنی دیر میں قضا ہم ان
کام میں لے سکتے ہو ایک ذرا انسان ان سے لے سکتا ہے پسے یہ کو کر
نخل کرنا چاہتے ہو وہ کون ہے۔ اس پر عوازیل بولا اور کہنے لگا۔
دیکھ عباس۔ وہ میری جنس ہے۔ میرا ایک ساتھی ہے۔ ہم اس کا
کی بیوی کا نام دودھ ہے۔ یہ سطون اور دودھ باطنی میں بولے سے گزرا
میں کئی مواقع پر سطون بولے پر غالب بھی رہا لیکن اکثر یہ بولے سے ہٹا
سطون میری جنس سے انتہائی طاقتور اور قوت والا خیال کیا جاتا ہے۔ اس
پوچھا۔ یہ سطون اور اس کے ساتھ دودھ کون ہے۔ اس پر عوازیل بولا
یہی ہے۔ اور وہ بھی انتہائی طاقتور اور قوت مورت ہے۔ عباس نے پوچھا
اس وقت کہاں ہیں۔ عوازیل کہنے لگا۔

وہ دونوں اس وقت افریقہ کے صحرائے کلاہ باری میں ہیں۔ وہاں
کے ایک دریا کے کنارے کچھ جرائم پیشہ اور دہشت گرد لوگوں نے ایک
کھول رکھا ہے۔ جہاں دنیا بھر کی حسین لڑکیاں کو جمع کرتے ہیں اور ان
لیتے ہیں۔ ان سے بیگار میں کیا کام یا جاتا ہے یہ تو میں نہیں جانتا
اور دودھ انسانی نہیں میں اسی بیگار کپ کے کانٹوں کے دھپ میں

غالب رہے لیکن اکثر عیال نے ہی جنس اپنے سامنے ذریعہ جو علوم نہیں کرے گا ان علوم کو استعمال کرتے ہوئے میرے خیال میں تم عیال کو اپنے کرنے میں کامیاب ہو جاؤ گے۔ اس لئے کہ میری جنس میں تم تقریباً سب پر وقت نہیں کئے جاتے ہو۔ اور تمہاری طاقت کے ساتھ ساتھ جب عیال کی بھی جنس حاصل ہوں گی تو جنس عیال پر طلبہ حاصل کرنے میں آسانی ہو جائے گی۔ اگر تم عیال پر طلبہ حاصل کرتے ہو تو میں کھوں گا میں نے اپنا مقصد پایا ہے۔

عزرائیل جب خاموش ہوا تو سطرون بولا اور کہنے لگا۔ اے آقا آپ بالکل پریشان نہ ہوں۔ بے فکر رہیں۔ اس محرم اور معزز اگر مجھے کچھ کار آمد علوم سکھائے جنس میں عیال کے خلاف استعمال کر سکیں تو ہوں کہ عیال کو میں جنگی میں اڑا کر رکھ دوں گا۔ آقا آپ جانتے ہیں ماضی میں موافق پر میں اس کے سامنے چھائی ہوں کر رہا ہوں اور اس پر بہترین اور ناکارآمد ہوں۔ اب اگر مجھے عیال کی سری قوتوں سے بھی یس کر دیا جائے تو سامنے میں ناقابل تیسر ہو کر آؤں گا۔ اور بہت جلد میں اسے زیر کر کے پاؤں رکھ کر اپنی فتح مدی کا اعلان کروں گا۔

سطرون کے اس الفاظ سے عزرائیل خوش ہو گیا تھا چہرہ کہنے لگا۔ دیکھ سطرون اب تو اس عیال کے ساتھ ہو گئے ہیں اور شہر میں ہیں۔ اس کے ساتھ ہی عزرائیل اور شہر دوں اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لائے۔ عیال سے غائب ہو گئے تھے۔ بلکہ عیال۔ سلوک اور ادھارتیوں سطرون اور عیال کو اس کل کے ترخانے میں علوم کی عقلی کے لئے لے گئے تھے۔



ایران کے شہنشاہ نوشیروان کے دور حکومت کا سب سے اہم زمانہ یہ تھا کہ اس کے دور میں ہی اکرم صلہ و علیہ و سلم کی ولادت باسعادت ہوئی۔ کو چونکہ دونوں پر حملہ آور ہونے کے لئے مختلف ترغیبات ملی تھیں اور تمام بھی عمل کر چکا تھا لہذا دونوں پر حملہ آور ہونے کے وہ زمانے طاری ہوئے اور ہونے کے لئے اسے ایک وجہ ملی۔

نوشیروان نے نصیر دوم جنس کے پاس قاصد بھیجے اور یہ اکتشاف دونوں کو دغاؤں کے خلاف جنگوں کے دوران جو مل قیمت ہاتھ آیا ہے

ایران کے شہنشاہ نوشیروان کے دور حکومت کا سب سے اہم زمانہ یہ تھا کہ اس کے دور میں ہی اکرم صلہ و علیہ و سلم کی ولادت باسعادت ہوئی۔ کو چونکہ دونوں پر حملہ آور ہونے کے لئے مختلف ترغیبات ملی تھیں اور تمام بھی عمل کر چکا تھا لہذا دونوں پر حملہ آور ہونے کے وہ زمانے طاری ہوئے اور ہونے کے لئے اسے ایک وجہ ملی۔

نوشیروان نے نصیر دوم جنس کے پاس قاصد بھیجے اور یہ اکتشاف دونوں کو دغاؤں کے خلاف جنگوں کے دوران جو مل قیمت ہاتھ آیا ہے

از مبین قرطبی

شہر کے باہر دونوں اور ایرانیوں کے درمیان ہولناک جنگ ہوئی۔ دونوں
سایروس نے اپنی طرف سے پوری کوشش کی کہ کسی نہ کسی طرح نو شیروان کو
ماریار ہنگامہ تک پہنچائی۔ ماریوس کے حوصلے بہت بلند تھے۔ اس لئے کہ اس سے
اس کے لئے افریقہ، اسیل اور دوسرے علاقوں میں شاہدار فتوحات حاصل کر چکا
تھا۔ امید تھی کہ وہ ایران کے شہنشاہ نو شیروان کو بھی شکست دے کر ماریہنگامہ
ہولناک جنگ کے بعد نو شیروان نے پہلی ماریوس کو بدترین شکست دی۔ اور اپنی
ساتھ لاکھوں فوج کے ساتھ ہمارے ہر معرکہ ہوا۔

ایوں جب گھٹ اٹھا کر نوشیروان کے آگے آگے بھاگا تو نوشیروان نے بڑی
 سے اس کے لشکر کا تعاقب کیا اور قلعہ دارا تک یہ تعاقب اس نے جاری رکھا
 کا سامنے کی طرف پیچھا کرتے ہوئے اس نے اس کا حربہ کل عام کیا۔ اسی
 در نے اپنے لشکر کا ایک چھوٹا سا حصہ پیچھ کر کے انھار کی طرف روانہ کیا
 یہ نے انھار کے فرائض میں مختلف علاقوں پر حملہ آور ہوتے ہوئے خوب چلتی
 اس گت علاقوں کو جلا کر خاکستر کر دیا۔ آخر نوشیروان اپنے لشکر کے ساتھ اپنے
 دے پر دو سو کن روئے نما ہوا قلعہ دارا تک پہنچ گیا۔ جو روسوں کی حکمت قلعہ

۱۔ قلعہ بھی چڑھا، مہجور اور معظم قلعہ نوشیروان نے اسے محاصرے میں لے لیا۔
 ۲۔ ریاست قلعے تک آتا، خاص فارغ مولدیا اور اہل قلعہ کو پانی فراہم نہ ہو سکا۔
 ۳۔ حصار الہی پر مجبور ہو گئے، اس طرح قلعہ دہرا پر بھی نوشیروان کا قبضہ ہو گیا۔
 ۴۔ لڑائیوں کے دوران بھی دشمن شہنشاہ اپنی ملکیت کے دفاع کے کاموں میں
 ۱۔ اور مستقبل میں ایں کو اپنے سامنے (بر اور مغلوب کرنے کے لئے) شہنشاہ
 کے بموجب اور شہل کے بری طور۔ مری تہذیبوں پر یہ پیدا شروع کر دیتے تھے۔

سے پہلے ابراہن کے تاجر مشرق اور مغربی تجارت کے لئے رابطہ بنے ہوئے تھے۔
 یہ ریشم اور عرب سے خوشبوئيات کھنڈی پہنچا کر اس کے علاوہ عرب سے یہ
 مصلے، زعفران اور زندگی کے دوسرے قیمتی سلاں بھی لے کر کھنڈی پہنچتے

شخص کے علم، دامن بھری بیادوں نے یہ راستے تجویز کر لئے تھے۔ چنانچہ جنوبی صحیروں سے دوستی کا مطالبہ کر کے وہ عرب کے جنوبی ممالک پہ پہنچ گئے اور وہاں تن کی چھب جہاز رانی شروع کر دی۔

تھے جن سے محض لٹری ہو اے داخل نہ ہوتی تھی بلکہ ہوائی پکیاں بھی چلیں
کہ قیصر روم کی سلطنت میں یہ اساتذہ حاصل تھے۔

پہلی وجہ کے ظالم ہو جانے کے بعد ایران کا شہنشاہ نوشیروان مدد میں آدھ ہونے کے لئے کئی اور ہمان تلاش کرنے لگا تھا۔ آخر فطرت دونوں ہی خلاف حرکت میں آئی اور غزوہ ہندوؤں کے درمیان جنگ چھڑنے کی ایک وجہ یہ اس طرح کہ ترکوں کے حکمران انہول نے اس خیال سے کہ نوشیروان پر حملہ آدر نہ ہو اس نے اپنے اہلجی نوشیروان کے دربار میں بھیجے اور مصالحت نوشیروان نے اپنے غرور اور اہلی ہے جاہرا خندی کو سامنے رکھتے ہوئے انہولوں کو زہر دے کر ہلاک اور انہول کا حکم وہ طبعی موت مر گئے ہیں۔

ترکوں کے طاقتور اور بولنے والے شاہ امرواں کے اس سلوک کو چہنچہ کیا اور
کا اہتمام کیا۔ ساتھ ہی اس نے اپنے اچھے اچھے جیشین کے پاس بھیجے اور
نوشیروان مدد مندر پر حملہ آور ہونا ہے تو ترکوں کو مدد دیں گے۔
اس پیش کش کے جواب میں ترکوں اور مدد مندر کے امین معاہدہ ہو گیا
ہو جانے کے بعد ترکوں کے حوصلے بلند ہو گئے لہذا وہ امرنی سرحد پر حملہ کر
تھانہ کے بعض قلعوں کو نوشیروان نے سب سے غیر کر کے مسموم
ترکوں نے اس قلعہ پر حملہ آور ہو کر انہیں فتح کیا اور وہاں تلخی اور ہلاکت
کھپا کر دیکھنے والا دنگ رہ جائے۔

امریکیوں کے خلاف ترکیوں کی فتن کاسیائیوں سے دونوں کے شہنشاہ
 حوصلے بڑے ہند ہوئے اور اس نے فیصلہ کر لیا کہ اگر وہ ترکوں کی پشت پران
 طرح ترک ایرانیوں کے لئے درد سر بن سکتے ہیں اور جگہ جگہ انہیں
 ہیں۔ اس کے علاوہ ہشتمین کا یہ بھی خیال تھا کہ نوشیروان اب بوجھا ہوا ہے
 میں اب پہلا سادہ فہم نہیں رہا۔ لہذا اگر اس کے خلاف اطمان جنگ
 نوشیروان کے خلاف کاسیائی حاصل کرنا اب مشکل اور ناممکن نہیں رہا۔

لیکن یہ دونوں کے شہنشاہ ہشتی کی غلط فہمی تھی۔ اس لئے یہ
 ترکوں کی پشت پناہی کرتے ہوئے ایران کے خلاف جنگ کی ابتدا کرتے ہیں
 حرکت میں آگیا۔ اتنی دیر تک ہشتی کا یہ سہارا جلی مار یوس اپنے لئے
 شہر نہیں تک پہنچ چکا تھا۔ جلی مار یوس نے کوشش کی کہ نوشیروان کی آمد
 نہیں شہر کو فتح کرے لیکن اسے کامیاب نہ ہوئی۔ اتنی دیر تک ایرانی شہر

شمالی جانب جیشین نے بحیرہ امود کے مشرقی کنارے پر بیڑا ہم کی اور
 ہر صورت اور بہترین بندرگاہ تعمیر کرائی اور اس بندرگاہ کے ذریعے ہی تمام
 کے لوہے سے پکڑ گت کریشم کی تجارت کی شاہراہ سے تعلق پیدا کرنے کی کوشش
 نوشیروان بھی دونوں کے شہنشاہ جیشین کے من مبارکے انتظامات پر
 قائل تھا لہذا انکار کو خراج کرنے کے بعد وہ اپنے لشکر کے ساتھ بڑی تیزی سے
 بندرگاہ بیڑا کی طرف بڑھ کر نوشیروان نے بیڑا کی بندرگاہ پر اس دور اور
 کیا کہ فصیلوں کو ٹھوس کر کے اس نے حصار کر دیا اور بیڑا کی بندرگاہ پر اس
 اس موقع پر جب کہ نوشیروان اپنے لشکر کے ساتھ بیڑا کی بندرگاہ میں پہنچا
 جیشین نے ایک اور پہل دی۔ اس نے اپنے ایک جرنیل بنی ساریس کو مشرق
 شہنشاہ نوشیروان تو اس وقت اپنے لشکر کے ساتھ بیڑا میں قیام کرتے ہوئے
 خفیہ راستہ اختیار کرتے ہوئے مدائن کی طرف بڑھے اور اچانک حملہ کر
 مرکزی شہر مدائن پر فتح کر لے۔ یہ حکم ملنے ہی بنی ساریس بڑی تیزی سے
 پورا قلعہ نوشیروان کو بھی اس کی خبر ہو گئی لہذا وہ بیڑا سے کوچ کر آیا اور
 قلعہ

بنی ساریس کے دستہ اصل حکم یہ لکھا گیا تھا کہ وہ کسی نہ کسی طرح
 حیرہ استعمال کر کے نوشیروان کی پیش قدمی کو روک دے۔ بنی ساریس کے
 صرف اعداد و شمار کا ایک لشکر قلعہ مہلاک نوشیروان کو دروازے قرات کے
 روکنے کے لئے کم از کم ایک لاکھ کا لشکر درکار تھا۔

نوشیروان کی پیش قدمی کو روکنے کے لئے دو من جرنیل بنی ساریس
 غریب تدابیر اختیار کیں۔ وہ پہلے پہلے شہر میں گھس کر رہ کر کوئی حکم
 راستے میں آتا تو اس سے پہلے ہی کرنا ہوا ایک طرف چھوڑا ہوا آگے بڑھا
 والوں کو یہی اندازہ ہو کہ وہ بہت جلد ایرانی کے مرکزی شہر مدائن پہنچا اور

بنی ساریس کی من چہ در چہ فتح مندوں اور کھمبہوں سے مدافعت
 شہنشاہ نوشیروان نے اپنے لشکر کا ایک حصہ بنی ساریس کی راہ روکنے کے
 ساریس کو اس لشکر کی روانگی کا علم ہو چکا تھا چنانچہ اس نے چاروں طرف
 دیئے۔ جنہوں نے بنی ساریس کو اس راستوں سے جھک کر دوا جس راستوں
 ہوا ایرانی لشکر آ رہا تھا۔

جس پہنچنے کے بعد مغرب کی طرف آنے والی اس شاہراہ پر بنی ساریس اپنے
 ساتھ گتات میں بندہ گیا۔ جب ایرانی لشکر مغرب کی طرف جانے کے لئے اس شاہراہ
 پر تو بنی ساریس گتات سے نکل کر اچانک ایرانیوں پر کمر کے انچلوں میں
 ان لشکر مدائی کی معراج میں رقص کرتی بندہ تھی اور شہر اقبال کو تسلیم کر دینے
 اور نسلی قصبہ کی طرح لوٹ پڑا تھا۔

مانے اور من دیکھے دہلیوں کی اور ایرانی لشکر اور دونوں کے درمیان ہولناک
 اس جنگ میں بنی ساریس نے ایرانی لشکر کے اگلے حصے کو چھوڑ دیا کہ وہ
 اس حصے سے پر وہ حملہ آور ہوا شروع ہو گیا تھا۔ اس کے نتیجے میں بنی ساریس کی
 اس میں روموں نے ایرانیوں کی حالت حقارت کے حصار میں چیتے چلاتے لوگوں اور
 محرومی سے ہر حسرتوں کے لہار بھی کر کے رکھ دی تھی۔ تھوڑی دیر کی مزید
 حملہ یہ انھوں نے شکست تسلیم کرنی اور بنی ساریس کے سامنے انھوں نے ہتھیار
 یہ تھا اس جنگ میں فتح مندی کے نتیجے میں بنی ساریس نے من گت ایرانی
 اور تدار کر کے قیدیوں کی حیثیت سے ان کا ہتھ قسطنطنیہ بھیج دیا۔ یہ خبریں جب
 بنی کے شہنشاہ نوشیروان کو پہنچیں تو وہ انتہائی غصے و غضب کی حالت میں اپنے
 ساتھ مدائن سے روانہ ہوا اور اس سمت پورا جہاں بنی ساریس نے اپنے لشکر کے
 اور رکھا تھا۔

سری طرف بنی ساریس کو خبر ہوئی کہ نوشیروان اس کی سرکشی کے لئے بڑھ
 اس نے مدائن لگا دیا تھا کہ کسی بھی صورت نوشیروان کے لشکر کا مقابلہ نہیں کر
 لہذا شکست سے بچنے کے لئے بنی ساریس ایرانی حدود سے نکل کر قسطنطنیہ کی
 جانب گیا تھا۔

بنی ساریس کا یوں نوشیروان کے سامنے ہٹا کر قسطنطنیہ آنا جیشین کو بہت برا لگا
 یہ دل میں یہ ہمت کانٹے کی طرح کھٹک گئی تھی۔ جب بنی ساریس قسطنطنیہ پہنچا تو
 اسے اسے طلب کیا اور نوشیروان کا مقابلہ کرنے کے بجائے قسطنطنیہ ہٹا کر آنے کا
 یہ اور جواب ملے گی۔ جواب میں بنی ساریس نے اپنی اس کھردری کو چھپانے کے
 اس سے کہا۔

یہ ہے لشکر میں شامل کل اور دفاتر حصار میں گری سے نکل پڑ گئے تھے لہذا وہ بہت
 کم نہیں کر سکتے تھے اس کے علاوہ مدائی گاڑیوں میں تیار سپاہی بھرے رچے
 اس وقت نوشیروان مدائی طرف پیش قدمی کر رہا تھا ہمارے لشکر میں ایک دبا

تاری کی صورت میں پھیل گئی تھی۔ مزید یہ کہ پہلے پہلو کل اور وصال عروہ
 آریہوں پر بھی حملہ آور ہونے سے نہیں چوکتے جب کہ یہ دونوں قومیں درود
 حفاظت پر مجبور رکھے گئی ہیں۔ اور ایرانی حدود کے اندر پیش قدمی کرنے کے لئے
 کی دشمنی اور مدد کرتی ہیں۔ بنی ساریس نے مزید کہا کہ نوشیروان کے سامنے پہاڑ
 سب سے بڑی وجہ خطرناک اور عجیب و غریب نظر آئے۔ جو لشکر میں پہلے شروع ہوئے
 میوں کا کتا تھا کہ یہ وہی طاہون کی ابتدائی علامت ہے جو مصر سے چل کر مدین
 پہنچا ہوا ہے۔

ایران کے شہنشاہ نوشیروان کو جب خبر ہوئی کہ اس کا مقابلہ کرنے کے بجائے
 کامیاب ترین جرنیل بنی ساریس میں چھوڑ کر لشکر کی طرف بھاگ گیا ہے تو آپ
 ساتھ نوشیروان بدھم کی طرف بڑھ گئے۔ پہلے مدین شہنشاہوں نے یہ
 احتیاط بہت اعلیٰ بنائے پر کر رہے تھے۔ جب کہ ہشتی ایرانیوں کے ساتھ
 کرتے ہوئے صرف تھوڑا سا لشکر وہاں رہنے والا تھا۔ باقی لشکر اس نے وہاں
 تھے۔

اس کے علاوہ ہشتی نے بدھم میں عروہ کے نام پر ایک خانہ خدمت اور
 دائروں کے راستوں پر جگہ جگہ اس سے تو نہیں کھدوائے قیام گاہیں بنائیں۔
 علیہ السلام کی ایک زیارت گاہوں میں ہادی نہیں ملے۔ قلعہ کی حفاظت
 نے کوئی بڑا لشکر وہاں نہیں نہ رہا۔

ہشتی کو جب خبر ہوئی کہ نوشیروان اپنے لشکر کے ساتھ بدھم کا رخ کیا
 وہ بڑا غم مند ہوا۔ اس نے ایک بہت بڑا لشکر تیار کیا۔ اس لشکر کا پہلا
 ساریس کو بڑا اور بنی ساریس کو عروہ کہ آگے بڑھ کر وہ نوشیروان کی پیش قدمی
 اور کسی بھی صورت نوشیروان کو بدھم پر حملہ آور ہونے کا موقع فراہم نہ کرے۔
 اپنے شہنشاہ کا علم لے کر بنی ساریس اپنے لشکر کے ساتھ حرکت میں آیا
 میں پڑنے والی مدین چوکیوں میں اپنے گھوڑے تبدیل کرتا ہوا پہنچا تو
 دریائے فرات کی طرف بڑھ کر بنی ساریس کے لشکر میں ان کے علاوہ کل
 دوسرے وحشی قبائل شامل تھے۔ بنی ساریس چاہتا تھا کہ بڑی تیزی سے پیش
 ہونے وہ آگے بڑھے اور دریائے فرات کو عبور کر کے وہ نوشیروان کی روانہ
 نہ کر سکے اس کے وہاں پہنچنے سے پہلے ہی نوشیروان دریائے فرات کو عبور کر پھر
 بنی ساریس اب بھی نوشیروان سے ٹکرا نہیں چاہتا تھا۔

ایران سے گریا تو اس کی شکست جیتی ہے۔ اس لئے کہ نوشیروان کا ہنسی اس کے سامنے
 بنی ساریس کی طرح تھا۔ ہنسی اس نے جگہ جگہ اپنے دشمنوں کو شکست دی تھی۔ لہذا
 ان قلعہ کسی طرح سے نوشیروان سے ہٹتا تھا۔ لہذا جس وقت نوشیروان دریائے
 فرات کو عبور کر کے پہنچا کہ لیا۔ اور پہلوں طرف اس نے یہ خبر مشورہ کر دی کہ نوشیروان
 سامنے آنے کے بجائے بنی ساریس نے دریائے فرات کو عبور کر لیا اور وہ ایران کے
 دشمن کی طرف پیش قدمی کرنا چاہتا ہے۔ یہ خبریں سن کر نوشیروان متذہب میں پڑ گیا۔
 یہ بھی خدشہ ہو گیا تھا کہ کسی بھی جانب سے دوسرے جرنیل بنی ساریس اس پر حملہ
 کریں۔ وہ چلتے۔ لہذا اس نے بدھم کی طرف پیش قدمی روک دی تھی۔ بنی ساریس
 میں بھی چاہتا تھا کہ نوشیروان بدھم کی طرف اپنی پیش قدمی روک دے۔ تاہم ایران کے
 دشمن کی طرف حملہ کرنے کا اس کا کوئی ارادہ نہ تھا۔ کیونکہ ایسا کر کے وہ صرف اپنی
 دشمنی کو دعوت دے سکتا تھا۔ دریائے فرات کے کنارے پہنچ کر کے وہ حالات کا جائزہ
 لے رہا تھا۔ اسے نہیں ہو گیا تھا کہ اس کے دریائے فرات عبور کرنے سے نوشیروان اپنے لشکر
 کے ساتھ بدھم کی طرف نہیں جائے گا۔ اس لئے کہ اسے خطو رہے گا کہ لعل تو بنی
 ساریس اس کی پشت کی طرف سے حملہ آور ہو گا یا دشمن کی طرف روانہ ہو جائے گا۔
 ان حالات میں ایران کے شہنشاہ نوشیروان نے اپنا ایک سفیر بنی ساریس کی طرف
 بھیجا کہ بنی ساریس سے اس سلسلے میں گفتگو کی جائے۔ اس سفیر کو روانہ کرنے کا
 بنی ساریس یہ تھا کہ وہ نہ صرف حالات کا جائزہ لے۔ بلکہ مدین پہنچ کر وہ
 اس میں جتنی چیزیں کا بغور جائزہ لے۔ اور دیکھے کہ بنی ساریس کے کیا ارادے ہیں۔

لوح بنی ساریس کو بھی نوشیروان کے اصل مقصد کا پتہ چل چکا تھا۔ لہذا اس نے اپنے
 سفیر کو اور سفاروں کو کہہ دیا کہ ایرانی سفیر کی آمد سے پہلے ہی وہ اپنی ہشتیوں کو دور
 دور سے جاری رکھیں۔ چھر پھینکیں گھوڑے دوڑائیں اور ایرانی سفیر کی طرف آنکھ اٹھا کر
 مٹی نہ دیکھیں۔

بنی ساریس کے پہنچنے میں یہ مرکز میں جاری تھی کہ ایرانی سفیر پہنچے اور اس میں داخل
 ہوئے۔ بنی ساریس نے اس کا پر زور استقبال کیا۔ اس کی دعوت کے لئے بہترین سالن مہیا
 کیا۔ سفیر نے بنی ساریس کو اپنے شہنشاہ نوشیروان کی طرف سے پیغام پہنچایا کہ مدین
 شہنشاہ ہشتی نے ہنسی کی شرافت کی خلاف ورزی کی ہے۔ اس کی وجہ سے مجھے کی نفرت
 ہے۔ اس پر بنی ساریس نے سر پائے حیرت بن کر ایرانی سفیر سے کہا۔
 معلوم ہوتا ہے کہ اس کا طریقہ عمل عام قلعوں سے مختلف ہے۔ عام طریقہ یہ ہے کہ

مسلموں کے درمیان کوئی عارضہ نہ تھا۔ یہاں پہلے سے ہی ایک کشتی تھی۔ لیکن کشتی نے پہلے حملہ کیا پھر بعد میں اس کی محسوس کی۔ اور یہ حملہ یہ طریقہ جیب اور ہاتھ کا تھا۔

اسی اچھے میں ایرانی سفیر تمام تجارتیں ایک چکا تھا۔ اسے جیسے ہو گیا تھا کہ ایرانیوں کے لئے ہندو تیار کر رکھا ہے تاکہ نوشیروان اگر ہوشیاری کی طرف دیکھے۔ ساریس یا تو پشت کی طرف حملہ آور ہو جائے یا اپنا ہاتھ لگائے کہ وہ اس کی طرف دیکھنے لے۔ ان سارے حالات سے نوشیروان کو اطلاع دے دی۔ نوشیروان ہوشیاری کی طرف کے بجائے تیزی سے بھاگا اور اس کی طرف بڑھتا ہوا راستے میں ایک سرحدی علاقہ پر وہ حملہ آور ہوا۔ یہ دونوں کا شرف تھا اسے نوشیروان نے ہی بھر کے ہوا اس نوشیروان اپنے ہاتھ لگائے کہ وہ اس کی طرف بڑھ گیا۔ اس طرح دونوں اور ایرانی درمیان جنگ ٹل گئی تھی۔

نوشیروان کے اس طرح ہٹ جانے کے بعد بلی ساریس نے دوبارے دیکھ کر کیا اور تختیہ کی طرف روانہ ہوا۔ راستے میں ایک روز اس نے پڑاؤ کیا تاکہ وہ سستلے کا موقع ملے۔ اس پڑاؤ کے دوران بلی ساریس نے کچھ ساتھیوں اور بڑے ساتھ بیٹھا گفتگو کر رہا تھا کہ ایک سارا بولا اور بلی ساریس کو گھلب کر کے کہنے لگا کہ "میرے افسانے والی طاقتوں کی بھاری بڑی تیزی سے تختیہ کا رخ کر رہی ہے۔ اس طاقت کی تیزی سے ادارہ شہنشاہ ششمن چل رہا ہے تاکہ وہ گم ہو سکے۔"

پہلے میں بیٹھا ہوا بلی ساریس کا ایک اور دوست بولا اور کہنے لگا کہ "شہنشاہ بھاڑ کرنے کا موقع نہ دیں گے۔ بلکہ ششمن کی موت کے بعد ہم اپنی ساریس کے شہنشاہ ہونے کا اعلان کر دیں گے۔ اس لئے کہ تختیہ میں بلی ساریس کی بیوی انطونیہ بلی ساریس کو شہنشاہ بنانے کے لئے پوری جنگ وہ سے کام کر رہی ہے۔ اس کام میں ششمن کا ساتھ دیا گیا ہے۔ پہلے ششمن کا وزیر بل جلا ساکتا ہے۔" کہتے ہیں اس مجلس میں دونوں کے شہنشاہ ششمن کی جگہ تھیوڈورا کے پاس شامل تھے۔ انہوں نے ساریس کی طرف سے شکایتیں سنیں۔

بلی ساریس اپنے ہاتھ لگائے کے ساتھ ابھی شرقی میں تھا کہ ایک اور دو بڑے ساریس خبریں مل گئیں۔ اس سلسلے میں اس نے اپنے شہر اور دونوں ششمن سے بھی گفتگو کی۔ پھر وہ سب سے پہلے ششمن کے ساتھ خاص پر مشتمل حرکت میں آئی۔ اس پر خلیہ سرکاری ملاقاتوں میں تک پہنچانے کا حکم لگا دیا۔

لڑ کر کے ایک خانہ میں رہیں کی سی زندگی بسر کرنے پر مجبور کر دیا گیا۔ ششمن کے ساتھ خاص پر مشتمل سے پہلے کے بعد لکھ تھیوڈورا ایک وقت وزیر بل اس اور بلی ساریس کی بیوی انطونیہ کے خلاف حرکت میں آئی۔ اس کے لئے لکھ لائے ایک جیب و فریب قدر اختیار کی۔

اس نے بلی ساریس کی بیوی انطونیہ کو ہرا دیا اور اس سے کہا کہ وزیر بل جان لے کہ وہ بلی ساریس کے لئے ہے۔ اس سے بلی ساریس انکڑے میں ہو جاتا ہے۔ کیوں نہ وزیر بل کو الگ کر لیں۔ بلی ساریس شہنشاہ کے خاص مقربین میں سے ہو جائے۔ انطونیہ سے لکھ تھیوڈورا نے کہ وزیر بل کی سب سے بڑی کمزوری یہ ہے کہ اسے اپنی رہائی پر کچھ نہیں۔

یہ ہے کہ تم کسی روز وزیر بل کو اپنے پاس بلاؤ اور شہنشاہ کے خلاف غداری کی بات کرنا۔ چاروں کا انتظام میں خود کر لوں گی اور اس طرح وزیر بل کا قصہ ختم ہو جائے گا۔

بلی ساریس کی بیوی انطونیہ لکھ تھیوڈورا کے چکر میں آئی اس لئے کہ وہ جانتی تھی کہ اس کا اگر خاتمہ ہو جائے گا اور اس کی جگہ اس کا شہر بلی ساریس دونوں شہنشاہ کا ساتھ خاص بن جائے گا۔ پھر ساتھ خاص بننے کے بعد کوئی بھی طاقت اور قوت کے بعد بلی ساریس کو دونوں کا شہنشاہ بننے سے روک نہیں سکتی۔

چنانچہ اس منصوبہ پر عمل کرنے کے لئے انطونیہ نے فی الفور حرکت میں آئے جو بے لگائی کی بیٹی کے ذریعے یہ چال کاہل بنانے کا تہیہ کیا۔ اس لئے کہ وزیر بل کی بیٹی کی معجزہ سیلیوں میں سے تھی۔ اس نے وزیر بل کی بیٹی کو ایک دور اپنے پاس بلا لیا تاکہ بلی ساریس کو لکھ کے علم سے نجات دلانا چاہتا ہے جو جب خاتمے سے اٹھ کر اپنی بیٹی سے ملے گا۔ یہ ہے کہ سب سے پہلے دونوں شہنشاہ ششمن کو مار دیا جائے اس ششمن کے مرنے کے بعد لکھ تھیوڈورا بے دست و پا ہو جائے گی۔ وزیر بل بادشاہ کے لئے کہ اور بلی ساریس اپنی مرضی کے مطابق سرحدی جنگیں کر سکے گا۔

وزیر بل کی بیٹی نے بلی ساریس کی بیوی انطونیہ کی یہ ساری باتیں اپنے باپ تک جا کر۔ وزیر بل کو یہ شک بھی نہ گزرا کہ اس کے لئے یہ سارا جمل خود لکھ لے گا۔ لہذا اس سلسلے میں آخری گفتگو کرنے کے لئے بلی ساریس کی بیوی انطونیہ خود آیا اور اس سلسلے میں جب اس نے بات چیت شروع کی کہ کس طرح ششمن کا راجہ لکھ لکھ لکھ تھیوڈورا کو اپنے سر کر کے مارا جائے۔ جس وقت وزیر بلی ساریس کی بیوی انطونیہ کے درمیان یہ گفتگو ہو رہی تھی تو لکھ لکھ کے چاروں

نے یہ سن کر ہنسنے کو لگا کر دیا۔

اس کے نتیجے میں وزیر ہل کی چوری چاہیو لو ضبط کر لی گئی اور اسے حکم پوری بن کر قلعہ کے باہر کسی خانہ میں جا بیٹھے۔ ہنسنے نے اس آرائش کے لئے مناسب انتظام ضرور کر دیئے تھے۔ ہنسنے کے ساتھ خاص سے بچنے کے بعد جب ملکہ قیودورا بنی ساریس کی بیوی انطو بنا کو اپنا دل بہانہ بنی ساریس کی بیوی انطو بنا کے خلاف حرکت میں آنے کے لئے لے گیا۔ نے ایک عجیب و غریب طریقہ کار استعمال کیا۔ بنی ساریس مشرقی علاقہ پر جانے لے گیا۔ قیودورا انطو بنا اس کی غیر مہرہ کی میں بنی ساریس کی بیوی انطو لہجوں سے ہنسی تعلقات پیدا کر لئے تھے۔ ان تعلقات کی خبر انطو بنا کے سمجھ ہو گئی۔ قیودورا انطو بنا نے ان کی زبانیں کنوا دیں بعد میں قتل کر کے اس کی ہڈیاں ڈالوا دی گئی تھیں۔ ان حالات میں وہ لہجوں متاب ہو گیا تھا جس سے ان تعلقات قائم کر رکھے تھے۔

ملکہ قیودورا کو ان سارے حالات کی خبر تھی۔ لہذا سب سے پہلے اس کے اس لہجوں کو اس نے تلاش کرنا شروع کر دیا جس سے بنی ساریس کی کے تعلقات تھے۔ ملکہ قیودورا کے حکم پر اس کے جاسوس ساریس اور ہر طرح لہجہ و لہجہ چل گئے۔ آخر انہوں نے اس لہجوں کو تلاش کر لیا جس کے کے تعلقات تھے۔

ملکہ قیودورا نے اس لہجوں کو پکڑ کر اپنے پاس منگوا لیا اور اپنے محکمے پر اس نے بنی ساریس کی بیوی انطو بنا سے کہا کہ میں تمہیں پیش کرتا ہوں۔ چاہتی ہوں۔ چونکہ تم نے وزیر ہل سے بچنے میں میری خوب مدد کی ہے۔ لہذا میں ایک عوامی تقریب کا انتظام کیا گیا۔ اس تقریب میں بنی ساریس کی بیوی انطو بنا خصوصی طلب کیا گیا۔ انطو بنا انعام کی توقع رکھتی تھی۔ لہذا وہ عوامی تقریب میں ملکہ قیودورا سے ملی۔ ملکہ قیودورا اسے عملی میں لے گئی۔ پچھ سے اس کے لہجوں عاشق کو جس کے ہنسی میں اس کے ساتھ لفظ درباری لباس میں پیش کر دیا اور دھکی دی کہ اگر تو ہی انطو بنا قلعہ سے اپنے شوہر بنی ساریس کے پاس نہ چلی گئی تو میں قلعہ میں تیرے تعلقات کے سارے راز افشا کر دوں گی۔ اس طرح پوری دوسرے طلبہ دکانے کے قتل نہ رہے گی۔ اپنے اس راز کے افشا ہونے پر انطو بنا

ملکہ قیودورا کے کہنے پر فوراً قلعہ چھوڑ کر مشرق میں اپنے شوہر بنی ساریس روانہ ہو گئی۔

بنی ساریس جب اپنے فکر کے ساتھ قلعہ پہنچا تو سب سے پہلے ہنسنے کے لئے بنی ساریس کا استقبال کیا۔ اور اسے اس کے باطنانہ رویے پر غامت کی شہنشاہ ہنسنے بتا رہے تھے۔ اس کے امور کا فیصلہ ملکہ قیودورا کرے گی۔

سب سے پہلے بنی ساریس کے سارے چاہ سلاسل کو کہیں دور بھیج دیا گیا۔ بنی ساریس عزت و وقار کا جو مقام تھا اس کے پیش نظر کوئی خاص سزا تو نہ دی گئی۔ لے اعتبارات سمجھ دیئے گئے۔ اس طرح ان سارے امور سے بچنے کے بعد تخت و قیودورا کا قیودورا کو اپنی مقیم ہو گیا تھا۔

اسی دنوں قلعہ میں کھلی دلا عاموں نمودار ہوا اور بڑی جہی پھیل گئی۔ اسے لوگ صیقل کے نمودار قبرستانوں میں دفن کے لئے جگہ پاتی نہ رہی۔ ہر لاشیں میں بھر بھر کر شہر سے باہر لے جاتے اور خندق میں کھود کر ان میں لاشیں پھینک کر ان میں دی جاتی۔ آخر لاشیں کشتیوں کے ذریعے سمندر میں پھینکی جاتے تھیں۔ لہذا وہ کہہ کہ قلعہ کی سلا لاکھ کی آبادی سے کم از کم تین لاکھ آدمی عاموں کی نذر ہو رہے تھیں۔ ہنسنے بھی بندہ ہوا لیکن خوش قسمتی سے اچھا ہو گیا یوں موسم سرائیک عاموں ختم

عاموں کے بعد قلعہ اور اس کے لڑائی علاقوں میں قلعہ نمودار ہوا۔ غلہ لانے والی اور جہاز پانی نہ رہے تھے جو لوگ زندہ رہے ان کی کیفیت یہ تھی کہ گویا کسی بہت سے لے کے پانی میں افراتفر ہوئے۔ لوگوں نے ان ساری مصیبتوں کا درد وار ملکہ قیودورا پر کیا۔ چونکہ کھلی دلا عاموں مصری طرف سے آیا تھا لہذا ان کے ہاتھوں نے قلعہ بہت مشہور کر دی کہ وہاں قلعوں سے گزرنے والی قلعہ اتنی ہے جہاں ملکہ بننے سے قیودورا صحت فروشی کی زندگی بسر کرتی رہی تھی۔

قلعہ میں داخل ہونے سے پہلے چونکہ قیودورا اپنی ایک بیٹی کو اسکندریہ میں پھوڑا تھا اس کے یہاں ایک چٹا پیدا ہوا۔ کسی کو اس راز کا علم نہ تھا چونکہ مصر میں عاموں کی بڑی قتل اختیار کر لی تھی لہذا ملکہ قیودورا نے خفیہ خفیہ اپنے نواسے کو قلعہ بنا اپنے محل میں رکھ لیا۔ اس پر بھی لوگوں نے ہجیرے اعتراض کیے۔ ہر محل عاموں کے یہ اثرات جلد ہی ختم ہو گئے۔ چونکہ نوشیروان واپس جا چکا تھا۔ اور ایرانیوں کی سے کسی محلے کا غلبہ نہ تھا۔ لہذا دشمن شہنشاہ ہنسنے اور ملکہ قیودورا دونوں مل کر

اپنی سلطنت کے عوام کی بھڑی میں لگ گئے تھے۔



یونان اور کیرش دونوں ممالک ہی ایک دوسرے کے لڑائی کو پہل قدمی کرتے ہوئے باہم ٹھنک کر رہے تھے کہ اچانک یونان چونک کر اس کی گردن پر ایلیکا نے اپنا ریشی لٹک دیا۔ اس کی حالت دیکھنے پر اور مستحضر ہو گئی تھی۔ لٹک دینے کے بعد ایلیکا بولی اور کہنے لگی۔

سنو یونان میرے حبیب سنو۔ ایک مدت دراز کے بعد سطون اور تم پر حملہ آور ہونے کے لئے اس سمت پیش قدمی کر رہے ہیں۔ سنو سلوک اور اوتار کو ایک کمرے میں بند کر کے طباب سے دوچار کیا تو کسی طرح ان تینوں کو وہاں سے رہا کرالیا ہے۔ اب یہ سطون اور دوسرے تم پر حملہ آور ہونے کے لئے آ رہے ہیں تو عزائیلؑ عیسیٰؑ سیو۔ دونوں کے ساتھ ہیں۔ لڑائی کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔

اور ہاں یونان یک بات اور یاد رکھنا سطون اور دوسرے دونوں جیسے نہیں ہیں۔ عزائیلؑ نے چونکہ عیسیٰ کے ساتھ گھبرا کر لیا ہے وہ اسے بھی استعمال کرنا چاہتا ہے لہذا عیسیٰ نے اپنے سارے لشکر والی دوسرے کو خنجر کر دیے ہیں۔ اب وہ پہلے سے زیادہ پر قوت ہو کر تیار ہیں۔ اس تم سنو۔ تھوڑی دیر تک وہ تھوڑے ساٹے نمودار ہوئے۔ یہاں تک کہنے کے بعد ایلیکا لٹک دیتی ہوئی طلحہ ہو گئی تھی۔

بعد کیرش نے فکر مندی سے یونان کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔ یہ سطون ہیں؟ اس پر یونان کہنے لگا۔ کیرش فکر مند مت ہوئے۔ سطون اور دوسرے جنس سے ہے۔ ماضی میں یہ میرے اور میری بیوی کے ساتھ ٹھہرا رہا ہے۔ میں نے انہیں مار مار کر اپنے سامنے زیر کیا تھا۔ میرے خیال میں یہ ساتھ لڑ کر لڑاں طاقت اور قوت حاصل کر کے ماضی میں میرے ہاتھوں کے درپے ہے۔ لیکن میرے خداوند کو حضور ہاتھوں میں ایک بار پھر ان کے حاصل کروں گا۔

یونان کی اس ٹھنک کے جواب میں کیرش شاید مزید کچھ کہنا چاہتی تھی۔ اس لئے کہ میں اسی لمحہ ان دونوں ممالک ہی کے سامنے سطون

ان دونوں کے پیچھے عزائیلؑ عیسیٰؑ سلوک اور اوتار بھی اس کو مستحق تسلیم کرتے تھے۔ عزائیلؑ عیسیٰؑ سلوک اور اوتار پیچھے ہی کھڑے رہے جب کہ سطون والوں آگے بڑھے۔ پھر سطون یونان کو غلبہ کرتے ہوئے کہنے لگا۔

یونان کے فسادات میں ایک بار پھر ہمز اور اچھی قوتوں سے لیس ہو کر آئے آیا ہوں۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ ماضی میں اپنی طاقت بڑی ہو سا ماضی میں تم ہمارے خلاف کامیابیاں حاصل کرتے رہے ہو لیکن اب وہ ختم ہو چکی تھیں۔ اس نئی بیوی کیرش میں وہ دم تم نے ہو گا جو یہ ماضی تھا لہذا تم دونوں کے کا انتہار کرنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ سنو لٹک کے ساتھ اب وہ پہلے والی خصوصیت کے ساتھ یونان تم سنو اور میری ماضی اس کیرش کے بھی کلن براہم سطون ہے اور میں اپنی جنس میں سب سے زیادہ طاقتور خیال کیا جاتا ہوں۔ ماضی میں قوت کے علاوہ میں نے اکتالی قوتوں سے بھی اپنے آپ کو ہے۔ لہذا اب صرف تمہاری شکست ہی نہیں موت بھی میرے ہاتھوں میں

نہ کہنے کے بعد سطون شاید تھوڑی دیر کے لئے دم لینے کو رکا پھر بولا اور

یونان کے فسادات میں ان کو مستحق دیرالوں اور دیرالوں میں میں اور میری بیوی مل کر تم پر کھٹاک بھاری طاری کرتے ہوئے تمہارے جسموں کو ریزہ ریزہ کر دیتے کہہ دیں گے۔ ان دیرالوں میں تمہاری حالت ہم دونوں دھوپ میں کھڑی ہوئی عمروی اور منج دیرالوں اور کئی جیسی بنا کر رکھیں گے۔

یونان کہنے کے بعد سطون جب خاموش ہوا تو یونان تھوڑی دیر تک اسے فکر میں دیکھتا رہا پھر وہ کہنے لگا۔ دیکھ سطون تم یہ کیا بنی ہو اس کرنے لگے ہو۔ کیا تم میں ماضی میں تمہارے ہی نہیں تمہارے آقا عزائیلؑ کی بھی تخریب کو تیار کو گمراہ بنی؟ دشمنی کو اخوت؟ اختلاف کو اتحاد میں تبدیل کرنا رہا ہوں۔ سنو افسوس! جب تک اللہ نے اپنی خصوصی رحمت مجھ پر رکھی میں تم بدکاروں کے ہاتھوں میں دفن ہونے کے بجائے چھائی میں کرکڑا ہو جاؤں گا۔ اور ماضی میں یہ خیریں لگائیں گے۔

یونان کے لئے یونان رکا پھر وہ کتا چلا گیا۔ سن سطون میں وہی یونان ہوں جو اسے دل کے صدمہ میں عمرویوں کی داستانیں رٹ کر رہا ہوں۔ تمہارے اسرار سستی

میں روح کی مانگی حسوں کا ضلحال طاری کرتا رہا۔ تصاری بدوں کے
کے انگادوں کی طرح ہوتا رہا۔ اور خواہوں کو سہار کر دینے والی پتہ ہوا
تم پر نزول کرتا رہا۔ دیکھ میں وہی بھٹا ہوں جو لڑائی تاریکیوں میں
طرح تم پر وارد ہو کر تصاری آنکھوں سے حیل کا طہار اور پاؤں سے
کاٹا رہا۔ سن سطون تو جانتا ہے کہ ماضی میں ہر موقع پر میں تصارے
پیاؤں کا زہریں کر نمودار ہو گیا تھا۔

یونان کی اس مٹھکو کے جواب میں بڑے غضب بھرا انداز میں
تنگ یونان کی طرف دیکھا رہا پھر وہ انتہائی بڑاری کا مظاہرہ کرتے ہوئے
دیکھ نیکی کے نما۔ ماضی کی اپنی ساری کارستانیوں کو بھول
جو گزر کر ٹھہر چکا ہے۔ اب تم میرے ساتھ حال کی مٹھکو کر۔ اس حال
بٹا کر چھوٹوں گا۔ اس کے ساتھ سطون نے اپنی کھوار کھینچی۔ پھر
عمل کرتے ہوئے جب اپنی کھوار کو فضا میں بلند کیا تو اس کی کھوار
چنگاریاں پھوٹ پڑی تھیں۔ پھر وہ اپنی کھوار لڑتا ہوا یونان کی طرف
طرف زدودہ نے بھی ایسا ہی عمل کیا تھا۔ اس نے بھی اپنی کھوار نے
پر عمل کیا۔ اس کی کھوار بھی چنگاریاں چھوڑے گئی اور وہ سے پتہ
ہوئی کیرش کی طرف بڑھی تھی۔ یہ صورت دیکھتے ہوئے یونان اور کھوار
نے ایک دوسرے کی طرف جواب طلب نگاہوں سے دیکھا پھر نگاہوں
سواں بیوی نے کوئی فیصلہ کیا اور ایک جھٹکے کے ساتھ دونوں نے اپنی
کیں۔ انہوں نے بھی اپنی کھواروں پر کوئی عمل کیا جن کے جواب نہ
بھی سطون اور زدودہ کی طرف مددنی پھوٹ پڑی تھی۔ یہ صورت
اور زدودہ لہر بھر کے لئے فٹے پھر وہ آگے بڑھنے لگے تھے۔

زدودہ اور پیچھے رہ گئی تھی۔ سطون تیزی سے آگے بڑھا اور وہ
اس نے اپنی کھوار فضا میں بلند کرتے ہوئے یونان پر گرانا چاہی۔
اپنی کھوار فضا میں بند کی۔ اور سطون کے وار کو اپنی کھوار
انقلاب بردہ ہوا۔ اس لئے کہ جس وقت دونوں کی کھواریں آپس
سطون نے پناہ آگے بڑھا اور یونان کی گردن پکڑا چکی۔
یونان کی گردن سے نکلایا یونان کو یوں لگا جیسے دنیا بھر کی
دی گئی ہو۔ اس پر یونان ترپا۔ اپنی کھوار اس نے میوہ کر دی۔

تھا۔

وقت تک زدودہ بھی آگے بڑھ کر کیرش پر ضرب لگانے والی تھی۔ یہ صورت حال
میں کے ایک کونہ سے کی طرح آیا ہوا میں بلند ہوا پاؤں کی ایک سمت ٹھوکر اس
سے سر پر پڑی جس کی وجہ سے زدودہ مل کھائی ہوئی دور جاگری تھی۔ اپنی بیوی
حالت دیکھتے ہوئے سطون اور زیادہ غضبناک ہو گیا تھا۔ یہ سب کچھ کرنے کے
دی تیزی سے کیرش کے پاس آیا اور بڑے چارہ بڑی محبت میں اسے غائب
ہو۔

کیرش میں بڑے غم انداز میں ان دونوں میاں بیوی سے مقابلہ کر رہا تھا۔
اس نے اپنے جسم میں برق بھر رکھی ہے۔ جو نہی میری کھوار سطون سے ٹکرائی
زدودہ اس سے اپنا ہاتھ میری گردن پر رکھ کر مجھے یوں لگا جیسے برق کا طوفان کسی
میں عموماً ہو۔ اس لئے میں جست لگا کر پیچھے ہٹ گیا تھا۔ اب یوں کہ ہم
دی بھی اپنے حسوں میں سری قوتوں کے درپے برق بھر لیں۔ اس کے ساتھ
میں وہی گناہنا بھی کر رہا۔

یہ اس تجویز پر کیرش فوراً حرکت میں آئی۔ اپنی سر قوتوں و حرکت میں
سے اپنے جسم میں برق بھی بھری اور اپنی طاقت میں دس گنا اضافہ بھی کر
ن طرف یونان بھی ایسا کر چکا تھا۔ اب دونوں میاں بیوی کسی قدر مطمئن
تک کھڑے ہو کر وہ سطون اور زدودہ کے دوبارہ آگے کا انتظار کرنے لگے۔

یونان کو اچانک کوئی خیال گرا اور وہ اپنے پلو میں کھڑی کیرش کو
لگا۔ دیکھ کیرش مجھے یاد آگیا۔ ایک بار پھر اپنی سری قوتوں کی حرکت میں
زدودہ نے جو اپنے جسم کے اندر سری قوتوں کی دے سے برق بھر رکھی
تحت کرنے کے لئے اپنے اندر طاقت پیدا کر۔ یونان کی اس مٹھکو پر کیرش
کھوار مسکراہٹ نمودار ہوئی۔ لہر بھر کے لئے اس نے بڑی مہوشیت کے ساتھ
دیکھا۔ پھر وہ اپنی سری قوتوں کی حرکت میں لائی اور برق کا مقابلہ کرنے کے
جسم میں طاقت بھی بھری تھی۔ یونان بھی ایسا ہی کر چکا تھا۔

نے وہی طرح لات مار کر زدودہ کو دور گرایا تھا تو اس کی اس حرکت
رہے کا سچا ہوا گیا تھا۔ دوسری طرف زدودہ کی اس حرکت پر پشت پر
میں اسے سلیک اور اوتار بھی کسی قدر پریشان اور فکر مند ہو گئے تھے۔

اتنی دیر تک سطروں اور زردہ پھر پلو سے پلو مل کر پونٹ اور کیرش کی طرف
 قریب۔ کر سطروں اور زردہ دونوں نے اپنی گواہیں سرائیں۔ پہلے
 اور کیرش نے بھی اپنی گواہوں کو حرکت میں لاتے ہوئے دونوں کے درمیان
 دد کے۔ اس موقع پر گواہوں کے ٹکرانے سے عجیب طرح کی چٹکائیوں
 سطروں نے اس موقع پر پہلے بھی حرکت کی۔ گواہوں کے ٹکرانے کے بعد
 باہاں ہاتھ آگے بڑھایا کہ پونٹ کو اپنی گرفت میں لے۔ دوسری طرف زردہ
 ساتھ ایسا ہی کر رہی تھی۔ اب پونٹ اور کیرش دونوں سماں بیوی اپنی تہ
 اس لئے کہ وہ اپنے اندر مدافعت پیدا کر چکے تھے۔ جو نئی سطروں نے
 گروں پر رکھا اس کے سر سے جلی نکل گئی اور وہ بھیانک جھنجھٹا مارا ہوا
 لئے کہ اس کی بنیاد پونٹ سے جو اپنے جسم میں برق بھری تھی اس کی
 کی حالت خیر ہو گئی تھی۔ سطروں کے ہاتھ لگانے سے پونٹ پر کچھ اثر نہ
 کہ وہ پہلے ہی اپنے اندر مدافعت پیدا کر چکا تھا۔ دوسری طرف جو
 مس کیا اس کی بھی حالت سطروں کی سی ہو گئی وہ بھی جتنی چلتی ہوئی
 سطروں اور زردہ جس وقت بے بسی اور ادھارگی کی حالت میں پیچھے کرے
 پر عباسیوں اور عوازیل کو قاطب کر کے کہنے لگا۔

دیکھ عوازیل میں دیکھتا ہوں کہ سطروں اور زردہ دونوں ہی
 مقابلے میں بے بسی ہوئے ہیں۔ اور کیسے اپنی بے بسی اور لاچارگی کا
 انتہائی کرب میں پیچھے ہٹے ہیں۔ میرے خیال میں اس موقع پر ہم چاہتے
 زردہ کی مدد کے لئے پونٹ اور کیرش کے ساتھ گھرانے چاہئے۔
 عوازیل کسی قدر فکر مند کی اظہار کرتے ہوئے کہے لگا۔

نہیں عباسی ایسا نہیں کرنا۔ ابھی سطروں اور زردہ ہی کو اس
 ٹکرانے سے۔ دیکھ میں تھے یہ بھی انکشاف کر دوں کہ اس پونٹ سے
 بڑی طاقت ہے۔ جس کا نام ایلا ہے۔ اگر ہم نے سطروں اور زردہ
 پونٹ اور کیرش کے خلاف حرکت میں آئے تو یہ یاد رکھنا کہ وہ بھی
 میں آئے۔ اور ہم سب کو ایسا اپنے کی جیسے جنگ کی آگ شعلہ گدا
 میں لسی ہے۔ اس پر عباسی فکر مندی سے عوازیل کی طرف دیکھتے ہوئے
 دیکھ عوازیل ایلا نام کی وہ قوت ایسی زور آور اور دست دراز
 کو اپنے سامنے بے بسی کر دے گی کہ ہم چاروں میں آپ بھی ہیں۔

اس پر عوازیل بولا اور کہنے لگا دیکھ عباسی اپنی بے پناہ قوتوں کے بخود ایلا
 قوت کے سامنے میں اکثر دھچک رہے ہیں اور لاچار ہی رہا ہوں۔ لہذا میری ماننا
 تھوڑی نہ کرنا۔ سطروں اور زردہ کو پونٹ اور کیرش سے ٹکرانے سے۔ پس یہ
 فراتے رہے تو ایلا ہمارے خلاف حرکت میں نہیں آئے گی۔ اور اگر ہم
 میں آگے بڑھ کر پونٹ اور کیرش کے خلاف سطروں اور زردہ کی مدد کی تو پھر
 میں وہ پتے چبانے کی جو چیخا ہمارے لئے ناقابل برداشت ہوں گے۔ عوازیل
 عباسی خاموش رہ کر تماشہ دیکھنے لگا تھا۔

اب کسی اور لاچارگی میں نہیں پر گرنے کے بعد سطروں اور زردہ ابھی اپنے
 تھے۔ پونٹ اور کیرش دونوں میں بیوی آگے جو عباسی گواہیں دونوں
 کی تھیں۔ پھر پونٹ اور کیرش سطروں اور زردہ پر پل پڑے دونوں نے اپنے
 کی ٹھکڑوں اور لاقوں سے سطروں اور زردہ دونوں کی خوب پٹائی کی۔ ایسی
 دونوں کو مار مار کر پونٹ اور کیرش سے بالکل پشرد اور ادھ موا کر کے رکھ

سے کے بعد پونٹ اور کیرش دونوں علیحدہ ہو گئے۔ شاید وہ سطروں اور زردہ
 سے کسی نئے رد عمل کا انتظار کرنے لگے تھے۔ تھوڑی سی دیر بعد سطروں
 نے اپنی سرخی قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے اپنے آپ کو سنبھال لیا۔ پھر وہ
 دوسرے کے قریب آئے۔ تھوڑی دیر تک آپس میں صراخ و شور کیا۔ صلاح
 بعد سطروں اور زردہ دونوں کے چہروں پر خوشگوار مسکراہٹ پھیل گئی تھی۔
 اور کیرش پر صدمہ دور ہونے کے لئے آگے بڑھے تھے۔

پونٹ اور کیرش بھی ان کا استقبال کرنے کے لئے مسرہ تھے۔ لیکن اس بار سطروں
 نے اپنے حملہ کر کے کا انداز بدل لیا تھا۔ پونٹ اور کیرش کے قریب جاتے
 ہی اپنی گواہیں پیام میں کر لی تھیں۔ قریب جاتے ہی انہوں نے ایک ساتھ
 میں کیا کہ ان دونوں کی آنکھوں سے چکا چودہ کر دینے والی ایسی روشنی نکلی جس
 پونٹ اور کیرش کی آنکھوں پر اثر کیا۔ اس روشنی کی وجہ سے پونٹ اور کیرش
 میں تیرہ ہو گئیں کہ پتہ نہ چلے گی۔ اسی حالت میں سطروں اور زردہ حملہ
 سطروں نے دونوں اور ہوں سے پونٹ کی ذامع کرنا شروع کر دی تھی جب کہ
 اور پے پیرش پر سٹے اور لائنیں برساتا شروع کر دی تھی۔

اور زردہ کے اس نئے انداز کے سلسلے سے لگتا تھا پونٹ اور کیرش دونوں

بری طرح ہے بس اور لاچار ہو کے رہ گئے ہوں۔ اس لئے کہ وہ اشتہار لپارگی میں سطرون اور زردہ کے انھوں پہنچے جا رہے تھے۔ اسی صورتحال میں اچانک زردہ کے سطرون پر بجلی کی چمک سی پڑا ہوئی۔ دوسرے ہی لمحے سطرون اور زردہ اور کیرش کو پھوڑ کر پھیں مارنے ہوئے پیچھے ہٹ گئے تھے۔ اس لئے کہ پرنال کی مدد کے لئے ایلیکا سطرون اور زردہ پر حملہ آور ہو چکی تھی۔ اس لئے کہ پرنال اور کیرش کو پھوڑ کر سطرون اور زردہ خوف اور وحشت میں مبتلا کر دیا۔ سلوک اور اوقات کے پاس جا کھڑے ہوئے تھے۔ اسی دہک پرنال اور کیرش کے پیچھے تھے۔ سطرون اور زردہ کی آنکھوں سے نکلنے والی روشنی سے جو ان کی آنکھوں کی تھیں وہ بھی اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے انھوں نے دوسرے اب وہ ایک بار پھر اپنی جگہ مستحضر ہو گئے تھے۔

اس موقع پر مزاویل پرنال کو قاضی کرتے ہوئے کہنے لگا۔
دیکھ بجلی کے ٹھکانے میں گھٹنا ہوں کہ تم دونوں میاں بچی کے لئے مزا کافی ہے۔ تم نے دیکھا ہو گا میں ایک طوفانی عرصے کے بعد دونوں میاں بچہ آیا ہوں۔ اور تم بلو کے کہ میرا یہ سامنا بھی خوب بہا۔ میں ایک بار پھر سامنے سطرون اور زردہ کو لے کر آیا ہوں۔ اور تم نے دیکھا سطرون اور زردہ تم دونوں کو اپنے سامنے بے بس کر دیا ہے۔ میں جیسی نہیں دلتا ہوں کہ ایلیکا تم دونوں کی مدد کو نہ آتی تو یقیناً سطرون اور زردہ لے مار کر کر رہے۔ حالت کی ہوتی جو اس سے پہلے بھی نہ ہوئی۔ دیکھ بجلی کے ٹھکانے میں نہیں یاد رکھنا اب وقفہ وقفے سے ہم تم دونوں میاں بچی پر ایسی ضربیں مار رہے ہیں کہ ایک روز جیسے اپنے سامنے زیر اور مغلوب ضرور کریں گے۔
مزاویل کی گفتگو کے جواب میں پرنال بولا۔

دیکھ ابھی خداوند کے احکامات سے ہوتے تو باطنی میں ان محنت والی چکا ہے۔ میرے گل چاہتے والے میرے کئی ایسے بھی مجھ سے فراتے ہیں۔ میں نے ان سب کی حالت ایسی ہی کی جیسے تجھے میں چنسی ہوئی کوئی بچی۔ میں شک نہیں کہ وقتی طور پر ان دیوالوں میں سطرون اور زردہ نے مجھے کیرش کو اپنے سامنے بے بس کر دیا تھا لیکن مزاویل ابھی بے شمار ساتھی ہیں۔ یہ مت خیال کرنا کہ تم نے جو سطرون اور زردہ کو جیس کی فراہم کیا ہے کیا ہے تو یہ ہمارے سامنے ناقابل تغیر ہو گئے ہیں۔ ہرگز نہیں۔ جسم

اس کہہ کے رب کی حس پر حملہ آور ہونے کی سزا خداوند نے میں کے سکران ایلیکا اب دی۔ ایک نہ ایک روز باطنی کی طرح اس سطرون اور زردہ کو بھی تم میرے سامنے بے بس اور مجبور دیکھ رہے ہو گے۔ مزاویل نے پرنال کی اس گفتگو کا کوئی جواب نہ دیا۔ وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ سری قوتوں کو حرکت میں لاتا ہوا وہاں سے چلا گیا۔
ان کے جانے کے بعد ایلیکا نے فرما "پرنال کی گردن پر پس دیا پھر ایلیکا کسی قدر طلب آواز میں پرنال کو قاضی کرتے ہوئے کہنے لگی۔ پرنال تم نے بہت بڑی غلطی کی۔ تمہارے پاس یقیناً وہ سری طاقت ہے جسے استعمال کرتے ہوئے تم سطرون اور زردہ کے ٹھکانوں سے نکلنے والی خطرناک اور جان لیوا روشنی سے اپنے آپ کو محفوظ رکھ رہے ہو۔ اور اس روشنی سے جو بچنے کے علوم ہیں یہ تمہارے پاس کمالی عرصہ سے ہیں۔ اس چمکی کہ تم نے ان علوم کو کیوں استعمال نہیں کیا۔ اس پر پرنال ابھی ابھی نہ میں نہ لگا۔

کچھ ایلیکا تمہارا کیا درست ہے پر وہ حملہ ایسا اچانک تھا کہ میں کچھ کر ہی نہ سکا۔ اپنی مداخلت کر سکا۔ کیرش کی۔ حالانکہ وہ علوم کیرش بھی جانتی ہے لیکن یہ بھی میں نے اس کی بدخواہی ہوئی کہ کچھ کر نہ پائی۔ سر حال سطرون اور زردہ کے نئی طاقتیں ان کے سامنے بے بس کر دے گی۔ پرنال نے یہ پہلا موقع ہے۔ اب میرا خیال ہے ان کا مارا ہو رہا ہے گا۔ اور ان کے ٹھکانے سے ہمیں بھی کافی تحریکات حاصل ہوں گے۔ اس پر پرنال اور کہنے لگی۔

نہایت اہمیت سے۔ پرنال اب میں ان پر فائدہ رکھوں گی۔ اور اچھا موقع جان کر میں ان کے سامنے ہوں گے۔ اور انھیں بتائیں گے کہ بجلی کے ٹھکانے ہو کر ہم ہرگز نہیں ہٹیں گے۔ ان کے سامنے بے بس و مجبور نہیں ہیں۔ اس کے ساتھ ہی ایلیکا ہلکا سا پس منظر ہو گئی تھی۔ جب کہ پرنال اور کیرش دونوں میاں بچی اس سرائے کی طرف سے تھے۔ جس میں ان دونوں نے قیام کر رکھا تھا۔



اپنی سلطنت میں خاموشی اور اندرونی طور پر کچھ امن قائم کرنے کے بعد مشین ایلیکا کے علاوہ دوسرے کچھ فرتے تھے ان کے خلاف حرکت میں آیا۔ سب سے پہلے مشین کے خلاف اس نے قدم اٹھایا اور اس فرتے کو اس نے قلعہ بندی کر دیا۔ مشین فرتے کو باقی قرار دینے کے بعد مشین فرتے کے زیادہ تر

ہم فوراً دشمنوں کے لئے کوئی جگہ تجویز کر لیتے۔ اس طرح انہوں نے انتہائی زندگی
 ملی۔ ساتھ ہی سے طریقے پر زمین کی کاشت وحشی قبائل میں شروع کرائی۔ یہ
 عورتوں میں کام کرنے تاکہ ان کے ارباب سے بچوں پر بھی اچھا اثر پڑے۔
 ان کے ارباب سے وہ زمینیں نے وحشی قبائل میں سیاسی مفاد حاصل کرنے کی
 شروع کر دی تھی۔

اس ششمنہ زمینیں کے اس اقدام کی وجہ سے شمال میں تھوڑی ٹوٹ پھیل گئی اور
 ساتھ ساتھ رومن تہذیب کا علاقہ بڑھ گیا۔ وسیع تر ہو گیا۔ اس کے علاوہ اس
 دور میں زمینیں نے اپنی تہذیب کو بھی وسعت دی۔ رومنوں کے بڑی جہاز جہاز
 کے علاوہ کھوپڑی کے عرب میں داخل ہوتے اور وہاں سے ان کے جہاز سیلون
 تک لگتے تھے۔ کیونکہ جس تک سیدھے راستے اسیوں نے روک رکھے تھے۔
 ان تہذیبی کارروائیوں کے ساتھ زمینیں نے ولوی بل میں بھی وسیع مشنوں سمیٹی
 تھیں۔ جس سے ان سے بہت سی قومیں جو پہلے سے سمیت کے دور اثر
 کی اور انہی مفاد سے رومنوں کے قریب تر ہو گئی ہیں۔

یوں اسیں کا ششمنہ نو شیردان ایک بار پھر حرکت میں آیا۔ اپنے لشکر کے ساتھ
 ان شہر میں سے نکلا۔ نور ایشیا میں رومنوں کے دوسرے بڑے شہر الروما کی
 طرف جہاں ایشیہ میں آبادیہ کہ مشرقی شہروں میں ملک کی حیثیت حاصل تھی۔ وہاں
 کے شہر الروما کو مشرقی سرحدوں کا ایک مضبوط حصہ سمجھا جاتا تھا۔ اگر
 یہ شہر و فتح کر لیتا تو رومنوں کے لئے پورے مشرقی ملک کا سلسلہ اور دفاع درہم
 رہتا۔

رومان نو شیردان اپنے لشکر کے ساتھ اس سے نکلا۔ وہی برق رفتاری سے وہ آگے
 بڑھا۔ اس سے کامرو کر یا۔ زمینیں کے پاس اب کوئی ایسا جرنیل نہ تھا جو
 ان کو روکد۔ اس سے پہلے اس کے پاس اپنا بہترین جرنیل بنی ساروس جی کہ کسی نہ
 کسی طرح اور ہونے والی قوتوں کی رو روک رہا تھا۔ لیکن اب اس پر حملات اور
 دھم دھم چلا تھا۔ اور اسے بالکل خستہ کر کے گوشہ نشینی کی زندگی بسر کرنے پر مجبور
 کر دیا۔

ملاقات میں اسیوں کے ششمنہ نو شیردان نے بے خطر ہو کر الروما شہر کا محاصرہ کر
 دیا۔ اس کے دوران نو شیردان کی خدمت میں الروما شہر کا ایک بڑا عا طیب مس کا
 ہوا اور جن دونوں نو شیردان چہ تھا یہ نو شیردان کو طب کی تعلیم بھی دے چکا تھا۔

لوگ ایران چلے گئے اور نو شیردان کے یہاں پناہ گزین ہو گئے۔ کچھ سواروں
 شاہراہوں کے ساتھ ساتھ سرحد میں کے صحرائی علاقوں تک پھیل گئے۔

سلطنتوں کے بعد رومن ششمنہ پر غلے کھسا کے خلاف بھی حرکت میں
 لے لی۔ انہیں کی قدم درساہیں بند کر دیں اس کے قید کرنے سے وہاں کے ملک
 مسلم اسیوں بھی گئے تاکہ وہاں پناہ لے کر اسلو کی اطلاعات کی جھلک جات کر
 سکیں۔ اس علاقہ نے میں قسم میں اسلو کے قلعہ پر ایک بہترین دروازہ قائم کر
 تصانیف کے مختلف حصوں کا ایرانی میں ترجمہ کیا گیا۔

ان تمام معاملات کے علاوہ رومن ششمنہ زمینیں یہ پہلے تھا کہ ایران سے
 صلح ہو جائے تاکہ دونوں سلطنتوں کو شمال کے دشمنوں کی طرف سے پرورش نہ
 ہے اس سے بچا جاسکے۔ نو شیردان بھی اس قوت کا مقابلہ کرنے کی صلاحیت
 مقابلہ میں لڑا تھا۔ لہذا وہ شمال کے وحشی قبائل کی طرف سے اپنے لئے کوئی
 نہیں کر سکا تھا۔ اس سلسلہ میں زمینیں نو شیردان سے کوئی معاہدہ کرنا چاہتا تھا
 قوتیں کہیں میں نہ نکلیں بلکہ اپنی قوتوں کو شمال کے دشمنوں کے خلاف
 یہ معاہدہ نہ ہو سکا۔

اس معاہدے کی افان کے بعد رومن ششمنہ زمینیں نے اب یہ کوشش
 کر شمال کے وحشی قبائل کو تہذیب و شائستگی کے دہانے میں لایا جائے کہ ان
 کو فکرت دینے کے بعد علاقہ فتح نہیں ہو جاتا تھا بلکہ نئے گروہ پڑا ہوا۔
 آئے دن رومنوں پر حملہ آور ہوتے رہتے تھے۔

چنانچہ زمینیں نے شمال کے وحشی قبائل کے بڑے بڑے سرداروں سے
 ملوا لئے اور ان کے ہوائے کام یہ کیا کہ زمینیں اسیں شمالی طرف پر تھوڑے
 راستہ کرنا چاہتا ہے۔ شمال کے وحشی قبائل کے سرداروں نے اسے اب
 سمجھا کہ اس کے بچے تھکھنہ میں شمالی خاندان کی طرح پرورش پائیں۔ لہذا
 اپنے بیٹے زمینیں کے کہنے پر تھکھنہ پر روانہ کر دیئے۔

اس کے علاوہ زمینیں نے دوسرا کام یہ کیا کہ راہبوں اور پادریوں سے
 تیار لئے اور شمال کی طرف روانہ کئے جن کا اصل مقصد یہ تھا کہ تہذیبی
 دوستی اور تعلیمی پر لڑا ہو دیں۔ چنانچہ یہ راہب اور پادری مختلف وحشی
 گئے۔

وہاں یہ لوگ اپنے ہاتھوں سے انہیں تعلیم دے کر بے حقیر کر لیتے ساتھ

شہر کی فہرست کے قریب جاتے تو اوپر سے شہر کے مواد اور عورتیں ان پر جتا ہوا
شہر کے اگروے چمکتے۔ لہذا ایرانیوں نے ذر کے مارے شہر کی فہرست کے قریب
ہوئے۔

اس حالات میں نوشیروان نے فیصلہ کیا کہ الروما شہر کا محاصرہ اٹھا کر واپس چلا جاتا
دس ہفتہ ہشتاد ہشتین کے لئے یہ صور حمل پڑی حوصلہ افزا تھی۔ اسے یقین ہو گیا
کہ چاہے کیوں قائم کرنے ان میں فوجی دستے معین کر کے سلطنت کے مشرقی حصے کا
بھاری ہو گیا تھا۔ اس کے علاوہ الروما شہر کے لوگوں نے جو کچھ بیکار ملک تیار کی تھی۔
روما شہر کے لوگوں کو نوشیروان کے حمل سے بچا ہوا تھا۔ اس حالات میں دوسرے
میں نے فوراً ایران کے ہشتاد ہشتین نوشیروان کے پاس کامد بھیجا اور صلح کی
کی۔ چنانچہ پانچ سال کے لئے دونوں اور ایرانیوں کے درمیان صلح ہو گئی اور
نے ہر سال نوشیروان کو تین ہزار تھن سونا دینا منظور کر لیا۔

اس صلح کے ساتھ ہی ایران کے ہشتاد ہشتین نوشیروان نے ہشتین سے یہ بھی کہا کہ ایک
وہمہ مدت کے لئے دیوار ایران میں بھیج دیا جائے۔ یہ طیبہ جس کا ہم ذرا نیس
تھا لیکن قسطنطنیہ میں رہتا تھا اور اپنے فن کا بڑا ہر خیال کیا جاتا تھا۔ نوشیروان
میں دیکھ کر کہ اس طیبہ کے بدلے میں دونوں کو وہ قسطنطنیہ واپس کر دے گا جو
رنگہ بند ہونے کے بعد ایران میں پناہ گزین ہو گئے ہیں۔

اس ہشتاد ہشتین نوشیروان کی اس پیشکش کو منظور کر لیا لہذا ذرا نیس طیبہ کو
میں دیکھ اس کے بدلے میں نوشیروان نے نہ صرف یہ کہ انجنیر کی دو شاہوں کے
میں کر دیتے بلکہ اس طیبہ کے لئے سے نوشیروان نے دونوں کے ایک ہزار قیدی
دار رہے تھے۔

اس ہشتین جس مصالحت اور امن کا خواہش تھا وہ قائم ہو گیا۔ ایران کے ساتھ
نے ہی قسطنطنیہ میں پھر ملی روایات کا کام شروع ہو گیا۔ مشرقی رومن سلطنت کے
میں تمدنی حیرات کی حفاظت کا فرض تھا اس میں سب سے نمایاں حیثیت ان فوجوں
ہو قسطنطنیہ میں انشودا رہے تھے۔ ان ملی علوم کا سلسلہ ایک طرف قدیم بائبل
میں تھا لیکن اس نے کھنسا کے زیر سایہ ترقی کی تھی اور اس کے اثرات بھی اس
میں تھے۔ اس حالات میں جب کہ ایران کے ساتھ امن ہوا تو قسطنطنیہ میں فاشی
اشی 'چاندی' سونے 'ہاتھی دانت' کا کام 'خطاطی' مصوری اور دوسرے علوم نے خوب

شہنشاہ ایک بہترین طیبہ تھا اور حکیم خیال کیا جاتا تھا۔ یہ شہنشاہ الروما
لوگوں کی طرف سے شرافت صلح معلوم کرنے کے لئے نوشیروان کے پاس پہنچا۔
جب اس شہنشاہ نے نوشیروان کے سامنے صلح کی شرافت پیش کی تو نوشیروان
کو استعزائی انداز میں جواب دیا اور کہا کہ اگر الروما کے ہشتاد ہشتین سے ایرانیوں کو
نہ دیں گے تو میں ان کے شہر کو مسمار کر کے اسے بھیڑ کر یوں کی پرکھوں گا
اس کے اندر رہنے والے لوگوں کو غلام حاصل کرے گا۔

شہنشاہ جب صلح کی شرافت ملنے کرنے میں ناکام ہو کر واپس چلا گیا تو
دفعہ کے لئے تیار ہو گئے۔ نوشیروان نے فیصلہ کے ساتھ ساتھ لوہے کے
تعمیم دیا تاکہ ہندی سے شہر کی گنداری کی جائے۔ گڑی اور مٹی سے بنے ہوئے
بتدریج شہر دیواروں کے قریب آتے جا رہے تھے۔ اسی دوران الروما شہر
مد کے لئے قسطنطنیہ سے بھی کمک پہنچی تھی۔ اس کمک میں خبہ لگا۔
بھی قسطنطنیہ سے آئے تھے جس میں یہ تعمیم دیا گیا تھا کہ سرنگ لگا کر ایرانیوں
دیا جائے۔

لوحہ ایران کے ہشتاد ہشتین نوشیروان کو بھی معلوم ہو گیا کہ قسطنطنیہ سے
دہر الروما پہنچے ہیں۔ اور انہوں نے سرنگ لگانی شروع کر دی ہے۔ چنانچہ
ایرانیوں نے بھی سرنگ لگانی شروع کر دی تھی۔ الروما کے ہشتاد ہشتین
ایرانیوں نے بھی سرنگ لگانی شروع کر دی ہے تاکہ وہ سرنگ سرنگ سے
کے طور پر انہوں نے سرنگ کا آخری سراچہ اور چوڑے سے بہہ کر رہے۔ اور
نے سرنگ کا سراچہ ڈاکر کے ان کی دیواروں کے ساتھ تلے لگا دیتے ہیں۔
دیں۔ ساتھ ہی جگہ جگہ گھاس کے ورے اور گدہ حک کے ڈھیلے بھیجا۔
بعد انہوں نے ان سب چیزوں پر منور کا تیل ڈالا اور آگ لگا دی۔

اس گدہ حک کے ڈھیلوں کو آگ لگنا تھی کہ فی الفور اور آگ لگے۔
کے ہشتاد ہشتین تک جا پہنچی۔ اور وہ سب جل کر خاکستر ہو گئے۔ ایرانیوں
جھٹکا چاہی تو وہ بور لوانہ ہڑک اٹھی۔ اس لئے کہ اس آگ میں کیڑی ہو
گئے تھے۔ اس طرح شہر کو آگ کرنے کے لئے نوشیروان نے جو مددے تیار
راکھ ہو گئے۔

اس کے بعد نوشیروان نے اپنی اور مروجہ کوشش کی کہ مددے تیار
جائے لیکن اس کی ہر کوشش ناکام رہی۔ ہر مروجہ اسے شکست کھینی۔

ان حالات میں رومن شہنشاہ جھنپن نے بلی ساریس کو بلایا جو گوشت
بہر کر رہا تھا۔ اسے بلا کر جھنپن نے اس کے خلاف فداوی کے تمام الزامات
اس کی جنب شدہ جائیداد میں سے وہ تھائی حصہ بحال کر دی اور کہا کہ جو کچھ
کا لیلہ تم پر ہی چھوڑتا ہوں۔ میں تمام الزامات کو ختم کرتا ہوں تمہارے
اعمال ہی تمہارے احساسات کی تصدیق کریں گے۔ خود نگہ قیود دارانے بھی
جھنپن کی اس تجویز سے اتفاق کیا اور بلی ساریس سے بات کر کے اس کی
اپنے واسے اثاثہ سب سے فداوی تھی۔

اٹلی میں گاتھوں کا مقابلہ کرنے کے لئے بلی ساریس کو اس مہم کے
فرج فراہم کرنے میں جھنپن نے پہلے کی طرح ٹھک فٹری کا ثبوت دیا۔ اسے
دیکھنے کی اجازت نہ دی۔ اور نہ اسے پچھلا منصب عطا کیا۔ اسے صرف
اجازت دی گئی کہ اپنے صوفے پر قہر میں اور ٹھیکیشیا کے صوفوں سے تھک
بھرتی کر لے۔ کیونکہ تھکسٹھیر لاجز ان اغراجات کا کھیل میں ہو سکتا

بہر حال ان بد سے بدترین حالات میں جو بلی ساریس کو سامنا
ساتھ بلی ساریس تھکسٹھیر سے اٹلی کی طرف روانہ ہو گیا تھا۔

اور اٹلی میں بھی ایک ہی قوت ابھر آئی تھی۔ گاتھ جو اب تک تھک
لوگوں میں اٹلی کے مختلف شہروں پر حملہ آور ہو لوٹ مار کا کام سرانجام
انہیں ایک بہترین جوانمرد جیکو اور انتہائی طرز لیڈر مل گیا تھا۔ اس لیڈر کا نام
انتہائی خوشنور اور جیکو تھا۔ اور اس کے علم کے سارے گاتھ جتھے ہو گئے
کے بعد ٹوٹیا کے پاس ایک انتہائی زبردست اور حرار فطرت پر چکا تھا۔

ٹوٹیا بڑا متاد بڑا جیکو انسان تھا۔ وہ شہروں سے دور رہتا اور اپنے
میں ضائع نہ کرتا۔ لیکن جنگی اٹلی کے رہنمائی طاقتوں کو اس نے اپنی جلاں
اٹلی سے اس کا ہر جوہر اچھا تھا۔

یہ ٹوٹیا جنگ میں ہر طرح کی فتنیاں اور درشتیاں جائز رکھتا تھا جس
کو تکلیف نہ دیتا۔ جن دنوں بلی ساریس اپنے فطرت کے ساتھ تھکسٹھیر سے
دلوں گاتھوں کا سردار ٹوٹیا اپنے فطرت کو جتھے اور منظم کرنے کے بعد
طرف بڑھا۔ اس کا رخ اٹلی کی بہترین بزرگراہ صیلا کی طرف تھا۔



یونان اور کیرش دونوں میں اپنی سرائے کے کمرے میں بیٹے۔

یہ دونوں پہلیکے نے پس دیا۔ اس پس کے موقع پر کیرش بھی متوجہ ہو گئی تھی۔
یہ کے بعد پہلیکے بلی اور یونان کو متاھب کر کے کہنے لگا۔

یہ یونان اب تکہ کی اس لڑائی سرائے سے کچھ کہہ اور یہاں سے ہمارا رخ اب
سرائے کا ہادی کی طرف ہو گا۔ سرائے کا ہادی کے شمال کو مستانی سلسلے کے
طریقوں اور درودھ لے قیام کر رکھا ہے۔ اس پر یونان بولا اور کہے لگا کیا سرائے
کی طرف جانے کا ہمارا صرف یہ مقصد ہے کہ ہم سطروں اور درودھ سے گھرائیں۔
پہلیکے بلی اور کہنے لگا۔

یہ کہہ کر ہادی اور اس کے کو مستانی سلسلے کی طرف جانے کا مقصد صرف سطروں اور
یہ کہہ کر ان سے انکر گھرا ہوتا ہے۔ گھر کسی اور جگہ بھی ہو سکتا ہے۔ وہاں
دور دور سے متاھد ہیں۔ اس پر یونان بولا اور کہنے لگا۔

یہ کہہ کر ان میں یہ دونوں متاھد جان سکتا ہوں۔ اس پر پہلیکے بلی اور کہنے لگا دیکھو
سے لگا ہادی کے بچوں کو جو دریائے ٹاگہ بتا ہوا سمندر کی طرف جاتا ہے اس
ٹاگہ کے کنارے ٹاگہ شہر سے تھوڑے فاصلے پر انتہائی خوشنور لوگوں کا ایک گروہ
تحت کام میں مصروف ہے۔ اس گروہ سے کچھ درودھ خوشوں کا تعلق ہے اور یہ
ہاں سے لڑکیاں اغوا کر کے یا زبردستی اغوا کر رہا ہے جاتے ہیں اور ان لوگوں
لڑات کر دیتے ہیں۔ یہی ان لوگوں کا وعدہ ہے اور یہی ان کا کاروبار ہے۔ جس
کے انہوں نے لڑکیاں بیچی جاتی ہیں وہ دریائے ٹاگہ کے کنارے اور اس کی
ہاں لڑکیوں سے نئی طرح کے کام لیتے ہیں۔ اس پر یونان بولا اور پوچھنے لگا
یہ تمام بات سنا کر کہ ان اغوا ہونے والی لڑکیوں سے کیا کام لیا جاتا ہے۔ اس پر
یونان کہنے لگا۔

یونان یہ کہہ کر سرائے کا ہادی اور اس کے کو مستانی سلسلوں کے جنوب اور
یہ کام میں مصروف ہے انہوں نے بے شمار اور ان محنت دنیا بھر کی خوبصورت
یہاں جمع کر لی ہیں اور ان خوبصورت لڑکیوں سے یہ لوگ نئی نئی بڑے کام

یہ کہہ کر سرائے کا ہادی کے شمال کو مستانی سلسلوں کے اندر جہاں ہارٹل خوب
یہاں کے بے شمار ان محنت درشت ہیں۔ ان علاقوں میں کام کرنے والے اس
یہاں سلسلے کے تاریکیوں پر تبصرہ کر رکھا ہے۔ مقامی بے بس اور غریب لوگ
یہاں کو پھاڑی سلسلے پر ان لوگوں نے کام پر لگایا ہوا ہے۔ یہ سیاہ ظام جوان

لیجے کی طرف بھجوا دیا جاتا ہے۔

ایک سیرے میں ان آدم خور قبائل کے اندر سطون اور درودھ نے بھی قیام کر لیا۔ انہوں نے چونکہ اپنی باغی القوت قوتوں کا انکار کرتے ہوئے وحشی قبائل کے ساتھ صلح اور فرمانبرداری کا رکھا ہے اور اس طرح سے وہ وحشی قبائل سطون اور بوزنوں میں لڑا آئیں بند کر کے ان کے کینے پر عمل کرتے ہیں۔ اپنی اس طاقت افزائی سے وہ غزائل کے کینے پر سطون اور درودھ نے ان وحشی قبائل کے شرک میں جلا کر رکھا ہے۔ یہ شرک کیا اور کس طرح کا ہے یہ ہمیں بتا دے گا۔ اب سیرے خیال میں یہاں سے کوچ کریں۔ پہلے اس کالے گروہ کی طرف توجہ کریں۔ ان لوگوں کو شفقت میں جلا کر رکھا ہے۔ سنو بٹاف اور کیرش کے ساتھ یہ بھی بتا دوں کہ کلا دھندل کر کے والے گروہ کے ساتھ سطون اور درودھ کی طرف سے انہیں کوئی مسئلہ یا مشکل درپیش آئی ہے تو وہ سطون کو باور کرتے ہیں اور وہ خود ان کے پاس پہنچ کر ان کا ہر کام کر گزرتے ہیں۔ یہاں تک کہ ان کے بعد وہ بحر کے لئے حاضری ہوئی کہ سوا بھر دیا کئے گئے۔

یہ وہی اس موقع پر میں تم سے ایک بات کہنا بھول گیا تھا۔ یہ کہ کالا داری کے حاکم لوگوں کی طرح کی جاتی ہیں بد قسمتی سے کلا دھندل کر کے والے گروہ کے افراد ان کے خلاف کام کرتے ہوئے گام کام کی ابتداء کرنے کا یہ بہترین موقع ہے۔ اس لئے کہ ان لوگوں کا ایک یا گروہ صحرائے کلا داری کی طرف لایا گیا ہے۔ ان لوگوں کو اس وقت لایا گیا ہے۔ انہیں ابھی بے صحت لیا گیا ہے۔ اگر ہم کو شش کریں تو ہم ان کی عزت و دولت کی حفاظت کر سکتے ہیں۔ سیرے خیال میں اب ہمیں یہاں سے جانا چاہیے۔ اس پر بٹاف بولا اور کہنے لگا۔

صیب کشتی ہو ایسا ہمیں فی الفور اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لانے ہوئے کالا داری کی طرف کوچ کرنا چاہیے اور وہ ہمارے مقاصد ہیں ان کی حیل کرنی میں اور کیرش دونوں میں یوپی مل کر اپنی طرف سے پوری کوشش کریں گے کہ ان لوگوں کو سب سے پہلے چھوڑیں اس کے بعد دوسری لڑائیوں کی وہاں سے رہائی دے دیں۔ بٹاف کا یہ جواب سن کر ایسا خوش ہو گئی تھی بھر دیا کہنے لگی۔ اگر ایسا ہو گا تو یہاں سے کوچ کریں میں صحرائے کلا داری کے ان مقامات تک ہمساری کر دوں گی۔ اس کے بعد ایسا کس دینی ہوئی ٹیڈہ ہو گئی تھی۔ بٹاف اور کیرش

بارنگل کے چوڑوں سے بارنگل توڑ کر دریاے کانگ میں بچھتے رہتے ہیں اور دریاے کانگ میں بہتے ہوئے جنوب کی طرف جاتے ہیں اور اس جگہ پہنچتے ہیں جہاں دھندل کر کے والے لوگوں نے اپنا مسکن بنا رکھا ہے اور وہاں لڑائیوں کے ایک گروہ ہے کہ وہ دریا میں اس جگہ جہاں پانی جا کر کم ہو جاتا ہے کھڑی ہو جاتی ہیں اور ٹھل کر کناروں پر پہنچتی رہتی ہیں۔ وہاں سے یہ بارنگل چنگڑوں کے ذریعے کنارے اس جگہ پہنچا دیتے جاتے ہیں جہاں پھوٹی سی ایک بندرگاہ کام لگتی ہے وہاں سے دوسرے ملکوں کو یہ بارنگل بھجوا دیا جاتا ہے اور اس سے خاص رونق پاتی ہے۔

دوسرا کام جو ان لڑائیوں سے لیا جاتا ہے وہ یہ کہ کچھ لڑائیوں اپنے انہوں میں چھلپیاں بکھڑے دریا میں کھڑی رہتی ہیں اس جگہ جہاں پانی کم ہوتا ہے ریت ہوتی ہے اور سونا تلاش کرتی ہیں۔ کتے ہیں صحرائے کلا داری کا جو شہل کو مستحق ہونے کے مستحق ہیں۔ ہر دوسرا کام جو لڑائیوں سے لیا جاتا ہے وہ یہ ہے۔

یہ تو وہ کام ہوئے تھیں کہ صحرائے کلا داری کے شہل کو مستحق تسلیم کیا جاتا ہے۔ یہاں سے وہ دریا کو مستحق تسلیم سے ٹھل کر جنوب کی طرف جاتے ہیں۔ کھڑی نام کی کھڑے پانی کی حیل کی طرف جاتا ہے اور وہ سارا دریا اوکا دیا دھندلے میں کھو جاتا ہے۔ کتے ہیں جن دونوں دریاؤں میں انتہائی جتنی چھرا ہوتے ہیں وہاں سے آتے ہیں لڑائیوں کا ایک گروہ ان دونوں دریاؤں میں اور یہ کلا دھندل کرنے والے گروہ کے لئے موتی اور جواہرات تلاش کرتے ہیں۔ علاوہ یہاں سے سیپ بھی کلا دھندل میں بکھڑ کر باہر بھیجی جاتی ہے جسے اہل

یہاں تک کہنے کے بعد ایسا تھوڑی دیر کے لئے رکھ دیا جاتا ہے۔ رکھتے ہوئے کہہ رہی تھی۔ سن بٹاف ہمارا صحرائے کلا داری کی طرف ہوتا ہے تو یہ ہو گا کہ ان بھاری اور بے بس لڑائیوں کو ان خانوں کے چنگل سے ہٹا کر وہ اپنے اپنے گھروں کو واپس جائیں گے۔ ہمارے کام کی دوسری ابتداء کے شہل کو مستحق تسلیم کے انتہائی شہل میں ہو گی۔ یہاں کچھ وحشی تھا یہاں یہ بھی بتاتی ہیں کہ کلا دھندل کرنے والا گروہ جو لڑائیوں سے لڑائیوں میں جو ناکارہ ہو جاتی ہیں ان کے کام کی نہیں رہتیں اور وہ

اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لائے اور اہلیک کی راہبری اور راہنمائی میں وہ
سراے سے صحرائے کلا ہاری کی طرف کوچ کر گئے تھے۔



وحشی گاتھوں کا خاکھ لٹایا اپنے فکر کے ساتھ پہلے ہی جنرل ائی میں وہ
اور اس کا بڑی جیڑی سے ائی کی مشورہ و مصوفہ بدرگاہ سپرد کی طرف بڑھا
نیز کا عاصہ کرنے کے بعد ٹوٹا نے اہل نپہ کو پیغام بھجوایا کہ وہ جنگ
اس کے حوالے کر دیں۔ اگر انہوں نے ایسا نہ کیا تو نپہ کے لوگ غزواری اور
وہ مضر دیکھیں گے۔ اس سے پہلے انہوں نے نہ دیکھا ہو گا۔ اہل نپہ کا
خاکھ لٹوٹا کی طاقت و قوت اور اس کی غزواری و وحشت سے خوب واقف
لذا شر کی حواگی سے پشتر انہوں نے ایک مینے کی سلت طلب کی۔

جواب میں ٹوٹا نے مکمل فرائض سری اور شفقت سے کام لیتے ہوئے
بجائے شہروں کو تین مینے کی سلت دی۔ اہل نپہ فرخ ہونے سے گاتھوں
کے ہاتھ ایک بہترین بدرگاہ آگئی اور اس نے بحری بیڑا تیار کرنا شروع کر دیا
کہتے ہیں کہ نپہ میں قیام کے دوران ٹوٹا نے سن رسیدہ بیٹی ڈک سے ہم
اور اس کے ساتھ بڑی عرت اور بڑے احرام کے ساتھ پیش کیا۔ بیٹی اہل

مقدس بزرگوں میں شمار ہونا ہے۔ مغرب میں اسی نے خاتون زندگی اور
دیکھی تھی۔ اس کی خاتون نپہ شہر کے پاس تھی۔ ٹوٹا نے جب نپہ شہر
ڈک سے ملاقات کی تو بیٹی ڈک نے حالات کا جائزہ لیتے ہوئے ٹوٹا کے حسن
کی تھی کہ ٹوٹا دوا شہر میں داخل ہو گا مگر نو سال سے لڑا حکومت نہ رہے
اسی اثنا میں دوسن جنرل بلی ساریوس تفسیر سے ائی کے شہل شہر

اپنے بحری بیڑے کے ساتھ پہنچ چکا تھا۔ گاتھ قبائل کا خاکھ لٹوٹا بھی
آہ سے سہ خرمیں تھا لڑا اس نے جاسوس ائی کے شہل مشرق جسے کی
گاتھ بلی ساریوس کے فکر کے متعلق معلومات فراہم کریں۔ ٹوٹا بلی ساریوس
دے رہا تھا کیونکہ بلی ساریوس کی شخصیت نے ایک انسان کی صورت اختیار
اور مشرق اور مغرب دونوں ممالک پر اس کے کارنامے زمین حواف میں

بنا پر ایران کے شہنشاہ لوشیرواں کی طرح ٹوٹا نے بھی اپنے جاسوس بھجوائے
کرنے سے پہلے بلی ساریوس کے فکر سے حصول معلومات حاصل کرنے کی

ساریوس کی حالت پہلے کی نسبت مختلف تھی۔ پہلے وہ ائی میں داخل ہو کر بہترین
حاصل کر سکا تھا۔ اس بار اس کے پاس طاقت اور قوت کم تھی۔ جو فوج اس کے
میں وہ پہلی فوج کی طرح قتل و خونریزی تھی اور ائی کے تمام طاقتوں میں اس وقت
عالم تھا اور ٹوٹا ہر مقام پر ملحق و طوفان کی طرح چھایا ہوا تھا۔ ان سارے
اہل نپہ لپٹے ہوئے بلی ساریوس نے جیشیں کو ایک خط لکھا جس کا متن یہ یوں

شہنشاہ اگر آپ بلی ساریوس کو ائی بھیجا ضروری سمجھتے تھے تو وہ چکا ہے۔ میں
میں رہیں میں ہوں اور حالات کا منظر ہوں کہ کس طرف کھٹ لپٹے ہیں۔
اور وہ منہ مجھے صرف ائی سے بھیجا ہے تو وہ پورے چکا ہے۔ اگر آپ کی
پہلے کہ دشمنوں پر غلبہ پایا جائے تو پھر آپ کو مزید اطلاعات کے بغیر چارہ نہ ہو گا۔
اقتابہ کرنے کے لئے دوسن سپہ سالار کے پاس ایسے آری ہونا چاہیے جو اس
سے کامیاب بنیں۔ سب سے پہلے کر مجھے اپنے خاص دستوں کی ضرورت ہے
کے علاوہ مجھے ایک ایسے بڑے فکر کی ضرورت ہے جو صرف ترکہ بنوں اور
نہ گروہوں پر مشتمل ہو کیونکہ یہی لوگ گاتھوں کا مقابلہ کر کے اہل نپہ
تھیں۔ اس کے علاوہ مجھے خاصی بڑی رقم بھی درکار ہے جو میں کھڑا کے طور پر
میں تقبیر کر سکوں۔

ساریوس نے اپنے شہنشاہ جیشیں کو مزید لکھا کہ میرے پاس فوج کم ہے جو دوسن
میں سمجھتا ہوں وہ وحشی قبائل کے ہاتھوں شکست کھا کر بدل ہو چکے ہیں۔
میں رقم حاصل کرنے کا کوئی امکان نہیں دیکھتا۔ یہاں مقیم سپاہیوں کو رت سے
لے۔ اس لئے ان کی مرضی کے خلاف ان سے کوئی کام نہیں لیا جاسکتا۔

حالہ کر بلی ساریوس اپنے شہنشاہ کے جواب فور اس کے رد عمل کا انتظار کرنے
اور ان گاتھ قبائل کا خاکھ لٹوٹا اپنے فکر کے ساتھ آہستہ آہستہ اور طرفوں کی
بلی فور مشرق کے حصوں کی طرف بڑھا جہاں بلی ساریوس نے اپنے فکر
پر کر رکھا تھا۔ بلی ساریوس جانتا تھا کہ ان حالات میں وہ کسی بھی صورت ٹوٹا
میں کر سکتا لڑا ٹوٹا کے سامنے آنے کے بجائے اپنے فکر کے ساتھ وہ بحری
ہو گیا اور ایڈمرلٹ کے ہاتھ تک پہنچا لگا رہا۔ اس کی کوشش تھی کہ ائی
سے محفوظ طریقے سے داخل ہو کر ٹوٹا کے ساتھ گورٹا جنگ کی ابتدا کرے

۱۔ صور کی صورت گاتھوں کو روکنے کی کوشش کی تھی لیکن بالکل ناکام رہا۔
 ۲۔ اس کے فکریوں نے ان پر ایسے جان لیوا اور خوفناک حملے کئے کہ انہوں کے
 ۳۔ دماغ بے ہوش اور غائب ہو گئے تھے۔

۴۔ کوئی زندہ دیر تک جاری نہ رہ سکی اس لئے کہ تھوڑی سی دیر بعد ٹوٹا لے
 ۵۔ گیا۔ وہ تھوڑی گھٹت دی اور پھر ساریوں پہاڑوں پر اپنے بھائی کے پاس پہنچا
 ۶۔ اور اس کے فکریوں کی طرف چلا گیا۔ ٹوٹا کی پتلی ساریوں کے خلاف یہ
 ۷۔ انداز چل رہی تھی۔ اس رخ کے بعد ٹوٹا آگے بڑھا اور پھر کسی حراست کے اس نے
 ۸۔ اپنی ضرورت پر قبضہ کر لیا۔

۹۔ اس سے بعد شریوں داخل ہو کر قتل و غارتگری کا بازار گرم کر دیا تھا لیکن بعد
 ۱۰۔ اس کے فکریوں کو موت مار کرنے کی اجازت تو دی گئی تھی اور تھوڑی دیر کی
 ۱۱۔ ہی۔ اس جاتی سے دوم شری رہی تھی غفلت و بھی خاک میں مل کے رکھ دی

۱۲۔ اور جمع کرنے کے بعد ٹوٹا کی سمجھ میں یہ بات نہیں آتی تھی کہ وہ اپنی کا نظام
 ۱۳۔ کو بڑے کیمے تک اسے پہلے سے ان انتظامات کا کوئی تجربہ نہیں تھا۔ تو ایک
 ۱۴۔ روز کوئی جرنیل تھا اسے جگ کرنے کا یہ تجربہ تھا ان حالات میں اس نے اپنا ایک
 ۱۵۔ ہتھیار لگا کر دو من شیشہ شیشی کے ساتھ مسلح ہو جائے اور وہ شیشی کا ایک
 ۱۶۔ گولی کا تھی۔ حکومت کرتا رہا۔

۱۷۔ اس نے خاتون ٹوٹا کا یہ سفیر جب قلعہ میں شیشی کے سامنے پہنچا ہوا تو
 ۱۸۔ اسے جواب دیا کہ میرا یہ سفیر بھی ساریوں کے ہاتھوں کے پورے اختیار
 ۱۹۔ کے تحت اس مسئلے میں اس قسم کی مہم کو اس سے ہونی چاہیے۔ اس طرح ٹوٹا کی
 ۲۰۔ سفارت ایک طرح سے ناکام ہو گئی تھی۔

۲۱۔ عمارت کی بلندی کے جواب میں ٹوٹا نے دو من شیشہ شیشی کو یہ دھکی دیا
 ۲۲۔ کہ اس نے یہ تھی تو دوم شری لٹھ سے لٹھ بجا دی جائے گی۔ چنانچہ جب اس
 ۲۳۔ مسل کا کوئی اثر نہ ہوا تو اپنی اس دھکی کو اس سے عمل چاہ پڑنا شروع کر دیا
 ۲۴۔ اور دواڑے توڑ دیے۔ مگر فیل کے خلاف جسے تھوڑے گئے یہ خبریں جب
 ۲۵۔ ان کو پہنچیں تو پتلی ساریوں نے اپنا ایک قاصد ایک خط لے کر ٹوٹا کی طرف
 ۲۶۔ بلا میں بھیجا۔

۱۔ اور بہت بہت ٹوٹا سے ملنے چھین کر دوم شری تک پہنچنے کی کوشش کی۔
 ۲۔ لیکن ٹوٹا پورا دلائل منہ بڑا سہا اور پورا عقل مند حکمران تھا اس نے اس کی
 ۳۔ طرف ایک سہمہ ملنے اور حصار سا قائم کر دیا تھا اور کسی بھی اس نے پتلی
 ۴۔ میں داخل ہو کر حملہ آور ہونے کا موقع فراہم نہ کیا تھا۔ اس طرح پتلی
 ۵۔ کر سیدھا سہل پہنچا وہاں سے لڑ کر اس نے اپنے جہازوں میں سے
 ۶۔ ہار بھری توڑ کر دوائے باہر کے دبانے پر پہنچنے کی کوشش کی اس طرح
 ۷۔ دیر پہلے اپنے فکری کے ساتھ پتلی ساریوں دوم شری پہنچا تھا اس کی وہ
 ۸۔ شری پہنچ کر وہ شری کے اندر گھس کر ہو جائے اور پھر ٹوٹا کے ساتھ جگہ اس طرح
 ۹۔ والی جگہ کرے کہ وہ جنگ کو طول دیتا جائے یہاں تک کہ ٹوٹا تھک جائے
 ۱۰۔ وہ پلے شری سے باہر نکل کر اس پر حملہ آور ہو اور اسے بیٹھ کے لے لے کر
 ۱۱۔ کرے۔

۱۲۔ جس وقت پتلی ساریوں اپنے فکری کے ساتھ دوائے باہر میں سفر کرنے
 ۱۳۔ کی طرف چلے رہا تھا اس وقت ٹوٹا بھی اس پاس ہی تھا۔ دوم شریوں ان
 ۱۴۔ قلعہ تھی اس نے انتہائی نازک صورتحال پیدا ہو گئی تھی۔ تمام ٹوٹا جہاز
 ۱۵۔ و ساتھیوں کو باطل تک نہ کرنا اور فوج کے لئے جس قدر فکری کی ضرورت
 ۱۶۔ تھی ادا کر دینا آخر پتلی ساریوں اپنے فکری کے ساتھ دوائے باہر کے
 ۱۷۔ اب دوم شری اس کے قریب ہی تھا اور شری عمارتیں اسے صاف کھائی
 ۱۸۔ ٹوٹا بھی اپنے فکری کے ساتھ پتلی ساریوں کے فکری کے سامنے آکر خبر
 ۱۹۔ پتلی ساریوں نے یہ ارادہ کر لیا تھا کہ دوائے باہر کے کنارے
 ۲۰۔ کرے گا۔ اگر اسے رخ نصیب ہوئی تو وہ آگے بڑھ کر نہ صرف یہ کہ وہ
 ۲۱۔ گا بلکہ دوم شری پر قابض ہو گا اور اس طرح وہی قوم کر کے اپنی طاقت
 ۲۲۔ اضافہ کرے گا۔ دوسری صورت میں اگر اسے شکست ہوئی تو پھر وہ اپنی
 ۲۳۔ جہاز پر سوار ہو جائے گا اور دوائے باہر کے زریعہ پہنچی اختیار کرے گا۔
 ۲۴۔ بہر حال دوائے باہر کے کنارے گاتھوں کے خاتون ٹوٹا اور
 ۲۵۔ ساریوں کے درمیان ہولناک جنگ کی ابتداء ہوئی۔ جنگ کے شروع
 ۲۶۔ خاتون ٹوٹا دونوں پر دھکے کے پلٹے چڑھتے تھیں۔ کالوں و فوج
 ۲۷۔ درست اور الحواسک باب میں فوج کے طرفوں اور عمارت کی جنگ
 ۲۸۔ فوج دونوں نے بھی اپنے ہتھیار کو سامنے رکھتے ہوئے لے لے

"صرف عقلمند آدمی جو تعجب کو سمجھتے ہیں کسی شرم میں حسن و جمال پر۔ جو لوگ سمجھ نہیں رکھتے وہ حسن و جمال کو تہہ کر دیتے ہیں۔ ہر حال اس کے اعمال کی بناء پر ان کی ہیروئن کا اندازہ کریں گی۔ دیکھ لوئیلا دوم شرم کے میں ممتاز ترین درجہ حاصل ہے نہ یہ ایک دن میں طمانہ اسے ایک آدمی بہت بڑے گرد کی فکاروں آہستہ آہستہ مصروف عمل رہیں اس کے غلے تیار ہوا۔"

یہ خط لکھنے کے ساتھ ہی ساتھ دومن جرنیل بنی ساریس نے نوئیلا کہا کہ اگر تم نے لڑائی میں شکست کھائی تو دوم شرم کی عاقبت سے تمہیں اگر تم فتح مند اور کامیاب رہے تو اس عظیم الشان شرم کی عاقبت سے تمہیں صرف تمہارے اعمال پر ہی تمہاری شہرت کا دار ہو گا۔

نوئیلا نے چند روز تک دوم شرم میں قیام کئے رکھا چنانچہ کچھ دن بعد لٹا اور شمالی ریل زاروں کی طرف چلا گیا۔ اس کے دم شرم سے لٹکے ساریس کو پہنچیں تو بنی ساریس خود اپنے بڑے کے ساتھ حرکت میں تاخیر میں سے ہوا ہوا اپنا بڑی جہاں بنی ساریس دوم شرم کے قریب لڑا۔ ساتھ وہ حرکت میں آیا اور دوم شرم پر قابض ہو گیا۔ اس نے دوم شرم سے فدا کی اجناس سپلائی۔ جب بنی ساریس دوم شرم پر قابض ہو گیا تو ساریس جہاز آئے گئے۔ بنی ساریس نے دوم میں قیام کے دوران نوٹ ہوئے۔ فیس کی مرمت میں لگا دی۔

دومن شہنشاہ مستحق کو جب یہ خبریں ملیں کہ نوئیلا اپنے لشکر کے ساتھ چلا گیا ہے اور یہ کہ بنی ساریس اپنے لشکر کے ساتھ دوم شرم میں داخل ہوئے تو نوئیلا اس نے وحشی قبیلے مبارز اور شمال کے وحشی قبیلوں پر مشتمل ساریس کی مدد کے لئے ٹلی بھیجا اس لشکر کے آنے سے بنی ساریس کی مدد بے پناہ اضافہ ہو گیا تھا اور اب اس نے ارادہ کر لیا تھا کہ اگر گاتھ قبائل نے شمال کی طرف سے پلٹ کر پھر اس پر حملہ آور ہونے کی کوشش کی تو اسے لٹک کر اس کا مقابلہ کرے گا اور کچھ میدانوں میں اسے شکست دے گا ہمارے جانے پر مجبور کر دے گا۔

نوئیلا کو جب خبر ہوئی کہ بنی ساریس نے دوم شرم میں داخل ہوئے تو اس نے اضافہ کرنا شروع کر دیا ہے تو اپنے لشکر کے ساتھ بھر پلٹا اور دوم

وہ بھی اس کی تہہ کی خبر ہو گئی تھی لہذا وہ بھی دوم شرم سے نکل کر نکلے لٹا کا مقابلہ کرنے کے لئے اپنے لشکر کے ساتھ شہر میں داخل ہوا۔

دوم دونوں لشکر ایک دوسرے کے خلاف صف آراء ہوئے اور جنگ کی گاتھ اور دومن ایک دوسرے پر حملہ آور ہوئے ہوئے شکست و ریخت کے نئے سرگرمیوں کی وجہ سے طاغوتی قوت اور حسد و نفی تعصب کی طرح قتل گئے تھے۔ دوم شرم سے باہر کافی دیر تک ہولناک جنگ ہوئی رہی بد قسمتی سے اس میں جرنیل بنی ساریس کو نوئیلا کے ہاتھوں بدترین شکست ہوئی۔

حالات کے بعد بنی ساریس اپنے لشکر کے ساتھ دریائے ہاسر کی طرف ہٹا۔ ان کے اکڑا تھا وہ اپنے بڑے پر سوار ہوا اور اپنے لشکر کو لٹک پھر دریائے کی طرف چلا گیا تھا۔ نوئیلا کے ہاتھوں بنی ساریس کی یہ دوسری فتح تھی۔ گو تعجب سے اس کی مدد کے لئے وحشی قبیلے مبارز اور دیگر قبیلوں آئے تھے لیکن اس لشکر میں چونکہ بن اور ترک نہیں تھے لہذا بنی ساریس کو ان قبیلی اس لئے کہ گاتھوں کا مقابلہ صرف بن اور ترک ہی کر سکتے تھے۔ یہ طریقہ واردات سے انکو تھے بلکہ وہ ماش میں بھی گاتھوں کو کئی بار چہ در بہت رہے تھے۔ ہر حال شکست کھانے کے بعد اپنے بڑے کے ساتھ بنی ساریس جنوب کی طرف چلا گیا تھا۔

اس کے بعد نوئیلا دیکھتا ہوا کہ اسے بھی اپنا بڑا تیار کرنا چاہیے۔ کھانے کے بعد جب کبھی بنی ساریس اپنے بڑے میں سوار ہو کر مشرق لے کر تو نوئیلا بھی اپنے بڑے کے درمیان بنی ساریس کا تعجب تھا۔ اب اس نے سمجھا کہ اگر شکست اس کے مقابل آئے لی کوشش نہ کرے یہ اسے بعد نوئیلا نے بڑی تیزی سے جہاز تعمیر کرائے شروع کیے اور یہ فیصلہ کر لیا کہ وہ سسلی کو بھی روسوں سے چینے لے گا۔ آخر ایسا ہی ہوا بڑی جہاز تیار ہوئی۔ نوئیلا اٹلی سے لٹک سسلی پر حملہ آور ہوا اور سسلی کے دو بڑے شہروں میں اس کو چھوڑ کر اس نے سارے سسلی پر قبضہ کر لیا تھا۔ سسلی پر اپنا قبضہ کرنے کے بعد نوئیلا اس سے بھی لٹک پھر وہ اس پاس کے دوسرے چھوٹے بڑے دور ہوا وہاں سے بھی اس نے روسوں کو مار بھاگا اور ان سارے جزائر پر بھی اس طرح نوئیلا نے روسوں کو ایک طرح سے ان کی مطلبی سلطنت سے بالکل بے

نوبل کی طرف میں ان پے در پے فتوحات کے بعد رومن شہنشاہ
 کو رومن اگر اقل اور دوسرے جزائر کو نوبل سے واپس لے کر فتح حاصل کرنا چاہتا
 فتح کے لئے ضروری ہے کہ ایک بہت بڑا لشکر فراہم کیا جائے۔ اس لشکر نے
 کا خرچہ کیا ہو پھر ایک بہت بڑا بیڑا بھی تیار کیا جائے جو لشکر کے ساتھ ساتھ
 قریب تر رہے اور ایک قابل ترین کوفی ان سارے لشکروں کا سپہ سالار اور
 اگر ایسا نہ کیا جائے تو اس کے سوا اور کوئی صورت نہ تھی کہ نوبل کی طرف
 گاتھوں کے حوالے کر دیا جائے۔

لیکن رومن شہنشاہ جسٹین کسی بھی صورت دوسری صورت کو اپنا
 اقلی سہلی اور دوسرے جزا کو گاتھوں کے قبضہ میں نہیں رہنے دینا چاہتا تھا
 مقابلہ کرنے کے لئے اپنی جہازوں کے بعد رومن شہنشاہ جسٹین کی تیار
 غالب زاد بھائی جبرائیل پر بڑی خوش قسمتی سے اس دنوں ایک گاتھ
 تھوڈیہ میں قیام کر رہا تھا۔ اس کی مرضی اور مشا سے رومن شہنشاہ
 کی شادی اپنے غالب زاد بھائی جبرائیل سے کر دی اس طرح وہ ایک
 گاتھ جس کا سپہ سالار اس نے جبرائیل کو بنا دیا۔ اس طرح جسٹین نے
 جب یہ لشکر کو بڑی بڑا لشکر گاتھوں کا مقابلہ کرنے کے لئے بھیجے
 متاثرہ جسے ایک شہزادی کی حیثیت سے گاتھ بڑی اہمیت دے کر بھیجے
 گاتھ دو حصوں میں تقسیم ہو جائیں گے اس طرح اس کی حالت گاتھوں
 رومنوں کو ان پر فتح مندی حاصل کرنا آسان ہو جائے گا۔

یہ فیصلہ کرنے کے بعد رومن شہنشاہ جسٹین نے بڑی تیزی
 یہی متاثرہ کے لئے لشکر اور کئی بڑا بیڑا تیار کرنا شروع کر دیا تھا۔ ساتھ
 ملک کے داخلی معاملات کو بھی محکم کرنا شروع کر دیا تھا اگر گاتھ
 طول پکڑے تو سلطنت میں کسی قسم کا انتشار اور بے امنی مولان ہو۔
 امن برقرار رکھنے کے لئے اس نے مختلف اقدام کیے۔ ساتھ
 ہتھیار لے کر کوئی ہار نہ ٹکے۔ مقررہ نرخ سے زیادہ قیمت پر چیزیں فروخت
 لئے دکانیں اور ہل لانے والے جہاز ضبط کر لینے کی سزا توہر ہوئی۔ ساتھ
 ملاحق کو اجرت میں اضافہ کے مطالبے کی مخالفت کر دی گئی۔ گاتھوں
 کوچ کی حالت میں کسی بھی جائداد پر قیام کے لئے بعد نہیں کر سکتے۔
 اس کے علاوہ جسٹین کے حکم سے تجارت کی توسیع کے لئے

ساریہ کی بندرگاہوں میں توسیع کی گئی اور نئی تجارتی شاہراہیں کھول دی گئیں۔
 ابھی تک تیاروں میں مصروف ہی تھا کہ بد قسمتی سے اس کی ملکہ تھیودورا اس
 میں جلا ہو کر وفات پا گئی۔ اپنی زندگی میں جسٹین کی ملکہ تھیودورا کو عظمت
 دیوار رہا کہ ایک موقع پر نوٹسرواں یہ معلوم کر کے حیران رہ گیا کہ ملکہ نے ایک
 نیا و مسیح دامن کے لئے سب کو شش جاری رکھنے کی تاکید کی ہے۔ یہ سن کر
 یہ اعتبار بگاڑا اور کہنے لگا یہ رومنوں کی سلطنت بھی کتنی عجیب ہے جس پر
 مگرانی کرتی ہے۔

تھیودورا کے مرنے سے رومن کلیسا کو بڑا درد اور افسوس ہوا۔ اس لئے کہ
 اس کے لئے بہت کام کیا تھا۔ ایک موقع پر جسٹین نے رومن کلیسا کے استقف
 رومن دار و پید تھا لیکن ملکہ تھیودورا سے پاپا اور مسیح استعمال کرتے ہوئے
 جس کا حکم نہ منسوب کر دیا اور اسے اس کے سابقہ عہدے پر بحال کر دیا۔
 وہ ملکہ تھیودورا رومن کلیسا کے راہبوں اور پادروں کی امداد کے لئے بھی بہت
 میں تھی۔ خاص طور پر اس کی کوششیں ان مشرقی کلیساؤں کی پیروی کے لئے وقف
 سے ساتھ جسٹین اپنی مذہبی حیثیت کی بنا پر ملتی اور عدم رواداری سے پیش آیا

اس شہنشاہ جسٹین کو اپنی ملکہ تھیودورا کی وفات کا بڑا دکھ اور قلق ہوا۔ ملکہ کی
 وفات اگر وہی شخص ایسے عہد سے ملکہ کا ذکر کرتا تو جسٹین سے حد ملتی ہوگی۔
 اس موت کے بعد اس نے ضمیر دیا تھا کہ تھیودورا نے قہر لے کر رہا۔ وہ کے
 اسے اسی حالت میں رہیں جس حالت میں ملکہ تھیودورا نے چھوڑا تھا۔ اس کے
 تھیودورا سے محبت کی بنا پر جسٹین نے یہی معاملات سے متعلق بھی ملکہ تھیودورا
 کی حالت کو یاد کر دیا اور مشرقی کلیساؤں کو اپنے اپنے طریقے پر عبادت کر کے کی
 میں تھی۔ حالانکہ پہلے اب میں تھا۔ ملکہ تھیودورا کی موت کی وجہ سے جسٹین کی
 اس میں کچھ فرق تھا۔ تاہم گاتھوں کے حاکم نوبل کا مقابلہ کرنے کے لئے وہ
 حالت اور وقت میں اس کا نہ رہا۔

رومن جسٹین کو قتل کرنے کی ایک سازش ہوئی اس سازش میں دو سردار شامل
 دو نام اردوان دوسرے کا ارنلک تھا۔ ان سازشوں کا مقصد یہ تھا کہ جسٹین کو ختم
 اس کے بھائی جبرائیل کو شہنشاہ بنا دیا جائے۔ اردوان نے جبرائیل کے بیٹے جو کہ
 بلی بیوی سے تھا اسے بھی اس سازش میں شریک کرنا چاہا تو جبرائیل کے بیٹے نے

یہ ساری سازش اپنے باپ جرنالوں سے کردی۔

یہ خبریں سن کر جرنالوں و دمن شہنشاہ شیشیں کے علاقہ دستوں کے سلاہ کے پاس پہنچا اور اسے ان ساری باتوں سے آگاہ کیا اور کہا کہ یہ ساری باتیں وہ شہنشاہ کے ہارٹیس نے کہا جب تک ثبوت نہ ملے میں یہ علاقہ شہنشاہ تک نہیں جاسکتا۔ اتفاق سے ایک امر نے ساروش کی باتیں سن میں ہارٹیس اس امر سے کہ اب اسے یقین ہو گیا کہ ساروش موجود ہے لیکن اس سازش کی ابتداء ابھی نہیں ہوئی۔ کیونکہ جو لوگ سازش میں شریک تھے وہ چاہتے تھے کہ شیشیں کے ساتھ جلی بھی قتل کر دیا جائے جلی ساریوں ان لوگوں چونکہ چندوں کے لئے قصور سے تھا لہذا ساروشوں کا یہ فیصلہ تھا کہ جب تک جلی ساریوں قصور نہ ہو۔ مطابق عمل پہلی کا سلسلہ ملتی رکھا جائے۔

کیونکہ سازشیں کو خوف اور خدشہ تھا کہ اگر انہوں نے شیشیں کو قتل ساریوں ان کے بعد فوری طاقت سے کام لیتے ہوئے سازشوں کا ساتھ کر لیا کہ وہ جانتے تھے کوئی بھی جرنیل جلی ساریوں کا ساتھ نہ کرے گا۔ سرحال شیشیں کے علاقہ دستوں کے سلاہ ہارٹیس نے اس رورہ و تھے کی اطلاع دی۔

شیشیں کو جب اس سازش کا علم ہوا تو جرنالوں کی روش اس کے خلاف شہنشاہ کا واقعہ سن گئی تھی۔ دمن شہنشاہ شیشیں یہ سوچے گا کہ جرنالوں کو براہ راست اس سازش کی اطلاع شیشیں کو دینا نہ ہے کہ شیشیں کے علاقہ ہارٹیس سے رابطہ قائم کرنا۔

اسی شک و شبہات کی بنا پر دمن شہنشاہ شیشیں نے جرنالوں کو مل کر دیا تاہم کاتھوں کے خاکنوں کو جلا کا مقابلہ کرنے کے لئے اس سے نفی رکھیں۔



یونان اور کیرش دونوں مہاں یوپی ایدیا کی راہنمائی میں صحرائے ہوئے صحرائے کالا ہاری کے شان کو ستانی سلسلے کے اوپر انہوں نے کے علاقے کا چارہ کیا ان کے سامنے جنوب کی سمت کو ستانی سلسلے سے صورت میں درجائے کاتھ نکل کر صحرائے کالا ہاری میں جنوب کی طرف

یونان کی طرف یعنی شمال میں کو ستانی سلسلے سے دو چڑے چڑے دریا بہتے ہوئے شمال کے علاقے تھے۔ جس میں سے ایک کدوی کاوی کی کھارے پانی کی جمیل کی طرف چلا اور اودا کاغذ کے اصلی علاقے میں آکر کھو جاتا تھا۔

اس سلسلے کے اوپر کھڑے ہو کر یونان اور کیرش دونوں مہاں یوپی قنوزی در تک کا چارہ پیتے رہتے پھر ایدیا نے یونان کی گروں پر کس دیا اور کہنے لگے دیکھ یہ بار پھر دونوں مہاں یوپی اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لائے اور شمال کی طرف جاتی ہوں یہ علاقہ پہلے بھی تھما دیکھا ہوا ہے اس لئے کہ پہلے ایک ہارتم یو سا ہارٹیس اور دمن کے تعاقب میں اس سمت آئے تھے۔ لہذا جنوب کی طرف بڑھو ان راستی کرتی ہوں اور آؤ اس علاقے کی طرف چلیں سال کا کاروبار کرنے کے لئے یہ پڑاؤ قائم کر رکھا ہے اور لڑکیوں پر بے حاکم کرنے کے ساتھ ساتھ ان عورت اور صحت سے بھی محروم کر دیتے ہیں۔ ایدیا کے کہنے پر یونان اور دونوں اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لائے اور ایدیا کی راہنمائی میں وہ جنوب کی طرف رکتے تھے۔

یونانی مہاں کے بعد ایدیا کی راہنمائی میں یونان اور کیرش ایک سمت بڑی جتنی میں سے اس جتنی کے علاقہ راہرو ترنگزی کے بے ہوئے تھے اور درجائے ٹانگ کے واقعہ تھے۔ اس جگہ دریائے ٹانگ کے دونوں جانب گھاٹا نکل تھا۔ دریائے ساتھ ساتھ چلوں چوڑے رقتے میں پھیلے ہوئے تھے۔ اس جتنی میں غمراہ ہوئے اور یونان کی گروں پر کس دیا اور کہنے لگے۔

یونان دو چار سامنے طازی کے بے ہوئے اوپے اور چڑے چڑے پھر تمام مکانات یہ ہیں۔ لڑکیوں سے کام لیتے کے نہ انہیں رات کے وقت اسی کے اندر رہ کر ہانکل سے جیسے جیسے لڑکیوں نے کی جاتی ہیں تاہم ان کے کھانے پیے اٹھتے اور دوسری آسمانوں کا خوب خیال رکھا جاتا ہے اس علاقہ میں چونکہ جنگلی ہیں۔ اندر سے بھی شامل ہیں قند اس کی رہائش گاہیں بھی خاصی مضبوط بنائی گئی تھیں کی ندرت میں دمن سے گھس کر نقصان نہ پہنچائیں۔ اب تو میں تم دونوں کو اس لکڑی کی عمارت کی طرف لے کے جاتی ہوں جس میں اس کی لڑکیوں کو جو کل یہاں لائی گئی ہیں۔ یہاں تک کہنے کے بعد ایدیا کی پھر وہ درجہ پوری اور یونان اور کیرش دونوں مہاں یوپی بات غمراہ سے سنو جو لڑکیاں کل یہاں لائی گئی ہیں

ان سے ابھی کام لینا نہیں شروع کیا گیا۔ انہیں آج کا دن کھس آرام دیا گیا۔ ایک لڑکی ہے جس کا نام بارقا ہے وہ انتہاء درجہ کی خوبصورت اور پرکشش ہے اور ہے اس کا تعلق کسی پوربلی ملک سے ہے۔ اس گروہ کا جو سرکردہ ہے اسے آج شام بارقا نام کی اس لڑکی کو اس گروہ کے سرکردہ کے سامنے پیش کیا جائے گا۔ ایسا ہوا تو گروہ کا وہ سرخیل بارقا نام کی اس لڑکی کو عزت اور صحت سے محروم اسے گا اس پر پائل انتہائی غصے اور غضبناکی کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگا۔

دیکھ ایسا ایسا ہرگز نہیں ہو گا اگر آج شام اس گروہ کے سرکردہ لے بارقا لڑکی کو اپنے ہاں ہایا اور اسے سب نبھو اور بے صحت کرنا چاہا تو میں بارقا نام کی حفاظت کروں گا چاہے اس کے لئے مجھے اس گروہ کے سربراہ یا سرخیل ہوں چاہے۔ پوائف کی اس گفتگو سے ایسا خوش ہو گئی تھی۔ کیرش کے ہاں پر کھیل گئی تھی پھر اندھا ہوں اور کہنے لگی۔ ایک پوائف مکی کے فائدے کی مشیت میں تم سے ایسی ہی امید رکھتی تھی تو میں جس میں اس لڑکیوں کی طرف سے جوئی لائی گئی ہیں اس کے ساتھ میں پوائف اور کیرش ایسا ہی راہبانی میں تھے۔

گلوڑی کی ایک عمارت کے سامنے ایسا جاتے پوائف اور کیرش کو رستہ۔ ایسا بولی اور کہنے لگی یہ جو سامنے گلوڑی کی عمارت سے اس میں تھی۔ اس سے جوئی لگی ہیں۔ دیکھو اس عمارت کے سامنے اس وقت دو محافظ کھڑے۔ اسے والی لڑکیوں کی اس عمارت میں کوئی داخل ہو سکے یا یہ کہ وہ یہاں سے بھاگے۔ پائیں۔ فطرت تم سے جو میں تمہیں متاثر کروں گی کہ بارقا نام کا وہ یقیناً تم سب سے بڑے کی کوشش کریں گے کسی طریقہ سے اس نے اس لڑکی کی عمارت میں داخل ہونے کی کوشش کرنا اس کے ساتھ ہی ایسا طبع ہو گئی تھی۔ جبکہ پوائف اور کیرش آگے بڑھنے لگے تھے۔

پوائف پوائف ایک لمحہ میں گہرا اور اس نے ایسا کو بھارا۔ بارقا گروہ پر جس نے اس کے کس دینے کے بعد پوائف بولا اور پوچھنے لگا۔ دیکھ ایسا مجھے ایک عیاں کیا ہے کہ یہ ایسا کرنا اچھا۔ سو گا۔ میں اسے دوں میں بیوی اپنی شکل و صورت تبدیل کر میں اس سے کہ سہرا اور بارقا سرزمینوں میں کالہ دھندلا کر رہے ہیں۔ میں چاہتا ہوں جب بھی اس کا اور وہ نہیں پہچان۔ پائیں اور اگر کسی اس کے ساتھ دھواں نکراؤ ہو بھی جائے تو

کام میں تو وہ حیرت زدہ رہ جائیں کہ ایک انجانے اور انہیں نے بھی اس کی سری قوتوں اور اس پر ناقابل برداشت صرخیں لگتی ہیں۔ اس پر ایسا بولی اور کہنے لگی ہاں پوائف کا غیب ہے اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاؤ اپنی شکل و صورت اپنی اہمیت تبدیل کر کے آئے والی لڑکیوں کی اس عمارت کی طرف بڑھو۔ اس کے ساتھ ہی پوائف کی ایسا کس دیتی ہوئی طبع ہو گئی تھی۔

بارقا کے طبع ہونے کے بعد پوائف اور کیرش نے مخصوص اہواز میں ایک دوسرے کو دیکھا پھر دونوں میاں بیوی اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لائے اور اپنی شکل و صورت تبدیل کر کے قریب کھڑی کی اس عمارت کی طرف بڑھے جس میں نئی والی لڑکیوں کو رکھا گیا تھا۔

وہ دونوں میاں بیوی اس عمارت کے قریب گئے تو عمارت کے سامنے جو دو محافظ کھڑے تھے وہ آگے بڑھ کر ان کے قریب آئے پھر ان میں سے ایک بولا اور پوائف کے پاس سے گزرتے ہوئے کہنے لگا۔ کیرش کی طرف آئے ہو اس پر پوائف نے درخشاں دھاری میں اس دونوں کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

یہو ہمارے صباؤ! اس عمارت میں جوئی لڑکیاں لائی گئی ہیں ان میں سے ایک نے والی ہے جس نام اسی سے ملنا چاہتے ہیں۔ پوائف کے اس انکشاف پر دوسرا محافظ ہلکا ہوا کر بولا اور پوائف کو مخاطب کر کے کہنے لگا یہاں سے دفع ہو جاؤ یہاں ان سے کسی نا کوئی تعلق نہیں اگر تم نے ان کی آئے والی ان لڑکیوں میں سے کسی کو کوشش کی تو یاد رکھنا ہم تم دونوں کی گردنیں کات کے رکھ دیں گے۔ اس پر ایسا عاجزی اور انکساری سے اس بار دوسرے محافظ کو مخاطب کر کے پوچھنے لگا۔

بارقا لوگوں کے رشتے رشتہ دوستی ایک دوسرے سے منقطع کرتے ہو۔ اس بار پہلا محافظ اس سے لگا یہاں کسی کا کسی سے کوئی رشتہ نہیں ہیں ہم تمہیں تعزیری دے رہے ہیں کہ تم آئے ہو اور تعزیری چھوڑنا اگر ہماری ان سنیوں کے اندر ہمارے سردار یا کسی کا کھلا نے تمہیں دیکھ لیا اور انہیں یہ خبر ہو گئی کہ تم کسی لڑکی سے ملنا چاہتے ہو تو آئے ہو تو یاد رکھنا تم لوگوں کی گردنیں کات کر دیئے گا میں پھینک دی جاؤ گی۔

ان دونوں کانٹوں کے اس سبب وجہ سے یونان نے بھی اپنے آپ کو اس کی چھائی تر گئی پھر انتہائی کراخت اور غلبہ تک آوارہ میں دونوں کانٹوں کے کئے گئے گا تسماری لکڑی سے بنی ہوئی اس ہتھی جس کسی کی جرات نہیں کہ اس کے اگر کسی نے ایسا کیا تو یاد رکھنا اس کی گردن کاٹ کر دیوانے گانگ میں پڑا اور اگر تم دونوں نے بھی مجھے فی آئے والی لڑکیوں کی اس عمارت میں اجازت نہ دی تو یاد رکھنا میں تمہارے ہی پیروں سے تم دونوں کی گردنوں کی عمارت کے پاشی جسے کی طرف پھینک دوں گا۔

یونان کی اس منتگلو سے ان دونوں کانٹوں کا چھوٹا بھر کے لئے ان دونوں نے جیب سے انداز میں ایک دوسرے کی طرف دیکھا پھر انہوں نے اس ساتھ اپنی پرچھائی نکھاریں یہ پیام کر لی تھیں۔ ہر ایک بولا اور گرجتی ہو یونان کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

تسماری یہ جرات کہ ہم دونوں کو دھمکی دو کہ تم ہماری گردنوں کے بچھواڑے میں پھینک دو گے۔ لیکن اس کے کہ تم ایسا کرو ہم دونوں کی گردنیں کاٹ کر رکھ دیں گے۔ وہ کانٹا اسی اپنی ہلت پوری نہ کر پڑا تھا کیرش دونوں نے ایک جھنگے سے اپنی کھوپڑیاں بے پیام کر لی تھیں۔ ہر یونان کو مار پر اپنا سری حمل کیا تو اس میں سے ایسی جھلک نکلی کہ ان دونوں کانٹوں ہو گئی تھیں جیسے اسی موقع پر کیرش حرکت میں آئی آگے بڑھ کر اس سے ان کی کھوپڑیاں چھین لی تھیں اس کے بعد یونان آگے بڑھا اور ان دونوں اس نے ایک ایک ایسا آہنی طمانچہ مارا تھا کہ دونوں کانٹا ہلکے ہوئے۔

اب دونوں کانٹا مٹیلے اور انہوں نے غور سے یونان اور کیرش کی طرف کے چہروں پر وحشت اور خوف و حزن پھیل گیا تھا اور وہ جیب سے اپنے کیرش کی طرف دیکھ رہے تھے۔ اس موقع پر یونان بھڑکا اور ان دونوں پر پھینکے گا کیا اب بھی تم اپنے اس ارادے پر قائم ہو کہ ہم اس عمارت میں لڑکی سے نہیں لی سکتے تھو اگر اب بھی تم اپنے اس عزم پر قائم ہو تو مجھے طرح تمہارے خلاف حرکت میں آنا ہو گا۔ یاد رکھنا اب بھی اگر تم دوہرا میاں پوری کی راہ روکنے کی کوشش کی تو میں اب تم دونوں کو صاف نہیں کے جسوں کے وہ دو ٹکڑے کر کے یہاں نزدیک ہی ٹھوسے پھرے دانے

یونان بولا۔

یونان کی یہ دھمکی کارگر ثابت ہوئی پھر وہ دونوں کانٹا سے سے سے ایک طرف سے گئے پھر ان میں سے ایک بولا اور کہنے لگا میں سمجھتا ہوں تم دونوں میں پوری بات کے مالک ہو لہذا ہم دونوں تسمارا متبادل نہیں کر سکتے۔ پر ہم پہ ایک تسماری سے کسی لڑکی کو لے کر اپنے ساتھ نہ جانا۔ لڑکیاں تمہارے سربراہ اور کانٹوں میں ہیں اگر ان میں سے ایک بھی ادا اور ہوئی یا ہم ہو گئی تو تمہارا سربراہ ہم نہیں ملت دے گا۔ اس پر یونان کسی قدر بری اور شفقت میں بولا اور کہنے

دونوں فکر مند نہ ہو میں یہاں سے کسی لڑکی کو اپنے ساتھ نہ لے کر جاؤں گا میں سے منتگلو کر کے یہاں سے ہٹ جاؤں گا۔ میں اس عمارت میں اندر بھی نہیں سے ایک اندر جائے اور مارا تھا ہم کی لڑکی کو بل کر باہر لے آئے میں اس عمارت کی طرف کھڑے ہو کر بس اس سے منتگلو کروں گا اس کے بعد وہ دوبارہ عمارت میں آئے گی اس سے بڑھ کر میں تمہارے کام میں کوئی مداخلت نہ کروں گا۔ یونان کی اس سے دونوں کانٹا خوش ہو گئے تھے پھر اس میں سے ایک تیزی سے اندر چلا گیا تھا۔ کیرش کی اس عمارت کے اندر جس قدر لڑکیاں تھیں انہوں نے بھی یہ سارا سنا دیکھ کر وہ تسماری اٹھ کر روازہ کے قریب آگئی تھیں کہ دیکھیں دونوں کانٹا مزید کس سے ہیں جب ایک کانٹا تقریباً بیان ہوا عمارت کے اندر دھکی جسے کی طرف گیا تب کیرش اس عمارت کے ایک طرف ہٹ کر پھوٹے پھوٹے درختوں کے ایک جھنڈ

نوروزی ہی دیر بعد ایک نو عمر اور سفید قام رن لکڑی کی اس عمارت سے نکل یونان کا وہ تسماری خوف بھی خوبصورت آپ شگرف بھی پر جھل بنر آؤ اور سر پر کیش بھی تیر تیر قدم اٹھاتی ہوئی وہ یونان اور کیرش کے پاس آئی کسی لڑکی کو شہنائی ہوئی وہ ہوئی اور پچھنے لگی۔

یونان آپ دونوں نے مجھے بلایا ہے۔ اس پر یونان بولا اور اس لڑکی کو مخاطب کر کے کہ اگر تمہارا نام مارا تھا ہے تو پھر ہم دونوں نے ہی جسیں بلایا ہے۔ وہ لڑکی ہوئی اور لگی ہاں میرا ہی نام مارا تھا ہے اور اس نام کی کوئی اور لڑکی اس عمارت میں نہیں ہے یونان بولا اور کہنے لگا دیکھ مارا تھا تو ہمیں جسیں حاجی ہم اس سے پہلے جسیں نہیں اور پچھانچتے تھے۔ پسے میں اپنا اور اپنی ساتھی لڑکی کا تعارف تم سے کر دوں ہم

ہوئی اس منٹکو سے مار تھا کہ چہرے پر ہلکی ہلکی مسکراہٹ نمودار ہوئی پھر وہ کہنے لگا کہ تم منٹکو سے مجھے بہت ڈھارس اور تسلی ہوئی ہے، پر مجھے یہ تو معلوم نہیں آپ کی ضرورت میں کیا کمزری ہو کر آپ دونوں میاں بیوی کو اتار دے سکتی ہوں۔ اس پر وہ بولا اور کہنے لگا۔

نہیں نہیں جانے کی ضرورت ہے نہ کہیں کمزری ہو کر ہمیں پکارنے کی ضرورت ہے۔ بے فکر رہو جب کبھی بھی تو ہماری ضرورت محسوس کرے گی ہم خود تمہارے پاس آئیں گے۔ اس پر مار تھا پھر اپنی بات پر نثار دیتے ہوئے کہنے لگی پھر بھی مجھے پتہ تو ہوتا ہے کہ تمہاری باتوں کی دانش کمال ہے۔ اس پر یوسف بے حال مسکراتے ہوئے بولا اور کہنے لگا۔

مار تھا اس طرح تو ان سرزمینوں میں انجمن اور ماسکس ہے ایسے ہی ہم دونوں کی زندگی انجمن کی حیثیت سے ان سرزمینوں میں داخل ہو جائے گی۔ ہر حال ہم اپنی فکارت سے اس کی کوشش کریں گے جب فکارت میں حالے کا تب ہم جنس میں آجائیں گے اس کے بعد تم بلا تحک کارے اس فکارت میں آجائیں گے۔

یوسف کی اس منٹکو سے مار تھا کہ کسی حد تک تسلی ہو گئی تھی پھر وہ بولی در کہنے لگی کہ اب بھی میری طرف ان سرزمینوں میں انجمن ہی ہیں تو میں سمجھتی ہوں آپ میری ضرورت میں آجائیں گے۔ اس پر یوسف بولا اور کہنے لگا دیکھ مار تھا اب تو اس میں بھی مار تھا پھر وہ بولی اور کہنے لگی جس وقت اس بیگار کیپ کا سربراہ آئے گا تو مجھے کیسے تسلی ہو گی کہ آپ دونوں میاں بیوی بھی سربراہ کے کمرے میں آجائیں گے اس پر یوسف نے بکا سا ایک نقشہ لگاوا دیکھنے لگا۔

مار تھا تو اس قدر فکر مند مت ہو میں نے جب تم سے وعدہ کر لیا تھا تو یاد رکھ میں اس میں جو بھی وعدہ طاق نہیں کرتا اب تم مطمئن ہو کر واپس اسی عمارت میں آجائیں گے تم نگلی ہو اس لئے کہ تمہارا اس عمارت سے غائب ہونا وہ جو وہ سامنے سے ہے جس میں ان کے لئے سمیت کا باڈی بن جائے گا اب تو جا میرے حیل میں آجائیں گے وقت بیگار کیپ کا سربراہ آئے گا اور تو دیکھے گی کہ جس وقت تو اس میں داخل ہو گی تو مجھے چپے چپے میں اور میری بیوی پرش بھی وہاں ہوں گے ابھی دیکھنا کہ ہم دونوں میاں بیوی اس طرح ہماری حفاظت کرتے ہیں۔

یوسف کی اس منٹکو سے مار تھا مطمئن اور خوش ہو گئی تھی پھر وہ ایک کمری لگا یوسف پر زانی ہوئی تھی اور واپس اس کمری کی عمارت کی طرف چل گئی تھی۔ مار تھا کہ

دونوں میاں بیوی ہیں یوں جانو ہم تمہارے میاں اور تمہارے خیر خواہ ہیں تمہارے کہ ہم نے جنس کیوں بلایا ہے۔ اس پر وہ لڑکی بولی اور کہنے لگی۔

میں تم دونوں کو بڑے غور اور احتیاط کے ساتھ اس عمارت کے باہر پہنچاؤں گا۔ دونوں محافظوں کے ساتھ لگجے ہوئے دیکھ سکتی ہوں جب انہوں نے تمہاری بات کے جواب میں تم دونوں نے اس سے تمہاری مہین کر ان کو خوب مارا دیا۔ دیکھ رہی تھی۔ اس پر یوسف بولا اور کہنے لگا۔

دیکھ مار تھا پہلے تو مجھے یہ پتا کہ تو خود اور تمہارے ساتھ جو دوسری لڑکیاں مرضی سے اس انجمنی واقعہ کی طرف آئی ہیں اس پر مار تھا نے دو دوسرے دکانوں میں جنگوں اور خطرناک جھگڑوں میں اپنی مرضی سے آتا ہے اور پھر وہ لڑکیاں یہ کچھ بڑا خوش ہیں جو مجھے اور میری ساتھی لڑکیوں کو فزونی اور آسائش دے رہی ہیں۔ یہاں آکر مجھے یہ بھی پتا چلا ہے کہ یہ گمراہی کے پس منظر میں صرف لڑکیوں سے ہماری مشقت بڑھتی ہے بلکہ انہیں ان کی صحت اور تندرستی کو نقصان پہنچا رہی ہیں۔ اس پر یوسف مار تھا کی ڈھارس اور تسلی کے لئے کہنے لگا۔

دیکھ مار تھا میں اور میری بیوی کوشش نے اسی مسئلے میں جنس میں ہمیں یہاں سے نئی لڑکیاں لانی گئی ہیں جو تمہارے ساتھ غریبی کی اس عمارت میں بند ہیں ان سے زیادہ جو ضرورت حسین اور پرکشش ہو لہذا اس بیگار کیپ کا سربراہ آئے گا۔ پہلے جنس ہی طلب کرے گا اس پر مار تھا کا رنگ سرسوں اور سونوں میں گھبراہٹ پیدا ہوا۔ مار تھا بولی اور کہنے لگی اگر سب سے پہلے بیگار کیپ کے اس سربراہ سے مل جائے اور مجھے بے آہود یا بے صحت کرنے کی کوشش کی تو میں نے تیرے کمرے کو ختم کر لوں گی اس پر یوسف پھر اسے تسلی اور ڈھارس دیتے ہوئے کہنے لگا۔

دیکھ مار تھا جنس ایسا کرنے کی ضرورت نہیں ہے میں اور میری بیوی نے تو جنس بلایا ہے دیکھ تو فکر مند مت ہونا بالکل بے غم رہنا آج تمہارا اس بیگار کیپ کا سربراہ جنس بلائے گا تو تم بلا عجب اس کے پاس چل جاؤ۔ چپے ہم بھی بیگار کیپ کے سربراہ کے کمرے میں داخل ہوں گے جس میں آجائیں گے اس کے بعد میں اور میری بیوی دونوں بیگار کیپ کے سربراہ اور اس کے ساتھیوں سے نپٹیں گے۔ دیکھ مار تھا تو فکر مند مت ہونا میں جنس میں بیگار کیپ کا سربراہ خواہ وہ کیسی ہی دراز دست کیسا نہ ہو میں جنس میں آجائیں گے۔ کسی بھی صورت میں اسے اجازت نہیں دوں گا کہ وہ جنس میں آجائے۔

یہ نم نے پرمٹ یا مٹنگ کرنی ہے اس سے جا کر پرمٹ یا مٹنگ کرنا۔
 پرمٹ اور کیرش کی طرف سے پہلے ہی دھارس اور نسل ل پکی تھی
 یہ پرمٹ نہ کیا اور اس آئے والے جوں کو مٹلپ کر کے کیا چلو میں تھوڑے
 جوں اور تھوڑے سردار مریت سے بات کرتی ہوں۔ پھر وہ چپ چاپ اس
 کے ساتھ ہوتی تھی۔

میں دیر بعد وہ جوان مارقا کو لیکر کھڑی کی بی ہولی ایک انتہائی عمدہ اور
 دلکش میں داخل ہوا اس عمارت میں داخل ہوتے ہی مارقا نے اندازہ لگا دیا کہ
 وہی سچ اور اندر سے خوب سہلی مٹی تھی۔ اس سے فرش پر قیمتی قالین بچھے
 دیواروں میں سے گزرنے کے بعد وہ نوجوان مارقا کو ایک ایسے کمرے میں لے
 گیا جہاں کمرے صورت محض ایک بلند شیش پر بیٹھا ہوا تھا۔ وہ محض اپنی
 سے بہت رحیمہ عتی طوائفوں جیسا لگتا تھا۔ اس کی انھیں بستیاں مثالی تقدیر
 اپنی سہیلی سائت میں وہ خوفناک بچے غنی لہروں کی طرح تھا اور اپنے
 زیورات سے یوں لگتا تھا گویا وہ خواہشوں کو محفل دے والی کوئی تیش ہو اپنے
 دل طرف سے وہ اندھیروں کی تقدیر اور پتیلیاں چلتی آندھیوں جیسا تھا۔ اس
 میں داخل ہوئے کے بعد جو جوان مارقا کو لایا تھا وہ مارقا سے کہنے لگا یہ محض جو
 ہے وہاں سردار مریت ہے اس نے بلایا ہے اس کے ساتھ ہی وہ جوں کمرے
 میں تھا۔ اس جوں کے جانے کے بعد مریت حرکت میں آیا۔ شہ نشین سے وہ
 مارقا کی طرف چلا۔

اپنے ایک پر پھر کی طرح بے حس و حرکت کھڑی تھی۔ مریت اس کے نزدیک
 نہری ہڈی رازداری میں وہ مارقا کو مٹلپ کر کے کہنے لگا
 تم جانتی ہو کہ تمہیں کیوں یہاں بلایا گیا ہے۔ تم یہ بھی جانتی ہو گی کہ جو جی
 پڑاؤ میں لائی گئیں ہیں اس سب میں تم لڑوہ خوبصورت اپنی کشش اور جاذب نگاہ
 میری اس ذاتی رہائش گاہ اور خواب گاہ میں آئے کہ تمہیں ہی یہ شرف حاصل ہوا
 جس لڑکی کو یہ شرف حاصل ہوتا ہے وہ اس شرف کو اپنے لئے ایک بہترین
 خیال کرتی ہے۔

ان تک کہنے کے بعد مریت جب خاموش ہوا تب مارقا ہولی اور مریت کی طرف
 دیکھتے ہوئے کہنے لگی۔

مریت کھل کر کہہ کر کہ تم کیا کہنا چاہتے ہو اس پر مریت نے غصے سے اس

جانے کے بعد جانے لے آیا کو پکارا پہلی بار ہی پکارنے پر اٹھا۔
 یہ محسوس ہوا اور پچھنے لگی۔

وہ کہہ جانے میں تھوڑی اور مارقا کی ساری مٹنگ من پکی ہوں۔
 اس پر جانے لگا اور کہنے لگا دیکھ ایسا یہ جو بیگار کیسپ ہے اس پر
 تم مجھے اس کا نام بتا سکتی ہو اس پر ایسا فوراً ہولی اور کہنے لگی اس کا
 کام مریت ہے جو تیس سال کی عمر کے لگ بھگ ہو گا ایک
 طاقتور اور مقامی سیاہ فام جوان ہے۔ ظلم برداری اور ستم کرنے میں اس
 کسی انسان کی جاں لینا اس کے لئے جس ہاتھ کا کھیل سے اس پر
 لگا دیکھ ایسا اگر یہ معاملہ ہے تو پھر یوں جانو بیگار کیسپ کے سردار
 اور میری بیوی کے ہاتھوں پر پڑتی اور مستحی آئے والی ہے جس اور
 کرتے ہیں اور جب مریت مارقا کو بلانے کا تو پھر ہم اپنے کھیل
 مٹنگ کے بعد ایسا علیحدہ ہو جاتی تھی۔ جانے اور کیرش بھی اپنی
 لائے اور پھر وہ بھی انتہائی اور حیوانی آنکھ سے اوجھل ہو کر وقت
 گزرتے۔

اسی روز جب شام ہو گئی اور جی آئے والی لڑکیوں کو کھڑی کیا
 ہو گئے تب عمارت کے پاس پہرہ دینے والے محافظوں کے پاس ایک
 رازداری سے ان دونوں محافظوں کو مٹلپ کر کے کہنے لگا ان دونوں
 مارقا کو بلاد۔ اسے سردار نے طلب کیا ہے۔ کہنے والی جی انہیں میں
 زیادہ خوبصورت اور حسین ہے اور سردار کے پاس یہ ایک لڑکی ہے
 سے رہے گی۔ اس آئے والے جوں کی یہ بات سن کر ان دونوں میں
 معنی خیز مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی پھر ان دونوں میں سے ایک مارقا
 اندر چلا گیا تھا۔

تھوڑی ہی دیر بعد مارقا اس عمارت سے باہر آئی۔ پھر اسی عمارت
 جوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے مارقا سے کہا جاتا ہے اس جوں
 جانے آیا ہے اس پر مارقا نے سوالیہ انداز میں پہرہ دار کی طرف دیکھا۔
 کہیں بلانے آیا ہے۔ اور یہ مجھے کہاں لے جانا چاہتا ہے۔ اس پر
 آئے والے جوں بولا کہ دیکھ مارقا تو جی آئے والی لڑکیوں میں
 اور خوبصورت ہے اور ہمارے سردار مریت نے تمہارا چہرہ کیا ہے۔

یہ طرف اور کیرش نمودار ہوئے۔ ان دونوں کو دیکھتے ہی مارٹا کے یوں پر مگر
 طراوت نمودار ہوئی تھی۔ جبکہ سرخست ان دونوں کو اچانک وہاں آگے کر
 آئے۔ وہ گپ تھا۔ پھر وہ بلند آواز میں یونٹ اور کیرش کو مخاطب کر کے پچھے
 آئے۔ ان سے اس عمارت میں داخل ہوئے ہو۔

یہ کیرش دونوں میاں بیوی نے سرخست کے اس سوال کا کوئی جواب نہ دیا
 بلکہ کے کنارے آ کر غائب ہوئے اپنی کھواریں انہوں نے ایک دوسرے کی
 طرف سے سبے بام کیس پھر انہوں نے اپنی سری عمل کی اور اس سری عمل کی وجہ
 سے تلاب کے اندر جس قدر گھر گئے تھے انہیں آپ ساتھ مانوس کر لیا۔ جب وہ
 تلاب پر آئے حرکت میں آیا اپنی کھوار اس سے خاصا میں بند کی اور پھر اونچی آواز
 میں مخاطب کر کے کہے گا، کچھ سرخست میں حمیس تھا، ہوں کہ ہم دونوں کو
 ساتھ ہی یونٹ اور کیرش نے ایک دوسرے کی طرف متوجہ جہ انداز میں
 اپنی سری قوت و حرکت میں لئے اسوں نے جست گائی پھر وہ اس تلاب کے
 تھے۔

یونٹ اور کیرش دونوں اس تلاب میں دوڑے تھے اس وقت سرخست ہی
 ان کے پیش اور فکر مند ہو گئی تھی۔ پر جلد ہی اس دونوں کی یہ فکر مندی جاتی
 رہی یونٹ اور کیرش اس تلاب میں کودے مگر پھوپ نے نہیں پچھے میں نہ تھا
 یہ سری قوت کو استمال کرتے ہوئے آپ ساتھ مانوس کر چکے تھے۔ اس
 یونٹ اور کیرش دونوں نے اپنی کھواروں کو حرکت دی اور بیڑی تیزی کے
 ساتھ مگر پھوپ و لانا شروع کر دیا تھا۔ بعد ہی یونٹ اور کیرش دونوں میاں بیوی
 کے کھوپوں و کھوپوں کے اس کاغذ کر دیا جس سے تلاب کا سارا پانی لو لہا اور
 راتیاں اس سے بعد یونٹ اور کیرش پھر اپنی سری قوتوں و حرکت میں
 تلاب سے جست کا رہا۔ اس قدر اس قدر تین کھوپ ہوتے تھے جہاں سرخست اور مارٹا
 یونٹ اور کیرش کی اس فاصلہ پر مارٹا بے حد خوش اور مطمئن تھی اس
 سرخست یونٹ کو مخاطب کرتے ہوئے پچھ پچھاتا تھا کہ یونٹ پٹے ہی
 سرخست و تلاب کر کے کہے گا، کچھ سرخست اگر تو نے یہ سارے سری قوت
 کے ساتھ بے صحت و بے آہد کر کے کی کوشش کی یا اسے تو سے رہا ہی
 گا میں مدافعت یا رہا میں طرح ہم نے اس مگر پھوپ کو لانا ہے یہ طرف
 یہ مگر پچھ کچھ کر لائے کے دکھ دیں گے۔

کی طرف دیکھا اور پچھ کیا تم نہیں جانتی ہو حمیس یہاں کیوں بلایا ہے۔ مارٹا
 سر ہلاتے ہوئے کہا میں کچھ نہیں جانتی مجھے یہاں کیوں لایا گیا ہے۔ اس
 قدر سخت لہجے میں بولا اور کہنے لگا حمیس میری اس جواب گاہ میں اس نے ان
 ایک ماہ تک اس عمارت میں میری بیوی کی حیثیت سے رہا اور جس لڑکی
 کے لئے اپنی بیوی بنا، ہوں وہ یہاں کی دیا میں سب سے زیادہ خوش قسمت
 ہے۔ میں ایک ماہ سے زیادہ کسی کو اپنی بیوی کے طور پر نہیں رکھتا اس کے
 کر لیتا ہوں اس پر مارٹا صحت و جرات کا مظاہرہ کرتے ہوئے پچھنے لگی
 کچھ سردار مریت اگر میں تمہاری بیوی کی حیثیت سے تمہاری اس
 قیام کرنے سے انکار کر دوں تب سرخست نے ایک بھر پور اور سکھو قہقہہ لگا
 لگا مجھے امید ہے کہ تم ایسی صافقت میں کرو گی۔ اگر تم کو کی تو اپنے حق میں
 فیصلہ کرو گی۔ مارٹا پھر بولی اور کہنے لگی اگر میں ایسا امتحان فیصلہ کر ہی
 گی۔ اس کے ساتھ ہی سرخست اس کہنے سے لگا۔ مارٹا چپ چاپ اس
 بولی تھی۔ مارٹا مڑ کر حمیس بیچے اور بھی دائیں بائیں دیکھ لیتی تھی۔ شاید
 چینی سے یونٹ اور کیرش کی لہجہ کا انتظار تھا۔

سرخست مارٹا کو عمارت کے وسط میں ایک بست وسیع و عریض حوس
 جس کے چاروں طرف سوپے کا مضبوط جنگ تھا اور سوپے کے اس جنگ کو
 ڈھانپ دیا گیا تھا۔ سرخست سوپے کی اس جالی کے قہبہ چارہ۔ مارٹا بھی
 جا کڑی ہوئی۔ مارٹا اس تلاب کی طرف دیکھتے ہوئے تنگ و تنگ ہو گئی تھی
 اندر ان گنت مگر پچھ تھے جو مارٹا اور سرخست کو دیکھ کر بار بار اپنا
 انداز میں کھولے لگے تھے۔ شاید وہ سب آدم نور تھے۔ اس منظر کو دیکھتے
 اور کانپ گئی تھی اور بار بار اپنے پیچھے اور دائیں بائیں دیکھتی کہ یونٹ اور
 مدد کو پہنچ جائیں اس منہج پر سرخست بولا اور کہنے لگا دیکھ مارٹا اپنی ردی
 کرنے کا فیصلہ اب تمہارے ہاتھ میں ہے۔ اگر تم اس عمارت میں میری
 سے ایک ماہ گزارنے کے لئے ریمانہ ہو تو پھر حمیس دیا کی پریش اس
 تعیب ہو گی اور اگر تم اس فیصلے سے انکار کرتی ہو تو میں ابھی اور اسی وقت
 اس تلاب میں پیسنگ دوں گا اور تو تمہارا مشہور ہو گا۔ میرے جہاں میں
 صبح لیا ہو گا۔

سرخست شاید مزید کچھ نہتا اور اس کی تکتہ کا مارٹا ولی نہ اب دیتی

ہے قریب ملاحظہ تھے اگر میں ان چو کا خاتمہ کر سکتا ہوں تو کیا تو یہ سمجھتا ہے کہ
یہ خاتمہ نہیں کر سکتا۔ اس پر مرصفت اپنی کھوار بے یام کرتے ہوئے کہنے لگا تو
میں ابھی اور اسی وقت تیری گردن کاٹ کر دوں گا۔ اس کے ساتھ ہی مرصفت
داروغہ خان پر اس نے حملہ کر دیا تھا۔

ان مرصفت نے عیال پر اپنی کھوار کا وار کیا۔ عیال نے اس کی کھوار کے وار کو
درا کر اپنے دامن ہاتھ سے مرصفت کا کھوار والا ہاتھ پکڑ لیا اور
اسے اسی مودت کے ساتھ مرصفت کے ہاتھ سے کھوار کر گئی۔ اس صورت حال پر
وہ اور خطرے میں رہی طرح کا پتہ لگا تھا۔ عیال نے یہ دیکھ کر اس نے بے
یام کر لیا۔ لیکن اس نے مرصفت کی گردن پر والا اور ایک جھٹکے کے ساتھ
تے ہوئے تھا میں خوب اونچا اچھال دیا تھا۔ اس طرح جھٹکے کے بعد مرصفت
بھاگ کر اٹھا اس کی کمر پر چوٹ بھی لگی تھی۔ عیال کے یوں کہنے ہاتھ سے
نکڑنے کر کے اچھالتے پر مرصفت نے شاید عیال کی حالت در قوت کا اندازہ لگا
لیا۔ اس کے چہرے پر خوف اور وحشت کی پرچائیاں رقص کرتی تھیں۔ پھر وہ
داروغہ خان پر اس نے عیال کو مخاطب کر کے پوچھنے لگا۔

میں تو کون ہے کمال سے آیا ہے میرے ساتھ گئے دشمن کرنا۔ کیا چاہتا
ہے عیال؟ اس نے کہا۔ دیکھ مرصفت آج تک تو اس بیگار یکسپ کا سردار تھا۔
اسے جہلم داروغہ خان اور جو چاہتا تھا کرتا تھا۔ پر اب تیرے دور ختم ہوا۔ اب میں
داروغہ خان کا سردار ہوں گا اور تمہاری حیثیت اس بیگار یکسپ میں جو میں اپنے لئے اور
تمہاری کے لئے ٹھوسے چنوں گا تم نہ ٹھوسوں کے سامنے ہو گے۔ اس
داروغہ خان اور انہیں بھرپور کرنا تمہاری مدد داری ہو گی اور اگر تم نے اس
داروغہ خان کی قیادت رکھنا میں تمہارے جسم کے ٹکڑے کر کے اس بیگار یکسپ کے لئے
ان دنوں لگا دوں گا۔ یہ کام کرنے پر رضامند ہو۔

اسی وقت مجھے اپنا فیصلہ دے کر تم پر کام کرنے پر رضامند ہونے میں تھیں
میں اور اگر یہ کام کرنے سے انکار کرتے تو میں یہیں کھڑے تھیں۔ تیرے سردار
تو خاتمہ کر دوں گا۔ اس پر مرصفت چلا پڑا اور کہنے لگا میں تمہارے لئے
لے لئے تیار ہوں۔ مرصفت کا یہ فیصلہ اس کو عیال اور ہر شے دونوں کے
میں مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی۔ اس موقع پر داروغہ خان بھی مسکراہٹ میں
داروغہ خان اور مرصفت کو مخاطب کر کے پوچھنے لگا مرصفت کیا تمہارے

عیال کی اس گفتگو پر مرصفت کا چہرہ غصے اور لڑائی میں مسخ ہوتا تھا۔
عیال کو مخاطب کر کے کہنے لگا دیکھ ابھی میں نہیں جانتا تو کون ہے اور تمہارے
کون ہے۔ دیکھ تو اس وقت میری حویلی میں کھڑا ہے بیگم میں اس وقت
دونوں مسلح ہو اس سے کچھ نہیں ہوتا۔ میری ایک آوار پر میرے ساتھ اور اس
تم دونوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے رکھ دیں گے اس پر عیال ہلا اور اسے
دیکھ مرصفت دیکھتے کیا ہو جاؤ اپنے کانٹوں کو میں بھی دیکھتا ہوں تو
کرتے ہو اس کے ساتھ ہی مرصفت زور سے پکارے لگا۔ جب اس کی اس
عمل نہ ہوا تو وہ پاؤں پٹختا ہوا ایک سمت چل دیا تھا۔

مرصفت کے جانے سے بعد عیال اور داروغہ خان کو مخاطب کر کے کہنے لگا
جو وعدہ میں نے تمہارے ساتھ کیا تھا اسے میں نے پورا کر دکھایا ہے۔ دیکھ میں
اپنا نام عیال اور عیال کا نام کبھی بتاؤ عیال پر تو عیال نام کسی پر طاعت نہ
اور اسے نام ظاہر کر دینے تو میں عیال میں ایک ایسی بھی قوت ہے جو
باعث میں ملتی ہے۔ لہذا میری تم سے استدعا ہے کہ ہم دونوں کے نام کسی
چونکہ ہم تمہاری مدد اور نصرت کرنے کا تہیہ کر چکے ہیں اس لئے تمہارا
ہے۔ دیکھ دیکھیں عیال اس غارت میں جو دوسری لڑائیاں میں نہیں لگتا
کوئی کسی کی موت و آبرو کو خطرات میں میں ڈالنے کا میں اس کی تعجب
پر مار دھالے ممکن مسکراہٹ میں عیال کی طرف دیکھتے ہوئے لگا۔

کاش میرے پاس لفظ ہوتے کہ میں آپ کی کارگزاروں پر چڑھا
ملتی۔ آپ نے آپ کے مجھ پر وہ اچھال کیا ہے جس کا ہاتھ میں
کی اس پر عیال ہوا اور اسے گا ہم نے تم پر کوئی اچھال نہیں کیا
آگے آگے دیکھتی جاؤ کہ ہم کیا کرتے ہیں۔ داروغہ خان میں ہاتھ لگاتی
کو اس نے دیکھا وہ ہاتھ اور پوری طرح مسلح تھا۔ لہذا داروغہ خان
ملتی تھی۔ عیال نے بھی مرصفت کو اتنے دیکھ کر یقیناً حیران ہو بھی سکتا
آکر مرصفت ہلا اور پوچھنے لگا۔

دیکھ ابھی میں نہیں جانتا تو میں نے تمہارا نام سے پوچھا
نے قتل کیا ہے اس کی لاشیں میری اس غارت کے صدر دروازے
پر عیال بے پروائی کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگا ہاں مرصفت اس
ہے وہ مجھے اندر سے سے منع کر رہے تھے لہذا میں نے اس کا مات

میں بھلی غریب الوطن لڑکی۔ اگر ایسا ہے تو تم آزاد ہو۔ اس عمارت میں کوئی
 نہ میں رکھ سکتا۔ تم اس بیگار کیپ میں جلا جاؤ یا سنی ہو۔ گھوم پھر سنی ہو
 ہے میرے ساتھ آؤ تاکہ وہ ساری لڑکیاں جو یہاں قید ہیں ان سے بھی بات کر دوں
 وہ اسوں نے بھی یہاں رہنے کی مانی بھری تو پھر تم سب لوگوں کو کام ہانت دیے
 تے وہ کام تم سب اپنی مرضی اور خواہش کے مطابق کرو گی۔ کوئی تم پر جبر نہیں
 گا اب تم سب میرے ساتھ آؤ۔

وہی لڑکیاں جب عمارت سے باہر نکلے لگیں تو عمارت کے باہر جو دو مسلح سپردار
 تھے انہوں نے مریمت کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا کیا ان لڑکیوں کو باہر آنے دیا
 ہے۔ یونان نے جلائے گا ایک کوڑا خوب قوت سے مریمت کی چنہ پر دے مارا اور
 وہ کلہاڑی کو قلعہ کر کے کہنے لگا آج سے اس بیگار کیپ کا سردار یہ مریمت
 ہے۔ اگر تم نے میری حکم برداری کی تو وہ دھماکا ساری کرد میں کٹ کر رکھ دی
 ہے۔ یونان کے اس اکتشاف پر ان دونوں سپرداروں نے اطاعت اور فرمانبرداری میں
 میں تم کر دی تھیں۔

سوچ پر یونان پھر بولا اور ان دونوں سپرداروں کو قلعہ کر کے کہنے لگا تم
 کی ہر کھڑے ہو دوں اپنے ہتھیار پیچیدہ د پھر چند قدم پیچے ہٹ کر کھڑے ہو جاؤ
 وہ نے ایسا کیا تو اس طرف سے اس سردار مریمت کو اپنے سامنے بے
 در کیا ہے اسی طرف سے جس سے اس اور مجبور کرنے کے ساتھ تم دونوں کی
 میں کٹا ہوں گا۔

وہی یہ دھمکی خوب کارر ثابت ہوئی ان دونوں کافظوں نے اپنے ہتھیار وہاں
 اور پیچھے ہٹ کر کھڑے ہو گئے تھے پھر یونان اپنے پہلو میں کھڑی مارچ کو
 کے کہنے لگا۔ دیکھ مارچ آگے چلا اور ان دونوں سپرداروں کے ہتھیار اٹھائے۔
 آگے چلا کر ان دونوں کے ہتھیار اٹھائے۔ اس کے بعد یونان نے پکھ دیر ۳۰
 ت کے دواڑے کے قریب ساری تیج ہو جانے والی لڑکیوں کو قلعہ کر کے کہنے

پھر ابھی لڑکی۔ اس بیگار کیپ کے لوگ جس قدر لڑکیاں یہاں لاتے ہیں ان سے
 کی طرح کام لینے ہیں اور ایک طرح سے انہیں اپنی رعایت کر ان پر حکومت
 ہیں لیکن اب وقت آگیا ہے کہ یہاں جو بے بس اور مجبور لڑکیاں ہیں وہ حکمران
 اس سے پہلے بیگار کیپ کے خشکین یا کارندے تھے وہ اب لڑکیوں کی رعایت بن

پاس یہاں کوئی جلائے گا کوڑا ہے۔ دیکھ جھوٹ مت بولا۔ جھوٹ بولنے کا تو مارا جا۔
 مریمت دونوں ہاتھ باندھتے ہوئے بولا ہاں میرے پاس چوڑے کا کوڑا ہے۔ یونان
 بھاگ کے چلا اور نیکر آؤ۔ مریمت مڑا اور بھاگتا ہوا وہاں سے چلا گیا تھا۔

تھوڑی دیر بعد مریمت لوٹا اس کے ہاتھ میں چوڑے کا ایک کوڑا تھا۔ یونان نے
 بدھ کر دیا چوڑے کا کوڑا اس سے لے لیا پھر اسے قلعہ کر کے کہنے لگا۔ مریمت
 آگے آگے لگ اور اس بیگار کیپ کی ہر جگہ دیکھا کہ تک اب میں اس کا سردار
 اور اس کی ہر شے پہ مجھے نگاہ رکھنی ہے۔ اب اب میں مریمت نے اپنے سر کو طرہ
 چپ چاپ یونان اور بیرش۔ آگے لگ گیا تھا۔ مارچ بھی مسرتی ہوئی یونان نے
 ہوئی تھی۔

مریمت یونان نے دل در مارچ کو پہلے ٹکڑی کی اس عمارت کے قریب سے
 میں نئی لڑکیوں کو رکھ گیا تھا۔ اس عمارت کے دواڑے پر کھڑے ہو کر مریمت
 کہنے لگا یہ نئی لڑکیاں ہیں جو بیگار کیپ میں لائی گئی ہیں۔ اس پر یونان نے اشارہ
 ان سب لڑکیوں کو اپنی طرف بلا دیا جب وہ ساری خیریاں قریب آئیں تب یونان
 بڑی اور دبی سے انہیں قلعہ کر کے کہنے لگا۔

سو بھول میں اور بے وطن لڑکی میں ملتا ہوں جس میں رہتی ہیں انہا
 ہے کیا تم میں سے کوئی وہی اپنے گھر کو جانا پسند ہے گی۔ ان پر لڑکیوں نے تم
 آئیں میں کھڑے ہو گی۔ یہ ان میں سے ایک ہوں اور کسے تمہی پہلے یہ بتا دیا جائے گا۔
 یہاں یہ کام یہاں سے گا۔ اس پر یونان بولا اور کسے گا پہلے یہ شخص بیگار کیپ
 تھا۔ وہ میرے سامنے مڑا سے اب اسے سردار سے معزول کر دیا ہے۔
 پوچھنی ہے کہ اس بیگار کیپ میں تساری کیا حیثیت ہے تو میں انہا ہوں تساری
 بیگار کیپ میں وہی ہوئی جو تساری تسارے پہنے گھوڑ میں تھی۔ تم پر وہی تھی
 تم پر کوئی جبر۔ وہ کا تساری موت ہر طرح سے محفوظ ہو گی۔ اس پر وہی لڑکی
 تھی

کر میں یہاں اب مہل میں کیا گیا تو ہم وہاں جانا پسند نہیں کریں گے اس
 ہ کوئی بھی جگہ گا کہ گھر سے نکلے کے بعد ہم بے گھر ہو چکی ہیں لہذا ہمیں کوئی
 نہیں کرے گا۔ اس پر یونان بولا اور کہنے لگا یہ سب لڑکیوں کی ایک مرضی ہے۔
 ساری لڑکیاں اس ہکی لڑکی کی ہاں میں ہاں دے نکلیں تھیں۔ اس کا جواب اس
 خوش ہوا اور کہنے لگا۔

کر ان کے ماتحت کام کریں گے۔

یونان کے ان محافظ سے ساری لڑکیاں خوش ہو گئیں تھیں اس کے بعد وہ اور کہنے لگا اس بیگار کیمپ کا سرکردہ مریمت اور دونوں محافظ تیسری گمار کے۔ اس پر یونان کے پہلو میں کھڑی مارتھا یوں اور جسے چارے اڈار میں قلاب کر کے کہنے لگی۔

آپ کا ہم لوگوں پر بڑا افسوس ہے کہ آپ ہمیں ان لوگوں کے چنگل سے رہنے ہیں لیکن یہ میری ساقی لڑکیاں اس پر پہنچے دسے سیں گی یہ سب اہل کے اور ساتھیوں سے رات کے وقت اسی عمارت پر حملہ کر دیا تو ہم تو یہ نہیں کر سکیں گے۔ اس پر یونان بولا اور کہنے لگا۔

دیکھ مارتھا ابھی میں سے بچی اٹھ کر کھسکیں گی جب میں اپنی منگھو مارا جس میں اعتراض ہو تو یوں۔ یونان کا یہ جواب اس کر مارتھا غاموش ہو گئی تھی۔ یونان مریمت کی طرف دیکھتے ہوئے بولا اور کہنے لگا۔ مریمت سب تم مجھے خانے کی طرف لے جاؤ۔ اس جلسے میں اگر تم نے جدوجہد کی تو یاد رکھنا میں تاخیر کے بغیر تمہاری گولہ گات دلوں گا اس کے ساتھ ہی دونوں محافظوں نے دہانے کہ تم بھی مریمت کے ساتھ ساتھ میرے آگے آتے چلو وہ پہلے آگے کے قریب آکر۔ پھر یونان نے ان لڑکیوں کو دیکھتے ہوئے غماغم سب بچکے آؤ مریمت دونوں محافظوں کے ساتھ ایک طرف چل پڑا اور ان کے کیرش مارتھا اور دوسری لڑکیاں بھی ہو گئیں تھیں۔

مریمت اور اس کے ساتھ چلے والے دونوں محافظ تھوڑے سا آگے جا کر کے ساتھ رک گئے وہاں پلٹے سے چار محافظ چہرے سے رستے تھے اس موقع مریمت کے قریب آوا اور اس کے ہاں میں سرگوشی کے انداز میں کہنے لگا۔ عمارت ہے۔ اس میں تم ہمیں بھولے کر آئے ہو۔ اس پر مریمت نے ہی سے لگا۔ اسی عمارت کے اندر بھید رہے جاتے ہیں۔ مریمت کا یہ جواب خوش ہوا پھر وہ دہانہ بولا اور کہنے لگا۔

اس عمارت کے سامنے جو چار محافظ کھڑے ہیں اسیں غم زد کہ اپنے متعلق ایک طرف ہٹ کر کھڑے ہو جائیں۔ مریمت یونان سے اس قدر سوا اور خود بولا اور ان محافظوں کو قلاب کر کے کہنے لگا۔

تم چاروں اپنے ہتھیار پیچنگ دو اور چند قدم پیچھے ہٹ کر کھڑے ہو جاؤ۔

چاروں محافظ فوراً حرکت میں آئے اپنے ہتھیار انہوں نے پیچنگ دیتے اور کھڑے ہو گئے تھے۔ یونان پھر بولا اور مارتھا کو کہنے لگا اپنی چند ساتھی لڑکیوں کے کے دعو اور ان ہتھیاروں پر قبضہ کر لو مارتھا کے ساتھ کچھ لڑکیاں آگے بڑھیں اور پھر اپنی جگہ پر آکر کھڑی ہوئی تھیں۔

یونان پر یونان نے کچھ سوچا اور اس کے بعد مارتھا کو قلاب کر کے کہنے لگا۔ مارتھا قائم اور تیسری کچھ ساتھی لڑکیاں اب مسخ میں قلاب اب چہ ہو چکے ہیں اور مریمت ہے۔ ان پر تم نگاہ رکھنا ہوتی لڑکیوں کو کہنے میں اس عمارت میں داخل ہو اور جس قدر یہاں بھید ہیں ان پر قبضہ کرتے ہیں کچھ مارتھا تو غم مند مت ہونا مریمت بھی تھوڑے سا ساتھ باہر رستے کی اور کی فوج متوقع صورت حال میں میری حری دیکھ کر کہہ گی کہ اور ابھی صورت حال سے پتا میری دونوں طرف حاشی ہے۔ مارتھا نے یونان میں سر ہوا قلاب یونان باقی ساری لڑکیوں کو نیکر عمارت میں داخل ہوا۔

یونان جب عمارت میں داخل ہوا تو اس نے دیکھا۔ عمارت کے اندر بے شمار اعائن "نیز" لٹکائے اور دوسرے ہتھیار اور اوزار تھے وہ سب کچھ دیکھتے اب کے چہرے پر مسکراہٹ نمودار ہوئی پھر وہ عمارت میں داخل ہوئے وہاں لڑکیوں کو کہنے لگا اس عمارت کے اندر جس قدر بھید ہیں ان سب پر قبضہ کر لو یہ تم کی حدودیت سے اس لئے کہ یہاں ایک ایک لڑکی کے حصہ میں آتی تھی بھید کے یہ سب تم لوگ اندر جو فائدہ بھید ہوں گے کل باقی لڑکیوں کو سب ہم قید سے میں گئے تو یہ بھید اس میں رستہ ہیں گے یونان کا یہ حکم پاتے ہی لڑکیاں فوراً آگے آئیں اور اس عمارت کے اندر بے قید بھید تھے وہ اس لئے اٹھائے تھے کہ وہ نیکر یونان باہر آگیا تھا۔

یونان پر یونان پھر بولا اور ان لڑکیوں کو قلاب کر کے کہنے لگا سب لوگ چہ بھید اٹھا کر اسی عمارت کی طرف چلو جس میں جس قید رکھا گیا تھا اور ان چہ اور ان کے سوا مریمت بھی اپنے اپنے گھر لڑکیاں فوراً حرکت میں مریمت دور ان چہ محافظوں کو اپنے گھر کے عمارتوں کی طرح دیکھتی ہوئی وہ ان طرف چل دی تھیں۔ یونان اور مریمت بھی ان کے ساتھ ہو گئے تھے

اس عمارت کے دورے پر جا کر یونان نے لڑکیوں کو قلاب کرتے ہوئے سنا ان دونوں اور سوا مریمت کو عمارت کے اندر لے جاؤ تھا اس لئے میں یہ کام گاؤ اس کی وقت ان پر چڑھا تاکہ یہاں سے بھاگے۔ یہاں کل چار میں مزید حرکت

میں آؤں گا اور پڑاؤ کے اندر جس قدر دوسرے محافظ ہیں میں پر حرکت کرے۔
دوسری لڑکیاں یہاں قید رکھی گئی ہیں ان کی رہائی کا سلسلہ کھول گا اس سے یہ
لوگوں کو بتاؤں گا کہ اس بیگم کیسے کاظم و نسق کس طرح چپے گا۔ اور سہ
بار تھا ہم کی یہ لڑکی یہ جانو تم سب کی سردار ہے تم سب لڑکیوں اس کا کیا ہوا
کسی نے ایسا نہ کیا تو یاد رکھنا وہ سرائی حقدار ہو گی۔ جواب میں ساری قیدی
تجربہ سے اتفاق کیا۔ پھر وہ حرکت اور چہ پہرہ اداوں کو بانک کر عمارت کے اندر
جسیں کچھ لڑکیاں ارد گرد مسج ہو کر پیرا اپنے گئی تھیں۔ یہ سب کچھ سوچنے سے
لے اپنے پہلو میں کھڑی مادھا کو طلب کر کے کہ۔

دیکھ مادھا اب تو بھی عمارت کے اندر چلی جا۔ آج رات کسی نہ کسی طرح
صبح میں تم لوگوں کی اس سے بہت رہائش کا انتظام کروں گا۔ یہاں کے کسے ہاں
میں داخل ہوئی اور اس عمارت کا دروازہ اس نے بند کر کے اندر سے بند کر
یونان اور کیرش رات بسر کرنے کے لئے حرکت کی قیام گاہ کی طرف چلے گئے۔



دوسری سلطنت کے حالات دن بدن بد سے بدتر ہوتے چلے جا رہے تھے۔
مشرقی سلطنت کے کئی حصوں پر پوری طرح قابض ہو چکے تھے۔ دوسری وحشی
سلطانی 'سار' ایک اور نگر شمالی وحشی قبائل سے جب دیکھا کہ کچھ بے شمار
اٹلی سے حاصل کر رہے ہیں تو وہ بھی گروہ در گروہ اٹلی میں داخل ہوئے اور گروہ
شہنشاہ ٹوٹیلہ کے لشکر میں شامل ہو کر اپنے لئے فائدہ حاصل کرنے لگے تھے۔
ٹوٹیلہ چار سو جہازوں پر مشتمل ایک بحری لشکر بھی تیار کر چکا تھا۔ اس سے
سسی بلکہ ساروینجا، کارینیا اور دوسرے جزیروں پر بھی قبضہ کر لیا تھا۔

یوں بحری تجارت میں رکاوٹ پیدا ہونے لگی تھی اور دوسروں کے مقبوضہ
افریقہ میں تھے وہ بھی خطرے میں پڑ رہے تھے اس موقع پر صلیب مشورہ کے
شہنشاہ ہینس نے اپنے پرانے اور تجربہ دار جرنیل جلی ساروس کو طلب کیا اور گروہ
خلاف حرکت میں آنے کے لئے مشورہ کیا۔ دوسرے شہنشاہ ہینس چاہتا تھا کہ جلی
خود لشکر کی سپہ سالاری سنبھالے اور گاتھوں کے علاوہ دوسرے وحشی قبائل کے علاقے
کرتے ہوئے اسیں اٹلی سے باہر نکال دے لیکن جلی ساروس سے اس کے لئے
طلب کر لی اور ہینس کو یہ مشورہ دیا کہ وہ جرنالوس اور اس کے ساتھی اردو اداوں

اور ان دونوں کو لشکر کا سپہ سالار بنا کر گاتھ اور دوسرے وحشی قبائل کے مقابلے
ہوے کہ وہ اپنے باغی کے داغ کو دھوئے گی کی کوشش کریں گے۔

جلی ساروس کے اس مشورہ پر ہینس نے اپنے دونوں جرنیل یعنی جرنالوس اور
جرنلوس کو ایک لشکر دے کر اس نے ایشیا کے راستے اٹلی پر حملہ
کا حکم دیا جبکہ دوسرے جرنیل اردوان کو بحری بیڑا دے کر سسلی کی طرف کوچ
کا حکم دیا۔ جرنالوس کے ساتھ ہینس نے اس کی بیوی اور گاتھ شہزادی متانستا بھی
لے لی اس دوران تک متانستا نے گاتھ راہنماؤں اور سالاروں کے ساتھ پیغام رسائی
کی۔ یہی کما تھا اور انہوں نے متانستا کو یقین دلایا تھا کہ وہ گاتھ شہزادی کے
ساتھ مل کر رہیں گے۔ بہر حال جرنالوس اپنے لشکر کے ساتھ اپنی بیوی متانستا کو
لے کر جیسا اس کا ارادہ تھا کہ پہلے وہ بغیر جانے والی وادیوں کو وحشی سلائی قبائل
کا علاقہ اس کے بعد اٹلی کا رخ کرے پر جرنالوس کی بد قسمتی کہ سفر کے دوران
پر موٹی جہاز کا حملہ ہوا اور وہ مر گیا اور اس طرح یہ تمام گھمبیر عی و دم توڑ گئی۔

جلی ساروس نے اس شہنشاہ کے لئے دوسرے شہنشاہ کے پاس صرف تین جرنیل بھیجے تھے۔
جلی ساروس جو بہر حال دوسروں کے دشمنوں کے خلاف جنگ کر کے تھک چکا تھا۔ اب
وادی قوس کرنے کے لئے تیار نہ تھا۔ دوسرا عزیز جہاں یہ شخص ایک دستے کی
لے کر فرائس انجام دے سکتا تھا لیکن اس کے لئے کسی بیوی جنگ کے نظم و نسق
وادی خیرات آسان نہ تھا اس لئے ہینس نے اسے دوسرے لشکروں کا سپہ سالار نہ
پہنچا۔ جرنیل ہینس کے سامنے نری تھا لہذا اس کام کو سر انجام دینے کے لئے
اسی گاہیں نری پر جم کے رہ گئی تھیں۔

ان حالات خاصے پریشان کن تھے۔ کامیابی کی امید بظاہر کوئی نہ تھی لیکن ہینس ہمارے
لئے تیار نہ تھا۔ اس نے تھیلین سے ایک دستہ بڑا لشکر تیار کیا۔ لشکر کی تعداد
تھی جلی ساروس اس لشکر میں وحشی سپہ سالاروں اور دیگر افرادوں کے قبائل بھی شامل تھے
لشکر کا سپہ سالار اس نے نری کو بتایا۔ اس فوج کے پاس سالان بھی غلاما تھا۔
اسی کی۔ جلی جبکہ نری کا نائب خوریز جہاں کو مقرر کیا گیا تھا۔

دوسرے شہنشاہ ہینس کے حکم پر نری اور خوریز جہاں اپنے لشکر کو لے کر آگے بڑھے
وادی کی طرف جانے کے لئے ساحل کے ساتھ ساتھ ایک محفوظ راستہ تلاش کیا۔
اسی طرح بھی ساحل کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ قباہوں یہ لشکر دیکھنا پہنچا گاتھوں

کے شہنشاہ ٹولید کو جب یہ خبر ہوئی کہ ایک نیا دوسن فکر اٹلی کے شہر دیونا پہنچا
بڑی برق رفتاری سے اپنا لشکر لے کر دیونا پہنچ گیا۔

دیونا سے باہر دوسنوں اور گاتھوں کے درمیان ہوتا جگ ہوئی تھیں۔
جنگ میں گاتھ غلج مند ہو کر نکلے اور پورے دوسن لشکر کا قتل عام کر دیتے کہ ایک
بھا ہوا تیر ٹولید کا گاتھ سے وہ لڑائے کے دوران دم توڑ گیا۔

بادشاہ کے مرنے سے گاتھوں کی فوج درحالت کشت مکی اور کوئی ان کی مدد
دہری کر کے والا۔ تھا لہذا دیونا شہر سے باہر انیس گھنٹہ ہوئی اور وہ بھاگ کر
اور اٹلی کے مختلف قلعوں میں اسوں نے پناہ لینا شروع کر دی تھی

اس صورت حال میں سری اور خوریر جان سب سے پہلے بڑی تیزی سے
بندرگاہ کی طرف بڑھے جہاں گاتھوں کا بحری بیڑا کھڑا تھا۔ سری نے لن پر حملہ
اکثر جہازوں پر اس نے قبضہ کر لیا اور بہت کم جہاز گاتھ اپنے ساتھ لے چا کر
میں کامیاب ہو سکے۔ اس طرح سری اور جان نے ایک طرح سے اٹلی کو گاتھوں سے
دلا دی تھی

اس دوران اٹلی پر ایک اور مصیبت فوج پڑی وہ یہ کہ سری اور خوریر چلیں اور
گھنٹہ دے کر فارغ ہوئے تھے کہ شمال کی طرف سے وحشی فرینک اٹلی میں
ہوئے اور جگہ جگہ تنوں نے خونریز شہر شروع کر دی تھی۔ سری اور خوریر جان
جنوبی اٹلی میں سے تھیں شمالی میں قتل و غارتگری کرنے کے بعد فرینک کی
طرف بڑھے۔

لیکن خونریز جان اور سری کی وحش قسمی اور فرینک کی بد قسمی کہ جنوبی اٹلی
موسموں کے اثر کی وجہ سے فرینک کے لشکر میں بیماریاں پھیل گئیں لہذا وہ جواب
کر شمال کی طرف بڑھے۔ اس موقع سے سری اور خوریر جان سے خوراک کا بندھن اور
وقت فرینک جنوب سے شمال کی طرف بھاگ رہے تھے تاکہ سری بخار سے بچ
سری نے اپنے لشکر کے ساتھ ان کا تعاقب کیا اور ان کا حارب قتل عام کیا۔ پورے
گھنٹہ افکار کو ا۔ پس کے اس پار بھاگ گئے تھے۔

اب باقی وحشی لہار قباکل رو گئے تھے جو اکثر و بیشتر اٹلی پر حملہ آور ہوتے
لیکن ان سارے قباکل سے سری کے ساتھ جھگڑ کر رہے کے بعد اس سے منع کر
سے انیس اٹلی میں آباد ہونے کی اجازت دیدی تاکہ مستقبل میں اگر پھر بھی گاتھ
ہوں تو یہ لہار ان کی راہ روک سکیں۔ سری کی اس پیش کش پر لہار نے شکر

میں آکر ہو گئے۔ اب بھی اٹلی کے اس علاقہ کو جس میں لہار آباد ہوئے تھے
پارا جاتا ہے

ت سے خاتمہ سے بحری دم بالکل محفوظ ہو گیا اٹلی کے علاوہ سارا دنیا کا رینکا اور
پھر دوسنوں کا قبضہ ہو گیا۔ اب دوسن بحری بیڑا ایک بار پھر اٹلی سے گذر
بہاگل پر لشکر انداز ہوئے لگاتار دوسنوں کو پھر وہ پہلی سی طاقت در قوت
فوج کی اس خوبی میں دوسن شہنشاہ ہمشین نے آہستہ آہستہ بحری طاقت پر
تھا خیر کیا اور اس کو جابا اس نے مریم سے منسوب کیا۔ مغرب کی طرف
کے بعد ہمشین نے مشرق میں عراق کی طرف توجہ دی۔ ماضی میں
دھماکا بیچا ہے ایرانیوں نے قبضہ کر لیا تھا۔ ہمشین سے اپنے لشکر کو حکم ملا کہ وہ
کے بعد آئے اور اس پر قبضہ کر لے۔ دوسنوں کی یہ ہم کامیاب ہوئی۔ چہرہ پر
اور غرور تھا۔ اس طرح ایرانیوں کے لئے اس سلسلہ میں قابض ہونے کا

نئے تاجر اور بحری شہر کی طرف پہنچے گئے اور آوار قوم کے اندر
حکایت کی تبلیغ کا کام شروع کیا یہاں تک کہ آوار قوم کے حاکمان کو تسلیم
حکومت دی گئی تھی۔ یوں دیکھتے ہیں کہ ساحل سے لیکر پھر توہین تک
اور ت مضبوط ہو گئی تھی اور ان علاقوں سے تفسید میں غلہ 'شنگ پھلی' پھل
کے کامیاب خاصی تھیں اور اس کے لگاتار

خون ریشم پیدا ہوتے ہیں واحد ملک تھا جہاں ریشم کے کیرے پالے جاتے
تھے شہر سے ہونے ہوئے ہیں پہنچے ان کا ساتھ اور رہا تھا کہ وہ جہاں
کے لئے کر آئیں اور انیس شام میں پرورش کریں تاکہ شام میں ریشم
کی طرح مشہور ہو۔ چونکہ چینی ریشم سے کیرے ماہ نہیں لے جاتے دیتے
سے لانے کے لئے دوہوں راہبوں نے ایک عجیب و غریب طریقہ استعمال کیا
انہوں نے بیڑے کی ایک چھری استعمال کی۔ یہ بیڑے کی چھری اندر سے کھول
وہ روشنی کیرنوں کے اندر سے بھر کر لائے۔ پھر ان اندروں کی شام میں پرورش
شام میں بھی جہاں کی طرح ریشم پیدا کیا جانے لگا۔

شہنشاہ ہمشین کے بحری دور میں دوسن سلطنت کو بہت سے جہزات اور
دھماکی کر پڑا تھا۔ یہ کہ پہلی مصیبت یوں نازل ہوئی کہ وہاں دباہ پہنچی جس
کے باعث ہوئے اور اس پر بڑی مشکل سے قابو پایا گیا

دوسری مصیبت بادش کی وجہ سے تھی جسٹین کے آخری دور میں بادش
 ہمیں جن کی وجہ سے بلکان کی داریوں میں غلیظوں کے درجہ سے دور دور تک
 بربادی پہنچ گئی تھی۔

تیسری مصیبت یہ تھی کہ جیسائیوں کا پادش شروع ہونے سے پہلے
 روز تک ڈولے کے مسلسل سخت ہیلے محسوس ہوتے رہے۔ جن کے باعث
 ہمارے میں شگاف پڑ گئے۔ یہاں تک کہ ادا صوفیہ کے گرجے کا گنبد جو بے حد
 مستحکم خیال کیا جاتا تھا وہ بھی گر گیا اور اسے اس قدر خیر کرنا پڑا۔

اپنے آخری دور میں موت سے پہلے جسٹین کی ایک آرزو تھی جو پوری ہو
 جاتا تھا کہ مشرق اور مغرب جیسائی کلیساؤں کے اختلافات ختم ہو جائیں اور ساری
 ایک مذہب کی بنیاد بن جائے اس مقصد کے لئے اس نے پورے روم کی عیسائیوں
 اور کسٹین کے استغفار پر تعلق کی تھی اس کے خلاف تھی۔

اپنے دور حکومت کے آخری سالوں میں رومن شہنشاہ جسٹین نے تیار
 میں ایک کانفرنس منعقد کی تاکہ جیسائی دینا میں جو مذہبی رائے امور ہیں ان کا
 جائزے رومن شہنشاہ جسٹین نے اپنی طرف سے پوری کوشش کی کہ مذہبی طور پر
 ہو جائیں لیکن اس کا مقصد پورا نہ ہو سکا بلکہ یوں لگتا ہے کہ جسٹین کی
 میں بدلی جاسے وہی اس کانفرنس میں مغرب کیسائی رومن کلیسا اور مشرقی
 کلیساؤں کے درمیان اختلافات کی فصیح پسے سے بھی زیادہ وسیع ہو کر رہ گئی

اس کے بعد اچانک رومن شہنشاہ جسٹین کے لئے بنی قبائل کی طرف
 مصیبت اور مذاہب ائمہ کفر ہوا تھا۔ بن قبائل اپنے طاقتور ایلا اور خوش
 اپنے اتحاد اپنی بیعتی کو قائم نہ رکھ سکے تھے اور ہر قبیلے نے مشتہ ہوتے ہوئے
 آزادی کا اعلان کر دیا تھا۔

اسی دنوں بن قبائل کے سب سے بڑے قبیلے قہری غور نے اپنے سردار
 کی سرکردگی میں کسٹین پر حملہ کر دیا۔ کسٹین پر حملہ توڑ ہونے سے اس نافع
 اور سلامتی قبائل نے بھی قہری غور کے ساتھ ہوا۔ قہری غور بنوں کے اس
 رومن شہنشاہ جسٹین پر پڑا ہوا۔ آخر سوچ و بچار کے بعد جسٹین نے اپنے
 اور انتہائی تجربہ کار جرنیل بلی ساریس کو قہری غور بنوں کے مقابلے میں
 دفاع کا دھار دیا

کسٹین سے چالیس میل اور ایک ہفتہ جی اور خاص مشہور دیوار تھی

اور ہو گئی تھی اور جگہ جگہ اس میں شگاف پڑ گئے تھے۔ قہری غور بن قبائل ان
 کے شگافوں سے ہاتھ پائے جی تیزی سے کسٹین شری طرف چلے گئے۔

بلی ساریس کو جب کسٹین کے دفاع کا دھار دیا گیا تو اس نے اپنے پرانے
 دھار کے اور شر سے باز نکل کر ایک گاؤں میں پناہ لیا۔ جو کسٹین شر سے
 ان کے قاصد پر تھا۔ بن قبائل کا مقابلہ کرنے کے لئے بلی ساریس نے جگہ جگہ
 ایک ایک کے علاوہ دوش کر دیئے تھے اور اپنے لشکر کو حکم دیا تھا کہ وہ مسلسل
 چلے جائیں۔ اس طرح اپنی صورت پر لڑائی کے دور سے دیکھنے والے کو معلوم ہوا
 بلی ساریس کے پاس بن قبائل کا مقابلہ کرنے کے لئے بہت بڑا لشکر موجود ہے

بلی ساریس ایک پرانا کلیس اور انتہائی تجربہ کار جرنیل تھا وہ بن قبائل کے ساتھ
 اور سچ تجربہ رکھتا تھا وہ جانتا تھا کہ ان دشمنوں کو بیش بہا غلوں کا رہنا تھا کہ کسی ان
 سے لڑا جیسو نہ تھا کر لیا گیا ہو۔ بن جس وقت کسٹین کی طرف پیش قدمی کر رہے
 تھے اسے ایک جنگل میں سے ہو کر جانا تھا۔

بلی ساریس نے سب سے پہلے کام یہ کیا اس جنگل کے اندر تھوڑا سا جنگل میں سے
 وہاں شاہراہ کے دونوں کنارے اس نے پتے لگائے تھے بن قبائل کا لشکر جب
 ان کی طرف آنے کے لئے اس جنگل میں سے گزرا تو ان پر شاہراہ کے دونوں طرف
 جنگلیوں کا سہرا مارا گیا تھا اس کے علاوہ بلی ساریس کے سوار جو گھات میں
 بٹے تھے وہ بھی بلی ساریس کی سرکردگی میں گھات سے نکل کر اچانک بن قبائل پر
 دھڑکے تھے۔

بلی ساریس کے اس اچانک حملے سے انہوں کے اندر چار سو بن موت کے گھٹ اتار
 دئے گئے پیچھے جو بن آ رہے تھے انہوں نے اپنا رخ موڑنے کوئے راہ فرار اختیار کیا
 اس طرح بلی ساریس نے اپنی تدبیر سے بن قبائل کو پھاڑنے کا جہود کر دیا تھا۔
 بلی ساریس نے ایک بار پھر کسٹین کے لئے خطرے کو جل دیا تھا بلی ساریس کا
 جہود کے لئے یہ آخری چارہ کرک تھا۔

قہری غور بنوں کے فرار ہونے کے بعد جسٹین شر سے نکلا۔ شر سے چالیس میل کے
 پر جو حملہ آوروں کو روکنے سے بچے دیوار بنائی گئی تھی اور جس میں جگہ جگہ
 شگاف پڑ گئے تھے جسٹین نے اس دیوار کی مرمت کرا دی۔ اس کے علاوہ
 کے لئے قہری غور بنوں کا مقابلہ کرنے کے لئے جسٹین نے اسی کی ایک شاخ اٹھان
 سے رابطہ قائم کیا ان کے ساتھ جسٹین کی گھٹ و شہید دیوار توڑ گھٹ ملی اور اطری

غور ہوں کہ مشنیں نے اپنی سرحدوں پر آباد ہونے کی اجازت دیدی تھی تاکہ وہ شہر
حلقہ آلودوں کو آئندہ کے لئے روس سلطنت کے اندرونی حصوں کی طرف بڑھنے نہ دے
مشنیں نے ہمیں تک اتکا نہیں کیا بلکہ اس نے لٹھاریوں کو بھی دعوت دی اور
بھی اپنی سرحدوں پر آباد ہونے کی اجازت دیدی اس کے علاوہ اس نے وحشی قبائل
بھی ایسی ہی دعوت دی اور وہ بھی روس سلطنت کے سرحدی علاقوں میں آباد ہوئے
طرح سے مشنیں نے اپنی شمالی سرحدوں کو محفوظ کرنے کی اچھی کوشش کی تھی۔

مشنیں اب اس قدر ضعیف ہو گئے تھے کہ نقل و حرکت کے لئے دوسروں کا قریب
آسی رہانے میں اسے قتل کرنے کے اقدام میں کچھ ہوگ بھروسے تھے جس کے بارے
معلوم ہوا کہ وہ مشنیں کو قتل کرنے آئے تھے۔ تحقیقات پر انہوں نے جان دیا کہ یہ
نئی ساریس کے داروغہ آترک کے ساتھ پر اٹھایا گیا ہے۔ سڑک کا تصور یہ تھا کہ
کو گرفتار کر کے ایک خانقاہ میں بند کیا جائے اور اس کی جگہ نئی ساریس کو دوبارہ
شہنشاہ بنا دیا جائے

مشنیں نے اس بغاوت اور اپنے قتل کے جرم میں نئی ساریس کو قتل کوئی اور
دی پر اس نے اس سلسلہ میں نئی ساریس کی پوری جاتیوں کو سب کر کے بھجائے اب
ہو کہ سات ماہ بعد اس نے نئی ساریس کی یہ پائیاد و بھج کر دی۔ اس کے بعد
شہنشاہ مشنیں نے فیصلہ کر لیا کہ میری وفات کے بعد میرا بھائی مشن شہنشاہ ہو گا
رشتے کو مضبوط کرنے کے لئے مشن نے اپنے بھائی سس کی شادی اپنی ملکہ تیردا
بھانجی صوفیہ کے ساتھ کر دی تھی۔

پھر مشنیں نے زامی برس کی عمر میں وفات پائی اسی برس اس کا مشورہ کرنا
ساراجس بھی فوت ہو گیا۔ مشنیں نے 37 برس تک شہنشاہ کی حیثیت سے رہا۔
حکومت کی تھی۔ روس اسے اپنا حقیقی حکمران سمجھتے تھے۔ جس نے دونوں کے
انسان کے آقا کی شان پیدا کی۔ روسوں میں اس کا نام ضرب الملک کی حیثیت اختیار
اور یہی کیفیت اس کے عہد کی بھی ہے۔

روس شہنشاہ مشنیں کا دور در حقیقت تبدیلِ تعمیر اور انقلاب کا دور تھا۔ جس
مشنیں تعمیرِ شہر میں داخل ہوا تو شہر صرف اینٹوں کی عمارتوں پر مشتمل تھا پہلے
وقت مشنیں روس شہنشاہ کی حیثیت سے آیا سے رخصت ہوا تو نہ صرف شہر کا
تک سر سے مزین تھا بلکہ اس نے بالکل ایک یا شہر اور سمندر کے کنارے ایک
سلطنت اپنے پیچھے چھوڑی

م روس شہنشاہ مشنیں کے جانشین اور بھانجے مشن کی زبان پر تخت پر بیٹھے ہوئے
تھے جس کی خزانہ خالی ہے۔ سرحدوں کی حفاظت کے لئے فوج موجود نہیں اور پوری
سلطنت دشمنوں کے رحم و کرم پر رہ گئی ہے۔ مشنیں ایک شاطری حیثیت سے جوڑ
ایسے وحشی اقوام کو ان کی جگہ پر رکھتا تھا وہ رخصت ہو گیا تو آفت کے اس
دے والا کوئی نہ تھا ہر حال روس شہنشاہ مشنیں کے بعد اس کا بھائی مشن
شہنشاہ بنا۔



روس شہنشاہ یوحنا صغیر وکیل اور جہسورت در تھا اس عمارت میں داخل
میں یونان اور کیرش دونوں ممالک یہاں سے قیام کر رکھا تھا۔ یونان اور کیرش
دو تہ صورت سے نکل رہے تھے۔ مادھا کو دیکھ کر یونان کے چہرے پر ہلکی ہلکی
خوار ہوئی پھر وہ پوچھنے لگا۔ کیا کوئی غیر معمولی حادثہ رونما ہو گیا ہے جس پر در تھا
نے ہوتے کہنے لگی۔

یہ کیا تو کوئی بات نہیں میں اس لئے آئی تھی کہ اب وہاں ایک قدم یا ہو گا۔ اس
یہ اور کہنے لگا۔ اس میں اور کیرش تھوڑی طرف ہی رہے تھے۔ تو اگلا قدم
اس کا بعد دیں جا کے رہتے ہیں۔ مادھا چپ چاپ یونان اور کیرش کے ساتھ

اس تیزی کے ساتھ چلتے ہوئے نئی لڑکیوں کی لڑائی کی عمارت کے قریب آئے اس
میں تریاں باہر کھڑی تھیں۔ سوں نے بیکار کپ کے سردار مرحمت اور اس کے
بھائی اپنے گھروں میں لے رکھا تھا جب یونان کیرش اور مادھا قریب آئے تو لڑکیاں
اس لوگوں کو راستہ دینے لگی تھیں۔ یونان مرحمت کے قریب آیا اور ٹھکرا
سے مخاطب کر کے کہنے لگا۔ دیکھ مرحمت اب تو مجھے ان عمارتوں کی طرف لے
کر رہی لڑکیاں قہر کے رکھی چلی ہیں۔ مرحمت اور اس کے گاہکوں نے جواب
نہ دیا۔ کہا پھر وہ چپ چاپ ایک طرف چل دیئے تھے یونان کیرش اور مادھا اور
اس میں ان کے ساتھ ہوئی تھیں۔ اچانک یونان نے سب کو روک دیا پھر اس
کو مخاطب کر کے کہا تم سب نے صرف آپ لئے ہتھیار اٹھائے ہیں جو ہتھیار تم
نہ روک کر آئی ہو وہ سب بھی اٹھائیں اس پر لڑکیاں بھاگتی ہوئی گئیں اور عمارت
سے سارے ہتھیار اٹھائیں اس کے بعد مرحمت کی راہنمائی میں ایک بار پھر وہ

سب آگے بڑھنے لگے تھے۔

چم میں جس قدر مواد ہیں انہیں کھودے جانے والے میدان میں جمع ہوں۔ مرصفت کا وہ لحاظ رہا ہے جو ہر گز ہوا واپس چلا گیا تھا۔

یہ لحاظ کے جانے کے بعد پورے لے مار تھا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

یہ ارقاب تو بین ساری لڑکیوں کی سربراہ اور کماندار ہے یہ جو سامنے میدان ہے اس میدان کے چاروں طرف پھیلے ہوئے ہیں مرصفت کے جس سطح جوں جوں وہاں سے کسی احساس ہو کہ اگر انہوں نے ہم سے ٹکرائے کی کوشش کی تو ہمیں کر رکھیں گے۔

یہ کہ یہ ہم نے ہی مار تھا فوراً حرکت میں آئی اور جس میدان کی طرف پورے لے مار تھا اس کے تین اطراف میں اس نے اپنی ساری سطح لڑکیوں کو پھیل کر مستعد کر دیا تھا۔

پھر وہی دیر بعد اس بیگار کیپ میں جس قدر سطح جوں تھے وہ اس میدان میں جمع ہوئے۔ وقت وہ پوری طرح مسخ تھے اور ہتھیار اٹھائے ہوئے تھے جب سارے سطح ہو گئے تب ان میں سے ایک جو شاید ان کا سرکردہ ہو گا مرصفت کے پاس آیا اور کہتا تھا کہ آگے کھڑے ہو۔ دیکھ کر وہاں ہمیں اس میدان میں کیوں جمع کیا گیا ہے۔

اس نے سے پہلے ہی پورے لے مار کے اس کے سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ ابھی آج تک تو مرصفت کی سربراہی میں ان بھاری سپاہیں اور محکوم لڑکیوں پر حملے رہے اور ابھی اس بیگار کیپ میں رکھ کر ان سے کام لیتے رہے ہو اور ابھی یہ قیصر کی بات ہے کہ تم لوگوں نے انہیں نکلے کھلے ان سے ان کے ہتھیار اب اس بیگار کیپ میں جمع کر کے جو اس سے پہلے یہ لڑکیاں لڑتی رہی تھیں انہیں ہمارے اس کام کی عمرانی رتی رہیں گی اور جس طرح تم ان پر حملہ کرتے رہے ہو اسی طرح یہ تم پر حملہ وستم کریں گی۔ اس پر وہ فوجانہ ہوا اور جیسے کہ میں نے پہلے کہا تھا کہ آگے کھڑے ہوئے تھے۔

یہی حال ہے کہ اس بیگار کیپ میں ایسا اٹھاپ ہو کرے اگر ان لڑکیوں نے اس طرح اپنے آپ کو مسخ کر لیا ہے تو یہ کیا سمجھتی ہیں کہ ہمارے ساتھ مقابلہ کر سکیں تو انہیں انہوں کے اندر کائنات کے راز ہیں گئے۔ اس پر پورے لے مار تھا اور جسے سخت لہجے میں اس جوں کو مخاطب کر کے کہے گا کون ان لڑکیوں کو اس پر اس جوں کے پانچ چھ ساتھی اور آگے بڑھ آئے اور اس میں سے ایک ایک ان کا نام ان سب لڑکیوں کو کاشی گے اور دیکھیں گے کہ مرصفت کو سراسر اس سے

کھڑی کی ایک اور عمارت کے قریب آکر مرصفت رک گیا اور پورے لے مار کی طرف ہوتے کھڑے لگا۔ اس عمارت کے اندر بھی لڑکیاں محصور ہیں۔ پورے لے مار کے چاروں طرف کے باہر پراپنے والے چار محاذوں کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔ اپنے ہتھیار پیٹک یاد رکھو مارے جاؤ گے۔ اس محاذوں نے جب دیکھا کہ اس کا سربراہ مرصفت بالکل اور لاچار ہے اور ساری لڑکیاں پوری طرح مسخ ہیں تو انہوں نے ہتھیار پیٹک مارنے آگے بڑھ کر اس کے ہتھیاروں پر قبضہ کر لیا پھر اس نے اس عمارت کے کھوں دیا تھا۔ اندر جس قدر لڑکیاں محصور تھیں وہ بھاگی ہوئی باہر آئی تھیں۔ اور بولی اور ان لڑکیوں کو مخاطب کر کے کہنے لگی۔

سنو میری عزت! اس بیگار کیپ میں ایک اٹھاپ روٹنا ہو چکا ہے اور۔ ان دونوں میاں بولی کی وجہ سے ہے جو اس وقت ہمارے سامنے کھڑے ہیں۔ یہ پورے لے مار اور اس کی پیروی کا ہم کیرش ہے۔ بیگار کیپ کا سربراہ مرصفت ہماری گرفت ہے میں ان لڑکیوں میں سے ایک ہوں جنہیں ابھی نہ یا اس بیگار کیپ میں۔ میری ساتھی لڑکیوں نے ہتھیار اٹھائے ہیں تم سب آگے بڑھو اور ان میں سے اب ہتھیار اٹھا کر اپنے آپ کو مسخ کر لو سوا اب ہم سب اس بیگار کیپ کی مالک ہیں۔ ہنر تم جانتی ہو کہ ان لوگوں نے یقیناً تم لوگوں کو بے انہو کر دیا ہو گا اور یہ قاتل نہیں رہیں کہ وہاں اپنے گھروں کو جاسکو لڑا اب ہم اس بیگار کیپ کی مالک کی حکمران ہیں اور یہ مرصفت اور اس کے جتنے ساتھی موجود ہیں جس طرح پہلے تم لوگ ان کے اساروں پر کام کیا کرتی تھیں اب یہ ہمارے اشاروں پر کام کریں گے۔

مارنے کے ان الفاظ سے وہ لڑکیاں خوش ہو گئی تھیں پھر وہ آگے بڑھ کر نئی ہتھیار لینے لگی تھیں۔ اس کے بعد مرصفت نے وہ نئی اور کھڑی کی عمارتوں کی جن میں لڑکیاں محصور تھیں ان لڑکیوں کو بھی باہر نکالا اور انہیں بھی مسخ کر دیا۔ یہ سارا کام ہو چکا تھا پورے لے مار مرصفت کے پاس آیا اور اس کو جھکنا اور اس کے سر پر مرصفت اپنے کسی ساتھی کو بھیج دیا اور انہیں کہہ کہ اس بیگار کیپ میں ہمارے ساتھی موجود ہیں وہ سب کے سب اس سامنے والے میدان میں جمع ہو جائیں گے۔ مرصفت نے اٹھتے ہی سر ہلا دیا پھر اس نے اپنے قریب ہی کھڑے ہو کر مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ تم نے اس کیپ کے نئے سربراہ کا حکم کیا ہے۔

محرم کر کے اس بیگار کیسپ میں کوں اٹھایا کرتا ہے۔

اس وجہ اس کی یہ تنگدستی کہ بیگاری کا چھوٹے میں آگ میں ہے ہو ۔
 مانع ہو گیا تھا۔ اس نے بیسب سے انداز میں اپنے پہلو میں کھڑی کیرٹی کی حالت
 دونوں اپنی سرری قوتوں کو حرکت میں لائے اور اپنی کٹاریوں کو لڑاتے ہوئے تھے۔
 بھوں کے اندر اسوں نے اس چھ سات لڑائیوں کو موت کے کھٹ اندر دھکا دیا
 اور سرکشی بہ آواز تھے اپنے اس ساتھیوں کے قتل ہونے پر مریت ہی نہیں بلکہ
 مسخ ہوں وہاں جمع ہوئے تھے وہ سم گئے تھے پھر پھانگ ہوا اور جھکنا۔ انداز میں
 دونوں کو مخاطب کر کے کہے گا۔ سو میں تمہیں صرف تھوڑی دیر کی سہلت
 سارے پہنچے قدم آگے چھ لڑائیوں میں پر رکھ دو اور اپنے تپ کو یہ
 بصورت بیکر جس طرح کواں ہے اندر میں نے تمہارے ان چھ ساتھیوں کی
 دی ہیں اس طرح میں او میری یہ ساری ساتھی لڑائیاں حرکت میں آئیں
 محمد ہستی سے نیست و نابود کر کے رکھ دیں گے

بیگاری کا وہ غم یا رنج مسخ ہوں سارے آگے بڑھے جس جیسے کی طرف وہ
 اشارہ کیا تھا وہاں انہوں نے اپنے ہتھیاروں کو اب جمے جس موقع پر پہنچے
 دھکا کی طرف پیسے ہوئے بیگاری نے مارا دیا۔ دھکا اپنی ساتھی لڑکیوں سے
 ہتھیاروں کو اٹھا کر ایک طرف لے جائیں۔ دھکا فوراً ہتھیار ہولی ایک طرف کر
 کہیں پر پھل لڑائیاں اندر آئیں اور سارے ہتھیار اٹھا کر لے گئی تھیں

پھر بیگاری ان سارے خواہوں کو مخاطب کرتے ہوئے بول اور کہے گا کہ
 بعد تمہارا سردار مریت میں بلکہ میں اور میری بھائی ہیں۔ سب کا نام بیگاری
 نام کیرتی ہے اور ہمارے بعد اس بیگار کیسپ کی ایک اور سردار دھکا نام کی ہے۔
 سو جس طرح میں سے پہلے یہ ساری لڑائیاں صحرائے قلا ہاری میں سے والے وہ
 کے اندر تاریل کے چل پھرتی رہی ہیں یا ریت چھل چھل کر سونا چھٹائی رتی رہی
 طرح بہ تم یہ کام کرو کے اور یہ لڑائیاں تمہارے نام کی گھرائی کریں گی

بیگاری نہیں تک کہے پڑا تھا کہ ایک لڑکا اس آگے بڑھا اور بڑی ماحول
 میں آئے گا کہ اسی تم مریت کی جگہ ہمارے سردار ہو چکے ہو تو پھر تھوڑی
 سو جس قدر جوں اس وقت تمہارے سامنے کھڑے ہیں وہ سارے لڑکیوں۔
 والے میں یہ سارے نام کرنے والی لڑکیوں کی گھرائی کرتے رہے ہیں بلکہ ہم
 اکثر وہ لڑکیوں ہیں جو صحرائے قلا ہاری کے ٹھکانے کو سنبھالنے کے اوپر جاتے ہیں

اپنی قوتوں کو کرنا تک میں سمجھتے ہیں اور انہیں ماروں کو لڑائیاں نکال نکال کر نکالوں
 میں ہم تو جو وقت مشقت کرے والے لوگ ہیں بہت کم لوگ ہیں جو ان لڑکیوں کی
 لڑتے رہے ہیں اور ان پر ظلم کرتے رہے ہیں اور ان کو سہ تہیز کرتے رہے ہیں
 اور بیگار کیسپ میں کام کرتے رہتے ہیں۔ جو کام ہم سے آج تک لایا جاتا رہا ہے اس کا
 میں تک۔ تو معوضہ ملا۔ کوئی اجرت۔ اس کھانے پینے کو ہی ملتا رہا۔ ہم خود اس
 کی طرح سے اس اور مجبور ہیں۔

اس وجہ اس کی یہ تنگدستی کہ بیگاری کا چھوٹے میں آگ میں ہے ہو ۔
 مانع ہو گیا تھا۔ اس نے بیسب سے انداز میں اپنے پہلو میں کھڑی کیرٹی کی حالت
 دونوں اپنی سرری قوتوں کو حرکت میں لائے اور اپنی کٹاریوں کو لڑاتے ہوئے تھے۔
 بھوں کے اندر اسوں نے اس چھ سات لڑائیوں کو موت کے کھٹ اندر دھکا دیا
 اور سرکشی بہ آواز تھے اپنے اس ساتھیوں کے قتل ہونے پر مریت ہی نہیں بلکہ
 مسخ ہوں وہاں جمع ہوئے تھے وہ سم گئے تھے پھر پھانگ ہوا اور جھکنا۔ انداز میں
 دونوں کو مخاطب کر کے کہے گا۔ سو میں تمہیں صرف تھوڑی دیر کی سہلت
 سارے پہنچے قدم آگے چھ لڑائیوں میں پر رکھ دو اور اپنے تپ کو یہ
 بصورت بیکر جس طرح کواں ہے اندر میں نے تمہارے ان چھ ساتھیوں کی
 دی ہیں اس طرح میں او میری یہ ساری ساتھی لڑائیاں حرکت میں آئیں
 محمد ہستی سے نیست و نابود کر کے رکھ دیں گے

بیگاری کا وہ غم یا رنج مسخ ہوں سارے آگے بڑھے جس جیسے کی طرف وہ
 اشارہ کیا تھا وہاں انہوں نے اپنے ہتھیاروں کو اب جمے جس موقع پر پہنچے
 دھکا کی طرف پیسے ہوئے بیگاری نے مارا دیا۔ دھکا اپنی ساتھی لڑکیوں سے
 ہتھیاروں کو اٹھا کر ایک طرف لے جائیں۔ دھکا فوراً ہتھیار ہولی ایک طرف کر
 کہیں پر پھل لڑائیاں اندر آئیں اور سارے ہتھیار اٹھا کر لے گئی تھیں

لوگوں کو جمع کیا پھر وہ ان سے صلاح مشورہ کرنے لگی تھی۔

تھوڑی دیر بعد مارتھا بھی کھلی ہوئی آئی یونان کے قریب کھڑی ہوئی اور نے ساری لڑکیاں ان مردوں سے شادیاں کرنے پر تیار ہیں وہ خوش ہیں کہ مردانہ کتنا ہے ان کے اپنے گھر ہوں گے اور جو وہ محنت اور مشقت کریں گی اس کا سب ملے گا۔ اس پر یونان ہوا اور کہنے لگا۔ دیکھ مارتھا ان ساری لڑکیوں کی شادیوں پہلے میں تمہیں موقع دیتا ہوں کہ تم اس سارے جوانوں میں اپنے لئے کسی مرد کا جس سے تم شادی کرنا پسند کرو گی۔ اس پر مارتھا بولی اور کہنے لگی میں تو اپنے لئے ایک مرد کا انتخاب کر چکی ہوں۔ اس پر یونان نے بڑے جتن سے مارتھا سے اپنے لئے کس مرد کا انتخاب کر چکی ہو اس پر مارتھا کچھ جھکی شرمائی پھر اس لڑکیوں سے یونان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ میں تو آپ کو اپنی زندگی کا ساتھ دے رہی ہوں۔

مارتھا کا یہ جواب سنا کر یونان ایک دم گھبرا گیا تھا مارتھا اسے ابھی تک انتہا سے دیکھ رہی تھی اس موقع پر یونان نے مڑ کر اپنے پیٹو میں کھڑی کمرش کی طرف کمرش کے یوں پر حوصلہ دار اور بڑی گھٹیں مسکراہٹ تھی۔ یونان بولا اور کمرش کے ہاتھ کے پوچھے گا۔

دیکھ کمرش تو سنے مارتھا کا جواب سنا اس پر کمرش نے ایک دم ہر طرف سے گلی آپ کو مجھ سے پوچھنے کی ضرورت نہیں میں مارتھا کا جواب سنا چکی ہوں وہ کہتی ہے ہر لڑکی اس بات کا حق ہے کہ وہ اپنے لئے اپنے پیٹو کا ساتھی چنے آپ کو اپنی زندگی کا ساتھی چن چکی ہے تو اس میں اس نے کوئی غلطی نہ کی ہے۔ اس بات کی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ میں آپ کی بچی ہوں اور کوئی شرم اپنے مرد کی دوسری بچی کو پسند نہیں کرتی نہیں میں مارتھا کو خوش آمدید کہتی رہ گھٹی ہوں کہ ہم دونوں مل کر آپ کی بہ طور پر خدمت کر سکیں گی۔ کمرش اس پر کہ مارتھا اس کو خوش اور بے کاؤ ہوئی کہ بھاگ کر وہ کمرش سے پٹت لگی تھی اس سے کمرش کی پیشانی کھل مٹ چم کیا پھر وہ کہنے لگی

کمرش میری بہن تم عظیم عظیم تر ہو۔ مجھے تم بھی لڑکی سے بچتا ہوں۔ جواب کی توقع تھی۔ دیکھ کمرش میری سن تمہاری طرف سے عبادت مل جائے گی ہے کہ یونان میرے ساتھ شادی سے انکار نہیں کریں گے اس پر کمرش کہنے لگی مارتھا میری بس اگر یہ انکار کریں تب بھی میں ان کو تمہارے ساتھ شادی کرے

کی۔ اس پر مارتھا ایک دم پھر اس سے پٹت لگی اور اس کا شکریہ ادا کیا اس کے بعد وہ اور کہنے لگی۔

یہ مارتھا میں بھی تمہارے پیسے کے سامنے سر جھکتا ہوں۔ جب تم میرا انتخاب کر لیں تو میں اپنی ذات پر فخر کروں گا تم نے میرا انتخاب کیا ہے۔ دیکھ تو اپنے سب مل ساری لڑکیوں اور جوانوں کے جوڑے بنائیں۔ اس کے بعد میں اور تم رشتہ اوردان بن جائے گی اس کے بعد عروست کے حضور پر یونان کمرش اور مارتھا حرکت لے۔ اور ان سب لڑکیوں اور مردوں کی انہیں میں شادیاں کرا دی گئیں تھیں۔ کچھ عرصے میں وہ وہ لڑکیاں آئیں تھیں وہی لڑکی کے مردوں کی تعداد کچھ کم پڑی تھی۔ بعد ازاں ایک کو عبادت دہی گئی کہ وہ اپنی اپنی بڑی کے ساتھ اپنی اپنی رہائش گاہ پر لوہے کے گھر کے سامنے میں پورے پکار کپ میں تھیں دن کی چھٹی کرا دی گئی

اس کے بعد ان تمام یونان نے مارتھا کو اپنی زوجیت میں شامل کر لیا تھا عروست کو یہ سمجھ میں تھی کہ عروست کو کمرش تھی وہ ساری نے شادی شدہ خواتین میں تقسیم کر دی تھی۔ اس طرح اب سب جوڑے مل کر کام کرے گئے تھے۔ یونان کمرش اور یونان کی عمرانی رہے گئے تھے۔ اس طرح اس پکار کپ کا حوالہ ایک طرح سے گھڑی



یونان کے بادشاہ لوئیروان کے عہد کے دو بڑے واقعات ہیں پہلا یہ کہ لوئیروان عہد پر تھوڑا ہوا اور یونان کو اس نے ایرانی سلطنت میں شامل کر لیا۔

لوئیروان کے دور کا عروں کی سرزمین میں دو سرانہم تھیں اور بین الاقوامی واقعہ یہ کہ اس نے صلیب انہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی۔ جن کی تعلیمات سے مقدس ہو چکا تھا اس نے مصلحتی ایران میں دوش کا دانی کے بجائے اسلامی پریم برائے گا

عروں کی ولادت کی رات کہتے ہیں کہ مملکت ایران میں شدید زلزلہ آیا۔ جس سے اس کے محل کے چوہہ نکلے گر پڑے۔ ایران کی مقدس آگ جو ایران کے آتش میں ایک ہزار سال سے جلتی آتی تھی۔ آگ بجھ گئی تھی اور ایران کا دیوانہ سدا ہو گیا تھا اس کے علاوہ ایرانی آتش پرستوں کے سب سے بڑے معبود بے معداں ہو جاتا تھا اس نے ایک جواب دیکھا کہ عروں کے اوٹ اور گھونٹوں نے دیوانے عہد

مجبور کر کے مغربی ایران کو روک دیا ہے۔

معبدان کے اس خواب سے نوشیرواں کو اٹھ کیا گیا۔ نوشیرواں کو شادی محل نگاروں کے کرنے اور معبدان معبد کے خواب اور مقدس جنگ کے خاموشی کا حال سن کر پریشان ہوئی۔ چنانچہ اس نے صافی قبیلے کے ایک عرب عیسائی کو اپ طلب کیا اور اسے شام کی سرزمین میں دیگناہوں میں رہنے والے ایک لاکھ کی طرف کیا تاکہ معبدان کے اس خواب کی تعبیر حاصل کرے۔

وہ لاکھ خودیوں کا احوال بتانے میں بیجا اور تجربہ کار تھا۔ صافی قبیلے کے عرب لاکھ کے پاس جب پہنچا اور اسے معبدان کا خواب کہا تب اس عرب لاکھ نے سچے ہوئے کہا۔

نوشیرواں کے محل کے چارہ نگاروں کا گونا گونا اس بات کی دلیل ہے کہ اس تعداد کے برابر یعنی چودہ بادشاہ متحد حکمران رہیں گے۔ ان کے بعد سلاوی وادی میں تو نہیں جمع ہوں گی اور ایرانیوں کو مطلوب کرتی جائیں گی اور اس کے بعد وہ پاک ہو جائے اور ہو کر سب گاہ۔

نوشیرواں کو لاکھ کی پیش گوئی سنائی گئی تو اسے سخت رنج ہوا۔ یہ خیال برداشت سے باہر تھا کہ سامانیوں کی عظیم حکومت ختم ہو جائے گی۔ صرف ایک اس کی قسمل ہوئی تھی کہ اس کے بعد کم از کم چودہ بادشاہ اور گروہی کے سامان ہو چکے بادشاہوں نے تیس سو بیس سالہ حکومت کی تھی۔ اس کی حکومت کا چالیس تھا۔ چودہ ہائی کے چودہ بادشاہوں کی مدت حکومت کا اندازہ لگا کر وہ مغلشیں ہیں اس وقت یہ ہوں جاتا تھا کہ یہ چودہ بادشاہ صرف تیس سال ہی حکومت کریں گے۔ نوشیرواں کے بعد حکومت ہی میں اس کے بیٹے اوش داد سے عادت کروں۔ یہ عادت بعد ہی فرد کر دی گئی۔ ایرانی قانون کے مطابق بی کی سزا تو قتل تھا۔ نوشیرواں نے اپنے اس بیٹے کو قتل نہیں کیا بلکہ اندھا کر دیا تاکہ وہ جانشین کے قابل رہے۔

اس کے علاوہ نوشیرواں نے درشتی خاندان سے اچھا سلوک کیا۔ اگر اس نے حرکت کا خاتمہ ہو سکے اس کا وہابی سورج اس کے لئے چمک رہا تھا۔ بہر حال بات یہ بتاتا تھا کہ مذہب کے معاملے میں وہ حمایت فراخ دل تھا۔ وہاں کے اسے جیسے جیسے مدد لینے میں کوئی دیر نہ تھا۔

پتہ دور حکومت میں نوشیرواں نے عیسائیوں و مذہبی تہذیب کی ترویج بھی کی۔

اس جیسے جیسے تہذیب کی ترویج کا یہ اثر تھا کہ خود بادشاہ کے بیٹے انوشیرواں کو تاراج کرنے کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ عیسائیت کیسے کر لی تھی۔ نوشیرواں نے اپنے اور کے شروع ہی میں قومی تعلقات کی طرف توجہ کی جو مزدک کے پیروں کی دست سے ہوئے تھے۔ نوشیرواں نے حکم دیا کہ اشتراکیت کے نظریے کے مطابق جو لوگوں نے غصب کر لیں ان کے مالکوں کو لوٹائی جائیں۔

اس نے یہ بھی کہا کہ مزدکیوں کی جائیداد کا کوئی وارث نہ ہو اسے فروخت کر دیا۔ اس سے جو رقم حاصل ہو اسے طاع عامہ کے کاموں میں صرف کر دیا۔ جن نے تہذیب کے بعد میں لوگوں کو رک پر نہایت تھا اسیں حکم دیا کہ اس کی مدد کریں۔ اس وقت سے دوروں مارے گئے تھے اور ان کے ہمسایگان نے ان کی پرورش کا انتظام کیا۔ ان کی کئی شہی اخراجات سے شہروں کو گرانے کا سلسلہ بھی شروع کیا۔

نوشیرواں بیجا جانا پورا تھا۔ طاع کی بے حد قدر کرتا تھا۔ اپنے بیٹے مدد شہزادہ ہرمز کی مدد سے اس سے حکیم ہرمز کے علم و فضل کا مشہور تھا تو اس نے دوبار میں جانا۔ ہرمز نوشیرواں کے دوبار میں پہنچا تو نوشیرواں نے اسے اپنے بیٹے ہرمز کی پابندی اور اس کی قدر و حرمت میں کوئی شک نہ رکھا۔ یہاں تک کہ ہرمز کو اس نے وزارت کے عہدے پر فائز کیا۔ اس منصب جلیلہ کو ہرمز نے بڑی حوصلہ سے نبھایا۔

نوشیرواں کے زمانے کی بیشتر اصلاحات ہرمز کی فہم و فراست کا ہی نتیجہ تھیں۔ ان کی دانش سدا عاشق اور قلندر تھا۔ اس کی دانش سدا سے متعلق ایک حکایت یہ ہے۔

میتے میں ایک دور نوشیرواں کے دوبار میں سب سے طاع جمع تھے انیس علی غیر ملکی تھے۔ اس اجتماع سے ایک روز نوشیرواں نے ایک سوال پیش کیا کہ دنیا میں سب سے دانشور کی وجہ کون سی ہے۔

نوشیرواں کے اس سوال کے جواب میں ایک ایرانی فلسفی اٹھا اور کہنے لگا سب سے دانشور وہ ہے جس کے ساتھ عقلی بھی ہو۔

یہ جندوستان فلسفی اپنی جگہ سے اٹھا ہوا اور کہا کہ سب سے دانشور کی بات نیازی کے ساتھ عقلی بھی ہو۔

یہ حال تلفظ فلسفوں نے اپنی اپنی رائے کا اظہار کیا۔ آخر میں ہرمز اٹھا اور جواب دے گا کہ انسان کی سب سے بڑی دانشور ہے کہ موت نظر رہی ہو لیکن ساتھ ہی

اسے یہ فہم ستائے کہ اس نے کوئی نیک کام نہ کیا۔ بزرگ کا یہ جواب سب ملایا۔
اور عراج حسین پیش کیا گیا۔

لوشیروان کے عہد میں سلطنت دہا میں مذہبی تعصب چھایا ہوا تھا۔ جبکہ
مذہبی دواواری کی شہرت تھی۔ امتیاز کا مدرسہ جب سکین نے مذہبی تعصب کی
کڑوا دیا تو امتیاز کے مات بڑے بڑے اور باقی غلیبوں نے لوشیروان کے پاس
میں پناہ لی۔ لوشیروان نے حمایت فرمائی سے ان کا حیر مقدم کیا اور ان کی جی
کی۔

اپنے دور حکومت میں لوشیروان نے طب کی طرف بھی توجہ دی۔ لوشیروان
لوشیروان کا ایک حبیب تھا جسے لوشیروان نے ہندوستان جانے کی ساری سروس
پہنچائیں۔ یہی حبیب ہندوستان کی شہر آفاق کتب خانہ و من لایا تھا۔ اس
لوشیروان بہت خوش ہوا اور اسے پہلی زبان میں ترجمہ کرنے کا حکم دیا۔ یہ کہ
لوشیروان نے برزوا کے ہی سپرد کیا تھا۔ برزوا نے یہ کتب شکرت برائے سے پس
میں ترجمہ کر دی اور اس کا نام قیمت و من رکھا۔

طب کی یہ کتب کلیہ دہا کے ہندوستان سے ایران کے حلقہ طبرستان
دستانیں تذکروں میں لکھی گئی ہیں۔ اس سلسلے میں ایک مشہور اور معروف
واقعہ جان کیا جاتا ہے جو کچھ یوں ہے۔

کتنے ہیں کہ لوشیروان کے دربار سے ایک س میں طبیب واسطہ تھے۔ ان میں
کے علاوہ دوسرے اور ہندی بھی تھے۔ ان میں ایک نامور طبیب برزوا بھی تھا۔

اس برزوا نے ایک کتاب میں پڑھا تھا کہ ہندوستان کے پہاڑوں میں ایک
جاتی ہے جو مردوں کو زندہ کر دیتی ہے۔ برزوا کو یہ ترند ہے جس رکھتی تھی کہ
طرح اس بولی کو حاصل کیا جائے اور اسے ہی لوح انہوں کے لئے استعمال کیا جائے۔
پڑھتا تھا کہ جیسے بھی بن چڑے وہ یہ بولی حاصل کرے۔

(1) آخری صدی عیسوی میں جہد مقد نے پہلی اور دوسری صدیوں میں مل گیا۔
اس نے اس کا ترجمہ قلم و دھ کے نام سے کیا۔ اس میں یہ مذہبی تعصب اور
عہد میں اس نے شہر دہا کے مذہبی طبیبوں کے قلم سے لکھا۔ اس کا ترجمہ
شہر اس کا ترجمہ دوسری صدی عیسوی میں لکھا۔ اس کا ترجمہ
ہندوستان میں اور اطراف کے بعض نامور محققین نے اس کا ترجمہ کیا۔

نے اس بولی کا ذکر ایران کے شہنشاہ لوشیروان سے کیا اور ہندوستان جانے کی
ولی کہ اس بولی کو تلاش کر کے ایران لا سکے۔ ہوشاہ نے اسے خوشی اجازت
مانا۔ طریقہ کار کرنے کا بھی حکم دیا تھا۔

یہاں سے لکل کر ہندوستان کے پایہ تخت پہنچا تو لوشیروان کا مرسلہ اس نے
راجہ کو دیا تو راجہ نے اسے خوش آمدید کہا اور پہاڑوں پر سے بولی دریافت
لے کر لوشیروان کے لئے آستیاں لگی پڑا کر دیں۔

دہا کے مذہبی عہد اور طرح طرح کی غلط فہمیاں اور بھڑکی بولی ہاتھ نہ آئی
وہاں پر چین اور عہد مند تھا کہ کیسے اور کیونکر کام ہو کر ہارشاہ کا سامنا کرے گا
لیا۔ ہارشاہ و دھلائے گا۔

اس نے ہندوستان کے سب سے بڑے اور مذہبی ترین طبیب کا پتہ پوچھا۔ جب
پتہ چلتا آیا تو برزوا اس کے پاس گیا۔ اس کتاب کا ذکر کیا جس میں مردے زندہ
کرنے کی بولی داخل اس سے پڑھا تھا۔

اس سے یہ احوال سن کر برزوا طبیب مسکرایا۔ پھر کتنے لگا۔ اس حکایت کے
طبیب کو نہیں پہنچ سکے یہ قدیمی بزرگوں کی ایک رمز ہے۔ پہاڑوں سے مراد علماء ہیں
جو زندہ کرنے والی بولی ان علماء کے اقوال ہیں اور مردوں سے مراد مراد ہیں۔
اس کا مطلب یہ ہے کہ دانا لوگ اپنے چند نصائح سے جاہلوں کی تربیت کرتے ہیں
دہا کو دھلائے دیتے ہیں۔ اس حکیم نے برزوا کو یہ بھی بتایا کہ چند نصائح کی یہ
دہا دہا سے حاصل ہو سکتی ہے نہ ہندوستان کے راجہ کے خزانے کے علاوہ اور
کچھ بھی دستیاب نہیں ہے۔

برزوا نے سن کر مطمئن ہو گیا کہ پھر ہندوستان کے راجہ سے استدعا کی کہ کلیانک دہا
دہا کرنے کی اجازت دی جائے۔

راجہ نے جواب دیا کہ لوشیروان کے پاس خاطر سے صرف اس شرط پر اجازت دی
ہے کہ اسے آپ سرکاری مگرانی میں پڑھیں اور مطلب اخذ کریں۔ برزوا اجازت
دے کر گیا وہ ہر روز دربار میں حاضر ہوا۔ کتاب کا مطالعہ کرتا اور اس کا مفہوم یاد کر
لیا۔ وہ دیکھ اپنی قیام گاہ میں آتا تو اسے اسطہ تحریر میں لے آتا۔ یہاں تک کہ
محل ہو گئی۔ اور آخر برزوا ہندوستان کے راجہ سے رحمت لے کر واپس ایران

لوشیروان محل و انصاف میں بھی اپنا جواب میں رکھتا تھا اگرچہ بڑی مودتوں کو

اس کے بدل کے بارے میں اتفاق نہیں وہ اسے خالص سفاک اور مہار گھٹے ہیں۔ حقیقت ہے کہ انہوں نے دشمن کی حیثیت سے اسے دیکھا اور جانبدار مورخوں نے اسے اس پر خیال آرائی کی۔

اس کے برخلاف تاریخ نے اسے عادل کا لقب دیا اور تاریخ کے صفحات میں کسی کو ملتا ہے اس کا کوئی نہ کوئی تاریخی پس منظر ضرور ہوتا ہے۔ علاوہ شرق نے وہ واقعات بیان کئے ہیں جس سے اس کے عادل و انصاف کا پتہ چلتا ہے۔

کتنے ہیں نو شیردان نے اپنے محل میں ایک گھنٹی لٹکا رکھی تھی۔ جس کے بارے میں نذیر بن حوادی قہمی تاکہ وہ شخص مظلوم ہو وہ بادشاہ سے شکایت کرنے کے لئے آ کر گھنٹی بجاتے۔

نو شیردان کو جب دوسوں نے مقابلے میں فتح ملدی ہوئی تو اس نے مختلف مہر سفیوں کو اپنے دربار میں طلب کیا۔ ان سفیوں میں درخشاں کا سفیر بھی تھا۔ دوسرے بنو شامی محل کو دیکھ کر اس نے بڑی تعریف اور تحسین کی۔ لیکن محل میں کچھ ٹیڑھا پن اس نے دیکھا تو ماسک اسے مزاح شکل کا ہونا چاہتے تھے یہ نیزہ بھی کیوں ہے۔

اس پر دوسرے سفیر کو بتایا گیا کہ جس جگہ ٹیڑھا پن ہے یہاں محل کی تعمیر ایک پڑھیا کا مکان تھا اور وہ بلاتحد و ترغیب دلانے کے اسے فروخت کرنے پر تیار تھا۔ نو شیردان نے زبردستی اس کے مکان کی زمین نہ لے لی چاہی اور حکم دیا کہ اس کی زمین دی جائے جس سے یہ گوشہ غیر مناسب ہو گیا۔

یہ جواب سن کر دوسرے سفیر بے حد حائر اور حیران ہوا۔ اور کہنے لگا یہ غیر مناسب و مناسب ملح سے کہیں زیادہ خوبصورت ہے۔

اس کے علاوہ بھی مورخین نے بہت سے واقعات اور حکایات نو شیردان سے لکھی ہیں۔ جس سے اس کے عادل و انصاف کا پتہ چلتا ہے۔ یہ کہ اس نے کسی قدر ہلکی کر دیں اگلے وقتوں میں بغاوت۔ نزاری اور میدیں جنگ سے فرار ہوا۔ مزافوری موت ہوئی تھی۔ راہبانی ماری اور علم و حکم کرنے پر سخت جھلسی جاتی تھیں۔ شہنشاہ نے ایسے جرائم کے لئے پتے کی نسبت بہتر قوانین نافذ کئے۔

نو شیردان سے پتے جو شخص مدد سے بھر جاتا تھا اس کو بلا تھیں۔ نذیر بن حوادی قہمی نو شیردان نے حکم دیا کہ ہجر کو قتل ایک ماہ حوالات میں رکھا جائے۔ جس سے ظاہر ہے اس کو براقت صحت کرتے ہیں۔ اور اس کی اور یہ اس۔

کو منع کریں۔ اگر وہ اپنی غلطی کو مان لے اور توبہ کرے تو اسے آزاد کر دیا جائے۔ اگر وہ ضد اور تکبر سے اپنی بات پر اڑا رہے تو پھر اس کے بعد اسے قتل کر دیا جائے۔

سلطنت میں زراعت کی بڑی اہمیت ہوتی ہے۔ نو شیردان نے اس پر بھی توجہ دی۔ اس کی اصلاح کے لئے اس نے کاشتکاروں کو اچھا جیسا کرانے کا انتظام کیا۔ نخل باغی کے اوزار انہیں مہیا کئے۔ آبیاری کے ذرائع کو بہتر بنایا۔ نو شیردان نے حکم دیا کہ جس چھ بھڑ میں ایسی نہیں ہوئی چاہئے جس میں کاشت نہ ہو۔ جس زمین کا کاشت اس کی کاشت کا انتظام حکومت کرے۔ اور یہ بھی حکم دیا کہ کوئی شخص اگر کاشت نہ کرے تو اسے شہنشاہ سے قرض دیا جائے۔

کاشتکاروں سے جس طرح نکلنا چاہتا تھا وہ ان کے لئے تکلیف دہ تھا۔ حکومت کو اس میں وصول کرنے میں بڑی دقت کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔ نو شیردان کے باپ تاد کے بھی کاشتکاروں کو بچی ہوئی فصل کو ہاتھ لگانے کا اختیار نہ تھا۔ وہ سرکاری کارندوں کو بچے تھے کہ وہ اگر سرکاری حصہ وصول کر لیں تو وہ فصل خالی جاتے۔

محل میں آسپاہیں پیدا کرنے کے لئے پہلے قبوی نے توجہ دی تھی لیکن موت نے اسے نہ ہی تھی۔ آخر نو شیردان نے تخت نشین ہوتے ہی حکم دیا کہ قبوی وصیت نامہ میں اس کی جائیں کرانی جائے اور جس کا حصہ لینے کے بجائے کاشتکاروں سے اس کے مطابق نقد رقم وصول کی جائے۔

یہ کام بہت جلد تھا لیکن مصنف اور دیکھنا دار الملوں کے ذریعے اس کی تکمیل ہوئی۔ اس کی شرحیں متعدد جہاں مقرر ہوئیں۔

نہروں اور جونی جیسے یعنی وہ ہزار پانچ سو اسی گزہ سالانہ ایک درہم۔ انگوڑوں پر ایک درہم۔ چارہ پر ایک درہم۔ سالانہ سات درہم۔ چاروں پر فی درہم سالانہ ایک درہم۔ چار ایرانی نگوروں کے درختوں پر یا 6 اور کسی نگوروں پر چھ درہم۔ لکڑی کے درختوں پر ایک درہم۔ ان کے علاوہ ہائی ہر قسم کی پیداوار کا مکان معاف کر دیا۔ اس کے درخت جو اوپر اوپر بکھرے ہوئے تھے ان پر بھی لگان اس نے معاف کر دیا۔

ایران کے شہنشاہ نو شیردان کا دربار بھی قابل دید اور ایک جگہ تھا۔ کہتے ہیں کہ یہ قلعہ کسی کے ہال میں ہوتا تھا۔ وہ بھی کچھ لوگوں کا ایوان کی طرح زمینی میں منع تھا۔ نہایت نرم قابیلی بچھا جاتے۔ ان دونوں کے بعض حصوں پر بھی قابس

لکائے جاتے

دیاروں کا جتنا حصہ نکال دیا جاتا اس کو قصروں سے بھرا جاتا۔ جو نوشیروان سے دشمن مصوروں نے ملٹی تھیں جن کو قیصر شیشی نے نوشیروان کے دیوار میں تھا۔

ان قصروں میں محمد مصالیں کے بادشاہ کا صحرہ اور ان وانیوں کے صحرہ کے تھے جو اس شہر کے ارد گرد تھیں۔ نوشیروان کو ان قصروں میں اس طرح گیا تھا کہ سبز لباس پہنے میں گھوڑے، سوار اہلکاروں اور دوسروں کی صفوں کے ساتھ گزر رہا ہے۔ شاہی تخت ہال کمرے کے سرے پر پردے کے نیچے رکھا جاتا تھا۔ اس صلیت اور حکومت کے عملی حصہ پر پردے سے مقررہ قاضی پر جا کر بیٹھ جاتے تھے۔

دیواروں کی جماعت اور دوسرے ستارہ نوگوں کے درمیان ایک جنگی حاکم رہتا تھا پھر ایسا ہوتا کہ اچانک پردہ اٹھا تو شہنشاہ تخت پر بیٹھ دیا کے نکلے سے سارا اور سخت کے پیش بالیوں پہنے جلا کر نظر آتا تھا۔

شاہی تاج جو سونے اور ہاتھی کا بنا ہوا تھا اور زمرد، یاقوت اور موتیوں مرصع تھا بادشاہ کے سر کے اوپر جماعت کے ساتھ ایک سونے کی رچی سے نکال دیتا تھا۔ قدر پارک تھی کہ جب تک تخت کے قریب ہو کر نہ دیکھا جائے ظہر آتی تھی۔ اگر کوئی شخص دور سے دیکھتا تو یہی سمجھتا تھا کہ تاج بادشاہ کے سر پر رکھا ہوا لیکن حقیقت میں وہ اس قدر بھاری تھا کہ کوئی انسانی سر اس کو ٹھہرای نہیں سکا۔ لہذا اس کا وزن تقریباً ڈھائی من کے قریب تھا۔

دیوار ہال جماعت پر ایک سچاس دو دروازے تھے جن کا قطر 12 سے 15 فٹ تھا۔ ان میں سے جو روشنی چمن چمن کر اندر داخل ہوتی تھی۔ تو اس کی پر اسرار سی جو شخص پہلی مرتبہ اس دروازے کی کیفیت کو دیکھتا تو وہ حیرت زدہ ہو کر رہ جاتا۔ جب دیوار ختم ہو جاتا اور بادشاہ اندر کر چلا جاتا تو تاج اسی طرح نکال دیتا تھا تاہم اس کا ایک کپڑا لپیٹ دیا جاتا تھا کہ اس پر گرد نہ پڑے۔

انجینیئروں کو دیوار میں آنے کی اجازت نہ تھی۔ دیوار تو دو کتار وہ یہ بھی کہہ سکتے تھے کہ براہ راست پایہ تخت کی طرف نہ نکلیں۔ ہر کوئی غیر ملکی یا انجینیئر پایہ تخت کی طرف آنا اسے اطراف کے شہروں میں پانچ دن کے لئے روک لیا جاتا۔ اس کے بعد ان کی طرف آنے کی اجازت ہوتی تھی۔

نوشیروان نے اپنے عہد حکومت میں اپنے لشکر کی بہتری اور اصلاح کی طرف

دی۔ اس سے پہلے عام قاعدہ یہ تھا کہ نیچے درجے کے لوگ جو پیدائش میں تھے یا ان کے نام کرتے تھے۔ یہاں تک کہ انھیں اسلحہ اور لباس بھی اپنے پاس سے لے کر لیا۔ نوشیروان نے یہ طریقہ بدل دیا جو لوگ ہتھیار ہوتے ان کو گھوڑے اور ہتھیار میا جاتے تھے اس کے علاوہ اس نے ان کی ہاتھ، گھڑا، بھی مقرر کی۔

نوشیروان نے اپنی مملکت کو چار حصوں میں تقسیم کیا۔ پہلے حصے میں خراسان تھا۔

میں طارستان۔ زابلستان۔ سیستان کے علاقے شامل تھے۔ دوسرے حصے میں میڈیا تھا جس میں رے۔ ہرات۔ لہلانہ۔ دیور۔ کرمان شامل تھے۔ تیسرے حصے میں زنگین۔ آرمینیا۔ آذربائیجان۔ جرجان۔ اور طبرستان کے علاقے شامل تھے۔

چوتھے حصے میں رے۔ کرد۔ اور خوزستان شامل تھے جب کہ چوتھے حصے میں

نوشیروان سے پہلے سارے لشکروں کا ایک ہی سپہ سالار ہونا تھا لیکن نوشیروان نے

میں تبدیلی کی۔ نوشیروان نے وہ عہدہ منسوخ کر کے چار عہدے مقرر کئے۔ یعنی ایک

سالار۔ مشرقی سپہ سالار۔ کلاںا تھا اس کے پاس خراسان سیستان اور زابلستان وغیرہ

پہنچ تھی۔ دوسرا جنوبی سپہ سالار جس کے ماتحت فارس اور خوزستان کی تھیں۔ تیسرا مغربی

سالار جس کے تحت ہرات سے لے کر دکن مملکت تک کا علاقہ تھا۔ چوتھا شمالی سپہ

سالار جس کے ماتحت میڈیا اور گورڈ بائی جان کی فوجیں تھیں۔

نوشیروان کی مملکت کا چارہ تہہ تیسریوں جسے عرب مورخ ماضی لکھتے ہیں۔ بیسیوں

سالوں میں دو شہنشاہ کا مجموعہ تھا۔ جس کی دہ سے عربوں نے اسے ماضی کا نام دیا۔ عہد

میں کی آخری صدی میں بیسیوں سات شہنشاہ پر مشتمل تھا۔ عرب اور ایرانی مصنفوں

نے ان سے دو شہنشاہ کے سوا باقی سب بھرا ہو چکے تھے۔

کچھ پتھر اٹھا لیا تھا اور یہ دونوں چیزیں اس نے اس دیوار سے قریب رکھ دیں تھیں۔
پھر اس نے شیشیوں نکالی تھیں۔ کیرش اور مارقا بڑی انساک سے اب تک پوچھ
ساری کامدائی دیکھ رہی تھیں۔ اس موقع پر شاہد مارقا نے پوچھ کو مخاطب کرتے ہوئے
کچھ پوچھنا چاہا تھا لیکن کیرش نے اسے اشارہ کرتے ہوئے خاموش کر دیا تھا۔

کیرش جانتی تھی کہ پوچھ کس فعل کی ابتدا کر رہا ہے۔ جب وہ شیشیوں نکالی
تھیں۔ کیل اور پتھر بھی پوچھ نے وہاں لاکر رکھ دیئے۔ پھر کیرش بولی اور پوچھ
کر کے اسی جگہ پر تھیں۔ محبت اور مسکراہٹ میں پوچھنے لگی۔
یہ سارا کام عمل کرنے کے بعد آپ بقیۃاً مجھے اور مارقا سے کچھ کتنا چاہیں
جواب میں پوچھ مسکراتے ہوئے کہنے لگی۔

کیرش تمہارا اندازہ تمہاری سوچ درست ہے۔ میں نے عزائیل۔ عباس۔
اور اعداد۔ سطروں اور زبوروں کی شیشیوں اس دیوار پر بنا دی ہیں۔ دیوار پر میں نے
عمل بھی کر دیا ہے۔ تم دیکھتی ہو کہ دیوار کے قریب میں سے کیلیں اور پتھر بھی رہے۔

دیکھ کیرش تمہاری دیر تک یہ سارے دشمن اس عمارت کے باہر آئیں گے۔ اور
سے باز پرس کرتے ہوئے تم پر حملہ آور ہونے کی کوشش کریں گے۔ دیکھ کیرش یہ
تم اس وقت اپنی اصل شکل و صورت میں ہیں لہذا ابھی اور اسی وقت حرکت میں
اپنی شکل و صورت دیکھی بناؤ جیسی ہم نے اس بیگار کیپ میں داخل ہوتے وقت نکالی
اب چونکہ مارقا ہمارے سارے رازوں سے آگاہ ہے لہذا یہ شکل کی تبدیلی اس
پریشانی کا باعث نہیں بنے گی۔

پوچھ کے کہنے پر کیرش فوراً حرکت میں آئی اور اپنا طیلہ اس نے تبدیل کر دیا
اس کے ساتھ ہی پوچھ بھی اپنا طیلہ تبدیل کر چکا تھا۔ اس کے بعد پوچھ پھر
اور مارقا دونوں کو مخاطب کر کے کہنے لگی۔

میں کمرے سے اٹھ کر ہم تینوں آئے ہیں اس کمرے میں میں اب اکیلا ہوں۔
تم دونوں یہاں دیوار کے قریب بیٹھ جاؤ۔ تم دیکھتی ہو میں نے یہاں کیلیں اور پتھر
ہیں۔ جب عزائیل اور اس کے ساتھی مریدہ ساتھ ٹھکرا شروع کریں گے تم ایک
وہ میرے ساتھ ٹھکراؤ پر قے گئے ہیں تو تم ان شیشیوں میں کیلیں ٹھوستی رہنا۔ ہو گی
طرف بڑھے اس کی شیشیہ میں کیل ٹھونک دینا۔ پھر دیکھو ان کا کیا حشر میں اس عمارت
اندروں باہر کرتا ہوں۔

اس پر کیرش بولی اور کہنے لگی آپ کو پریشان اور غم مند ہونے کی ضرورت نہیں
ہے۔ میں چہ تک یہ سارا کھیل جانتی ہوں لہذا میں مارقا کو بھی سمجھا دوں گی۔ اس پر پوچھ
کہنے لگی۔

تو پھر تم دونوں یہاں بیٹھ جاؤ۔ میں سامنے والے کمرے میں بیٹھتا ہوں۔ اور سنو تم
میں ان کے سامنے آنے کی کوشش نہ کرنا۔ بلکہ آؤ اور اوت میں رہ کر اپنا کام جاری
رہا۔ وہاں کی کھینچ کے کہ میں کوئی اچھی ہوں اور اس بیگار کیپ پر قابض ہو گیا ہوں۔
پھر وہاں سے پائیں گے کہ پوچھ ہوں۔ اگر تم سامنے آئیں تو شاید وہ اندازہ لگا لیں
تو کہ پوچھ اور کیرش دونوں یہاں ہی رہے اپنا طیلہ تبدیل کر کے اس بیگار کیپ پر قبضہ
رہے۔ کچھ اکیلے کو سامنے دیکھتے ہوئے شاید وہ اب شک نہ کریں۔

یہاں تک کہ کے بعد پوچھ تمہاری دیر کے لئے رہا پھر وہ اپنا سلسلہ کام جاری
کچھ دے کر رہا تھا۔

دیکھ کیرش تم مارقا کو بھی اپنے ساتھ رکھنا۔ جب عزائیل اور اس کے ساتھ میرے
شکل و صورت اور مارکا کے بعد یہاں سے نکلیں گے تو ہم تینوں مل کر انکا
میں گے۔ مجھے امید ہے کہ وہ صحرائے کالہاری کے شمال کو ہمسائی سطروں کے شمال
پر اپنا دشمن قبائل سے اندر رچے ہوں گے جن کے اندر اسوسا نے شرک کی ابتدا کر
لی ہے۔ ان کا حجب کرت ہوئے انہی دشمن قبائل میں ہم جا رہے گے۔ اور دیکھیں
وہاں انھوں نے کچھ قسم کے شرک کی ابتدا کر رکھی ہے۔ اس کا بھی ہم خاتمہ کرنے
شروع کریں گے لہذا ہاں جیسے کہ ایلہا نے عباد کو ستانی جسے اس طرف بھی لایوں گا
پھر کیپ ہے اور اس لڑکیوں سے گاؤں کا کارہ۔ پانی کی مچیل اور اوکاوانگو کے اندر
کی طرف جانے والے دریاؤں میں سے بہتے اور موٹی حاصل کئے جاتے ہیں۔ میں
میں نے یہاں کی لڑکیوں کی نگہ خلاصی برائی ہے اسی طرح ان لڑکیوں کو بھی ہم بخدا
ساتھ لے آئیں گے۔

پوچھ جب خاموش ہوا تو کیرش بولی اور کہنے لگی۔

آپ بالکل کوئی فکر اور غم نہ کریں۔ ہوسری عریل اور اس کے ساتھی آپ سے
بے ہمتیوں کے میں مارقا کو لے کر آپ کے پاس آجائوں گی پھر ہم تینوں مل کر انکا
میں گے۔ اب چونکہ مارقا بھی ہماری طرح غیر معمولی سری قوتوں سے مین ہو چکی
لہذا یہ بھی ان کا مقابلہ کرنے میں ہمارا خوب ساتھ دے سکتی ہے۔ یہاں کی ان کا نگہ
پوچھ مطمئن ہو گیا تھا۔ پھر کہنے لگا میں اب سامنے والے کمرے میں بیٹھتا ہوں تم

میں وہ قوت۔ وہ بلائے بہ ہوں یہ نبی نبل۔ رگ و جل و فرات ہی نہیں ہیں
 کی روانی تک کو روک دے اس پر یونان نے سٹھکے خیر سے انداز میں کہا۔
 کچھ اجنبی میں نے تم سے تمہارا تعارف مانا ہے تم سے کسی دلو کا نام تو نہیں
 میں تو یہ جانتا چاہتا ہوں کہ تم کون ہو۔ اور کیا چاہتے ہو۔ اس پر سطون ہر بے
 پرواہی سے کہنے لگا۔

ایک میرا مسطورن ہے یوں جانو کہ میں ایک آئل ہے دور ہوں۔ خیر کے چکر
 اب میں وارد ہوں تو سطون میں بنال طبیعت کی طرح تھکے کے ہر کوئے کو دم
 دے رہا ہوں۔ اور اپنے دھنوں کی بیداری کے شعور کو تازہ ہوتے ہمارے اور چلتے
 چلنے والے تہذیبوں کو دے رہا ہوں۔ کو تم میرا کون سا روپ دیکھنا پسند کرے گے۔

اس نے خدائے کے بعد سطون جب خاموش ہوا تو یونان کسی قدر معنوی بے بسی کا
 کرتے ہوئے کہنے لگا۔ عجیب سے لوگوں سے چلا پڑا ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ تم نے
 حاکم ہوا کیا۔ تم عجیب سے لوگ کہتے ہو۔ اس پر سطون نے ایک ہوشیارانہ
 سے لگا عجیب سے عجیب تو ہم ہیں۔ پہلے تم کو کہ تم ہو کہنا۔ اس کے بعد میں تم
 حاکم کی بات کرتا ہوں۔ اس پر یونان نے اپنے آپ کو سبلا اور کسی قدر سنجیدگی
 سے لگا۔

اس میں نہیں جانتا کہ تمہارے ساتھی اور تم کون ہو لیکن تم پر میں یہ واضح کر دوں
 کہ میں جانوں کہ قدرت کا اقتدار ہوں۔ جو گناہ آلود لوگوں پر انہیں سے زمین پر
 اس کی طرف سے روا ہے۔ اور ہدی کی ہر سوت اور ہر جہوت کو فنا کے گھاٹ
 پہنچا دیتا ہے۔

یہی اسی یوں جانو کہ میں قدرت کے جلال کا پتہ تو ہوں جو اہم کی دیکھیں کائنات
 کی فراہمی اور ہستی توڑتا ہے۔ کمر اور خدا کی تہذیبوں کو تعمیر کرتا ہے۔ سن اجنبی
 روپ ہیں۔ ایک میرا روپ ایسا ہی ہے جیسے شام کے تابوت میں رقص رگ و
 دوسرا روپ کچھ یوں ہے جیسے فکر و فکر کی گہرائی میں اسل اوئی کا قیام۔ اس
 یوں میں سے تو میرا کون سا روپ دیکھنا پسند کرے گا۔

یونان نے جواب میں کہ سطون عجیب سے انداز میں اس کی طرف دیکھتے گئے اس
 میں ایک بھر مگی تھی۔ چہ یعنی میں دیکھ رہا ہوں کہ اس کی طرح صرف ہو گیا تھا۔
 اس نے اس پر اس کے پاس بیٹھی کیرش نے اپنے سامنے ہاتھ کو
 نہ ہوئے اختیاری دھبی سرگوشی کی۔

یہیں اوت میں رہتا۔ اس کے ساتھ ہی یونان عمارت کے اس کمرے میں جا کر بیٹھا۔
 جہاں صدر دروازہ ملنے سے دکھائی دیتا تھا۔

یونان کو وہاں پہنچ کر بڑا دیر انتظار نہ کرنا پڑا تھا کہ صدر دروازے پر
 سطون۔ اردو۔ جیاس۔ سیول اور اوقار نمودار ہوئے جن کے ساتھ بیکار یکپ
 سربراہ مرحمت بھی تھا۔ وہ سب عمارت کے صدر دروازے سے اندر داخل ہوئے۔
 یونان کے قریب آنے کے بعد مرحمت نے یونان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے
 مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

یہ ہے وہ شخص جس نے اہل رے یکپ پر قبضہ کر لیا ہے اور ہم سب کو اپ
 غلام بنا لیا ہے۔ یہی وہ ہے جس نے لڑکیوں کو آزاد کرا کے یہاں کام کرنے کو
 ساتھ شادیوں لرا دی ہیں۔ اور اس طرح اس کا دل خراب کر دیا ہے کہ وہ کسی کی
 نہیں مانتے۔

یہاں تک کہ کے بعد مرحمت خاموش ہو گیا۔ سطون چند قدم آگے
 سے اپنے سامنے بیٹھے ہوئے یونان کی طرف دیکھے لگا چند عازلیں۔ جیاس۔ سیول
 اور اردو پیچھے ہی کھڑے رہ گئے۔

یونان کے قریب آ کر سطون یوں اور اسے مخاطب کر کے پوچھنے لگا۔
 تم اتنے ہو اور کھیل تم نے رہا ہستی ہی یکپ پر قبضہ کر لیا ہے۔ یہیں
 مرحمت اور اس کے ساتھیوں کو اپنا غلام بنایا ہے۔ اس پر یونان نے سب کچھ بولا۔
 عجیب سے مسوئی اور زمین پہلے عجیب ی پریشانی اور حیرت میں سطون کی طرف
 پوچھا۔

دیکھ اجنبی میں میں جانتا ہوں کہ تم نے اپنے تعارف کرا کہ نہ کون معلوم کرے
 ساتھ تیرا یہ تعلق ہے۔ ہمارے کچھ لوگوں۔ اس پر سطون ہوشیارانہ انداز میں بولا۔
 لگا۔

کچھ بہ سخت انسان جب میں تم سے اپنا تعارف کراؤں گا تو اس عمارت
 بھی اپنی تخیل اور ہستی خیال کرے گا۔ اس پر یونان اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔
 قدر فکلی کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگا۔

دیکھ اجنبی جس قسم کا تو مودیہ ایسا ہوا ہے میں ایسے مودیے کا مادی سہ
 نے تم سے تو پوچھا ہے کھل کر کہ تم کون ہو اس پر سطون نے پناہ غصہ کی
 ہونے کہنے لگا۔

بچے چاکرا تھا۔

اس کے بعد یونان پر جیسے جنوں اور سورا سوار ہو گیا تھا اس سے سطروں کو منسلک کا
 اور شیشی انداز میں وہ آگے بڑھا اور زمین پر گرے ہوئے سطروں پر اس نے اپنے
 سطروں کی بارش کر دی تھی۔ ہاتھوں سے پکڑ کر ایک جھنگے کے ساتھ سطروں کو
 اوپر اٹھایا پہلے وہ نیستہ لچے اس کے سر پر مارے پھر اسے اپنے دونوں ہاتھوں پر
 سوار اور خوب قوت کے ساتھ اسے عزرائیل کے اوپر دے پڑا تھا جس کے نتیجے میں
 اس کے ساتھ ہی سطروں اتالی بی بی کے عالم میں زمین پر گر گئے تھے۔

دشمن کرنے کے بعد عزرائیل اور سطروں ۱۰ ہون چلی جڑی سے منسلک اور اٹھ
 ۔ پھر عزرائیل سطروں کو قلعہ لے کے بنے گا پڑی حیرت یہاں ہے وہ جوت تو
 دیگر قوتوں کا ملک ہے اس نے جو حمیس پورا چاہا کے بچے کی طرح اٹھا کر میرے اوپر
 ۔ تو لگ ہے۔ یہی کوئی بے پناہ طاقت اور قوت دکھانے سے اس پر سطروں پہلے سے
 ۔ میں اور لطیفی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کسے لگا۔ میں دھما ہوں یہ کیسی طاقت اور
 ۔ اس کے ساتھ ہی سطروں پھر آگے بڑھا تھا۔

میں اسی موقع پر یونان کی گردن پر ایسا سے لمس دیا اور خوشگوار آواز میں وہ کہنے
 ۔ پھر یونان قتلے جو سطروں کی حالت کی ہے اس پر میرا فی خوش ہو گیا ۔ دیکھ یہ
 ۔ اس کی تک اپنی میں قوتوں کو حرکت میں نہیں لایا۔ اب یہ لائے گا تب میں حمیس
 اور اسی اطلاع کر دوں گی غرض امت ہو اس کے ساتھ ہی ایسا عرصہ ہو گئی
 اتنی دیر تک سطروں بھی قریب آ گیا تھا۔

یونان کے قریب آ کر سطروں پھر اس پر حملہ آور ہو اس بار اس نے ہاتھ ہاتھ
 ۔ یہ تھا اور یونان پر ضرب لگا چلا تھی۔ پیسے کی طرح پھر یونان نے اس کا
 ۔ میں پکڑا لیکن سطروں نے بڑی عیادوں سے کام لیا ہوں ہی سطروں کا ہاتھ ہاتھ
 ۔ نے پکڑا سطروں نے اپنے دائیں ہاتھ کی ایک سرپور اور طاقتور ضرب یونان کے
 ۔ دے ماری تھی۔ تھوڑی دیر کے لئے درد اور تکلیف کے باعث یونان ہٹا کر ایک ام
 دھا ہوا میں اسی موقع پر سطروں نے ایک اور دائیں ہاتھ کی سرپور ضرب یونان کی
 ۔ دے ماری تھی۔ یونان بڑی جرات بڑی ہمت کا مظاہرہ کرتا ہوا سطروں کی اس
 ۔ ابھی ہواشت کر گیا تھا۔

اتنی دیر تک موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے سطروں نے جب تیسری ضرب یونان کو لگا
 ۔ تو معاملہ اس کے انت ہو گیا سطروں نے اندازہ کئے ہوئے تھے کہ یونان اس کی

دیکھ مارا تھو میری بہن ابھی کسی بھی کیل کو حرکت میں نہ لانا۔ اس وقت
 سطروں نام کا شخص یونان کے مقابل ہے۔ ہاتھ سب اس کے ساتھ نکل چکے ہیں
 ہیں میرے خیال میں سطروں ابھی تک یہ نہیں جانتا کہ اس کے سامنے یونان
 میرا اندازہ ہے کہ پہلے وہ اپنی سری قوتوں کو حرکت میں نہیں لایا تو وہ بھی اپنی قوتوں
 کو اس کے خلاف آزمائے گا۔ لہذا آؤ دیکھیں آج صبح یہ اپنی طبیعت طاقتوں اور
 ایک دوسرے کے خلاف استعمال کرتے ہیں تو دیکھیں کون اپنی طبیعت قوت کو استعمال
 ہوئے دوسرے کو زیر کرتا ہے۔

اور قہار نے اپنے لہجے پر گہری اور خوشگوار مسکراہٹ نکھرتے ہوئے کیرش کی
 سے اتفاق کیا۔ وہ دونوں رد ہونے والے واقعات کا بڑی بے چینی سے انتظار
 تھیں۔

سطروں تھوڑی دیر تک بڑی لطیفی میں یونان کی طرف دیکھا رہا۔ پھر وہ
 انداز میں ہلکا اور کہنے لگا۔

دیکھ ابھی تو سے چا خوار عمل نہیں کیا۔ میں سے تم سے قصداً غور پر
 یہ بھی پریمتا چاہوں گا کہ تم کہاں سے آئے ہو اور اس کیسپ پر حملہ آور ہو۔
 قہر کرنے کی جرات اور جسارت تم سے کیوں کی۔ اس پر یونان بھی سطروں
 انداز اور قہرانی میں ہلکا ہوا کہنے لگا۔

دیکھ اسی چونکہ تو نے بھی مجھ سے اپنا خوارف گھوس مولا ہی کر لیا ہے۔
 بھی ایسا ہی خوارف روا دیا۔ رہا تمہارا یہ اشتہار کہ میں کون ہوں اور کیوں نہ
 کیسپ پر قبضہ کیا ہے تو میں بھی تم سے یہ پوچھتا ہوں کہ تم کون ہو اور کیوں یہ
 اور ایسا اشتہار تم مجھ سے کرنے والے کون ہو۔ اس پر سطروں کے قسم یہ کہ
 اور لطیفی میں تنہی تھی اس کی طعیاں انتالی لطیفی میں سمجھ گئی تھیں اس
 آگے بڑھا اور آگ برساتے لیے میں کہنے لگا میں ابھی حمیس مانتا ہوں کہ میں
 یونان بھی اپنی جگہ سے اٹھ کر آہستہ آہستہ بے غری سے سطروں سے ٹکرائے
 اس کی طرف بڑھا تھا۔

یونان کے قریب آ کر سطروں حرکت میں آیا اور اپنے دائیں ہاتھ کو
 کرتے ہوئے اس نے یونان پر ضرب لگا چلی نہیں یونان نے اس کے برعکس
 کو لطیفی میں اپنے بازو پر روک دیا تھا پھر وہ اپنے دائیں ہاتھ کو جھڑک لیا
 میں لایا اور ایسا دور دار ایک گھونسا اس نے سطروں کی گردن پر مارا کہ سطروں

میں جیتا اور بدترین سختی کا مجھڑا اور کھنکھرتا ہے۔ تو مجھے کیا سبق سکھائے گا۔ ایک میں
 راز رکھتے رہیں پر لٹا چکا ہوں۔ اب تو میں دوسری بار جہیں ماروں گا تو تو یہاں
 سے مٹانے سے بھاگ جائے پر مجبور ہو جائے گا۔ اس پر سطوں آگے چھا اور کہنے لگا۔
 یہ تو میری اولاد تو مجھے کیا سکھائے گا۔ ابھی تو خود دیکھے گا کہ تو کیسے یہاں سے بھاگتا ہے۔
 میں ایک بار پھر غائب ہو گیا اور جو نے کے لئے تہمت تہمت اپنی سری قوتوں کو حرکت
 دینا تھا۔

دوسرے کمرے میں دوا کے پاس بیٹھی ہوئی کیرش ہر حرکت میں آتی اور اپنے جسم میں ہلکا سا جھنجھٹا کر رہتی تھی۔ دوا کا یہ عمل پوچھنے پر وہ کہتی تھی کہ "میں نے اسے دیکھا ہے۔" دوا نے کہا کہ "میں نے اسے دیکھا ہے۔" دوا نے کہا کہ "میں نے اسے دیکھا ہے۔"

ایسا ہوتا تھا کہ اچانک یونان کی طرف پھرتا ہوا سطرون مین پر گر گیا۔ آواز داری
تھے گا اور دہائی طعن تکلیف کا اظہار کرتے ہوئے زمین پر گونے لگا۔ یہ صورت حال
تھی۔ یونان بچھڑ گیا تھا۔ عیروش اور مارٹھا دونوں حرکت میں آ جاتی ہیں۔ سطرون کے
ایک ہی حالت میں ہیں۔ سیلوٹ اور اوسر اور درودہ کی بھی ہو گئی تھی۔ اس
یونان فرستے ہوئے۔

طرحوں کو اس کے بالوں سے چڑھ کر لپیٹا ہوا ہے۔ جبکہ اسے کیا جہاں عزت اور
 اس کے باقی ایک ہی رب میں جلتے تھے۔ چاروں طرف پوری طرح حرکت میں آیا اور
 اس سے ساتھ اس سے عربی، یاس، سلوٹ، وہ اور وہ پر بھی جہاں ہے اس میں
 اور شہد دی تھیں۔ ایک وقت یہ جب اس نے عربی و انگریزوں پر ہر طرح
 اور وہ دونوں کے پناہ کرب اور تکلیف کا اظہار کرتے تھے۔ تب عربی و اسلامی
 صاحب اور شدت اور اس کے اور طرحوں کا محاسب کر کے کہنے لگا۔

دیجے طوں میرے عمر میراں مٹت۔ ۱۱ اسے پہ اچھی نیں سنے مار مار کر ہاری
کے حالت کر دی جیہ یونان۔ مارو بولی اور سیں ہا سکا۔ میراں کتا ہے کہ اس سے
کے حیلہ میں رکھا۔ اسے پہ یونان ہی نے نیں۔ اسے یار کیس پر بقدر کر گیا ہے۔
کچھ سطوں میراں کتا ہے کہ ہاری کہ سے پہلے ہی اس نے ہمارے ساتھ

ضربوں سے بد حال ہو رہا ہے لہذا وہ جوانی کا روائی نہیں کرے گا لہذا اس کی تیسری
 لگانے سے پہلے ہی یونٹ حرکت میں آیا اور جس طرح تھوڑی دیر عمل سطروں سے
 ہیٹ پر ضرب لگائی تھی ایسی ہی ضرب یونٹ نے بھی سطروں کے ہیٹ پر لگائی تھی
 ضرب ایسی قوت ایسی طاقت سے بھرپور تھی کہ سطروں کو برس لگا جیسے کسی نے اتنی
 آگلی ہتھوڑا اس کے ہیٹ میں دے دیا ہو اس ضرب سے سطروں دو ہوا ہو کر رہ گیا
 جس طرح یونٹ پر پہلی ضرب لگانے کے بعد یونٹ کی بہہ کسی سے غائب
 ہوئے سطروں نے دوسری ضرب لگائی تھی اس طرح یونٹ نے بھی سطروں کی بہہ
 لگا داری سے چوراپورا قائم رکھا۔ جب ہیٹ پر ضرب لگانے کے بعد یونٹ ذرا پیچے
 سطروں دور کی شدت کے بعد دھڑک گیا تھا تو یونٹ فوراً حرکت میں آیا اور اپ
 ہاتھ کو پوری طاقت کے ساتھ کھینچے ہوئے اس نے زور سے اپنا کہ سطروں کی بہہ
 پچھلے حصہ پر مارا کہ سطروں بہہ کے بل زمین پر گر گیا تھا۔ اس کے بعد سطروں
 اولوں اور بادش آئینہ برسی چلا تھا۔ اس نے سطروں کو اپنے پاؤں کی ٹھوسوں
 بار بار اوپر اٹھ کر کھوں پر رتھ لیا تھا۔ یہاں تک کہ سطروں کو مار مار کر اس سے اوجھ
 دیا تھا۔ پھر بالوں سے پکڑ کر سطروں کو یونٹ سے اوپر اٹھایا۔ اس سے مس پر بھرپور مس
 تھانچے مارتے ہوئے پوچھا۔ اب بتاؤ کہیں سے اور مجھ سے کیا چاہتا ہے۔

اس موقع پر سلطان دربارہ سری قوتوں کو حرکت میں آیا اور شخصیں مہیا۔
 یعنی اس موقع پر ایوانے یونان کی گردن پر مس دیا اور پھر کسی قدر وید آ۔
 ایوانے یونان ہ مخاص کرتے ہوئے کہنے لگی۔ یونان۔ سبھل سلطان ہدی سری آ۔
 حرکت میں لا چکا ہے۔ وہ اپنی سری طاقتوں و تمام۔ طالب آوازے گا۔ ایوانے ہدی
 تھا کہ یونان مستعد ہو گیا۔ اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے اپنی طاقت میں
 نے اس کو اسرار کر لیا تھا۔ اور اس کا ہاتھ بھی اس کو اپنی نگوار کے ہاتھ پہ چلا کر
 تکی پر رکھا۔ اپنی سری قوتوں و حرکت میں لاتے ہوئے سلطان سبھل چکا تھا
 جسے کی طرح انسانی فطرت کی راہدار کرتے ہوئے تھے گا۔

یہ میں نہیں جانتا ہوں کہ میں تم سے کیا چاہتا ہوں۔ لگتا ہے تیری موت ،
 انھوں نے سنی ہے۔ اب تو مار میں جسس داروں کا تو اس در سے ہیں مگر میں تم کو
 باز کے ۔ میں لوں ہوں۔ اس کے لئے مجھے خود جسس تانے کی ضرورت ہی پیش
 آئے گی۔ اس پر ناک سطروں سے بھی زیادہ رٹوے اور سیتے مجھے میں کہنے لگا۔
 دیکھ اجنبی تو مجھے یا تانے لگا کہ تو کیا چاہتا ہے۔ جسں بند میں انداز کر رہا ہوں

کھانے کی پوری تیاریوں کر رکھی تھیں۔ جیسی یہ اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لے جس کا نہ تیرے پاس کوئی توازن ہے۔ میرے پاس۔ دیکھ اب اس درود کرب سے۔
 دلانے کی ایک ہی صورت ہے کہ ہم اپنی اپنی قوت کو بدلیں۔ تب ہی ہمیں اس سے مل سکتے ہیں۔ اور اپنے ساتھیوں کو بھی کبھی اپنی قوت بدل لیں۔ اور یہاں سے۔
 چلیں۔ ورائیل کے کتے پر سحر فوراً حرکت میں آیا۔ اس کے کتے پر سب سے قوت بدل۔ پھر وہ وہاں سے ہٹا کر لے گئے تھے۔ اس پر پوائف نے فوراً حرکت میں کیرش کو باہر آنے کے لئے کہا۔ پھر وہ تینوں بھی اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لے کر اپنے اپنے گھر گئے۔



قطیفہ میں عظیم شہنشاہ شہنشاہ کے بعد اس کا بھانجا حسن دومنوں کا بادشاہ بنا۔ اس حسن کے عہد حکومت میں ایران کا عظیم الشان شہنشاہ نوشیروان قلعہ دارا پر حملہ کیا۔ وہاں جو دومنوں کے قبضہ میں تھا۔

قلعہ دارا کی حفاظت کے لئے رومنوں نے اپنی پوری ساری طاقت و جنگ میں دھکیل دیا تھا۔ لیکن وہ نوشیروان قلعہ دارا سے پہاڑ کر کے نوشیروان دارا کو بھی صدمہ میں رکھا۔ رومن لشکر جو اس سے ٹک کے لئے آ تھا اسے شکست دے کر بھاگا۔ اور جو رومن لشکر قلعہ دارا میں محصور تھا۔ اس کی مدد کے لئے رومنوں نے اپنی ساری قوتیں جمع کر دی تھیں۔

درا کا پانی جو دریا سے قلعہ دارا تک آ تھا۔ اس کا منہ نوشیروان نے قلعہ کو پانی فراہم نہ ہو سکے۔ اس طرح نوشیروان نے صرف پانی بلکہ خوراک و ناکہ بدیوں کو قلعہ دارا کو بند محصور رومن لشکر قلعہ دارا نوشیروان کے ساتھ تھپتھپا مجبور ہو گیا۔

قلعہ دارا کے رومنوں کے ہاتھوں سے نکل چاہے کاراموں کے شہنشاہ قدر صدمہ ہوا کہ وہ چار تخت و تاج سے مشہور ہوا تھا اور وہاں سے یہ شہنشاہ کو اپنے شہنشاہ بنا دیا۔

اس شہنشاہ نے پندرہ ہزار پونہ بطور تاج لے کر کے ایران کے شہنشاہ ہوشیار ایک سال کا عہدہ سنبھالا۔ پانی وہ داخل ہو گیا۔ وہ اپنی جنگی تیاریوں میں مصروف اپنے لشکر کو تعداد بڑھا رہا تھا اور تربیت کے خوب انتظامات کئے۔

ایک سال کی نگاہ دو دو سوپ کے بعد شہنشاہ نے گو ایک بہت بڑا لشکر تیار کر لیا۔ اس کی تربیت کا کام بھی مکمل کر لیا اس کے باوجود وہ خیال کرتا تھا کہ ایران کے شہنشاہ کا مقابلہ کرنے کے لئے اس کے پاس جس قدر عسکری قوت ہے وہ مناسب اور ہے۔ اس لئے اس نے تین سال کے لئے نوشیروان کو مزید تین ہزار پونہ سالانہ کی شہنشاہی معاوضہ صلح کی تجویز کر لی تھی۔

اس تین سالہ معاوضہ کی مدت ختم ہوتے ہی ایران کے شہنشاہ نوشیروان نے آرمینیا کے اسے اپنے قلعہ میں لے لیا۔ پھر رومن آرمینیا کا رخ کیا۔ یہاں کے سکائی نے جو رومن حکومت کا دغلیہ حوالہ تھا۔ ایرانی لشکر کا مقابلہ کیا۔ اس ایرانی لشکر میں ہوشیروان شامل تھے۔ قلعہ دارا ایرانی لشکر معظم طریقے سے جنگ کا مظاہرہ کر رہا تھا۔ آرمینیا کے حکمران نے ایرانی لشکر کو شکست دے کر ہٹا دیا۔ بلکہ یہ شکست ایسی کہ آرمینیا والوں نے ایرانی لشکر کے پڑاؤ کی ہر چیز پر قبضہ کر لیا تھا۔

ایران کی اس شکست سے آرمینیا میں ایرانیوں کی بظاہر رک گئی تھی۔ تاہم کے شہنشاہ نوشیروان کو آرمینیا میں ایرانی لشکر کی شکست کا بچہ حد تک ہوا۔ وہ ایک نے کر قلعہ دارا آرمینیا کی ایک سرحدی چوکی پر ایک شب خون مارا کہ جس قدر وہاں تھے اسے اس سب کو اس نے تہ تیغ کر دیا۔ اس کے بعد چونکہ موسم سرما کی آمد آ رہی تھی۔ قلعہ دارا گزرنے کے لئے نوشیروان نے جنگی سرگرمیوں ملتوی کر دی تھیں۔

نوشیروان کے اس طرح امن کے ساتھ ساتھ گزرنے کے زمانے کی خبر رومنوں کو پہنچی تھی۔ قلعہ دارا رومن شہنشاہ یولیس نے ایک لشکر ترتیب دیا۔ یہ لشکر ایرانی آرمینیا پر حملہ آور ہوا۔ دور دور تک اس رومن لشکر نے ایرانی آرمینیا میں چاہی اور بڑا ہی دلی۔ بلکہ حکم شہنشاہ گھڑاؤں گھڑاؤں کو دیا۔

نوشیروان کو جب صورتحال سے آگاہ ہوئی تو اپنے لشکر اس نے ایرانی آرمینیا والوں کے لئے سمجھا تاہم خود وہ اپنے مرکزی شہر میں رہا۔ یہ ایرانی لشکر کچھ اس قدر تیار ہو کر آرمینیا میں حرکت میں آیا کہ رومنوں کا وہ لشکر جو ایرانی آرمینیا میں تھا وہاں تھپتھپا کر کے ہوئے تھا اس پر ایرانی لشکر حملہ آور ہوا۔ اور اس سارے رومنوں کو تہ کے تہ دبا دیا۔ اس طرح آرمینیا میں ایک بار پھر رومنوں کو بدترین شکست ہوئی۔

رومنوں نے اپنا ایک سال خاموشی سے گزارا۔ لیکن ایک سال بعد مل والوں کے حتمی کی جنگی سرگرمیاں پھر سے شروع ہو گئیں۔ رومنوں نے ایک دوسرے سے ملنے نہ دیا کرتے تھے۔ اسی بناء میں رومن شہنشاہ یولیس کا خیال ہو گیا۔ اس کے بعد

ایک شخص ماریس دونوں کا شہنشاہ تھا۔ تخت نشین ہوتے ہی دونوں کے شہنشاہ ایک ہمسایہ لشکر ترمیم لدا اور آرمینیا پر لشکر کشی کی اور وہیں ایرانیوں کا قتل و غارتگری ہوئی۔ پھر آرمینیا سے یہ نکلا اور ارضامین اور چین انیس کی طرف بڑھ گیا۔ اس پر ہی اس نے بس نہیں کیا بلکہ کوسٹل میں بھی چھاپا مار جنگ کی ابتدا کی۔

لوشیرواں کو روموں کے نئے شہنشاہ ماریس کی جب ان خوفناک سرگرمیوں سے ملتی تو وہ اپنے لشکر کے ساتھ حرکت میں آگئی چاہتا تھا کہ اچانک وہ تیار پڑا اور اس سے رخصت ہو گیا۔

لوشیرواں کی وفات کے بعد اس کا بیٹا ہرمز ایرانیوں کا شہنشاہ بنا۔ لوشیرواں اور انصاف پسند حکمران تھا۔ وہ مصری بریل اور سلاطین بھی تھا اور ان گنت ممالک نے روموں کو شکست دے کر ایرانیوں کے لئے بہترین فوائد حاصل کئے۔ ماریس کے اس عادل شہنشاہ کے حلقہ کچھ اقوال بھی منسوب کئے جاتے ہیں۔ بھی لوگوں کے لئے مشکل راہ خیال کیے جاتے ہیں۔ چند اقوال جو یہاں لوشیرواں سے منسوب کئے جاتے ہیں۔

اگر وہ نہ ہمارے موافق نہ ہو تو ہمیں ذات کے مطابق ہونا چاہئے۔ دیا سرائے کافی ہے ہم مسافر ہیں۔ سرائے کو چھوڑ کر مسافر ہو جانا ہی ہوتا۔ کسی مساکت چنے و متحرک نہ کرو۔ اور ہر متحرک اساکت کر دو۔ وہ بادشاہ جو رعایا کے درد و غم سے حساس ہو کر پڑتا ہے اس شخص کی طرف اپنے گھر کی مٹی کھود کر پھینک دیا ہے۔

گناہگاروں کو معاف کر دینے میں میں نے وہ لذت دیکھی جو دشمن سے انتقام میں نہیں۔

کوئی چیز مملکت کو اتنا نقصان نہیں پہنچا سکتی جتنا سستی۔ کوئی چیز ایسا درست راستہ نہیں دکھائی جیسا بائیس مشورہ۔ تاہم ایزدی حاصل کرنے کا بدل سے بڑھ کر کوئی وسیلہ نہیں۔ رحمت خداوندی حاصل کرنے کا احسان سے بڑھ کر کوئی درجہ نہیں۔ مقصد کے حصول کا مہر سے بڑھ کر کوئی طریقہ نہیں۔

ہم اس بات کے قائل ہو گئے ہیں کہ غلامان کی بزرگی اور شرافت ہی حاصل کرنے کے لائق ہے۔

میں ہیں ایک بار لوگوں نے لوشیرواں سے کہا کہ ایک شخص اپنے دھارم سے بڑھ کر اور شہوت کرتا ہے۔ اس کے جواب میں لوشیرواں نے کہا کیا تم نے کبھی دیکھا ہے کہ پہلے خود سیراب ہوتے بغیر لوشیرواں کو سیراب کرے۔ ماریس ایرانیوں کے عظیم شہنشاہ لوشیرواں کا انتقال ہوا۔ اس کے بعد اس کا بیٹا ہرمز اس کی تخت نشینی کے حلقہ لوشیرواں نے وصیت کی تھی۔ اسی ہرمز کی تخت نشینی کی تھی۔

ایران کے شہنشاہ لوشیرواں کی وفات کے ساتھ ساتھ روموں کے نئے ایک اور شہنشاہ ماریس بھی تھا۔ یہ وصی قاتل لہذا تھا۔ اس سے پہلے ہنگری اور ویرانے پرچہ تھا۔ اس پر کے ملازمتوں میں آباد تھا۔ اس علاقے میں دو وحشی قاتل آباد تھے۔ وہ دو دوسرے تواریخوں ہی کا قتل ایسا سے خیال کیا جاتا ہے۔ ماریس نے یہ دو قاتل ایک طرح سے گاتھوں کے خلاف کئی مواقع پر روموں کی مدد کرتے ہوئے بھیجے جاسکتے ہیں۔ آخر ان لہذا کا ایک حکمران ایسا بنا جو انتہائی جگہ اور شہنشاہ ماریس کا نام الہا نہیں تھا۔ اس نے جب دیکھا کہ اگلی میں روم سلطنت کی گرفت پڑی جا رہی ہے تو اس نے اس کی مدد سے قائم اٹھانے کا عزم کر لیا۔

گو سادہ کے بادشاہ کے حملہ آور ہونے سے پہلے روموں نے جب تک گاتھ قاتل کو قتل کر دیا تو اس میں اس کو سکون بحال کر دیا تھا لیکن یہ لہذا گاتھ قاتل سے بھی خوفناک اور خوفناک ثابت ہوئے اپنے بادشاہ الہا کی سرکردگی میں سب سے پہلے اس کے دربارے میں اس علاقے پر قبضہ کر رکھا تھا وہ اپنے ہمسائے وحشی قبیلے کے حوالے کر دیا۔ خود یہ لہذا اپنے پارے قاتل کے ساتھ حرکت میں آئے۔ اس میں ان کے ساتھ ماریس جو تھی 'بچے جلاور' بوڑھے اور پر ضرورت کا سالن تھا۔ ماریس کے ساتھ وحشی لہذا قاتل نے کوستان الہا کو جوڑ لیا اور پھر اگلی ماریس میں داخل ہونے کے بعد دریائے چ کے ساتھ ساتھ چارے میدانوں پر لہذا کے ساتھ کر گیا تھا۔ اگلی میں روموں کی کوئی ایسی طاقت نہ تھی جو ان وحشی لہذا قاتل کی مدد کر سکتی۔

اس سے لہذا قاتل کے بادشاہ الہا کی حوصلے الہا اور معبود ہوئے۔ یہ ایک سارے میدان کی طاقتوں پر قبضہ کرنے کے بعد آگے بڑھا۔ اب اس کے پاس پادشاہ مشہور روم شہنشاہ تھا۔ جس کے نام کو ماریس لہذا قاتل کی مدد سے

میں کو امید تھی کہ وحشی لہارڈ قبائل کے بادشاہ ابان کے مارے جانے سے
اس کی اٹلی کے اندر وحشی قبیلہ رک جانے لگی لیکن ایسا نہ ہوا۔ ابان کے بعد
وہ قبائل دو حصوں میں بٹ گئے۔ ایک حصے نے ایک شخص سپاہی کو اپنا سربراہ
بنادیا۔ دوسرے حصے نے ایک اور لہارڈ سردار بن دیشو کو اپنا بادشاہ بنا لیا تھا۔

اس دونوں لہارڈ حکمرانوں میں سے ایک نے وحشی اٹلی پر قبضہ کر لیا اور دوسرا جنوبی
حصہ میں گیا۔ اس طرح وحشی لہارڈ قبائل شمال میں کوستان اپس سے ملے کر
ایک وسیع سیاحتی علاقہ بناتے پھرتے تھے اور کوئی ان کی راہ روکنے والا نہ تھا۔

اسی پر قبضہ کرنے کے بعد وحشی لہارڈ قبائل اٹلی سے اٹھ کر سسل اور روسوں کے
میان سے مارا جینا اور شمال افریقہ پر بھی قبضہ کرنا چاہتے تھے لیکن یہ قسمتی
تھی کہ لہارڈ قبائل کے پاس کوئی بحری بیڑہ نہ تھا۔ لہذا وہ اپنی اس خواہش کی تکمیل نہ

کرسکتے تھے۔ لیکن اس وجہ سے کہ وہ دوسرے روسوں کے شہنشاہ بنے انہوں نے اپنی
پوری کوشش کی کہ اٹلی پر قبضہ کر لیں اور لہارڈ قبائل کو وہاں سے نکال باہر
کریں۔ وہ ایسا نہ کر سکے۔ جو روسی لشکر بھی وحشی لہارڈ قبائل کے سامنے آیا لہارڈ
بے اسکی بدترین شکست دی۔ اور اٹلی سے مار بھاگا۔

روسوں کا شہنشاہ اس ایک بار پھر اٹلی میں لہارڈ قبائل کے خلاف حرکت میں آنا
چاہتا تھا کہ وہ اسی کے ساتھ جنگوں میں الجھ گیا جس کی بناء پر وہ اٹلی میں لہارڈ کے خلاف
فوجیں بھیج کر انہیں انہماک نہ دے سکا جس کے نتیجے میں اٹلی میں لہارڈ نے اپنی حکومتوں کو
مستحکم اور مضبوط کر لیا تھا۔



یہاں تک کہ اس اور مارٹا جی تیزی سے عزرائیل، عباس، سیک، اعمار، سطون اور
وادیوں کے چلے جا رہے تھے۔ تھوڑا سا آگے جا کر عزرائیل اور اس کے سارے
اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لائے اور دھونس کی طرح انہیں اوصل ہو گئے
یہ صورت حال دیکھتے ہوئے یونان، کیرش اور مارٹا نے ان کا تعاقب ترک کر دیا۔ پھر
وادیوں کے شمال کو مستحکم سسل کے شمال میں جو وحشی قبائل آباد تھے۔ انہیں
اور دوسرے روسوں سے مل کر شرب میں جلا کر رکھا تھا۔ ان کی طرف جی تیزی سے

اس کے اوپر ایسے بیڑے تھے جن میں روسی قبائل تفریق کر رہے تھے۔ لیکن یہ
لہارڈ قبائل کے بادشاہ ابان کے سامنے تھوڑا دیر تک دفاع کا بند نہ ہاتھ نہ لگے۔
شہر پر بھی ابان نے قبضہ کر لیا اور شہر کو اس نے اپنی سلطنت کا مرکزی شہر قرار
اس کے بعد وحشی لہارڈ قبائل کا بادشاہ آمدی اور طوفان کی طرح حرکت میں
تیزی سے وہ جنوب کی طرف بڑھا اور اٹلی کے بڑے بڑے شہروں پر قبضہ کرنا چاہا۔
میں سلیمان اور دیوتا جیسے عظیم شہر بھی شامل تھے۔

اسی دوران ابان کو اگر قتل نہ کر دیا جاتا تو وہ طوفان کی طرح آگے بڑھتا۔
پر چھا جاتا۔ اس کے قتل میں اس کی ملکہ روسانہ کا ہاتھ تھا۔ کہتے ہیں روسانہ
ابنیرسب کے اس بار ایک وحشی قبیلے کی شہزادی تھی۔ اس قبیلے کے بادشاہ پر اس کا
ہوا۔ اس بادشاہ کا مر اس نے کاٹا اور اس کی بیٹی روسانہ کو اپنے قبضے میں کر لیا۔
پھر ابان نے ایسا کیا کہ اس پر شہ کے سر کو کٹ کر کچھڑی کو صاف کیا
کی ایک بیٹی کی صورت وضع قطع بنائی گئی اور اس بیٹی کے اوپر اس سے سنا جاتا
ابان نے مرنے والے بادشاہ کی کچھڑی سے بچے ہوئے جسم کو اس کی بیٹی روسانہ
حوالے کیا اور اسے حکم دیا کہ اپنے باپ کی کچھڑی سے بچے ہوئے اس بیٹے سے
شراب پلائے۔ روسانہ مجبور اور بے بس تھی لہذا اس نے اپنے باپ کی کچھڑی
میں پانی جس پر سونے کے بڑے چڑھے ہوئے تھے لیا اور اس میں شراب آم
صرف لہارڈ قبائل نے بادشاہ ابان بلکہ اس کے روسا کو بھی پلا۔

اس کے بعد لہارڈ قبائل کے بادشاہ ابان نے شہزادی روسانہ کو اب
داخل کر لیا تھا۔ روسانہ اس کے حرم میں داخل ہو گئی تھی لیکن اندر ہی اندر
سے اپنے باپ کے قتل کا بدلہ لینے کے لئے سبکی بن رہی۔ باہر وہ انسان کے بار
تھیں اور دھار رہی۔ جب بھی وہ ابان کی صحبت میں آتی تھیں تو وہ اپنی
جالیبت اور اپنی کشش سے پوری طرح ابان کو محو کر دیتی اور حق روایت میں
پہنچی سے ادا کرتی۔ لیکن اندر ہی اندر وہ انتقام پینے کے انتظامات بھی کر رہی تھی
وہ اس طرح کہ اس شہزادی روسانہ نے ابان کے محافظ دستے کے سردار
جسکی تعلقات استوار کر لئے۔ کچھ عرصہ تک یہ شہزادی روسانہ اپنے جس
سائنس کی کشش سے ابان کے محافظ دستوں کے سردار کو بھٹا کر دیتی رہی
نے اپنی سادش میں شریک کر لیا۔ دونوں نے مل کر ابان کو ایک رات قتل کر
دونوں نے شادی کرنے کے بعد فرار حاصل کیا اور اٹلی سے نکل کر صحیح بھاگ گئے۔

تہیں میں جوڑے بنا دیے تھے اسی طرح وہ چال میں بھی حرکت میں آیا اور
مڑے بنا کر اس نے بیگار کیپ کا خانہ کرتے ہوئے لڑکیوں اور مردوں کو پر
دی دھکی پھر کرنے کا موقع فراہم کیا تھا۔

سارے کام کرنے کے بعد وہ ہٹ کیرش اور مار تھا وہاں سے کوچ کرے والے تھے
وہ ہٹ کی گھونٹ چلے گئے تھے۔ پھر اٹھتا ہوا ہلی اور کہنے لگے۔

وہ ہٹ! وہاںے ٹانگ کے کنارے بیگار کیپ میں جو تم نے عزائیل اور اس
سہیلی شے بنا کر ان میں کیل فکرو کہ اس میں خوراک اور مصیبت میں جلا گیا تھا
بے وقار حاصل کر چکے ہیں۔

اس طرح کہ عزائیل نے اپنے ساتھی شہر کو وہاںے ٹانگ کے کنارے تھامی
اس طرح وہ نہ کیا۔ اس نے اس ساری شبیوں کے اندر سے کیرش اور مار تھا کے
میں میں لالہ دیے ہیں۔

قرآن سے نئے دینی خبر ہے اب دوسری خبر یہ ہے کہ اس دوسرے بیگار کیپ کی
میں دینی ستارے کے بعد ہم نے اب اس وحشی قبیلے کی طرف جانا ہے۔
اور اس کی بیوی اولاد لے کر شہر میں جلا کر رکھا ہے۔ سطروں نے اس وحشی
اور اے دوسرے ہمارے دیوتا کی پوجا پات اور پرستش کا کام شروع کر دیا ہے۔ دیکھو
کی چلنے کے قریب ہی ایک سرائے ہے جس میں عموماً مسافر سیاح لوگ قیام کرتے

ہیں۔ پھر اس سرائے میں ایک یونانی امیر دیکھ سیاح نے بھی ذکر قیام کیا ہے۔
یونانی اس کے وہ ظلم بھی ہیں۔ یہ یونانی سیاح اور فلسفی ایدئس دینا کے حلق
ہے۔ اور شاید کہ وہ یہ انہی علاقوں میں قیام کرے گا میرے خیال میں تم
میں سے کوچ کر اور اسی سرائے میں جا کر قیام کرو جہاں اس یونانی فلسفی نے
جا ہے۔ اور اس سے ہمیں بہت کچھ تحقیقات اور معلومات حاصل ہو سکتی ہیں۔
اس وحشی قبائل نے لوگوں کو ایدئس دینا کی پوجا پات سے باز کیے کی ہم کا

تک سے کے بعد اٹھتا چھ لوگوں کے لئے رکی پھر وہ اپنا مسد کلام جاری
کر رہی تھی۔

یونانی فلسفی ان سرزمینوں میں ایدئس دینا کے حلق تحقیق
میں ہمیں بتا چکے ہوں وہ پچھلے کئی دور سے یہاں قیام کے ہیں۔

اور عزائیل اور اس کے سارے ساتھی نیاس کے محل سے باہر ہو
جو فی انہوں نے اپنی شکل و صورت اختیار کی ایک بار پھر وہ تکلیف اور کرب
کر رہے تھے۔ اس لئے کہ سرائے کلا ہادی کی اپنی رہائش گاہ میں وہ ہٹ سے
شیش بنا کر اس پر حمل کرتے ہوئے کیرش اور مار تھا سے کیل لٹکوائے تھے۔
اس محل کا اثر بھی ابھی تک باقی تھا۔ لہذا عزائیل کے کہنے پر ایک بار پھر
بیت بدلے۔ اور عزائیل بول اور اپنے ساتھیوں سے قافلہ ہو کر کہنے لگا۔

سنو میرے عزیز! تھوڑی دیر تک مزید اپنی اسی ہی حالت میں رہو۔ پھر
بے وقار کرنا ہو۔ اس کے ساتھ عزائیل نے اپنے ساتھی شہر کو طلب کیا۔
تک شہر عزائیل کے ساتھ حاضر ہوا۔ عزائیل نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے
دیکھ شہر ابھی اور اسی وقت سرائے کلا ہادی کی طرف جانا۔ وہاں وہ
کنارے پر بیگار کیپ ہے اس میں وہ ہٹ اور کیرش دونوں نے ہماری شبیوں
میں عمل کیا ہوا ہے جس کی وجہ سے ہم اپنی اصلی شکل و صورت اختیار نہیں
البتہ میں جلا ہوتے ہیں۔ جاؤ۔ اس نے اگر ہماری شبیوں میں نچر گاے ہوں
دیکھو یہ کام ہو ہٹ اور کیرش کی نگاہ چا کر کرکھ۔

عزائیل کا یہ حکم پاتے ہی شہر حرکت میں آیا۔ وہ اپنی سری قوتوں کو
اور سرائے کلا ہادی کی طرف کوچ کر گیا۔ جب وہ بیگار کیپ میں داخل ہوا
دیکھا وہ ہٹ کیرش اور مار تھا پہلے ہی وہاں سے سرائے کلا ہادی کے محل کو
کے شمال حصوں کی طرف کوچ کر چکے تھے۔ لہذا شہر پوری دنیا کی طرف کی را
داخل ہوا۔ اور وہاں عزائیل اور اس کے ساتھیوں کی شبیوں میں جو اس
ہوئے تھے وہ شہر نے لالہ باہر کئے۔ پھر وہ وہاں عزائیل کی طرف چلا گیا۔



سرائے کلا ہادی کے شمال کو مستطیل سطروں کے شمال میں جو وہ سرائے
جہاں لڑکیوں سے بیگار میں کام لیا جاتا تھا۔ وہ ہٹ کیرش اور مار تھا وہاں دار
طرح انہوں نے وہاںے ٹانگ کے کنارے بیگار کیپ کا خانہ کیا تھا وہاں بھی
کی مدد کے لئے بڑی سب باکی سے حرکت میں آئے۔ اور ان کی بھی بیگار
خلاصی کرائی۔

اس طرح وہاںے ٹانگ کے کنارے وہ ہٹ نے لڑکیوں اور وہاں

ہر کسی جو اطلاع تم نے میرے حلقہ دی ہے وہ بالکل صحیح ہے اور حقیقت پر مبنی ہے۔ تو سوچیں کیسے پتہ چلا کہ میں ایک غلطی ہوں میرا نام نہیں ہے اور میں پتہ لے چکا ہوں۔ اس پر اب ہونا اور کسے آگے دیکھ میرے پردے تو بھول جا کہ میں نے کہاں سے حاصل کیے۔ بس یوں جاؤ میرے پاس کچھ رقمیں ہیں جس میں یہ اطلاعات حاصل کر سکتا ہوں۔ تم یہ تو کہو کہ تم نے اس قانون میں دالے دیے آج اس سے حلقہ کیا تحقیقات حاصل کی ہیں۔ اس پر اس نے ہلا

میں نے اپنے کے متعلق بہت سی معلومات حاصل کر رکھی ہیں۔ یہ تم کوں پوچھتے
ہیں۔ اب کا نام کیرش دوسری کا نام رکھا ہے۔ یوں جو ہم بھی اس ایجنس میں
میں نے معلومات حاصل کرنے کے لئے ان سرکاریوں کی طرف آئے ہیں۔ اس پر
کا انکار کرتے ہوئے سے مجھے کچھ نہیں آیا۔ تم نے جو تو بلکہ میرے
نقائص میں تم پر پورا انکار اور جھوٹہ کوں گا۔

۱۔ میں یونان میں اس سے کچھ کہے ہی رہا تھا کہ کیرت ہوں پس در ہوزمے
اس کو غائب کرتے ہوئے پہنچے گی۔

یہ بات کہ میں اب تک کہ تو میں بھروسہ اور اعتماد رکھتا ہے اور تمہاری طرح
اور اس میں خود غور کر چکے ہیں وہاں سے زمینوں میں سے گاڑا اور تمہارا
میں میں ملتا ہے تو یہاں ہم داری طرح کے سے یہ ۔ تاکہ کہ کوئی
بازار و جہاز کے مختلف قسم کے دیوی دیوی کی طرف سے دل ہوتے ہیں اور
پچایا پتہ کہنے پر دشمن ہو جاتے ہیں۔

مذہبی نیوا سہاں مست ایما اور فار ہے۔ اس سے متعلق اس قدر میں ملاحظہ ہو۔
 وہاں کو تانا ہوں۔ سو میرے بچا

۷۔ زمیں پر ہر سال جو روست تھیں ان کو روکنا ہے۔ (انہوں نے اس
دن کے ان کی اشدت کے ساتھ حناٹا بیان کیا۔ اور اسے اجماع اور فکر میں

اس وسیع اور فہم جہتوں کے متعلق اس سے اس میں اس پر

ایک دوس دیتا، مے مشق وہ بہت کچھ معلومات حاصل کر چکا ہے۔ اس پر غائی غلبہ ہے۔
 ہے۔ چلا رہا ہے تو وہ پرانی سیاح لیکن اس نے یہودیت اختیار کر رکھی ہے۔ ا
 کا بہت بڑا دور غلبہ سے بڑی کرنے والا ہے۔ میرے خیال میں تم قوتوں کا
 سے ہو۔ اس سے تم بہت کچھ معلومات حاصل کر سکتے ہو۔ ایسا کہہ کے نہ
 اور بارگاہ حرکت میں آئے۔ پھر وہ سری قوتوں کے ذریعے اس سرائے کی طرف
 تھے۔ جس کی ایسا نے نشاندہی کی تھی۔ ایسا خود بھی سرائے تک اس قوتوں
 رہا تھی۔

یونان، کیرش اور مارتھ تینوں جب سرائے میں داخل ہوئے اور اپنی انہوں نے سرائے سے کمرہ حاصل کر لیا۔ جس وقت وہ کمرے کی طرف جا-
ایک نے یونان کی گردن پر صدمہ ڈال دیا اور کہنے لگی۔

دیکھ کر یونان سرائے کے باہر جان بوجھ کر چھوڑا ماما چھوڑا ہے اس کے ار
ہری گھاس اگلی تھی ہے اور غور سے دیکھو ایک اور چیز مر کا ٹھنک بھی مینا ۱۱
یونان کا یہودی فلسفی تھوڈس ہے۔ تو اس علاقے میں یہودئس دیرئس کے لئے تعمیر
ہے اس پر یونان خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگے

دیکھ لیا کہ یہ یوہانی یسوی قسسی یسوی ہے تو میں ابھی اس سے
ہوں۔ مجھے ایسے ہے کہ اس سے مل کر کم از کم ہمارے علم ہماری اخلاقیات
ہو گا۔ ایسا ہے اس سے اتفاق کیا۔ پھر یہ ہلف کیمز اور مارٹن کو لے کر سرا
طرف اس دماغ کی طرف چل دیا تھا جس کی شانہ ہی ایسا ہے کہ جس

یونٹل انکیرش اور ہاتھ کو لے کر جب اس باغیچے میں داخل ہوا تو
باغیچے میں گھاس پر ایک مخلص بیٹھا ہوا تھا جو عمر کے لحاظ سے چالیس -
یونٹل اس کے قریب آیا اور اسے حلقہ کر کے کہنے لگا۔

میرے محترم اگر میں غلطی پر ہوں تو تبادا اہم ہو جس ہے تم پر ہوں ۔
 ہو اور یہودت اختیار کر چکے ہو اور ان طلاقوں میں تم ایچ وکس دے تے پر تو دینا
 لئے آئے ہو گئے ہو۔

یونان کے اس اچانک انکشاف پر وہ شخص، جسک رو کیا تھا۔ تھوڑی
سے امداد میں یونان کی طرف دیکھا رہا۔ شاید اس سے کچھ پرچھے کے لئے
کرماتھا۔ اتنی دیر تک یونان کی کیرش اور مارتھائیوں اس کے سامنے بیٹھ
سجلا اور جسے انکب سے امداد میں یونان کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا۔

مرسی بھی شامل رہی ہے۔ اس لئے کہ وحشی تک بھی یہ سمجھ لیتا ہے کہ اس کی
 تمام "اور" نفرت کی زندگی پر ہے اور وہی عمل جس سے آپ وہاں تک
 جاتا ہے اور وہی اپنے لاکھوں لباس سے معلوم ہو جاتی ہے اس کے وجود
 اور "ہاٹھ" ہے۔

اپنے ارتقاء کے کسی مرحلے پر اس نے یہ سمجھا ہو گا کہ اس وقت کار
 کے اس کی بات ہے اور وہ وہی خیمات کی رفتار اپنے حلال کے زور سے تھ
 لگتا ہے۔

چنانچہ وہ "برہمانے" "احباب" لگائے "جاووروں کی افزائش کرنے اور میں
 رہنے کے سے رکھیں" لگائے اور منتظر رہتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ علم کی
 کے بہت سے تہات کا قیاس کر رہا ہے۔ کم از کم نوع بشر کا سچیدہ طبقہ اس کا
 ہو گیا۔ گروہ "سار" و "حس" و "سلک" اس کے جانوروں کا نتیجہ۔ عقل بلکہ
 نہ بدلتے ہوئے ماحول کے پیچھے وہی اہل عقلی عمل بھی جاری تھا۔

یعنی وہی زراعت وقت کار تھا۔ غذا و تہات کے سوچانے اور
 مخلوقات کی پیدائش اور موت پر بھی وہاں کی عقلی بوسنی طاقت کا نتیجہ سمجھنے
 انسانوں کی طرح سمجھنے اور مرتبہ تھے۔ شہوں لڑنے اور اپنے پیدا کرتے تھے۔
 اس طرح "سوس" کے حلقہ قدیم عربی تھریہ کی جگہ مذہبی نظریے نے
 یوں کہنا چاہا کہ "اس طرح میں مذہبی عقائد" اسد ہو گئے کیونکہ لوگ آپ
 حالت تعلیمات، مہیاں طور پر ان ہی تہذیبوں سے مسلوب کر کے گئے تھے۔
 وہاں میں واقع ہوئی رہی۔

پس اس میں وہ یہ سمجھتے تھے کہ جس نئی رسموں نے دریغ و خد
 حیات کے دہانوں میں شہل میں اس کی مدد لیتے ہیں۔

انسانوں میں تھا کہ اس کے دہانوں نے گئے ہوئے مادہ سال کو
 اسے موت کی نیند سے ہکا بکا کے اقیانوس میں ہے۔ اس مقصد سے لوگ جو
 پارتے تھے وہ اصل مقصد طرے کی تیار تھے جس میں انہیں موت پید
 تھی۔

کیونکہ عرصہ کا یہ ایک عام اصول ہے۔ شل سے شل پیدا ہوتا ہے اور پ
 نے اس مرحلے میں تشوہی دور عطا پیدائش درخشا کے شیب و فرار کو
 ہواؤں کے شادی چارست اور نے جسم سے منسوب کیا جانے لگا تھا۔ اس کے

کی صابین کا موضوع بھی چیزیں ہیں جنہیں قصص اور ان میں بار آوردی کی قوتوں کا
 پر اتھو شدی شدہ دہانوں کے جوڑوں میں کم از کم ایک زندگی کا الیہ اور کسی
 زندگی کا مسرت و محیز منظر پیش کیا جائے گا۔

حقیقت یہ ہے کہ محریہ حنوں سے نجات حاصل کرنے میں بہت کم مہرب کامیاب
 ہے۔ دو مقصد اصول عمل در عمل عامیوں کے لئے خواہ کتنا ہی وسیعہ مسئلہ کیوں نہ
 انی اس کی کوئی پروا نہیں کرتا۔ اسے صرف عمل سے سہوار ہے۔ اس کے
 ان تجویز سے اسے کوئی بحث نہیں۔ اگر نوع انسانی بیٹہ عقلی اصول پر کار بند رہتی
 انی سے کام لیتی تو اس کی تاریخ حیات اور "م" کی مرداد سے عبارت نہ ہوتی۔

دوسروں کے تھیرے کے ساتھ ساتھ جوئی تہذیبوں نے نہ ہوتی ہیں ان میں منطق
 کی حد تک سب سے نمایاں وہ ہیں جو نباتات پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ اگرچہ اس تغیر
 حد پر بھی گہرا اثر پڑتا ہے۔ لیکن وہ اس قدر نمایاں نہیں ہوتا۔

"م" ہے کہ چڑے کو دفع کرنے اور بھار کو دھنس لانے سے لئے جو رکھیں اور
 ان میں نباتات کو حاصل اہمیت دی جائے۔ اس پر پتھوں اور چوپایوں پر
 عمل ہو۔

ان میں "جو لوگ" جو رکھیں اور کرتے ہیں۔ انہیں زندگی کے ان دو حیاتی اور حیوانی
 کے کیا۔ کاؤٹی شعور۔ عقل بلکہ جانوروں اور پتھوں کے باہمی رشتے کے متعلق
 یہ عقیدہ بڑا سادہ آہستہ تھا۔ یہی وجہ ہے کہ وہ نباتات کی نئی زندگی کے سوا گلوں میں
 طاقت کے عقلی یا ذہنی منظر میں شامل کر لیا کرتے تھے۔

تاکہ یہ ایک وقت اور ایک شہد جانور در انسانوں کے عمل کو تقویت پہنچانی
 کے لئے ایک مدد کی ضرورتی حوالہ دہاتی ہو خواہ وہ انسان ایک ناقابل تعلیم
 تھی۔ جیسا کہ جاننا تھا پتھوں اور پتھ پیدا کرنا ایک کچھ ماسی میں انسان کے بنیادی
 رہتے ہیں اور قیامت تک رہیں گے۔

انسانی زندگی کی تہذیب اور "م" کے لئے اس میں اور چیزیں بوجھائی جاسکتی ہیں اور
 ان میں شل جب یہ مہدی اہمیت پوری نہ ہوں۔ یہی نوع انسان کا خاتمہ ہو
 تھا۔ ان حد تک ہی وہ "تہذیب" تھی یعنی غذا اور بچے جن سے حصول کی سعی میں
 سوس ہو مجبور کرنے کے سے لوگ عربی رکھیں اور کرتے یہ اس مقصد کے لئے اپنے
 ہواؤں کی طرف رجوع کرتے تھے۔

ظاہر یہ رکھیں دیا میں سب سے زیادہ پائیدار عمل سے ان علاقوں میں جاری رہی

ہیں۔ جو بخیرہ روم کے مشرقی کنارے پر واقع ہیں۔ اور مصر اور مغربی ایشیاء و
ہات کے نو پائے اور سر جانے کے سلا۔ عمل کو اس اپنے تلفظ دیوں کو
سے موسوم کرتے رہے ہیں۔ ان دیوں میں مصر کا اوسانی دین دیو یا یونان کا
اور قبرس کا اور۔ اور کئی مزید دیوتا بھی شامل ہیں۔ جن کے نام تلفظ ہیں لیکن
واہستہ میں تقریباً ایک ہی جگہ ہیں۔

یہ وہ ہیں منظر ہے جس کی وجہ سے لوگ خدا سے واحد کو پہنچ کر دیوی
طرف رجوع کرتے رہے ہیں اور ان کی پوجا پائے کرتے رہے ہیں۔ اس وقت پر
موضوع ایڈولس دیوتا ہے لہذا میں اسی کے متعلق آپ کو تفصیل سے بتاؤں گا۔
پر ایڈولس کو دہل اور شام کی ساری قومیں پوجا کرتی تھیں۔ ساتویں صدی قبل مسیح
بھگ یونانیوں نے بھی اس دیوتا کی پرستش شروع کر دی تھی۔ اور اس دیوتا
نے ایڈولس کے بجائے تمور رہا۔ اس دیوتا کا اصل نام تو ایڈولس ہے۔
اور یہ ایڈولس ہے جس کے معنی مالک و حاکم ہیں۔ اسی نام سے اکثر ادوں
والے اسے خطاب کیا کرتے تھے۔

دہل کے لہجے میں یوڈس کو دیوی سستار کے شوہر یا مائیں کی
ظاہر کیا جاتا ہے۔ یہ دیوی عظمت کو توہین و تادیب کا مشعر خیال کی مائی تھی
روس میں۔ دیوی دیوتاؤں کے باہمی رشتے کے متعلق جو لے لیتے ہیں وہ افسوس
میں ہیں۔

تاہم اس سے یہ ضرور ہوتا ہے کہ عقائد کی رو سے ایڈولس یعنی تمور
تھا اس پھٹی پھوٹی دھرتی سے رخصت ہو کر عالم بالا کی تادیب میں غالب ہو
اس کی مقدس ملک شہر سے یونانیوں سے فردی کا نام دیا تھا۔ اس کی تلاش میں
دوسرے دیوں کے سفر کے لئے روانہ ہوئی۔

قدیم بابلیوں سے فون کے مطابق ان دوسرے دیوں کو وہ دیں سمجھا جاتا ہے۔
سے لوب رولی میں آئے۔ قدیم بابلیوں کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ اس مقدس شہر
میں جب خستار دیوی پہنچی تو اس کے دروازے اور درجنوں پر گرنے لگی رافقی
دیوی کے جانے سے دیا سے آتش مشتق ہوا پڑ جاتی اور آسمان اور عالم سب اپنے
افزائش سے بالکل غافل ہو جاتے۔ اس لئے کہ خستار دیوی توہیدی دیوتاؤں کی
کی جاتی تھی۔ اس کا یہ بھی کہنا تھا کہ سارے دی حیات موجودات وہ فنا ہو جا
دیوی سے حیوانات کے وظائف جنہی اس حد تک وابستہ تھے کہ ان کی موجودگی۔

قدیم شامیوں اور بابلیوں کا یہ بھی عقیدہ تھا کہ خستار دیوی کے ساتھ ساتھ ہر
دیوتا رب البحر بھی کہا جاتا تھا کہ ایک قصہ اس دیوی اور دیوتا ایڈولس کو اس جہاں
مقامات دلالت اور وہاں کے لئے روانہ ہوتا اور عالم اسفل کی سخت گیر دیوی جس کا نام
تھیں یہاں جاتا تھا۔ ہاں خواہشات اجازت اسے مائی کہ حضرات کو جہاں کے حال کا پتہ
دے دیتا تھا۔ اسے اپنے مائیں تمور یعنی ایڈولس کو بھی اپنے ساتھ لے جانے کی بھی
دے دی جاتے تاکہ ہم دونوں عالم بابا واپس ہوں اور ان کے قدموں کی پرست سے
بہت بھر سے جاگ اٹھے۔

یہاں تک کہ کے بعد وہ اپنی فلفی تھوڑی دیر کے لئے رکا ہر کچھ سوچا ہر وہ اپنا
کلام وہاں جاری رکھتے ہوئے کہہ دیتا تھا۔

سہ صدیوں پہلے ہر سال وسارگما کے دن بھگ اس مینے میں جو اسی کے نام سے
ہم ہے یعنی ایڈولس دیوتا کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ سارے دن و مرد بائیسویں کی
دھن پر دیوتا کا نام لیتے تھے کیونکہ اس کا خیال تھا کہ ہر سال دیوتا مرنے پر اور اگر وہ
یوں کی دھن پر قائم نہ کریں تو دیوتا زندہ نہیں ہوتا اور اگر دیوتا زندہ ہو تو ان سے ہر
چیز برائی اور فحاشت جیسی کی جانی گی۔

چنانچہ یونان کے قدیم ادب سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ متولی دیوتا کی ایک مورٹی پر
تہ پاک پالی سے احو کر تیل ملا جاتا تھا اور اسے سرخ مہا پنا دی جاتی تھی لوگ سور خوالی
نے تھے اس کے ساتھ ساتھ عود اور جڑی بوٹی لٹائیں اٹھتی رہتیں۔ گویا مقصود یہ تھا کہ
یوں نہ کرزشتہ حواس مرا کر آئیں اور وہ خواب اصل سے بیدار ہو جائے۔ ایک احتوش
تہ میں جس کا عنوان بابلی ادب میں ایڈولس کا بائیسویں کا مین کے نام سے مشہور ہے۔
میں ان سور خوالوں کی آواز میں دور کیوں گونجتے ہوئے سوال کی طرح بائیسویں کے پر سور
نہار میں سے آج بھی سنائی دیتے ہیں۔ میں سے چونکہ بابلی ادب کو بڑے نور سے پڑھا ہے
تو مجھے اس کے کئی ٹوٹے بھی اترے ہیں۔

اس کا ایک مشہور اور معروف ٹوٹ ہے جو بائیسویں کی لے پر عورتیں مہا
ہونا کو زندہ کرنے کے لئے لگتی ہیں۔ وہ ٹوٹ کچھ یوں ہے۔

اس کے رخصت ہونے پر ہم ٹوٹ کرتی ہیں۔ اسے میرے بچے اس کے رخصت
ہونے پر ہم ٹوٹ کہتے ہیں۔

یہاں تک کہ کے بعد وہ یوڈی فلفی تھوڑی دیر کے لئے رکا۔ اور پھر نئے سے

فراموش کیں۔ لیکن اس سے پہلے تو بتا چکا ہے کہ اس دیوتا کے سب سے بڑے مرکز اور قبریں میں تھے۔ کیا تم ہمیں شام اور قبریں میں بھی اس دیوتا کے ماننے والوں سے مل سکتے ہو؟ یہودی مذہبی اہلکاروں کے نام سے علم میں اضافہ ہو۔ اس پر یہودی قسطنطنیہ میں رہنے والے یہودی سربراہوں کو سنا دیا۔

سنو میرے بچے! شام اور قبریں میں اس دیوتا سے متعلق تم نہیں کو تفصیل کے ساتھ سناؤ!

میرے بچے! میری سب سے پہلے میں اس شام میں جو ایدولس دیوتا کے مرکز تھے۔ ان کے مذہبی اہلکاروں میں۔ مگر قبریں کی طرف ہمیں کے شام میں ایدولس دیوتا کا سب سے بڑا مرکز بدستور میں تھا۔

یہ شہر سمندر کے کنارے ایک سطح مرتفع پر واقع ہے۔ اور اس میں شہر یعنی دیوتا کا ایک بہت بڑا مرکز ہے۔ جہاں ایک کشتہ محسوس کے اندر خفا سے گھرا ہوا ہے۔ خود یہ حرم ماسک پتھر چونداتے کھڑا ہے۔ جس پر تختی کے لئے زمین کا ایک چارہ لگا ہے۔ یہ عمارت کی مشاعر اور پتھروں کی افروختی دیوتا بہت ہے۔

اس عمارت کا نام ایدولس دیوتا کی پوجا پاٹ ہوا کرتی ہے بلکہ جی بات تو یہ ہے کہ اس شہر میں اس کی وجہ سے گھر گھر اور سرائے انہم جو مس کے کسی قدر خوب میں سمندر کے کنارے جاتی ہے وہ قدیم زمانے میں ایدولس کے نام سے ہی موسوم تھی۔ اسی علاقے میں شاہان حکومت تھے۔ اس کا نام یہی رہا تھا۔ اور یہی ایدولس دیوتا کا باپ کہلاتا ہے۔ قدیم تاریخ سے یہ بھی پتا چلتا ہے کہ اس شہر پر ابتدائی زمانے سے آخری زمانوں کی حکومت دیوتا کی حکومت شاہان اکابرین یا شیوخ پر مشتمل ایک کونسل یا کونسل کی ایک کرلی۔

کہتے ہیں کہ ایدولس دیوتا کے باپ کینی راس کے خاندان میں سے جو تخری بادشاہ راس نے مس پر حکومت کی اس کا نام بھی یہی رہا تھا۔ اور وہ بڑا ظالم اور جابر بادشاہ تھا۔ یہ یہی راس مدین جرنیل جیسی کے دور تک پہنچا تھا اور اسی جیسی کے عرصے میں قتل ہوا۔

باری باری اس نے یونانی کیرش اور مارٹا کی طرف دیکھا۔ اس کے بعد وہ اپنا سفر جاری رکھتے ہوئے دوبارہ گھر آیا تھا۔

سنو میرے عزیز! ایدولس دیوتا کے حلقہ پالی ادب میں بے شمار حکایتیں و رسالت پائی جاتی ہیں۔ اللہ کے نبی دی انگل نے اسی دیوتا کے خلاف جہاد کرتے ہوئے لوگوں کو وحدانیت کی طرف بلایا تھا۔

لیکن مورخین کا کہنا ہے کہ اللہ کے نبی دی انگل نے بیت المقدس کی کچھ عورتوں، دیول کے شاہی دروازے پر ایدولس دیوتا کے لئے آواز داری کرتے دیکھا تو انہیں بلایا، انہیں اس رسم پر سے روکتے ہوئے خدائے واحد کی بندگی اور عبادت کی رہنمائی کی۔

جہاں تک یونانی ادب اور قدیم اساطیر کا تعلق ہے یونانی اساطیر کے آئینے میں ایدولس نام کا یہ دیوتا حسین و جمیل دیوتا افروختی کا محبوب گھر آتا ہے۔ یونانی افروختی دیوتا ہے جو عروں کے یہاں شہر کے نام سے موسوم ہے۔

کہتے ہیں کہ ایام شیرازی میں افروختی یا عروں کی مشاعر دیوتا سے ایدولس دیوتا ایک صندوق کے اندر چھپا کر عالم اسفل کی ملک پر سونے کے حوالے کر دیا تھا۔

لیکن جب پر سونے نے صندوق عروں کو اس بچے کا حس دیکھ کر اس پر غیبت ہوئی اور اسے افروختی یا مشاعر دیوتا کو واپس کرنے سے انکار کر دیا۔ آخرتہ عشق کی افروختی یا مشاعر یہ نفس نفس اسے زنداں سے رہا کرنے کے لئے خود عالم اسفل کی طرف تھی۔

آخر موت اور خلق کی اس دیوتا کا تعلق چکاتے کے لئے مہیا ہوا میں مایوس حرکت میں آیا اور اس نے فیصلہ دیا کہ ایدولس دیوتا سال کا کچھ حصہ پر سونے کے عالم اسفل میں بسر کرے اور کچھ حصہ افروختی یعنی مشاعر کے ساتھ عالم بالا میں بسر کرے۔

یہی وجہ ہے کہ ہر سال ایدولس دیوتا کے ماننے والے اسے زور کرنے کے لئے کاہن کرتے ہیں۔ اس کی دمکی کے لئے گیت گاتے ہیں۔ اس لئے کہ اس کا عقیدہ سال کے چھ مہینے ایدولس دیوتا عالم بالا میں مشاعر دیوتا کے ساتھ گزارتا ہے۔ اور باقی مہینے وہ عالم اسفل میں پر سونے دیوتا کے ساتھ بسر کرتا ہے۔

یہاں تک کہنے کے بعد جب وہ یہودی قسطنطنیہ غاموش ہوا تب یونانی عالم بالا اور عالم اسفل کے کہنے لگے۔

دیکھ ہمارے بزرگ۔ تیری بڑی مہمانی کہ تو نے اس ایدولس دیوتا کے حلقہ

بھی کر لی تھیں اور گرد و فواح کے شہوں اور دیہات کے حوا اور حورتیں اس دیون
ششماہی جشنوں میں شریک ہو کر منٹیں چڑھاتے جو ان لاکھوں کے کام آتی تھیں۔

یہاں تک کہ کئے کے بعد یوڈھا یہودی فلسفی خاموش ہو گیا۔ اس موقع پر یہاں
اور اس مطلب کے کہتے تھے۔

دیکھ میرے بزرگ۔ جس طرح ارض شام میں ایڈولس دیوتا کے حقیقی غنہ
رسومات جاری ہیں کیا ان مذاقوں میں بھی ایڈولس سے حقیقی کچھ رہیں جاری اور
ہیں۔ اس پر یہودی فلسفی بولا اور کہنے لگا۔

ایڈولس واسلے تو اعلان میں جو مطلبی ایشیا اور یہاں میں اور قبرص میں ملتا ہے
ہیں۔ کچھ تھوڑا اور رہیں اس علاقے میں بھی جاری ہیں۔ مثلاً یہ کہ اس دیوتا کی
کا نام ہر سال یہاں بھی کیا جاتا ہے۔ ان میں اس کے بتوں کو لاشوں کی مانند کس پر
اس طرح لٹا جاتا ہے جیسے انیس۔ لٹانے لے جایا جا رہا ہو۔ اور پھر سندھ یا چشموں
پہنک دیا جاتا ہے۔

لیکن یہ بات یاد رکھنے کی ہے کہ مختلف مذاقوں میں ایڈولس دیوتا کے حقیقی رسومات
بھی مختلف ہیں۔ مثلاً مصر کے شہر اسکندریہ میں یہ ہوتا ہے کہ وہ کچھوں پر تخت
ایڈولس دیوتا کے جن کی عائش کی جاتی ہے۔ ان کے برابر مختلف اقسام کے بچے
پھولوں کے گئے رکھ دیئے جاتے ہیں اور ان پر بائبل لپیٹ کر میرے بھرے منڈے
دیئے جاتے ہیں۔ پھر ایک دن ان دونوں کا یہود رچایا جاتا ہے۔ دوسرے دن عورتیں
بچیں بھرے سر اور پھاتیاں کھولنے عورت ایڈولس کو سندھری ساحل پر لے جاتی ہیں
اسے موقعوں کے حوالے کر دیتی ہیں۔

لیکن اس کے سوگ میں ایڈولس کی خوشی بھی شامل ہوتی ہے۔ اس لئے کہ وہ
الاجائی جاتی ہیں کہ جانے والا ایک دن ضرور فوت کران کے پاس آئے گا۔

خیر میرے عزیزو! وہ ساری رہیں جو ایڈولس دیوتا سے تعلق رکھتی ہیں اور
شام یا قبرص میں منالی جاتی ہیں وہ ان سرزمینوں میں بھی جاری و ساری ہیں۔ مثلاً
شام اور قبرص میں ایڈولس کی ذات 'ہانات اور اناج کے دیوتا سے عبارت تھی اس
ایڈولس دیوتا کو خوش کرنے کے لئے اس کے دیوتا کا ہاتھوں کی رسم ادا کیا کرتے تھے۔
اس رسم میں یہ ہوتا تھا کہ مٹی سے بھرے ہوئے گھلوں یا ٹوکریوں میں گندہ

سود اور مختلف قسم کے اناج اور پھل بھر دیئے جاتے اور آٹھ دن تک ان کی دیکھیں
تیار کی جاتی۔ یہ نام عموماً صرف عورتیں انجام دیتیں۔ آفتاب کی نمازت کے

بست جلد پھوٹ نکلتے لیکن ان کی جڑیں نہیں نکلتیں تھیں۔ اس لئے اتنی ہی جلد
جاتے۔ ہر حال انھوں نے ان ہڈوں کو دونوں دیوتا کے چلوں کے ساتھ لے جایا
اور سندھ یا چشموں یا دریا میں پھینک دیا جاتا۔ یہ رسم جس کی ابتدا قبرص یا ارض
کی ہوئی۔ یہاں افریقی مذاقوں میں بھی ایڈولس دیوتا کے لئے منالی جاتی ہے۔

یہاں تک کہ کئے کے بعد وہ یہودی فلسفی خاموش ہوا تو پھر پتال اسے بڑی عقیدت
مطلب کرتے ہوئے کہنے لگا۔ دیکھ میرے بزرگ میں اور میری دونوں بیویاں تیری بڑی
ار ہیں کہ تو نے ہمارے کہنے پر ایڈولس دیوتا کے حقیقی تفصیل بتائی۔ اس سے حقیقی
ت سے ہمیں آگاہ کیا۔ دیکھ اب کتنی دقت ہو گیا ہے۔ میں اور میری دونوں بیویاں
سے میں جا کر آرام کرتے ہیں۔ تم بھی اب آرام کرو۔ پھر کل دہارہ ہم تھوڑی
میں حاضر ہوں گے اور مزید تفصیلات تم سے حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔
اس یہودی فلسفی نے اثبات میں سر جلاتے ہوئے ہاں کہہ دی۔ جس کے جواب میں
کیرش اور مارٹھا نے کراہنے کراہنے کی طرف چلے گئے تھے۔

اپنے کمرے میں جا کر پتال و کا پھر وہ کیرش اور مارٹھا کو مطلب کر کے کہنے لگا۔ تم
میری بات غور سے سنو۔ اس علاقے میں ایڈولس دیوتا کے حقیقی شرک کو ختم کرنے
لئے میرے ذہن میں ایک تجویز آئی ہے۔ اس پر کیرش فوراً بولی اور پوچھنے لگی وہ کیا؟
میں یہ جواب کہنے لگا۔

دیکھ کیرش آج رات کے پچھلے حصہ میں جب کہ چاروں طرف دیرانی اور سناٹا ہو گا
ایڈولس دیوتا کے اس بت کی طرف جاؤں گا جو یہاں کے لوگوں سے گزرا ہے اور اس
ادبیت اور پوجا میں مصروف ہو گئے ہیں۔ میں اس بت کو گرا دوں گا۔ میرے خیال میں
میرے ایسا کرنے سے ان لوگوں کا عقیدہ ایڈولس دیوتا سے ہٹ جائے گا اور وہ مزید ایسے
میں جلا ہونے سے بچ جائیں گے۔ اس پر کیرش بولی اور کہنے لگی۔ اگر ایسا ہے تو
میرے پچھلے پر میں بھی اور مارٹھا بھی آپ کے ساتھ جائیں گے۔ اس پر پتال بول
سے لگا۔ تمہیک ہے ایسا ہی کریں گے۔ اب تو آرام کر لیں۔ اس کے ساتھ ہی تینوں
ایڈولس کے سرزمین کھس کر آرام کرنے لگے تھے۔



میں تک دعا مانگنے کے بعد یونان اپنی جگہ پہ اٹھ کھڑا ہوا۔ پھر وہ کیرش اور مارٹا
 آپ کیا اور بڑی راز داری میں اس دونوں کو مخاطب کر کے کہے گا۔

تم دونوں ہمیں اس سارے وال چٹان کی اوت میں چلی جاؤ۔ میں ایدولس دینا کے
 گرانے کی کوشش کرتا ہوں۔ اور بت کو گرانے کے ساتھ ہی ہم یہاں سے اپنی سری
 حرکت میں لاتے ہوئے سارے کی طرف چلے جائیں گے۔ یونان کا کہنا ہے کہ
 اور مارٹا! تو۔ فی الفور قریبی چٹان کی اوت میں جا کے بیٹھ جی تھیں۔

یونان نے لے ڈگ بھرتا ہوا چٹان سے بت بڑے چٹان سے تراشے ہوئے
 ایک تھپ۔ ایک بار پھر اس سے جوئے ٹیپ سے امداد میں بڑی لاپرواہی اور بے
 کی طرف دیکھا پھر اس سے اپنے دوسرے ہاتھ بت کی کمر پر بٹھائے۔ اس کے
 اپنی طاقت اور قوت میں دس گنا اضافہ کیا۔ ساتھ ہی اس نے جلی رازدارانہ
 اندہ اکبر کا سوتیلی پار بند کیا پھر اس نے جو پھر پور امداد میں زور لگایا تو چٹان
 اٹھنے ہوئے ایدولس دینا کے مجھے کو اس سے گرا کے رہ گیا تھا۔

ایدولس دینا کا وہ مجس جو ایک بہت بڑی چٹان سے تراش گیا تھا وہ پنی بڑ سے اکڑ
 گیا تھا۔ چونکہ وہ بندی پر تھا۔ نیچے چلا گیا تھا۔ لہذا وہ ایدولس پر زور تک لاکھتا چلا
 تھا اور نیچے آئے تک اس کے ٹکڑے ٹکڑے اور کچی چٹانیں کیریال ہو گئے وہ جی تھیں۔

یہ سارا کام کر کے بعد یونان تقریباً بھاگتا ہوا چٹانوں کی اوت میں آیا۔ جی دیر
 ایدولس سے بچا رہا۔ اور رکھواؤں۔ مگر یونان کی طرف بھاگتے آگے لیا تھا۔
 جی اس کے خاقب میں چٹان کی طرف بھاگے۔ چٹان کی اوت میں کیرش اور مارٹا

میں "یونان" بولا اور سارے کا تلو اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لایا اور سارے کی
 طرف چلے جائیں۔ یونان کی تجویز پر عمل کرتے ہوئے یونان کے ساتھ کیرش اور مارٹا
 اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لائیں۔ پھر وہ تینوں باوقار عظمت اور میں سارے کی
 چلے گئے تھے۔

ایدولس دینا کے ہماری سب بھاگتے ہوئے اس چٹان کی طرف "سے" جس کی اوت
 میں تھا تو وہ دمک رہ گئے۔ انہوں نے دیکھا وہاں کوئی بھی نہیں تھا۔ پھر یہ تک
 کی طرف سے امداد میں ایک دوسرے کی طرف الجھتے رہے۔ سارے سب مشرق
 طالع ہوئے۔ مارٹا۔ اور اقی۔ یہ سارے اعلیٰ ملکی روشنی بکھر گئی تھی۔ پھر ایک
 وا اور آئے۔ انک۔ میں سے بت کو گرانے والے کو خود اس چٹان کی اوت میں آئے
 وہ کھائے وہ کھائے چلا گیا ہے۔ اس پر دوسرے پھر وہ کھائے گئے۔

رات اندھیرے کی شال بنے بنے اپنے انہام کے قریب پہنچ چکی تھی۔
 ان پستانوں ابدی گرائیں جی غاموشی اور اندھی غم رنگین اور کھلی رات
 جی چپ چپلی ہوئی تھی۔ کبھی کبھی کوئی پرندہ اپنے پر پکڑ پکڑاتے ہوئے
 گرانے صدائیں سے اپنے ہونے کا احساس دلاتا تھا۔ دیرت چادوں طرف گئی
 تھا۔

ایسے میں یونان کیرش اور مارٹا سارے میں اپنے کمرے سے نکلے
 بڑے جہاں بہت بڑی عمارت کی صورت میں ایدولس دینا کا مجس اس سہارہ
 بہت بڑا مجس ایک دیوہیل چٹان کی تراش فراش کر بٹا گیا تھا۔ اس سے
 پاس ایدولس دینا کے برنجی بت بھی لائی تھا اس میں تھے ہر بت کا دایاں ہاتھ
 تھا۔ جس میں کھلی چلتی ہوئی دکانی دی گئی تھی۔ ان بتوں کے درمیان مشورہ
 بت بھی تھے۔ اس دیوی کے دونوں بازو یا تو نیچے ٹٹکے یا پھانچوں پر بٹھے ہوئے
 وہ "یونان" پتھر دی سہ۔

اس بت خانہ کے قریب "کریونان" نے پہلے ٹھوکریں مار مار کر سارے
 پھوڑ کر رکھ دیا پھر وہ بت کے قریب آیا۔ وہ انویجہ گیا۔ سارے اندام
 اپنے ہاتھ بند کئے پھر وہ بڑی اکتاری میں اپنے خداوند کے حضور عامانگ رہا
 اسے خداوند "اسے ابراہیم" سری دھینی کے خدا "اسے قدیم کزنہ"
 سچوں کے رہ میں گلوں کا روپ اور دونوں کی کمورت میں چروں کا بھار
 خداوند تو ہی وہ کی بد نصیبی عظیم کی لاپرواہی پر نگہ رکھتا ہے۔ تو ہی بد بختوں
 غم زدہ کی سسکیوں کو مسکراہٹوں میں تبدیل کر دیتا ہوا ہے۔

اسے خداوند بادلوں کی بند پروازی "ہوائیں کی شد زوری کو ستاروں کی حر
 ہی دم سے "سے" تیری ہی ذات سے اس کا سکون و چین دون کا مبرور تھی "تین
 فن کا جنون باری و ساری ہے۔ اسے خداوند تو ہی فراق و جبر کے لمحوں میں
 جھنور کھڑے کرتا ہے۔ تو ہی اعطاف و روال کے ٹکڑوں میں عورت و شاب سے
 روال دواں کرتا ہے۔

اسے خداوند "اسے ابراہیم" کے خدا میں تیری رضا مددی اور تیری خوشن
 اس ایدولس دینا کے خلاف حرکت میں آتا پھرتا ہوں "مجھے تیری دے مجھے خانہ
 میں اس بت کو گرا کے پاش پاش کر دوں تاکہ اس کے حوالے سے "اس کی
 اس سرزمینوں میں شراب جاری سے اس کا حاکم ہو جائے۔

نالی ہوا، ہم جنہیں اپنے ساتھ صبح کے کھانے کی دعوت دیتے ہیں۔ توڑی
دانتے ہی والا ہے۔ یونان کی یہ منظر کشی کرنا تو اس کے بڑا اور یونان کے
یہ تھا۔

میں دیر تک کمرے میں خاموشی رہی۔ اس کے بعد یونان بولا اور یسوی ظنی
تاجب کر کے گئے۔

میں برک! افریقہ کی اس سر زمینوں کی طرف سے آنے سے پہلے یا تم سے
میں سیاحت کی۔ کسی اور جگہ یا کسی اور قوم پر بھی تحقیق کا کام لیا۔ اس پر اس
یہ خاموش رہا۔ کچھ سوچا اس کے بعد یونان کی طرف دہلیتے ہوئے سے لگا۔

میں نے اس سر زمینوں کی طرف سے پہلے میں ہی کی سر زمینوں میں
یونان پر یونان نے فوراً چوتھے کے امداد میں پوچھا۔ کچھ یسوی توڑی
میں یہ کہہ رہا تھا۔ اس پر یسوی بولا اور کہنے لگا، میں سے تم اقامت پر تحقیق
میں اور تیسری میں قوم تھی۔ جس پر میں نے تحقیق کی ہے۔ اس پر یونان فوراً
سے لگا۔ کچھ یسوی برک میں ہمارا اور شہر کے متعلق تو تفصیل سے جانا
میں میں سے تحقیق نہیں جانتا یا تم میں سے متعلق تو تفصیل بتاؤ گے۔
اس بولا اور کہنے لگا۔

میں نے قوت سے متعلق نہیں سرور بتاؤں گا لیکن اس سے پہلے میں جنس اس سر
میں رہا ہونے میں یہ کہہ رہا تھا۔ اس کے لیے بھی جگہ کہو۔ اس کے لیے میں داخل ہوتے
میں ہی رہا تھا۔ یہ مجھے یاد تھا کہ میں اس سر زمینوں میں گئی ایک بار وہ
میں رہا تھا۔ اور بہت حد پر یہاں سے بچ رہا تھا۔

یونان نے یہ کہہ کر فوراً اور تیرے منہوں سے اس کی طرف کچھ پوچھا اور
یونان اس انتخاب کی طرف سے جوں سر زمینوں میں رہا ہوا ہے۔ اس پر
کہنے لگا۔

میں نے میرے عزیز مجھے صبح کے وقت کھانے اور میرے کرنے کی بات ہے۔ میں ابھی
میں نہیں گیا ہوں اور اپنے ساتھ ایک انتہائی اہم خبر لے کر آیا ہوں۔ کھوے سے
میں یسوی دینا کے معبد کی طرف چلا گیا تھا۔ کچھ ایسا ہوا کہ اس سے وقت ملی
میں قوت ایسوی دینا کے خلاف حرکت میں آئی۔ ایسوی دینا سے بہت دور
میں نے کچھ چھپتے دیا اور ایسوی دینا کا باغ اٹھا۔ اس کا چھپا ہوا
اس کے علاوہ وہاں جس قدر ایسوی دینا اور شہر ہوئی۔ بت تھے ابھی میں

حیرت کی بات یہ ہے کہ آخر اس اکٹھے نے کیسے اسے بڑے بت کو
کر دیا۔ یہ اکٹھے شخص کا کام ہو ہی سکتا۔ اس پر وہی چوڑی بولا اور کہنے لگا
ماترہ ہلو وہ کیا مل تھا۔ اس پر ایک اور چوڑی بولا اور کہنے لگا، میں سے
تھا۔ اس اکٹھے نے ہی یسوی دینا کے منہ کو گرا کر پاش پاش کیا ہے۔ اس
اور کوئی نہیں تھا۔ اور دیکھو وہ ہمارے سامنے بھاگتا ہوا اس پنہاں کے پیچھے تو
یہاں بھی میں سے لگتا ہے وہ ہولی ہولی انصرفت قوت تھی جس نے ایسوی دینا
سامنے منظر کیا اور اسے توڑ پاش پاش کر دیا گویا وہ طاقت وہ قوت ہمارے
کی پرستش اور پوجا پات کر کے کے خلاف ہے۔

توڑی دیر تک خاموشی رہی پھر ایک دوسرا چوڑی بولا اور کہنے لگا
ماترہ میرے دوست! اگر ایسوی دینا واقعی سچائی پر ہوتا یا اس کی کوئی حقیقت
طرح کہ ہم بیماری خیال کرتے ہیں ذہنیاً یہ اپنا دفاع کرتا وہ شخص تیرے
تھا تھا اس پر خطاب ملایا کرتا اور اسے تباہ و برباد کر دیتا۔ لیکن چونکہ ایسا نہیں
اکٹھے جو ان سے ایسوی دینا کو گرا کر تباہ و برباد کر دیتا ہے۔ لہذا میں آج سے
کہ میں ہرگز کسی بھی صورت میں ایسوی دینا کی پوجا پات پسند نہیں کروں گا۔
ساتھ ساتھ جو دینا اپنی حفاظت نہیں کر سکتا وہ ہم لوگوں کی دینا اور محفوظ
ہے۔

دوسرے بیماری بھی دلی دلی اور ہلکی توانوں میں اس بیماری کی تائید
ایسوی دینا کے خلاف وہ دینا میں اٹھ رہا ہے۔ یہ وہ ہے ہم ساتھ امداد میں
قیام گاہوں کی طرف جارہے تھے۔



یونان اور کیرش اور مادھتوں اپنے کمرے میں بیٹھے ہوئے تھے۔ میں
ہو چکا تھا۔ اور ہماروں طرف شہری دھب پھیل چکی تھی۔ ایسے میں یسوی دینا
کے کمرے میں آیا اور یونان کی طرف دہلیتے ہوئے سے لگا۔ میرے عزیز
کے بھائی خانے میں جا کر صبح اٹھنا کھائیں۔ میں جانتا ہوں کہ آج صبح
میں یسوی میرے ساتھ کھاتا۔ اس پر یونان بولا اور کہنے لگا۔

دیکھ برک یسوی تیرے پاس ہی ہمارے کمرے میں بیٹھے۔ ہم سے صبح
منگوایا ہے۔ اور اس کھانے میں شمار اٹھنا بھی شامل ہے۔ آج میں ایک

م تفصیل بعد ہی میں بتانا چلتے یہ بتاؤ کہ واقعی کیا ایک ایک شخص نے ایڈولس
اس لابت کو جڑ سے اکھاڑ کر چبھے پھینک دیا تھا۔ اس پر یونانیوں اور کینے لگا۔
اس بت کو گرانے والا ایک ہی شخص تھا اور وہ کون تھا یہ میں تمہیں اس
کا سبب تم مجھے کسی قوم سے متعلق تفصیل سے بتا چکے گے۔ اس پر نیوس
کا خاموش رہا کچھ سوچا پھر وہ ہار مانتے کے انداز میں کہنے لگا۔ سنو میں تمہیں
متعلق تفصیل سے بتاؤں۔

پنچویں صدی قبل مسیح کے اوائل میں پوری قریب کی حیثیت میں نمودار ہوئے۔
اور وہ مغربی حد تک جو شرق ابدن کے مشرق میں واقع ہے یہ سرسبز زمین
نائل مسیح سے مختلف پھولی پھولی پادشاہوں کا مرکز تھی۔ اردن اور معا
تھوں اور حدات شمال میں سب کھائی اور آرمی تھے۔ ان سرزمینوں میں

پنچویں صدی قبل مسیح سے پندرہویں اور معا میں کوئی سبب رہتا تھا۔ اس کی
پنچویں صدی قبل مسیح تک بالکل حال چلی آتی ہے۔

قرن پور کر دیکھ دیا گیا ہے۔

سنو میرے عزیز! اس مسئلے میں میں نے ایڈولس دیوتا کے پیادوں سے
تو اس کا کتا تھا کہ رات کے پچھلے پہر سورج طلوع ہونے سے کچھ دیر پہلے جب
میں ابھی تاریکی میں ہی ایک مافوق الفطرت شخص ایڈولس دیوتا کے قریب
اور اس نے دعا دے کر ایڈولس دیوتا کو جڑ سے اکھاڑ دیا۔ دیکھ یونانی تم سے
دونوں پیادوں سے ایڈولس دیوتا کو دیکھا میں ہو گا۔ میں نے اسے دیکھا ہے۔ یہ
مقامی مقاموں نے جو قسم اور ارض شام میں اس دیوتا کے بت دیکھ کر کہتے ہیں۔
نے ایک بت جی پنڈا کو اتار کر ایڈولس دیوتا کا بت بنایا تھا۔ کہتے ہیں اس
تراش فراش میں ایک شیطان قوت بھی شامل تھی جس کا نام سطرون تھا۔ وہ
وقت کہاں عائب ہو گئی ہے۔ بہر حال اس پیادوں کا کتا ہے کہ وہ مافوق الفطرت قسم
کے پچھلے جیسے میں نمودار ہوا اور اس نے ایڈولس دیوتا کے بت کو کرک پاش پاش
کچھ پیادوں کا کتا ہے کہ اس بت کو گرانے سے بعد وہ سرزمین
پنڈا کی طرف بھاگا تھا۔ اور اس کی اوٹ میں ہو گیا تھا۔ پیادوں کا کتا ہے۔
حقاب کرتے ہوئے جب اس پنڈا کے پاس گئے تو وہ کچھ بھی نہیں تھا۔ یہ
پریشان تھے اس کا کتا تھا کہ وہ ضرور کوئی مافوق الفطرت قوت تھی جس نے یہ
ناپسند کیا اور اس کی پوجا پر اس کی نگاہوں میں طغیانی تھی۔ معنی جس کی عبادت
ایڈولس دیوتا کو کرتے تھے۔ اب پیادوں ایڈولس دیوتا سے ہزار کی ہزار گزشتہ
سوں نے عبادت کرنا ہے کہ وہ اب یہاں اس سرزمینوں میں بھی بھی ایڈولس
پاٹ اور پرستش نہیں کریں گے۔

یہاں تک سے کے بعد یونانی فلسفی جس بت خاموش ہوا اب یہاں
کا کچھ برکت ہے۔ پتہ تم مجھے کسی قوم سے متعلق تفصیل سے بتاؤ پھر میں
گا کہ ایڈولس دیوتا کے بت کو اس سے اکھاڑ پاش کر دیا ہے۔
یونانی اس گفتگو سے فلسفی جس کی آنکھوں میں ایک پتہ پید
نیز نگاہوں سے یونانی کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا۔ یا ایسا ممکن نہیں ہے۔ پتہ
بتاؤ کہ ایڈولس دیوتا کے بت کو اس نے اکھاڑ پاش کر دیا۔ اس کے بعد میں
قوم سے متعلق تفصیل بتاؤں گا۔ اس پر یونانی ہوا اور کہنے لگا۔ نہیں برکت
میں قوم کی تفصیل بتاؤں گا۔ اس کے بعد میں تمہیں بتاؤں گا کہ ایڈولس دیوتا
کرچر چر گیا۔ اس پر نیوس جی عازمی اور انکساری سے کہنے لگا۔

ای دہائی چنانچہوں کو کھوکھری صورت میں بنایا گیا تھا۔

لفظ پیڑا سزا کا پڑائی تاجر ہے جہاں میں اسے مہیا کئے تھے اس کا محل تجارت
ہم ہے۔ دہائی موسیٰ میں اس کا محل ام اسدرا کہا جاتا ہے۔ اپنے دار الحکومت سے
جہاں نے اپنا اقتدار پھیلاتا شروع کیا۔ اور ان کی نو آبادیاں اس پاس کے شمالی علاقوں میں
قائم ہوئی ہیں جنکی تھیں۔

ادامی اور مہاروں کے جو پرانے شہر چاہو چکے تھے قلعوں نے انہیں پھر سے آباد
ہو جانے کی روٹی اس طرح لوٹ آئی تاجر دہائی کا قلعوں کی تجارت کے لئے بنی چکیاں
وہاں تھیں اور مصلحتی وسائل کی ترسیل کے لئے قلعوں نے اسے مرکز قائم کیا۔

اس کے علاوہ دریائے اردن اور حجاز کے درمیان صرف پیڑا تھا جہاں حد درجہ مضاف
پانی۔ افراد ملتا تھا علاوہ برسی شہر کو تین طرف سے ہانگ ناقابل تغیر سمجھا جاتا تھا یعنی
مشرق۔ مغرب اور جنوب کی طرف سے یہ شہر محفوظ تھا اور حملہ آور چنانچوں اور کوشانی
مسلکوں کی وجہ سے اسے تغیر نہ کر سکتے تھے۔

یہاں تک کہنے کے بعد یہودی قلعی یوس دم لینے کے لئے رہا۔ قنوزی دیر تک
خاموشی سے پورٹ۔ نیرش اور مار تھا کی طرف دیکھا رہا۔ پھر، اور کہنے لگا۔

ستویہ پچ۔ چوتھی صدی عیسوی کے اختتام سے پیڑا خدائی راستے کا کلیدی مقام
بن گیا اور اس سے جنوبی عرب کے مصلحوں اور خوشبو پیدا کرنے والے علاقوں اور شمال
کے چرواہوں کے درمیان ایک لڑائی کی حیثیت حاصل ہو گئی تھی۔
ان خدائی راستوں پر اس نے قلعوں کا مکمل طور پر قبضہ ہو گیا تھا۔

پیدا راستہ مغربی جانب عرب کی بد روگہ کی جانب جانے والا راستہ تھا، دوسرا شمالی جانب
بہر اور دمشق کا راستہ تھا۔ تیسرا ایلا کا راستہ تھا۔ جو بحیرہ قہر کی مشہور بندرگاہ تھی اور
چوتھا صیغ فارس کا راستہ جو صحرائے عرب سے ہوتا ہوا آگے بڑھتا تھا۔ ان چاروں راستوں
کے لئے لوٹوں کے قلعے بنائے گئے تھے۔

تیماری کے ماہر ملی مہاروں نے چشموں کے پانی پر انکشاف کرنا مناسب نہ سمجھا۔ بلکہ
انہوں نے زمین کی تہ سے پانی نکالنے کا انتظام کیا اور اس کے لئے انہوں نے مختلف اوزار
ایجاد کرنے کے ساتھ ساتھ انہیں استعمال بھی کیا۔ اور ان سے بحیرہ قہر کا علاقہ انہیں اس کے
علاقہ و بارش کے پانی کو بھی جمع کر لیتے تھے۔ اور اس سے کھپاشی کا کام ایسے لیتے تھے جیسے
قوم مبارک شہر میں جی تھی۔ کہنے والے کہتے ہیں کہ ان صحرائوں میں ٹیلوں نے جو پانی
سے کام کیا وہ ایسا معلوم ہوتا تھا انہیں صحرائوں میں وہ سمجھنا حاصل کیا ہو جو پیشتر اس

تیسویں صدی قبل مسیح سے تیسویں صدی قبل مسیح تک ان علاقوں
آبادی دہائی چہر سحر کی جانب سے جسے شروع ہونے اور بظاہر ان علاقوں کی دور
علاقے چاہ اور برآمد ہونے۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہی قوتوں نے بھی ان علاقوں
ہونے کی کوشش کی لیکن وہ ناکام رہے۔ شہر حضرت داؤد کے زمانے میں یہودی
دھرم کسی بڑی قوت کی شکل میں دریائے اردن کے پار نہ جاسکا اور نہ اس
جانب قدم بڑھا سکا۔ ان علاقوں میں رہنے والے لوگ وہی تھے جو آگے چل
کھلائے۔ بعد قیام میں بعد میں شہر اور عرب کے قلعے ہو یہیں بھی شامل ہو گئے
یہاں تک کہنے کے بعد یہودی قلعی قنوزی دیر دم لینے کو رہا پھر وہاں اپنا مقصد
رکھتے ہوئے وہ کہہ رہا تھا۔

چوتھی صدی قبل مسیح سے بیشتر مل خانہ بدوش ہی تھے۔ وہ یہودیوں پر
اور آرامی بولتے تھے۔ شراب سے سخت پرہیز کرتے تھے۔ محنت بازی سے انہیں
نہ تھی اسے دہائی میں اسدرا نے گھر بنائی ترک کر دی اور صحرائوں دہائی
محنت بازی اور تجارت میں مشغول ہو گئے۔ تیسری صدی قبل مسیح سے اختتام
ایسے معاشرے کی شکل میں اعلیٰ بنات پر مبنی ہو چکے تھے جو صارت کے علاقہ
آگے چل چکا تھا اور پھرتا چلا جا رہا تھا۔ نیز یہ لوگ خامے دولت مند ہو چکے تھے۔
ایسی مثال تھی جہاں مشرقی عرب تک تاریخ میں بار بار پیش آئی رہیں۔ کہ
کاشتکار بنے پھر انہوں نے تجارت اختیار کر لی۔ جس سرگرمی پر وہ رہتے تھے
ان کے لئے ناگاہی لیکن اس کا مکمل وقوع ایسا تھا کہ وہاں سے تجارت کاغذ
جاتے رہتے تھے اس طرح قلعی قوت کی طمانی ہوئی رہی۔

تیسویں کی تاریخ میں پیدا قابل ذکر واقعہ تھی جو دہائی قبل مسیح میں پیش
آئے؟ سکندر اعظم کے جانشین یعنی کولس کے تحت اس دور میں شام میں جب
حکومت قائم ہوئی تو یہاں دہرمت نہیں پر حملہ آور ہوئے۔ لیکن دہائی مہر
ہاتھوں ہاتھوں کو دہرمتین گھٹ کا سامنا کرنا پڑا۔

کہتے ہیں کہ تیسویں کا دور حکومت کی ابتدا ایک پہاڑی قلعے سے ہوئی تھی
مقام پر تھا جہاں مہاروں کی تجارت کے مختلف راستے آکر مل جاتے تھے اور یہ دور
تھا۔ یہ چنانچہ حاسے بنا تھیں۔ اس کا نام پیڑا یا افر تھا۔ انہیں کے دور سے
علاقے میں آمدنی آباد تھے اور وہ بھی پیڑا یا افر کو ہی اپنے لئے تجارتی مقام سمجھتے
اس مقام کو انہوں نے دہریوں سے چھینا تھا۔ یہ مقام اس لئے بھی زیادہ محفوظ

میں پہلی بار مکایوں کے بادشاہ بناموس کو شکست دی۔ اس حادثہ ثانی کے بعد اس کا
 دوبارہ نہیں کا بادشاہ بنا۔

مکایوں کے بادشاہ بناموس کو جب خبر ہوئی کہ حادثہ ثانی فوت ہو گیا ہے اور اس کی
 اس کا بیٹا عیدہ نہیں کا بادشاہ بنا ہے تو اس نے ارادہ کیا کہ میں پر حملہ آور ہو کر
 اس سلطنت پر قبضہ کر لے لیکن ہوا بادشاہ عیدہ ہوا جنگجو اور دیر تھا اپنا لشکر لے کر یہ
 حصوں کے بادشاہ بناموس کے مقابلے آیا۔ کچھ روز کے مشرقی ساحل پر دونوں لشکر ایک
 دوسرے کے آگے سامنے ہوئے۔ اس جنگ میں مکایوں کے بادشاہ عیدہ نے مکایوں کے
 بادشاہ بناموس کو بدترین شکست دی اور عیدہ کی اس فتح سے انہیں پر جھولی اور مشرقی شام
 اور دروازہ کھل چکا تھا۔

شام نے یہ دیکھ کر غصے میں جھپٹا ہوا حوران اور نعلی دروازہ بھی کھد کر پکارتے ہیں۔
 بادشاہ عیدہ کے سامنے سلوکیوں اور مصر کے عظیمین کو زیر اور مطلوب ہوا
 عیدہ کے بعد اس کا جانشین حادثہ ثانی میں مکایوں کا بادشاہ بنا تھا۔

اس حادثہ ثالث نے اپنی طاقت اور قوت میں خوب اضافہ کیا۔ اور اپنی اسی طاقت
 قوت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اس نے اپنی سلطنت کی حدود شمال کی طرف مزید بڑھا
 دی۔ اس وقت تک رومن تاریخ کے مشرقی منظر پر ابھی تک نمودار نہ ہوئے تھے۔

یہ حادثہ حصوں کی قوت حاصل ہائی تھا اس نے بار بار یہودیوں کے ساتھ جنگیں
 کیں۔ اس میں بدترین شکست دی۔ اس نے ایک بار یہود شہم کا محاصرہ بھی کر دیا۔ اس کی
 ہمت اور قوت میں اس قدر اضافہ ہوا چکا تھا کہ، مصر کے حکمرانوں سے ایک بار اسے اپنی
 امانت کے لئے، شہموں کے خلاف پکار یہ مشرق کے دشمنوں کے خلاف صف آراء ہو گئے۔
 شکست دی اور اس طرح، مشرق پر بھی اس کی حکومت قائم ہو گئی تھی۔ اس طرح حادثہ چار
 درمیں بلکہ شام کا بھی نہایت طاقتور بادشاہ بن گیا تھا۔ اس حادثہ کے دور حکومت میں پہلی
 مصر اور عربوں کے تعلقات دوسروں کے ساتھ براہ راست پیدا ہوئے تھے۔

اسی حادثہ کے دور میں رومنوں نے آبی بار کوشش کی کہ حملہ آور ہو کر۔ میں کے
 رومنوں پر قبضہ کر لیں لیکن ہر بار حادثہ نے رومنوں کا مقابلہ کرتے ہوئے انہیں مار بھگا
 اس حادثہ نے حال ایک ہاتھ سے رومن لشکروں کو پیچھے ہٹا دیا دوسرے ہاتھ سے اس
 رومنوں اور رومن اثرات کا دروازہ بھی کھول دیا۔ وہ اپنی سلطنت کو بحالی تہذیب سے
 روم میں لے گیا اس طرح اسے یونانیوں نے محبت و تائید کا لقب عطا کیا۔ حادثہ چار
 حصہ تھا جس نے بیل سکے جاری کئے اور ان سکوں کو اس نے مصر کے عظیمین کے علاقوں

مصر کے علاقے میں پھرنے والے ایک سالی گروہ یعنی حضرت موسیٰ کو ملایا ہوا تھا۔ اپنے اس مصافحہ
 مقامی سے کام لیتے ہوئے ان نہیں نے خشک کناروں سے پانی نکالا۔ اس طرح میں
 صحرا کے سمت سے طے لیکن ڈاڑی کے فطوں کی صورت میں تبدیل کر دینے میں اس
 کسی گروہ نے یہ کام اس کیلئے نہ اس سے پہلے انجام دیا تھا۔ بعد میں دیا ہے۔

کہتے ہیں تیسری صدی قبل مسیح میں نہیں کے حلقہ قوت کم ذکر آیا ہے۔ اس
 صدی میں ابھی ہندوستان آباد کاری کے ممکنات کو ترقی دے رہے تھے۔ تاہم دوسری صدی
 قبل مسیح کے آثار میں ہی انہوں نے اپنی قوت حاصل کر لی کہ ایشیا کے قریب کی سیاح
 میں انہیں نظر انداز کرنا مشکل ہو گیا۔ لیکن اپنی دلوں مصر کے حلقہ قوت میں سکناؤں سے
 پرانے نکالے اور نہیں کے خلاف دکت میں آئے اور میں کو اپنا انہوں نے قوت
 لیا۔ لیکن جلد ہی میں نے غلامی کا ہوا آثار پھینکا اور ایک سو اسی قبل مسیح میں
 نے اس موموں کو شکست دے ایک طرف کر دیا۔ انہوں نے اس علاقوں میں
 بادشاہت کا اعلان کر دیا۔

یہاں تک کہنے کے بعد یہودی قسطنطینوس رگہ رگہ تھوڑی دیر تک وہ بیٹا رہا۔
 یونانی کیرش اور بار تھا کی طرف دیکھتے ہوئے کسے تک۔ یہ تو نہیں کے ابتدائی حالات نے
 دیکھو میرے بچ اب میں چار چوتے ہوتے ہوتے بادشاہ بنے ہیں میں جس اس
 بادشاہوں کے حالات تو میں سا نکلی تاہم جس بادشاہوں کے حالات میں حال سکناؤں
 جتنے مجھے یاد ہیں یا جو میں سے اوپر اصرار بادشاہ ملاتے ہیں اس کے حالات میں نہیں
 تصدیق کے ساتھ سناتا ہوں اور اس کے علاوہ میں نہیں کے رہنے سے سے وہ
 ان کی سلطنت کے دور حیات اور اس کے علاوہ اس کی جاری اور منطقی ترقی اور اس
 کہ سب پر بھی روشنی ڈالوں گا۔

پہلی بادشاہوں کی قسمت میں سب سے پہلا نام الحارث کا آتا ہے جو ایک سو اسی
 قبل مسیح میں میں کا بادشاہ بنا یہ الحارث اس یہودیوں کا ہم عصر تھا جس نے قسطنطین
 نکالی حکومت کی بیدار رکھی تھی۔ یہ دونوں خاندان یعنی ابھی اور نکالی شہم کے سلوکی
 بادشاہوں کے خلاف مل کر طیف تھے بعد ازاں دونوں میں اختلافات پیدا ہو گئے تاہم
 دونوں میں امن اور صلح رہی یہاں تک کہ الحارث کے بعد اس کا جانشین حادثہ چار
 نہیں کا بادشاہ بنا۔ اس نے میں کی ترقی اور قوت کے لئے جو کام کئے اس حادثہ
 ثانی کے دور میں غزنی کی نکالی سلطنت نے بڑی طاقت اور قوت حاصل کر لی تھی اور
 نہیں کے خلاف صف آراء ہونے کے حلقہ قوت میں رہے تھے اس حادثہ ثانی نے اپنی

نہیں کے آخری بادشاہ کے حلقہ معلومات میرے پاس کچھ زیادہ نہیں ہیں جس
خود سے سے خفاقی جو مجھے یاد ہیں وہ میں تم تیس سو بیسی کو بتاتا ہوں۔ میں یہاں یہ بھی
کہاں چوں کہ میں نے حکمران عہدہ ثالث کے زمانے سے سکوں پر ملک کی تصویر بھی
بادشاہ کے ساتھ نمایاں ہوئی اور یہ سلسلہ سلطنت کا تختہ اٹھنے تک جاری رہا

میں نے ایک ایسا مجسمہ بھی دیکھا جس میں عہدہ اللہ کو خداوند کے رنگ میں یاد کیا گیا ہے
اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ سنی بادشاہوں کی موت کے بعد اسی وقت کا وجود اے ہو جاتا تھا۔

حارثہ رابع کے بیٹے مالک ثانی کے سکوں پر ملک کو بادشاہ کی سن بتایا گیا ہے مگر
فرمانی اور بطور سی دستور کی طرح بعض سنی بادشاہوں کی بیویوں ان کی بیٹیاں بھی تھیں۔
عہدہ کے تخت پر ایک تحریر سے پتا چلتا ہے کہ حارثہ رابع کی بیویوں میں سے ایک اس کی
بیوی تھی مگر وہ مالک ثانی تھا جس نے بدھ مت قبول کیا تھا اسی مالک کے زمانے میں بدھ مت
روایت کے حوالے ہوا۔ غالباً اس وقت بدھ مت کا بادشاہ موجود تھا۔

مالک کا چچا اور چالیس اور بیسوں کا حکمران رونیل ثانی تھا۔ یہ شاید انیسویں
آخری بادشاہ تھا۔ کہتے ہیں اس بادشاہ کے بعض سکوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ چند سال تک
یہ اور اس کی والدہ حکمرانی میں شریک تھے کچھ یہ نہیں پتا کہ کون سا بیادشاہ تھا جس کی
تصویر بدھ مت کے رونیل ثانی نے اپنے بادشاہ ثابت ہوا اور اس کے بعد سیکوں کی سلطنت کا
خاتمہ کر دیا۔

برہمن یہ باب ظاہر ہے کہ رومن اس وقت تک شام اور فلسطین کی تمام زمینوں
میں بادشاہت کو تسلیم کر چکے تھے اور ایران کی حکیم الشان ایشیائی بادشاہت کے ساتھ باقی
زمین کی تیاریاں کر رہے تھے۔ لہذا وہ اپنے اور ایران کے درمیان میں کسی نیم خود مختار
سلطنت کو چھوڑنا غریب معلول تھا۔ سمجھتے تھے چنانچہ ایرانوں سے براہ راست حکمرانوں کے
لئے انہوں نے بیسوں کی سلطنت پر عمل کیا اور اسے فتح کر کے اپنی سلطنت میں شامل کر
لیا۔ غالباً رونیل کا عہد ختم ہونے پر بدھ متوں نے اس کے چالیسوں کو اپنا بادشاہ تسلیم کرنے
سے انکار کر دیا اور انہیں کے علاقوں کو رومنوں نے اپنی سلطنت میں ضم کر لیا۔

12۔ سہوہہ کی کہانی میں میں نے حلقہ ایک کتبہ لکھا ہے جو نمونہ اسے حوالہ دیتا ہے۔
اس میں کتبہ نے غالب گھر میں سہوہہ ہے اس سے واضح ہوتا ہے کہ ایک عہدہ چوں بل چنہ سہوہہ
اس کی تصویر ہوئی کہ حارثہ رابع کے لئے چنہ چوں اس میں تصویر اس کی تھی اس سے
چینی دستاروں میں بھی میں نے تصویر کی مرگ چوں پر بدھ مت کی ہے۔ اس سے بدھ مت میں
سہوہہ کے بل کے شرقی علاقہ پر ہوا۔ کرت سے دستیاب ہوئی ہے اس سے بھی شریک کی تصاویر
پر بدھ مت کی ہے۔

حارثہ ثالث کے بعد حارثہ رابع میں بادشاہ تھا۔ یہ حضرت عیسیٰ کی وقت۔
سال بعد بیسوں کا حکمران ہو۔ اس کے طویل اور خفاقی دور میں بیسوں کی سلطنت
کمال حوز تک پہنچ گئی تھی۔ اس حارثہ چہارم نے رومن تحریک کی اشاعت کا سد
جاری رکھا اسی کے ایک والے نے انہیں کے رومن پوس کو دمشق میں گرفتار کیا۔
نوشتر کی تھی۔ فلسطین کے رومن حکمران یہودیوں کے بیٹے یہودس کی شادی اس
کی بیٹی سے ہوئی تھی لیکن جب اسے ایک رقاصہ سے شادی کی صورت پیش آئی تو
کی بیٹی کو سبہ تلفظ ملاں اے دی۔ یہی رقاصہ اللہ کے بی بیوہا کی شہادت کی اور
تھی اپنی بیٹی کی طلاق پر حارثہ رابع صراحت کیا کہ اس نے یہودی بادشاہ کے خلاف
اقدام کر دی اور اس جنگ میں اس نے یہودی حکمران کو بدتریں شکست دی۔

سنی سلطنت کے انتہائی عروج کے زمانے میں یہودی فلسطین مشرقی اردن سمیت
شام اور شمالی عرب میں شامل تھے لیکن سلطنت کے شمالی حصے اور مشرقی اردن
درمیان بلاد مشرق کا علاقہ حائل تھا وہی سرحد ان دونوں کو ملاتی تھی مشرقی اردن کی
سرحد پر یہ صحرائی علاقہ قلب عرب اور شام کے درمیان شاہراہ کا کاروبار تھا اور یہ شاہراہ
بلاد مشرق کے علاقے سے آتی ہوئی شام پہنچ جاتی تھی۔

اس کاروانی راستے پر جہاں قدرتی چٹانیں تھیں جہاں نے کاروانوں کے
جمع کرنے اور استعمال میں ٹانگے کے لئے بہترین انتظامات کیے تھے جہاں قدرتی کاروان
حفاظت کے لئے انہوں نے پتھریاں مقرر کیں جس کے اندر سوار۔ ان کے جاتے تھے
کاروانی شاہراہ وہ شاہراہ میں بٹ جاتی تھی۔ مشرق جاتے والا راستہ مشرقی اردن کو
اور اس طرح شاہراہ سے مل جاتا تھا جو سلع مربع کے درخت حصوں کو قطع کرتی ہوئی تھی
تھی۔ مغرب جاتے والا راستہ فلسطین کو جاتا تھا یہ دونوں گزرگاہیں بدھ مت مشہور اور
ریں۔ صلیب کا رستہ ہوتا تھا اس گزرگاہوں سے بیسوں کا سماں تجارت جاتا تھا۔ کاروان
توں گزرگاہوں سے ہتھیار روانہ کئے جاتے تھے۔

یہاں تک کہیے کے بعد یہودی فلسطین میں دم لینے کے لئے راکھوں اور
رہا مگر وہ بیسوں کے حلقہ معلومات فراہم کرتے ہوئے پھر بولا اور کہنے لگا۔

13۔ بطور شریک جو بدھ مت کی اور خصوصیت عہدہ اب تک باقی ہیں۔ یہ بدھ مت کی تصویر
چہارم کے عہد کی ڈیواریں ہیں۔

یہاں تک کہنے کے بعد یہودی فلسفہ جس پر رک گیا کچھ دیر تک دم یا ہوا
یونان کیرش اور مارٹا کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔ یہ تو نسلی پارشاہوں کے مختلف ما
تھے جو میں نے تم لوگوں سے کہے اب میں تم لوگوں کے لئے نسلیوں کی تجارت اور
ہر دو نسلیوں کا۔ سنو میرے بچ۔ نسلیوں کے مرکزی شہر پٹنہ کے تجارتی سلسلے اس
کی مذہب دنیا کے حمایت دور اندازہ گوشوں تک پہنچ گئے تھے۔ اور یہیں نے دور
کی اس تجارت سے بڑا فائدہ اٹھایا۔

نسلیوں کی تجارت کی خاص سبب جنوبی عرب کا برصغیر اور بحرہند و مشرق
فونی کے اعلیٰ درجہ کے رہنما پانچ جات اور استکان کی مٹا صیدوں اور صیدا کے پیشہ
برتن اور ارفواں اور شیخ فارس کے موتی تھے نسلی علاقے کی خاص بیہ اداریا تو سہارا
جامدی قبیلہ کی کاہل جسے دو فن رجوں کی جگہ استعمال کیا جاتا تھا۔

اساتات اور دوسری صنعت کٹن و دھاتیں غالباً نسلی بھڑو عرب کے مشرقی کنارہ
سے نکالتے تھے ان کے بدلے میں چین سے ریشم و رنگہ کیا جاتا تھا۔ چینی ریشم کو شام میں
سلطانیوں کے لباس سے شہوت حاصل تھی اور عام ریشم پہلی صدی عیسوی سے صیدوں شہر
میں ڈھالنے لگا تھا۔

یونان اور روم سے جو چیزیں نسلی علاقوں میں پہنچتی تھیں وہ خاص قسم کے مہربان
میں بھر کے آتی تھیں۔

بڑا شہر کی طرح ایک شہر کی کاروانی منزلوں کے سلسلوں کی ایک لڑی تھی اس طرح
کچھ بھی نسلیوں کے دور میں بہترین تجارتی مرکز خیال کیا جاتا تھا۔ اس کے علاوہ یہی آپ
دوسرے شہروں کو بھی ہتھیاروں اور مختلف سامان کے ذخیروں کے طور پر استعمال کرتے تھے۔
نسلیوں نے جگہ جگہ فنی دستے راستوں اور شاہراہوں کی حفاظت کے لئے ترہ کئے ہوئے
تھے۔ اور نسلیوں کے دور میں یہ تجارتی شاہراہیں بالکل محفوظ خیال کی جاتی تھیں۔

پہلی قافلوں کے راستوں کی حفاظت کرتے تھے اور آئے والوں سے وصول بھی لیتے
تھے۔ اس طرح نسلیوں نے نہ صرف تجارت سے بلکہ تجارتی شاہراہوں سے بھی خوب
فائدہ حاصل کیا۔

(1) ان عربوں نے کھوکھے چالے کہ ان کے دور میں بحرہند اور بحرہند میں کئی شہروں میں
حاصل کئے گئے ہیں۔

(2) اسی شہر کا نام تھا۔ پٹنہ کی طرف صوبہ دور کی عدالت میں ایک تھانہ میں عام
مذاہب کا نام ہے کہ یہ وہی مقام ہے جہاں سے تین قرآن تھیں جس میں روم قرآن
سے ایک وہ ہے کہ صوبہ دور میں اب بھی اہم کے نام سے مذہب کے نام سے اس مقام کی پجاری
ہو رہی ہے۔

یہودی فلسفہ جس میں تک تفصیل بتانے کے بعد دم لینے کے لئے رک گیا۔ اس
اور اس یونان کیرش اور مارٹا کیوں یونانی منونیت سے اسے دیکھتے رہے اس کے بعد جس
دور اور کہنے لگا اب میں نسلیوں کے متعلق جنہیں میں معلومات فراہم کرتا ہوں۔

سو میرے بچ! نسلی تہذیب کو ناگوار عناصر سے سرب قبی مشاہدہ ان کی پوری عملی
فہم۔ رسم الخداہ آرائی تھا۔ مذہب سامی 'نہن اور طرز تعمیر دی و یونانی' نسلی نظریے سے دیکھا
ہے تو وہ یونانی معلوم ہوتے تھے لیکن وہ عرب تھے اور عرب ہی رہے۔

کچھ لوگوں کو شک ہے کہ یہ یونانی تھے لیکن ایسے چل ہیں جو انہیں غیر عرب قرار
دیتے ہیں اس لئے کہ ان کے جسمی نام اور دیوانوں کے نام عربی میں تھے۔

مگر نسلیوں کی بھی زبان عربی تھی لیکن نسلی تاجر زیادہ جس قوم از کم دو زبانیں صدار
پانتے تھے۔ بالکل ایسے ہی جیسے آج کل کا ہندو۔ ہندو کی کیفیت ہے نسلی تاجر عربی اور
ان کے علاوہ یونانی بھی ضرور جانتے تھے اور لاطینی سے بھی انہوں نے ایک حد تک
فہمیت حاصل کر لی تھی اس لئے کہ ان زبانوں کے علاقوں سے ان کے متعلق تجارتی
تعلقات تھے۔

یہاں تک تفصیل بتانے کے بعد جس پر رک گیا درام یا بحرہند کہنے لگا سنو میرے
بچ! اب میں جنہیں یہیں کے مذہب سے متعلق تفصیل بتاؤں گا۔ سو۔

نسلی مذہب کا تصور۔ وہی تھا جو دوسرے عربوں میں عام تھا۔ یعنی ذریعہ کے متعلق
بہرہ و سبب ادا کی جاتی تھیں۔ جن کا تعلق کھیتی باڑی سے تھا۔ اس سلسلے میں بلند مقامات
سے کھڑے قافلوں کی پوجا کاچہ انا طرفہ دانی تھا۔

نسلیوں کے تمام دیوانوں میں سب سے بڑا دلشہز تھا یہ دراصل سورج دیوتا تھا جس
کی پوجا چھری ایک بلند لاث یا اس گڑھا چار گوشہ سیاہ چھری شکل میں کی جاتی تھی۔ میں
نے ایک نسلی معبد کے کھنڈر دیکھے جو کچھ وہاں کے سرب شہر میں کے نام سے
مشہور ہیں۔ یہ معبد کہتے ہیں پہلی صدی مسیح میں بنا تھا۔ اصل معبد سامان صندوق کی شکل کا
ہے اور اسے چھری سرزمین کے کعبہ سے مشابہت دی گئی ہے۔

سنو میرے بچ! نسلیوں کے ہاں دلشہز کے ساتھ لاث کی پوجا بھی کی جاتی تھی جو
عربوں کے نزدیک جوی دیوی تھی۔ یہ دراصل چھری کی دیوی تھی اس کے علاوہ جس نسلی دیوی
دیوتاؤں کا ذکر ہے ان میں مٹات 'عربی اور اصل بھی آتے ہیں۔ اس کے علاوہ آرمینوں کی
دیوی اناٹاکس کی بھی پوجا کی جاتی تھی اور اس کا ایک بہترین معبد خربت احمر میں واقع تھا
یہ نکلون سڑیوں کے چوں پہلوں اور پچھلیوں کی دیوی خیال کی جاتی تھی۔ نسلیوں کی اکثر

میں نے متعدد مقبرے اور دوسری عمارتیں بنوائیں اور ایک نیا فسطح تعمیر کیا یعنی وہ
 ایک فٹ کثرت کر اور تراش تراش کر عمارتیں بنایا کرتے تھے ان کے مکانوں کی چتیں
 - دار ہوئی تھیں آرائش کے لحاظ سے وہ استرکاری سے کام لیتے تھے۔ استرکاری کا
 کے ہاں سے عراق اور ایران بھی کھنڈ ہوا تھا۔ سنگ تراشی میں پیرا کے باشندے
 ان کے باشندوں سے لیاوا قہمہ تر تھے جو صحرائے مائٹے میں واقع تھے مٹا "تدھر
 دوسرے شعبہ

یو فانی کو لے دیکھ کر ہمیں نے ملی کے حروف کی ایسی ہی طرز ایجاد کی جو اس
مستعمل مافی گندہ ان کی چالیوں پرچوں "قافوں" صرائیں اور چالیوں کی جو بات
کے سوہر ہیں وہ حیرت انگیز حد تک فصیح ہیں۔ سوچائی میں یہ اڑے کے چٹکے سے
ہوں گے اور ان پر بہت اعلیٰ کام ہوتا تھا۔

نہ بھی بیویوں کے کھنڈرات میں ہر قسم کے تحریف ملتے ہیں جن میں سادہ ملی لکھ کے ساتھ ساتھ اداوار وار اور عاشق دالے برتن بھی ملتے ہیں۔ ان برتنوں کے لئے سرخی مائل مٹی استعمال کی جاتی تھی اور نمونے میں پھول جیوں کو بھی پیش کیا جاتا۔

ارکس میں انکھور یا انکھور کی بیل کو خاص اہمیت حاصل تھی اس سے انداز ہوتا ہے
 یہاں شراب سے پرہیز اور احتیاط کیا جاتا تھا جو ختم ہو چکا تھا۔

میں قہر، فکارت، اذیت اور مٹی کے ظروف کی ممانعت میں بے اعلیٰ اور صاف
تھے۔ اور میں گریج کی بہترین قوموں میں شمار کیا جانا چاہئے وہ نا قانون کے
خبر خیس مشرق قدیم کے جہاد فی سمر میں خون کی نالیوں کی حیثیت حاصل تھی۔ وہ
یہ شہر کے معجز تھے جو انسانی لوہا کی مارچ میں اپنی شکل آپ ہے۔ انہوں نے
پانچوں پر بندہ اور سرسرمائیں جہاں آپ پٹی بالکل ناپید ہے۔ ان کل ان لیبوں کی
مٹی وہ جد اور سحرانورد کرتے ہیں جو فیلوں کے شہروں کے عہد زرات پر غیے لصب کر
کی بر کرتے ہیں۔

یہاں تک کہ جو کہ بعد وہ یودی فلسفی رک گیا۔ تھوڑی دیر تک خاموش رہا پھر لی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

[illegible]

دوایاں تدرہجیرا پولس اور دلو پولس شہر میں بھی پرتی جاتی تھیں اس کے علاوہ بلیوں —
ہاں سانپوں کی پوجا بھی مذہب کا جز تھی۔

نہیوں کی عداوت کے متعلق کچھ زیادہ معلومات حاصل نہیں ہو سکی تاہم یہیں کے ہاں ایک شاہی دعوت کا ذکر ضرور کیا جاتا ہے۔ کہا جاتا ہے کوئی بھی اس دعوت میں گیارہ پہلوں سے زیادہ نہیں لی سکتا اور ہر مرتبہ نیا سہری پیالا استعمال کیا جاتا تھا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کوئی مذہبی رسم تھی۔ یہ بھی ظاہر ہے کہ ابتدا میں جس سچیگی سے کام لیا جاتا تھا وہ بعد کی تہذیب کے ذرا اثر طع ہو گئی یہ بھی متعین کا خیال ہے کہ صاحب پر پڑنے تو وہ عبادتجو آدمی گروہ بن کر بیٹھتے تھے اور ہر گروہ کے نئے دو بزرگوں کھانے کا امور ہوتی تھیں اس کے بعد جب انہیں نے یونانیات کے طریقے اور پیش آرائیاں اختیار کر لیں تو دیویوں اور دیوتاؤں کے ساتھ نام بھی بدل گئے اور انہوں نے دوسرے لباس پہن لیا۔ چنانچہ جب انہیں پر یونانی تہذیب طلب تھی تو انہوں نے اپنے پرے دیوتاؤں کا نام بھی دیویوں سے رکھ لیا تھا۔

کہتے ہیں جلی بڑے سوتو بوجہ اسے بھٹی، بھٹکم اور امن پسند لوگ جسے تجارت و راعت میں لگے رہتے تھے ان کے معاشرے میں اگرچہ قحوظ سے عظام موجود تھے لیکن تلاش کوئی نہ تھا۔ تمام لوگ دوسرے کا لالچا رکھتے تھے ایک دوسرے کے خلاف دشمنی اور عداوت سے اجزاء کرتے تھے اور امن پسند تھے ان کے بادشاہوں میں ایسا مہوں دور تھا کہ وہ اکثر آپ قابوں کی مدد اور مجلس شوریٰ کے سامنے پیش کرتے تھے۔ امن و امان کے معاملات میں اتنا اطمینان تھا کہ وہ اپنے مردوں کو گور سے بھی زیادہ وقف دیتے تھے۔

[illegible]

اس دیو کی پوجا پات اور پستل کا کام ایک شیطان قوت نے ہی کیا تھا جس کا نام
ہے اور وہ سطون میرا بد ترین دشمن ہے۔ یوں جانوں اور میری دونوں بیویاں بھی
مست ہیں۔ ہم تینوں نیکی کے لہکے ہیں اسی ناکہ کی کے تخت میں لے ایدولس
کے مجھے کو گرا کر ختم کر دیا ہے اور اس مجھے کے گرنے سے مجھے امید ہے کہ ان
میں جو شرک کا طوفان اٹھا تھا وہ رک جائے گا۔ اس پر نوس بولا اور اس نے

نیکس = بات میری سمجھ میں نہیں آئی کہ تم اکیسے لے یہ ہمارے گرا دیا۔ اگر میں
اس کے اس مجھے کے گرنے میں تمہاری دونوں بیویاں بھی تمہارے ساتھ تھیں تب
میں انہوں کا اس لئے کہ تم تینوں بھی مل کر اس مجھے کو نہیں گرا سکتے۔ من
کیا تمہارے پاس سری قوتیں ہیں جن کی وجہ سے تم مجھے کو گرنے میں کامیاب ہو
اس پر یونٹ بولا اور کہنے لگا۔ دیکھ نوس تمہارا کتا درست ہے۔ میرے پاس واقعی
قوتیں ہیں۔ جسیں استعمال میں لاتے ہوئے میں لے ایدولس دیو کے مجھے کو پاش
دے۔ اس پر نوس بولا اور کہنے لگا۔

میرا دل نہیں جانتا کہ تمہارے پاس سری قوتیں ہوں مگر تمہارے پاس ہیں تو کیا تم
نوس کے سامنے مظاہرہ کر سکتے ہو تاکہ مجھے اعتماد اور بھروسہ ہو جائے کہ واقعی
دیو تانے مجھے کو تانے ہی گرا کر پاش پاش کیا تھا۔ اس پر یونٹ نے کیرش اور
دوسری طرف مخصوص انداز میں دیکھا پھر اس نے کیرش کے کان میں سرگوشی کی اور کہا
کہ اگر کام اب یہاں ختم ہو چکا ہے۔ اب ہمیں یہاں سے کوچ کر جانا چاہیے۔ یہ
میرا قاتل ہے۔ یہی کو فدا تئیں اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لائیں اور یہاں سے غائب ہو
جائے۔ ہمارے اس طرح غائب ہو جانے سے اس نوس کو بھی بھروسہ ہو جائے گا کہ ہم
تینوں باوقی انصرفت قوتوں کے مالک ہیں۔ یونٹ کے کہے پر کیرش نے فوراً مارفا کے
سرگوشی کی اس کے بعد یونٹ نے دونوں کو مخصوص اشارہ کیا جس کے جواب میں
اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لائے اور نوس کے سامنے سے غائب ہو گئے۔ ان
طرح غائب ہونے پر نوس پریشان اور دنگ اپنی جگہ بیٹھا کامیاب رہ گیا تھا۔



دوسرے دنوں اور ایوانوں کی حالت یہ تھی کہ دوسوں کا شہنشاہ مارس بنا تھا۔ جبکہ
نوسیروان کے بعد اس کا بیٹا ہرمز تخت نشین ہوا تھا۔

دیکھ میرے عزیز تمہارے کہنے پر پہلے میں جسیں ایدولس دیو کے حصے
تائی اس کے بعد میں نے جسیں نبی قوم کی تاریخ اس کے عروج و زوال کے متعلق
پوری تفصیل کے ساتھ بتایا۔ جو کچھ تم جانتا چاہتے تھے وہ میں جسیں بتا چکا ہوں۔
تمہاری باری ہے تم بولو کہ گذشتہ رات ان سرزمینوں میں ایدولس دیو تانے کے
لے گرا کر پاش پاش کیا ہے۔

نوس کے اس استفسار کے جواب میں یونٹ نے تھوڑی دیر تک گھبراہٹ
میں نوس کی طرف دیکھا پھر وہ کہنے لگا دیکھ نوس اگر میں تم سے یہ کہوں کہ گرا
ایدولس دیو تانے مجھے کو میں نے گرا کر پاش پاش کیا ہے تو تم اظہار کرو گے اس
بولا اور کہنے لگا ہرگز نہیں۔ میں اسے نہیں مانوں گا۔ اور نہ ہی اس پر اعتماد
کرساں گا۔ اس لئے کہ تم اکیسے کسی بھی صورت ایدولس دیو تانے کے مجھے کو گرا
پاش نہیں کر سکتے جس طرح وہ ہوا ہے۔ اس لئے کہ اس دیو تانے کو ایک بہت جلدی
تراش کر بنایا گیا تھا اور اس پٹائی کی جڑ زمین کے اندر خوب گھری تھی۔ تم اکیسے
کس طرح اور کیسے نگر چنان سے تراشے ہوئے ایدولس دیو تانے کے مجھے کو گرا کر توڑ دے
نوس کے غامض ہونے پر یونٹ پھر بولا اور کہنے لگا۔ دیکھ نوس تم نے وہ
تھا کہ متائی پجاریوں کا کتا ہے کہ رات کے پچھلے پھر میں ایدولس دیو تانے کے بت
پاش پاش کیا گیا اور بہت کو گرانے والا ایک ہی شخص تھا جو بت کو گرا کر قریبی
لوٹ میں گیا۔ پجاریوں نے اس کا تعاقب کیا لیکن جس چنان کی لوٹ میں وہ گرا
پجاریوں نے کچھ نہیں پایا۔ جب تم خود حلیم کر چکے ہو کہ بت کو گرانے والا ایک
تھا تو تم اس پر کیوں اظہار نہیں کرتے کہ بت کو میں نے گرایا ہے۔

اس پر یورپی فلسفی نوس نے حیرانگاہوں سے یونٹ کی طرف دیکھا پھر وہ کہنے لگا
اس میں کوئی شک نہیں کہ پجاریوں کا کتا ہے کہ ایدولس دیو تانے کے بت کو
والا ایک ہی شخص تھا۔ لیکن اس ایک سے یہ مطلب نہیں کہ وہ ایک تم ہی ہو۔
ایک عام سے انسان لگتے ہو تم کیونکر ایسی قوت اور طاقت کا مظاہرہ کرتے ہو۔
ایدولس دیو تانے کے بت کو گرا کر پاش پاش کر سکتے ہو۔ میں سمجھتا ہوں جس طرح کی
قوت نے یہاں ایدولس دیو تانے کا بت بنا کر اس کی پوجا پات اور پستل کرالی تھی اس
قوت کی کسی مخالف قوت نے حرکت میں آئے ہوئے ایدولس دیو تانے کو توڑ کر پاش پاش
کیا ہے۔

اس پر یونٹ بولا اور کہنے لگا۔ دیکھ نوس تمہارا امدانہ درست ہے اس لئے

اسی سال رومن لشکر میں کچھ عداوت کی خبریں پہنچیں۔ جس سے ایرانیوں نے قاعدہ
 پر ایسا ہوا کہ ایرانی شہنشاہ ہرمز نے ایک بہت بڑا لشکر ترتیب دیا اور اس لشکر کو
 ایرانیوں کے اطراف میں جمع کیا تاکہ ایرانیوں کے پاس جمع ہو کر یہ لشکر پیش
 آئے اور رومن علاقوں میں داخل ہو کر انکی سی تباہی و بربادی کا کھیل بھیجے جیسا اس
 وقت رومن ایرانی علاقوں میں کھیل چکے تھے۔ اور رومن شہنشاہ داریوس نے بھی جبر ہو گئی
 ایرانیوں نے ایک بہت بڑا لشکر اور میں قلعے کے اطراف میں جمع کر لیا ہے۔ لہذا
 بھی ایرانیوں کو مار بھگانے کے لئے ایک لشکر روانہ کیا۔ رومنوں کے لشکر کی تعداد
 اتنی تھی کہ انہیں امید و افق تھی کہ وہ ایک بار پرے سے آکر شکست دے کر ایرانیوں
 سے مار سکیں گے۔

لیکن رومنوں کی بد قسمتی کہ ایرانیوں کے اطراف میں دو دلوں قوموں کے درمیان
 جنگ ہوئی اس میں رومنوں کو بدترین شکست ہوئی اور ایرانی فتح مند ہو کر آئے۔
 رومنوں کا ایرانیوں نے دور تک تعاقب کیا اور ان کا خوب قتل عام کیا۔
 اور مار بھگانے اور انہیں شکست دینے سے ایرانی لشکریوں کے حوصلے خوب بڑھ گئے

یہ شکست اٹھانے کے بعد رومن شہنشاہ داریوس نے نہیں مین۔ بلکہ اس نے
 انتقام لینے کے لئے اندری اندر اپنی تیاریاں موزوں پر پہنچا دیں تھیں
 حتیٰ کہ چار سال پہلے تک اس نے ایک بہت بڑا لشکر کو حرکت میں دیا۔ یہ
 رومنوں کے لشکر کی قوت و طاقت کا علم ہو چکا تھا۔ اسوں نے بھی اپنے لشکر کو
 تیار کیا۔ اپنی لوہاؤں کے مقام پر رومن اور ایرانی قلعہ ایک بار پر ایک دوسرے کے
 قلعے آ کر ہوئے مانی و پولس اس لوہاؤں کی طاقت کے نتیجے میں تھا۔ اس قلعے
 پر رومنوں اور ایرانیوں کے درمیان چار سال تک جنگ ہوئی۔ بد قسمتی سے اس جنگ
 میں رومنوں کو بدترین شکست ہوئی۔ رومنوں سے ایرانیوں کا۔ صرف یہ کہ خوب قتل عام
 کیا گیا۔ رومنوں کو مار بھگانے کے لئے ایرانیوں کے قلعے مانی و پولس پر بھی قلعہ کر لیا تھا۔
 اور ایرانی بھی آ کر وہ در سکنوں سے پیچھے والے نہیں تھے۔ اسیں یہاں یہ قلعہ ہاتھ
 میں لے کر آ کر یہاں قلعہ بنا لیا۔ قلعہ انڈاؤں نے بھی اپنی جنگی تیاریوں کو موزوں پر پہنچا
 دیا۔ در اگلے ہی سال وہ پھر مانی و پولس پر حملہ آور ہوئے۔ رومنوں نے دفاع کیا
 اور ایک سال پہلے جس طرح ایرانیوں کو شکست دے کر رومنوں سے ان کا
 دفاع کیا تھا وہی ایرانیوں نے بھی کیا۔ مانی و پولس کے بار ایرانیوں نے رومنوں کو

ہرمز نے انہیں حکومت سنبھالنے ہی اپنے لشکروں کو منظم کرنا شروع
 رومنوں کے ساتھ اس نے جنگوں کا آغاز کرنا چاہا۔ ایسے ہی جیسا اس کے باپ نے
 کیا تھا۔ ہرمز اور رومن شہنشاہ داریوس کے درمیان ایک دو جنگیں ہوئیں مگر
 کوئی خاطر خواہ نتیجہ نہ نکلا۔ لہذا دونوں نے آپس میں صلح کی گفت و شنید کرنا چاہی
 رومنوں کی خواہش یہ تھی کہ قلعہ دار ایرانیوں کے حوالے کر دیں اور
 عرض ایرانیوں سے ایرانیوں کا قلعہ حاصل کر لیں تاکہ اس بارے کے باعث
 وہ میں دونوں سلطنتوں کے درمیان امن اور سکون قائم رہے۔

چنانچہ اس سوسے کے لئے مذاکرات ہوئے لیکن ہرمز کے نزدیک یہ سودا
 تھا۔ اس لئے یہ گفت و شنید نکلا۔ وہی۔ اس مذاکرات کی خبر جب رومن شہنشاہ داریوس
 کو پختہ پہنچا تو اس نے اپنے چچا پر اردو سے فوراً ایرانی سرحد کی طرف
 ہسپوں کے سرحد عبور کر کے بین النہرین میں اور دم کا رہا۔ انہوں نے ہسپوں
 کوٹا۔ دیران کیا اور آگ لگا کر تباہ و برباد کر دیا۔ یہ علاقوں میں چونکہ اس وقت
 لشکر نہ تھا لہذا کوئی بھی قوت رومنوں کی راہ نہ روک سکی اور رومن اپنی مرضی سے
 ہر جگہ کو گئے اور برباد کرتے رہے۔ رومنوں نے اس پاس کے علاقوں کی فضا
 برباد کیا۔ ویران کر دیا۔ خوب نقصان پہنچایا۔

ایرانی علاقوں کی اس تباہی اور بربادی سے رومن شہنشاہ داریوس کا حوصلہ
 اور اس نے ہولی جزی سے ایک کڑی جہاد تیار کرنا شروع کیا تاکہ اس بحری
 ایرانیوں کے خلاف حرکت میں آجاسے۔ آخر جلد ہی رومن شہنشاہ داریوس ایک
 منظم کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ اور اس بحری جہاز کو اس نے سریشیم کی بندرگاہ
 کیا۔ ایسا کرنے کے بعد رومن شہنشاہ داریوس نے ریگستان عرب کے قبائل کو سام
 تاکہ اس کی مدد سے ایرانیوں پر حملہ آور ہو اور انہیں بدترین شکست دے۔
 ساتھ گفت و شنید میں داریوس کو کسی حد تک کامیابی بھی ہوئی۔ لیکن بعد میں
 رومنوں کا ساتھ چھوڑ دیا اور غیر جانبدار ہو گئے۔

اپنے ان علاقوں کی تباہی و بربادی کا بدلہ لینے کے لئے ہرمز نے ایک نئی
 ترتیب دی۔ اور ایرانی علاقوں کا نظام لینے کے لئے اس لشکر کو رومنوں کے
 طرف روانہ کیا۔ لیکن اس ایرانی لشکر کا مقابلہ کرنے کے لئے رومن شہنشاہ داریوس
 ایک لشکر کی کمانداری کرتا ہوا متاقلے پر آیا اور ایرانی لشکر پر حملہ آور ہو
 گیا۔ اس طرح ایرانی شکست اٹھا کر بھاگ گئے اور اپنے قصد میں کامیاب نہ ہو

بدترین شکست دی و در تک ان کا نقاب کرتے ہوئے ان کا قتل عام کیا اور آپ
لو پولس کو دونوں سے چین کر اس پر قبضہ کر لیا تھا۔

دوسرے شہنشاہ فارس نے ایک بار پھر اپنی شکست کا انتقام لینے کا فیصلہ کر لیا۔
اپنے لشکروں کا سپہ سالار ایک جرنیل جس کی کو بیاد اور فنی کس کو حکم دیا کہ وہ
پہلے حملہ آور ہو اور اس سے اس کا قلعہ اپنی لو پولس پر چڑھیں گے۔ دوسرے جرنیل
ایک ہزار لشکر لے کر اپنی لو پولس کی طرف بڑھا اور قلعے پر حملہ آور ہوا۔ ایرانی
تک وہیں تھا۔ دونوں لشکروں کے درمیان ہولناک جنگ ہوئی۔ دوسرے جرنیل کو
اس قلعے کو حاصل کرنے کی سرکوشش کی لیکن اسے ناکامی ہوئی۔ ایک مرتبہ لو
پولس کے باہر دونوں کو بدترین شکست ہوئی اور بچے کچے لشکر کو لے کر دوسرے
لشکر کس بھاگ کھڑا ہوا۔ دوسرے کی اس شکست سے دوسرے شہنشاہ فارس کو ایک
دکھ ہوا کہ اس نے اپنے سپہ سالار فنی کس کو معزوں کر دیا اور اس کی جگہ اس
لشکروں کا سپہ سالار کو کس فنی کس کو مقرر کیا اور ایک اور جرنیل کو کس کو اس
مقرر کیا گیا۔

یہ سارے اقدام کرنے کے بعد دوسرے شہنشاہ فارس نے اپنے لشکر کو چھ
حملہ آور ہونے کا حکم دیا اور اپنے دونوں جرنیل کو سپہ سالار اور جرنیلوں کو حکم
ایران کے شہرستان پہلے حملہ آور ہوں اور ہر حالت میں اسے فتح کرنے کی کوشش
دوسری طرف اپنی ہی چوکس تھے۔ دوسروں سے پہلے ہی وہ مستحکم
کھلے میدان میں پہنچ چکے تھے تاکہ وہ دونوں کی راہ روک سکیں۔ لیکن
ہار جرنیلوں کو فتح کے درمیان ہولناک جنگ ہوئی۔ اس جنگ میں دوسرے
نے اس کو بدترین شکست ہوئی اور اس نے بڑی مشکل سے میدان جنگ سے ر
بھاگ پڑی۔ ایرانیوں سے اس جنگ میں دوسروں کا خوب قتل عام ہوا۔ دوسرے
فنی کس نے ایک اور لشکر صید کیا اور سارے لشکروں کا کھانا اس سے
ہوا۔ ایک بار پھر دوسروں اور ایرانیوں میں جنگ ہوئی لیکن اس جنگ میں
لشکر آہم اس جنگ میں ایرانی جرنیل مار گیا۔ جس سے ایرانیوں کے حوصلے پر
وہ پہا ہو گئے اور دونوں نے ایرانیوں کی اس ہچکچاہٹ پر مامور کیا۔

جس لشکر میں مستحکم کے اطراف میں ایرانی اور دوسروں کے درمیان
مقابلے شروع ہو گئے۔ صورت حال یہ تھی کہ بھی ایرانی پیش قدمی کرتے ہوئے
خاندے میں قفس جاتے اور بھی دوسرے پیش قدمی کرتے ہوئے ایرانی علاقوں میں

پہنچ جاتے اور کوئی بھی ایک دوسرے کے سامنے جھکے کے لئے تیار نہ تھا نہ ہی
مرد کن شکست ہوئی نہ ہی کوئی فیصلہ کن فتح حاصل کرنے میں کامیاب ہوا۔

ایرانیوں اور اشال سے ایک اور مصیبت طوفان کی شکل میں اٹھ کھڑی ہوئی یہ طوفان
اور آور ہونے والے ترک تھے جو اپنے بادشاہ سلوا کی سرکردگی میں شمالی برصغیر
مغرب کی طرف بڑھے تھے۔

ترک آمد ہی اور طوفان کی طرح جنوب کی طرف بڑھے سب سے پہلے ان کے
مقابلے میں شہنشاہ فارس کی وجہ سے وہاں مشہور اور ناقابل کفر خیال کیا جاتا
یہ ترک اسے خود غارت خانہ امان میں باغ شہر پر حملہ آور ہوئے کہ باغ شہر کو انہوں
نے اس پر قبضہ کر لیا اس کے بعد انہوں نے پیش قدمی کی اور ایرانی سلطنت کے
مغرب کی طرف بڑھے تھے۔

یہ بدترین ایرانیوں اور دونوں کو ہوئیں تو وہ انہیں کی ناکامی بھول بیٹھے ایرانیوں
نے ان کے ترک باغ شہر کو فتح کرنے کے بعد ان کے اندرونی علاقوں کی طرف بڑھے
کہ یہ فکر مندی لاحق ہوئی کہ کس ترکوں کا کوئی اور گروہ دریا کے مغرب کی
طرف پر حملہ آور نہ ہو جائے لہذا انہوں نے ایرانیوں کے مقابلے سے اپنے
مغرب کی طرف سمیت لیا تھا۔

یہ حملہ آور ترک بادشاہ سلوا بڑی تیزی سے باغ کو فتح کرنے کے بعد ایرانی
اندرونی حصوں کی طرف پیش قدمی کرنا چلا گیا تھا۔ اس صورت حال میں
ایرانیوں نے بدترین تیار کیا۔ ہر ایک کسی مناسب پہلو کی تلاش اور جو میں لگ
ایرانیوں نے مدد کی کرتے ہوئے حملہ آور خود ترکوں کو روک دیا۔ آخر تک وہ
ایرانیوں کے بعد ایرانیوں کے شہنشاہ ہرمزی انہیں ایک جرنیل بہرام نے ہم گئی
ایرانیوں میں انتہا دہنے کا سارا نقشہ باغ شہر اور تیار اور جرنیل قلعہ ہرمز نے اسے
اپنے سپہ سالار اعلیٰ مقرر کر دیا تھا۔ اس بہرام نے ان کا تعین ایرانیوں کے مشہور
مغرب سے تھا اور یہ ان لوگوں اور باغی حال کا مامور تھا۔

ایرانیوں کا سپہ سالار بنانے اور ترکوں کی راہ روکنے کے لئے ہرمز نے بہرام
باغی حال سے طلب کیا اور اسے ایرانیوں کے سارے لشکروں کا سپہ سالار اعلیٰ مقرر
کے قتل عام میں ایک لشکر دیا اور اس کے امیر یہ کام دیا کہ وہ حملہ آور
مغرب سے۔

ایرانیوں کے شہنشاہ ہرمز کا حکم ملے ہی بہرام چوہین اور باغی حال سے مدد کی اپنا اس

ایران کی طاقت میں خوب اضافہ ہو گا اور دونوں پر ایرانیوں کا دھب اور دبہ ہو گا۔ اور آئندہ ممکن ایران پر حملہ آور ہونے کے لئے مشرق کا رخ نہ کریں۔

اور اگر اس جنگ میں ہرام چوہیں کو شکست ہوئی تو ہرام کی مقبولیت ختم ہو جائے گی۔ طرح ایران کا شہنشاہ ہرمز دہری چل رہا تھا۔

حسب الحکم ہرام چوہیں لشکر لے کر، پاک کی طرف بڑھا۔ لیکن دونوں کو پچھلے ہی کے شہنشاہ ہرمز کے ارادوں اور چوہیں کے پاک کی طرف پیش قدمی کی خبر مل گئی۔ اس لئے جس قدر لشکر ہرام چوہیں نے لازیکا کی طرف پیش قدمی کر رہا تھا اس سے چار ہزار آدمیوں نے لازیکا کا دفاع کرنے کے لئے، ریکا میں جمع کر لیا تھا۔

آخر لازیکا سے باہر آدمیوں اور ایرانیوں میں ہوناک جنگ ہوئی ہرام نے اپنی پوری طاقت کی کہ روایتی سامری۔ جراحہ دی۔ شہادت کے ہر ہر دکھاتے ہوئے دونوں کو شکست دی۔ لیکن اس کی بد قسمتی کہ وہ ایسا نہ کر سکا اس لئے کہ اس کے لشکر کی اگلی صفوں میں ہرام کے لشکر کی اگلی صفیں بری طرح بکھری ہو کر رہ گئی تھیں۔ اس لئے لشکر میں افواہ پھیل گئی اور ایرانی میدان جنگ سے فرار حاصل کرنے لگے۔

جراحہ دی کے بعد ہرمز کے ہاتھوں چوہیں کو شکست ہوئی۔ ہرام ہرمز میں کی مقبولیت سے پہلے ہی غائب تھا اب جو اسے لازیکا میں دونوں کے ہاتھوں شکست کی خبر ملی تو وہ عین غضب سے متحرک تھا۔ اس نے اپنے امرا کے ہاتھوں پر طرح طرح کی باتیں کہیں اور اپنے امرا کو قاضی کرتے ہوئے وہ کہتا تھا۔

”ہرام نے لازیکا کے میدان میں جا کر۔ شہادت۔ جراحہ دی اور حسب الوطی سے کی۔ ملک و قوم کا فرض جو اس پر عائد ہوتا تھا اسے انجام دینے میں اس نے کوتاہی کی۔ اپنی اور اہل لشکر کی جانوں کو ملک کی آبرو پر ترجیح دی۔“

یہ وہ الفاظ تھے جو ہرمز نے ہرام چوہیں سے حصولِ فتح امرا سے کہے تھے۔ ہرام چوہیں کو مزید دلیل اور دسوا کرنے کے لئے ہرمز نے ایک اور تہہ الخاں اور وہ یہ کہ اس نے چند قاصدوں کے ہاتھوں ہرام چوہیں کی طرف ایک طرف۔ ایک خط۔ دہلی اور ہرمز کا لباس بھیج دیا تھا۔ ساتھ ہی قاصد کے ہاتھ ہرام چوہیں کے نام ایک تحلیل آمیز مزامنہ بھی ارسال کیا۔ جس کا مضمون یہ تھا۔

”دونوں کے ہاتھوں لازیکا کے فوج میں شکست کھانے کے بعد ہرمز کی طاقت نے

کے تحت کام کرنے کے لئے ہرمز نے جو لشکر تیار کیا تھا ہرام چوہیں نے اس کا پورا پورا لشکر کو لئے کر وہ ترکوں کی راہ روکنے کے لئے روانہ ہوا۔

آخر ہرام چوہیں اور ترکوں کے بادشاہ ساداک کے درمیان ہوناک جنگ ہوئی۔ جس میں ہرام چوہیں کی خوش قسمتی اور ترکوں کی بد قسمتی کے لڑائی کے درمیان بادشاہ ساداک مارا گیا اور ترک پہلے ہوئے۔

ترکوں کے بادشاہ ساداک کا بیٹا جس کا نام ہرمز تھا وہ اس دلوں سے تھا۔ اسے جب خبر ہوئی کہ ترکوں کو شکست ہوئی ہے اور ایرانیوں کے ساتھ ہرمز کا باپ مارا جا چکا ہے تو وہ ناز و دم لشکر لے کر ایرانیوں کے مقابلے میں تو اس سے ترکوں کی شکست اور اپنے باپ کے قتل کا انتقام لے۔

ایک بار پھر ترکوں اور ایرانیوں کے درمیان ہوناک جنگ ہوئی۔ جس میں ہرام چوہیں کی خوش قسمتی اور ترکوں کی بد قسمتی کے لڑائی کے درمیان بادشاہ ساداک مارا گیا اور ترک پہلے ہوئے۔ اسے جب خبر ہوئی کہ ترکوں کو شکست ہوئی ہے اور ایرانیوں کے ساتھ ہرمز کا باپ مارا جا چکا ہے تو وہ ناز و دم لشکر لے کر ایرانیوں کے مقابلے میں تو اس سے ترکوں کی شکست اور اپنے باپ کے قتل کا انتقام لے۔

ایرانیوں نے ہرمز کے ہاتھوں ترکوں کا خوب قتل عام کیا۔ چوہیں کو لاشوں، مال قیمت ہاتھ لگا۔ مال قیمت کی جو چیزیں بادشاہ کے پاس تھیں ان میں سے ہرمز کو ہرمز شہزادہ میں روانہ کر دیں باقی مال قیمت اور جو کچھ اس کے ہاتھ لگا تھا وہ سارا اس نے اپنے لشکریوں میں تقسیم کر دیا۔ کارگزاری سے ہرام چوہیں اپنے لشکر میں سے مدد مقبول ہو گیا تھا۔

ہرام چوہیں کے مقابلے میں جب ترکوں کو حمایت تھا کہ شکست ہوا۔ ہرام چوہیں کی سامری اور جاں نثاری کی شہرت ایران کے طول و عرض میں پھیلی۔ ایران میں بہت کم سالار ایسے ہوئے ہوں گے جس کو اس قدر جلدی مقبول ہوئی ہوگی۔

یاد رہے ہرام چوہیں کی یہی مقبولیت اس کی بڑی کامیابی تھی۔ اس لئے کہ ایران کے بادشاہ ہرمز کو ہرام کی یہ مقبولیت گوارہ نہ ہوئی۔ مقبولیت کو کم کرنے کے لئے ایران کے شہنشاہ ہرمز نے ایک قدم اٹھایا۔ چوہیں کو دونوں کے شہنشاہ ہرمز پر حملہ آور ہونے کا حکم دیا۔

اس حکم سے ہرمز کا مقصد یہ تھا کہ اگر اس جنگ میں ہرام چوہیں

سے محروم کرنے کے بعد ایرانی امراء نے ہرمزی آگھیں بھی نکلوا دیں۔ بعد میں خسرو کے ماموں ہمدانی اور ساساں نے اپنے بیٹوں ایران کے شہنشاہ کو قتل کرادیا۔

کچھ مورخین لکھتے ہیں کہ امراء کا مرنے والا شہنشاہ ہرمز کزندیوں اور مجوسوں سے لڑ رہا تھا۔ لیکن امراء کے ساتھ سخت سلوک روا رکھتا تھا۔ مورخین یہ بھی کہتے ہیں ہرمز نہایت مذہب تھا اور فرما اور مساکین پر نہایت مہربانی کرتا تھا۔ لیکن امراء کے ہاتھ سے پیش آتا تھا۔ جب سے وہ اس کے مخالف تھے۔ اور اس سے نفرت کرتے تھے۔

مورخین یہ بھی لکھتے ہیں کہ شہنشاہ ہرمز کو عدل و انصاف کا احساس ہے۔ ہرمز دراصل اپنے باپ نوشیوان کے قتل قدم پر پناہ مانگا تھا۔ لیکن اس میں وہ اندیشہ نہ تھی۔ جو اس کے باپ نوشیوان میں تھی۔ امراء تو اس کے خلاف تھے ہی۔ جب ہرمز نے عیسائیوں سے ہمدانی بنی تو اس ہمدانی کی وجہ سے ایران کے مذہبی بھی اس کے خلاف ہو گئے۔ امراء اور مجوس کے ہاتھوں وہ مارا گیا۔

ہرمز جب قتل ہوا تو اس کا بیٹا سرود پور جو آذر بانی حاکم تھا فوراً ہمدانی سے ایران کے مرکزی شہر دانا چڑھا۔ اس کے دربار میں پانچ سو نوے تیس۔ چالیس امراء نے اسے گرج پستایا۔ اور ایرانی تخت کا دعوت طے کیا۔

خسرو پرویز نے اعلان حکومت نہیں تو کھانگی ہوئی تھی۔ ہمدانیوں کے دوست تھے۔ امراء اپنا تسلط دھانے کے لئے دودھ دھب کر رہے تھے۔ اس واقعہ صورت میں۔ پیش نظر یہ نہیں کہ جاسکا تھا کہ یہ حکومت کتنے دن چل سکے گی۔

اس باغی فوج میں خسرو پرویز نے کہا کہ ایرانی افواج کے سپہ سالار۔ امراء۔ کو اطاعت پر مائل کرے اور اس کی حفاظت سے درگزر کرے۔ اسی خیال سے اس نے شہنشاہ کے لیے میں ہرمز کو ایک خط بھیجا جس کا مضمون یہ تھا۔

ہرمز جس سے تمہیں اختلاف تھا وہ اب اس دنیا سے رخصت ہو چکا ہے۔ اطاعت قبول کر لو اور پایہ تخت واپس آ جاؤ تو میں تمہارے ساتھ وعدہ کرتا ہوں کہ جس ایرانی فوج کا سپہ سالار اعلیٰ مقرر کروں گا۔ اس طرف تمہیں ہارشاہ سے دوسرا درجہ کا منصب حاصل ہو جائے گا۔

لیکن ہرمز چوہیں نے خسرو پرویز کے اس شہنشاہ مزاحیہ و درجہ افتادہ سے نہایت مستحاض جواب لکھ کر بھیجا۔ ہرمز چوہیں نے خسرو پرویز کے نام لکھا۔

ایک خسرو پرویز تو ہے اپنے باپ سے وحشیانہ سلوک کیا تو نے لوگوں کو تیار اسے اندھا کر دیا اور تاج و تخت سے محروم کر دیا۔ اور میں حکومت اپنے ہاتھ میں

رہ گئی بھی اچھا اور فرمانروا بننا بھی بھی اپنے باپ کے ساتھ ایسا سلوک نہیں کرتا۔ لہذا اہل تاج انداز کر میرے حضور میں آؤ تاکہ تمہیں کسی ایرانی صوبہ کی حکومت سونپ دوں۔

خسرو پرویز نے اس مستحاضہ مراسلے سے قلع نظر کرتے ہوئے ہرمز کو ایک خط اپنے کامصل کے ہاتھ بھیجا جس میں لکھا تھا۔

ہرمز کے ساتھ جو وحشیانہ سلوک ہوا اس میں میرا کوئی تعلق نہ تھا۔ اس کے علاوہ خسرو پرویز نے ہر طرح سے ہرمز کی دلداری اور دلجوئی کرنے کی کوشش کی لیکن اس کا بھی ہرمز پر کوئی اثر نہ ہوا۔ آخر خسرو پرویز نے حالت کے درجے رام چوہیں کو اپنے سامنے مطلوب اور زیر کرنے کا تہیہ کر لیا۔ اور یہ مقصد حاصل کرنے کے لئے اس نے ایک بہت بڑا لشکر تیار کیا۔

اپنے اس لشکر کے ساتھ خسرو خود اپنے لشکر کی کمانداری کرتے ہوئے ہرمز چوہیں سے ستابے میں آیا۔ لیکن بیشتر اس کے کہ جنگ ہو خسرو نے ایک بار ہرمز کی گفت و شنید کرنا چاہی۔ لیکن ہرمز چوہیں کسی صورت بھی مصالحت پر تیار نہ ہوا۔ اس لئے کہ ہرمز چوہیں خود ایران کا بادشاہ بننے کے خواب دیکھتے لگا تھا۔

ہرمز چوہیں کا قتل چونکہ ایران کے نامور خاندان ہمدانی سے تھا اور خاندان ہمدانی کا دعویٰ تھا کہ وہ اشکانی سل سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہی وجہ تھی کہ ہرمز چوہیں کو ایران کا بادشاہ بننے کا خیال آیا۔ اسی بناء پر وہ خسرو پرویز کے ساتھ کسی قسم کی گفت و شنید کرنے پر آمادہ نہ ہوا تھا۔

جب اسے خبر ہوئی کہ خسرو پرویز ایک لشکر لے کر اس کی سرکوبی کے لئے نکلا ہے تو وہ بڑے قانعانہ انداز میں دس فوجیں اس کی طرف لے آیا۔ خسرو پرویز خود اپنے لشکر کی کمانداری کرتے ہوئے ہرمز چوہیں کے مقابلے پر آیا۔

ہرمز چوہیں خسرو پرویز کے ستابے میں جنگ کا زور اچھا اور بہتر تجربہ رکھتا تھا۔ باغی میں وہ کئی جنگوں میں حصہ لے چکا تھا اور ایران کے لئے بہتر فوجیات بھی حاصل کر چکا تھا اس کے علاوہ اس کے ساتھ جو لشکر تھا وہ بحر تربیت یافتہ تھا اور وہ بھی اس سے پہلے ہرمز چوہیں کے ساتھ کئی کامیاب جنگیں کر چکا تھا لہذا ہمدانی کے فوج میں جب خسرو پرویز اور ہرمز چوہیں کے درمیان ہولناک جنگ ہوئی تو اس جنگ میں ایرانیوں کے شہنشاہ خسرو پرویز کو بدترین شکست ہوئی اور خسرو پرویز اپنی جان بچا کر میدان جنگ سے بھاگا اور دوڑتے فرات کو عبور کر گیا۔

خسرو پرویز کی اس شکست کے بعد ایران میں اب کوئی اور طاقت نہ تھی جو چین کا راستہ دیکھتی۔ لہذا ایران کے مرکزی سردانوں کے لوائی میدانوں میں خسرو پرویز کی شکست دینے کے بعد ہیرام چین نے پہلے خسرو پرویز کو شکست دینے کے بعد ہیرام نے پہلے خسرو پرویز کے بیٹے کے لشکر کا قاتل کیا اس کے بعد وہ دماغ کی طرف بھاگا۔ ہیرام اپنے لشکر کے ساتھ ایران کے پایہ تخت دماغ میں داخل ہوا۔ ایرانی اسے نہیں چاہتے تھے کہ ایک ایسا شخص تاج و تخت کا وارث بنے جو سامانی بادشاہوں کی اس سے نہیں تھا لیکن ہیرام چین نے ایرانی امراء کو درخورد اقتدار نہیں کہا اور شہر سے ہٹ کر ایران کا شہنشاہ ہونے کا اعلان کیا اور اپنے نام کے نئے اس نے جاری کر دیا۔

ایران کے تاج و تخت کا وارث بننے کے بعد ہیرام چین نے اپنے رازداروں کا اجلاس طلب کیا۔ اور اس اجلاس میں اس نے اپنے رفقاء اور سالاروں کو مخاطب کرتے ہوئے پوچھا کہ تم سے شکست کھانے کے بعد خسرو پرویز سے کہاں جاؤ۔ متعدد اور ارادہ کیا ہو گا۔ اور کہیں رہنے سے گیا ہو گا۔

اس پر ایک سالار اٹھا اور ہیرام چین کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔ جہاں تک میر خیال ہے خسرو پرویز شکست کھانے کے بعد ارض شام سے ہوتا ہوا قسطنطنیہ جائے گا۔ قیصر روم ماری سے ملک حاصل کرے گا۔

یہ سن کر ہیرام نے اپنے ایک رفیق اور سالار ہیرام سیاوشان کو چار ہزار سواروں کے خسرو پرویز کے تعاقب میں بھیجا۔

دوسرے خسرو پرویز ہیرام چین کے ہاتھوں شکست کھانے کے بعد واقعی قسطنطنیہ رخ کر رہا تھا۔ اس سفر کے دوران راستے میں خسرو پرویز دوسرے کو سستانے کے لئے اپنا جانداروں اور ہیرازوں سمیت بیٹائیوں کے ایک معد میں ٹھہر گیا۔

یہ لوگ کچھ بارے سے ہی پڑتے ہی گہری نیند سو گئے۔ دھنست اس معد کے راہب نے انہیں بیدار کیا اور کہا کہ ایک لشکر چلا آ رہا ہے۔ خسرو پرویز نے پوچھا کتنی ہو گا۔ لشکر۔ اس راہب نے جواب دیا تقریباً چھ ہزار کے قریب ہے۔

اس لشکر کی آمد کی اطلاع پا کر خسرو پرویز اور اس کے سارے ساتھیوں پر کھینچنے کی کیفیت طاری ہو گئی۔ اور وہ سمجھ گئے کہ ہیرام کا لشکر ان کے تعاقب میں آیا ہے۔ یہ جتنے کے بعد خسرو پرویز نے اپنے ساتھیوں کو مخاطب کر کے پوچھا۔

اب کیا تدبیر کی جائے۔ ہمدانی کیا رائے ہے۔ خسرو پرویز کے اس استفسار پر اس

ایک عامل و دانشور ماسچی نے بولے ہوئے کہ۔ دیکھ خسرو پرویز! ہمدانی کسی حالت میں بھی تیرا مدد نہیں کرے گا۔ اس واقعہ کے بعد خسرو پرویز کا ماموں ہمدانی اور گئے۔

میں تو ایک وقت پر چلا ہوں کہ ہمیں روٹی دلا دوسرا اور خود اپنی جان دے دوسرا۔ خسرو پرویز بولا۔ دیکھ محترم ممکن ہے اس چارہ گری میں ہمدانی جان بھی بچ جائے۔ چارہ گری ہمدانی پاک کے ہاتھ میں ہے۔ لیکن اگر تم ہدک بھی ہو جاؤ تو ہمدانی ہلاکت بھش کے لئے یادگار رہے گی اور اگر بچ جاؤ تو ہمدانی ہمدانی کے لئے جاؤ و منزل کا رہے گا۔

اس حکم کے بعد خسرو پرویز کا ماموں ہمدانی بولا اور خسرو پرویز کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔ دیکھ میرے عزیز اگر یہ معاملہ ہے تو ہمدانی لوگوں کو آ کر مجھے دے دو خود سادہ کپڑے پہناؤ۔ اپنے ہیرازوں کے ساتھ ہمیں سے نکل جاؤ۔ اور تعاقب کرنے والوں کو مجھ پر چھوڑ دو۔

خسرو پرویز شاید اپنے ماموں ہمدانی کی ساری تجویز کو سمجھ گیا تھا لہذا اس نے اپنی ہڈی پر ہلاک انداز کر اپنے ماموں ہمدانی کے حوالے کی اور خود اپنے دوسرے ماموں ہمدانی اور دیگر رفقاء کے ساتھ سوار ہو کر وہاں سے نکل گیا۔

ہمدانی نے شاہنشاہ ہمدانی کی اور راہب سے استدعا کی کہ یہ تارا راز ہے۔ ہمدانی راز کو افشاء کر دے۔ میں ہمیں زندہ نہ چھوڑوں گا۔ راہب بولا تم جو چاہو کرو۔ میں کسی سے کچھ نہ کہوں گا۔

اسے میں ہیرام کا لشکر آ پہنچا۔ ہمدانی نے شاہی پٹا سر پر باندھا اور معد کا دروازہ کھول کر سے منتقل کیا اور خود معد کی دیوار پر چڑھ آیا۔ تعاقب کرنے والوں نے دیکھا کہ کوئی شخص درخت کا لباس زیب تن کئے دیوار پر کھڑا ہے اس کا لباس سورج کی روشنی میں جگمگ جگمگ کر رہا تھا۔ انہیں چھین ہو گیا کہ خسرو پرویز کی ہے۔ لہذا انہوں نے اس معد کے اندر گھیرا اہل دیا تھا۔

ہمدانی دیوار سے نیچے اتر گیا شاہی لباس اتار کر اپنے کپڑے پہن لئے اور پھر دیوار پر چڑھ گیا اور لشکر کو مخاطب کر کے بولا۔

اے اہل لشکر میں ہمدانی ہوں اپنے سالار سے کہہ دو کہ دیوار کے قریب آ جائے گا کہ میں اسے ایران کے شہنشاہ خسرو پرویز کا بیٹا ہمدانی ہوں۔ تعاقب کرنے والے لشکر کا سالار ہیرام سیاوشان لشکر سے باہر نکل کر دیوار کے پاس آیا۔ ہمدانی نے اسے سلام کیا اور

چنا تو ہو گا لیکن سوچو کچھ اور لوہ آجائے تو چلیں گے۔ ہرام سیاہوشاں اس پر
مان ہو گیا۔ یہاں تک کہ بعد ہو گئی۔ بعد کے وقت بدوی نے ہر استدعا کی کہ
رجل جائے تو چلیں گے اس پر ہرام نے بے مہری کا اظہار کیا تو بدوی نے معذرت کا
رجل دیا اور خود معذرت سے باہر نکل آیا اور کہنے لگا۔

دیکھ ہرام میں تو اس معذرت میں تعارض ہوں جہاں تک خسرو پرہیز کا تعلق ہے تو وہ
بہا نہیں سے جا چکا ہے۔ میں نے ہاتھ لگا کر کسی خیلے سے ایک دن اور ایک رات تم
دو کے رکھوں تاکہ خسرو پرہیز تھری دھڑکی سے باہر ہو جائے اب تم اگر اس کا تعاقب
کرتے تو تھری کو شش راتیں چائے گی۔

اب میں حاضر ہوں مجھے جہاں چاہو لے جاؤ۔ یہ سنا تو ہرام ششورہ مہ کیا اور یہ
کہ بدوی کو اگر یہی نقل کر دیا ہوں تو اس سے کچھ حاصل نہیں ہو گا۔ بہتر یہی ہے
اس کو ہرام چوہین کے پاس لے چلوں آخر ہرام سیاہوشاں نے بدوی کو گرفتار کر لیا
اور اسے اسیر بنا کر اس کی طرف کھینچ کر گیا۔

دانش پہنچ کر جب بدوی کو ایران کے لئے ششورہ ہرام چوہین کے سامنے پیش کیا
تو ہرام چوہین کو صورت حال کا علم ہوا تو بدوی کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

اے قاسم و حاجر انصاف کیا یہ نقل نہ تھا کہ تم نے ہر مڑی آنکھیں لکوا کر اسے
قلید اب خسرو کو ہماری دسترس سے باہر کر دیا ہے تمہیں ایسا ذلیل سوت مروا دیا جائے
تاکہ اس کے دکر سے لوگوں کو عبرت ہو گی۔ لیکن یہ اس وقت ہو گا جب تمہارا بھائی
حکم بھی ہمارے قہر میں آجائے گا۔ جو ہر مڑی نقل کرانے میں برابر کا شریک تھا۔

اس گفتگو کے بعد ہرام چوہین نے بدوی کو اپنے سلاخ سیاہوشاں کے سپرد کر دیا تاکہ
اسے زنداں میں ڈال دے یہاں تک کہ اس کا بھائی ہمارے ہاتھ لگ جائے اور ان
سب کو دھنسی سزا دی جائے۔ ہرام چوہین کے حکم کے برخلاف ہرام سیاہوشاں بدوی کو
زندوں میں ڈالنے کے بجائے اپنے گھر لے گیا اور وہاں اسے نظر بند کر دیا۔

ہرام سیاہوشاں کے دل میں بدوی کا احترام تھا اس لئے بدوی کو ہرام سیاہوشاں کو
اپنا چناؤ بنانے میں زیادہ کوشش نہ کرنا پڑی۔ آخر دونوں نے سازش کی کہ ہرام چوہین کو
چوہین کھینچے ہوئے نقل کر دیں۔ یہ فیصلہ ہونے کے بعد ہرام چوہین سے چھٹکارا حاصل
کرنے کا تہیہ کر لیا۔

دوسرے روز ہرام سیاہوشاں نے زور بیکر پستا اوپر چوہاں کھینے کا لباس زیب تن کیا
اور تھوڑے پر سوار ہو کر میل دیا اتنی دیر میں ہرام سیاہوشاں کی بیوی نے جو ہرام چوہین کی

خسرو پرہیز کی طرف سے آپ کو سلام پہنچا۔ دیکھ ہرام سیاہوشاں پرہیز پاک
ہے کہ ہمارا چیکھا کرنے والے آپ ہیں آپ ہمارے ہی آدمی ہیں اس پر ہرام سیاہوشاں
بدوی کو پانچے ہوئے کہا ہے ملک میں امراں کے شیشہ کا نظام ہوں۔ اس پر بدوی
اور کہنے لگا۔

اگر تم اپنے آپ کو ایران کے شیشہ کا نظام اور فرمانروا کہتے ہو تو خسرو
یہ پیغام دیا ہے کہ میں تین دن اور تین رات سے گھوڑا دوڑائے چلا آ رہا ہوں۔ اس
وقت پریشاں اور مضطرب ہوں میں جانتا ہوں کہ مجھے ہمارے ساتھ ہرام چوہین کے پاس
ہو گا اور اپنے آپ کو خدائے جہان کے سپرد کرنا ہو گا۔

لیکن اگر آپ مناسب سمجھیں تو میں کچھ سستا ہوں آپ اور آپ کے ہران
آرام کر لیں۔ شام ہوتے ہی بچے چلیں گے۔

اس پر تعاقب کرنے والے لشکر کا سلاخ ہرام سیاہوشاں بولا۔ میں تم لوگوں
تجویز اس اتفاق کرنا ہوں۔ یہ مناسب بات ہے میں خسرو اس پر عمل کروں گا۔ بادشاہ
مجھ پر حق ہے اور مجھے یہ حق ادا کرنا ہو گا۔ میرا تعاقب کرنے والے لشکر کا آپ
ہرام سیاہوشاں خسرو پرہیز کے ماموں بدوی کی تجویز پر عمل کرنے پر تیار ہو گیا۔

جب شام ہوئی تو خسرو پرہیز کا ماموں بدوی چار دیواری پر تیار اور تعاقب کر کے
لشکر کے سلاخ ہرام سیاہوشاں کو مخاطب کر کے کہتا۔

اب خسرو پرہیز نے یہ پیغام دیا ہے کہ آپ نے شام تک انتظار کیا ہے اب
ہونے کو آئی ہے تاکہ کی بچائے گئی ہے اگر نکل ہو تو رات بھر اور صبر کرو۔ تھری
پر بہت بڑی ننگی ہو گی۔ صبح ہوتے ہی ہم سب یہاں سے دانش کی طرف چل دیں گے۔
جواب میں ہرام سیاہوشاں بولا اور کہنے لگا۔ دیکھ بدوی جیسا تم چاہتے ہو ویسا
گا۔ یہ جواب دینے کے بعد ہرام سیاہوشاں نے اپنے لشکر کو معذرت کے اور گرد پھینک دیا۔

انہیں ہر طرف سے غیرادر رہنے کا حکم دے دیا۔

جب صبح ہوئی سوچ لگا۔ ہرام نے لشکر کو سوار ہونے کا حکم دیا۔ اسٹے میں
پرہیز کا ماموں بدوی چار دیواری پر آیا۔ اسے دیکھتے ہی ہرام سیاہوشاں بولا اور کہنے لگا۔

دیکھ بدوی تو نے وعدہ کیا تھا کہ صبح ہوتے ہی یہاں سے دانش کی طرف واپس
چلیں گے۔ اب صبح ہو چکی ہے لہذا اپنے وعدے کے مطابق تم لوگ باہر نکلنا کہ
کی طرف کوچ کیا جائے۔ اس پر بدوی بولا اور کہنے لگا۔

بھاگ چکی ہرام چوہیں کو گھلا بھیا آج میرا شوہر چوہن کھینچے نکلا ہے لیکن چپے اس نے
 پکڑ پستا ہو اسے معلوم نہیں اصل ماجرا کیا ہے۔ اس سے خیوار رہتا۔ آخر راز فاش ہو
 اور ہرام چوہیں نے اپنے ہاتھ سے ہرام سیاہوشن کا سر قلم کر دیا لیکن بددلی بچ کر فرار
 گیا اور آذر پائی جاں کی طرف بھاگ گیا تھا۔



ایران کا شہنشاہ خسرو پرویز ایرانی حدود سے نکل کر شہنشاہ کی طرف بھاگ گیا تو
 اب اس کا بھائی شہزاد تخت و تاج کا وارث وراثت میں موجود تھا۔ ہرام چوہیں کو نہیں
 کہ شہزادے کی موجودگی میں اس کا اپنی حکومت کو برقرار رکھنا مشکل بلکہ ناممکن ہے۔
 اس بناء پر اب اس نے ایک چال چلی اور اپنے لشکریوں سے کہا کہ ملک کا بادشاہ
 یار ہی ہو گا لیکن ابھی وہ بچہ ہے جب تک وہ جوان ہو میں اس کے نام پر حکومت رہ
 گا۔ لیکن اس یقین دہانی کے باوجود بعض لوگ خسرو پرویز کے ہی حق میں تھے۔
 ہرام کو لوگوں کے اختلافات کا طم ہو تو اس نے قاضی کو دعائی سے نکل جانے ل
 اجازت دے دی چنانچہ یہ اجازت ملنے پر تقریباً بیس ہزار کے لگ بھگ وہ لوگ جو
 پرویز کے حق میں اور ہرام چوہیں کے خلاف تھے دعائی سے نکلے اور آذر پائی جاں کا رخ
 کیا۔ یہ لوگ آذر پائی جاں جا کر ایران کے شہنشاہ خسرو پرویز کے ماموں بددلی سے جا ملے
 بددلی پہلے ہی آذر پائی جاں پہنچ کر ہرام چوہیں کا مقابلہ کرنے کے لئے ایک لشکر ترتیب
 دے رہا تھا۔

دوسرا خسرو پرویز باہر نکلنے میں کامیاب ہو گیا۔ اب وہ ایک عرب سردار امدادی کے
 میں مددوں کی بددلی سر سیم چوتھے میں کامیاب ہو گیا۔ یہاں مددوں نے اس کا
 پرناک خیر مقدم کیا اور اس کی آمد کی اطلاع قیصر روم ماس کو کر دی گئی۔

ماس نے خسرو پرویز کو تشفیہ ملا لیا پھر ماس نے اپنے شیروں کے ساتھ کلیں
 تک صلاح و مصلحت کرنے کے بعد اعلان کر دیا کہ

قیصر روم ایران کے شہنشاہ خسرو پرویز کو نہ صرف یہ کہ اپنا معزز صہیل خیال کرنا
 ہے بلکہ اسے اپنا فرزند خیال کرنا ہے۔ اور یہ کہ ہرام چوہیں کے خلاف۔ جنگ کرنے میں
 اپنے فرزند خسرو پرویز کی پوری پوری مدد کرے گا۔

ساتھ ہی قیصر روم ماس نے یہ بھی اعلان کیا کہ حکومت روم خسرو پرویز سے یہ توقع
 رکھنے میں بھی حق بجانب ہو گی کہ ایرانی آرمیوں پر بددلی تسلط قبول کر لیا جائے اور دارا

انی نو پلس یعنی قیادار قیصر کے علاقے مددوں کے حوالے کر دیے جائیں۔
 ایران کے شہنشاہ خسرو پرویز نے یہ شرائط قبول کر لیں۔ آخر میں اپنے میراں سے
 است ہونے کے لئے جب خسرو پرویز قیصر روم کے پاس گیا تو قیصر روم ماس نے اسے
 ایک سرخسار کیا کہ اس نے اپنی بیٹی مریم کو خسرو پرویز کی لڑ بھست میں دے دیا۔

قیصر روم ماس نے جو ایران کے شہنشاہ خسرو پرویز کو امداد دینے کا وعدہ کیا اس کی ج
 میں مرمیں بھیل گئی۔ ہرام چوہیں کے مخالف خوش ہوئے اور امراء اور شرفاء تو ایسے
 ۱۰ سالانی سخت و تنگ حاصل کرنا گوارہ۔ قاضی کی رگوں میں شادی خواہ نہ تھا
 لشکر میں بھی ہرام کے خلاف بغاوت کے آثار پیدا ہونے لگے۔ ہرام اپنے حقیقی
 راجہ مقدم کرنے کے لئے مستعد تھے کہ اچانک خبر ملی کہ موسم بہار میں خسرو پرویز
 ن لشکر کی حیرت میں دریائے دجلہ کو عبور کر گیا ہے۔

ہرام چوہیں کو جب یہ خبریں ملیں تو اس نے اپنے ایک مستعد سالار بری زکیس کو
 مدد ن لشکر کی مدد دینے کے لئے روانہ کیا جو خسرو پرویز کی سرکردگی میں دریائے دجلہ
 عبور کر چکا تھا۔ دریائے دجلہ کے کنارے مددوں اور ہرام چوہیں کے لشکر کے درمیان
 جنگ ہوئی۔ لیکن مددوں کے سامنے ایرانیوں کے قدم نہ جم سکے۔ آخر انہوں نے
 مچھین کے سپہ سالار بری زکیس کو اسیر کر لیا۔ خسرو پرویز نے اس باغی سردار کے کان
 ہاک کھوا کر شہر عام میں اس کی لاش کی اور پالا خراست قتل کرا دیا۔

دوسرا خسرو پرویز کا ماموں بددلی بھی اس وقت تک آذر پائی جاں میں ایک بہت بڑا
 تیار کر چکا تھا۔ جب اس نے خسرو کی آمد کی خبر سنی تو وہ آذر پائی جاں سے اپنی فوج
 کر کے اس سے آگیا۔ یہ بیعت ملنے کہہ کو فتح کرنے کے بعد دعائی کی طرف بڑھی

ہرام چوہیں ان جنگوں سے سخت ہراساں ہوا اور اپنی جان کی بازی ہارنے کے لئے
 لے کر خود میدان میں آیا۔ دعائی کے باہر دونوں لشکروں کا آمناسامنا ہوا تو خسرو کا لشکر
 ہرام چوہیں کے لشکر پر فوج پڑا۔

ہرام کی فوج نے مقابلے کی تاب نہ لا کر راہ فرار اختیار کی اور ہرام بچ کر پہاڑوں
 طرف نکل گیا۔

خسرو نے اس کا تعاقب کیا پہاڑی علاقے میں ہرام چوہیں نے مددوں کو کافی نقصان
 پہنچا کر ہپا ہونے پر مجبور کر دیا۔ لیکن رات کی تاریکی چھٹی تو وہ اپنی بہت کی کردہ
 میں کرتے ہوئے کھوسن کی پہاڑیوں کی طرف بھاگ نکل گیا تھا۔

بچنے کے لئے اس نے اس بوڑھی عورت سے برتن مانگا۔

عورت ایک ٹوکا ہوا کندہ لے آئی اور کہا۔ ہم تو اسی میں پانی پیتے ہیں یہ حاضر ہے۔
ہرام نے کندہ میں ڈال کر شراب پی۔ اس کے بعد اسے برتن رکھنے کے لئے اس
مہارت محسوس ہوئی تو عورت سے برتن مانگا تو وہ مٹی کی ایک رکالی ملی جس میں گوبر
مانا تھا اور کہا کہ ہم اس پر برتن رکھ کر کھا لیتے ہیں۔

ہرام وہ ایک عام پلچکا تو جیسا سے پوچھا کہ دنیا میں کیا ہو رہا ہے۔ اس بڑھیا نے
اس کا قصہ پوچھ کر ایران کا بادشاہ مدعوں کی مدد سے آجی آگیا ہے۔ ہرام نے اس
لفظ کو سنی جس میں ہرام غصت کھا کے ہلکا گیا ہے۔

اس بڑھیا نے گفتگو کر ہرام خوش ہوا اور پوچھا ابھی ہرام نے دو پیکر پانچ
تھیں۔ عورت بولی کہتے ہیں اس سے جتن کی۔ ہرام کو اسہر سلطنت سے کیا
وہ شہنشاہی سل سے نہیں۔ ہرام کو چاہتے تھے۔ آرام سے شہنشاہ کی نوکری کر لیتا
تو دیکھیں سے قدرتی ہمار کر لیتا۔

اس پر ہرام وہ مٹی کی وجہ ہے کہ تیر میری شراب سے کندہ کی بو آ رہی ہے وہ
برتن رکھنے کے برتن سے گوبر کی بو آ رہی ہے۔

اس بڑھیا کے یہاں چند دن گھومنے کے بعد ہرام اس سے چل کر ترکستان پہنچ
وہاں ترکوں کے مابین کے یہاں اس نے پناہ میں لے لی۔ لی تو بھگت کی
بڑھیا عورت۔ گوبر اتنے ترکوں ہی میں کسی سے اسے قتل کر دیا۔ اس طرح حسد کو
ملا۔ اور غمراہ و دشمن سے نجات مل گئی۔

اس کے بعد حسد پور قاتلانہ حمل سے اس میں داخل ہوا۔ اور آپ برہمنوں
کا تاج حاصل کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ اس سے اپنی پہلی فرست میں روٹوں کے لشکر
کی عورت انفرادی کی اور تھے قاتل دے کر رخصت کر دیا۔

اس کی خدمت ابھی مستحکم۔ ہوئی تھی اسے معلوم تھا کہ وہ اسے ابھی شہر سے
بھی دیکھتی۔ معدوں کے لئے بھی اس کا اتنا خوش کامیاب نہ تھا۔ وہ ان کا اس کا
بہت سے اس وجہ سے اس کا یہ ان کی طرف مائل ہونا ہی تھا۔ اس کے میاں کی وجہ سے
بھی تھی کہ اس کا۔ شہر میں جیسا تھی اس کے علاوہ اس نے قیصر امروہ
کی بی بی مریم سے بھی مدد کی تھی۔ وہ بھی جیسا تھی۔

اسے یہ خطرہ ہو سکتے تھے وہ بھی مٹ میں ہوئے تھے۔ اس سے اس کا
ایک ہزار لشکریوں کا دست اپنی حفاظت کے لئے مقرر کیا۔ اس کے بعد اس سے

فسو کے راستے میں سب سے بڑا کانا ہرام تھا جس کے لئے اس سے
مناقب جاری رکھا۔ آخری مرتبہ ہرام اور حسد پور کے درمیان ایک بار چلا
اس جنگ میں ہاتھیوں کا بھی استعمال ہوا تھا۔ اس جنگ میں بھی پہلے کی طرح ہرام
نے ہمار دی۔ شہادت اور دہری کے بہترین جوہر دکھائے۔ دونوں کے دائیں بازو سے
پسپا کرنے کے لئے اس نے اپنے دو بچے ملے کئے لیکن دونوں جرنیل رسی نے دائیں
کھٹک پہنچ کر دفاع پر مجبور کر دیا۔ آخر دونوں نے پھر ہرام کے قلب پر حملہ
سے ان کے پاؤں اکٹڑ گئے۔ ہرام کے لشکر نے راہ فرار اختیار کی۔ ہرام بھاگ کر
کے یہاں پناہ گزین ہوا۔

ان حالات سے پتہ چلتا ہے کہ ایران کے لوگوں کو شاہی خاندان سے کتنی
حمی۔ کوئی باقی کتنا ہی طاقتور ہو مگر اس کی دلوں میں ساسانی خون۔ جو تو وہ
حاصل کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکا تھا۔

ہرام چوبیس ایک شخص کشت کا چڑھا وہ دے کا رہنے والا تھا اور خاندان
رہیں تھا۔ اس زمانے میں ایران بحر میں اس سے زیادہ بڑا شجاع اور صاحب قدیم
فصل نہ تھا۔

گو سیاہی مائل رنگ کا دروازہ طاقت اور دلا پکا شخص تھا۔ دلا ہونے کی وجہ
اسے چوبیس کہتے تھے۔

کھنڈ سور میں کا خیال ہے کہ اس کا لقب چوبیس نہیں بلکہ شوبین تھا۔ اس لقب
وجہ نسبت یہ بیان کی جاتی ہے کہ ایک مرتبہ بچپن میں اس کے کسی شخص سے اس کی
ہو گئی۔

اس لڑائی کے دوران ہرام نے اپنے مخالف پر تھوڑا کامیاب ہاتھ مارا کہ
تھوڑا سر سے لے کر لے کر گھوڑے کی ذہن تک اس کے دشمن کو قاتل ہوئی نکل گئی
اس موقع پر ہر لوگ وہاں موجود تھے اور انہوں نے ہرام کی اس ضرب کو دیکھا
وہ ہرام کی یہ ضرب دیکھتے ہوئے حیران رہ گئے اور ایک دوسرے سے کہنے لگے شوبین
ضربت۔ یعنی اس ضرب کو تو دیکھو۔ بس اس کے بعد اس کو شوبین کہنے لگے جو وہ
شوبین سے گڑ کر چوبیس بن گیا۔

دوسریں ہرام نے فرار کی عہدہ نہت بیان کرتے ہوئے مزید لکھتے ہیں کہ
کے دوران وہ اس کا اور ایک دھچان کے گھر میں مستانے کے لئے ٹھہر گیا۔ یہاں
بوڑھی عورت نے اس کا تہہ مقدم کیا۔ ہرام نے اپنا کانا نکال کر کھایا۔ اس سے

طہوں کی اس محنت کا جواب عیسا دیا تھا کہ میں اسی وقت ان کے
 کو عزائم نمودار ہوں۔ اسے دیکھتے ہی سب اپنی ٹھکانوں پر کھڑے ہو گئے تھے۔
 نکل اس کے کہ ان سب میں سے کوئی بولا اور عزائم کو مخاطب کرتے ہوئے اپنی
 راہ کا آغاز کرنا عزائم پہلے ہی بولا اور خصوصیت کے ساتھ طہوں کو مخاطب کرتے
 ہوئے کہنے لگا۔

دیکھ طہوں تو نے کئی بہتوں کی محنت اور مشقت سے صحرائے کالا باری کے شمال
 پہلے سلسلوں میں جو وحشی قبائل کے امور شرک کی انداز کی تھی اس کا خاتمہ کر دیا گیا
 ۔ اس پر طہوں اور زورہ دونوں مسرت ہو کر چلے گئے پھر انہوں نے پوچھا یہ کیسے ہوا
 ۔ انہوں نے جواب میں عزائم بولا اور کہنے لگا۔

دیکھ طہوں جس طرح میرے ساتھیوں نے مجھے اللہ تعالیٰ کی فرمائش کی ہیں اس کے
 حق پر دوسرا دینا کے مجھے کو کسی نے گرا کر کالج کے ٹاؤک بہت کی طرح چہرہ چہر کر
 کر دیا ہے۔ اور اس بہت کے کرنے سے جو ایڈولس دیوتا کے بہادی تھے وہ بھی دیوتا
 کے بدظن ہو چکے ہیں اور دیوتا کے خلاف بد زبانیاں کرنے لگے ہیں۔ اس کا کہنا ہے کہ جو
 خود اپنی حفاظت میں کر سکتا اس کی کشتی پر چا پتا کیوں نہ کی جائے وہ کسی اور کو
 نہ لگا۔ یہ تو افسوس ہے۔ لہذا میں تم سے یہ کہوں کہ جس شرک کی بد تم نے افریقہ
 کے اہل بدعت میں کی تھی اس کا مکمل طور پر خاتمہ کر دیا گیا ہے۔ لہذا تم وہاں پہنچو اور
 اس طریقے کو بحال کرنے کی کوشش کرو۔

عزائم جب خاموش ہوا تو طہوں بولا اور اسے مخاطب کر کے پوچھے لگا۔
 آپ نے یہ تو بتایا ہے کہ میں نے اس دیوتا کے مجھے کو کس نے گرا کے پاش
 کیا ہے۔ حالانکہ آپ جانتے ہیں کہ ایڈولس دیوتا کا مجسمہ میں نے ایک بہت بڑی چٹان
 پر لٹا کر تیار کیا تھا اور لوگ بڑی تعداد میں اس کی طرف تامل ہوئے تھے۔ اور جس
 وقت میں نے ایڈولس دیوتا کا بہت ترانا تھا اس چٹان کی جڑوں میں بہت گہری
 گڑبڑ کی گئی اور کس نے اس چٹان کو دیوتا کو گرا کر پاش پاش کر دیا۔ اس پر عزائم
 نے قدر لمبے اور غفلت کا اظہار کرتے ہوئے کہے لگا۔

دیکھ طہوں ایسا کام ایک ہی شخص کر سکتا ہے۔ اور وہ یونانی کے لادو اور کون ہو
 گا۔ میرا ارادہ ہے کہ یہ یونانی کے علاوہ کسی اور نے نہیں کیا ہوگا۔ اس سے ہی
 ایڈولس دیوتا کو گرا کر پاش پاش کیا ہے۔ تاکہ دیوتا کے گرنے سے لوگ شرک کی طرف
 متوجہ نہ ہوں۔ تم جانتے ہو کہ وہ نیکی کا نمائندہ ہے اور ہر جگہ شرک کے خلاف حرکت میں

آگاہوں کی طرف رجوع کیا اس نے اس کو چن چن کر مہوار دیا۔ یہاں تک کہ اس نے
 جیسے سارے سے اپنے دونوں ہاتھوں میں بندوی اور سلام کو بھی تہہ تیغ کر لیا۔ اس
 نے اس کے باپ کے قتل میں برابر کے شریک تھے۔



عیسا کے قدیم اور اساطیری عمل میں طہوں۔ زورہ۔ عیسا۔ سلوک اور
 اپنے اپنے نام کسی موضوع پر گفتگو کر رہے تھے۔ کہ اہلک عیسا نے بات کا من
 اور طہوں کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

دیکھ عزائم طہوں۔ وہ وقت کب آئے گا جب ہم سب مل کر اس یونانی اور
 بڑی کوشش کو اپنے سامنے ہست اور مغلوب کریں گے۔ اس پر طہوں نے قہقہوں
 سے عیسا کی طرف دیکھ کر ہر کہنے لگا۔

دیکھ عیسا۔ یہ یونانی وہی نام سامناں میں ہے۔ میں تمہیں پہلے ہی بتا چکا
 کہ میں میں بھی میرا اس کے ساتھ پاؤں پٹا ہے۔ یہ بلا ٹانہ تھوڑا اور بے شمار سنی
 رکھنے والا انسان ہے۔ شاید میرے قاتل نے کسی یہ بھی بتا دیا تھا کہ باغی میں
 کم توقع پر میں اس یونانی کا مقابلہ ہوا ہوں اس نے اکثر بیشمار مجھے بے سامنے سے
 ہی مارا تھا۔ اب جب میں نے تمہارے زورہ کو طہوں پر بھی دسترس حاصل کر لی
 میں سمجھتا ہوں اب کوئی موقع ایسا ضرور آئے گا کہ اس یونانی کو میں اپنے سامنے زورہ
 کرنا لگا۔

طہوں کا یہ جواب سن کر عیسا قہقہوں پر کچھ سوچتا رہا پھر وہ انہی باتوں
 اندر رہتے ہوئے کہنے لگا۔

یہ یونانی ایسا ہی طاقتور اور دراز دست انسان ہے کہ ہم سب مل کر بھی
 اس کو کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ جب کہ وہ عزائم بھی ہمارے ساتھ ہے۔ جو اس محنت و
 شہادت کا ایک ہے۔ اس پر طہوں نے بڑی سنجیدگی میں عیسا کو جواب دیتے ہوئے
 کہا۔

دیکھ عیسا۔ اس میں شک نہیں کہ قاتل عزائم کے قاتل کا ایک ہے۔ یہ
 بہاں بل یونانی کا تعلق ہے وہ بھی کسی سے نہیں۔ ایک تو طہوں پر وہ ہے جو
 اس ہے۔ پھر وہ جب اپنی سری قوتوں و حرکت میں اپنی اپنی طاقت اور قوت میں اس
 کرے تو زورہ اس وقت وہ کو ہتھکڑیوں کو بند دینے کی بہت اور جرات بھی کر سکتا ہے۔

آتا ہے۔ پھر اس پنجان نما رخ آگے صرف پونچھ ہی گرا سکتا ہے اور کوئی اس طرح سے کپکپاؤ نہیں کر سکتا۔

دیکھ سڑوں میرا جو آدمی یہ ساری اطلاعات لے کر آیا ہے وہ اتنی شکل و صورت میں وہاں بھاریوں سے بھی عام۔ اس بھاریوں کا کتا ہے کہ رات کے چھتے بجے میں ایدولس دیوتا کی پشت پر کودا رہا اور زور لگا کر اس قوت سے اس نے ایدولس دیوتا جیسے کہ کوہستانی سسٹے کی ڈھلان پر پھینکا کہ رخ آگے کپکپاؤ ہو گیا اور وہ گرانے والا ہو گیا۔

پھر ایک قریبی پنجان کی آواز میں ہو گیا۔
اس بھاریوں کا یہ بھی کتا ہے کہ انہوں نے اس بت گرانے والے کو دیکھ کر یاغور وہ اس کے تعاقب میں جب پنجان کی طرف گئے تو انہوں نے دیکھا پنجان کی آواز میں نہ تھا۔ بھاریوں کا کتا ہے کہ وہ حیران ہو پریشان رہ گئے۔ لہذا بھاریوں نے باہر سے آگے کے بعد ایدولس دیوتا کو ترک کر دیا ہے۔ نہ وہ اس کی پوجا پڑتے کرتے ہیں نہ اس سے بدشگونی ہو چکے ہیں بلکہ میں تم سے یہ بھی کہوں کہ ایدولس دیوتا کے بڑے کے پاس ہو چھوٹے چھوٹے ایدولس دیوتا کے بت رہے ہوتے تھے وہ بھی توڑ چھوڑ رہے ہیں۔

یہاں تک کہنے کے بعد جب حراہیل خاموش ہوا تو سڑوں بڑی بے بسی اور ناچارگی میں حراہیل کو مخاطب کرتے ہوئے پوچھنے لگا۔

آقا یہ پونچھ تک ہمارے ساتھ ایک دراز دست اور حیرت آمیز حیثیت سے نمودار ہوتا رہے گا۔ کیا ہم پوری طرح اسے اپنے سامنے بے بسی اور نہیں کر سکتے۔ اس پر حراہیل مسکریں اور انداز میں سڑوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔
دیکھ سڑوں۔ میں نے سارے علوم تمہیں سنانے کے بعد تو میں تم سے یہی دیکھتا ہوں کہ تم کسی مناسب موقع پر ضرور پونچھ کو اپنے سامنے زیر کر دو گے۔
تھاراکام ہے کہ کوئی مناسب موقع ملان کر اس کے خلاف حرکت میں نہ آئے۔ اب معصوب کرو۔ پھر میں اس کا کوئی اہلکار ہی بددست کروں گا۔ اس پر سڑوں ہلکا ہلکا لگا۔

اب آقا کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ اس دولت پونچھ کیرش اور بار تھا کہاں حراہیل فوراً ہوا اور کہنے لگا میں یہ تو نہیں بتا سکتا کہ وہ تینوں میاں پوری کہاں ہیں میں اپنے ساتھیوں کے ذریعے اس کا محل وقوع ہمیں معلوم کر کے بتا سکتا ہوں۔ اس سڑوں بولا اور کہنے لگا۔

آقا آپ کسی کو بھیج کر یہ چھ کرائیں کہ اس تینوں میاں پوری نے کہاں قیام کر رکھا ہے۔ میں پونچھ کی طرف جاؤں گا اور ایدولس دیوتا کی حرمت کو وہاں بحال کرنے کی کوشش کروں گا اتنی دیر تک آپ یہ معلوم کریں کہ پونچھ اور کیرش کہاں ہیں۔ پھر میں درود دونوں میں پر وارد ہوں گے اور انہیں ایسا سبق سکھائیں گے کہ زندگی بھر یاد رکھیں گے۔ دیکھیں آقا آپ پونچھ اور کیرش کا محل وقوع معلوم کریں۔ میں اور درود دیوتا کی طرف جاتے ہیں۔ اس پر حراہیل فوراً بولا اور کہنے لگا۔

سڑوں کا کتا ٹھیک ہے۔ میں سٹیوک اور اوتار بھی سڑوں اور درود کے ساتھ دیوتا سر زمینوں کی طرف جائیں گے اور دیکھیں گے کہ کس طرح ایدولس دیوتا کے بت گرا کر پاش پاش کیا گیا ہے۔ حراہیل نے اس تجویز سے اتفاق لیا پھر سڑوں۔ درود۔ میں سٹیوک اور اوتار اپنی سرری قوتوں کی حرکت میں لائے۔ اور دروازے ظاہر کے دروازے اس قدام اور پرانے محل سے وہ افریقہ کی طرف لپٹ کر گئے تھے۔

سڑوں۔ درود۔ میں سٹیوک اور اوتار پانچوں اس جگہ کے قریب نمودار ہوئے۔ میں بھی ایدولس دیوتا کا بت۔ ساتھ تھا اور جسے گرا کر پونچھ نے پاش پاش کر دیا تھا۔ وہ واقعی جگہ کے قریب ہی بھاریوں کے رہنے کے سے چھوٹے چھوٹے کہے ہوئے ہوئے ہیں کہ نزدیک ہی ایک بلند پنجان پر وہ پانچوں نمودار ہوئے تھے پھر سڑوں نے بلند آواز پر پکار کر بھاریوں کو اپنی طرف آنے کا ایک طرح سے حکم دیا تھا۔

سڑوں کی اس پکار پر تقریباً سارے بھاری بھاگتے ہوئے اس کے سامنے جمع ہو گئے۔ میں تھوڑی دیر تک انہیں بڑے غور اور سواہ انداز میں انہیں دیکھتا رہا پھر وہ انتہائی بے باک ہوا میں انہیں مخاطب کر کے پوچھنے لگا۔

نوا ایدولس دیوتا کے بھاریوں! میں نے جب تمہارے لئے ایدولس دیوتا کا بت تراشا تھا تو تمہیں اس دیوتا کا محض اور بھاری سنا کر کیا تھا۔ کیا میں یہ کہہ لوں کہ تم اس دیوتا کی طاقت کرنے میں ناکام ثابت ہوئے ہو اور یہ کہ ہر کام تمہارے لئے لگایا گیا تھا۔ تم نے اس کی روانگی میں غفلت سے کام لیا ہے۔ سڑوں کی اس جواب طلی پر درود۔ بھاری خاموش رہے تاہم ایک بڑا ادا اور انتہائی عجیبہ قسم کا بھاری حرکت میں آیا چند قدم وہ آگے بھاگتا ہوا سڑوں کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

دیکھ سڑوں تمہارے آقا آپ دیوتا کا مرغ اتنی سمت ہمارے ہیں چاہتا تھا یہ تھا کہ دیوتا کی حیثیت سے ایدولس خود ہم لوگوں کی حفاظت کرنا نہ یہ کہ ہم بھاری اس کی حفاظت کرنے کے معبود ہی کیا جو اپنے بھاریوں اور اپنے عقیدہ مندوں کی حفاظت کا محتاج ہو۔ ہم نے یہ اندازہ لگایا ہے چونکہ ایدولس دیوتا خود اپنی حفاظت نہیں کر سکا لہذا ہر دیوتا اپنی

حفاظت نہ کر سکا وہ نہیں کیا دے گا اور ایسے دو تکی پر جا ایسے دو تکی پر سٹل کرے
بے کار جگہ میں کھتا ہوں گناہ ہے۔

اس بوڑھے بیماری کی گفتگو سن کر جہاں اس کے ساتھی بیماریوں کے بہر
خوشگوار مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی وہاں سطون ہی طرح رخ پا ہو گیا تھا۔ اس نے
تہہنی میں اس بیماری کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا ہے۔ تمہاری موت نے تمہیں
ہے اور سنو اس کو مستانی سلسلے میں تمہیں ایسی موت ملاؤں گا کہ تمہارے
ساتھی بیماریوں کے لئے عبرت کا سامان بنے گی۔ پھر سطون نے پوری طرح چلائے
دوسرے بیماریوں کو کہا کہ جاؤ اپنے دلائل گاہ سے رسیاں لے کر آؤ اور یہ سب
چٹان سے اس بوڑھے بیماری کو رسیوں سے کس کر پائندہ بدھ رکھو میں اسے کب
ہوں۔

سطون کی یہ غصہناکی دیکھتے ہوئے کچھ بیماری بھارے بے بس اور مجبور سے ہر
رسیوں لسنے اپنے اپنے گھروں کی طرف بھاگ کھڑے ہوئے تھے۔

میں اس موقع پر ہی کو مستانی سلسلے کے اندر ایک بہت بڑی چٹان کی اونٹ
یونٹ کیرش اور مارقا نمودار ہوئے۔ انھوں کے اندر ہاتھ میں ٹکڑے ہوئے کوٹے
یونٹ نے عباس طیب کو 'سطون' اور وہ اور اوتار کی شبیہیں چٹان پر بنائی پھر چند لمحوں
لے چٹان کے پاس رکھ دیئے اس کے بعد وہ مارقا کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

دیکھ مارقا تو یہیں بیٹھی رہ میں اور کیرش آگے جائیں گے۔ میں نے یہاں اس
پر سب کی شبیہیں بنا دی ہیں ہم دونوں میاں بڑی سطون اور رومہ سے گھرانے کی د
کریں گے اور اگر وہ تینوں ان کی مدد کے لئے آئیں تو تم یہاں اپنے کا دوق شروع کرنا
کی شبیہوں پر غمخ خوب نذر سے دہانا پھر دیکھا اس کا کیا اثر ہوتا ہے۔ اس پر مارقا ہن
کہنے لگی۔

آپ دونوں فکر مند نہ ہوں میں اب ان ساری چیزوں کی عادی ہو چکی ہوں۔
ی نہیں 'سیوک' اور اوتار نے آپ دونوں کی طرف پوچھ کی کوشش کی آپ دیکھ
ان کا کیا شکر کرتی ہوں۔ اس پر یونٹ نے کچھ سوچا چونکہ ایک بار پھر اس نے کوئلہ سر
اور چٹان پر اس نے موازیل کی بھی شبیہ بنا دی تھی پھر وہ مارقا کو مخاطب کر کے کہے کہ
دیکھ مارقا ان سب کی مدد کے لئے عریض بھی آ سکتا ہے۔ لہذا میں نے اس کی
شبیہ بنا دی ہے اگر ایسا ہو تو تم اس کی شبیہ میں بھی غمخ گونپ رہنا۔ اس پر مارقا
اور کہنے لگی۔ میرے پاس جو چڑے کی فصل ہے اس میں کافی کیلیں ہیں اگر فیچروں سے
نہ چلا تو میں چھوڑوں سے ان شبیہوں میں کیلیں گا تا شروع کر دوں گی۔ اس پر یونٹ

ایک قندہ لگایا پھر وہ کہنے لگا ہاں مارقا اب تم خوب تجربہ کار ہو گئی ہو میں تم میں ہنرمیں
اور کیرش آگے بڑھتے ہیں اس کے ساتھ ہی یونٹ اور کیرش دونوں ہاتھ میں ہاتھ لے
سڑاتے ہوئے اس چٹان کی طرف بڑھتے تھے جس کے اوپر سطون 'ٹائیس' 'سیوک' اوتار
اور رومہ کھڑے تھے۔

سب سے پہلے رومہ کی نگاہ اپنی پشت پر پڑی اور اس نے یونٹ اور کیرش کو اپنی
ہاتھ آتے دیکھا تو وہ چوہ کی اور اپنے ہاتھوں میں کھڑے سطون کو مخاطب کرتے ہوئے کہنے
لگی۔ سطون دارا اپنے پیچھے دیکھو۔ سطون اچانک مزاح یونٹ اور کیرش کو اپنی طرف آتے
دیکھ کر اختالی غصہناک ہو گیا تھا سطون کے ساتھ ہی رومہ 'سیوک' اوتار اور عباس بھی
ہر اپنی طرف آتے یونٹ اور کیرش کی طرف دیکھنے لگے تھے۔

یونٹ اور کیرش دونوں میاں بڑی جب نزدیک آئے۔ تو سطون نے ایک بھر ہر
تھک لگا پھر یونٹ کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

تمہی کے ملائے خوب وقت پر آئے ہو قسم اس زمانے کی مجھے تمہاری ہی ضرورت
تھی میں سمجھتا ہوں تو نے ہی ایڈولس دیو کے مجھے کو توڑا ہے۔ لہذا اب اس کو مستانی
خسے میں میں تم پر وار ہوں گا تمہاری زندگی کے رنگوں اور خوابوں میں اہر گھوڑوں گا۔ اور
تمہاری حالت شب کی سطونوں میں تم فراق کے قہر سے بھی بڑھ کر رہا کر رہو گے۔

سن نیکی کے لئے کہہ دے تیرے ظاہر کو گمراہی کے اندھیرے تیرے باطن کو بجتے صحرا
میں چلن لداں گا۔ تمہاں میں اسی کو مستانی سلسلے میں سوخت مقدور جیسا تیرے ارادے ظم
فراق سے قہرے بنا کر رکھوں گا۔ میں چاہتا ہوں تو بہت اترتا پھر آتا ہے پر دیکھنا آج اس
وہابی سلسلے میں میں چھوٹے سارے وقار و استقامت تیری ساری شجاعت و دہری کو تیری
تجربہ کی اندھی مسافروں اور قائم سرائے اہر میں تبدیل کر کے رہوں گا۔

سطون جب خاموش ہوا تو یونٹ اور کیرش ایک جگہ رل کر بڑے غور سے انہیں
دیکھتے رہے پھر دونوں میاں بڑی ایک دوسرے کی طرف دیکھنے ہوئے جنگل کی دھلائی
ہوا میں 'میراؤں' سے اٹھتی قندوں کی طرح مزد آگے بڑھے اس کے بعد یونٹ طوفانوں
کے نذر عینوں کی کڑک کی طرح سطون کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

سن دی کے گناہتے تیرے جیسے ہاتھ لے کے میں ماضی میں بہت دیکھ چکا ہوں جو
صرف بھونکنا ہاجے ہیں۔ مثلاً "فدا" کچھ نہیں کر سکتے اگر تو مجھے ان کو مستانی سطونوں میں
جسب و غصہ و دھمکی دیتا ہے تو میری طرف سے بھی کچھ سن اگر تو میرے خلاف حرکت میں
آتا تو سنو اس کو مستانی سلسلے میں میں تمہیں ہولناکی کا اسم بنا کے رکھوں گا تیری مداح کی
توں میں خوف بھری دہسہ کی لہ چلا دوں گا اور تیری حالت دیکھ چائے لڑی کے نختے

گھونٹ گھونٹ پانی کو ترستے پادل سے مختلف نہ ہوگی۔ من جس طرح دھوئیں کے سانسوں کی فوجی ڈوری کا سہل ہوتا ہے ایسے ہی من اس کو مستقل سلسلہ میں نہ حالت کدوں گا۔ اور اگر تجھے میرے کے ہوئے ان الفاظ پر کوئی شک ہو تو آگے سے گھرا اور اپنا انجام دیکھ۔

یونانی کے ان دھنکی ہمیر ملوں پر سطرون کچھ دیر غاموش کھڑا کر سوجھا رہا ہے آگے بڑھا اور یونانی کو غائب کر کے کہنے لگا۔ آج میں میرے ساتھ سلسلہ طے کرنے دہوں گا۔ اس کے بعد اس نے سیوک، نیاس اور اومکار کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ یہ تینوں مسزود و محترم سانسو تم اپنی جگہ پر کھڑے رہو میں اکیلا آج اس یونانی سے ہوں اس کے بعد سطرون نے اپنی بیوی زورور کی طرف دیکھا اور کہا کہ دیکھ زورور یونانی کی بیوی کیرش حرکت میں آئے تب تو بھی اس کے خلاف حرکت میں آنا اور نہ غاموش رہ کر تماشا دیکھنا سطرون کے اس فیصلے پر یونانی کے چہرے پر انہلی تھ مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی پھر وہ اپنے جسم کو ایک خاص انداز میں مل رہا اور سطرون گراٹے کے لئے آگے بڑھا تھا۔

پہلے ہی یونانی سطرون کے قریب آیا سطرون بلی کے کسی کونے کی طرح حرکت میں آیا اور ایک دور وار گھوسا اس نے یونانی کے پیٹ پر دے دیا تھا یونانی پر استقامت اور صبر کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس گھوسے کو برداشت کر گیا تھا۔ اس کے بعد اس نے سطرون پر سودا اور جنوں طاری ہو گیا تھا اس نے کئی کے دکاتار یونانی کے پیٹ اور شہ پر دے مارے تھے۔ یہ سطرون حیراں اور دنگ رہ گیا یونانی ان مارے کد کو برداشت کر گیا تھا۔ تکلیف کی شدت کے باعث وہ تھوڑا سا ہلکا ضرور تھا تاہم وہ دھنیں پر گرا رہا تھا۔ یوں ہی اپنے کھوں کا رد عمل دیکھتے سطرون سیدھا کھڑا ہوا یونانی حرکت میں آیا جس طرح سطرون نے اس کے پیٹ پر گھوسے مارے تھے اسی طرح سب سے پہلے اس نے بھی ایک آہنی ہتھوڑے جیسا گھوسا سطرون کے پیٹ پر مارا دوسرا گھوسا یونانی نے سطرون کی گردن پر تھیرا اس کے چہرے پر تھا اس کی ہسیوں اور پانچواں اس کی کہنیوں پر دے دیا تھا۔ یہ پانچ گھونٹے کمانے کے بعد سطرون پکڑا سا گیا تھا۔ لڑکھڑا کر وہ چیخے ہٹا قریب تھا۔ زورور پر گر جاتا کہ چیخے سے اس کی بیوی زورور حرکت میں آئی اسے سنبھالا اور پھر ایک

زورور ہوا میں اچھل شاید وہ اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لائی تھی پھر اس نے اپنی دونوں ہاتھوں کی ضرب پوری قوت سے یونانی کی چھاتی پر لگائی تھی۔ یہ ضرب کٹنے سے یونانی اپنی پشت پر پٹھالوں میں جا گرا تھا۔

زورور کا یوں یونانی کے خلاف حرکت میں آنا تھا کہ کیرش کا رنگ فیسے اور غصہ پائی

من مجبور ہو کر رہ گیا تھا۔ وہ فوراً حرکت میں آئی اور جس طرح زورور اپنی سری حرکت میں لاتے ہوئے ہوا میں بلند ہوئی اور یونانی کی چھاتیوں پر اپنے دونوں پاؤں سے ضرب لگائی تھی ایسا ہی کیرش نے بھی کیا۔ کیرش کسی گیند کی طرح ہوا میں چلی من لئے کہ وہ بھی اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لائی تھی پھر جس طرح زورور نے چھاتی پر دونوں پاؤں کی ضرب لگائی تھی ایسی ہی ضرب کیرش نے زورور کی چھاتی پر لگائی جس کے نتیجے میں زورور کئی گز فضا میں اچھلتی ہوئی بری طرح ایک چٹان سے جا

کیرش نے بیس تک ہی اکتا نہیں کیا تھا بلکہ وہ مزید حرکت میں آئی ایک بار پھر وہ اپنی قوتوں کو حرکت میں لائی۔ ریز کے کسی گیند کی طرح فضا میں اچھل اور دوسرے ہی اس سے چپ دونوں پاؤں کی سخت اور جان لیوا ضرب سطرون کی چھاتی پر لگاری تھی۔ یہ نتیجے میں سطرون بھی ہوا میں اچھلتا ہوا زورور کے قریب پھروں میں جا گرا تھا۔

اتنی دیر تک یونانی سنبھل چکا تھا۔ یونانی نے جب دیکھا اس کی مدد اور حمایت میں نہ پوری طرح حرکت میں آ سکی ہے تو وہ بھی طوفانی انداز میں اٹھ بھاگ کر وہ سطرون خلاف بڑھا سطرون کو پاؤں سے پکڑ کر اس نے اوپر اٹھایا پھلے وہ تین طمانچے اس نے دو سطرون کے منہ پر دائیں بائیں طرف مارے اس کے بعد اس نے سطرون کو اپنے منہ میں باغھن پڑھایا اور یہی طرح دھنیں پر بیخ دیا۔ اس کے بعد یونانی نے اسے دم نہیں دیا۔ اس کی ہسیوں اس کے چہرے اس کی ہنسن اس کی گردن اور راتوں پر اس نے زورور پاؤں کی ٹھوکریں مارنے ہوئے سطرون کی حالت پر ہی کرنا شروع کر دی تھی۔

یونانی کے ساتھ ہی ساتھ کیرش بھی حرکت میں آئی تھی جس طرح یونانی نے سطرون کو پاؤں سے اٹھا کر خوب کھینچا تھا اسی طرح کیرش نے بھی زورور کو پاؤں سے پکڑ کر اٹھا اسے تھوڑی دیر تک چھوڑا پھر کھینچا پھر جس طرح یونانی نے سطرون کے منہ پر مارے تھے ایسے ہی کیرش نے بھی زورور کے منہ پر چند طمانچے مارے پھر اسے اٹھا کر دھنیں پر بیخ دیا اور یونانی کی طرح وہ بھی زورور پر اپنے پاؤں کی ٹھوکریں لگانے لگی تھی۔ سطرون زورور کو یوں یونانی اور کیرش کے ہاتھوں پہنچے دیکھتے ہوئے بناس کے اوپر مڑا جیسا سیوک اور اومکار کو غائب کر کے کہنے لگا۔

دیکھو میرے عزیز! ہمیں اس وقت سطرون اور زورور کی مدد کے لئے یونانی اور کیرش کے خلاف حرکت میں آنا چاہئے اس لئے کہ سطرون اور زورور کی مدد کرنا ہم پر فرض بنتا ہے اور اگر ہم نے ایسا نہ کیا تو آج یہ یونانی اور کیرش دونوں ہاتھوں یونانی سطرون اور زورور کو مار مار کر لگتا ہے ان دونوں کا خاتمہ ہی کر دیں گے۔ اس پر سطرون زورور سے

انداز میں بولا اور عیسا کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

اے آقا یہ یونان بھی عجیب و غریب انسان ہے۔ پیسے اس نے ہم سب کو اپنے سامنے دیر کیا اب یہ سطون کی حالت بھی بد سے بد تر کر رہا ہے میں سمجھتا تھا کہ یہ سارے پناہ قوتوں کا مالک ہے اور اس کے پاس ایسی سری طاقتیں ہیں کہ یہ لوگوں کے یونان کو اپنے سامنے دیر کر دے گا لیکن اس وقت جو یونان اس کی یہ حالت کر رہا ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ سطون بھی یونان کو اپنے سامنے دیر اور مطلوب کرنے میں کامیاب نہیں ہو گا۔

یہاں تک کہنے کے بعد سلوک چند لمحوں کے لئے رکا۔ پھر وہ لہانہ عیسا کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

دیکھ آقا آپ کا کتنا درست ہے۔ اس موقع پر ہمارا فرض دنیا ہے کہ سطون اور ذروہ کی مدد کے لئے ہم آگے بڑھیں اور اپنی سری قوتوں کو استعمال کرتے ہوئے یونان اور کیرش کے خلاف حرکت میں آئیں۔ سوچ خیال میں اگر ہم سری قوتوں کو استعمال کرتے ہوئے یونان اور کیرش پر حملہ آور ہو جائیں تو لوگوں کے اندر ان دونوں کو مار کر ہم یہاں سے بھاگ جاتے پر مجبور کر سکتے ہیں۔ اتنی دیر تک سطون اور ذروہ بھی دونوں میاں میں بھی سنبھل جائیں گے اور

ان کے سلجھنے کے بعد یونان اور کیرش دونوں میاں میں بھی دوبارہ ہم سے ٹکرانے کی کوشش نہیں کریں گے۔ اس پر عیسا بولا اور کہنے لگا۔

میرے دونوں عزیز آپ جبکہ ہم سطون اور ذروہ کی مدد کرنے کا فیصلہ ہی کر چکے ہیں تو آؤ اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لائیں اور ان دونوں میاں میں ہی پر حملہ آور ہوں۔ اس کے ساتھ ہی عیسا سلوک اور اعداد آگے بڑھے تھے۔ ذرا فاصلے پر پہنچ کر ٹوٹ میں بیٹھی ہوئی مارقا ان تینوں کی یہ ساری نقل و حرکت دیکھ رہی تھی جب وہ آگے بڑھے تو اس نے انداز لگا لیا تھا کہ وہ تینوں یونان اور کیرش پر حملہ آور ہونے کی کوشش کریں گے۔ لہذا اس نے اپنے کام کی ابتداء کر لی تھی۔

مارقا کی طرف سے اس کے کام کی ابتداء ہوئی تھی کہ عیسا سلوک اور اعداد وہیں چلوں کے اندر ایک طرح سے گر سے گئے اور بری طرح اونٹ ہوئے تکلیف اور درد کا اظہار کرنے لگے تھے۔ پھر جلد ہی ان تینوں نے اپنی قوت بدل لی اور جہاں وہ پہلے کھڑے تھے وہیں آگے کھڑے ہو گئے تھے۔ اس موقع پر سلوک بولا اور کہنے لگا۔

دیکھ آقا یہ کیسی بد بختی ہے ہم نے ابھی یونان اور کیرش پر حملہ آور ہونے کا ارادہ کیا ہی ہے کہ اسے شاید ہمارے اس ارادے کا علم ہو گیا ہے اور دیکھو وہ کسی قدر بھیانک

میں ہمارے خلاف حرکت میں آیا ہے کہ ہمیں اس نے ایک عجیب سی لذت اور سے دوچار کر دیا ہے۔ ایسا ہی عذاب اس نے ایک بار صحرائے کالہ باری میں دریا کے کنارے بھی کیا تھا اور وہ بھی ایسا ہی عذاب تھا جیسا اس وقت اس نے ہم پر کیا ہے۔ اے آقا! ان حالات میں ہم کیسے سطون اور ذروہ کی مدد کرنے کے لئے اور کیرش پر حملہ آور ہو سکتے ہیں اگر ہم نے دوبارہ ایسا کیا تو ہو سکتا ہے وہ ہماری اس سے بھی بد تر کرے۔

اس پر عیسا خود وہ سے انداز میں بولا اور سلوک کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔
دوچ سلوک میرے عزیز تمہارا کتنا درست ہے۔ یہ شخص بھی عجیب و غریب ہے۔ ہمہ تن اس کے ہم سے بھی لڑاؤ یہ بے پناہ سری قوتوں کا مالک ہے۔ تم نے دیکھا ہمارا جیسا تھا کہ اسے خبر ہوئی اور اس نے ہمیں عذاب سے دوچار کر دیا۔ بہر حال اب ہم کھڑے رہ کر دیکھتے ہیں یہ سطون اور ذروہ ان کے سامنے اپنی طاقت کیا بڑھاتے ہیں۔

اور یونان اور کیرش دونوں میاں میں ہی نے سطون اور ذروہ کو مار مار کر اڑھوا مارا تھا۔ یہ وہ بھی غیر معمولی اور بے پناہ قوتوں کے مالک تھے۔ جوں ہی ذرا پیٹنے میں اور میں یونان اور کیرش نے ان دونوں کو دھڑ دھڑا دے قوتوں کو حرکت میں یونان اور کیرش کے ہاتھوں جو انہیں تکلیف پہنچی تھی اسے انہوں نے رفع کر دیا اور پھر تانہ دم ہو کر یونان اور کیرش کے سامنے جم گئے تھے۔

ان دونوں کی حالت دیکھتے ہوئے یونان کیرش کے قریب آیا اور پڑی راڈاری میں مخاطب کر گئے کہنے لگا۔

میں کیرش ایک بار پھر یہ اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے تانہ دم ہو گئے تھا۔ یہ ضرور ہمارے خلاف فحاش اور افواہی کا دعویٰ کریں گے۔ لہذا ان کے اپنی آواز سے پہلے ہی آؤ دونوں میاں میں اپنی طاقت اور قوت میں دس گنا اضافہ کر لیں۔ اس اگر وہ اپنی سری قوتوں کو ہمارے خلاف استعمال کریں تو تم بھی ایسا ہی کرنا۔ کیرش اور یونان کی اس تجویز کو قبول کرتے ہوئے اپنی طاقت اور قوت میں دس گنا اضافہ د تھا۔ خود یونان بھی ایسا ہی کر چکا تھا۔

سطون اور ذروہ دونوں میاں میں ہی بے پناہ فضا اور لطیفی کا اظہار کرتے ہوئے یونان اور کیرش کے قریب آ کر رک گئے۔ پھر سطون بولا اور کہنے لگا۔ ایک دلو ہمیں اس پر تمہارا کہ تم دونوں میاں میں ہی نے کیا سمجھ لیا تھا کہ تم دونوں ہم پر قابو پا لو گے۔ اپنے سامنے دیر اور مطلوب کر لو گے۔ ہرگز نہیں ہم تو قسمت تک تم دونوں کا آپ کریں گے اور جب تک تم ہمارے سامنے اپنی فکست اپنی ہریمت تسلیم نہیں کرتے

اس وقت تک میں اور میری بیوی ذروہ دونوں دھرم بھری ساجوں کی طرح قمار خانہ میں کھڑے رہے۔ دیکھ یونانی سنبھل میں تھک چکا تھا اور ہونے لگا ہوا تھا تو میرے سونے سے بچاؤ کر سکا ہے تو کر دیکھ میری بیوی اس بار ایک طرف بٹ کر تیرے اور میرے درمیان ہونے والے مقابلے کا نظارہ کرے گی اس پر یونانی ہوا اور کہنے لگا۔

اگر تم ایسی جرات اور ہمت اور سواجی کا مظاہرہ کرنا ہی چاہتے ہو تو پھر آگے بڑھو اور مجھ سے کھڑا ہو کر دیکھو شکست اور ذلت کس کے منہ میں آتی ہے۔ اس کے ساتھ ہی سبھوں نے آگے بڑھا اپنا ہاتھ لٹکا میں بلند کرتے ہوئے اس نے یونانی پر ضرب لگائی تھی۔ یونانی اس سے پہلے ہی اپنی طاقت میں دس گنا اضافہ کر چکا تھا سبھوں کا لٹکا ہوا ہاتھ اس نے خاص میں ہی پکڑا پھر اس نے اپنے دوسرے ہاتھ کے اٹلے حصے کی ایک ضرب اور دور سے سبھوں کے منہ پر لگائی کہ سبھوں پکڑا کے رہ گیا تھا۔

لیکن سبھوں بھی ہار مانتے والا نہیں تھا۔ اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے پھر اس نے اپنی تکلیف اور اذیت کو راج کیا اور دوبارہ وہ یونانی پر حملہ آور ہوا تھا۔

اس بار سبھوں اپنی طاقت اور قوت کو مجتمع کرنا ہوا ہوا میں اچھا اور پھر اپنے دائیں ہاتھ کی ایک بھرپور ضرب وہ یونانی کے شانے پر لگنے میں کامیاب ہوا تھا۔ یہ ضرب گئے ہی یونانی نے اپنا دایاں ہاتھ اپنے شانے پر رکھا اور اسے سے لگا تھا اس لئے کہ وہ ضرب کافی شدید تھی۔ یونانی کی یہ حالت دیکھتے ہوئے کیرش کا چوہا بولا ہو گیا تھا۔ لیکن وہ اپنی جگہ پر کھڑی رہی اس لئے کہ ذروہ بھی ابھی تک حرکت میں نہیں آئی تھی۔ خدا وہ بھی اصل انداز میں نہ کرنا چاہتی تھی۔

یونانی ابھی ضرب لگتے والے شانے کو سلا ہی رہا تھا کہ سبھوں ایک بار بھر ہوا۔ بلند ہوا اور یونانی کے دوسرے شانے پر اس نے ویسی ہی شدید ضرب لگائی تھی۔ یہ ضرب لگنے سے یونانی تکلیف کے باعث کراہ اٹھا تھا لیکن جلد ہی وہ اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لایا اور دونوں شانوں پر پڑنے والی ضرب کی اذیت سے اس نے توجہ حاصل کر لی تھی۔

یونانی کے دونوں شانوں پر باری باری ضرب لگنے کے بعد سبھوں نے یہ سو فیوض ہوا تھا۔ اب وہ تیسری بار لٹکا میں بلند ہوا تھا۔ اور چاہتا تھا کہ تیسری ضرب یونانی کے سر پر لگائے جن پر ضرب لگنے کے لئے اس نے اپنا ہاتھ گرایا یونانی ایک ہمت کے ساتھ دائیں طرف بٹ گیا اور جب سبھوں کے پاؤں زمین پر گئے تو میں اسی وقت یونانی آگے میں اور طوفاں کی طرح حرکت میں آیا اور اپنا دایاں ہاتھ حرکت میں لاتے ہوئے اس نے ایک ہتھوڑے جیسا مٹکا سبھوں کی پیلیوں پر دے مارا تھا۔ یہ مٹکا لگنے سے سبھوں کراہ اٹھا تھا اس لئے کہ یونانی نے اپنی طاقت اور قوت میں دس گنا اضافہ کیا ہوا تھا اور جو مٹکا سبھوں کو لگا

خاس کی تختی میں بھی دس گنا اضافہ تھا۔

ایک مٹکا مارنے کے بعد یونانی نے پھر سبھوں کو سینٹھنے نہ دیا دوسرا مٹکا اس نے اس کی پیلیوں کے دوسری جانب لگایا۔ تیسرا مٹکا یونانی نے اپنی پوری طاقت اور قوت کے ساتھ سبھوں کی پیش کے پیچھے دے مارا تھا۔

یوں لگاتار تین ضربیں پور تین کے پڑنے کی وجہ سے سبھوں بوجھ لاوے جانے والے اذیت کی طرح بلبل اٹھ تھا۔ ذرا غلطی پر کھڑی ذروہ نے جب یونانی کے ہاتھوں سبھوں کو بری طرح پختہ ہوئے دیکھا اور اس نے یہ امداد لگائی کہ سبھوں یونانی کے سامنے نہ رہے۔ لیکن اب اس ہوا چلا جا رہا ہے تو وہ سبھوں کی مدد کے لئے بھاگ کر آگے آگے گئے۔ لیکن وہ سبھوں کی کوئی مدد نہ کر سکی اس لئے کہ کیرش اس پر گہری نگاہ رکھتے ہوئے تھے۔ جس وقت ذروہ سبھوں کی مدد کے لئے آگے بھاگی تھی اسی وقت کیرش بھی آگے بڑھی تھی اور وہ ذروہ کی راہ روک کھڑی ہوئی تھی۔

اس کے بعد کیرش نے آواز دیکھا کہ تم اس نے فوراً ذروہ کو اپنے سامنے زہر اور مطلب کرنے کے لئے اس پر کھوں لٹاؤں جگہ جگہ سبھوں کی ایک بھرپور کر دی تھی۔

جس وقت کیرش پور ذروہ آپس میں گہری تھیں اس وقت یونانی جو بری طرح سبھوں کو مار رہے ہوئے اپنے آگے آگے بھاگ رہا تھا اس کی توجہ بٹ گئی تھی اور وہ بڑے فوراً اور غرور سے کیرش کی طرف دیکھنے لگا تھا۔ اس صورت حال سے سبھوں نے فوراً اٹھ اٹھایا اور سنبھل اور اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لایا اور پھر اس نے یونانی کا مقابلہ کرنے کے لئے اپنے کپ کو تھک دھم کر لیا تھا۔

یونانی کی اس بے رحمی سے سبھوں نے دوسرا فائدہ یہ اٹھایا کہ وہ بھاگ کر آگے بھاگا اور کیرش کے اس نے ایک زبردست ضرب لگائی جس کی وجہ سے کیرش بری طرح زخمی ہوئی اور جاگ رہی تھی۔

کیرش کی یہ حالت دیکھتے ہوئے یونانی دیکھتے ہوئے کونیلوں کی طرح غصہ ناک ہو گیا تھا وہ بڑی تیزی سے سبھوں کی طرف بھاگا۔ سبھوں بھی سمجھا تھا کہ یونانی اب اس سے انتقام لینے کے لئے ضرب لگائے گا لہذا وہ یونانی کا مقابلہ کرنے کے لئے پوری طرح تیار تھا لیکن تیزی سے اس کی طرف آتے ہوئے یونانی نے اچانک اپنا رخ بدلا پھر وہ ذروہ کی طرف بھاگا اور پاؤں کی ایک ذروہ دار ٹھوک اس نے ذروہ کے پیٹ پر لگائی کہ ذروہ گیند کی طرح تنہا میں اچھلتی ہوئی دور جاگ رہی تھی

جس وقت سبھوں کو نظر انداز کرتے ہوئے یونانی ذروہ کی طرف بھاگا تھا سبھوں بھی یونانی کے پیچھے بھاگا اور جوں ہی یونانی ذروہ کو ضرب لگا کر فارغ ہوا پشت کی طرف

سے یونٹ پر سطون نے بھرپور ضرب لگا دی تھی۔ جس سطون بھی بچ نہ سکا اس نے کراتی دیر تک کیرش بھی سنبھل رکھی تھی اس نے جب دیکھا کہ یونٹ اس کی مدد کے لئے آدھ کے خلاف حرکت میں آیا ہے اور یہ کہ سطون نے پشت کی طرف سے یونٹ پر ضرب لگائی ہے تو وہ ہانگ کر سطون کی پشت کی طرف آئی اور اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے وہ فضا میں بلند ہوئی اور دونوں ہاتھوں کی ضرب اس نے اس قوت سے سطون کے شانے پر لگائی کہ سطون دوہرا ہو کر رہ گیا تھا۔

یہ صورت حال دیکھتے ہوئے یونٹ پر گولا سودا اور جنوں طاری ہو گیا تھا پہلے اس نے اپنے پاؤں کی ایک اور ضرب سامنے آنے والی ڈھونڈ پر لگائی اور ڈھونڈ ایک بار پھر مل کھائی ہوئی بری طرح قوتوں پر جا کر کی تھی۔ پھر سطون کی طرف دیکھے بغیر یونٹ نے اپنی گچھل سمت ایک ڈھونڈ سے ٹانگ لرائی کہ یونٹ کا پاؤں سطون کے چہرے پر اس بری طرح آ کر لگا کہ سطون کسی بوسیدہ عمارت کے گرنے والے ستون کی طرح اپنی پشت کی طرف جا پڑا تھا۔

اس کے بعد یونٹ نے اپنی کوئی مخصوص اشارہ کیرش کو کیا پھر وہ دونوں میاں بڑی سطون اور ڈھونڈ پر حمل آور ہونا ہی چاہتے تھے کہ وہ اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے وہاں سے غائب ہو گئے۔

جنگل پر کھڑے ہوئے عباس۔ سلوک۔ اور ابوعار بھی غائب ہو چکے تھے جس وقت یہ سب عباس کے محل میں داخل ہوئے تو انہوں نے دیکھا کہ عرازل دہل چکے ہیں کھڑا ان کا شکہ تھا۔ عرازل کو دیکھتے ہی عباس ہلا اور اسے غائب کرتے ہوئے کہنے لگا۔ محترم عرازل۔ اس بار بھی ہم ذمہ اور مطلوب ہی رہے۔ یونٹ اور کیرش نے سطون اور ڈھونڈ کو ایسی مار ماری ہے کہ بیان سے باہر ہے جس وقت وہ ان دونوں کو مار رہے تھے تو عرازل میں سلوک اور ابوعار نے بھی آگے بڑھ کر سطون اور ڈھونڈ کی مدد کرنا چاہی پر جانے یونٹ اور کیرش کے پاس کون سی سری قوت ہے کہ وہ کچھ کوئی کرنا چاہے اس کی انہیں پہلے ہی خبر ہو جاتی ہے۔ جن ہی ہم آگے بڑھے یونٹ اور کیرش کی طرف سے ہم پر کوئی سری حمل کیا گیا ویسی ہی سری حمل ہو سوائے کلا ماری میں دوائے ٹانگ کے کنارے ہم پر ہوا تھا جب آپ بھی ہمارے ساتھ تھے۔ دیکھ محترم عرازل۔ ہم نے اپنی ریت دہل کر بڑی مشکل سے اس اذیت اور عذاب سے نجات پائی

اتنی دیر تک یونٹ اور کیرش نے بھی سطون اور ڈھونڈ کو مار مار کر چھوڑ دیا تھا۔ پھر مزید مختصر یہ کہ ہم سب اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاتے اور اوپر ہانگ آئے مگر اس لمحہ میں ہم وہ تین گھست اور یونٹ اور کیرش کو بہترین فتح صدی حاصل ہوئی ہے۔ دیکھ

محترم عرازل۔ یونٹ اور کیرش کے مقابلے میں یہ ہماری بدترین رسوائی۔ بے عمل۔ نہ اور گیت ہے۔

عباس کی اس ساری کھنگ کے جواب میں عرازل تھوڑی دیر تک بیوی بیوی کی نہ سوچا رہا پھر وہ ہلا اور کہنے لگا دیکھ عباس اب مجھے اپنی ساری قوتوں کو جمع کر کے۔ اس یونٹ کے خلاف حرکت میں آنا ہی ہو گا۔ مجھے اس کی دست درازی قسم ہی کرنا کہ۔ مجھے اس کی خونخواری کو لو لو خون خون کرنا ہو گا۔ دیکھ عباس میرے بزرگ۔ مجھے کوئی ایسا حیلہ اور حربہ استعمال کرنا ہو گا جس سے یونٹ اور کیرش دونوں میاں اپنی ساری سری قوتوں کو ہدف کی طرح منقطع کر کے انہیں زنجیروں میں جکڑ کر اسیر کرنا ہو گا کہ اس نے دالے دار میں نہ یہ ہمارے لئے خسرناک ثابت ہوں اور نہ ہمارا ان کا کوئی سانچہ لگا ہو۔

عرازل کی اس کھنگ کے جواب میں عباس کی آنکھوں میں عجیب سی چمک پیدا ہوئی اور بے پناہ خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگا۔

محترم عرازل۔ آپ نے میرے دل کی بات کہہ دی ہے۔ اگر آپ واقعی یونٹ اور کیرش کو اس کی سری قوتوں سے محروم کر کے زنجیروں میں جکڑ کر اسیر کر دیتا چاہتے ہیں تو ہاں کی میرے پاس ایک بہترین ترکیب ہے۔ اس پر عرازل نے چونک کر عباس کی طرف رخا اور پوچھا۔

تھمارے پاس کیا ترکیب ہے عباس۔ جواب میں عباس پہلے کی طرح بے پناہ خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگا۔

دیکھ محترم عرازل یہ جو عمل ہے اس کے ترہ خانے میں میں نے ایک سری اور ایسی نئی جاری کر رکھا ہے جو کوئی بھی اس ترہ خانے میں میرے علاوہ داخل ہو گا اس کی ساری سری قوتیں ختم اور بے سود ہو جاتی ہیں۔ اگر ہم کسی طرح یونٹ اور کیرش میں میاں بڑی کو عمل کے ترہ خانے تک لانے میں کامیاب ہو جائیں تو وہ ہم سب کے لئے پھل ہے پس فوراً ہمارا ہو جائیں گے۔

عباس کی اس کھنگ سے عرازل کے چہرے پر خوش کن مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی وہ ہلا اور کہنے لگا دیکھ عباس۔ تو نے میرے سارے ہی مسائل کا حل پیش کر دیا ہے۔ ہم کوشش کریں گے کہ یونٹ اور کیرش کو کسی نہ کسی طرح اس گل میں انہیں اور پیش کے لئے اسے اس گل کے ترہ خانے میں اسیر کر کے رکھ دیں۔

یہاں تک کہنے کے بعد عرازل تھوڑی دیر کے لئے رکا پھر وہ دوبارہ عباس کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

دیکھ بیس جب تک ہم یونان اور کیرش کو اس قہ خالے میں لانے میں کامیاب نہیں ہوتے تم ایک کام کرو۔ اس قہ خالے کے اندر جو سب سے محفوظ کمرہ ہے اس دبا دلوں کے اندر جو سب سے بڑے بڑے کڑے لٹپ کرادو۔ ان کڑوں کے ساتھ مسدود ذخیریں ڈالو جنہیں کئی انسان ل کر بھی توڑ نہ سکیں جب ہم یونان اور کیرش پر قابو پائیں گے تو ان دونوں ممالک پر ہی کو اس قہ خالے کی ان ہی ذخیروں میں جکڑ کر رکھ دیں گے جہاں وہ اپنی باقی ماندہ زندگی قیدی اور ایک زندانی کی حیثیت سے گزارنے پر مجبور ہو جائیں گے۔

عزازیل کی یہ گفتگو سن کر سلون اور زور نے بھی اپنی گردنیں سیدھی کر لی تھیں ان کے چہروں پر بھی طرشی اور اطمینان کی لہریں نکری تھیں۔ پھر سلون بولا اور عزازیل کا خطاب کر کے کہنے لگا۔

آقا میں نے اور زور نے آج اپنی پوری کوشش کی کہ کسی نہ کسی طرح یونان اور کیرش کو اپنے سامنے زیر کر لیں۔ ہم نے ہر حربہ ہر قوت ہر سری طاقت استعمال کی ہے ہمارا کوئی بھی جتن ان کے خلاف کامیاب نہ ہوا۔ ان دونوں نے ہمیں اپنے سامنے منظر کر لیا۔ آقا! اس شکست پر میں آپ کے سامنے صدفرت خواہ ہوں۔ اس پر عزازیل نے کہنے لگا۔

سلون! مجھے تم سے اور زور سے کوئی شک نہ ہو سکتا تھا۔ میں جانتا ہوں کہ یونان اور کیرش دونوں ممالک پر ہی ہے پناہ طاقت اور بے شمار سری قوتوں کے مالک ہیں۔ لہذا ان دونوں نے مل کر تم دونوں کو زیر کر لیا ہے تو یہ کوئی نئی اور اچھے کی بات نہیں یہ ایسا ماضی میں بھی اکثر ہوتا رہا ہے۔ مجھے الموس تو یہ ہے کہ جو فتنیں ہمارے لئے نہیں سے حاصل کی گئی ہیں۔ وہ بھی یونان کے خلاف کارگر ثابت نہیں ہوئیں۔ اس پر سلون کہنے لگا۔

آقا! آپ نے جو نئی تجویز پیش کی ہے جس کے تحت یونان کو امیر شاہکار ذخیروں کے قہ خالے کے اندر جکڑا جائے گا اگر اس میں ہم کامیاب ہو گئے تو میں سمجھتا ہوں کہ یونان اور کیرش سے پیشہ کے لئے ہماری جان بھوت جائے گی۔ اس پر عزازیل نے پناہ پناہ ایک لقب لگا کر پھر کہنے لگا۔

سلون! ہمارا کتنا درست ہے۔ وہ وقت اب دور نہیں کہ ہم یونان اور کیرش دونوں ممالک پر ہی کو اس محل کے قہ خالے میں لانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ ہم انہیں اس کی ساری سری قوتوں سے محروم کرنے کے بعد اس قہ خالے میں انہیں جکڑ دیں گے اس پر سلون فوراً کہنے لگا۔

اے آقا! انہیں یہاں تک لانے کے بعد یقیناً آپ انہیں اس کی سری قوتوں سے محروم کر دیں گے۔ جس محل کے ساتھ جو خوفناک قوت ایذا کی شکل میں ہے اس کا کیا نام ہو گا۔ اس پر عزازیل کہنے لگا۔ ہم یونان اور کیرش پر اس وقت ہاتھ ڈالیں گے جب وہ یونان کے پاس نہیں ہو گی۔ ہمیں لاکھنا ہے کہ جو کوئی بھی اس قہ خالے میں داخل ہوتا ہے وہ اپنی سری قوتوں سے محروم ہو جاتا ہے۔ اس طرح ایذا بھی میرے نہیں۔ اس قہ خالے میں داخل ہو کر اپنی قوتوں سے محروم ہو جائے گی اور گر نہ ہوئی تب رانی طرف سے اس قہ خالے میں ایک ایسا محل بنادیں گا جس کی وجہ سے ایذا بھی یونان اور کیرش کی مدد کرنے کے لئے اس قہ خالے میں داخل نہ ہو سکے گی۔ اب پناہ خوش اور مطمئن ہو۔

اس پر سلون بے پناہ خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگا۔ آپ نے اپنی گفتگو سے داخلی خوش کر دیا ہے۔ اب مجھے قوی امید ہو گئی ہے کہ ہم یونان اور کیرش پر قابو پالیں گے۔ اس گفتگو پر عزازیل بھی خوش ہو گیا تھا۔ پھر عزازیل نے کہنے پر سب محل میں داخل دئے تھے۔

ایران کا شہنشاہ خسرو پرویز دوم شہنشاہ فارس یا احسان مند تھا۔ اس لئے کہ فارس نے صرف مہویت کے وقت خسرو پرویز کو اپنے یہاں پناہ دی تھی۔ بلکہ اسے اپنا بیٹا بنا کر لے گیا۔ یہ کہ بہرام چہمین کے خلاف لشکر کشی کرنے کے لئے قیصر دوم فارس نے خسرو پرویز قاصداً برا لشکر مہیا کیا تھا۔ جس کی مدد سے خسرو پرویز اپنی حکومت بہرام چہمین سے واپس لے میں کامیاب ہوا تھا۔

اس لئے جب تک دومین شہنشاہ فارس زندہ رہا۔ ایران اور رومنوں کے تعلقات بے شمار اور پر امن رہے۔ جس کا یہ عیسوی میں ایسے سیاسی حوالے آراءوں نے دومین شہنشاہ فارس کو قتل کر دیا۔ فارس کے قتل کا امر امپریل شہنشاہ نبرد پرویز کو جادو اور صدمہ ہوا۔ دومین جرنیل زرسس جس کی کمانداری میں دومین شہنشاہ فارس نے ایک لشکر خسرو کے حوالے کیا تھا تاکہ خسرو پرویز کو حکومت واپس دے دی جائے وہ زرسس بھی دومین شہنشاہ فارس کے اس وحشیانہ قتل پر سخت بدراض تھا۔

جس باتوں اور حوالے آراءوں نے فارس کو قتل کیا تھا اسوں نے ایک شخص فوہاس اور رومن کا شہنشاہ بنا دیا۔ دومین جرنیل زرسس چونکہ مرنے والے قیصر دوم فارس کے بیٹے تھے لہذا اس نے فوہاس کو دومین شہنشاہ کی حیثیت سے تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ وہ انھیں سے بھاگ گیا اس نے ایک لشکر اکٹھا کیا۔ عیسوی شہر میں آیا اور یہاں اس نے رومن فوہاس کے خلاف علم بغاوت بلند کر کے اپنی خود مختار حکومت قائم کر لی۔

جب قیصر روم مارس کے قتل کی خبر ایران کے شہنشاہ خسرو پرویز کو پہنچی تو اس
رومن علاقوں پر لشکر کشی کرنے کا ارادہ کر لیا۔ چنانچہ ۶۶۳ء میں اس نے اپنے لشکر
ساتھ پیش قدمی کی اور رومن علاقوں میں داخل ہوا جہاں جہاں اس کا قدم پڑا اسے
حاصل ہوئی۔ یہاں تک کہ اس کے لشکر نے پانی تیزی سے آگے بڑھتے ہوئے قدم
دارا کا محاصرہ کر لیا جو کبھی ایرانیوں کے لئے ناقابلِ تغیر تھا۔

یہ قلعہ ایسا مضبوط اور مستحکم تھا کہ خسرو پرویز نے توجہ نہ دیکھی اس قلعہ
محاصرہ پوری رکھا۔ اس قلعہ کے اندر جو رومن لشکر تھا اس نے بہترین جرات مندی
شہادت کا مظاہرہ کرتے ہوئے لڑا، تک لگاؤ ایران کے شہنشاہ خسرو پرویز کو قلعے میں
ہونے سے روکے رکھا۔

آخر جب قلعہ کے علاوہ لشکر کو بالکل ہی تنگ کر دیا تو اس کے پاس حیرت
کے ذخیرے بھی ختم ہو گئے جب حاکم قلعہ نے ہتھیار ڈال دیے اور یہ مضبوط قلعہ بھی
پرویز کے تصرف میں آ گیا تھا۔

اس کے بعد ایرانی شہنشاہ خسرو پرویز نے آدھ یعنی دیار بکر شہر کا رخ کیا۔ اور جب
کی لشکر کشی کے بعد اس شہر کو بھی فتح کر لیا گیا۔

اس شہر اور قلعوں کی فتح مدی سے خسرو پرویز اور اس کے لشکروں کے حوصلے
خوب بڑھے۔ انہوں نے مزید پیش قدمی کی اور اس کے بعد انہوں نے بین النہرین
رومن قلعے کیے۔ مگر یہ فتح کے ایرانی سلطنت میں شامل کیا شروع کر دیے تھے۔
سلطنت میں رومن جنرل فرانس بھی ایرانی شہنشاہ خسرو پرویز کی مدد کر رہا تھا۔ یہاں
شہر اور قلعے پر قبضہ کر لیا ہوا ایرانی شہنشاہ آگے بڑھا اور مدیہ شہر کا اس نے محاصرہ
ایران کا شہنشاہ خسرو پرویز جب یہاں تک اپنی فتوحات کا سلسلہ وسیع کر چکا تو
ایران سے تنگ کے طور پر ایک اور بہت بڑا لشکر مل گیا اسے خسرو پرویز کے حوصلے بڑھ
ہو گئے۔ لہذا اس نے ایک لشکر بھروسہ کیا۔ اس کی کمانداری اپنے ایک بہترین جنرل
اور اسے آرمینا پر حملہ گور ہونے کے لئے روانہ کیا۔

اس لشکر نے آرمینیا پر حملہ کر کے آرمینیا کے شہر کا پادھ کیا، چرمائی کی اسے
کیا اس کے بعد یکے بعد دیگرے فرکیا اور بھیسیا شہروں پر حملہ آور ہونے کے اس میں
کیا اور اس میں قتل و غارت گری اور بربادی کا خوب مکمل کیا۔

رومنوں کی بد قسمتی کہ اس کا یہ شہنشاہ تو اس جیسا کہ پورے شخص اس کا حکمران تھا۔
ایران کے شہنشاہ خسرو پرویز کی پیش قدمی کو دیکھتا رہا اور اسے روکنے کے لئے اس نے
قدم نہ اٹھایا۔ اس وجہ سے رومنوں کے مشرقی ممالک میں بحالی کیفیت پیدا ہو گئی تھی

خسرو پرویز کے حوصلے اب ایسے بڑھے تھے کہ وہ قلعے پر قبضے اور شہر پر فتح کرنا ہوا
خسرو کے قریب جا پہنچا اور اس نے اپنی فتوحات کا سلسلہ تسخیر کے اس قدر مزید
کہ پہنچا دیا کہ تسخیر کے رہنے والوں نے پہلی مرتبہ سات کے کنارے سے ایرانی شہنشاہ
خسرو پرویز کے حملوں کی وجہ سے شہر اور دیہاتوں کو اپنی آنکھوں سے جتے ہوئے دیکھ کر

رومنوں کو یہاں تک سزا دینے کے بعد ایران کا شہنشاہ خسرو پرویز اپنے ہمسائے یعنی
عراق کی عرب ریاست کے حکمران نعمان کے خلاف حرکت میں آیا تھا۔ حیرا کی ریاست
ساتے فرات اور بیت المقدس کو جدا کرنے والے ریگستان کے وادیوں کنارے پر واقع
تھی۔ اس ریاست پر حملہ آور ہونے کے لئے ایران کے شہنشاہ خسرو پرویز کو ایک سالہ لگنا

پڑے جس کی مدد میں ایک شاعر مدیہ کی طور پر عرب تھا۔ پہلوی زبان میں بھی
عرب ساریت رکھتا تھا اور شاعری کرتا تھا۔ وہ خسرو پرویز کے دربار میں حیرا کی حیثیت
پر ملازم تھا۔ یہ شخص حیرا کا رہنے والا تھا۔ ایک بار یہ مدیہ سے حیرا گیا تو حیرا کے حکمران
نعمان نے کسی راجہ کی مدد پر اس عرب شاعر مدیہ کو قتل کر دیا۔

مدیہ کے قتل کے بعد اس کا بیٹا زید خسرو کے دربار میں حیرا مقرر ہوا۔ اس
مدیہ پر بیٹھے ہی مدیہ نے تیر کر لیا کہ وہ حیرا کے حکمران نعمان سے اپنے باپ مدیہ کا
انتقام ضرور لے گا۔ لہذا نعمان کے ساتھ خسرو پرویز کے تعلقات خراب کرنے کے لئے اس
مدیہ نے ایک چال چلی۔

ایک روز جب کہ یہ زید ایران کے شہنشاہ خسرو پرویز کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ زید نے
خسرو پرویز کو قہقہہ کرتے ہوئے کہا۔ عرب رئیس اپنی بیٹیوں کا رشتہ ایرانیوں کو دینا گوارہ
نہیں کرتے۔ ساتھ ہی اس نے خسرو پرویز پر یہ بھی انکشاف کیا کہ حیرا کے عرب حکمران
نعمان کی ایک بیٹی ہے جس کا نام حذیفہ ہے۔ اور جو عرب کے حکمرانوں میں اپنے حسن و
جمال میں نمکا اور ہے حذل ہے۔

خسرو پرویز نے جب یہ جانتی تو اس نے حیرا سے حکمران نعمان کی بیٹی حذیفہ کو اپنے
دام میں لانا چاہا۔ چنانچہ جس روز مدیہ نے نعمان کی بیٹی حذیفہ کے حسن و جمال کی تعریف کی
تھی اسی روز خسرو پرویز نے اپنے چند اہلی حیرا بھیجے تاکہ نعمان پر خسرو پرویز کی خواہش کا
اعتراف کیا جائے۔

جب خسرو پرویز کے یہ اہلی حیرا کے حکمران نعمان کے پاس پہنچے اور اس کی بیٹی
حذیفہ کا خسرو پرویز کے لئے رشتہ طلب کیا تو نعمان نے خسرو پرویز کی اس خواہش کو تو قبول
کرنے سے انکار کر دیا۔

عرب حکمران نعمان کی اس جسارت پر خسرو پرویز کی پیشانی پر تل آگیا۔ چنانچہ اس

نے فوراً قبیلے کے رئیس اویاس کی طرف اپنے حامد بھجوائے اور اسے حکم دیا کہ جہاں کے حکمران لعمان کے خلاف فکڑ کشی کرے۔ یہ وہی اویاس تھا۔ جس نے خرمہ کی اس وقت مدد کی کہ جب وہ ایران سے قلعہ کی طرف فرار ہو رہا تھا۔

جہاں کے حکمران لعمان کو جب اس فکڑ کشی کا علم ہوا تو وہ بھاگ کر شیبانی قبائل رئیس ہانی کے پاس گیا اور اپنا سارا خزانہ اس کے سپرد کر دیا اور اس سے درخواست کی کہ اس کے خزانے کی حفاظت کرے۔ یہ اس کے پاس اس کی امانت ہے۔ لعمان کو یقین تھا کہ خرمہ پروری کی فکڑ کشی زندہ بنی ہادی کی سازش ہی کا نتیجہ ہے لہذا اس سازش کرنے کے لئے لعمان فوراً "ہادی" کی طرف روانہ ہوا تاکہ خرمہ پروری سے ملاقات اور وہ غلط فہمیاں ہو گئی ہیں اس کو دور کرنے کی کوشش کرے۔ اس سلسلے میں جہاں کے حکمران خرمہ پروری کی خدمت میں حاضر ہوا اور حقیقت حال اس کے سامنے عرض کی کہ خرمہ پروری کا قصہ فرد نہ ہوا۔ اس نے لعمان کو تین دن اپنے پاس روکے رکھا۔ چوں کہ اس نے حکم دے دیا کہ لعمان کو ہاتھوں سے روکو کر اس کا خاتمہ کر دیا بلکہ چٹا چوڑے ہونے کے حکم پر لعمان کو ہاتھوں کے پھول سے بھیل دیا گیا۔

یہ کام کرنے کے بعد خرمہ پروری نے شیبانی قبائل کے رئیس ہانی کو پیغام بھجوایا کہ جہاں کے حکمران لعمان نے اپنا خزانہ امانت کے طور پر اس کے پاس رکھا تھا وہ خزانہ لے کر خرمہ پروری کی خدمت میں حاضر ہو لیکن شیبانی نے جواب دیا کہ جب تک جاں میں ہے لعمان کی امانت کسی دوسرے کو نہیں دی جاسکتی اور میں اس کی حفاظت کروں گا۔ یہ جواب سن کر خرمہ پروری نے چالیس ہزار کا فکڑ جو ایرانیوں اور عربوں پر مشتمل تھا شیبانی قبائل کی سرکوبی کے لئے بھجوا دیا۔ پانچ سو افراد کے اندر پھرتی تھیں۔ یہ وہی ہیں۔ آخر ہذا کے میدان میں دونوں فکڑ ایک دوسرے کے خلاف صف آراء ہوئے۔ ایرانیوں کو یقین تھا چونکہ شیبانی قبائل کے مقابلے میں ان کے فکڑ کی تعداد زیادہ ہے لہذا وہ بہت جلد عربوں کو شکست دے کر لعمان کا خزانہ حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ لیکن میں اس وقت جب جنگ اپنے عروج پر آئی ایرانی فکڑ کے ارد گرد عرب سپاہی تھے انہوں نے یہ محسوس کیا کہ عربوں کی کھاروں سے عربوں ہی کے گے رہے ہیں لہذا انہوں نے ایرانی فکڑ کا ساتھ چھوڑ دیا اور فوراً شیبانی قبائل کے ساتھ مل گئے۔

اس سے لہذا انہوں کو سخت دھچکا لگی اور پھر ایرانیوں کا ساتھ چھوڑنے والے ان عربوں نے اپنے عرب بھائیوں کا ساتھ دیتے ہوئے اس ہادی اس خونخواری سے ایرانیوں پر حملہ کیا کہ انہوں نے ہادی طرح ایرانیوں کو لانا شروع کر دیا۔ یہ جنگ ایسی ہونے لگی کہ ایرانی فکڑ کا ایک ایک سپاہی عربوں نے موت کے گھاٹ اتار دیا اور کسی بھی

عرب سپاہیوں نے بھاگنے کا موقع نہ دیا یہاں تک کہ وہ ایرانی سپہ سالار تھا اسے بھی لے کر موت کے گھاٹ اتار دیا تھا۔ یہ صورت حال دیکھتے ہوئے عربوں کی طرف سے ل شمشاد خرمہ پروری خوفزدہ ہو گیا اور اس نے مزید کوئی کارروائی نہ کی۔

جب تک ایرانی شمشاد خرمہ پروری عربوں کے ساتھ برسرِ پیکار رہا مدمن سلطنت میں رہا جس کا دستور دور دور رہا۔ مدمن شمشاد فوکاس کزور شخص تھا۔ اور نازک حالات پر ہونے والے کا اہل نہ تھا۔ اس نے ایرانی پیش قدمیوں کی طرف توجہ دینے کی ضرورت محسوس نہ کی یوں مدمن سلطنت ایرانیوں کے سامنے آٹھ سال تک لگاؤ اور دلت و رسوائی کا شکار رہی اور آٹھ سال تک مدمن سلطنت میں برادرِ بحران کی سی کیفیت طاری ہوئی۔

یہاں تک کہ قل ہادی کی بیعت کے اراکین نے ہادی کی اندر سازش کر کے افریقہ کے مدمن گورنر کے بیٹے ہرکولیس کو طلب کیا تاکہ وہ قلعہ پر حملہ آور ہو اور اہل دوما ل شمشاد فوکاس سے گلو خلاص کرانے۔

ہرکولیس جو افریقہ کے گورنر کا چٹا تھا وہ بیعت کے طلب کرنے پر افریقہ سے بحری رستے سے کر قلعہ تک پہنچا۔ ہرکولیس اس ارادے سے آیا تھا کہ وہ فوکاس پر فتح پا کر دوما اس سے نجات دلانے لیکن فوکاس نے مقابلہ کرتے کے بجائے تخت سے دست بردار ہونے کا ترجیح دی۔

آخر ہرکولیس کو فوکاس کے دست بردار ہونے کے بعد مدمن سلطنت کا شمشاد ہانا لایا۔ تخت نشین ہوتے ہی ہرکولیس نے روم کے نازک حالات کی طرف توجہ دی۔

جب عربوں کے مقابلے میں ایران کے شمشاد خرمہ پروری کو برتری نصیب ہوئی تو اس نے عربوں کا میں چھوڑ کر مدمنوں کی طرف توجہ دی۔ لے شمشاد ہرکولیس کی طرف خارجہ حالات پر لڑی نظر تھی۔ میں ایرانی سپہ سالاروں نے عربوں سے فارغ ہونے کے بعد پھر مدمن فتوحات مدمنوں کے خلاف حاصل کرنا شروع کر دی تھیں۔

ایرانی شمشاد خرمہ پروری پہلے مدمنوں کے شہر ارمودہ کی طرف بڑھا۔ بڑی تیزی سے اسے فتح کیا پھر اس نے ادا کیہ کا جا کر محاصرہ کیا اور اسے بھی فتح کر لیا۔ اس کے بعد وہ ارموس شام کے عظیم اٹلیں اور قدیم شہر دمشق کی طرف بڑھا اور اسے بھی بغیر کسی سرکشت کے خرمہ پروری نے فتح کر لیا تھا۔

ان فتوحات کے بعد ایرانی فکڑ کے حوصلے جو عربوں کے ساتھ جنگ کے دوران شکست کھانے کے بعد پست ہوئے تھے وہ پھر بلند ہو گئے تھے۔ اب خرمہ پروری نے اپنے فکڑ کے ساتھ بیت المقدس کا رخ کیا۔ وہ چاہتا تھا کہ بیت المقدس جسے عیسائی اپنا منبع اور اپنا

مرکز خیال کرتے تھے اسے فتح کر کے اس پر قبضہ کر لیں۔

آخر خسرو پرویز نے بیت المقدس کا محاصرہ کیا اور اسے بھی فتح کر لیا۔ ایرانیوں نے بیت المقدس کی فتح صیالی دیا کے لئے بڑا عائد اور ساتھ تھا۔ کیونکہ ایرانیوں نے وہاں حضرت مسیح کی وہ صلیب جس پر مسیحوں کا عقیدہ تھا کہ صلیب کی کو اس پر مصلوب کیا تھا بیت المقدس سے لٹل کر دوائن پہنچا دی تھی۔

بیت المقدس کو فتح کرنے کے بعد ایرانی شہنشاہ خسرو پرویز نے رومنوں کے شہنشاہ ہرکولیس کے نام ایک خط بھیجا۔ یہ خط غور اور طریت کی ایک تاریخی دستاویز ہے۔ اس خط میں خسرو پرویز نے رومنوں کے شہنشاہ ہرکولیس کو لکھا۔

"وہی ناول کے دیوے اور گروہ ارض کے بادشاہ خسرو کی طرف سے اس کے بے جا ذیل لہام ہرکولیس کی طرف۔ تم سب سے بڑا خدا پرست ہو کہ تمہارا تین خدا ہے تو تمہارے خدا نے بیت المقدس کو میرے ہاتھوں سے کیوں۔ بچاؤ۔ تم سب سے بڑا خدا امید لگا کر اپنے آپ کو فریب میں جھکا نہ رکھو۔ جو خود بھی یہودیوں کے ہاتھوں سے بچا نہ سکا تھا اور صلیب پر لٹا کر اس کے جسم میں کیل ٹھونک ٹھونک کے مار دیا گیا تھا۔"

ایران کے شہنشاہ خسرو پرویز نے روموں کے خلاف اپنی فتوحات پر اتنا فخر کیا کہ اس نے ایران کے تمام شہنشاہوں کے نقش قدم پر چھنا چاہا۔ لہذا اس حکم کی تعمیل نے اس نے اپنے ایک مامور سپہ سالار جس کا نام شہریرا تھا ایک ہت بڑا لشکر روانہ کر کے اسے مصر پر حملہ آور ہونے کے لئے روانہ کیا۔

شہریرا شام اور مصر کے درمیانی صحرا کو عبور کر کے وہی نیل کے مشہور سکندریہ پہنچا اور اسے بغیر کسی مزاحمت کے فتح کرنے میں کامیاب ہو گیا۔

اس فتح کا اس وقت کی دنیا پر عجیب اثر ہوا۔ چونکہ صدیوں پہلے مصر وادی علاقہ ایرانیوں کے تسلط سے آزاد ہو چکا تھا۔ اور ساسانی بادشاہوں کی انتہائی ترس تھی کہ وہ پہلے کی طرح ایران کے ماتحت اپنے اس طرح وہ ایران کے قدیم شہنشاہوں کے ماتحت ہو کر رہے۔ آخر ایرانیوں کی یہ خواہش پوری ہوئی اور صدیوں کے بعد ایک بار پھر مصری ہوئی۔ وادی نیل پر ایرانیوں کا جھنڈا اور نشان بانی ہوائے لگا۔ اس کامیاب مہم سے یقیناً ایران حکومت کے عائد و بھال میں اضافہ ہوا اور خسرو پرویز کی حکومت مصر کی فتح کے بعد اپنے عروج کو پہنچ گئی تھی۔

رومنوں کے خلاف اس قدر فتوحات حاصل کرنے کے بعد ایران کے شہنشاہ خسرو پرویز نے ہندوستان کی طرف توجہ دی۔ ایران کی مشرقی سرحد پر ایک ان دنوں میں قابل کے کچھ گروہوں نے حملہ کر رہا تھا۔ جس کی وجہ سے اس کی بلیخار کو رہا۔

خلاف جنگ کی۔ اس جنگ میں قبا کی کے گروہ کا سپہ سالار مار گیا۔ اس قبائل والی کے بعد خسرو پرویز نے ہندوستان کے شمال مغربی علاقہ پر حملہ کیا اور اسے بھی اپنا کر لیا۔ ہندوستان پر خسرو پرویز کے اس حملے کا ثبوت خسرو کے بعض سکوں سے ملتا ہے اس علاقے میں پائے گئے ہیں۔

یہ سب کچھ کرنے کے بعد ایران کے شہنشاہ خسرو پرویز نے ایک اور قدم اٹھایا۔ اس کے ایک مامور سپہ سالار شاہین کو ایک ہت بڑا لشکر دیا گیا اور اسے حکم دیا کہ ہندوستان پر حملہ آور ہو جو تھقیہ کے قریب ہی ایک شہر تھا۔ یہ حکم ملنے ہی ایرانی شاہین کا پاؤں لک کے راستے کا سینڈ نہیں پہنچا اور اس پر اس نے قبضہ کر لیا۔

شہر پر ایرانیوں کا قبضہ ہونے سے اس امر نیوں کے حوصلے اپنے حراج تک پہنچ گئے۔ ان کی پوری سلطنت میں خوف و ہراس پھیل گیا تھا۔

رومن شہنشاہ ہرکولیس کو جب خبر ہوئی کہ ایرانی جرنیل شاہین نے کا سینڈ نہیں شہر پر کامیاب توجہ تھقیہ سے نکل کر کا سینڈ نہیں شہر کیا اور اس نے ایرانی جرنیل شاہین کی قیادت کی اور اس کے مشورہ سے ہرکولیس نے اپنا ایک مہمراں خسرو پرویز کی ہت میں سمجھا کہ صلح کے لئے گفت و شنید کی جائے۔

لیکن ایرانی شہنشاہ خسرو پرویز اپنی فتوحات کے نشے میں سرشار تھا۔ اس نے کسی صلح کا سوچ نہ کر رہا تھا۔ لہذا اس نے کہا اور سفارتی آداب کو بالکل طاق رکھتے ہوئے اس نے اس میں سفیروں کو قید کر دیا۔

بلکہ خسرو پرویز نے ان میں ایک آگیا بھی کیا۔ اس نے ایک قاصد اپنے جرنیل شاہین کو بھیجا اور اسے تھقیہ کی کہ تم نے رومن شہنشاہ ہرکولیس کو جیڑاں چسوا کر ہت میں کیا۔ سمجھا یہ تم نے کوئی کی سے اس کی سزا موت بھی ہو سکتی ہے۔ اس کا سینڈ نہیں ایرانیوں نے فتح کر لیا اور اس فتح کے بعد وہ تمام ممالک ایک بار پھر شہنشاہ خسرو پرویز کے تسلط میں آ گئے تھے۔ یہ کبھی قدیم ایرانی سلطنت کا حصہ ہوا کرتے تھے۔ اس لیے ایران کے شہنشاہ خسرو پرویز نے ان ممالک میں اپنی حکومت قائم کی۔ صرف ان ممالک کو لے کر آگیا تھا۔

اب رومنوں کے حوصلے ایرانیوں کے سامنے جلتا ہوا پست اور بھونچا ہو کر رہ گئے۔ رومن الکبری کی حکمت ایران کے شہنشاہ کے سامنے جھک گئی تھی۔ ایرانیوں نے ان کے اہم ترین علاقوں پر قبضہ کر لیا تھا۔ جن میں میں امری کے اہم ترین رومنوں کے علاقہ ایشیائے کوچک کے تمام ممالک شام فلسطین اور مصر ایرانی سلطنت کے ماتحت آ گئے تھے۔

سب اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاؤ اور سحرانے کلاہاری کے ان مثل کو مستانی سدا
پہ نمودار ہو۔

سنو میرے ساتھیو! میں تمہارے ساتھ ہوں گا۔ صرف سطرون ذروہ اور اہ
یوناف کیرش اور مارقا کے سامنے جائیں گے جب کہ میں 'عباس اور سلیوک ایک
کو مستانی سلسلے کے اوپر گھات میں بندہ جائیں گے۔

اب سطرون ذروہ اور اوقار یہ کام کریں گے کہ تینوں یوناف کیرش اور مارقا
کھرائیں گے۔ اور ان کے ساتھ لڑتے بڑھتے ہوئے ان تینوں کو اس کو مستانی سلسلے
طرف لے آئیں گے جس کے اوپر میں 'عباس اور سلیوک گھات لگائے بیٹھے ہوں گے
جو فی سطرون یوناف کو لے کر اصر آئے گا سطرون کا یہ کام ہو گا کہ ایک دم پیچے
جائے۔ میں اس موقع پر میں اوپر سے یوناف پر ایک بھاری پتھر پھینکوں گا۔ جس سے سدا
یوناف کو ناقابل تلافی نقصان پہنچے گا اور پھر ہم اس پر قابو پانے میں کامیاب ہو جائیں گے
یہاں تک کہنے کے بعد عرازیل جب خاموش ہوا تو سطرون بولا اور کہنے لگا۔

آقا! یہ ایک بہترین اور آسان ترکیب ہے۔ اگر ہم اسے عملی جامدہ پستانے میں
کامیاب ہو جائیں تو یقیناً یوناف سے ہماری جاں بچوٹ چلے گی۔ اس پر عرازیل ہر
لگا۔

دیکھ سطرون ایسا ہی ہو گا۔ پہلے ہم سب اس کو مستانی سلسلے کی بنیاد پر نمودار ہو
گے جہاں میں عباس اور سلیوک گھات لگا کے بیٹھیں گے۔ پھر تم تینوں یوناف کیرش اور
مارقا کے سامنے جانا اور انہیں اپنے ساتھ الہ کر اس کو مستانی سلسلے کی طرف لانا پھر میں
یوناف پر پتھر پھینکوں گا پھر تم دیکھنا۔ یوناف کس طرح جڑیا کے بے بس اور بے ضرر پڑے۔
طرح قابو میں آ جاتا ہے۔

عرازیل کی اس ترکیب پر سب خوش ہوئے پھر عرازیل ہی کے کہنے پر سب اپنی
سری قوتوں کو حرکت میں لانے اور دریاے فناور سے وہ سحرانے کلاہاری کے مثل کو سدا
سطرون کی طرف کھینچ کر مجھے تھے۔

سب ایک ساتھ سحرانے کلاہاری کے مثل کو مستانی سلسلے کی ایک چوٹی پر مضبوط
ہوئے۔ ایک چٹان کی اوٹ میں وہ کر عرازیل نے اپنے ساتھیوں کو قابو کرتے ہوئے
اشارہ کیا پھر وہ کہنے لگا۔ میرے عزیزو! مجھے دیکھو۔ یوناف کیرش اور مارقا تینوں اس وقت
اس کو مستانی سلسلے میں چل رہی کر رہے ہیں۔ مغرب کی طرف دیکھو سورج غروب ہونے
کو جھک رہا ہے۔ لہذا سورج کے غروب ہونے سے پہلے ہی پہلے یوناف کیرش اور مارقا کے
خلاف ہمیں اپنے عمل کو مکمل کر لیا جائے۔

یہاں تک کہنے کے بعد عرازیل دم بھر گورکا پھر وہ سلسلے کلام جاری رکھتے ہوئے
کہنے لگا۔ دیکھ سطرون میں عباس اور سلیوک بیٹھ گھات میں بیٹھے ہیں۔ تو ذروہ اور اوقار
کو لے کے جاؤ اور یوناف کیرش اور مارقا سے نکلاؤ۔ اور انہیں اپنے ساتھ الہ کر اس
کو مستانی سلسلے کی طرف لے آنا جس میں اس وقت ہم لوگ کھڑے ہیں۔ اس کے بعد تم
دیکھنا۔ میں کہیں یوناف کے خلاف اپنی کارمدائی کی ابتداء کرتا ہوں۔ عرازیل کے یہ الفاظ سن
کر سطرون خوش ہو گیا تھا۔ اس کے بعد ذروہ اور اوقار کے ساتھ اپنی سری قوتوں کو حرکت
میں لاؤ اور کو مستانی سلسلے کے اوپر سے غائب ہو کر وہ یوناف اور کیرش اور مارقا کی طرف
بھاگتا تھا۔

سطرون ذروہ اور اوقار کے چوں غائب ہونے کے بعد کو مستانی سلسلے کے اوپر
عرازیل عباس اور سلیوک ایک چٹان کی اوٹ میں کھڑے ہو گئے تھے پھر عباس بولا اور
عرازیل کو قابو کر کے کہنے لگا۔

محترم عرازیل اس یوناف کے قبضے میں جو ایسا نام کی قوت ہے اس نے پہلے ہی
یوناف کو یہ بتا دیا ہو گا کہ سطرون ذروہ اور اوقار ان پر حملہ آور ہونے کے لئے آ رہے
ہیں۔ اس پر عرازیل اپنے چہرے پر مہر میسکراہٹ کھینچتے ہوئے کہنے لگا۔ دیکھ عباس میں
سارے ماحول پر نگاہ دوڑا چکا ہوں۔ اس وقت ایسا کہ یوناف کے پاس ہے نہ ہمارے
امراف میں۔ نہ ہی میں نے نہ کھنگھنی تھی جو ہم نے تمہارے گل میں کی تھی۔ اور نہ
ہی اس دلت تک اسے ہماری روانگی اور یہاں پہنچنے کا علم ہے لہذا مجھے امید ہے کہ یوناف
کیرش اور مارقا کو ابھی تک ہماری آمد کی اطلاع نہیں اور ابھی قہوڑی دیر تک سطرون
ذروہ اور اوقار ان سے گھرا ہیں گے۔ یوناف کو اس کو مستانی سلسلے کی طرف نہیں لے
اس کے بعد دیکھنا۔ اسے میں کس طرح اپنے سامنے بے بس کرنا ہوں۔ عرازیل کی یہ کھنگھ
من کر عباس اور سلیوک دونوں خوش ہو گئے تھے۔ جواب میں اسوں نے کچھ نہ کہا۔

کو مستانی سلسلے میں ابھی یوناف کیرش اور مارقا کے سامنے سطرون ذروہ اور
اوقار نمودار ہوئے۔ ان تینوں کو دیکھتے ہی یوناف کے ماتھے پر بل اور شکنیں پڑ گئی تھیں۔
اس کا چہرہ ہزاری سے سرخ ہو گیا تھا۔ پھر وہ سطرون کو قابو کر کے کہنے لگا۔

دیکھ سطرون لگتا ہے پھر تجھے بد بختی ہے ہمیں اور فکرت و ریخت و غارش ہوا
شروع ہو گئی ہے۔ دیکھ ہدی کے گھاٹے چند دن پہلے تو میں نے تیری اور میرے ساتھیوں کی
حالت دور کی غریبوں کی قبروں پادوں کے خرابوں جسم کی مجبور تھیں جیسی کی
تھی۔ کیا تو اس کو بھول گیا ہے۔ کیا پھر تو اتنا دم ہو کر مجھ سے بچنے کے لئے اس کو مستانی
سلسلے میں نمودار ہوا ہے۔

اس پر سطون پانہ آواز میں ہوا اور یونان کو غلبہ کر کے کہے گا۔ دیکھ نیکی
نما ہے اس واقعہ پر عید وقت کے اس کالے مندر میں ایسے نیکی کے لکھنوں پر اس
کے جہوم کی طرح وارد ہونا ہمارے فرائض میں شامل ہے۔

یہاں تک کہنے کے بعد سطون کو بھر کے لئے رکا پھر دو دروازے اور اوتار کے بار
اندھوں کے حلقہ میں ہانوں کے جہوم پہنچ کھاتے دھوئیں کے ہانوں چھتے دروازے
طولی سوجھوں کی طرح آگے بڑھا۔ اس کے بعد وہ قزوں اور رنگوں کی سی سیب آواز
یونان کو غلبہ کرتے ہوئے وہاں کہنے لگا۔

من یونان! تم جیسے نیکی کے لکھنوں کے لئے عمر کے ہا کو جام زہر اکو کرنا
اولین فرائض میں شامل ہے۔ ہمارے دل کے دروازے پر خفیہ رنگ دینا اور صبح
کو گرد آلود کرنا ہماری سب سے پہلی خواہش ہے۔ من نیکی کے نمائندے۔ جب تک
ہمارے سامنے زیر اور مغلوب نہیں ہو جاتا اس وقت تک ہم عمر جسکی قوت 'مناقرت'
فہار اور تن من گھائل کرتے طراب کی طرح تیرے خلاف حرکت میں آتے رہیں گے۔
سطون جب خاموش ہوا تو یونان پورا اور اسے غلبہ کر کے کہے گا۔ دیکھ بدی۔
گماشتہ ماضی میں تیرے جیسے رات کے دکھ کے ستاروں میں سرسراہٹ شب
پر حول وحشت اور دشت میں کلبیاتی سانپ کی طرح شیطانی قوت بہت دیکھی ہیں۔ تو انہی
طرح جاتا ہے کہ میں نے عیشی شیطانی قوتوں کو اپنے سامنے زیر اور مغلوب کیا۔ اور
شیطانی قوتوں میں تم اور ہمداری بیوی درود بھی شامل ہیں۔ جو کئی بار میرے ہاتھوں
چپکے ہو۔ تم دونوں ہی نہیں ہمدار آقا بھی میرے ہاتھوں پنے والوں میں شامل ہے۔
کے علاوہ ہمارے تینوں بڑے اتحادی 'عیاس' سلیوک اور اوتار بھی میرے ہاتھوں ہزیمت اور
فلکت کا منہ دیکھ چکے ہیں۔

یہاں تک کہنے کے بعد یونان رکا پھر وہ منہ ہولتے ہوئے کہنے لگا۔

دیکھ سطون میں جاتا ہوں کہ 'عیاس' سے تجھے جو علوم حاصل ہوئے ہیں تو اس کی
پر زبان درازی کرنے لگا ہے۔ اور دست درازی پر اترا ہے پھر یاد رکھ تیری یہ
درازی 'تیری' یہ دست درازی 'تیرے' کسی بھی کام نہ آئے گی۔ جس طرح ماضی میں
تجھے روٹی کی طرح دھنا رہا ہوں ایسا ہی تیرے محل اور مستقبل میں بھی کرنا رہوں گا۔
جب تک تجھے میرے خداوند کا تھون حاصل ہے اس وقت تک سطون میں تیری
اپنے سامنے مغلوبوں اور منتحوس بھی بنانا رہوں گا۔

یونان جب خاموش ہوا تو سطون آگے بڑھا کر اس پر حملہ آور ہو گیا اور ہاتھوں
جست لگاتے ہوئے ایک زور دار مکاں لے یونان کی گردن پر دے مارا تھا۔ یونان ہزیمت

میر اور استقامت کا انکار کرتے ہوئے اس کے کو ہداشت کر گیا۔ جوانی کا ردائی کرتے
ہوئے ایسا ہی اس نے ایک بھر پور مکا سطون کی گردن پر جڑ دیا۔ اور سطون وہ ضرب
پڑنے پر تھوڑی دیر کے لئے ہلایا ضرور تھا۔ اس کے ساتھ ہی یونان نے اپنی قوت میں
اس گنا اضافہ کیا اور مخصوص انداز میں اس نے کیرش اور مارا کی طرف بھی دیکھا تھا۔ یہ
اشارہ ملتے ہی کیرش اور مارا بھی اپنی قوت میں اضافہ کر چکی تھیں۔

دروہ آگے بڑھ کر کیرش سے ٹکرائی تھی۔ جب کہ اوتار مارا پر حملہ آور ہوئی
تھی۔ اس طرح تینوں کو مستحلی سطلے کے قہب ایک دوسرے پر اٹل اور ابدی دشمنوں کی
طرح ٹوٹ پڑتے تھے۔

سطون 'دروہ' اور اوتار چونکہ ایک سو پہلے جیسے منصوبہ اور سازش کے تحت کام کر
رہے تھے لہذا ان تینوں سے مقابلہ کرتے ہوئے وہ جھپٹنا شروع ہوئے اور آہستہ آہستہ
یونان 'کیرش' اور 'مارا' کو کو مستحلی سطلے کے واس میں لے آئے تھے۔

پھر ایسا ہوا یونان 'کیرش' اور 'مارا' سے لڑتے لڑتے سطون 'دروہ' اور اوتار ایک دم
پھاڑ کے واس میں سے جیسے ہٹ گئے اسی لمحہ اوپر سے تین چتر گر آئے۔ ایک عزازیل نے
دوسرا 'عیاس' اور تیسرا سلیوک نے ایک چتر یونان کے اوپر تن کر گرا۔ اور وہ بے ہوش
ہو کر زمین پر گر گیا تھا۔ دوسرا چتر مارا کے اوپر گر کر وہ چتر گئے سے مارا بے چاری
دک ہو گئی تھی۔ تیسرا چتر کیرش پر گر آیا تھا۔ نیکی کیرش پیسے ہی چتر کو اپنی طرف آتے
ہوئے دیکھ چکی تھی۔ لہذا وہ جست لگا کر ایک طرف ہٹ گئی تھی۔ چل کیرش چتر کی زد
سے بچ گئی تھی۔

مارا ہلاک ہو چکی تھی۔ یونان چتر گئے سے زمین پر بے ہوش پڑا تھا اور کیرش
تائی بے ہوشی اور لاچارگی میں بھی مارا کی طرف الجھتی اور کبھی یونان کی طرف اس موقع
پہ اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے عزازیل 'عیاس' اور سلیوک بھی نیچے اتر آئے
تھے۔ پھر عزازیل 'عیاس' اور سلیوک 'اوتار' اور درود نے کیرش کے گرد ایک گول دائرہ سا
بنا لیا اور اس دائرے کو وہ آگے بڑھتے ہوئے ٹک کر گئے تھے۔ اس موقع پر عزازیل
ہوا اور کیرش کو غلبہ کر کے کہے گا۔

دیکھ کیرش چتر گئے سے میرے خیال میں مارا اور یونان دونوں ہلاک ہو چکے ہیں۔

اب تو انہی ہمارے سامنے ہے۔ اب میں یہ دیکھتا ہوں کہ تو کتنی دیر تک ہمارے سامنے اپنا
دفاع کرتی ہے۔ تیرے پاس بھی سری قوتیں ہیں ان کو حرکت میں لے آ کر میں دیکھتا
ہوں کہ کیسے تو ہمارے سے بڑی ہے۔ ہم آج تجھے مار کے ہی دم لیں گے۔ اس پر کیرش
بڑی جرات مندی کا اظہار کرتے ہوئے کہے گئی۔

دیکھ دی کے مٹانے کا حکم ہے۔ میرا تو کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ میرے خداوند کو
ہوا تو میں خود بھی تم لوگوں کے زہنے سے بچ لوں گی اور اپنے شوہر یونان اور
دوسری بیوی مارقا کو بھی اس کی اصلی حالت میں لے آؤں گی۔

عزائیل پھر بولا اور کہنے لگا یہ سب دل رکھنے کی باتیں ہیں۔ دیکھ کیرش اب
لوگوں بعد تو ہمارے سامنے اپنے آپ کو بے بس اور مجبور دیکھ رہی ہو گی اور ہم اپنی
اور عزائیل کے مطابق تیرے ساتھ سلوک کریں گے۔ اس کے ساتھ ہی عزائیل اور
کے ساتھی جیڑی سے کیرش کے گرد گھیرا تنگ کرتے ہوئے کیرش کے نزدیک
نزدیک تر ہوتے چلے جا رہے تھے۔

میں اسی موقع پر کیرش کی گردن پر ایسا نے لمس دیا۔ پھر ایسا کی خوش کن
کیرش کی سماعت سے گزرائی۔

دیکھ کیرش میری بس تو فکر مند نہ ہونا۔ مجھے الموس ہے کہ میں ہر وقت تیرے
یونان اور مارقا کی مدد کو پہنچ سکی۔ درحقیقت میں کم کی سرزبوس کی طرف متنی
تھی۔ اور میری غیر موجودگی میں یہ بھیں کھینچ لیا۔ مجھے الموس ہے کہ اس کھیل کی
بجٹا ہوئی تو میں یہاں نہ تھی۔ ہر حال تم فکر مند نہ ہو۔ دیکھو دشمن گھیرا تنگ کرنے
رہے ہیں۔ میں تھوڑی گردن سے ٹیٹھہ ہو کر یونان کی طرف جاتی ہوں۔ اور
گردن پر لمس دیتی ہوں اور پھر اس سے کتنی ہوں کہ وہ اپنی سری قوتوں کو حرکت میں
ہوئے اپنے آپ کو بحال کرے پھر مارقا کی طرف جائے۔ اور اس کی بھی خیریت نہ
کرے۔ اور سری قوتوں سے اس کے بھی اوسلوں بحال کرے۔ جب تک تم ایسا کرتے
میں ٹیٹھہ ہوں تم اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے جست لگانا اور تین یونان
پاس پاکڑی ہونا۔ اتنی دیر تک میں یونان کو سنبھال چکی ہوں گی۔ اس کے ساتھ
سائنس دیتا ہوئی کیرش کی گردن سے ٹیٹھہ ہو گئی تھی۔

ایسا فوراً ہی یونان کی گردن پر لمس دے کر اسے ہوش میں لائی۔ پھر
تکلفی ہوئی تو یونان کی سماعت سے گزرائی۔ یونان سنبھلا دشمن پھر تم پر حملہ آور
کے لئے پر قول رہے ہیں۔ اپنی سری قوتوں کو بحال کرو۔ ایسا کی اس منھنجر کے
میں یونان فوراً حرکت میں آیا اور اپنی سری قوتیں استعمال کرتے ہوئے اس نے جڑ
کی انست اور رٹھ سے نجات حاصل کی اور اپنی قوتوں کو اس نے فوراً بحال کر لیا۔

میں اسی لمحہ کیرش بھی اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لائی۔ جیڑی کے ساتھ
ہوا میں اچھل اور پھر یونان کے پاس آن کھڑی ہوئی تھی۔ اس کی یہ حالت دیکھتے
کے بل پر خوشگوار مسکراہٹ چھٹی تھی۔ پھر وہ دونوں بھاگتے ہوئے مارقا کی

گئے۔ یونان نے جب اس کی نہیں محسوس کی تو اس کے چہرے پر دھک ہی دھک اور غم ہی غم
نکھر گئے تھے۔ پھر اس نے کیرش کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ دیکھ کیرش مجھے الموس ہے کہ
مارقا مر چکی ہے۔ اس پر کیرش بے چاری بھی منہم اور اوس ہو کر رہ گئی تھی۔

اتنی دیر تک عزائیل اپنے ساتھیوں کے ساتھ یونان کے قریب آیا اور وہ یونان کو
غائب کر کے کہنے لگا۔

دیکھ نیکی کے لہندے۔ تو دیکھ چکا ہو گا کہ اس کو مثالی سسٹم میں میرے ساتھیوں
نے تیری کیسی اتر حالت کی۔ میں سمجھتا ہوں کہ اب بھی تمہیں سبق سکھانا چاہئے۔ نیکی
پر ہمارا کو قسم کر کے ہمارے سامنے اپنے آپ کو مصلحت سمجھ لینا چاہئے۔

یونان سے عزائیل کی اس منھنجر کا کوئی جواب نہ آیا۔ پر اسی لمحہ وہ اپنی سری قوتوں
کو حرکت میں لایا۔ ہوا میں وہ بڑے خوشگوار انداز میں اچھلا اور پھر اپنے دونوں پاؤں کی
ضرب اس قدر سے عزائیل کی چھاتی پر لگائی تھی کہ عزائیل صدمہ میں مبتلا ہوتا ہوا بیڑی
بے بسی کی حالت میں دور جا گرا تھا۔

عزائیل کے سارے ساتھی عزائیل کی اس بے بسی کو بڑی فکر مندی سے دیکھ رہے
تھے کہ عین اسی لمحہ یونان پھر حرکت میں آیا۔ جس طرح اس نے دونوں پاؤں کی ضرب لگا
عزائیل کو دور پھینکا تھا ایسی ہی ضرب اس نے سطروں کے بھی لگائی تھی۔ سطروں بھی
عزائیل کی طرح صدمہ میں مبتلا ہوتا ہوا بیڑی طرح ایک چٹان سے جا ٹکرایا تھا۔ اور چٹان
تھکے سے وہ تھلیف کی شدت کا اعتراف کرتے ہوئے زمین پر گر گیا تھا۔

پھر گویا یونان پر سودا اور جھون سوار ہو گیا تھا۔ وہ آگے بڑھا اور بیڑی طرح اس نے
جڑ میں اور سیوک کو مارا دینا شروع کر دیا تھا۔ جب کہ کیرش زوردار اور اوتار پر حملہ آور
دھکی تھی۔ عیساں اور سیوک کو مارے مارے کبھی کبھی کیرش کی مدد کرنے کے لئے یونان
اپنے پاؤں کی ٹھوکریاں تھک کی ضرب درد اور اوتار پر بھی لگاتے ہوئے ان دونوں کو کیرش
کے سامنے بے بس کر دیتا تھا۔ اس موقع پر ایسا بھی حرکت میں آیا۔ بجلی کی طرح وہ
لڑکی۔ پہلے اوتار پر حملہ آور ہوئی اور اسے ایک پتھر پر دے مارے ہوئے نیم بے ہوش کر
دیا۔ پھر یہی حالت اس نے زوردار کی بھی کی۔ اس کے بعد وہ عیساں پر حملہ آور ہوئی اور
عیساں کو بھی بیڑی طرح ایک چٹان پر پٹخ دیا۔ اس کے بعد ایسا کسی عذاب کی طرح سیوک
پر بھی برسی۔ جو حالت اس نے عیساں کی کی تھی ویسی ہی اس کی بھی کی۔

یونان بھاگتا ہوا اس طرف گیا جہاں عزائیل اور سطروں زمین پر پڑے ہوئے تھوڑے
دور تھے۔ یونان ان پر حملہ آور ہوا۔ ان پر پاؤں کی ٹھوکوں اور کون کی ہارشی کر دی۔
تھوڑی دیر تک ایسا ہی میں رہا۔ یونان بیڑی طرح عزائیل اور سطروں کو پھینکا۔ جب کہ

بعد جب اس نے دوسرے شیشہ ہرکولیس کی ایک بہت بڑے فکر کے ساتھ آزمیایا
تو پیش قدمی کی خبر سنی تو اس نے فی الفور چالیس ہزار کا ایک ہتھیار اور تربیت یافتہ لشکر
بھیج دیا اور ہڈی تیزی سے آرمینیا کی طرف بھاگا۔

آرمینیا کی طرف پیش قدمی کرنے کے ساتھ ہی خسرو پور نے اپنے بہترین جرنیل
شر براز کو بھی حکم دیا کہ وہ بھی ایک ایسی ہی فکر لے کر آرمینیا کی طرف بڑھے تاکہ
وہاں ایرانی لشکر سے ہرکولیس کو شکست دیں اور اپنی پہلی سالک کو بحال کریں۔ خسرو
پور کا یہ حکم ملتے ہی اس کا جرنیل شر براز بھی وائن سے ایسا ہی ایک فکر لے کر آرمینیا
کی طرف بھاگا۔

دوسرے شیشہ ہرکولیس کو جب خبر ہوئی کہ ایک وقت دو ایرانی لشکر اس کا مقابلہ
کرتے ہیں تو اس کی طرف بھاگ رہے ہیں تو اس نے ایک فکر سے اپنے کے لئے حکم
دیا کہ آرمینیا سے اس کے پاسوں نے خبر دی کہ ایرانی جرنیل شر براز ابھی دور ہے جب
کہ ایرانی شیشہ خسرو پور نے اپنے لشکر کے ساتھ نزدیک پہنچ چکا ہے۔ لہذا ہرکولیس نے فیصلہ
کر لیا کہ وہ پہلے ایرانی کے شیشہ خسرو پور پر ضرب لگائے گا۔

یہ فیصلہ کرتے ہی ہرکولیس ہڈی تیزی سے ایرانی لشکر کی طرف بھاگا۔ خسرو پور
بھی دوسروں کے سامنے ڈٹ گیا تھا۔ دونوں لشکروں کے درمیان بہت جگہ ہوئی۔ دوسرے
چونکہ گزشتہ سال آرمینیا کی سرحد پر ایرانیوں کو شکست رہ چکی تھی لہذا اس کے دوسرے
بڑے سردار تھے۔ اس جنگ میں انہوں نے بہترین تنظیم کا مظاہرہ کیا۔ جس کی وجہ سے اس
جنگ میں ایرانی کے شیشہ خسرو پور و بدترین شکست ہوئی اور وہ اپنی او اس اپنے بچے گئے
لشکر اور کی جاں بچانے کے لئے میدان جنگ سے پس ہٹ کر دوسری طرف بھاگ گیا اور وہاں
جا کر لگا۔

یہ دوران ایرانیوں کا دوسرا لشکر بھی ایرانی جرنیل شر براز کی کماندہری میں وہاں
بھاگا۔ ہرکولیس کی خوش قسمتی کہ اس سے شر براز کے لشکر بھی بدترین شکست دی اور اسے
بھی اس نے مار بھاگا۔ ان دونوں لشکروں کو داری باری شکست دینے کے بعد ہرکولیس شیر
ہو گیا اور اس نے ایرانی مملکت کے اندر بہت سے شہر اور دیہات تباہ و برباد کر دیے۔

پھر ہرکولیس نے ایک قلعہ کی حیثیت سے اپنی پیش قدمی شروع کی۔ ایرانی مملکت
میں وہ آگے بھاگا۔ اس پیش قدمی کے دوران جو بھی ایرانی آتش کوہ ہرکولیس کے سامنے
آتا اسے اس نے جلتی ہوئی آگ کو خاموش کر کے اس آتش کو تباہ و برباد کر دیا۔ جو
تو شکست اس دوران ہرکولیس کے ہاتھوں تباہ و برباد ہوئے اور ان کی ملک کو نقصان پہنچا
ان میں ایرانیوں کا سب سے بڑا اور تاریخی آتش کوہ "زرد گشت" نامی شہر شامل تھا۔

ایران کے خلاف ہرکولیس کی ان مصلحتوں اور لہجہ کی وجہ سے دوسروں کا گرتا ہوا

ایسا اور کیرش دونوں مل کر "عیسائے سلووک" اور اوقار اور ذہن پر اوجہ ہوا کر دینے اور
ضرر نہیں لگائی رہیں۔

پھر عزرائیل اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لایا۔ اور یونان کے سامنے سے بہت
ایک چٹان پر نمودار ہوا۔ ہاتھ کے اشارے سے اس نے اپنے ساتھیوں کو بھی پیچھے ہٹنے
اشارہ کیا۔ یہ اشارہ ملتے ہی سطوں "عیسائے سلووک" اوقار اور ذہن بھی پیچھے بہت
عزرائیل کے پاس کمرے ہو گئے تھے۔ اس موقع پر یونان بولا اور عزرائیل کو مخاطب کر
کئے گئے۔

من بدی کے گماشتے "تم نے میرا حرکت میں آنا بھی دیکھا۔ اپنے آپ کو شامل کر
اپنے ساتھیوں کی بھی گفتنی کہ ہم وہاں یودی کے مقابلے میں تم چہ ہو۔ اور چہ کو
کر ہم نے اوجہ ہوا کر رہا ہے اور تم چہ کہ اس قدر دیر ہے کہ تم ہم دونوں کے ساتھ
بھاگ کر چٹان پر چنا لینے پر مجبور ہوئے ہو۔ تاکہ عزرائیل تم کا میرا یہ تم لوگوں کو دینا
ہو۔

عزرائیل نے یونان کی اس گفتگو کو کوئی جواب نہ دیا۔ اپنے ساتھیوں کے ساتھ
سری قوتوں کو حرکت میں لایا۔ اور وہاں سے مخاطب ہو گیا تھا۔ یونان اور کیرش بھی
میں آئے اور بڑے مخموم انداز میں ان دونوں میاں بھڑی نے اڑتھا کو دھن کر دیا تھا
اپنے سرائے کے کمرے کی طرف جا رہے تھے۔



آرمینیا کی سرحد پر ایرانیوں کو شکست دینے کے بعد دوسرے شیشہ ہرکولیس
چلا گیا تھا۔ اور ہڈی سرگرمی سے اس نے اپنے لشکر کو از سر نو منظم کرنے کا کام
دیا تھا۔ لشکر کی تنظیم اس کی بھرتی اور تربیت کے علاوہ دوسرے شیشہ نے بحال کیے
تباہی سے بھی رابطہ کیا اور اس میں سے ایک قبیلے سے غز کر کے کر پھارتے تھے اسے
ساتھ لانے میں کامیاب ہو گیا۔

غز تباہی کو اپنے ساتھ لانے اور اپنی جنگی تیاریوں کی بحال کے بعد آگے
بہت دور میں ہرکولیس نے اپنا بھری جہاز لایا کے ساحل پر لا کھڑا کیا۔ وہاں سے
آرمینیا پر حملہ آور ہونے کے لئے اپنے لشکر کے ساتھ وہاں پہنچ گئے تھے۔ آگے بھاگا
دوسروں کے شیشہ ہرکولیس کے موصلے بڑے بلند تھے۔ اس لئے کہ اس
اختیاری بھی اپنے ساتھ شامل کرتے تھے۔ جن میں غز تباہی خاص طور پر قابل ذکر
جس وقت آرمینیا پر حملہ آور ہونے کے لئے دوسرے شیشہ ہرکولیس نے اپنا
کے لئے اور وقت تک ایران کا شیشہ خسرو پور اور ایرانیوں کے شیشہ شر براز

دکار ہدی حد تک بحال ہو گیا۔ قیصر دوم ہر کوئیس اپنی مسم سے فارغ ہو کر البانیہ واپس آیا اور وادی کور میں موسم سرما گزارنے کے لئے اس نے قیام کر لیا تھا۔

دوسرے ایران کے شہنشاہ خسرو پرویز کو اپنی اس غیر حوقع شکست کا سخت صدمہ ہوا۔ اس نے دوسرے ہی سال اپنا دکار بحال کرنے کے لئے پھر لشکر تیار کیا اور اپنے ہمراہ جرنیل شہریاز کی کمان میں اس لشکر کو اس نے البانیہ کی طرف روانہ کیا تاکہ ہر کوئیس پر حملہ آور ہو کر اسے تختیہ کی طرف بھاگ جانے پر مجبور کر دیا جائے۔

لیکن ایرانی جرنیل شہریاز جب البانیہ پہنچا تو ہر کوئیس نے اس کے سامنے آنے میں کوئی تاخیر یا تاثر نہیں کیا۔ البانیہ کے قریب دونوں لشکروں کے درمیان ہولناک جنگ ہوئی۔ خوش قسمتی سے اس جنگ میں بھی ہر کوئیس کو فتح ہوئی۔ اور شہریاز شکست کھا کر میدان جنگ سے بھاگ گیا۔

ہر کوئیس کی ان بے در پے فتوحات سے رومنوں کا دکار کسی حد تک بحال ہو گیا تھا۔ لیکن ہر کوئیس کو ابھی بہت سا حساب چھڑا تھا۔ ۳۳۵ء میں ایک بار پھر وہ اپنے لشکر کے ساتھ نکلا اور ایرانی شہر اورامین پر وہ حملہ آور ہوا۔ ایرانیوں نے اپنے شہر کا دفاع کرنے کی کوشش کی لیکن ناکام رہے اور یوں اس ارض میں بھی ہر کوئیس کا قبضہ ہو گیا۔

اس کے بعد فتح کے جھنڈے سرائے ہوا ہر کوئیس اپنے لشکر کے ساتھ مزید آگے بڑھا اور آمد شہر یعنی دیار بکر کی طرف آیا اور اسے بھی فتح کیا۔ اس کے بعد وہ سینوپولس جی میکار قین شہر کی طرف آیا۔ ایرانیوں نے یہاں اپنے شہر کا دفاع کرنا چاہا لیکن ناکام رہے اور ایک بار پھر رومن شہنشاہ ہر کوئیس نے اسیں مار بھاگایا۔

اب رومن شہنشاہ ہر کوئیس مقابلہ شان سے دریائے فرات کی طرف بڑھا۔ ایرانی شہنشاہ خسرو پرویز کو جب اس پیش قدمی کی اطلاع ملی تو اس نے اپنے جرنیل شہریاز کو ایک بہت بڑا لشکر دے کر روانہ کیا تاکہ آگے بڑھتے ہوئے ہر کوئیس کی راہ روکے۔ اپنے لشکر کے ساتھ شہریاز نے دریائے فرات کے کنارے دیر سے ڈال دیے تھے۔ دوسرے رومن شہنشاہ ہر کوئیس نے دریائے فرات کو عبور کر کے کیکید شہر کا رخ کیا۔ اس صورتحال میں ایرانی جرنیل شہریاز اپنے لشکر کے ساتھ حرکت میں آیا اور رومن شہنشاہ ہر کوئیس کے پیچھے بھاگ گیا۔ ہر کوئیس بھی بے خبر نہ تھا۔ اس کے جاسوس ایرانی لشکر کی تسلی و حرکت کی خبریں دے کر اسے خبردار رہنے پر مجبور کیا۔

خبر اسے پہنچا رہے تھے۔ لہذا ہر کوئیس اچانک پلٹا اور اپنے پیچھے آنے والے ایرانی جرنیل شہریاز پر حملہ آور ہو گیا۔ دوئے فرات کے کنارے خونریز جنگ ہوئی۔ اس جنگ میں بھی ایرانی جرنیل شہریاز کو بے در پے شکست ہوئی۔ اور ہر کوئیس فاتح رہا۔ شہریاز شکست کھا کر بھاگ گیا۔

ایران کے شہنشاہ خسرو پرویز کو اپنی فتوحات کا یوں اچانک پانسہ پٹ جانے کا سخت صدمہ اور تھکن تھا لیکن وہ اب بھی باورس نہیں تھا۔ اس نے ایک بار پھر اپنی جنگی تیاریاں بہت جلدی پر پہنچا دیں اور ایک بہت بڑا لشکر تیار کیا اور ۳۳۵ء میں دوسرا بار اپنے پیچھے لے کر حملہ آور ہونے کا ارادہ کیا۔ اس مقصد کے لئے خسرو پرویز نے تمام ملکی وسائل جنگی ہتھیاروں کے لئے وقف کر دیئے۔ اس وفد اس نے حکمت عملی اور سیاست سے کام لیتے ہوئے ایران کے شمالی قبائل سے بھی رابطہ قائم کیا۔ اور انہوں کو قبائل کو اس نے اپنے ساتھ لے لیا۔ انہوں نے قبائل کا خاکسار رومنوں کے مقابلے میں ایرانیوں کی مدد کے لئے اپنا لشکر لے کر تیار کیا۔

اس طرح ایرانی شہنشاہ خسرو پرویز نے مدد لشکر تیار کیا۔ ایک لشکر ہر کوئیس کا مقابلہ کرنے کے لئے سامور ہوا۔ اور دوسرا لشکر تختیہ پر حملہ کرنے کے لئے مقرر کیا گیا۔ جس نے ہر کوئیس پر حملہ آور ہوا تھا اس کا بچہ سالار خسرو پرویز نے اپنے جرنیل شاہین کو روانہ کیا۔ ان قبائل کے خاقان کو اس کے لشکر کے ساتھ خسرو پرویز نے تختیہ پر حملہ کرنے کے لئے روانہ کیا تھا۔

خسرو پرویز کی اس سرگرمیوں سے رومن شہنشاہ ہر کوئیس بھی غافل نہ تھا۔ اس نے اب میں تین لشکر تیار کیے۔ ایک لشکر اس نے تختیہ کی حفاظت کے لئے متعین کیا۔ دوسرا لشکر اس نے اپنے ہمراہی قیودور کی کمان میں ایرانی لشکر کا مقابلہ کرنے کے لئے بھیجا۔ تیسرا لشکر ہر کوئیس نے خود اپنے کمان میں رکھا اور وہ دیکھا پر حملہ آور ہونے کے لئے پیش آیا۔

سب سے پہلے ایرانی جرنیل شاہین اور رومن جرنیل قیودور اپنے اپنے لشکر کے ساتھ ایک دوسرے سے ٹکرائے۔ حالات سے لگتا تھا کہ ایرانیوں کی مدد تھی اور رومنوں کی مدد تھی کی ابتدا ہو چکی تھی۔ اس لمحہ میں ہی۔ کوئیس کے ہمراہی قیودور نے ایرانی لشکر کا بچہ سالار شاہین کو بے در پے شکست دی۔ ایرانی جرنیل شاہین اپنی اس شکست کو برداشت کر کے سامور حملہ تھکی کر کے اس نے اپنا خاتمہ کر لیا۔

یوں ایرانیوں کے مقابلے میں ہر کوئیس کا ہمراہی قیودور بھی کامیاب رہا۔ ایرانیوں کا دوسرا لشکر جو انہوں نے قبائل پر متعین تھا اور جس کی کمانداری انہوں نے قبائل کا خاقان کر لیا تھا۔ تختیہ کی طرف بڑھا۔ انہوں نے قبائل کے خاقان نے تختیہ کا محاصرہ کر لیا۔ ایرانی لشکر کی مدد میں آئی کیل ناکام ہوا اور وہ وہاں سے کامیاب اٹھ کر واپس چلا گیا۔

اب صاف ظاہر تھا کہ حالات رومن حکومت کے موافق تھے۔ ایران اپنی تین ہلی بار رہا تھا۔ ۳۳۵ء میں ہر کوئیس نے حکومت ایران پر فوری قبضہ کر لیا۔ اس کے بعد کے شہر دست گرد کی طرف پیش قدمی کی جہاں کے قبائل میں اس میں خسرو پرویز

اپنے لشکر کے ساتھ عجم تھا۔

یہ لشکر ایران کے مرکزی شہر مدائن سے ستر میل کے فاصلے پر تھا۔ ہر کوئس اسی
نیا ہی پہنچا تھا کہ ایرانی لشکر دشمنوں کی پیش قدمی کو روکنے کے لئے آگے بھاگا۔

نیا کے قدم اور پرانے کھنڈرات کے قریب دشمنوں اور ایرانیوں میں خور و
ہولی۔ اس جنگ میں ایرانی سپہ سالار لانا لانا مارا گیا اور لشکر چھاؤنی میں دھکی آ گیا۔ یہ
ہزیمت شدہ ایرانی لشکر کو اور تک مل گئی جنگی دھم و ستور دھاوا ڈالتا رہا۔

آخر ایران کے شہنشاہ خسرو پرویز نے دست گرد کے قریب ایک گہری دیوار
کنارے پر براہِ رود کے نام سے ۳۳ سو ہے اپنے لشکر کو آراستہ کیا۔ دوسرے روز رات
شہنشاہ ہر کوئس بھی اپنے لشکر کے ساتھ اس ندی کے کنارے نمودار ہوا۔ دونوں لشکروں
کے درمیان جنگ کی ابتدا ہوئی۔ جنگ کے شروع میں ہی ایران کے شہنشاہ خسرو پرویز
بہت جواب دے گئی۔ آخر اس نے تک و تابوں سے ہارنے والے حال رکھتے ہوئے پانچ تخت و
کما اور اپنی جاں بچانے کے لئے بھاگ کھڑا ہوا۔

اس موقع پر ہر کوئس کو بے اندازہ دولت ہاتھ لگی۔ نیا ۳۳ روپے جھنڈے بھی
جو ایرانیوں کی فتوحات میں ان کے ہاتھ آئے تھے۔ ان کے علاوہ چاندی کی کثیر مقدار۔
غریب کے فرش اور دیشی ٹھوسات بھی ہر کوئس کو ملے۔

خسرو پرویز کے فرار ہونے کے بعد جو ایرانی لشکر نے میدان میں رہنا۔ پہوڑا۔ ات
امیں اور ایرانی لشکر ملی۔ دوسو جنگی اہلیوں کا دستہ بھی بھیج دیا۔

دوسری طرف ہر کوئس نے ایرانی لشکر کی جو یہ ثابت قدمی دیکھی وہ اس کے
کے شہنشاہ خسرو پرویز کا شائبہ کرنے کا ارادہ بدل دیا اور اس نے اس کا حاصر کیا۔
خیال بھی ترک کر دیا۔ اور انہی فتوحات پر اس نے قامت کر لی جو اب تک اس
حاصل کی تھیں۔ یہ ارادہ کرنے کے بعد ہر کوئس اپنے لشکر کے ساتھ گردا گرد فری
دھم سراگزارانے کے لئے اس نے اپنی جنگی سرگرمیوں کو ختم کر دیا تھا۔

○

ایران کے شہنشاہ خسرو پرویز کے عہد کا اہم ترین واقعہ ہے کہ اس کے دور
حضور نبوت کے اعلیٰ اور ارفع مرتبے پر سرفراز ہوئے۔ پھر آپ نے ایک نام مبارک
کے بادشاہ خسرو پرویز کے نام لکھا۔

حضور کا نام مبارک جب خسرو پرویز کو پیش کیا گیا اور اس نے یہ خدا ایک
میں آگیا اور کہا۔ نعوذ باللہ یہ کون ہے جس نے اپنا نام میرے نام سے پکے لکھا ہے۔
آخر اس کے حکم سے نام مبارک کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے گئے۔

انصرفت کی خدمت اقدس میں پہنچی تو حضور نے فرمایا میراں کے بادشاہ نے اپنی سلطنت
کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے ہیں۔

یہ خدا نے کے عہد خسرو پرویز نے دو امراء جس میں سے ایک کا نام ہاکر اور
دوسرے کا نام اہل تھا انہیں اپنی بنا کر بھیجا۔ انہیں دو مراٹے دیئے۔ ایک حضور کے نام
اور دوسرا امین کے حکمران ہان کے نام تھا۔

یہ ہاکر ایران کے ماتحت تھا۔ ہاکر کو خسرو پرویز نے لکھا تھا کہ مجھے یہ فری
کہو۔ اور جس شخص سے موت کا وعدہ کیا ہے اسے یہاں وہ سب کہ اس میں کو اس نے
پہنچا ہے۔ پہنچا وہ مدت چاروں اور جس شخص نے موت کا وعدہ کیا ہے اسے یہاں
موت کی وصیت دیں تاکہ میں سنوں کہ وہ کیا کہا جاتا ہے۔

خسرو پرویز کے دونوں اپنی صورت میں آمد علیہ و سلم کی خدمت اقدس میں حاضر
ہوئے اور وہ کہہ رہے تھے حضرت سلطان ہاکر کی وصیت سے لانا حضور نے اس
میں کو حضرت سلطان قادسی کے یہاں قیام کرنے کو فرمایا۔

پھر وہ ہاکر صورت کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضرت سلطان کے دربار میں
داخل کا اہتمام کرتے حضور ان سے شفقت کا سواک فرماتے۔ اپنی چھ ماہ عید میں
رہے۔ آخر وہ پریشان ہوئے کیونکہ ان کا مقصد پور ہونے کی کوئی صورت نظر
نہیں تھی۔

آخر حضور پر یہ وحی نازل ہوئی کہ ایران کے شہنشاہ خسرو پرویز کو اس کے بیٹے شیروا
سے ہاکر کر لیا ہے۔ اسی سے میں اپنی پھر حضور کی خدمت میں حاضر ہونے کا اپنے
میں سے درپے کیا ہے۔ یہاں سے ساتھ شہر سے چلیں یا میں وہاں جاؤں گی
تھا۔ اور بادشاہ یہ گوارہ نہیں کرنا کہ ہم مال اور لیاؤں نصیب۔ اس پر حضور نے
فرمایا۔

خسرو نے ہمارے بادشاہ کو ہاکر کیا۔ اس کے بیٹے شیروا اس کام پر مامور کیا
اس نے اسے کل رات قتل کر دیا۔

ایران کے دونوں اپنی یہ من کر مدت سے ہاکر پڑے اور ہاکر پہنچ گئے اور قہری
خدا ہاکر کو دیا۔ اتنے میں ایران کے سب عہد شیروا کا مراد بھی میں کے بادشاہ
ہاکر کو پہنچا تھا جس کا مقصد یہ تھا کہ خسرو پرویز نے اس کا یہاں کیا اور اس کی
ہشامت بھیجی تھی۔ اب تو ظلمت میرے نام پر بیت ہو۔ اور عہد پر لکھی گئی۔ کہو۔
کہا کہ خسرو نے جس عہد قائم کیا تھا۔ اس کے لئے تم میرے حکم کا انتظار کرو۔

ایران کے بادشاہ خسرو کی پورے ہاکر نے اس کے وقار و عظمت نہیں لگی
تھی۔ اور دیکھو کے میدان میں جو اس نے بدلی دکائی اور اس کے لہا ہوا تو اس سے اس

۵۷۷

محترم عزرائیل ہمارے لئے یہ انتہائی رسوا کن اور ذلت آمیز مقام تھا کہ ہم سب کو
ایکے برفانے اور اس کی بڑی کبرش نے ایسا یہ کیا کہ ہم سب کو مار مار کر اس نے بھاگ
جاسنے پر مجبور کر دیا۔ ہم اس کے مقابلے میں سات تھے لیکن وہ وہی تھے اور ان دنوں
ہماری پٹائی کی جو کم از کم میرے لئے ناقابل فراموشی ہے۔ اس پر عزرائیل بولا اور کراہت
عمیق منکراہت میں کہنے لگا۔

اب دونوں میں چوکی کی ۔ بنان نہ تھی کہ دوسری یہ حالت کرتے۔ اصل حقیقت یہ
 ہے کہ اس موقع پر ایذا کس سے پہنچی رہا۔ لے تک پڑی تھی۔ ورنہ میں نے نگاہ
 دلائی تھی۔ اس پس کس ایذا۔ تھی۔ اور چاہے تو دھمیل اور ہم پر حملہ آور ہوئی۔
 میں وجہ سے پریشان اور کیرش دونوں میں چونکا رہا تھا۔ مقابلے میں کامیاب اور کامیاب
 رہے۔ اس پر میں انتہائی غصے اور غصہ کی کا اظہار کرتے ہوئے کہے تھے۔

ایک مختصر ماریٹل کیا ایسا ممکن نہیں کہ ہم سب سے پہلے اس ایذا کو اپنے قلوب میں کریں اس کے بعد پوائنٹ اور کیرش پر غلبہ حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ اور ایسا کرنے کے لئے میرے پاس ایک سری ظم بھی ہے۔ اور میرے پاس ایک عمدہ تجربہ بھی ہے۔ اس پر ماریٹل کی آنکھوں میں چمک پیدا ہوئی اور وہ پوچھنے لگا۔

رہے۔ اس طرح ایک کو اپنے سامنے ہے پس کرے گا۔ اس پر خیال کرے
 گا کہ وہ ایک ایسا عمل ہے جس کی بناء پر میں ایک کو اپنی گرفت میں
 آ سکتا ہوں۔ اس طرح جب ایک میرے قبضے میں آئے گی تو وہ یونان اور قبرص کی مدد
 نہیں کرے گی۔ اس طرح میرے خیال میں ایک کی غیر موجودگی میں ہم یونان اور قبرص کو
 مغلوب کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

اس شخص کے لئے، ایک مداخلت میں آپ اس عمل کے تر شاہ میں ایک چہ
لاؤں گا۔ اس چہ کی اگر ایسا نو نہ ہوئی اور اس سے یہ بات اور کیوں کے ساتھ حرکت
کر کے کی کوشش تو دارے لئے بہت ہی اچھا ہو گا اس لئے کہ اس چہ کا خاتمہ کرنے کے
لئے وہ جیتنا محہ پر حمد اور ہوں گے۔ اور اب وہ تر خانے میں داخل ہوں گے تو اس
تر خانے میں ہمیں سے ایسا عمل ڈال رکھا ہے جس کی وجہ سے وہ اپنے سارے ہی سر کی
علوم سے محروم ہو جائیں گے اور جب وہ سر کی علوم سے محروم ہو جائیں گے تو میرے بیان
میں ان پر قابو پانا ہمارے لئے بالکل آسان ہو گا اور پھر جو اس تر خانے کی باتوں کے
اندر ہم سے ہی جڑی رکھیں مگر کبھی ہیں ان رنجشوں میں ہم یہ بات اور کیوں کے دونوں سارے
پہلی کو ختم ہوں گے۔ اس طرح ہم یہ بات اور کیوں کے ساتھ فتح مندی حاصل کرنے میں

کی رہی مسمیٰ عزت بھی خاک میں مل گئی تھی۔

عوام کے دلوں میں اب خسرو کے متعلق عظمت اور غصے کے سوا اور کچھ نہ رہا۔ کیونکہ اس نے اپنے نامور سپہ سالاروں کے ساتھ بھی غیر مناسب اور ناروا سلوک کیا۔ شہر برازاکہ جب شکست ہوئی تو اسے خسرو پادشاہ نے عوامی جہاز اور شاہین - مٹھی کی تو اس کی لاش نکلا کر اس کی تھوپن کی مٹی - یہ دونوں سپہ سالار اپنی عمارتوں سے عوام میں پست مقبول تھے۔ ان کے علاوہ دوسرے سالاروں کو مٹیس دوسوں مقتولے میں شکست ہوئی۔ وہاں میں ڈاکو لایا گیا۔ یہ دو واقعات تھے جس کی وجہ سے عوام احرار اپنے شہنشاہ صرا پادشاہ سے سخت برا فہم ہو گئے تھے۔

خسرو اب یہ ثابت تھا کہ اس بھولے بیٹے مراد شاہ کو جو اس کی بیوی سے شہر میں بھلے سے قہر لی عمر مقرر کر دے۔ ایرانیوں کے لئے یہ بات اور بھی ناگوار تھی۔ اس لئے خسرو کے خلاف بغاوت کا مواد اکٹھا کیا گیا۔ آخر مراد کی مختصر مدت۔

کے بڑے لڑکے قتل کو دلی عہد سلطنت مقرر کیا۔ اور دوسری طرف کے فوجی دستوں نے شہر
امیر کر کے قلعہ فراہوشی میں ڈال دیا۔ جہاں اسے برقی اور پانی کے مباحثہ دیا جا رہا تھا۔
اسی زمانہ میں اس کے چھوٹے شہزادے اس کی آنکھوں کے ساتھ قتل ہو گئے۔ اسی
اس کا چھوٹا شہزادہ مردان بھی تھا۔ یوں اپنے اہل خانہ کے ساتھ خود پادشاہ کا بھی خاتمہ ہو
امیران کے شہنشاہ صوبہ پرویز نے یہاں سے بڑی مہم دارا برتی تھی۔ اس
وہ پتہ تھی کہ اسے شہنشاہ میں یہاں کی محبت میں رہنے والی تھی۔ اس
وہ یہاں کا بڑا احسان ہے۔

اور پھر مزید یہ کہ اس کی ایک ملکہ حرم خود راجن شہنشاہ اس کی بیٹی حبیبا کی دوسری بیوی جو اس کی محبوبہ تھی اور جس کا نام شیریں تھا، بھی بیگم تھی۔ شیریں نے احوال میں متعدد غیسا اور راجپوت کے لئے عافیتیں تحریر کروائیں۔ خسرو نے جی دیکھی تھیں۔ بیگم راجپوت کی دعاؤں پر اسے برا اتفاق تھا۔ یہاں تک کہ بیگم راجپوت کی دعاؤں کی برکت کے لئے راجپوت کو میدان جنگ میں ساتھ لے گیا۔ خسرو کی خاص توجہ کی وجہ سے بیگم راجپوت کے لئے اشاعت میں کی راہ ہموار ہوئی۔ اور یہاں تک کہ خسرو پرور کی نامشہرت اور اس کی بیگم کا باعث بنی تھی۔



عزرائیل، میکاس، سلویک، دیکار، سٹریٹ اور ڈیوڈ دریائے غلابہ کے کنارے کے محل میں جمع ہوئے وہ سب پریشان تھے۔ شاید کسی اہم موضوع پر وہ ایک سے مشورہ کرنا چاہتے تھے۔ جس سے باہم بیٹھ گئے تھے۔ حصار، ہولا اور عزرائیل، کم

درائے فرات تک تسلیم کر لی جائیں اور لازماً رومی آرمینیا اور بین النہرین ایرانی سلطنت کا جزو بن جائے۔

لیکن خسرو پرویز اپنی غفلت پسندی کی وجہ سے یہ حقیقت نہ سمجھ سکا اور اپنے دماغ کی بے فائدہ ان محکموں میں ضائع کرتا رہا جن پر وہ غری علاقے - ہونے کی وجہ سے اپنا تسلط برقرار نہ رکھ سکتا تھا۔ اس کا مدد حکومت لڑائیوں میں گزرا لیکن ایران کو ان لڑائیوں کا کوئی فائدہ نہ ہوا بلکہ اس کے برعکس اس نے ایران کو کمزور کر دیا اور اس کی کمزوری بلاآخر ماسائل حکومت کے غلطے کا جلیں خیر بن گئی تھی۔

کتنے ہیں خسرو پرویز اپنی اس اقبال بندی سے حکمران اور غرور پرست ہو گئے تھے اور وہ چند کن گروہوں میں جلا ہو گیا تھا۔ جس کی وجہ سے وہ لوگوں کے مال و متاع پر بھی مدد کر لے لگا تھا۔

اس کے علاوہ خسرو سے عوام اس لئے بھی ناراض تھے کہ وہ جبر سے ان سے مدد وصول کرنا تھا۔ امراء اس سے اس لئے ناخوش تھے کہ وہ ان کے اقتدار کو پسند نہ کرتا تھا۔ وہ سخت کینہ پرور تھا۔ ان امراء کو بھی اس نے سوائے سے دریغ نہ کیا۔ صوبوں نے اپنی وفاداری سے اس کی خدمت کی تھی۔ ان میں ہندی اور سیام خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ جو بہترین جرنیل ہونے کے ساتھ ساتھ اس کے بہن بھی تھے۔

کچھ مورخین یہ بھی لکھتے ہیں کہ خسرو پرویز بہت دور پرست حکمران تھا۔ اپنی اڈائیں سال کی حکومت میں اس نے ہر ممکن طریقے سے بے ادانہ دولت جمع کی اور اسے رقم عامہ کے ناموں میں خرچ کرنے کے بجائے اپنے خزانوں میں محفوظ کیا۔

اپنے مدد کے انفرادی سال میں جب اس نے عراق میں اپنے خزانے کوئی تجارت میں منتقل کیا تو اس میں تقریباً چھیالیس کروڑ اسی لاکھ مشتعل یعنی موجود دور کے پانچ ارب روپے کے لگ بھگ کا سامنا تھا۔

جو ہرات اور تہی کپڑوں کی کثیر تعداد اس کے علاوہ تھی اس کی حکومت کے چھوٹے سال کے بعد اس کے خزانے میں اسی کروڑ مشتعل وزن کا سامنا تھا اور تیسویں سال میں باوجود طویل لڑائیوں کے اس کی مقدار ایک ارب ساٹھ کروڑ مشتعل تک پہنچ گئی۔ لڑائیوں سے جو مال غنیمت حاصل ہوتا وہ اس کے علاوہ تھا۔

ایران کا شہنشاہ خسرو پرویز من باتوں کی وجہ سے خاص طور سے مشہور ہوا ان میں اس کے خزانے بھی ہیں۔ مورخین لکھتے ہیں کہ مشہور خزانوں میں ایک جمع بار آور تھا جو حقیقت میں بدمن شہنشاہ ہرکلیس کا خزانہ تھا۔

ہرکلیس نے قسطنطنیہ سے افریقہ کی طرف فرار ہونے کا جب ارادہ کیا تو اپنا خزانہ

کپڑوں میں بھر کر جہت بھیجا تھا۔ اس خزانے میں سونا، نواہرات، موزوں، یہ قوت اور گمانا، ایوانیں تھیں۔ اقلیت سے متعدد چیز ہوا چلی۔ سندھ میں طینی آمل اور دوسرے شہنشاہوں کے خزانے بتا ہوا طلح فارس کے ساحل پر آگیا اور خسرو پرویز کے ہاتھ لگ گیا۔ اس کے ساتھ کہ اس خزانے کا زیادہ حصہ اور میں ہوں کیونکہ ہوا اسے لے کر میرٹھ پاس ہوا۔

خسرو پرویز کا ایک اور خزانہ حج کاؤ کے نام سے موسوم تھا۔ مورخین اس کی تفصیل بیان کرتے ہیں۔

ایک دن ایک شخص اپنے کھیت میں لگا ہوا تھا۔ اچانک اس کی نوک ایک ٹکڑے کے نیچے اتر گئی۔ جو اشرافوں سے بھرا ہوا تھا۔

کسان نے خسرو پرویز کے دربار میں حاضر ہو کر یہ سرگزشت بیان کی۔ اس پر خسرو پرویز نے حکم دیا کہ سارے کھیت کو کھودا جائے اور جو مال دولت وہاں سے نکلے اس کے مالک کی جائے۔

یہاں خسرو پرویز کے کہنے پر کھیت کھودنے سے سونا چاندی اور نواہرات سے بھرے ہوئے ایک سو ٹکڑے برآمد ہوئے۔ کہتے ہیں کہ یہ ٹکڑے سکندر اعظم نے اپنے دور میں اس زمین پر گڑھا دیا تھا۔ پر وہ انہیں لانا بھول گیا تھا۔

مورخین یہ بھی کہتے ہیں کہ ان محکموں پر سکندر کے نام کی سر بھی لگی ہوئی تھی۔ یہ یہ ساری دولت نواہرات پیش کیے تو اس نے ایک حکم کسان کو بطور انعام دیا کہ وہ اس کی زمین سے نکلے تھے اور باقی سارے محکموں کے حلق خسرو پرویز نے حکم دیا کہ ان کے حلق کو بھی یہ سارے ٹکڑے محفوظ کر دیے جائیں۔

مشہور ایرانی شاعر فردوسی نے اپنے شاہنامے میں ایک اور خزانے کا بھی ذکر کیا ہے۔ نام مجمع مونس تھا۔ ان کے علاوہ بھی فردوسی نے بیس خزانوں کا ذکر کیا ہے۔ جن میں ایک خسروی، مجمع افراسیاب، لونا، مشہور اور نامور ہیں۔

خسرو پرویز دور پرست تو تھا لیکن جہاں اپنے جادو جلال کو نمایاں کرنا مقصود ہوا وہاں جادو راج دولت خرچ کرتا جس کے فتنے اس کے تمام ہم عصر بادشاہوں کے دلوں پر تھے۔ اس کے شہنشاہی تحفوں کا اکثر لوگوں اور شاہوں نے ذکر کیا ہے۔

مشہور ایرانی روایت ہے کہ ایران میں ستار سونے سے سیریں کے سونے ہمارے کرتے اور جب مہمان صیافت کے لئے دسترخوان پر بیٹھتے تو یہ سیریں بھی دستروں پر نہیں ان میں تھیں۔ اور جب کھانا کھانے کے بعد مہمان رخصت ہوتے تو یہ مہمان انہیں دے دیتے تھے۔ اس کے علاوہ ایران کے شہنشاہ خسرو پرویز سے بڑھ کر کسی اور کی نہیں تھی۔

پہلے گجوبہ خسرو پرویز کے دربار کا جو تھا اسے زور و سخت فشار کہتے تھے۔ یہ سونے کی باریکی تھی جو ہاتھ کے دباؤ سے دب جاتی تھی۔ اسے اکثر خسرو پرویز اپنے ہاتھ رکھتا کرتا تھا۔

خسرو پرویز کے دربار کا دوسرا گجوبہ اس کی دستار تھی۔ اس کی دستار کی یہ خصوصیت تھی کہ اگر اس پر دھبے پڑ جاتے تو دستار رنگ میں ڈال دی جاتی۔ رنگ کی طس سے دھبے نہ دور ہو جاتے لیکن دستار پر آگ کا کچھ اثر نہ ہوتا تھا۔

ایران کے شہنشاہ خسرو پرویز کا تیسرا گجوبہ اس کا تخت طلاؤں سے۔ مورعین کہتے ہیں کہ یہ گنبد کی شکل کا تخت باقی دانت اور ساکون کا بنا ہوا تھا۔ اس کے پترے اور کمرے سونے اور ہامی کے تھے۔ اس کی لہال ایک سو اسی ہاتھ تھی۔ چوڑائی ایک سو تیس ہاتھ اور اونچائی چودہ ہاتھ تھی۔

اس کی بیڑیوں آنسو کی تھیں۔ بیڑیوں کے اوپر سونے کا گنبد تھا۔ تخت کا طاق سونے اور لاجورد کا تھا جس میں 'سنان' ستاروں 'موجوں اور ہفت اقلیم کی خطیں چائی گئی تھیں۔

بادشاہوں کی تصویریں اور دایم و بیم کے مناظر دکھائے گئے تھے۔ اس میں ایک ہر تھا جس سے دن کے مختلف وقتوں کا پتہ چلتا تھا۔

تخت پر بچھنے کے لئے دیا اور زر و ست کے چار قلعے تھے۔ جو چار موسموں کو ظاہر کرتے تھے۔ یہ قلعے یا قوتوں اور مواریدوں سے مرعج تھے۔

اس کے علاوہ خسرو پرویز کا تاج سونے کا تھا اس میں چار کے انگوٹھ کے برابر موارید اور انار کے رنگ کی طرح یا قوت جڑے تھے۔ جو رات کے وقت مس ۲۵۰ پیر کرتے تھے۔ گنبد کی چست سے طلائی انکیر آریاں تھیں۔ جس کے ساتھ تاج سے حفاظت۔ جو بادشاہ کے عین سر پر رکھا رہتا تھا۔

خسرو پرویز کے دربار کا چوتھا گجوبہ دانتوں کے محل کے ہال کمرے میں ایک قلابیں بچھا جاتا تھا جس کا نام دار خسرو یعنی ہمار خسرو تھا۔ یہ قلابیں ساتھ ہاتھ لہا اور ساتھ ہی ہاتھ چڑھتا تھا۔ موسم سرما میں اس پر بادشاہ کی محلل تھی تھی تاکہ آنے والی مار کا منظر پیش نظر نہ رہے۔

قلابیں گئے تھیں چوڑائی کی شیریں اور روشیں دکھائی گئی تھیں جن کے گرد باغ کے بڑے بڑے پھول بھرے گئے تھے۔ دار و درختوں اور پودوں کے منظر تھے۔ جس کی شامیں اور پھول سونے چاندی اور مختلف رنگوں کے جو ہرات کے تھے۔

خسرو پرویز کے دربار کا پانچواں گجوبہ اس کی بیوی شیریں تھی جو غازی اور اردو ادب

تے سرانے میں اضافہ کرنے کا موجب ہوئی۔ یہ ایران کے ایک جہاتی گھرانے کی بیوی تھی۔ جو حسن و جمال کے اعتبار سے چودے آفتاب اور چودے ستارے تھی۔ اسے خسرو نے بہت حرم بنایا۔

امراء و اشراف کے نزدیک ایک اولی گھرانے کی لڑکی لاشی حرم میں جگہ پناہ تھی اور اس کی پیدائش کی خبر جب خسرو پرویز تک پہنچی تو اس نے انہیں دیا اور حکم دیا کہ طلحہ جام کا خوش سے بھرا جائے اور اس میں میل پکیل ال دی جائے۔

چنانچہ حکم کی فوراً تعمیل ہوئی اور غول اور آلاش سے بھرا ہوا جام پیش کیا گیا۔

شاد نے پوچھا یہ جام کیا ہے؟ سب ایک زبان بولنے لگے تخت طیبہ اور ٹاپک ہے۔

پھر بادشاہ کے حکم سے اس جام کو اعلیٰ سے صاف کیا گیا اور اسے منگ و جگری دھلی دی گئی اور چشم خروص کی بارہ گے گلوں اس میں ڈال دی گئی۔

یہ کرنے کے بعد خسرو پرویز نے پوچھا اب یہ جام کیا ہے۔ اس پر سب نے کہا۔ بہت صاف اور گوارا ہے۔

اس پر خسرو پرویز شیریں بھی ایسی ہی ہے۔ جب تک وہ عمارے پاس نہ تھی 'حام کی' لوبلیں صورت میں تھی۔ اب یہ شادی حرم کی نسبت ہے۔ اور اس نے دوسرے جام بھی صاف اور گوارا صورت اختیار کر لی ہے۔ خسرو کی اس دلیل سے اس کے سارے امراء خوش ہو گئے تھے۔

جوں جوں وقت گزرتا گیا خسرو کی توجہ شیریں کی طرف پیش اور پیش ہوتی چلی گئی اور عمار و دانت بھی آیا جب جام جہاتی گھرانے کی یہ لڑکی بادشاہ کے دل میں سکران بن گئی اور دوسرے شہنشاہ داری کی بیٹی مریم جو کچھ تھی فوت ہوئی تو شیریں محل سرا میں عمار کل ہو گئی۔ مریم کی موت کے حقائق یہ بھی کہا جاتا ہے کہ شیریں نے ہر دے کو ہلاک کر دیا تھا۔

خسرو پرویز اور شیریں کی محبت کے لئے اس زمانے ہی میں بہت مشہور ہو گئے تھے۔ اس نسبت سے عمار اور شیریں کی داستان بھی بہت پرانی ہے۔ بعد میں تو یہ داستان حقیقی شاعری کا مقبل عام موضوع بن گئی۔ حکای کی مشہور شیریں اور امیر خسرو کی مشہور گستاخ شیریں اسی محبت کی یادگار ہیں۔

شعرو ادب کے علاوہ شیریں کی ایک یادگار کھڑکات کی صورت میں بھی نظر آتی ہے۔ جو قصر شیریں کے نام سے موسوم ہے۔ یہ کھڑکات دھار سے دھار آنے والی سڑک پر واقع ہیں۔

مسود کے محل میں دو مہر و عیادت محرم اور شیریں - عمار و دانت کے نام سے ہیں۔

مرکز کے دل میں کچھ حسد اور خدشہ پیدا ہوا۔ وہ مازدخت سے واپس چلا گیا اور اس کا من مانہ پڑ جائے۔ چنانچہ بارہ کو دربار سے دور رکھنے کی کوشش کی۔ ام کے لئے اس نے درباریوں اور خادموں کو بے دریغ دولت دی۔ چنانچہ کافی عرصہ دربار شہنشاہ میں رہا۔ اور کسمپرسی کی حالت میں دن گزار رہا۔ آخر بادشاہ کے شب و روز کا حال معلوم کر کے بارہ کو ایک تدبیر سوچی۔ وہ بادشاہ کے باغیچے کے پاس گیا اور اسے اپنے محل دار سے آگاہ کیا۔ اور کچھ نذرانہ پیش کر کے اسے استدعا کی کہ چنانچہ اس کے کہ بادشاہ باغ میں آئے اور سے کسمپرسی میں مشغول ہو اور بادشاہ کی مجلس کے قریب درخت پر چڑھ کر اجازت دے دے۔

دوسرا دن راضی ہو گیا۔ بادشاہ کے باغ میں آئے نافذ ہوا تو بارہ بزرگواروں کے ساتھ اس کے درخت پر چڑھ گیا۔ اور دولت کے برس برس میں انھوں سے اوقیل ہو گیا۔ بادشاہ نے خود اہمال کیا اور اپنی مخصوص کرسی کو ریت دی۔ ساتھ غنیمت حاصل کی۔ اپنے اپنے جگہوں پر بیٹھ گئے۔ خسو نے جام اچھ میں لیا۔ پھر بارہ نے درخت پر بیٹھ کر اپنے خود سیٹھ اور دھجائے چڑیاں آفریں راگی پھیل دی۔

عاصی اس کی دلدادہ آواز سے بے حد محظوظ ہو۔ خسو پرورد اس راگی سے محظوظ ہوا۔ پوچھا کہ کیا ہوا ہے سب۔ اور اور دیکھا کہ کچھ کچھ کو نہ بل گئے والا کہن ہے؟ اور کہاں ہے؟

یہ خسو پرورد نے دھجائے۔ یاد میں اسی وقت بارہ نے اس پر توفیر فرما دی۔ اور اس کے دل میں اتنا نہ رہی۔ وہ پکارا اٹھا کہ شش نفر ہے۔ اس کے لئے قسم سرائے کوش میں جائے۔

آخر سمجھ ہو کر خسو پرورد نے اس کے پاس سے کہا کہ جس طرف سے یہ سرلی درخت کچھ دور جا کر دیکھیں۔ جس کوئی نشان ملے۔

اسے میں حسو نے دھجائے جام فتح کر کے تیسرے جام لیا اور بارہ سے ایک اور راگی دے بزرگوار دی۔ بادشاہ نے سن کر تڑپ اٹھی۔ اور اپنی جگہ سے اٹھ کر کہا شاید کوئی سبب جسے خدا نے بھیجا ہے تاکہ ہم اس کے نقوش سے بہرہ مند ہوں۔

پھر خسو پرورد بلند اور اونچی آواز میں کہنے لگا۔ اے ایک کار آزار مرد تو نے ہمیں رسول سے لذت بخشی۔ اب اپنے دیدار سے ہماری آنکھوں کو روشنی دے۔ بارہ نے دولت سے بچے آخر پڑا اور بادشاہ کے سامنے لیٹ بیٹھا۔

بادشاہ نے اس کی ساری داستانیں سن کر اس کی بڑی عزت و ادب کی۔ اسے اپنے دربار اور پیش اس کے قریب سے بٹھایا اور وہاں سے واپس نہ لے کر اسے اپنے

خمس۔ یہ بھی خسو کے دربار کا جو۔ ہی نہیں۔ اس میں وہ چند ہزار لونڈیاں بھی تھیں جو صرف رقص و سرود کے فن میں ماہر تھیں۔

خسو کے دربار کا جو۔ ایک گھوڑا بھی تھا۔ ہوں تو خسو کے پاس پچاس ہزار گھوڑے، بارہ ہزار شیر اور ایک ہزار ہاتھی تھے۔ جس ایک مخصوص گھوڑا جس کا نام شب و روز خاص کی ساری کے لئے مخصوص تھا۔ یہ نہایت اسلیم اور خوبصورت تھا۔ اور مورخین کے مطابق آب و آتش کی صفات کا مجموعہ تھا۔

جس طرح رستم کی راج سے اس کا گھوڑا رخص ہے وہ مشہور ہو اس طرح خسو کا شب و روز نام کا یہ گھوڑا ہے وہ مشہور ہوا۔

مشہور نہایت ہے کہ یہ گھوڑا خسو کو اس قدر عزیز تھا کہ وہ کتا تھا کہ جو شخص بھی اس گھوڑے کی موت کی خبر اس تک پہنچائے گا اس کا سر قلم کر دیا جائے گا۔

پھر اچانک ایسا ہوا کہ شب و روز نام کا یہ گھوڑا بیمار ہو گیا اور آخر کچھ دنوں بعد یہ مر گیا۔ خسو کے لئے اس کا مرنے کا ایک حادثہ تھا۔ جس کے خوف سے کوئی شخص یہ اطلاع بادشاہ کو نہ دینا چاہتا تھا لیکن خبر بھی ضرورت پہنچی تھی۔

آخر درود اسطیل نے خسو پرورد کے مشہور گھوڑے بارہ کو مدد دیا۔ بارہ نے خسو پرورد کے حضور جا کر شہنشاہ سے جس کا ممنون کچھ ہی تھا۔

شب و روز نے اب دھجائے گا۔ دھجائے گا۔ دھجائے گا۔ دھجائے گا۔

یہ سن کر خسو پرورد چونک کر بولا۔ بخت شب و روز مر گیا۔ بارہ نے کہا حضور ہی یہ فرما رہے ہیں اور کسی کی یہ نہایت سبب ہو سکتی۔ اس پر بادشاہ بلا بہت غصہ تو نے اپنے آپ کو پچھلایا اور دھجائے گا۔

خسو پرورد کے دربار کا ایک اور عجیب اس کا وہ بیٹا بارہ ہے۔ بارہ نے حضور راگ راگتیاں لپکا کیں۔ اسے اگر اپنی موسیقی کا سرچشمہ کما جائے تو بے جا ہو گا۔ مورخین خسو پرورد کے دربار میں آنے کا ایک دلچسپ واقعہ بیان کرتے ہیں جو کچھ اس طرح ہے۔

کہتے ہیں خسو پرورد کے دربار میں گدیوں کا رقص ایک شخص سرگز تھا۔ سو کے ایک شخص بارہ کو بادشاہ کی من شناسی کا حال معلوم ہوا تو پادشہ کا رخ کیا۔

بادشاہ کے دربار کے گدیوں کے رقص سرگز کو معلوم ہوا کہ سو کا ایک سو بیٹا آیا ہے جو اور نوازی میں بیٹا ہے۔ ماز کے ساتھ خود گاتا بھی ہے۔ سننے والے اس کے نقوش سے مسحور ہو جاتے ہیں۔ وہ اس خیال سے خوفزدہ ہوا کہ بادشاہ کے دربار میں وہ کیسی رسائی حاصل نہ کر لے اور اس پر حاوی نہ ہو جائے۔

گودیوں کا رئیس اعظم مقرر کر دیا۔ جس پہلے رئیس اعظم مرکز کو یہ تبدیلی پسند نہ آئی
آخر اس نے بار بار کوششیں کر دیا۔



یونان اور کیرش نے حسب سابق مراعات کا داری کے شہل کو مستثنیٰ مسلوں سے
فریب سرائے میں قید کر رکھا تھا۔ ایک دفعہ جب کہ دونوں ممالک دہلی سرائے کے قیام
میں چل دی گئے ہوئے باہم کشمکش کر رہے تھے کہ ایسا نے اٹھانک یونان کی گردن
میں لگا دیا۔

یونان کشمکش کرتے کرتے ہانک خاموش ہو گیا۔ اور ایسا کو سننے کے لئے ہر
کوشش نہ کیا تھا۔ دوسری طرف کیرش بھی مہنص مئی تھی۔ لہذا وہ بھی یونان کے قریب
کر ایسا کو سننے کی کوشش کرنے لگی تھی۔ پس دینے کے بعد ایسا بولی اور کہنے لگی۔

دیکھ یونان میں تیرے لئے وہ جہاز رکھی ہیں۔ دونوں انتہائی اہم ہیں۔ پہلی جہاز
کہ مرزاہل اور اس کے ساتھی مجھے تم سے پیہو کر کے تم پر گرفت کرنا چاہتے ہیں۔ اس
کے لئے انہوں نے یہ لاکھ عمل اختیار کیا ہے کہ عباس کے محل کے قریب خانے میں
عباس چلے میں بند ہو گیا ہے جس کے ذریعے وہ مجھے اپنا مطیع اور فرمانبردار بنانے کی کوشش
کرتے گا۔ اس کے بعد یا تو وہ مجھے تھوڑے خلاف استعمال کرے گا یا یہ کہ مجھے قریب
پیہو کر کے حبس کرے گا کہ وہ تم پر غلبہ حاصل کرے گی کوشش کریں گے۔ لہذا
تم عباس کے اس چلے کی سیٹھائی کر سکتے ہو تو کرو۔ ورنہ یاد رہے میرے اور تھوڑے
دو ممالک چال کی دوا کر لڑی کر دی جائے گی۔

یہاں تک کہنے کے بعد ایسا جب خاموش ہوئی تو یونان تھوڑی دیر خاموش رہا
تاکہ سوچا رہا اور کیرش کی حالت بھی پریشان کن ہو گئی تھی۔ تھوڑی دیر سوچنے کے بعد
یونان بولا اور کہنے لگا۔ دیکھ ایسا تو نے کہا تھا کہ تیرے پاس میرے لئے وہ خبریں ہیں۔ تو
اب دوسری جہاز بھی کہہ میں اپنا ایسا دیتا ہوں۔ اس پر ایسا بولی اور کہنے لگی۔

دیکھ یونان دوسری جہاز یہ ہے کہ تھوڑی دیر تک سطوں اور درود تم دونوں پر
ہوں گے اور تم سے اپنی گزشتہ شکست اور ہزیمت کا انتقام لینے کی کوشش کریں گے۔ اس
کی وہ وہ خبریں ہیں جو میں تم سے کہنا چاہتی تھی۔

اس پر یونان بولا اور کہنے لگا۔ دیکھ ایسا تیری مہمانی کہ تو نے مجھ سے یہ وہ
کہیں۔ یہاں تک پہلی خبر کا قصہ ہے تو اس کے لئے میرے یہ تاثرات ہیں کہ میں

دونوں سے چٹنے کے بعد عباس کے محل کا رخ کر دیا گا اور جس قریب خانے میں وہ حبس
میں کرنے کے لئے چلا کٹ رہا ہے۔ تو میں اس چلے کی سیٹھائی کر کے رہوں گا۔
میرے خیال میں اس سطوں اور درود سے چٹنے کے بعد میں ان کے بچے ہی بچے عباس
کے محل کا رخ کر دیا گا۔ اس پر ایسا بولی اور کہنے لگی۔

یہاں تھوڑا یہ انداز درست ہے پہلے اس سطوں سے پتہ چلے اس کے تعاقب میں
جس کے محل کا رخ کر دیا۔ میں بھی تم دونوں ممالک میں ہی کے ساتھ ہوں گی۔ پھر وہ دیکھ
تھی اسے جو چاہے مل کر سہیل میں گئے۔ یہاں تک کہنے کے بعد ایسا خاموش ہو گئی کیونکہ
اس کی ہر سطوں اور درود دونوں ممالک میں ہی یونان اور کیرش کے سامنے نمودار ہونے
کا۔ پھر سطوں بولا اور یونان کو مخاطب کر کے کہنے لگی۔

دیکھ میں نے تو تیرے ایک بار چلے اس کو سہیل سلسلے میں میں اور میری بیوی
سے گرنے کے لئے ان کھڑے ہوئے ہیں۔ اور ہم دونوں ممالک میں ہی کو امید ہے
اس بار ہم دونوں یقیناً تم دونوں پر غلبہ حاصل کر کے رہیں گے۔ اس پر یونان نے یہ
کہی اور غصے کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگا۔

اس سطوں نے حسب تھوڑے تو اب تھوڑے دیر اور تھوڑی دیر فیماں میں جب
تھے آپ خدا کی نعمت اور مدد حاصل ہے۔ تم بھی بھی مجھ پر غالب اور تھوڑے
دیر۔ دیکھ میں نے تو اب شک اپنی قوتوں کے ساتھ ساتھ عباس کی مری قوتوں سے
آپ آپ کو میں کیا نہیں میں کے باوجود مجھ سے کئی بار پٹ پکا ہے۔ پر تم ہدی کے
دینے پر۔ دھیم اور مدد۔ اپنی غلطی، تو لوگ توں میں کرتے۔ بار بار میرے
ہاں پٹنے کے بعد پھر دوبارہ مار کھاتے۔ لئے آجیتے ہو۔ اس معاملے میں تم بڑے
ہو۔ اس لئے کہ تم مار کھاتے کے جوئے جو اور ملتی لوگ ہو۔

یہاں تک کہنے کے بعد یونان خاموش ہو گئی۔ پھر آپ پتہ میں ملتی اپنی بیوی
کی طرف دیکھتے ہوئے وہ کہنے لگا۔ دیکھ کیرش تم اس کے کہ یہ سطوں اور درود ہم
سے فکر نہیں تو دونوں ممالک میں ہی قوت میں دیں گے۔ اس پر آپ ہم
میں بھی پھر میں اور عباس کی برقی سے چپے کے لئے آپ درود میں ملتی
برقی سے یونان کی اس تجویز سے اتفاق کیا۔ پھر وہ اپنی مری قوتوں میں
اپنی طاقت میں دس گنا اضافہ کرنے کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ بھی دونوں
یہ سطوں میں بھرتی تھی۔ پھر وہ سطوں اور درود کا متنازعہ تھا۔

یونان اور کیرش ان کے پیچھے آئیں۔

یونان اور کیرش جو اصل حقیقت سے ناواقف تھے۔ وہ سطرون اور ذروہ کے تعاقب میں لگ گئے تھے۔ اور ایلینا جو عزائیل کی چال بازیوں سے پوری طرح واقف نہ تھی وہ بھی یونان اور کیرش کے ساتھ سطرون اور ذروہ کے تعاقب میں ہوئی تھی۔

عزائیل کا تو پہلے ہی سے یہ طے شدہ لائحہ عمل تھا کہ سطرون اور ذروہ اپنے پیچھے پیچھے یونان اور کیرش کو لے کر تلباس کے عمل کی طرف آئیں۔ بھاگتے ہوئے ترخانے میں داخل ہوں اور جب ان کے تعاقب میں یونان اور کیرش بھی اس ترخانے میں داخل ہوں تو پھر آسانی کے ساتھ ان سے چٹا جاسکے اور اس کام میں سطرون اور ذروہ پوری طرح کامیاب و کمال سے رہے تھے۔

وہ خود اس آگے جا کر اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لائے۔ اپنے آپ کو انہوں نے روپوش نہیں کیا بلکہ وہ سری قوتوں کی مدد سے بڑی تیزی کے ساتھ فاصلوں کو اپنے سامنے سمیٹنے لگے تھے۔ یہ صورتحال دیکھتے ہوئے یونان اور کیرش بھی ایسی ہی سری قوتوں کو حرکت میں لائے اور وہ بھی بڑی تیزی کے ساتھ فاصلوں کو سمیٹتے ہوئے سطرون اور ذروہ کا سامنے کی طرح تعاقب کرنے لگے تھے۔

یونان اور کیرش کے آگے آگے بھاگتے ہوئے اس دروازے کے ذریعے سطرون اور ذروہ ترخانے میں داخل ہو گئے تھے۔ دروازہ اپنی سری قوتوں کے ذریعے تلباس نے دیوار کے اندر نمودار کیا تھا۔ ان کے پیچھے پیچھے یونان اور کیرش بھی اس ترخانے میں داخل ہو گئے۔ ان دونوں کا ترخانے میں داخل ہونا تھا کہ وہیں ایک بار ایک ساتھ چچ اٹھے۔ اس لئے کہ انہیں احساس ہو گیا تھا کہ وہ اس ترخانے میں داخل ہونے کے بعد اپنی ساری قوتوں سے محروم ہو گئے ہیں۔ ان کی تیز و پکار سن کر ایلینا پیچھے ہٹ گئی تھی۔ اور وہ ترخانے میں داخل نہ ہوئی تھی۔

یونان اور کیرش کو جب احساس ہوا کہ اس ترخانے میں داخل ہونے کے بعد وہ اپنی ساری سری قوتوں سے محروم ہو گئے ہیں تو وہ تیزی سے پلٹے تاکہ باہر نکل کر اپنی قوتوں کو بحال کر لیں لیکن اسی لمحہ تلباس اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا اور اپنی سری قوتوں سے دیوار کے اندر جو دروازہ تھا وہ اس نے عجیب باوقی الطریقہ انداز میں بند کر دیا تھا۔ اور لگتا تھا کہ وہاں کوئی دروازہ بھی تھا ہی نہیں۔ اس لئے کہ دیوار برابر ہو گئی تھی۔

اس کے بعد عزائیل کے اشارے پر تلباس نے یونان اور کیرش کو گھیر لیا اور بری طرح انہیں مار مارا بیٹا شریع کر دیا۔ اپنی طبعی قوتوں کو

یونان اور کیرش کو خبر نہ تھی کہ سطرون اور ذروہ کسی متعدد کے تحت اس کو پہلے میں ان سے ٹکرانے کے لئے آئے ہیں۔ دوسری طرف ایلینا کو بھی یہ خبر نہ ہو سکی تھی کہ سطرون اور ذروہ کا اس طرف آنا ایک سازش کے تحت ہے۔ بس وہ صرف یہ سمجھ سکی تھی کہ اسے حاصل کرنے کے لئے تلباس نے عمل کے ترخانے میں چل کر اپنا نشانہ کر دیا ہے۔ اور ایلینا کی بھی بے خبری یونان اور کیرش کی پہلے لاطعی ان سب کے مصیبت اور آفت کا باعث بننے والی تھی۔

سطرون اور ذروہ دونوں میاں بیوی ایک ساتھ آگے بڑھے۔ سطرون یونان اور ذروہ کیرش پر حملہ آور ہوئی تھی۔ جو نہی سطرون نے یونان کے ضرب لگایا تھا۔ اس سے پہلے ہی حرکت میں آیا اور اس کی پیٹلیوں پر اس نے ایک ایسا زور دار مکارا سطرون درد کی شدت سے دہرا ہو گیا تھا۔ اس لئے کہ یونان اپنی طاقت میں دس گنا اضافہ کر چکا تھا۔ اور دس گنا طاقت میں اضافہ کرنے کے بعد وہ مکارا واقعی ہی کسی بھی مقابل کے لئے ناقابل ہداشت تھا۔

دوسری طرف کیرش بھی ذروہ کے حملہ آور ہونے کی خطرہ رہی۔ جب ذروہ اپنا ہاتھ بلند کیا تاکہ کیرش کے شانے پر ضرب لگائے کہ کیرش نے قصداً میں ہی اس کا پکڑ لیا۔ پھر اس کی بٹل کے اندر اتنا زور دار مکارا اس نے مارا کہ ذروہ چیخ چیخ چلائی اور ضرب لگی تھی اس جگہ کو سلائی ہوئی پیچھے ہٹ گئی تھی۔

سطرون جب یونان کی ضرب پڑنے سے شدت درد کے باعث دہرا ہوا تو پھر یہ دہرا بہ خون طاری ہو گیا تھا۔ وہ آگے بڑھا پہلے اس نے اپنے دائیں پاؤں کی ایک سخت ضرب سطرون کے پیٹ پر لگائی پھر اس کی گھٹن پر اپنے دائیں ہاتھ کا ایک آہنی مکارا مارا۔ سطرون بے بسی کی حالت میں زمین پر گر گیا تھا۔ اس کے بعد یونان نے اس پر پاؤں ضرروں اور ٹھوکروں کی ایک طرح سے بارش کر دی تھی۔

دوسری طرف کیرش بھی بالکل یونان ہی کی طرح حرکت میں آئی تھی۔ جب اس نے اپنے ضرب کھانے کے بعد ذروہ پیچھے ہٹ گئی تھی تو وہ آگے بڑھی۔ اس نے بھی یونان کی طرح ذروہ کو اپنے پاؤں کی ٹھوکروں پر رکھ لیا تھا۔

تھوڑی دیر تک سطرون اور ذروہ یونان اور کیرش کے ہاتھوں بری طرح پیٹے۔ اس دوران وہ ایک دوسرے کے نزدیک بھی ہوتے رہے۔ پھر انہوں نے ایک دوسرے کی طرف خضم من اشارہ کیا اور جس حالت میں وہ متلباس پر آئے تھے اسی حالت میں وہ کھڑے ہوئے۔ وہ اپنی سری قوتوں کو حرکت میں نہیں لائے تھے بلکہ یونانی بھاگتے تھے

حرکت میں لاتے ہوئے کچھ دیر تک یونان اور کیرش اپنا دفاع کرتے رہے لیکن وہ ایسا زیادہ دیر تک نہ کر سکے اس لئے کہ وہ سری قوتوں سے محروم ہو چکے تھے۔ جب کہ سطرون' ذروہ' نیاس' سیلوک اور اوتار اپنی طبعی قوتوں کے علاوہ سری قوتوں کو بھی استعمال کرتے ہوئے ان کی پٹائی کر رہے تھے۔ آخر مار کھانے کے بعد یونان اور کیرش ادھ موٹے سے ہو کر فرس پڑ گئے تھے۔

یونان اور کیرش دونوں میاں بیوی زمین پر گر گئے تب یہ خانے میں ایک ہندو جگہ پر کھڑے عزازیل نے خوشیوں سے بھرا ہوا ایک بحر پر قہقہہ لگایا۔ پھر وہ نیاس کو مخاطب کر کے کہنے لگا دیکھ 'نیاس' یہ وہ خوشی کا موقع ہے جسے دیکھنے کے لئے میری آنکھیں آدم سے لے کر اب تک پھر ہو کر رہ گئی تھیں۔ آج میں بے حد خوش ہوں کہ میں اپنے سب سے بڑے دشمن کو اپنے سامنے ذبح اور مغلوب کر رہا ہوں۔ دیکھ 'نیاس' یہ دونوں میاں بیوی اس وقت کیسے بے بس بھجور اور ناچار زمین پر پڑے ہیں۔ اس وقت یہ اپنی ان سری قوتوں سے بالکل محروم ہو چکے ہیں جنہیں استعمال کر کے ماضی میں ہمیں اپنے سامنے مغلوب اور مفتوح کرتے رہے ہیں۔

یہاں تک کہنے کے بعد عزازیل رکا کچھ دیر تک وہ بحر پر خوشی میں مگرا رہا پھر سطرون کو مخاطب کر کے کہنے لگا سطرون اور ذروہ تم دونوں میاں بیوی حرکت میں آؤ اور یونان اور کیرش دونوں میاں بیوی کو لوہے کی ان زنجیروں میں جکڑ دو جو ہم نے ان کے لئے پہلے سے تیار کر رکھی ہیں۔

سطرون اور ذروہ فوراً حرکت میں آئے۔ یونان کو سطرون گھسیٹتا ہوا زنجیروں کے پاس لے گیا اور اس کے دونوں ہاتھ 'پاؤں اور گردن اس نے زنجیروں میں جکڑ دی تھی۔ اسی طرح ذروہ کیرش کو گھسیٹتی ہوئی زنجیروں کے پاس لے گئی تھی۔ اور جس طرح سطرون نے یونان کو زنجیروں میں جکڑا تھا اسی طرح ذروہ نے کیرش کو بھی جکڑ دیا تھا۔ پھر اس نے خانے میں یونان اور کیرش کی حیثیت ایک زندانی اور امیر کی سی ہو کر رہ گئی تھی۔

اس کے بعد عزازیل نے 'نیاس' سیلوک اور اوتار کو ان دونوں پر کاغذ مقرر کیا اور انہیں اسی طرح مذاپ سے دوچار کرنے کی تلقین کی۔ جس طرح یونان اور کیرش 'نیاس' سیلوک اور اوتار کو کمرے میں بند کر کے اذیتیں دیا کرتے تھے۔ یہ اذکالت دینے کے بعد عزازیل سطرون اور ذروہ کو لے کر خوش خوش اور شاندار وہاں سے چلا گیا تھا۔ جب کہ 'نیاس' سیلوک اور اوتار نے یونان اور کیرش کو زنجیروں میں جکڑ کر انہیں اسی مذاپ سے دوچار کرنا شروع کر دیا تھا جیسے یونان اور کیرش انہیں کمرے میں بند کر کے کیا کرتے تھے۔

انڈیل پبلک لائبریری

کلی مشورہ ہونی اور کتبہ گور کتاب

ماخذ برائے اہلیکا

- | | |
|----------------------------------|-----------------------------|
| (1) تفہیم القرآن | ابوالاعلیٰ مودودی |
| (2) معارف القرآن | مولانا مفتی محمد شفیع |
| (3) اسلامی انسائیکلو پیڈیا | سید قاسم محمود |
| (4) قصص القرآن | مولانا محمد حفظ الرحمن |
| (5) تفسیر ابن کثیر | علامہ ابن کثیر |
| (6) تاریخ ابن خلدون | علامہ عبدالرحمن ابن خلدون |
| (7) طبقات ابن سعد | علامہ محمد بن سعد |
| (8) سیرت النبیؐ | ابن ہشام |
| (9) شلخ ذریں | جیس جارج فریزر |
| (10) تاریخ ایران | پروفیسر ہیڈل برگ برٹش موزیم |
| (11) طبقات ناصری | مشہد سراج |
| (12) دنیا کا قدیم ترین لوہ | ابن حنیف |
| (13) مذاہب عالم کا تقابلی مطالعہ | چودھری غلام رسول |
| (14) تاریخ اعزہ یثیاء | شاہد حسین رزاقی |
| (15) تاریخ بلاد فلسطین و شام | جی ای اسٹرنج |
| (16) تاریخ بیت المقدس | ممتاز لیاقت |
| (17) تاریخ مکہ مکرمہ | محمد عبدالجبار |
| (18) تاریخ شام | ڈاکٹر قلیپ کے 'سی' |
| (19) تاریخ لبنان | ڈاکٹر قلیپ کے 'سی' |
| (20) تاریخ مدینہ منورہ | محمد عبدالمجید |
| (21) تاریخ تصنیف | محمد عبدالمجید |
| (22) ذریعہ | محمد عبدالمجید |
| (23) انجیل | محمد عبدالمجید |

اسلامی کتب

75.00	قرآن مجید	تمام خیر الانام
150.00	سیدنا اکیل صاحب	رسول علی اور حدیث
125.00	پروفیسر محمد اسعد احمد	ظاہر اسلام
175.00	آغا شریف	موقع نبوت
125.00	آغا شریف	انہما سے قرآن
250.00	نصیر الدین حیدر	عقائد رسول
150.00	نصیر الدین حیدر	786 حکایات اولیائے کرام
65.00	نصیر الدین حیدر	اہم اسلامی تاریخی واقعات
90.00	نصیر الدین حیدر	اخلاق نامہ
75.00	عبد جبار الحق جتئی	سیرت ابو بکر صدیق
125.00	مولانا علی نعمانی	القاری
80.00	مولانا ابوالکلام آزاد	ام الکتاب
75.00	مولانا ابوالکلام آزاد	مسلمان عورت
75.00	مولانا ابوالکلام آزاد	تذکرہ
75.00	رفیع الدین بک قریشی	حقیقتِ نازا (مجموعہ)
75.00	رفیع الدین بک قریشی	ریاضِ فخت ()
60.00	خواجہ محمد اسلام	سیرتِ ناصر
100.00	مولانا یحیٰی قمر	کرامات الاولیاء
75.00	ذہب علی آباد	سیرت حضرت عثمان غنی
150.00	ذہب علی آباد	سیرت حضرت علی
100.00	علامہ احمد حمیری	تہذیب سیرت امین اشام
275.00	نصیر الدین حیدر	اسلام کے دورِ شہداء ستارے
60.00	کیف	اسلامی جنگیں

- 1) THE ROMAN EMPIRE — H. STUART JONES,
- 2) ROME — ARTHUR GILMAN
- 3) CARTHAGE — ALFRED J. CHURCH
- 4) VEDIC INDIA — T. FISHER
- 5) CHALDEA — ZENAIDE A. RAGOZIN
- 6) ASSYRIA — ZENAIDE A. RAGOZIN
- 7) PARTHIA — GEORGE RAWLINSON
- 8) BYZANTINE EMPIRE — C. W. C. OMAN
- 9) MEDIA — ZENAIDE A. RAGOZIN
- 10) GREECE — T. FISHER
- 11) CLASSIC MYTH AND LEGEND
- 12) ROMAN EMPIRE — EDWARD GIBBON
- 13) HISTORY OF THE WORLD — H. A. DAVIES
- 14) THE ANCIENT WORLD — JOSEPH WARD SWAIN
- 15) ANCIENT INDIA — JAWAHARLAL NEHRU
- 16) MONARCHS RULERS DYNASTIES AND KINGDOMS OF THE WORLD
- 17) MAHABARATA
- 18) A HISTORY OF CHINESE CIVILIZATION — JACQUES GERNET
- 20) GREATNESS THAT WAS BABYLON — H.W.F. SAGGS
- 21) 100 GREAT KING'S QUEEN'S — JOHN CANNING

ایک تاریخ — ایک ناول
صاحب مرزا حبیب جناب اسلم ربیع ایم۔ اے کا شاہکار ناول

ایلیکا

جس میں حضرت آدمؑ سے لے کر حضور نبی کریم ﷺ تک دنیا کی تاریخ پیش کی گئی ہے۔
اس کے پیر کپ کی لاہوری نامکمل ہے۔

ISBN 969-38-0301-9	250-00	قیمت حصہ اول
ISBN 969-38-0189-X	250-00	قیمت حصہ دوم
ISBN 969-38-0196-6	250-00	قیمت حصہ سوم
ISBN 969-38-0206-3	300-00	قیمت حصہ چہارم
ISBN 969-38-0247-0	300-00	قیمت حصہ پنجم
ISBN 969-38-0266-7	300-00	قیمت حصہ ششم
ISBN 969-38-319-1	400-00	قیمت حصہ ہفتم

پرا سائز "سلیڈ کٹ" مطبوعہ جلد "پانچ ہزار سے زائد صفحات۔

آج سے تقریباً اڑھائی ہزار سال پہلے تاریخ — دو تہوں کے شریاہ کی کہانی
جسے صاحب مرزا حبیب جناب قمر اجٹوی نے 35 سال کی طویل ریسرچ کے بعد قلمبند کیا۔

چاہ بابابل و کمر اجٹوی

دنیا کی سب سے بڑی داستان محبت "ہو ایک سرلاہل عورت اور ایک سرلاہل عشق نو جوانوں کے گروہ
سے پیدا ہوئی۔ چاہ بابابل تاریخی ناولوں کے ذخیرے میں ایک بہت روشن اور اہم اضافہ ہے۔
پرا سائز "800 صفحات" قیمت 400 روپے

ایک عظیم ناول ○ ایک عظیم تاریخ

فاتح بیت المقدس سلطان صلاح الدین ایوبی

طہاس ایم۔ اے کے قلم سے مسطورہ ناول کا سب سے بڑا حصہ "عظیم و دلچسپ" مطبوعاتی و اسلامی ناول
پرا سائز "خمسورت گردوش" 500 سے زائد صفحات "قیمت 450 روپے

مکتبہ القریش ○ اردو بازار لاہور